أَدَّبَنِيْ رَبِّيْ فَأَحْسَنَ تَأْدِيْبِيْ (الحدیث)

اَلادبُ خَيْرٌ مِنَ الذَّهبِ (الادباء)

تشریحات

شرح اردو

مقاماتِ حریری

مقامات حریری کی ایک عام فہم، آسان شرح جس میں ہر لفظ کی لغوی ونحوی تحقیق اور مختلف ابوابِ صرفیہ کی تحقیق کے علاوہ بعض اہم مواضع کی تراکیبِ نحوی، جدید اصطلاحی معانی اور ہر مقامہ کے شروع میں اس کا خلاصہ درج ہے۔ اور استشہاد کے لیے ہر لفظ کی قرآنی آیات یا احادیثِ نبویہ ﷺ اور عربی امثال وادبی لطائف کیساتھ الفاظِ مترادفہ کے فروق کا بھی التزام کیا گیا ہے۔

مؤلف

مولوی محمد نور حسین قاسمی

فاضل دارالعلوم دیوبند

دارالاشاعت

اُردو بازار ○ ایم اے جناح روڈ ○ کراچی پاکستان فون: 32631861

اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَأْدِیْبِیْ (الحدیث)

اَلادَبُ خَیْرٌ مِّنَ الذَّھَبِ (الادباء)

تشریحات

شرح اردو

مقاماتِ حریری

مقامات حریری کی ایک عام فہم، آسان شرح جس میں سلیس اردو ترجمہ، ہر لفظ کی لغوی ونحوی تحقیق اور مختلف ابوابِ صرفیہ کی تحقیق کے علاوہ بعض اہم مواضع کی تراکیب نحوی، جدید اصطلاحی معانی اور ہر مقامہ کے شروع میں اس کا خلاصہ درج ہے۔ اس کے ساتھ ہر لفظ کی تحقیق کے علاوہ استشہاد کے لیے ہر لفظ کی قرآنی آیات یا احادیثِ نبویہ صلی اللہ علیہ وسلم اور عربی امثال وادبی لطائف کیساتھ الفاظِ مترادفہ کے فروق کا بھی التزام کیا گیا ہے۔ نیز شروع میں علمِ ادب، مقامات اور صاحبِ مقامات پر سولہ، سترہ صفحات کا ایک طویل مقدمہ شامل ہے۔ اس طرح یہ کتاب علماء اور طلباء کے لیے ایک علمی سرمایہ کی حیثیت اختیار کر گئی ہے۔

مؤلف

مولوی محمد نور حسین قاسمی فاضل دارالعلوم دیوبند

دارُالاشاعت

اردو بازار ایم اے جناح روڈ
کراچی پاکستان 32213768

باہتمام : خلیل اشرف عثمانی
طباعت : جون ۲۰۱۱ء علمی گرافکس
ضخامت : 543 صفحات

قارئین سے گزارش

اپنی حتی الوسع کوشش کی جاتی ہے کہ پروف ریڈنگ معیاری ہو۔ الحمدللہ اس بات کی نگرانی کے لئے ادارہ میں مستقل ایک عالم موجود رہتے ہیں۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو ازراہ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تا کہ آئندہ اشاعت میں درست ہو سکے۔ جزاک اللہ

﴿........ ملنے کے پتے ....﴾

ادارۃ المعارف جامعہ دارالعلوم کراچی
بیت القرآن اردو بازار کراچی
بیت القلم مقابل اشرف المدارس گلشن اقبال بلاک ۲ کراچی
مکتبہ اسلامیہ امین پور بازار۔ فیصل آباد
مکتبۃ المعارف محلہ جنگی۔ پشاور
مکتبہ اسلامیہ گامی اڈا۔ ایبٹ آباد

مکتبہ معارف القرآن جامعہ دارالعلوم کراچی
ادارہ اسلامیات ۱۹۰۔ انارکلی لاہور
بیت العلوم اردو بازار لاہور
مکتبہ رحمانیہ ۱۸ اردو بازار لاہور
مکتبہ سید احمد شہیدؒ اردو بازار لاہور
کتب خانہ رشیدیہ۔ مدینہ مارکیٹ راجہ بازار راولپنڈی

﴿انگلینڈ میں ملنے کے پتے﴾

AZHAR ACADEMY LTD.
54-68 LITTLE ILFORD LANE
MANOR PARK, LONDON E12 5QA

ISLAMIC BOOKS CENTRE
119-121, HALLI WELL ROAD
BOLTON BL 3NE, U.K.

﴿امریکہ میں ملنے کے پتے﴾

MADRASAH ISLAMIAH BOOK STORE
6665 BINTLIFF, HOUSTON,
TX-77074, U.S.A.

DARUL-ULOOM AL-MADANIA
182 SOBIESKI STREET,
BUFFALO, NY 14212, U.S.A

شمارہ	مضامین	صفحہ

شمارہ	مضامین	صفحہ

شمارہ	مضامین	صفحہ

شمارہ	مضامین	صفحہ
(٧٦)	لفظ ''رسالہ'' کی تحقیق:..	٦٩
(٧٧)	اَبُوْزَیْدالسَّرُوْجِیْ:..	٧١
(٧٨)	حَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ:..	٧١
(٧٩)	لفظ ''شعر'' کی تحقیق:..	٧١
(٨٠)	اساس، بناء اور بنیۃ میں فرق:..	٧٢
(٨١)	شہر ''حُلْوَان'' کا تعارف:..	٧٢
(٨٢)	لفظ ''آخر'' کی تحقیق:..	٧٢
(٨٣)	لفظ ''اَبُوْعُذْرِہ'' کی تحقیق:..	٧٣
(٨٤)	ضال اور ضلّ میں فرق:..	٧٩
(٨٥)	صنع اور فعل میں فرق:..	٧٩
(٨٦)	رویت اور نظر میں فرق:..	٨٢
(٨٧)	سلک، سمط اور خیط میں فرق:..	٨٢
(٨٨)	افادہ اور استفادہ میں فرق:..	٨٢
(٨٩)	حکایت اور نقل میں فرق:..	٨٣
(٩٠)	اوان، حین اور وقت میں فرق:..	٨٤
(٩١)	لفظ ''نِیَّۃ'' کی تحقیق:..	٨٤
(٩٢)	عصمت اور حفاظت کے درمیان فرق کیا ہے؟..	٨٧
(٩٣)	مفزع اور موئل میں فرق:..	٨٧

.........اَلْمَقَامَۃُ الْاُوْلٰی اَلصَّنْعَانِیَّۃُ.........

شمارہ	مضامین	صفحہ
(٩٤)	اس مقامہ کا خلاصہ:..	٩٠
(٩٥)	مقامے کی پہچان کا خصوصی نشان:..	٩١
(٩٦)	لفظ ''اُولیٰ'' کی تحقیق:..	٩١
(٩٧)	مقام صنعانیہ کا تعارف:..	٩١
(٩٨)	لفظ ''حدیث'' کی تحقیق:..	٩١
(٩٩)	لَمَّا وَلَوْ کے درمیان فرق:..	٩٢

شمارہ مضامین صفحہ

شمارہ	مضامین	صفحہ

شمارہ	مضامین	صفحہ

شمارہ | مضامین | صفحہ

شمارہ	مضامین	صفحہ

شمارہ	مضامین	صفحہ

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ الْكُوْفِيَّةُ........

شمارہ	مضامین	صفحہ

........اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ الْمَرَاغِيَّةُ........

شمارہ	مضامین	صفحہ

شمارہ	مضامین	صفحہ

شمارہ	مضامین	صفحہ

تمت الفهارس

بحمد الله تعالى وتوفيقه

العبدنور حسين قاسمي غفرله

التاريخ: ٢٥/٤/١٤٣٢هـ

تأثرات

حضرت مولانا عبدالرشید بستوی قاسمی صاحب المؤقر

(استاذ حدیث وصدر مدرس جامعۃ الامام انور دیوبند)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

الحمد لله رب العالمين، والصلاة والسلام على رسوله رحمة للعالمين، وعلى اله وصحبه أجمعين وبعد!

برصغیر کے دینی مدارس کے نصاب میں، علم ادب کے حوالے سے جو کتابیں مشکل ودقیق، لیکن بعض وجوہ سے ازبس مفید سمجھی جاتی ہیں، ان میں ''مقامات حریری'' سب سے زیادہ نمایاں ہے۔ صاحبِ مقامات حریری علامہ ابومحمد قاسم بن علی حریری بصریؒ نے کُل دوسو مقامے تحریر کیے تھے، جن میں سے پچاس مقاموں کا انتخاب کرکے باقی ڈیڑھ سو مقامات ضائع کردیے۔

مقامہ نویسی کی صنعت میں اگرچہ تقدم وسبقت کا شرف علامہ بدیع الزماں ہمدانیؒ کو حاصل ہے اور بعض گوشوں میں ان کے مقامات دُرِّ شاہ وار کی حیثیت رکھتے ہیں، لیکن یہ بھی ایک حقیقت ہے کہ جو ہم رنگی، تنوع، ندرتِ خیال اور تعبیر آفرینی مقامات حریری میں پائی جاتی ہے وہ مقاماتِ بدیعی کا حصہ نہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اربابِ ادب واصحاب علم نے ہر دور میں مقامات حریری سے اعتناء زیادہ کیا ہے۔

علامہ حریری کے تحریر وانتخاب کردہ پچاس مقاموں میں سے، مدارس کے نصاب میں دس تا بیس مقامات کو ہی جگہ دی جاسکی، بنابریں عموماً شراح ومترجمین نے بھی انہی دس، بیس مقامات کی ترجمانی وتشریح سے ہی دلچسپی لی اور ہر ایک نے اپنے ذوق، صلاحیت اور مناسبت وضرورت کے مطابق ترجمانی وتشریح میں بعض گوشوں کو زیادہ نمایاں کرنے کی کوشش کی، جب کہ دوسرے پہلوؤں کو واجبی حقِ تحقیق بھی نہ دے سکے۔

احقر کے رفیقِ درس اور مادرِ علمی دارالعلوم دیوبند کے فاضل جناب مولانا نورحسین صاحب قاسمی، زمانۂ طالب علمی سے ہی نیک خو، یکسو وگوشہ گیر اور علم وتحقیق کے خوگر رہے ہیں، مادرِ علمی کے مایۂ ناز اساتذہ سے رسمی اکتساب فیض کے ساتھ انہوں نے بعض اساتذہ کرام سے خصوصی اور غیر رسمی استفادے بھی کیے، جن میں حضرت مولانا معراج الحق صاحب صاحبؒ سابق صدرالمدرسین دارالعلوم دیوبند سے بہ طورِ خاص اخذ واقتباس کیا۔ ان کی آتشِ علم تیز سے تیز تر ہوتی گئی اور انہوں نے دارالعلوم دیوبند سے فراغت اور تکمیل ادب عربی کے بعد، پاکستان کا رخ کیا اور یہاں کی ممتاز علمی وادبی شخصیات کے حلقہ ہائے درس میں شریک ہوکر خصوصی طور پر استفادہ

کیا۔ اپنا جعبۂ علم وتحقیق کما حقہ لبریز کرنے اور عرصہ بیس سال سے زیادہ تک تدریسی تجربہ کی بھٹی میں تپانے کے بعد، انہوں نے مقامات حریری کی ترجمانی وتشریح کی خدمت انجام دی اور احقر کی نظر میں رفیقِ محترم نے اس مشکل کتاب کے دقائق وغوامض کو بہت بہتر طور پر حل کیا ہے۔

مقامات کی شرح ''تشریحات'' کو، اس کتاب کی دیگر اردو شروح سے جو چیزیں ممتاز، اس کی ضرورت کو دوچند اور افادیت کو چار چاند لگاتی ہیں وہ یہ ہیں: ہر لفظ کی تحقیق کے ساتھ اس کی بابت آیات واحادیث اور عربی امثال ومحاورات سے استشہاد، ادبی لطائف اور مترادف الفاظ کے باہم فرق کی نشاندہی، نیز کتاب کے شروع میں بیش قیمت اور مبسوط علمی مقدمہ۔

راقم الحروف نے ''تشریحات شرح مقامات'' کے ابتدائی دو مقاموں کو غور سے دیکھا اور پڑھا ہے۔ ماشاء اللہ صاحبِ کتاب شرح حلِ لغات، تحقیقِ لغوی، نحوی وصرفی، ترجمہ وتشریح، مقامہ کے سیاق وسباق کی توضیح، متعلقہ الفاظ کی بابت قرآن وحدیث اور امثال عرب سے استشہاد، نیز بہ ظاہر مترادف کلمات کے باہمی فرق کی وضاحت، نہایت تحقیق کے ساتھ کی ہے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ رفیقِ محترم کی اس کاوش کو طلبہ وعلماء کے لئے نافع بنائے، عربی زبان سے ان کے شوق کو مہمیز لگائے اور رفیقِ محترم کو علم ودین کی مزید خدمات کی توفیق ارزانی فرمائے، آمین!

کتبہ

عبدالرشید بستوی قاسمی

سابق استاذِ ادب عربی دارالعلوم دیوبند، نزیل کراچی

بدھ، ۱۶/۳/۲۰۱۱ء

اظہار خیال

حضرت مولانا حافظ نور البشر محمد نور الحق صاحب المؤقر

(استاذ الحدیث جامعہ فاروقیہ ومدیر معہد عثمان بن عفان کراچی)

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین، والصلاة والسلام علی سیدنا محمد النبی الأمی الأمین، وعلی آله وصحابته وتابعیهم ومن تبعهم باحسان الی یوم الدین۔

أما بعد:

درس نظامی کے مروجہ نصاب میں ''مقامات حریری'' کا جو مقام ہے اسے عربی ادب ولغت کی حیثیت سے جو اہمیت حاصل ہے وہ اہل علم سے مخفی نہیں، اس کتاب کی قدیم زمانے سے اہل علم خدمت کرتے آئے ہیں، تاہم نصاب میں جگہ پانے کے بعد اس کی اہمیت بھی بڑھ گئی اور اس کی خدمت کا دائرہ بھی وسیع ہوتا گیا۔

یہ ''کتاب'' پچاس مقاموں پر مشتمل ادب رفیع کا مرقع ہے، لیکن درس نظامی کے نصاب میں پوری کتاب کے بجائے اوّلاً بیس مقامے اور اب دس مقامے ہی پڑھائے جاتے ہیں، اسی نسبت سے اس کی شروح بھی یہیں تک محدود ہو کر رہ گئی ہیں۔

یوں تو مختلف زمانے میں حضرات اہل علم و ماہرین علم ادب اس کتاب کی شرحیں لکھتے رہے ہیں اور حواشی کے ذریعہ اس کی خدمت ہوتی رہی ہے، لیکن وہ شرح مفید سمجھی جاتی ہے جو مدرسین کرام اپنے تدریسی تجربات کی روشنی میں تحریر فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ بہترین جزائے خیر عطا فرمائے ہمارے بزرگ دوست مولانا محمد نور حسین قاسمی صاحب کو، جو دار العلوم دیو بند سے کسب فیض کر کے کراچی کے اہم اداروں کے ساتھ وابستہ رہے اور مختلف کتب کی تدریسی خدمت انجام دیتے رہے، موصوف کو علم ادب سے خاص لگاؤ اور مناسبت ہے، گذشتہ دنوں موصوف کی ایک ایسی ہی ادبی اور لغوی تصنیف ''الفاظِ مترادفہ کے درمیان فرق'' نے اہل علم کے حلقوں سے خراج تحسین وصول کیا اور اب ہمارے سامنے آپ کی تحریر کردہ مقامات حریری کی شاندار شرح ہے۔

مولانا قاسمی صاحب نے اس شرح کے شروع میں ایک متوسط مقدمہ تحریر فرمایا ہے جس میں اس علم کے مبادی: تعریف، موضوع، غرض وغایت واستمداد وغیرہ کے ذکر کے ساتھ ادبی صنف ''مقامہ'' کی تعریف کی، اس کی مختصر تاریخ، مقامات حریری کی تالیف کا سبب، ان مقامات کی ترتیب میں مخصوص امور کی رعایت، عربی ادب میں مقامات حریری کا مرتبہ ومقام اور صاحب مقامات کے حالات وعلمی کمالات، مناسب حسن ترتیب کیساتھ بیان فرمایا ہے۔ پھر مقامات حریری کے مقدمہ کی تشریح سے شرح

کی ابتدا ہوئی۔

اس شرح میں انہوں نے خاص طور پر جن باتوں کا التزام کیا ان کا خلاصہ یہ ہے:

(۱) ہر ہر لفظ کی لغوی، نحوی صرفی تحقیق۔

(۲) آیات واحادیث سے جابجا استشہاد۔

(۳) امثال واقوالِ عرب کا ذکر۔

(۴) بامحاورہ ایسا ترجمہ جو الفاظ اور جملوں سے قریب تر ہو۔

(۵) ہر مقامہ کے شروع میں اس کا بہترین خلاصہ۔

(۶) جابجا نحوی وصرفی قواعد کا اضافہ۔

(۷) مترادف الفاظ کے درمیان فروق کا التزام۔

ان کے علاوہ اور بھی بہت ساری خوبیوں کو موصوف نے اپنے حُسنِ ذوق سے اس کے اندر سمودیا ہے۔ احقر نے اپنے ناقص تجربوں کی بنیاد پر کچھ معمولی تجاویز اور مشورے دیے ہیں، امید ہے ان کی رعایت سے کتاب کی افادیت ان شاء اللہ دوبالا ہوجائے گی۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ موصوف کے اس عمل کو بابرکت بنائے، اپنی بارگاہ میں شرف قبول سے نوازے اور اس کی افادیت کو عام وتام فرمائے۔

کتبہٗ

(حضرت مولانا) نور البشر محمد نور الحق (مدظلہ العالی)

(سابق استاد دار العلوم کراچی ومرتب کشف الباری جامعہ فاروقیہ)

تاریخ: ۷/۵/۱۴۳۲ھ بمطابق: ۱۱/۴/۲۰۱۱م

رائے گرامی

حضرت مولانا عبدالحلیم چشتی صاحب مدظلہ العالی

(رئیس شعبۂ تالیف وتصنیف ونگران متخصصین فی الحدیث علامہ بنوری ٹاؤن کراچی)

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله و كفى و سلام على عباده الذين اصطفىٰ أمابعد !

المقامات الحريريه علامہ ابومحمد قاسم بن علی الحریریؒ (۴۴۶ھ.....۵۱۶ھ) کی تصنیف ہے۔عالم عرب میں اس کتاب بہت شہرت رہی ہے، چنانچہ علامہ الزمخشریؒ التوفی ۵۳۸ھ نے اپنی کتاب "المقامات الزمخشرية" میں حسب ذیل دو شعر ذکر کیے ہیں۔

اقسم بالله واياته　　ومشعر الحج وميقاته

ان الحريرى حرى بأن　　نكتب بالتبر مقاماته

ترجمہ: "میں قسم کھاتا ہوں اللہ تعالیٰ اور اس کی نشانیوں مشعرِ حج اور میقات کی کہ حریری اس بات کے زیادہ مستحق ہیں کہ ہم ان کے مقامات کو سونے سے لکھیں اس سے اس کی قدر و قیمت عیاں ہے۔"

ان اشعار کو مولانا نور حسین قاسمی زید مجدہ نے بھی نقل کیا ہے، لیکن مولانا نے "بأن تكتب" تا کے ساتھ لکھا ہے، اور کشف الظنون میں ملا کاتب چلپیؒ التوفی ۱۰۶۷ھ نے "بأن نكتب" نون کے ساتھ لکھا ہے۔مصنفؒ نے اس کتاب کی چودہ خوبیوں کا تذکرہ کیا ہے، جن کی طرف ملا کاتب چلپیؒ نے کشف الظنون، صفحہ: ۱۷۸۷ تا ۱۷۸۸۔(طبع مکتبۃ المثنی بیروت) میں اشارہ کیا ہے۔

ملا کاتب چلپیؒ نے تقریباً ۳۵ شروح کا تذکرہ کیا ہے، جن میں سے ایک شاگرد مؤلف ابوسعید محمد بن علی التوفی ۵۶۱ھ نے شرح کی اور اس کو علامہ حریری کو سنایا۔اور ایک شرح شیخ تاج الدین علی بن انجب التوفی ۶۷۴ھ کی پچیس جلدوں میں ہے، یہ مقامات کی ہر دور میں مقبولیت کی منہ بولتی تصویر ہے اور اس کے حسن قبول کی سند و دلیل ہے۔

یہ کتاب سب سے پہلے عربی میں بولاق مصر سے ۱۲۷۲ھ میں طبع ہوئی، پھر اس کے بعد لیڈن سے لاطینی زبان میں ۱۷۳۱ء میں، اور عربی متن مع فارسی ترجمہ ۱۸۹۵ء میں، لندن سے ۱۸۹۶ء میں انگریزی زبان میں طبع ہوئی، اس سے ہر دور میں اس کی قبولیت کا اندازہ کیا جا سکتا ہے۔

پاکستان میں مقامات کو جو شہرت ملی ہے وہ درس نظامی میں جگہ پانے کی وجہ سے ملی ہے جب درس نظامی کی ابتداء ہوئی اس

وقت طباعت ہندوستان میں نہیں آئی تھی، اس لیے محاورات اور لغات کیلئے مقامات حریری کو درس نظامی میں منتخب کیا گیا، باقی یہ تو اب آوٹ آف ڈیٹ (Out of date) ہے اس کی جگہ سہل انداز کی کتاب ہونی چاہیے۔ اور علی میاںؒ کی کتاب المختارات نے اس کی جگہ لے لی ہے، جب طباعت عام ہوئی تو عربی اور اردو شروح لکھی گئیں۔ ارباب دیوبند میں مولانا ادریس کاندھلویؒ المتوفی ۱۳۹۴ھ کا حاشیہ میرے طالب علمی کے زمانے میں مقبول اور سودمند رہا جو اب بھی چھپ رہا ہے۔

اردو زبان میں اس کی کئی شرحیں اور حاشیے شائع ہوئے، حضرت مولانا نور حسین قاسمی زید مجدہ نے بھی حاشیہ اور شرح لکھی ہے اور بہت خوبیوں اور فوائد سے آراستہ ہے۔ لیکن لمبی زیادہ ہے، اور ان کی دیرینہ کاوشوں اور محنت کا آئینہ دار ہے۔ انہوں نے اپنی جو قیمتی معلومات پیش کی ہیں اگر اس میں حوالے بھی نقل کرتے تو کتاب کی افادیت بڑھ جاتی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اسے حسن قبول سے سرفراز فرمائے　آمین۔

(حضرت مولانا) محمد عبدالحلیم چشتی (صاحب) پی، ایچ، ڈی۔
(خادم قسم التخصص فی علوم الحدیث)
جامعۃ العلوم الاسلامیہ بنوری ٹاؤن کراچی
۲۰۱۱/۴/۳۰ء۔ ۱۴۳۲/۵/۲۶ھ

عرضِ مؤلف

یہ مقامات حریری کی ایک عام فہم، آسان شرح ہے جس میں سلیس اردو ترجمہ، ہر لفظ کی لغوی ونحوی تحقیق اور مختلف ابواب صرفیہ کی تحقیق کے علاوہ بعض اہم عبارات کی تراکیب نحویہ، بعض الفاظ کے اصطلاحی معانی اور ہر مقامہ کے شروع میں اس کا خلاصہ درج کر دیا گیا ہے۔اس کے ساتھ ہر لفظ کی تحقیق کے علاوہ استشہاد کیلئے ہر لفظ کی قرآنی آیات یا احادیث نبوی ﷺ اور عربی امثال وادبی لطائف کے ساتھ الفاظِ مترادفہ کے درمیان فروق کا بھی التزام کیا گیا ہے۔اور افعال کے ساتھ صلات افعال کا استعمال کیا گیا ہے، اور صلات کی تبدیلی سے معانی کے تبدیلی کی وجوہ بھی بیان کر دی گئی ہیں، تاکہ طلبہ کیلئے ان افعال کا استعمال آسان ہو سکے، جو کہ مقامات وادبی کتابوں کی تدریس کا ایک اہم مقصد بھی ہے۔ادبی وفنی کتابوں سے کماحقہ استفادہ کیلئے ضروری ہے کہ ان میں اکثر الفاظ یا معلومات نئی یا نجان نہ ہوں مگر آج کے طلبہ کیلئے مقامات میں اکثر الفاظ نئے ہوتے ہیں، جس کی وجہ سے یہ کتاب طلبہ کیلئے ایک مشکل ولاینحل کتاب بن گئی ہے، لہذا ہر دور میں اس کتاب کوحل کرنے یا آسان کرنے کیلئے مختلف حضرات نے اپنی اپنی سی کوششیں کی ہیں، جو اہم اور قابل قدر بھی ہیں، چونکہ پہلے زمانے میں طلبہ عربیت کی پختہ استعداد حاصل کرنے کے بعد مقامات حریری وغیرہ پڑھتے تھے، اسلئے اس وقت زیادہ شروحات یا زیادہ تفصیل والی شروحات کی ضرورت نہیں تھی، اب حالات بدل گئے، طلبہ کی اکثریت کوکھل کر واضح بتائے بغیر بات ان کی سمجھ میں نہیں آتی، اسلئے حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ اور شیخ التفسیر مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ کی یہ بات بہت کارگر معلوم ہوئی کہ ''اب وہ زمانہ نہیں رہا کہ مختصر بیان کر کے چھوڑ دیا جائے بلکہ اب طلبہ کے سامنے جو کچھ ہو سکے بیان کر دو، ورنہ طلبہ اس میں ضعف یا کمزوری محسوس کریں گے''۔لہذا بندہ نے بھی اسی قول پر عمل کرنے کی کوشش کی ہے، لیکن طوالت سے بھی حتی المقدور بچنے کی بھی سعی کی ہے۔کیونکہ فی زمانہ جب طلبہ درجۂ رابعہ میں مقامات وغیرہ پڑھتے ہیں تو ان کی نحو وصرف کی تقریباً تمام کتابیں ختم ہو چکی ہوتی ہیں، لیکن اس کے باوجود اکثر طلبہ کی نحوی، صرفی اور لغوی استعداد کمزور ہی رہتی ہے۔اور ان کی کمزوری دور کرنے کیلئے فنی وادبی کتابوں کے علاوہ کوئی کتاب ان کے سامنے نہیں ہوتی، لہذا طلبہ کی اکثریت شروحات کی طرف رجوع کرتی ہے، کیونکہ شروحات کے بغیر کتاب حل کرنا ان کیلئے مشکل ہوتا ہے۔

بناء بریں جب اللہ تعالیٰ نے اس حقیر کو مقامات حریری پڑھانے کا موقع عطا کیا تو بندہ نے بتقاضائے حال تمام الفاظ کی تحقیقِ لغوی، صرفی، نحوی، مشتق، مشتق منہ، واحد ہو تو جمع، جمع ہو تو واحد، ابواب صرفیہ کے مختلف ابواب سے مختلف معانی اور صلات افعال کا ذکر اور طریقۂ استعمال، جدید واصطلاحی معانی وغیرہ، غرض جو چیز راقم نے طلبہ کیلئے ضروری سمجھی ان تمام چیزوں کو اس شرح میں جمع کرنے کی کوشش کی ہے۔اور کتبِ ادبیہ سے مقصود چونکہ قرآن وحدیث اور عربی میں مہارت پیدا کرنی ہے، لہذا راقم الحروف نے ہر لفظ کی تحقیق کے ساتھ قرآن یا حدیث، امثال عرب سے مثالیں دیکر کوشش کی ہے کہ مقامات کا کوئی لفظ بغیر استشہاد کے نہ رہ جائے۔اور یہ مسودہ ترتیب کے بعد بھی کئی سال تک گمنامی میں رہا، کیونکہ مقامات پر اتنا کام ہو چکا ہے، یہ سوچ کر بندہ ضرورت محسوس نہیں کر رہا تھا، ادھر جن طلبہ نے راقم سے یہ کتاب پڑھی اور چند معاصر کے علاوہ دیوبند کے بعض اساتذہ اور معاصر کا مشورہ یہی ہے کہ ''ہر گلِ رارنگ بوئے دیگراست'' اور یہ آپ کا علمی سرمایہ ہے لہذا

ضائع نہیں کرنا، انشاء اللہ طلبہ کیلئے مفید ہوگی۔ اور جب بھی موقع ملے شائع کرا دینا۔ چنانچہ جب بندہ کو موقع ملا، تو پہلے اس کی کمپوزنگ کروائی، پھر کئی مقاماتِ حریری پڑھانے والے اساتذہ کو مسودہ دکھایا گیا، سب نے تحسین کی نظر سے دیکھا، اسی دوران دارالاشاعت کراچی کے سربراہ جناب محترم خلیل اشرف صاحب عثمانی مدظلہ کے سامنے جب اس کا تذکرہ ہوا تو موصوف اس کتاب کی طباعت پر فوراً تیار ہو گئے، اللہ تعالیٰ ان کی علم دوستی کو قائم ودائم رکھے، پھر اللہ تعالیٰ نے ایک ایسے مشفق وماہر اردو وعربی ادب کی خدمت مہیا کی جن کی وجہ سے یہ کتاب کئی مراحل سے گزرنے کے بعد اب طلبہ وعلماء کی خدمت میں پیش کرنے کی سعادت حاصل ہو رہی ہے۔

لیکن اگر کوئی طالب علم صرف حلِ کتاب چاہتا ہے تو اس کیلئے ترجمہ ہی اتنا عام فہم لکھا گیا ہے، اس سے کتاب حل ہو جائے گی، باقی استعداد کی پختگی، یا قابلیت میں اگر کوئی اضافہ کرنا چاہے تو اس کیلئے یہ تحقیق انشاء اللہ معاون ومددگار ثابت ہوگی۔ اس کے علاوہ بعض الفاظ کی بار بار تحقیق لکھی گئی ہے، تاکہ طلبہ کسی لفظ کی تحقیق کیلئے "ماضی" کی ورق گردانی سے بے نیاز رہیں، کیونکہ مشاہدہ ہے: "اذا تكرر الكلام على السمع تقرر في القلب" اسلئے بعض الفاظ کی بار بار تحقیق لکھی گئی ہے۔ ضروری قواعد نحویہ وصرفیہ کا بھی اہتمام کیا گیا ہے، کیونکہ مثال مشہور ہے: "الصرف ام العلوم والنحو ابوها" اور تراکیب نحویہ کے اندر شرح مائۃ عامل جیسی تراکیب نہیں کی گئیں، کیونکہ بقولِ شیخ الحدیث دیوبند استاذنا المکرم حضرت مولانا مفتی سعید احمد پالنپوری مدظلہ العالی یہ تراکیب دو طبقہ کے طلبہ کو مفید ہیں، اول جو بہت ذہین ہوں، دوم جو زیادہ کمزور ہوں۔ اور راقم الحروف کے مخاطبین وہ طلبہ ہیں جو قابلیت کی متلاشی ومتمنی ہوں، لہذا جا بجا تراکیب نحویہ کتاب کی شان کے مطابق کی گئی ہیں۔ اور کتاب کی شرح وفاق المدارس عربیہ پاکستان کے نصاب کے مطابق یعنی دس مقامات تک ہے۔

ابتداء میں خیال تھا کہ یہ شرح دو جلدوں میں مکمل ہوگی، لیکن اب حالات کے پیش نظر ایک ہی جلد میں لائی جا رہی ہے، کیونکہ زمانہ اختصار پسند ہے۔ اور جن حضرات نے مقامات کی شروح لکھی ہیں، اور مارکیٹ میں دستیاب ہیں، بندہ نے ان سب کا مطالعہ بھی کیا ہے، بہرکیف بندہ نے اکثر طلبہ کی کمزوری کی طرف خیال کر کے تھوڑی سی تفصیل سے لکھا ہے، اور ہر لفظ کے نحو وصرف کے مسائل کے ساتھ، ثلاثی مجرد کے مصادر اور بعض ضروری صیغے بھی اعراب کے ساتھ لکھ دئے ہیں، کیونکہ ثلاثی مجرد کے مصادر سماعی ہونے کی وجہ سے اکثر کا پڑھنا دشوار ہوتا ہے، لہذا اہم نے اعراب لگا کر آسان کرنے کی کوشش کی ہے، اسی طرح غیر معروف الفاظ کی جمع واحد کو بھی اعراب سے مشکّل دیا ہے، تاکہ طلبہ کو آسانی ہو، تاہم پھر بھی تطویل لاطائل سے احتراز کی کوشش کی ہے۔

اور اس کتاب کی خامی اور خوبی جانچنے کیلئے بندہ نے دارالعلوم دیوبند کے ایک اور کراچی کی دو مشہور جامعات کی دو قابل اعتماد شخصیات کو زحمت دی، بندہ انہی حضرات کے تبصرے اور اظہار خیال کو اپنے لئے باعثِ سعادت سمجھتا ہے۔ پھر بھی کوئی انسان خامی وغلطی سے مبرا نہیں ہو سکتا، قارئین کرام غلطیوں پر نشاہی کریں بندہ شکر گزار رہے گا۔ آخر میں ان تمام حضرات کا شکریہ ادا کرتا ہے جن سے راقم کو کسی طرح بھی تعاون ملا ہے خصوصاً محترم مولانا محمد اشفاق علوی صاحب کا جنہوں نے بہت وقت نکال کر راقم کی ہمت افزائی کی۔ والسلام

بندہ محمد نور حسین بن عبدالشکور قاسمی غفر اللہ لہ ولوالدیہ ولمن لہ حق علیہ: ۱۴/۵/۱۴۳۲ھ الموافق: ۱۸/۴/۲۰۱۱ء

(استاذ الحدیث جامعہ عربیہ الٰہیہ، لیاقت آباد کراچی)

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

مقدمۂ ادب

ادب کی لغوی تحقیق:

لفظ ''ادب'' باب کرم سے آتا ہے اور ضرب سے بھی، کرم سے اس کا مصدر اَدَبًا (بفتح الدل) آتا ہے بمعنی ادب والا ہونا، اسی سے ادیب ہے، جس کی جمع اُدَباء ہے۔ اور باب ضرب سے اس کا مصدر اَدْبًا (بسکون الدال) آتا ہے، بمعنی دعوت کا کھانا تیار کرنے اور دعوت دینے کے معنی میں استعمال ہوتا ہے، اسی سے اسم فاعل آدِبٌ ہے۔ اور یہ باب افعال اور تفعیل سے بھی مستعمل ہے، تفعیل سے علم سکھانے، وادب سکھانے کے معنی میں مستعمل ہے۔ جیسے حدیث میں ہے۔ اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَأدِیْبِیْ. اور باب استفعال وتفعل سے ادب سیکھنے اور ادب والا ہونے کے معنی میں آتا ہے۔ اور ادب سے ایک لفظ ''مَأدُبَۃٌ'' نکلا ہے اور مأدبۃ (بضم الدال وفتحها) اس کھانے کو کہتے ہیں جو آدمی لوگوں کی دعوت کیلئے تیار کرے۔ حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث میں ہے۔

اِنَّ ھٰذَا الْقُرْآنَ مَأدُبَۃُ اللّٰہِ تَعَالیٰ فِی الْاَرْضِ فَتَعَلَّمُوْا مِنْ مَأدُبَتِہٖ.

''یعنی یہ قرآن زمین میں اللہ تعالیٰ کا پیغام دعوت ہے سو تم اس سے علم دین سیکھو''

اور یہاں قرآن پر ''مَأدُبَۃ'' کا اطلاق اس معنی میں کیا گیا ہے کہ جس طرح کھانے کی طرف بلایا جاتا ہے، اسی طرح قرآن کی جانب بھی لوگوں کو بلایا گیا ہے۔ اور مَأدُبَۃ کی جمع مآدب آتی ہے۔

صاحب لسان العرب نے مادۂ ادب سے متعلق بحث کرتے ہوئے لکھا ہے کہ ادب دو ہی چیزوں کا نام ہے، ایک تہذیبِ نفسی اور دوسرے تعلیم شعر ونثر، لہذا ادیب کیلئے طبیعت کی جولانی اور فکر کی روانی ایک ضروری شئے ہے، اس سے انسان کا فضل وشرف بڑھتا ہے۔ (تفهیمات، و اضافات)

ادب کی اصطلاحی تعریف:

علم ادب کی اصطلاحی تعریف میں کافی اختلاف ہے، ان مختلف تعریفات میں سے چند یہ ہیں۔ تاج العروس میں یہ تعریف منقول ہے۔ اَلْاَدَبُ مَلَکَۃٌ تَعْصِمُ عَمَّنْ قَامَتْ بِہٖ عَمَّا یَشِیْنُہٗ۔ یعنی ادب ایک ایسا ملکہ ہے کہ جس کیساتھ قائم ہوتا ہے، ہر ناشائستہ بات سے اس کو بچاتا ہے۔

اور بعض حضرات نے ادب کی تعریف یوں کی ہے:

''کُلُّ رِیَاضَۃٍ مَحْمُوْدَۃٍ یَتَخَرَّجُ بِھَا الْاِنْسَانُ فِیْ فَضِیْلَۃٍ مِنَ الْفَضَائِلِ''.

یعنی ادب ایک ایسی اچھی ریاضت ہے جس کی وجہ سے انسان بہتر اوصاف سے متصف ہوتا ہے۔

صاحب کشف الظنونؒ اور علامہ ابن خلدونؒ نے ادب کی تعریف یوں کی ہے۔

اَلْاَدَبُ هُوَحِفْظُ اَشْعَارِ الْعَرَبِ وَاَخْبَارِهَا وَالْاَخْذُمِنْ كُلِّ عِلْمٍ بِطَرْفٍ.

یعنی ادب، عرب کے اشعار، ان کی تاریخ واخبار کے حفظ اور عربی زبان کے دوسرے علوم سے بقدر ضرورت اخذ کا نام ہے۔

علامہ سید شریف جرجانیؒ اور صاحب المنجد نے ادب کی تعریف یوں کی ہے:

هُوَعِلْمٌ يُحْتَرَزُبِهٖ مِنَ الْخَلَلِ فِیْ كَلَامِ الْعَرَبِ لَفْظًا وَكِتَابَةً.

''علم ادب وہ علم ہے جس کے ذریعہ انسان کلام عرب میں لفظی اور تحریری غلطی سے محفوظ رہ سکے۔''

لیکن حقیقت یہ ہے کہ جتنی بھی تعریفات علم ادب کے بارے مشہور ہیں وہ سب بقول شاعر:

عِبَارَاتُنَاشَتّٰی وَحُسْنُكَ وَاحِدٌ وَكُلٌّ اِلٰی ذٰلِكَ الْجَمَالِ يُشِيْرُ

کی مصداق ہیں کیونکہ یہ تمام اقوال اسی صنف تعریف کو اجاگر کرتے ہیں۔

موضوع علم ادب:

ادب کے موضوع کے بارے میں اختلاف ہے بعض نے کہا کہ اس کا موضوع شعر ہے اور بعض نے کہا کہ اس کا موضوع نثر ہے اور بعض نے کہا کہ اس کا موضوع معرفت اشعار ہے۔ بعض نے کہا کہ علم ادب کا سرے سے موضوع ہی نہیں یہ رائے علامہ ابن خلدون وشیخ الادبؒ کی ہے۔ کیونکہ جب علم ادب بارہ علوم کا نام ہے تو اس کیلئے موضوع کس طرح متعین ہوسکتا ہے؟ اور جب ہر علم مستقل ہو تو ہر علم کیلئے ایک ایک موضوع ہوسکتا ہے۔ لہذا سب کیلئے مابه الاشتراك کے مرتبہ پر ایک موضوع متعین کرنا مشکل ہے، اسی بناء پر علم ادب کے موضوع کے بارے میں علامہ ابن خلدونؒ، صاحب کشف الظنون اور شیخ الادب حضرت مولانا اعزاز علی صاحبؒ لکھتے ہیں:

هٰذَاالْعِلْمُ لَامَوْضُوْعَ لَهٗ يُنْظَرُفِیْ اِثْبَاتِ عَوَارِضِهٖ اَوْنَفْيِهَا.

یعنی اس علم کا کوئی موضوع نہیں ہے جس کے عوارض ذاتیہ کے اثبات یا نفی سے بحث کی جائے۔

اور بعض لوگوں نے ادب کا موضوع متعین کرنے کی کوشش کی ہے۔ کسی نے کہا اس کا موضوع ''نظم ونثر'' ہے بعض حضرات کا خیال ہے کہ اس کا موضوع طبیعت اور فطرت ہے جو خارجی حقائق اور داخلی کیفیات کی ترجمانی کرتی ہے۔

علم ادب کی غرض:

علامہ ابن خلدون علم ادب کے مقصود اور غرض کے بارے میں لکھتے ہیں:

وَاِنَّمَاالْمَقْصُوْدُمِنْهُ ثَمْرَتُهٗ وَهِیَ الْاِجَادَةُ فِیْ فَنَّیِ الْمَنْظُوْمِ وَالْمَنْثُوْرِ عَلٰی اَسَالِيْبِ الْعَرَبِ وَمَنَاهِجِهِمْ.

''یعنی علم سے مقصود اس علم کا ثمرہ پانا ہے کہ عرب کے طرز و انداز اور اسلوب کے مطابق فن نظم و نثر میں مہارت کا نام ہے۔''

شیخ الادب لکھتے ہیں کہ ادب کی غرض فہم کلام باری تعالیٰ اور فہم اقوال نبی کریم ﷺ اور بعض نے اسکی غرض، احتراز عن خطاء لفظی و کتابی بتائی ہے۔

یا ادب کی غرض یہ ہے کہ آدمی اپنے مافی الضمیر کو صحیح اور مؤثر طریقہ سے ادا کرے اور ذہن و زبان کو لفظی و تحریری غلطیوں سے بچائے اور عربی محاورات اور اس کے اسالیب کو سمجھنے کا ملکہ پیدا کرے۔ (مقدمات، ص: ۴۸، بتغیر)

ادب کی وجہ تسمیہ:

علم ادب کی وجہ تسمیہ کے متعلق صاحب لسان العرب نے لکھا ہے۔

اَلْاَدَبُ سُمِّیَ اَدَباًلِاَنَّهٗ یَاْدِبُ النَّاسَ اِلَی الْمَحَامِدِوَاَصْلُ الْاَدَبِ اَلدُّعَاءُ.

''یعنی ادب کے معنی اصل میں بلانے اور دعوت دینے کے ہیں، ادب کو بھی ادب اس لئے کہتے ہیں کہ وہ لوگوں کو بہتر اوصاف و اخلاق کی دعوت دیتا ہے۔''

شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحب فرماتے ہیں لفظ ''ادب'' کے معنی سے ظاہر ہے کہ چونکہ اس علم کے پڑھنے سے آدمی صاحب ظرافت و صاحب فراست اور صاحب زینت ہو جاتا ہے، اسلئے اس کا نام ادب رکھا گیا ہے۔ (تفہیمات، ص: ۲۶)

علوم ادبیہ کی تعداد:

<u>علوم ادبیہ کل بارہ ہیں:</u> جن میں آٹھ اصل ہیں۔ وہ یہ ہیں: (۱) علم لغت (۲) علم صرف (۳) علم نحو (۴) علم اشتقاق (۵) علم معانی (۶) علم بیان (۷) علم عروض (میزان الشعر یا شعروں کو وزن کرنے کے اصول و قواعد)۔ (۸) علم قافیہ، اور بقیہ چار فرع ہیں (۱) علم رسم الخط (۲) علم قرض الشعر (شعر کہنا)۔ (۳) علم انشاء، جو نثر کے ساتھ مختص ہو (تقریر و تحریر لکھنا)۔ (۴) علم محاضرات، یعنی نظم اور نثر کسی کے ساتھ مختص نہ ہو (لیکچر، تقریر، مقالہ، خطبہ وغیرہ)۔ (مقدمہ تفہیمات، درس مقامات)

لفظ ''مقامہ'' کا تعارف

عام طور پر لفظ مقامہ پانچ معانی کیلئے مستعمل ہے۔ (۱) مقامہ بمعنی مجلس، اور اسی معنی میں یہ لفظ بکثرت مستعمل ہے۔ (۲) مقامہ کے معنی جماعت (۳) مقامہ کے معنی موضع القام یعنی وہ جگہ جہاں آدمی کھڑا ہوتا ہے (۴) لفظ ''مقامہ'' وعظ و نصیحت کیلئے بھی استعمال ہے، جیسے: مَقَامَةُ الزُّهدِ. یعنی زاہدوں کی نصیحت (۵) مقامہ، یہ ایک خاص ادبی صنف، کہانی یا لطیفہ کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جس کی عبارت مقفّٰی اور مسجع ہوتی ہے اور یہاں یہی پانچویں معنی مراد ہیں۔

اور لفظ "مقامہ" کے اس خاص ادبی صنف کو سب سے پہلے پانچویں صدی کے مشہور ادیب علامہ بدیع الزمان ہمدانی نے متعارف کرایا اور انہوں نے چارسو مقامات لکھے، جن میں ۵۳ مقامات شائع ہوگئے اور ہم تک پہنچے۔ پھر علامہ حریری صاحب مقامات نے پچاس مقامے لکھے، اور حقیقت یہی ہے کہ علامہ حریری کے پچاس مقاموں نے اس صنف ادب کو دوام بخشا، اور آپ اس فن کے امام مانے گئے، اگرچہ بعد میں دیگر بہت سے حضرات نے بھی اس فن میں طبع آزمائی کی، چنانچہ علامہ زمخشری، علامہ ابن الجوزی، علامہ سیوطیؒ اور ابن الوردؒ وغیرہ جیسے اساطین علم وفن نے بھی مقامے لکھے، لیکن معیار اور مقبولیت کی اس بلندی کو کوئی چھو نہیں سکا، جس پر علامہ حریریؒ فائز ہوئے۔ اور چونکہ فن مقامہ میں سارا زور الفاظ کی خوبصورتی اور تعبیرات کے حسن وسجع بندی ہوتا ہے اور مطلب، معنی اور کہانی کی طرف توجہ دوسرے درجہ میں ہوتی ہے، گویا یہ ایک خالص ادبی ولغوی نمونہ ہوتا ہے اسلئے عرب کے بعض ماہرین، مقامات کے داخل نصاب ہونے پر اعتراض کرتے ہیں، لیکن اس حقیقت سے بھی انکار نہیں کیا جاسکتا کہ مقامات میں لغت عرب اور الفاظ کا ایک بڑا ذخیرہ اس اسلوب میں یاد کرنا طلبہ کیلئے آسان ہوجاتا ہے۔

مقامات حریری لکھنے کا سبب:

شیخ ابوسعید محمد بن عبدالرحمٰن بن مسعود بندہی (فنجدہی) نے مقامات کی تالیف کا سبب یہ بیان کیا ہے کہ "ابوزید سروجی" نامی ایک فصیح وبلیغ ہیرو اور بھکاری آدمی تھا۔ شہر بصرہ کی مسجد بنی حرام میں وارد ہوا اور حاضرین مجلس کو نہایت احترام کے ساتھ سلام کرنے کے بعد اپنی خستہ حالی وپریشانی کو نہایت مؤثر وفصیح الفاظ میں بیان کرکے اپنے لڑکے کا روم کے ہاتھوں قید ہونا ذکر کیا حاضرین مجلس میں جہاں اور علم دوست اُدباء وفضلاء اور بعض ولاۃ شریک تھے، وہیں علامہ حریری بھی موجود تھے۔ سب اس کی فصاحت وبلاغت اور اس کے کلام کی دلفریب وخوشنما ساخت وپرداخت سے بے انتہاء مسرور ہوئے۔ اور ابوزید سروجی نے اپنی شیریں تقریر سے ان کو مسحور کرلیا۔ حُسن اتفاق، اسی دن علامہ حریری کے پاس بصرہ کے بڑے بڑے علماء وفضلاء بغرض ملاقات تشریف لائے، علامہ موصوف نے ان کو یہ پورا واقعہ سنایا۔ اور اس کی عبارت کی لطافت ونزاکت اور شگفتگی کی تعریف کی، تو ان میں سے ہر ایک نے ابوزید کے اسی قسم کے بہت سے قصے نقل کئے اور بتایا کہ وہ ہر مسجد میں اسی طرح رنگ وروپ بدل کر حیلے وتدبیریں اختیار کرکے اپنے فضل وکمال کا اظہار کیا کرتا ہے۔ حاضرین کو اس کی تلون مزاجی اور فصاحت وبلاغت کے حسین تصرفات کی اطلاع سے بے انتہاء حیرت ہوئی، اس پر علامہ حریری نے مقامہ حرامیہ (جو تخلیق وانشاء کے اعتبار سے سب سے پہلا مقامہ ہے اور کتاب کی ترتیب کے اعتبار سے ۴۸واں مقامہ ہے) لکھا اور اسی پر دوسرے مقاموں کی بنیاد رکھی۔

ترتیب مقامات کی تفصیل

کتاب کی تحریر میں تو سب سے پہلا مقامہ "صنعانیہ" ہے لیکن تخلیق وانشاء کے اعتبار سے سب سے پہلا مقامہ "المقامة

الحرامیة" ہے جو آگے اڑتالیسویں نمبر واقع ہے۔ کیونکہ جن مؤرخین اور سوانح نگار نے علامہ حریری اور ان کے انشاء مقامات کے سبب کے متعلق روایات بیان کی ہیں، وہ تمام روایات اس بات پر تقریباً متفق ہیں کہ جو مقامہ سب سے پہلے علامہ حریری نے لکھا وہ "**المقامة الحرامية**" ہے۔

اور مقامۂ حرامیہ کے لکھنے کے سبب پر تمام روایات متفق ہیں کہ ابوزید نامی ایک بوڑھا شخص بصرہ میں ''مسجد بنی حرام'' میں وارد ہوا، مسجد میں علماء اور ادیبوں کا بڑا مجمع تھا، علامہ حریری بھی موجود تھے، اس نو وارد بوڑھے نے اُٹھ کر الفاظ و معانی کے حسن وخوبیوں سے آراستہ ایک ایسا فصیح و بلیغ خطبہ دیا جس نے تمام حاضرین کو متأثر کیا۔ خطبہ میں اس نے اپنی پریشان حالی اور رومیوں کے ہاتھوں اپنے بیٹے کے قید ہونے کا تذکرہ کیا، شام کو علامہ حریریؒ کے پاس شہر کے چند فضلاء اور ادیب آئے، علامہ حریری نے اس شخص کے خطبہ کا ذکر کیا تو انہوں نے بھی اس شخص کے کئی خطبوں کا تذکرہ کیا جو علامہ حریریؒ کے سنے ہوئے خطبہ سے بھی زیادہ بلیغ تھے، اور کہا کہ یہ شخص مختلف مساجد میں رنگ و روپ بدل کر اس قسم کی تقریریں کرتا رہتا ہے۔

اس واقعہ نے علامہ حریریؒ کے شوق سخن کی آتش کو اس طرح بھڑکایا کہ اسی رات علامہ موصوف مقامہ لکھنے کیلئے بیٹھے اور ''**المقامة الحرامية**'' لکھا، اور اس مقامہ کے علاوہ دیگر کے لکھنے کے سبب میں روایات مختلف ہیں۔

علامہ ابن الجوزیؒ اور علامہ یاقوت حمویؒ نے "**معجم الادباء**" میں لکھا ہے کہ علامہ حریریؒ ''مقامۂ حرامیہ'' لکھنے کے بعد اس کو لے کر بصرہ سے بغداد اس وقت کے عباسی خلیفہ مسترشد باللہ کے پاس گئے، علامہ حریریؒ کی مجلس میں حاضری ہوئی تو حاضرین مجلس نے ان کا علمی رتبہ معلوم کرنے کیلئے ان پر سوالات کی بوچھاڑ کر دی، علامہ حریریؒ نے ایسے تسلی بخش جوابات دیئے جن سے نہ صرف یہ کہ ان کی علمی فوقیت کا سکہ مجلس میں جما، بلکہ ان کے علمی تفوق کا شہرہ سن کر خلیفہ مسترشد باللہ کے وزیر نوشیراں نے انہیں اپنے پاس بلایا۔ باتوں باتوں میں ''مقامہ حرامیہ'' کا تذکرہ آیا، علامہ حریریؒ نے مقامہ وزیر کو دکھایا، اس نے پسندیدگی کی نگاہ سے دیکھا اور کہا کہ آپ اس طرح مزید چند مقامے لکھیں۔

چنانچہ علامہ حریری واپس بصرہ لوٹے اور یہاں چالیس مقامے لکھ کر نوشیرواں کے پاس ارسال کئے، مگر بعض حاسدوں نے نوشیرواں سے کہا کہ یہ مقامے علامہ حریری کے لکھے ہوئے نہیں، بلکہ ان کے گھر میں آنے والے ایک مہمان کے لکھے ہوئے ہیں جو انتقال کر گیا ہے حریری نے اس کے لکھے ہوئے مقامے اپنی طرف منسوب کر کے آپ کے پاس ارسال کر دیئے ہیں۔

نوشیرواں نے تحقیق حال کیلئے علامہ حریری کو بلایا اور اپنے گھر میں بٹھا کر ان سے سابقہ طرز پر ''مقامہ'' لکھنے کیلئے کہا، چالیس دن تک علامہ حریری ان کے گھر میں رہے، مقامہ لکھنے کیلئے کاغذات کے کئی پلندے سیاہ کئے، لیکن اس انداز کا ایک مقامہ کیا دو کلمے بھی ترتیب نہ دے سکے، اور حاسدین نے ان کی خوب خبر لی۔ بڑے شرمندہ ہو کر بصرہ آئے، یہاں آ کر مشق سخن شروع کیا تو دس مقامے سابقہ اسلوب پر لکھ لئے اور نوشیروان کے پاس اس اطلاع کے ساتھ روانہ کیے کہ آپ کے گھر میں آپ کے خوف وہیبت کی وجہ سے کچھ نہ لکھ سکا تھا۔ چنانچہ علامہ حریری نے اس طرح کل پچاس مقامے لکھے جن کو عربی ادب میں وہ شہرت ومقبولیت حاصل

ہوئی کہ صدیاں گزرنے کے باوجودان کی ترکیبوں کا حسن وجاذبیت برقرار ہے۔

لیکن ابن جمہور کا خیال ہے کہ علامہ حریری کو مقامات لکھنے کا حکم خود خلیفہ مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ عباسی نے دیا تھا، خلیفہ مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ بڑا علم دوست آدمی تھا۔ اور پندرہ سو علماء اور فضلاء مستقلاً ان کے دربار میں رہتے تھے۔

مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ نے جب انہیں مقامات لکھنے کیلئے کہا تو وہ دجلہ وفرات کے ساحل کی طرف نکلے، دجلہ وفرات کے کناروں کے سبزہ زاروں میں وہ ٹہلتے رہتے اور وہاں کے قدرتی مناظر کے حسن سے بجھی ہوئی ذکاوت کی تازگی حاصل کرتے رہے، اس طرح علامہ حریری نے ان دونوں دریاؤں کے ساحلوں پر گھومتے گھومتے دوسو مقامے لکھے، جن میں سے پچاس مقاموں کا انتخاب کیا اور باقی سب ضائع کردیئے، یہ پچاس مقامے لاکر مسترشد باللہ بن مستظہر باللہ کی خدمت میں پیش کیے اور ان کی نگاہ میں بلند مقام حاصل کیا۔ **واللہ اعلم بحقیقۃ الحال و لاتخفیٰ علیہ ذرۃ مثقال.**

مقامات حریری پر ایک سرسری نظر

علامہ حریری نے مقامات میں دو آدمیوں کو مستقل رکھا ہے ایک قصہ کا راوی اور حکایت نقل کرنے والا، اور دوسرا قصہ کا ہیرو اور مرکزی کردار ادا کرنے والا۔ قصہ کے راوی کا نام حارث بن ہمام ہے۔ حارث کے معنٰی کھیتی کرنے والا، کمانے والا اور ہمام کے معنٰی اپنے کاموں کی طرف توجہ دینے والا، ظاہر ہے کہ دنیا میں ہر آدمی حارث بھی ہے اور ہمام بھی کیونکہ جامع صغیر میں ہے **اصدق الاسماء حارث و ھمام** یعنی حارث اور ہمام سب سے سچے نام ہیں، اس بناء پر راوی کا نام علامہ حریری نے حارث بن ہمام رکھا۔

مرکزی کردار ادا کرنے والے کا نام ابوزید سروجی ہے۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ ایک فرضی نام ہے، یا وہ شخص جس نے مسجد بنی حرام میں خطبہ دیا تھا، علامہ حریری نے اپنی طرف سے اس کا نام ابوزید سروجی رکھ دیا اور بعضوں کا کہنا ہے کہ یہ علامہ حریری ہی کے زمانے کے ایک ادیب مطہر بن سلام کی کنیت ہے، یہ ایک لغوی اور نحوی شخص تھا جس نے بصرہ میں رہ کر علامہ حریری علم حاصل کرنے کو اپنا مشغلہ بنالیا تھا اور ایک مدت تک آپ کے فیض صحبت سے مستفید ہوتا رہا بالآخر ۵۴۰ھ میں بصرہ کے اندر وفات پائی، جن کو علامہ حریری نے اپنے مقامات کا مرکزی کردار قرار دیا۔ لیکن درحقیقت یہ بھی فرضی نام معلوم ہوتا ہے کیونکہ حارث بن ہمام بھی ایک فرضی نام ہے۔ (ظفر المحصلین، ص:۲۸۶، وشروح مقامات)

خلاصہ یہ ہے کہ حارث بن ہمام اور ابوزید سروجی کی آپس میں شناسائی ہوتی ہے، ابوزید ایک انتہائی چالاک، شاطر، فصیح وبلیغ اور حاضر جواب شخص ہے۔ حارث بن ہمام کی کبھی کسی ادبی مجلس میں، کبھی عدالت میں، کبھی کسی سفر میں اور کبھی بادشاہوں کے دربار میں اس سے ملاقات ہوتی ہے اور ہر جگہ ابوزید سروجی کوئی ادبی کارنامہ دکھاتا ہے اور پھر کسی طرح دھوکہ دے کر چلا جاتا ہے۔

علامہ حریری نے مقامے میں اس بات کا بھی التزام کیا ہے کہ ہر دہائی کا پہلا مقامہ ''زہد'' سے متعلق ہو، اور ہر دہائی کا چھٹا مقامہ ''ادبی'' ہو، اور ہر دس کا پانچواں اور دسواں مقامہ ''مزاحیہ'' ہو، چنانچہ آگے پہلا مقامہ آپ پڑھیں گے اس میں زہد وتقویٰ

پر مشتمل ایک ولولہ انگیز تقریر ہے، اسی طرح دوسری دھائی کے پہلے مقامہ (گیارہویں مقامہ) میں بھی ایک ولولہ انگیز خطبہ ہے، اور ہر دھائی کا چھٹا مقامہ ادبی ہوتا ہے، جس میں علامہ حریری کسی خاص ادبی صنعت کا مظاہرہ کرتے ہیں۔ چنانچہ پہلے دھائی کا چھٹا مقامہ آپ پڑھیں گے جس میں علامہ حریری نے ایک خط لکھا ہے جس کے پہلے کلمہ کے تمام حروف غیر منقوطہ اور دوسرے کلمہ کے تمام حروف منقوطہ ہیں۔ جس کی ابتداء اس طرح ہے۔

الكرم.ثبت الله جيش سعودك.يزين.واللؤم.غض الدهر جفن حسودك.يشين.

حافظ مقامات:...... اسلاف کے حیرت انگیز واقعات، ص:۱۰۸ میں لکھا ہے کہ حضرت سلطان المشائخ نظام الدین اولیاءؒ مقامات کے حافظ تھے۔

عربی ادب میں مقامات حریری کا رتبہ

مقامات حریری نے جو قبولیت اور بلند مرتبہ حاصل کیا ہے اور عربی ادب میں اس کی جو اہمیت ہے اس کے بارے میں یہاں صرف علامہ زمخشریؒ کی رائے نقل کی جاتی ہے۔ جو مشہور مفسر اور ادیب ہیں جنکے علم وکمال کو علامہ انور شاہ کشمیریؒ بھی تسلیم کرتے ہیں، اور علم وادب میں ان کا جو مقام ہے وہ اہل علم جانتے ہیں چنانچہ صاحب کشف الظنون نے مقامات حریری کے متعلق علامہ زمخشریؒ کے یہ دو شعر نقل کیے ہیں:

أُقْسِمُ بِاللّٰهِ وَآيَاتِهِ وَمَشْعَرِ الْحَجِّ وَمِيقَاتِهِ
إِنَّ الْحَرِيرِيَّ حَرِيٌّ بِأَنْ تُكْتَبَ بِالتِّبْرِ مَقَامَاتِهِ

یعنی میں اللہ تعالیٰ کی اور اس نشانیوں کی، مشعر حج کی اور میقات حج کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ حریری کے مقامات اس کے مستحق ہیں کہ ان کو سونے سے لکھا جائے۔

علامہ حریری صاحب مقاماتؒ

علامہ حریری کی کنیت ابو محمد ہے، اور نام قاسم، والد کا نام علی، دادا کا نام محمد اور پردادا کا نام عثمان ہے۔ سلسلہ نسب یوں ہے، ابو محمد قاسم بن علی بن محمد بن عثمان حریری بصری۔ اور خلیفہ مسترشد باللہ کے عہد خلافت میں شہر بصرہ کے قریب قصبۂ مَشَان (بفتح الميم والشين) کے اندر آپ کی ولادت ۴۴۶ھ میں ہوئی (ایک قول یہ بھی ہے کہ آپ بصرہ ہی میں پیدا ہوئے) اور بصرہ کے محلّہ بنی حرام میں سکونت اختیار کی بالآخر آپ کی وفات، ۶/رجب ۵۱۵ھ یا ۵۱۶ھ کو بصرہ کے محلّہ بنی حرام میں ہوئی، آپ نے کل عمر ۶۹ یا ۷۰ سال پائی۔

علامہ حریری کا علمی کمال: علامہ ممدوح نہایت ذکی، ہوشیار، نازک خیال، فصاحت وبلاغت میں یکتا اور ماہرین فن یگانہ

روزگار، انشاء پرداز اور ادیب تھے۔ علم لغت، امثال، نحو، معانی، بیان، بدیع میں ید طولیٰ اور علمیت وقابلیت، وسعتِ معلومات، زورِ انشاء اور فی البدیہ شعر گوئی میں اپنے ہم عصر اُدباء میں نمایاں مقام رکھتے تھے۔ عربی نظم ونثر دونوں پر یکساں قدرت حاصل تھی۔

الباقیات الصالحات: بقول مؤرخ ابن خلکان پس ماندگاں میں آپ نے دو صاحب زادے چھوڑے ہیں، ایک نجم الدین ابوالقاسم عبداللہ، جو بغداد کے حاکموں میں سے تھے۔ دوسرے ضیاء الاسلام عبیداللہ، جو بصرہ کے قاضی تھے۔

''حریر'' عربی زبان میں ریشم کو کہتے ہیں، چونکہ ان کا ریشم کا کاروبار تھا اسلئے انہیں ''حریری'' کی نسبت سے یاد کیا جاتا ہے۔ بصرہ کے قریب ''مَشان'' (بفتح المیم و الشین) نامی ایک بستی آپ کا آبائی گاؤں ہے، بقول بعض قبیلہ بنی حرام سے آپ کا نسبی تعلق تھا، یا محلّہ بنی حرام میں سکونت اختیار کئے ہوئے تھے، اسلئے آپ کو حرامی بھی کہتے ہیں۔ علامہ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ اس بستی میں علامہ حریری کا کھجوروں کا ایک باغ تھا جس میں اٹھارہ ہزار درخت تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو بہت زیادہ مال ودولت عطا فرمایا تھا۔

مقامات نویسی: مقامہ اس مختصر اور دل پسند وخوش اسلوب کہانی کو کہتے ہیں۔ جس میں کوئی نصیحت یا لطیفہ ہو، یہ مقامہ دراصل مقام سے ہے جس کے معنی ہیں کھڑے ہونے کی جگہ، پھر اس کے معنی میں وسعت پیدا کر کے جگہ اور مجلس کے معنی میں استعمال کرنے لگے، اس کے بعد کثرت استعمال سے مجلس میں بیٹھنے والوں کو ''مقامہ'' کہنے لگے، جیسے مجلس سے مراد کبھی اہل مجلس ہوتے ہیں۔ پھر اس کے بعد مجلس میں پڑھے جانے والے خطبہ اور پند ونصیحت وغیرہ کو بھی ''مقامہ'' یا مجلس کہنے لگے۔ اور مقامہ سے مقصود نہ تو جمال حکایت ہوتا ہے نہ حسن وعظ۔ بلکہ وہ ایک فنی، ادبی تحریر کا ایک ایسا فن پارہ ہوتا ہے جس میں خوشنما سجع کے طرز پر غریب الفاظ، نادر ترکیب اس طرح جمع کئے جاتے ہیں کہ وہ اثر آفرینی سے زیادہ طبیعت کو مسرور کرتے اور فائدہ بہم پہنچانے سے زیادہ لذت بخش ہوتے ہیں۔ اسلئے مقامات لکھنے والوں نے اپنی ساری توجہ تحسین الفاظ پر مبذول رکھی۔

مقامہ نویسی کی ابتداء: مقامہ نویسی کی ابتداء عہد بنی عباس کے وسط میں ہوئی، یہی وہ زمانہ تھا جب ادب اور فن انشاء پردازی اپنے شباب پر تھی، کہتے ہیں کہ مقامہ نگاری کی ابتداء ابن فارس نے کی ہے، پھر ان کی تقلید میں ان کے شاگرد بدیع الزمان ہمدانی نے گداگری اور دیگر موضوعات پر چار سو مقامات املاء کروائے، جو اتنے عمدہ اور دلچسپ تھے کہ انکی وجہ سے وہ اس فن کا امام بن گیا۔ لیکن اس کے مقامات میں سے صرف ترپن (۵۳) مقامات مل سکے ہیں، بعد ازاں علامہ حریری نے پچاس مقامے لکھے، جن میں بدیع الزمان ہمدانی کی پیروی کی، ان بلند پایہ ادیبوں کے بعد بہت سے انشاء پردازوں نے مقامات نگاری کو اپنا موضوع بنایا، لیکن وہ ان دونوں کے مرتبہ کو نہ پہنچ سکے۔ (ظفر المحصلین، ص:۲۸۳)

طرزِ مقامات: علامہ حریری نے اپنی کتاب ''مقامات'' میں علامہ بدیع الزمان ہمدانی کی تقلید اور انہی کے طرز کو اختیار کیا، جیسا کہ مصنف نے مقدمہ مقامات میں اس کا ذکر کرتے ہوئے لکھا ہے۔ ''میں بھی بدیع الزمان کے نقش قدم پر چلتے ہوئے، چند مقامے لکھوں، اگرچہ لنگڑا ٹٹو تیز رو گھوڑے کی چال کو نہیں پہنچ سکتا۔ علامہ حریری نے مقدمہ میں یہ بھی لکھا کہ میں نے پچاس مقالے لکھے،

جن میں عمدہ اور بہترین باتیں، شیریں اور فصیح الفاظ، فصاحت و بیان اور اس کے گوہر نایاب، ادبی لطیفے اور نوادر چٹکلے، وغیرہ سب کچھ موجود ہیں حتی کہ میں نے اس کو آیات قرآنیہ، اور کنایات نفیسہ سے مزین کیا اور ادبی چٹکلے، نحوی، لغوی مسائل، جدید رسائل، مزین خطبوں، رُلانے والے وعظوں، لہو ولعب میں ڈالنے والی ہنسی کی باتوں سے مرصَّع کیا ہے۔ (ظفر المحصلین، ص:۲۸۴)

زمانۂ تصنیف: شیخ ہبۃ اللہ بن فضل نے بیان کیا ہے کہ علامہ حریری نے ''مقامات حریری'' کی تصنیف ۴۹۵ھ (۱۱۰۱ء) میں شروع کی اور بالآخر ۵۰۴ھ (۱۱۰۹ء) میں پایۂ تکمیل کو پہنچی۔

مقامات کا ایک نسخہ بخط صاحب کتاب:

صاحب مقامات کا اپنا ہاتھ سے تحریر کیا ہوا (۵۰۴ھ کا) مسودۂ مقامات، دار الکتب المصریہ، قاہرہ میں موجود و محفوظ ہے۔ اور علامہ ابن خلکانؒ نے بھی ذکر کیا ہے کہ میں نے قاہرہ میں علامہ حریری کے اس نسخے کو دیکھا، جس کے آخر میں خود حریری ہی کا تحریر کردہ تھا۔ (تذکرۃ المؤلفین والمصنفین، ص:۲۱۱، وفیات الاعیان، ۴/۶۴)

صاحب مقامات کی تالیفات وتصنیفات

آپ کی تصانیف میں سب سے زیادہ اہم اور قابل فخر کتاب ''مقامات'' ہے، جس میں آپ نے عربی کے لافانی خزانہ کے قیمتی موتیوں کو بڑی خوبی کے ساتھ پرو دیا ہے اس کو دنیائے علم ادب میں بے پناہ شہرت و قبولیت اور تمام ادبی کتابوں پر اپنے اسلوب بیان اور جدت موضوع کے لحاظ سے طرۂ امتیاز حاصل ہے۔

اسکے علاوہ آپ کی یہ تصانیف بھی قابل ذکر ہیں: (۱) درة الغواص في اوهام الخواص. اس کتاب میں اہل علم کی ان لغوی غلطیوں کی نشاندہی کی گئی ہے جو عموماً ان سے سرزد ہوتی رہتی ہیں، یہ کتاب طبع ہو چکی ہے (۲) مُلْحَةُ الْإِعْرَابِ، یہ مبتدی طلبہ کیلئے مسائل نحو میں ہے (۳) آپ کے دو رسالوں نے بھی بڑی شہرت حاصل کی ہے جن میں ایک رسالہ سینیہ ہے، یعنی اس کے ہر کلمہ میں سین ہے اور دوسرا رسالہ شینیہ ہے، جس کے ہر کلمہ میں شین ہے، جنکے متعلق شیخ سنوبروفی نے کہا کہ ان دونوں رسالوں کو علم ادب میں وہی حیثیت ہے جو انسان کیلئے آنکھ یا آنکھ کیلئے پتلی کی ہے۔ یہ دونوں رسالے بھی طبع ہو چکے ہیں (۴) صدور زمان القبور و قبور زمان الصدور، یہ فن تاریخ میں ہے (۵) دیوان حریری، (۵) توشیح البیان وغیرہ۔

حلیۂ مبارک: معجم میں لکھا ہے کہ علامہ حریریؒ ظریف الطبع، انتہائی ذکی، فطین اور ہوشیار، فصیح و بلیغ تھے، لیکن آپ خد و خال وشکل وصورت کے اعتبار سے زیادہ حسین نہ تھے، مؤرخ ابن خلکان نے لکھا ہے کہ آپ غور وفکر کے وقت داڑھی نوچنے کے عادی تھے، امام زیات نے بیان کیا ہے کہ آپ پستہ قد، بدشکل، میلے اور گندے کپڑے پہنتے تھے، حق تعالیٰ نے آپ کو بدصورتی کے بدلے میں بہترین ادب، لطیف چٹکلے، خوش مذاقی، بذلہ سنجی، عدل وانصاف اور فراخ دلی جیسے باطنی اوصاف سے سجایا تھا۔ اسلئے منقول ہے کہ

آپ کے قصص وحکایات آپ کی زیارت سے بہتر ہیں۔ایک صاحب آپ کا شہرہ سن کر آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے، معلوم نہیں ذہن میں کیا صورت خیالیہ ہوگی، جب علامہ حریری کو دیکھا تو اس کے برعکس تھے۔، چنانچہ علامہ حریری ان کی ذہنی کیفیت کو سمجھ گئے، تو ان صاحب نے علامہ حریری سے کچھ لکھوانے کیلئے کہا تو علامہ نے دوشعر لکھوائے۔جن کا مفہوم یہ تھا:

(۱) رات کو چلنے والے! تم ہی پہلے شخص نہیں ہو جسے چاند نے دھوکہ دیا ہو اور تم چراگاہ تلاش کرنے والے پہلے آدمی نہیں ہو جس کو کوڑی اور گندگی کی سبزی بھلی لگی ہو (بلکہ تم سے پہلے بھی لوگ اس طرح کی ظاہری خوبصورتی سے دھوکہ میں مبتلا رہے ہیں)۔

(۲) اس لئے تم اپنے لئے میرے سوا کسی اور کو اختیار کرلو کیونکہ میں معیدی کی طرح (بدشکل) ہوں، تم مجھے صرف سنا کرو دیکھا نہ کرو۔

یہ اشعار سنکر وہ صاحب بڑے شرمندہ ہوکر لوٹے اور علامہ حریری کے حقیقی حسن کی بھی ایک جھلک دیکھ لی۔

☆......☆......☆

بحث بسم الله الخ

بسم الله الرحمن الرحيم

علماء فرماتے ہیں کہ جس طرح کلام پاک، تمام علوم اولین وآخرین کا مجموعہ ہے۔اسی طرح انہوں نے قرآن کے پہلے لفظ یعنی "بسم الله الخ" کی ترکیب کے بارے میں عجیب باتیں لکھی ہیں، چنانچہ فرمایا کہ "بسم الله الرحمن الرحيم" کے اندر کل پانچ ہزار تین سو بارہ (۵۳۱۲) تراکیب کی اختلافِ معانی کے ساتھ گنجائش ہے۔(مزید تفصیل کیلئے، فرائد منثورہ، ص: ۶۱ تا ۶۳)

بسم الله الرحمن الرحيم

"بسم الله الخ" کی باء جارہ ہے، اور حرف "باء" تقریباً پندرہ معنوں کیلئے استعمال ہوتا ہے (۱) الصاق کیلئے جیسے مَرَرْتُ بِزَيْدٍ (۲) استعانت کیلئے جیسے كَتَبْتُ بِالْقَلَمِ (۳) تعلیل (بیان علت کیلئے) جیسے: ﴿اِنَّكُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ﴾. (۴) مصاحبت کیلئے مثال ﴿وَقَدْ دَخَلُوْا بِالْكُفْرِ﴾ (ای مع الكفر)۔(۵) تعدیہ کیلئے جیسے: ﴿ذَهَبَ اللّٰهُ بِنُوْرِهِمْ﴾ (۶) تعویض کیلئے بِعْتُ الثَّوْبَ بِالدِّرْهَمِ (۷) قسم کیلئے: بِاللّٰهِ لَاَصُوْمَنَّ رَمَضَانَ (۸) ظرفیت کیلئے ﴿وَمَا كُنْتَ بِجَانِبِ الْغَرْبِيِّ﴾ (۹) تبعیض کیلئے: ﴿فَامْسَحُوْا بِرُءُوْسِكُمْ﴾ (۱۰) باء بمعنی عن: ﴿فَاسْئَلْ بِهٖ خَبِيْرًا﴾ (ای عنه). (۱۱) باء بمعنی علیٰ: ﴿وَمِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ مَنْ اِنْ تَاْمَنْهُ بِقِنْطَارٍ﴾ ای عَلٰى قِنْطَارٍ (۱۲) باء بمعنی اِلٰی: ﴿وَقَدْ اَحْسَنَ بِیْ﴾ (اَیْ اِلَیّ)۔(۱۳) باء زائدہ: ﴿كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا﴾ (۱۴) تفدیہ: بِاَبِیْ اَنْتَ وَاُمِّیْ (۱۵) بدل کیلئے: كَقَوْلِ الصَّحَابِیؓ: "مَايَسُرُّنِیْ اَنِّیْ شَهِدْتُ بَدْرًا بِالْعَقَبَةِ" اَیْ بَدَلَهَا. بہرحال حرف باء ان مختلف معانی کیلئے استعمال ہوتا ہے، ان

میں حقیقی معنی الصاق کے ہیں۔ یہاں "بسم الله الخ " میں باء الصاق کیلئے بھی ہوسکتا ہے، استعانت کی بھی ہوسکتا ہے اور مصاحبت کیلئے بھی، علامہ زمخشریؒ کے نزدیک اس میں باء مصاحبت کیلئے ہے اور قاضی بیضاویؒ کے نزدیک یہاں باء استعانت کیلئے ہے۔
(مقدمہ تفہیمات، اضافات، درس مقامات، بتغیر یسیر)

بِسْمِ اللّٰهِ، میں اَبْتَدِیٔ ، اَقْرَأُیااَشْرَعُ، جہاں جو مناسب ہو مقدر مانا جاتا ہے۔ اور اَقْرَأُیااَبْتَدِیُٔ. افعال کو لفظ "اللہ" پر مقدم کرنے سے حصر مقصود ہے، اور یہ نفی ہے "بِاسْمِ اللّاتِ وَالْعُزّٰی نَفْعَلُ" کی، جیسا کہ مشرکین عرب کہا کرتے تھے۔

اور اِسْمٌ وَاُسْمٌ. وہ لفظ ہے جس کا کسی جوہر یا عرض کی تشخیص اور تمیز کیلئے اطلاق کیا جائے، تو اس کا ہمزہ، ہمزۂ وصل ہے، جمع اسکی اسماء، اسام، اسامی، اسماوات آتی ہے۔ صرف بسملہ کے ہی رسم الخط میں ہمزہ حذف کر دیا جاتا ہے۔ دیگر مواقع میں برقرار رہتا ہے۔ نصاریٰ کی "بسملہ" اس طرح پر ہے۔ بِسْمِ الْاَبِ وَالْاِبْنِ وَ الرُّوْحِ الْقُدُسِ. اور اسلام کی "بسملہ" یوں ہے، بسم الله الرحمن الرحيم .

سِمٌ. (سین کے تینوں حرکتوں کے ساتھ) یہ لغات بھی اسم ہی کے معنی میں ہیں، جیسے "هٰذَا سِمُهٗ اَیْ اِسْمُهٗ"، اور سَمَا یَسْمُوْ (ن) سُمُوًّا بمعنی بلند ہونا۔ اور آسمان کو "سماء" اسلئے کہتے ہیں کہ وہ زمین سے بلندی پر واقع ہے، اور لفظ "سماء" مذکر و مؤنث دونوں طرح استعمال ہوا ہے، جیسے قرآن میں ہے، وَالسَّمَآءُ مُنْفَطِرٌ بِهٖ اور "اِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ"۔ اور کبھی اسم جنس ہونے کی وجہ سے جمع نہیں بھی لاتے۔

بسم اللہ کی "ب" مکسور کیوں؟

بسم الله کی باء پر ایک اشکال یہ ہوتا ہے کہ حرف باء مکسور کیوں؟ حالانکہ مبنی میں اصل سکون یا فتحہ ہے۔ کسرہ پر مبنی ہونا خلاف اصل ہے۔ یہاں اصل سے خلافِ اصل کی طرف عدول کرنے کی وجہ کیا ہوئی؟

اس کا جواب یہ ہے کہ باء پر سکون تو نہیں ہوسکتا، کیونکہ اس وقت شروع کی ساکن کی وجہ سے اس کا تلفظ محال ہو جائے گا، اس لئے اسے حرکت دینی ضروری ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ حرکات ثلثہ میں سے کون سی حرکت سکون کے ساتھ زیادہ مناسبت رکھتی ہے۔ غور کرنے کے بعد معلوم ہوتا ہے کہ کسرہ کو سکون کے ساتھ مناسبت ہے۔ بایں طور کہ سکون کا معنی ہے عدم الحرکت۔ اور کسرہ قلیل الاستعمال ہے، چونکہ فعل اور غیر منصرف پر کسرہ نہیں آتا ہے اور قلت نام ہے عدم الکثرة کا، پس معنیٰ عدم میں کسرہ کو سکون کے ساتھ مناسبت ہے۔ اس لئے وقت ضرورت میں سکون کے بجائے کسرہ کو قائم کر دیا گیا نہ کہ ضمہ اور فتحہ کو۔ دوسری وجہ یہ ہے کہ باء کا اثر جر ہے۔ اس لئے باء کو بھی کسرہ دیا گیا تا کہ اثر اور مؤثر میں پوری مناسبت ہو جائے۔ تیسری وجہ یہ ہوسکتی ہے کہ حرف باء اسم کے ساتھ خاص ہے فعل اور حرف پر باء داخل نہیں ہوتی۔ اور کسرہ بھی اسم کے ساتھ خاص ہے لہذا حرف باء کو کسرہ دیا گیا، شدت مناسبت کی بناء پر۔ چوتھی وجہ یہ ہے کہ باء کو کسرہ دیکر کسر نفسی کی تعلیم و تربیت دینی مقصود ہے تا کہ شروع ہی سے یہ بات معلوم ہو جائے کہ کمال

عبودیت اور تقرب الی اللہ، کسر نفسی اور اپنی نیستی و پستی میں مضمر ہے۔ (تحفۃ الطالبین، ص:۱۹،۲۰)

بسم اللہ کی ''ب'' کے متعلق قاعدہ کلیہ

بسم اللہ کی ''ب'' کے متعلق قاعدہ یہ ہے کہ ب، کا متعلق فعل یا شبہ فعل مقدر رہتا ہے۔ جس کی چار صورتیں یہ ہیں: (ا) بِسْمِ اللّٰهِ أَبْدَأُ (ب) بِسْمِ اللّٰهِ اِبْتِدَاءِیْ (ج) أَبْدَأُ بِسْمِ اللّٰهِ (د) اِبْتِدَاءِیْ بِسْمِ اللّٰهِ. (الکمالات الوحدیۃ، بتغیر)

لفظ ''اسم'' پر کتنی لغات جائز ہیں؟

بعض اہل لغت نے لفظ اسم کے اندر اٹھارہ لغات بتائی ہیں۔ جو مندرجہ ذیل دو اشعار سے ظاہر ہیں:

لِلِاسْمِ عَشْرُ لُغَاتٍ مَعَ ثَمَانِيَة ۔۔۔ بِنَقْلِ جَدِّیْ شَیْخِ النَّاسِ اَکْمَلَهَا

سِمٌ سُمَاتٌ سِمَاوَاسْمٌ وَزِدْ سِمَة ۔۔۔ كَذَا سُمًا بِتَثْلِيْثٍ لِاَوَّلِهَا

(تحفۃ الطالبین، ص:۲۳)

اَللّٰهُ: لفظ اللہ کی تحقیق میں علماء کا اختلاف ہے۔ بعض کے نزدیک یہ عربی لفظ نہیں ہے بلکہ سریانی ہے، بعض کے نزدیک یہ عربی ہے البتہ اسم ذات یا علم نہیں ہے بلکہ صفت مشتقہ ہے، جیسا کہ اللہ جل شانہ کی دیگر صفات ہیں۔ بقول بعض اللہ، یہ إِلَاہٌ، فِعَالٌ کے وزن پر صفت کا صیغہ ہے اور مفعول کے معنی میں ہے، إِلَاہٌ یہ مَاْلُوْہٌ کے معنی میں ہے۔ اَلَهَ يَاْلَهُ (ف) اُلُوْهَةً، إِلَاهَةً، اُلُوْهِيَّةً. عبادت کرنا۔ اَلِهَ (س) اَلَهاً، بمعنی متحیر ہونا، پناہ لینا۔ لیکن امام سیبویہ، خلیل اور جمہور علماء کے نزدیک لفظ ''اللہ'' کسی سے مشتق نہیں ہے بلکہ ''هُوَ اسْمٌ لِذَاتِ الْوَاجِبِ الْوُجُوْدِ الْمُسْتَجْمِعِ لِجَمِيْعِ الصِّفَاتِ الْكَمَالِيَةِ'' ۔ اور لفظ ''اللہ'' میں جو ''ال'' کا ہمزہ وصلی نہیں ہے بلکہ قطعی ہے، یہی وجہ ہے کہ ''یا اللہ'' میں ہمزہ درمیانِ کلام میں واقع ہونے کے باوجود گرتا نہیں، کیونکہ یہ ہمزہ قطعی ہے۔ بعض کے نزدیک یہاں الف لام عوض کا نہیں، بلکہ تعریف کا ہے اور الف لام تعریف کا ہمزۂ وصلی ہوتا ہے، قطعی نہیں ہوتا۔ چنانچہ لفظ ''اللہ'' کا ہمزہ بھی وصلی ہے، درمیان کلام میں نہیں پڑھا جاتا جیسے ''بسمِ اللّٰهِ ،اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ'' میں نہیں پڑھا جاتا، ''یااللہ'' میں ہمزہ درمیان کلام میں ہونے کے باوجود پڑھا جاتا ہے۔ تو یہ لفظِ ''اللہ'' کی خصوصیات میں سے ہے۔

اس کے علاوہ دیگر بہت سی خصوصیات ہیں، مثلاً (الف) لفظ ''اللہ'' ہمیشہ منسوب الیہ ہوتا ہے، خود کسی طرف منسوب نہیں ہوتا، (ب) یہ کہ مخلوق میں سے کسی کا نام ''اللہ'' نہیں رکھا گیا (ج) یہ کہ حرف ندا ''یا'' کے بجائے اس کے آخر میں میم مشدد لانا درست ہے، (د) یااللہ میں ہمزۂ وصلی وسط کلام ہونے کے باوجود نہیں گرتا (ھ) دو حرف تعریف اس میں جمع ہو جاتے ہیں ایک یا حرف ندا، دوسرا لام تعریف (و) حرف جار کو حذف کر کے اس کے عمل کو باقی رکھتے ہیں۔ واللہ لافعلن کذا کے بجائے اللہ لافعلن کذا کہتے ہیں۔

(مزید تفصیل کیلئے تفہیمات، اضافات، درس مقامات وغیرہ)

بسم اللہ کے اسرار

علماء نے بسم اللہ کے بہت سارے اسرار بیان کئے ہیں ان میں سے چند اسرار مندرجۂ ذیل ہیں۔ پہلا سر یہ ہے کہ بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کا ہر ہر حرف اللہ تعالیٰ کے اسماء کا ابتدائی حرف ہے بایں طور کہ اللہ تعالیٰ کے اسماء میں سے ایک اسم ''بصیر'' ہے اس سے حرف باء لیا اور سمیع سے سین لیا۔ ملک سے میم لیا اور اللہ سے الف لیا، لطیف سے لام لیا۔ اور ھادی سے ہاء لیا اور ''رزاق'' سے راء لیا، اور حلیم سے حاء لیا۔ اور نور سے نون لیا۔ دوسرا سر یہ ہے کہ بسم اللہ کا ابتدائی حرف باء ہے اور انتہائی حرف میم، دونوں حروف شفویہ ہیں، دونوں ایک ہی مخرج کے حروف ہیں۔ دونوں ہونٹ کے درمیان سے نکلتے ہیں۔ تیسرا سر یہ ہے کہ دوزخ کے ذمہ دار انیس (۱۹) فرشتے ہیں اسی طرح بسم اللہ کے حروف کی تعداد بھی انیس ہے۔ (تحفۃ الطالبین، ص:۱۳)

بسم اللہ اور بسملہ کا فرق:...... بسملہ بروزن دَحْرَجَةٌ یہ باب فَعْلَلَة کا مصدر ہے۔ لغت میں اس کے دو معنی آتے ہیں۔ ایک تو بسم اللہ کہنا دوسرا بسم اللہ لکھنا۔ مجازاً ''بسم اللہ الرحمٰن الرحیم'' کو بھی بسملہ کہا جاتا ہے۔ یہ مصدر بمعنی مفعول کے قبیل سے ہے۔ بعض لوگ لفظ بسملہ اور تسمیہ کے ایک ہی معنی سمجھتے ہیں۔ غایۃ المقصود میں ہے کہ بسملہ اور تسمیہ میں فرق ہے۔ بایں طور کہ بسملہ کے معنی بسم اللہ الرحمٰن الرحیم کہنا اور تسمیہ کے معنی اللہ تعالیٰ کا ذکر اور یاد کرنا خواہ وہ کسی بھی طریقے سے ہو اور اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے کسی بھی نام سے ہو۔ حاصل فرق یہ نکلا کہ تسمیہ عام ہے بسملہ خاص. (تحفة الطالبين فى تحقيق خطبة المصنفين، ص: ۱۰)

(۱) **اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ:** یہ دونوں مبالغے کے صیغے ہیں، دونوں لفظ ''رحم'' سے مشتق ہیں، رَحِمَ باب سمع سے مصادر رَحْمَةً، مَرْحَمَةً، رُحْمًا و رُحُما، رحماءً بمعنی مہربانی کرنا، شفقت کرنا، نرمی کرنا، بخشنا۔ اور رَحْمَةٌ یہ رقت القلب کے معنی کیلئے بھی مستعمل ہے۔ اور دونوں مبالغے کیلئے وضع کئے گئے ہیں جیسے: غَضْبَانٌ وَعَلِيْمٌ ۔ یہ غضب و علم سے مشتق ہیں۔ اور دونوں (رحمٰن رحیم) اللہ تعالیٰ کے اسماء میں ہیں، البتہ دونوں میں کچھ فرق بیان کئے جاتے ہیں (۱) رحمٰن کے الفاظ رحیم سے زیادہ ہیں، اسلئے اس میں رحیم کی بہ نسبت مبالغہ زیادہ ہے، کیونکہ قاعدہ مسلمہ ہے ''كثرة المبانى تدل علىٰ كثرة المعانى'' اب کوئی سوال کرسکتا ہے کہ اس میں ترقی من الاعلىٰ إلىٰ الادنىٰ ہوئی ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ''الرحمٰن'' مانند علم ہے۔ کیونکہ رحمٰن اللہ تعالیٰ کے سوا اور کسی پر اس کا اطلاق نہیں ہوتا، بخلاف لفظ ''رحیم'' کے، لہذا، رحمٰن کو لفظ اللہ کے متصل لایا گیا ہے۔ یا اسلئے رحمت دنیا مقدم ہے رحمت آخرت سے، لہذ الفظِ رحمٰن کو مقدم کیا گیا (۲) رحمٰن کو رحیم پر مقدم کرنے ایک وجہ یہ بھی ہے کہ لفظ ''رحمٰن'' لفظ ''اللہ'' کی طرح اللہ جل جلالہ کا علم ہے دلیل آیت قرآنی ''قل ادعوا الله او ادعوا الرحمن '' ہے اور لفظ ''رحیم'' یہ صفت ہے۔ اور قاعدہ ہے کہ علم صفت پر مقدم ہوتا ہے (۳) رحمٰن کا اطلاق اس ذات پر ہوتا ہے جو دنیا اور آخرت دونوں میں رحمت کرنے والی ہو اور رحیم، اس ذات کو کہتے ہیں جو دنیا میں رحمت کرنے والی ہو، چنانچہ یَارَحْمٰنَ الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ اور يَارَحِيْمَ الدُّنْيَا کہا جائے گا (۴) رحمٰن کا اطلاق اللہ جل شانہ کے علاوہ کسی پر نہیں ہوتا جبکہ رحیم کا اطلاق مخلوق پر بھی ہوسکتا ہے، چنانچہ لا رحمن إلا الله کہیں گے، لا رحيم إلا الله نہیں کہیں

گے۔(کما فی البیضاوی،اضافات وافادات،وتفھیمات)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَحمَدُكَ عَلٰی مَاعَلَّمتَ مِنَ البَیَانِ وَاَلھَمتَ مِنَ التِّبیَانِ کَمَا نَحمَدُكَ عَلٰی مَآاَسبَغتَ مِنَ العَطَآءِ، وَاَسبَلتَ مِنَ الغِطَآءِ.

ترجمہ:۔اے اللہ! ہم تیری تعریف کرتے ہیں اس بات پر کہ تو نے ہم کو فصاحتِ کلام سکھائی،اور ڈالا تو نے اظہارِ مافی الضمیر کی کیفیت کو(اظہارِ سخن کی کیفیت کو ڈالا) جیسا کہ ہم تیری تعریف کرتے ہیں اس بات پر کہ تو نے ہم پر بخششوں کی تکمیل فرمائی اور ڈالا تو نے پردوں سے(یعنی تو نے ہمارے عیبوں پر پردہ ڈالدیا)

(۱) اَللّٰھُمَّ: اس کی اصل میں دو قول ہیں پہلا قول بصریوں کا ہے ان کے نزدیک اس کی اصل ''یااللہ'' ہے،حرفِ ندا کو حذف کر کے میم مشدّد اس کے عوض میں زائد کیا گیا،اور دوسرا قول کوفیوں کا ہے،ان کے نزدیک اللّٰھمّ کا میم مشدد ایک مکمل جملے کا مخفف ہے، اس کی اصل یوں ہے ''یَااَللہُ اُمَّ بِخَیرٍ'' ابتدا سے حرفِ ندا کو حذف کر دیا اور آخر سے ''اُمَّ بِخَیرٍ'' میں سے باقی سب حذف کر کے صرف ''اُمَّ'' کی میم کو باقی رکھا گیا اَللّٰھُمَّ ہو گیا، ''اُمَّ'' بابِ نصر سے صیغہ امر ہے۔اَمَّ(ن) اَمًّا: ارادہ کرنا،قصد کرنا،تو اللھم کے معنی ہیں اے اللہ! (ہمارے ساتھ بھلائی اور خیر کا ارادہ فرما).قولہ تعالٰی: اِذْقَالُوا اَللّٰھُمَّ اِن کَانَ ھٰذَاھُوَالحَقَّ مِن عِندِكَ فَاَمطِر عَلَینَاحِجَارَۃً مِّنَ السَّمَآءِ.

(۲) نَحْمَدُكَ، حَمِدَ(س) حَمْدًا :تعریف کرنا۔حمد، یہ شکر سے عام ہے اور یہ ذم کی نقیض ہے،اسلئے کہ حمد خواہ صفات پر ہو یا احسان پر۔شکر، یہ احسان کے ساتھ مخصوص ہے۔لیکن عام ہے خواہ زبان سے ہو یا قلب سے اور ثناء صرف زبان سے ہوتی ہے۔اور حمد کیلئے پانچ چیزیں ضروری ہیں(۱) حامد(۲) محمود(۳) محمود بہ(۴) محمود علیہ(۵) صیغۂ حمد، جیسے: حَمِدْتُ زَیدًاعَلٰی انعَامِہٖ. پس یہاں ''حَمِدْتُ'' صیغۂ حمد ہے، متکلم حامد، زید محمود ہے انعام محمود بہ ہے۔اگرچہ انعام پر ''علٰی'' داخل ہے، بعض جگہ محمود علیہ اور محمود بہ ایک ہوتا ہے، جیسے مثالِ مذکور میں انعام محمود علیہ بھی ہے اور محمود بہ بھی۔اور شکر، یہ احسان کے ساتھ مخصوص ہے، لیکن عام ہے خواہ زبان سے ہو یا قلب سے، اور ثناء صرف زبان سے ہوتی ہے۔(تفھیمات،ص:۳۳)

(۳) عَلَّمتَ: تعلیم سے ہے بمعنی سکھلانا، تعلیم دینا، واز سَمِعَ جاننا، پہچاننا ویقین کرنا۔علم اور معرفت میں فرق: ان دونوں کے درمیان مختلف وجوہ سے فرق بیان کیا جاتا ہے(۱) علم ادراك بالقلب کو کہتے ہیں اور معرفت ادراك بالحواس کو کہا جاتا ہے(۲) علم کا استعمال کُلّیات میں ہوتا ہے اور معرفت کا استعمال جزئیات میں ہوتا ہے(۳) علم جہل کی ضد ہے اور معرفت کی ضد انکار ہے(۴) معرفت مسبوق بالنسیان ہوتا ہے بخلاف علم کے وہ مسبوق بالنسیان نہیں ہوتا ہے(۵) معرفت متعدی بیک مفعول ہوتا ہے بخلاف علم کے کہ وہ کبھی متعدی بیک مفعول ہوتا ہے اور کبھی متعدی بدو مفعول۔

(۴) بَیَانٌ: یہ مصدر ہے یعنی جس کے ذریعے سے کوئی شئے ظاہر کیجائے، نیز وہ کلام فصیح جس سے اظہارِ مافی الضمیر کیا جائے،اور بیان

کے معنی ظاہر کرنے کے ہیں اور یہ نطق سے عام ہے، اور بیان انسان کے ساتھ خاص ہے۔ اور کلام کو بھی بیان کہہ دیتے ہیں، اور مجمل ومبہم کلام کی شرح کو بھی بیان کہا جاتا ہے۔ کَمَا فِی قَولِہٖ تَعَالیٰ: ثُمَّ اِنَّ عَلَینَا بَیَانَہٗ بیان اور تبیان میں یہ فرق ہے، کہ بیان مطلق اظہار مافی الضمیر کو کہتے ہیں اور تبیان اظہار مافی الضمیر مع الدلیل کا نام ہے۔ اور بَانَ یَبِیْنُ بیاناً ضَرَبَ یَضرِبُ سے ہے اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ اور اَبَانَ یُبِیْنُ اِبَانَۃً ازافعال و بَیَّنَ یُبَیِّنُ از تفعیل و تَبَیَّنَ یَتَبَیَّنُ از تفعل و اِستَبَانَ یَستَبِینُ از استفعال بھی مستعمل ہے۔

(۵) اَلهَمتَ: اِلْهَامٌ سے ہے، جس کے معنی ہیں اِلقَاءُ الشَّرِّ وَاِلقَاءُ الْخَیرِ فِی القَلب۔ یعنی اللہ تعالیٰ کی طرف سے کسی کلام کا بیک وقت دل میں پڑ جانا: کَمَا فِی قَولِہٖ تَعَالیٰ: فَاَلْهَمَهَا فُجُورَهَا وَتَقْوٰهَا. لَهِمَ لَهْمًا (سَمِعَ) بمعنی ایک مرتبہ نگل جانا۔

الہام اور خواب میں فرق: حضرت تھانویؒ نے فرمایا کہ خواب میں خیال کو زیادہ دخل ہوتا ہے اور الہام میں خیال کو زیادہ دخل نہیں ہوتا، مگر اس کی صحت کیلئے صرف یہی کافی نہیں بلکہ اس کی صحت کیلئے علامت یہ ہے کہ خلاف شریعت نہ ہو، نیز اس کی صحت کی ایک علامت یہ بھی ہے کہ صاحبِ الہام صاحبِ نور ہوتا ہے اس کو الہام میں ایک نورانیت محسوس ہوتی ہے جس کو وہی سمجھ سکتا ہے نیز الہام میں ایک طبعی بشاشت وفرحت اور انشراح معلوم ہوتا ہے۔

(۶) اَلتِّبیَانُ: بیان اور تبیان دونوں باب ضرب کا مصدر ہیں۔ البتہ بیان اور تبیان کے مفہوم کے بارے میں بعض حضرات کہتے ہیں، کہ بیان کے معنی خود سمجھنے اور دوسرے کو سمجھانے کے ہیں۔ اور تبیان کے معنی خود اپنے آپ سمجھنے کے ہیں۔ اور بعض حضرات فرماتے ہیں کہ تبیان، بیان سے زیادہ بلیغ ہے اور کبھی ایک کو دوسرے کی جگہ پر بھی استعمال کرلیا جاتا ہے، قولہ تعالیٰ: وَاَنزَلنَا عَلَیكَ الكِتَابَ تِبیَانًا لِّكُلِّ شَیءٍ.

(۷) اَسبَغتَ، اِسبَاغ سے ماخوذ ہے، ازباب افعال اس کا مجرد نصر سے آتا ہے بمعنی تمام کرنا، کامل ومکمل کرنا، سبغًا (ن) سُبُوغًا اس کے مصدر آتے ہیں۔ یُقَالُ سَبَغَ العَیشُ: عیش وسیع اور پاکیزہ ہوئی، قولہ تعالیٰ: وَاَسبَغَ عَلَیكُم نِعَمَهٗ، اَنِ اعمَل سَابِغَاتٍ.

(۸) اَلعَطَاءُ: وہ چیز جو بخش دیجائے، اس کی جمع اَعطِیَۃٌ اور جمع الجمع اَعطِیَاتٌ، نیز عَطِیَّۃٌ کی جمع عَطِیَّاتٌ وعَطَایَا آتی ہیں، عَطَا (ن) یَعطُوا بمعنی، دینا، بخشش کرنا. کقولہ تعالیٰ: هٰذَا عَطَائُنَا. عطیہ اور ہدیہ کے درمیان فرق: ہدیہ اور عطیہ دونوں کے معنی ایک ہی ہیں مگر بعض حضرات نے دونوں کے درمیان یہ فرق بیان کیا ہے کہ ادنیٰ سے اعلیٰ کی طرف یعنی چھوٹا بڑے کو دے) تحفہ دینے کو ہدیہ کہا جاتا ہے اور اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف (بڑا چھوٹے کو دے) انعام دینے کو عطیہ کہتے ہیں۔

(۹) اَسبَلتَ: اِسبَالٌ (افعال) سے ہے بمعنی لٹکا دینا اور یہ سُبُلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پردہ چھوڑ دینا اس کا مجرد باب نصر سے ہے، یقال: اسبل الثوب: کپڑا لٹکانا۔ یہاں یہی معنی مراد ہے۔

(۱۰) الغِطَاءُ، پردہ (یا وہ چیز جس سے کسی شئے کو مستور کیا جائے) اس کی جمع اغطیۃ ہے، غَطَا (ن) یَغطُو غَطوًا، ڈھانکنا، چھپانا۔

اور غِطیَةٌ عورت کے خاص پردے کو بھی کہتے ہیں، کقولہ تعالیٰ: فَکَشَفنا عَنْکَ غِطَآءَ کَ فَبَصَرُکَ الیومَ حَدِید.

☆......☆......☆

وَنَعُوذُبِكَ مِن شِرَّةِ اللَّسَنِ، وَفُضُولِ الهَذَرِ، کَمَانَعُوذُبِكَ مِن مَّعَرَّةِ اللَّکَنِ، وَفُضُوحِ الحَصَرِ

ترجمہ:۔اور پناہ مانگتے ہیں ہم آپ کی گفتگو کی تیزی سے (زبان زوری یا فصاحت کی تیزی سے) اور بے ہودہ گوئی کی زیادتی سے، جیسا کہ پناہ مانگتے ہیں، لکنت کے عیب سے اور محل گفتگو میں زبان بند ہو جانے کی رسوائی سے۔

(۱) نَعُوذُ: (ن) عاذَیَعُوذُ عَوْذًا وَعِیاذًا وَمَعاذًا وَمَعاذَةً. بمعنی پناہ چاہنا، پناہ مانگنا. کقولہ تعالیٰ: اَعُوذُ بِاللّٰہِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجاهِلِیْنَ.

(۲) شِرَّةٌ: بمعنی تیز چنگاری کا اڑنا، اصل میں شِرَّةٌ: وہ شعلہ ہے جو آگ سے نکلے، وَ الشَّرُّ (بفتح الشین هو ضد الخیر) شَرَّ (ن، ض، س) یَشِرُّ شَرًّا وَشِرَارَةً وَشَرَرًا ۔ شَرَّةٌ کی جمع شَرَرٌ وَشِرَارٌ وَاَشِرّآءُ ہیں، بمعنی آگ کی چنگاری، کقولہ تعالیٰ: انها ترمی بشرر کالقصر ۔(المرسلات)

(۳) اَللَّسَنُ: لَسَنٌ، بمعنی زبان آوری، فصاحتِ زبان. یقال لسِنَ (س) لَسَنًا ای فصح بِلِسَانِهٖ، فصیح اللسان ہونا مستعمل ہے اور لَسَنٌ کی جمع اَلسِنَةٌ وَاَلْسُنٌ وَلُسُنٌ وَلِسَانَاتٌ آتی ہیں، قَوْلُهٗ تَعَالیٰ: وَاخْتِلَافُ اَلْسِنَتِکُمْ وَاَلْوَانِکُم ۔(الروم)

(۴) فُضُولٌ: یہ فضل سے مشتق ہے، فضل کے معنی زیادتی کے ہیں جو اعتدال سے زیادہ ہو، اور زیادتی کی دو قسمیں ہیں: (۱) محمود، جیسے: علم کی زیادتی (۲) مذموم، جیسے جہالت کی وجہ سے غصے کی زیادتی، نیز فضل اور فضول کے استعمال میں یہ فرق ہے کہ فضل کا اطلاق عموماً شئے محمود پر ہوتا ہے۔ اور فضول کا استعمال فضولیات یعنی اشیائے مذمومہ پر ہوتا ہے۔ یقالُ فَضَلَ فَضْلًا ای زَادَ (ن، س) کَقَولِهٖ تَعَالیٰ: تِلْکَ الرُّسُلُ فَضَّلْنَا بَعضَهُم عَلیٰ بَعضٍ.

(۵) اَلهَذَرُ: (بفتحتین) بمعنی بے ہودہ اور لغو کلام، اور (بکسر الذال) بمعنی بے ہودہ کہنا۔ (ن ض) یقال: هٰذا الرجل فی کلامهٖ هَذَرًا. ای هَذیٰ هِذْیَانًا، و از سمع هَذِرَ کَلَامُهٗ ای کَثُرَ فِی الْخَطَأِ وَالْبَاطِلِ.

(۶) کَمَا: اس میں کاف حرف جار ہے اور ما مصدریہ ہے۔

(۷) مَعَرَّةٌ: برائی، گناہ، اذیت، جنایت، عیب اور امر قبیح. عَرَّ یَعُرُّ عَرًّا (ن ض) اس کے اصلی معنی وہ اونٹ جو عارضۂ خارش مبتلا ہو جائے، خارش چونکہ ایک عیب ہے اسلئے اس کے معنی بھی عیب کے ہو گئے، اور کبھی مَعَرَّةٌ کا استعمال گناہ کے معنی کے لئے بھی ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ: فَتُصِیْبَکُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَیرِ عِلْمٍ. ای فَتُصِیْبَکُمْ مُضَرَّةٌ: یقال عرّ الجمل عرًّا، ای جرب.

(۸) اَللَّکَنُ: یہ مصدر ہے، یقال لَکِنَ (س) یَلْکَنُ لَکَنًا وَلُکُوْنًا وَلُکُوْنَةً وَلَکَنًا ای عَیَّ وَثَقُلَ لِسَانُهٗ، بمعنی اٹک اٹک کر بات کرنا، ومنهُ اَللَّکُوْنَةُ.

(۹) فُضُوحٌ: یہ مصدر باب فتح سے ہے اس کے معنی ہیں عیب کا ظاہر ہونا، یقال: فضحہ فَضْحًا ای کشف عیبہ، ومنہ الفضیحَۃُ بمعنی رسوائی، وقولُہ تعالٰی: ھٰٓؤُلَآءِ ضَیْفِیْ فَلَاتَفْضَحُوْنِ.

(۱۰) الحصر: وھو العجز عن الکلام بالرّعب اوغیرہٖ من الحزن والسّرور یعنی جو بات کرتے ہوئے رک جائے، یقال: حَصِرَ (س) حَصَرًا ای عجز فی النطق، وحصر صدرہٗ ای ضاق، وفی التنزیل: حَصِرَتْ صُدُوْرُھُمْ ای ضَاقَتْ بِالْبُخْلِ وَالْجُبْنِ. ومنھا اَلْحَصِیْرُ بمعنی اَلسِّجْنُ، کقولہ تعالیٰ: وَجَعَلْنَاجَھَنَّمَ لِلْکَافِرِیْنَ حَصِیْرًا.

☆......☆......☆

وَنَسْتَکْفِی بِکَ الإِفْتِتَانَ بِاِطْرَآءِ المَادِحِ، وَاِغْضَآءِالْمُسَامِحِ؛ کمانَستَکفِی بِکَ الانْتِصَابَ لِإِزرَآءِ القَادِحِ، وَھَتْکِ الفَاضِحِ.

ترجمہ:۔ اور ہم آپ سے کفایت کے طلبگار ہیں (فتنے میں پڑ جانے سے) مدح سرائی کرنے والے کی مبالغہ آرائی سے، اور چشم پوشی کرنے والوں کی چشم پوشی سے، (یا نرمی سے خطا پر گرفت نہ کرنے والوں کے فتنے سے) ایسے ہی کفایت (واستغناء) چاہتے ہیں ہم آپ سے عیب گیر کی عیب گیری سے، اور رسوا کرنے والوں کی پردہ دری کا نشانہ بننے سے۔

(۱) نَسْتَکْفِیْ: اِسْتِکْفَاءٌ سے بروزنِ استبصار ازباب استفعال، اس میں سین اور تاء طلب کیلئے ہیں۔ لہٰذا استکفاء کے معنی ہوئے کفایت (یا استغناء) طلب کرنا، کَفٰی یَکْفِیْ (ض) کِفَایَۃً بمعنی کافی ہونا، واضح رہے کہ کَفٰی کبھی استغناء کے معنی کے لئے بھی آتا ہے، کَمَافِی التَّنْزِیْلِ: وَکَفٰی بِاللہِ شَھِیْدًا. ای شَھَادَۃُ اللہِ تغنی عن غیرھا.

(۲) اَلْاِفْتِتَانُ: اس کی دولغات ہیں (ا) افتتان (ب) افتنان، لیکن صحیح بالتاء ہے۔ بمعنی فتنے میں پڑنا یا فتنے میں ڈالنا، لازم ومتعدی دونوں کیلئے مستعمل ہے۔ فَتَنَ یَفْتِنُ (ض) فَتْنًاوَفُتُوْنًا، فتنہ میں پڑنا، کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی: وَفَتَنّٰکَ فُتُوْنًا.

(۳) اِطْرَاءٌ، باب افعال کا مصدر ہے بمعنی عمدہ طریقے سے تعریف کرنا، یہ کرمَ سے بھی مستعمل ہے، جیسے طَرُوَ (ک) یَطْرُوُ طَرَاوَۃً وطَرَاءَ ۃً بمعنی تروتازہ ہونا، اور طَرِءَ (س) یَطْرَؤُطَرَاَۃً. نرم وتروتازہ ہونا، ومنہ لَحْمًاطَرِیًّا، وطَرَءَ یَطْرِءُ اور فتح ییسے بھی مستعمل ہے۔

(۴) مَادِحٌ، صیغۂ اسم فاعل از مدح باب فتح، مدح اور حمد میں یہ فرق ہے کہ مدح غیر حی کی بھی ہوتی ہے اور حمد حی کیلئے مخصوص ہے، جیسے: اَلْحَمْدُلِلّٰہِ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ.

(۵) اِغْضَآءُ: باب افعال کا مصدر ہے بمعنی چشم پوشی کرنا۔ غَضَایَغْضُو (ن) وغَضِیَ یغضٰی (س) غضوًا بمعنی تاریک ہونا، چھپانا، غَضَّ یَغُضُّ (ن) مضاعف ثلاثی. کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی: اِنَّ الَّذِیْنَ یَغُضُّوْنَ اَصْوَاتَھُمْ عِنْدَرَسُوْلِ اللہِ.

(۶) اَلْمُسَامِحُ: یہ سَمْحٌ سے مشتق ہے، بمعنی تساہل ودرگزر کرنے والا، سَمَحَ یَسْمَحُ (ف) سَمْحًاوَسَمَاحَۃً وَسُمُوْحَۃً. بمعنی درگزر کرنا۔

(۷) اَلْاِنْتِصَابُ: یعنی لوگوں کی باتوں کا نشانہ بننا، کھڑا ہونا، نصب ہونا، بلند وقائم ہونا، (لوگوں کی باتوں کا نشانہ بننا، انتصب انتصابًا. نشانہ بننا از افتعال، ونَصَبَ یَنْصَبُ(ض،س) نَصْبًا، نیز واضح رہے کہ نصبٌ تھکنے اور مشقت میں پڑنے کے معنی کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، کَقَوْلِہٖ تعالیٰ: لَقَدْ لَقِیْنَامِنْ سَفَرِ نَاھٰذَانَصَبًا. فَاِذَا فَرَغْتَ فَانْصَبْ.

(۸) لِاِزْرَآء: یہ ناقص یائی ہے ماخوذ زَرِیٌّ سے، مستعمل از ضرب، بمعنی حقیر کرنا و عیب لگانا، یہ کبھی متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور کبھی متعدی بالباء ہوتا ہے۔ وفی القران: تَزْدَرِیْ اَعْیُنُکُمْ.

(۹) القَادِحُ: صیغۂ اسم فاعل، قَدَحَ یَقْدَحُ(ف) قَدْحًا۔ بمعنی عیب وطعنہ دینا، کقولہ تعالیٰ: فَالْمُوْرِیٰتِ قَدْحًا.

(۱۰) هَتْكٌ: باب ضرب کا مصدر ہے بمعنی پردہ دری کرنا، یا پردہ پھاڑنا۔ هَتْكٌ ضد ہے سِتْرٌ کی۔

(۱۱) اَلْفَاضِحُ: صیغۂ اسم فاعل مشتق "فضحٌ" سے مستعمل ہے۔ فَضَحَ یَفْضَحُ(ف) فَضْحًا. رسوا کرنا۔ اور "الفاضح" وہ شخص ہے جو کسی کے عیوب کی تشہیر کرے۔ کقولہ تعالیٰ: اِنَّ هٰؤُلَآءِ ضَیْفِی فَلَا تَفْضَحُوْنَ.

☆......☆......☆

وَنَستَغفِرُكَ مِن سَوْقِ الشَّهَوَاتِ اِلٰی سُوْقِ الشُّبُهَاتِ؛ كَمَانَسْتَغفِرُكَ مِن نَقلِ الخُطُوَاتِ اِلٰی خِطَطِ الخَطِیْئَاتِ. وَنَسْتَوْهِبُ مِنكَ تَوْفِیْقًا.

ترجمہ:۔ اور ہم آپ سے استغفار طلب کرتے ہیں اپنی خواہشات نفسانی کو شبہات کے بازار کی طرف لیجانے سے (یعنی لے جانے سے) ایسے ہی ہم آپ سے استغفار (اور پناہ) کے خواستگار ہیں سرزمین معصیت کی طرف قدموں کے بڑھانے (نقل کرنے) سے اور ہم آپ سے ایسی توفیق کے طلبگار ہیں۔

(۱) نَسْتَغْفِرُ: اِسْتِغْفَارٌ سے ہے، جس کے معنی معافی مانگنے کے ہیں، از استفعال، کَقَوْلِہٖ تعالیٰ: اِسْتَغْفِرُوْا رَبَّکُمْ. اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہیں، یہ غَفْرٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی چھپانے کے ہیں مجرد ضرب سے ہے، کَمَافِی التَّنْزِیْلِ: وَمَنْ یَّغْفِرُ الذُّنُوْبَ اِلَّااللّٰہُ. غَفْرٌ وغَفِیْرٌ وَغَفِیْرَۃٌ وَغُفْرَانٌ وَمَغْفِرَۃٌ وَغُفُوْرٌ. ثلاثی مجرد سے یہ سب اس کے مصادر ہیں۔ استغفار اور توبہ میں فرق: علامہ آلوسیؒ فرماتے ہیں استغفار سے مراد ماضی کے گناہوں سے معافی مانگنا اور توبہ سے مراد آئندہ کیلئے دوبارہ گناہ نہ کرنے کا عہد کرنا ہے۔

(۲) سَوْقٌ: (بفتح السین) کے معنی ہنکانے کے ہیں اور سُوْقٌ (بضم السین) بمعنی بازار۔ سَاقَ یَسُوْقُ(ن) سَوْقًا وَسِیَاقًا، ہنکانا۔ سَوق اور قَود میں فرق یہ ہے، کہ سَوْقٌ کے معنی پیچھے سے ہانکنے کے ہیں اور قَوْدٌ کے معنی گلے میں رسّی ڈال کر آگے سے کھینچنے کے ہیں، کَمَافِی التَّنْزِیْلِ: کُلُّ نَفْسٍ مَعَهَاسَائِقٌ وَشَهِیْدٌ وکَمَاوَسِیْقَ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا الخ ۔ مجرد قَادَ یَقُوْدُ(ن) قَوْدًا وَقِیَادَۃً وَقِیَادًا وَقَیْدُوْدَۃً بمعنی گلے میں رسّی ڈال کر کھینچنا (رہنمائی کرنا) قَوَدٌ (بفتح الواو) قصاص از نصر، قِودقَوَدًا. سمع سے،

گردن لمبی ہونا۔

(۳) الشَّهَوَاتُ: یہ شَهْوَةٌ کی جمع ہے اور شَهْوَةٌ کے معنی اصلی ہیں: حَرِكَةُ النَّفسِ طَلَبًا لِلْملائِمِ. (یعنی نفس کا خواہشات کی طرف مائل ہونا) نیز مجازاً چاہت اور محبت کے معنی پر بھی شہوۃ کا اطلاق ہوتا ہے، شهان) یشهو شَهْوَةً وَشَهِيَ (س) يَشْهٰى شَهْيًا۔ محبت کرنا، چاہنا۔ وفی التنزیل: وَلَكُمْ فِيهَامَاتَشْتَهِيْ اَنْفُسُكُمْ ۔

شہوت اور لذت میں فرق: شہوت، لذیذ و مسرور کردینے والی شئے کی طرف نفس کے شدید شوق کو کہا جاتا ہے، جبکہ اللذة: ہر وہ چیز جس کی طرف نفس شوقین ہو، اور اسے حاصل کرنے کی خوب کوشش کرے، پس دونوں میں فرق بالکل عیاں ہے۔

(۴) سُوْقٌ: (بضمّ السین) جمعه اسواق. هو محل البیع و الشراء، یعنی بازار، مستعمل از نصر وفِي التَّنْزِيْلِ: قَالُوْا مَالِهٰذَا الرَّسُوْلِ يَأْكُلُ الطَّعَامَ وَيَمْشِيْ فِي الْاَسْوَاقِ.

(۵) الشُّبهاتُ: شُبهَةٌ و شُبْهَةٌ کی جمع ہے، بمعنی حق و باطل اور حلال و حرام کا التباس ہونا، ومنہ شَبَهَ يَشْبَهُ وَشَبِهَ يَشْبَهُ باب فَتَحَ وسَمِعَ، الشِّبهُ وَالشَّبهُ مانند اس کی جمع اَشباهٌ، شَبِيهٌ ہمشکل جمع اور تَشبِيهٌ باب تفعیل سے اس کا مصدر ہے اور اِشْتِبَاهٌ باب افتعال سے اس کا مصدر ہے، بمعنی ایک دوسرے کا مشابہ ہونا، قَوْلُهُ تَعَالٰى: وَمَاقَتَلُوْهُ وَمَاصَلَبُوْهُ وَلٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ. شِبہ اور مثل میں فرق: یہ بیان کیا گیا ہے کہ شبه کا استعمال مشاہدہ کی جانے والی چیزوں میں ہوتا ہے، چنانچہ الشبه شبه السواد کہنا ٹھیک ہے، اور القدرة مثل القدرة کہنا ٹھیک نہیں، جبکہ القدرة مثل القدرة کہنا ٹھیک ہے۔

فائدہ: ...... جاننا چاہیے کہ کلام عرب میں مماثلت بیان کرنے کیلئے صرف ''کاف'' اور ''مثل'' ہی اصل ہیں، جبکہ الشبه اور النظیر، المثل کی جنس میں سے ہیں، بایں وجہ اللہ عز وجل نے فرمایا: ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ﴾ ''کاف'' کو ''مثل'' میں داخل کیا حالانکہ دونوں ہی مماثلت کیلئے موضوع ہیں، پس اس سے اپنے آپ سے کسی بھی چیز کی مشابہت کی نفی میں تاکید پیدا کردی۔''

(۶) نَقَلَ: يَنقُلُ نَقْلًا از نصر منتقل کرنا، نقل کرنا، قد مرتحقیقه۔

(۷) اَلْخُطُوَاتِ: یہ خَطْوَةٌ کی جمع ہے، بمعنی دونوں قدموں کے درمیان کی کشادگی، خَطَايَخْطُو (ن) خَطْوًا یعنی دونوں قدموں کو کھول کر چلنا، وَفِي التَّنْزِيْلِ: وَلَاتَتَّبِعُوْا خُطُوَاتُ الشَّيْطَان.

(۸) خِطَطٌ: یہ خَطٌّ و خِطَّةٌ کی جمع ہے، بمعنی وہ زمین جو کسی کی ملک یا جاگیر ہو (یا وہ زمین جس میں اترا ہو)، خَطَّ يَخُطُّ (ن) خَطًّا لکھنا۔ خِطَطٌ، چراگاہ کو بھی کہتے ہیں. كَمَافِي التَّنْزِيْلِ: وَلَاتَخُطُّهُ بِيَمِيْنِكَ الآيَة.

(۹) اَلْخَطِيْئَاتُ وَالْخَطَايَا: خطيّة کی جمع ہے، بمعنی گناہ (بالقصد گناہ کرنا)۔ (خطا، یہ صواب کی ضد ہے) خَطِئَ يَخْطَأُ (س) خَطْئًا (واضح رہے کہ خطا، اثم اور ذنب میں یہ فرق ہے کہ خطا سے مراد صغائر، اثم سے مراد کبائر اور ذنب عام ہے)۔ وَفِي التَّنْزِيْلِ: وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْئَتُهُ الآيَة.

(۱۰) نَستَوهِبُ: اِسْتِيْهَابٌ سے ہے بمعنی ہبہ طلب کرنا، وَهَبَ (ف) يَهَبُ وَهَبًاوَهِبَةً ای اعطاهُ بِلَاعِوَضٍ. وَفِي التَّنْزِيْلِ:

وَوَهَبْنَالَهٗ اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ وَهَبَ لِیْ عَلَی الْكِبَرِ اِسْمٰعِيْلَ وَاِسْحٰقَ. ہبہ اور ہدیہ میں فرق: ''ہدیہ'' اگرچہ ہبہ کی ایک قسم ہے مگر وہ ایسی شیء کے ساتھ متصل ہوتا ہے جو مُہدیٰ الیہ (جس کو ہدیہ دیا جارہا ہے) اس کی عظمت کا احساس دلاتی ہے بخلاف ہبہ کے، نیز ہبہ میں ایجاب وقبول اور قبضہ سب شرط ہیں۔

(۱۱) تَوْفِيْقًا: تفعیل کا مصدر ہے اور یہ وفِقَ سے ماخوذ ہے، وَفِقَ يَفِقُ (ح) وَفْقًا سے مستعمل بمعنی منشا کے موافق ہونا، وفی التنزیل: وَمَاتَوْفِيْقِیْ اِلَّا بِاللّٰهِ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ.

☆......☆......☆

قَآئِدًا اِلَى الرُّشْدِ، وَقَلْبًا مُتَقَلِّبًا مَعَ الحَقِّ، وَلِسَانًا مُتَحَلِّيًا بِالصِّدْقِ، وَنُطْقًا مُؤَيَّدًا، بِالْحُجَّةِ، وَاِصَابَةً ذَآئِدَةً عَنِ الزَّيْغِ.

ترجمہ:۔ جو (توفیق) ہدایت کی طرف کے لے جانے والی ہو، اور ہم خواستگار ہیں آپ سے ایسے قلب کے جو پلٹنے والا ہو حق کے ساتھ (یعنی حق کی طرف) اور ہم طلبگار ہیں ایسی زبان کے جو آراستہ ہو سچائی سے، اور ہم آپ سے ایسی توفیقِ گویائی کے طلبگار ہیں جس کی تائید کی گئی ہو دلائل سے، اور ہم آپ سے ایسی درستگی رائے کے طلبگار ہیں جو بچانے والی ہو کج روی سے۔

(۱) قَآئِدًا: قَادَ يَقُوْدُ (ن) قَوْدًا وَقِيَادًا وَقِيَادَةً وَقَيْدُوْدَةً وَمَقَادَةً، آگے سے نکیل یا رسّی پکڑ کر کھینچنا۔ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَاَنَّا مِنَّا الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّادُوْنَ ذٰلِكَ طَرَائِقَ قِدَدًا.

(۲) اَلرُّشْدُ: راستہ دیکھانا۔ رَشَدَ (ن) يَرْشُدُ رُشْدًا وَرِشَادًا و (س) رَشَدًا. وفی قَوْلِهٖ تَعَالٰى: قَدْ تَبَيَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَيِّ، فَاِنْ اٰنَسْتُمْ مِنْهُمْ رُشْدًا.

(۳) قَلْبًا: قلب کے معنی دل کے ہیں چونکہ دل میں خیالات پلٹتے رہتے ہیں۔ اس لئے اس کے معنی پلٹنے کے آتے ہیں۔ وفی الحدیث: قَلْبُ الْاِنْسَانِ بَيْنَ اِصْبَعِی الرَّحْمٰنِ يُقَلِّبُ كَيْفَ يَشَاءُ. اس کے بارے میں شاعر کا شعر ہے:

وَمَاسُمِّیَ الْاِنْسَانُ اِلَّا لِاُنْسِهٖ وَمَاالْقَلْبُ اِلَّا اَنَّهٗ يَتَقَلَّبُ

اس کی جمع قُلُوْبٌ و اَقْلُبٌ آتی ہیں اور قلب کے معنی علم کے بھی آتے ہیں، کمافی التنزیل: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَذِكْرٰی لِمَنْ كَانَ لَهٗ قَلْبٌ. ای عِلْمٌ وَفَهْمٌ.

(۴) مَعَ: یہ کلمہ ہے جو مصاحبت اور اجتماع پر دلالت کرتا ہے اور یہ اسم ہے کبھی ساکن اور کبھی منوّن پڑھا جاتا ہے کقولهم جاؤا معاً. وقال الزجاج فی قَوْلِهٖ وَاَنَا مَعَكُمْ۔ یہاں یہ ظرفیت کی وجہ سے منصوب ہے۔

(۵) الحق: یہ مصدر ہے۔ یہ باطل کی ضد ہے بمعنی یقین، انصاف، اس کی جمع حقوق ہے۔ وفی التنزیل: ولا تلبسوا الحق بالباطل. حَقَّ يَحِقُّ از ضرب بمعنی ثبت، کمافی التنزیل: الحاقة ماالحاقة. ای القیامة جو یقین کے ساتھ ثابت ہے۔

حق اور صدق میں فرق: حق کہتے ہیں خارج کے مطابق ہونا اس چیز کے جو ذہن میں ہے اور صدق کہتے ہیں جو اس کے برعکس ہو۔

اورحق کی ضد باطل ہے اور صدق کی ضد کذب ہے۔ اور بعض نے یہ فرق بیان کیا ہے کہ حق کا اطلاق اعتقادیات پر ہوتا ہے اور صدق کا اطلاق قول پر ہوتا ہے۔ (افاضات ص: ۱٦)

(٦) لِسَانًا. بمعنی زبان، الہٰ نطق، وَالْجَمْعُ اَلْسُنٌ وَاَلْسِنَةٌ، لُسُنٌ ولِسَانَاتٌ، کقوله تعالیٰ: ولسانا ذاکرا. لَسَنَ (ن) يَلْسُنُ لَسْنًا. بمعنی فصیح اللسان ہونا، اور سمع سے لَسَنًا مصدر ہے۔

(۷) مُتَحَلِّيًا: یہ حلاوۃ سے ماخوذ ہے بمعنی شیرینی کے ہیں کبھی یہ حلیہ سے مشتق ہوتا ہے از سمع بمعنی ہیئت و زینت۔ کمافی التنزیل: یحلون فیها من اساور من ذهب. الآية

(۸) اَلصِّدْقُ: یہ کذب کی ضد ہے۔ صَدَقَ (ن) يَصْدُقُ صِدْقًا و صَدْقًا. سچ کہنا، سچ بولنا، کما فی التنزیل: لقد صدقکم الله وعده.

(۹) نُطْقًا: نطق کا اطلاق کلام اور سمجھ اور کلیات کے معلوم کرنے پر کیا جاتا ہے عرف میں بولنے کو کہتے ہیں. وفی الفرقان: مالکم لا تنطقون. نَطَقَ يَنْطِقُ (ض) نُطْقًا و نُطُوْقًا۔ بولنا. ومنه المنطق والجمع مَنَاطِق.

(۱۰) مُؤَيِّدًا: یہ اَيْدٌ سے مشتق ہے اس کے معنی قوی اور سخت قوت کے ہیں اس کا مصدر تفعیل سے تأیید ہے کمافی التنزیل: واذ ایدتك بروح القدس. مجرد اَيَدَ (ض) اَيْدًا. کمافی التنزیل: والسماء بنينها بايد. ای بقوة اَيْدٌ کے معنی بھاری ہونے کے جیسے: ولا یؤده حفظهما۔ از نصر ای لا یثقله.

(۱۱) بِالْحُجَّةِ: برہان، دلیل، غلبہ کے معنی میں مستعمل ہے، دلیل کو حجت اس لئے کہتے ہیں کہ وہ اپنے مقابل پر غالب آجاتی ہے اس کی جمع حُجَجٌ و حِجَاجٌ آتی ہیں، از نصر، فی التنزیل: فَلِلّٰهِ الْحُجَّةُ الْبَالِغَةُ.

(۱۲) اِصَابَةً: اس کے اصلی معنی ہیں الوصول الی الثواب ۔ اور صَابَ (ن) يَصُوْبُ صَوْبًا و صُيُوْبَةً، بمعنی صواب (درستی) کو پہنچنے کے ہیں۔ یہ خطاء کی ضد ہے. کقوله تعالیٰ: مَا اَصَابَ مِنْ مُصِيْبَةٍ فَمِنَ اللّٰهِ.

(۱۳) ذَائِدَةً ص: (بالذال) ای دَافِعَةً یعنی دور کرنے والا اور روکنے والا از نصر کقوله تعالیٰ: وَوَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمُ امْرَأَتَيْنِ تَذُوْدَانِ.

(۱۴) اَلزَّيْغُ: بمعنی حق سے باطل کی طرف پھر جانا، کج ہونا، زَاغَ يَزِيْغُ (ض) زیغا و زیغانا. بمعنی مائل ہونا۔ ای مال کمافی التنزیل: مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى.

☆......☆......☆

وَعَزِيْمَةً قَاهِرَةً عَنْ هَوَى النَّفْسِ وَبَصِيْرَةً نُدْرِكُ بِهَا عِرْفَانَ الْقَدْرِ وَاَنْ تُسْعِدَنَا بِالْهِدَايَةِ اِلَى الدِّرَايَةِ وَتَعْضُدَنَا بِالْاِعَانَةِ عَلَى الْاِبَانَةِ.

ترجمہ:۔ اور ایسے پختہ ارادہ کی (درخواست کرتے ہیں) جو خواہشات نفسانی کو مغلوب کرنے والا ہو۔ اور ایسی بصیرت (قلب کی روشنی) عطاء فرما جس کے ذریعہ ہم اپنے مرتبہ کو یا ہر چیز کے مرتبہ کو پہچان لیں ۔ اور ہماری مدد فرما ہدایت کے ذریعہ علم و دانش کی

طرف۔اور طاقت دے ہم کو اپنی مدد سے بیان کرنے پر یا مشکلات دور کرنے یا واضح کرنے میں۔

(۱) عَزِیْمَةً: بمعنی مؤکد ارادہ، پختہ ارادہ۔اس کے اصلی معنی تَصْمِیْمُ الْقَلْبِ عَلٰی شَیْءٍ. عَزَمَ یَعْزِمُ (ض) عَزْمًا وَعَزِیْمَةً وَعَزِیْمًا۔ یہ عَزِیْمَةٌ حق واجب، جمع عزمات آتی ہے، کقوله تعالیٰ: فَاِذَا عَزَمْتَ فَتَوَكَّلْ عَلَى اللهِ.

(۲) قَاهِرَةً: بمعنی غالب ہو جانے کے ہیں جب کہ اس کے صلہ میں "علی، الی" یا متعدی بنفسہ ہو، لہذا یہاں "عن" غلط ہے۔ کمافی التنزیل: فامّا الیتیم فلا تقهر. (افاضات ص: ۱۷)

(۳) هَوٰی: بمعنی عشق محبت خواہش از سمع اس کی جمع اَهْوَاء ہے، وفی التنزیل: وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى. فَاجْعَلْ اَفْئِدَةً مِّنَ النَّاسِ تَهْوِىْ اِلَيْهِمْ. امام راغبؒ فرماتے ہیں کہ ہوی کے معنی نفس کا خواہش کی طرف مائل ہونا۔

(۴) نَفْسٌ: (بسکون الفاء) بمعنی روح، خون، جسم وعظمت وارادہ۔ جب یہ روح کے معنی میں ہوگا تو مؤنث ہوگا اور جب جسم مراد ہوگا تو مذکر ہوگا۔اس کی جمع اَنْفُسٌ ونُفُوْسٌ آتی ہیں، کقوله تعالیٰ: يٰاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ارْجِعِىْ اِلٰى رَبِّكِ الخ. اور نَفَسٌ (بفتح الفاء) بمعنی سانس جمع اَنْفَاسٌ آتی ہے. نَفِسَ (س) نَفَسًا ونَفَاسِيَةً بالشَّیْءِ بمعنی بخل کرنا۔ نَفَسَ (ن) نَفْسًا بِنَفْسٍ (ای بِعَيْنٍ) نظر بدلگانا۔ نَفُسَ (ك) نَفَاسَةً ونَفَاسًا ونُفُوْسًا ونَفِيْسًا بمعنی نفیس ومرغوب ہونا. نَفَّسَ (تفعیل) تَنْفِيْسًا. عنه الكربة، غم دور کرنا۔ تَنَفَّسَ (تفعل) سانس لینا. نَافَسَ مُنَافَسَةً (مفاعلة) بمعنی باہم فخر کرنا۔

(۵) بصيرة: بصیرت فعل قلب ہے اور بصر فعل حاسہ ہے اس کی جمع بصائر ہے از کرم بَصَارَةً مصدر ہے۔ وفی التنزیل: اَدْعُوْا اِلَى اللهِ عَلٰى بَصِيْرَةٍ.

(۶) نُدْرِكُ: ازافعال مصدر اِدْرَاك ہے بمعنی پالینا. کقوله تعالیٰ: اینما تکونوا یدرککم الموت ولو کنتم فی بروج مشیدة. دَارَكَهُ مُدَارَكَةً ودِرَاكًا بمعنی لاحق ہونا۔ تَدَارَكَ الْقَوْمُ آخر کا اول سے ملنا. استدراك الشیء بالشیء کسی چیز سے کسی چیز کو حاصل کرلینا استدراك (استفعال) ادراک کرنا۔ تدارك (تفاعل) بمعنی باہم ملنا۔

(۷) عِرْفَانٌ: مصدر ہے از ضرب پہچاننا. کمافی الفرقان: فلماجاء هم ماعرفوا. علم اور معرفت میں فرق: ان دونوں کے درمیان مختلف وجوہ سے فرق بیان کیا جاتا ہے (ا) علم ادراك بالقلب کو کہتے ہیں اور معرفت ادراك بالحواس کو کہا جاتا ہے۔ (ب) علم کا استعمال کُلّیات میں ہوتا ہے اور معرفت کا استعمال جُزئیات میں ہوتا ہے۔ (ج) علم یہ جہل کی ضد ہے اور معرفت کی ضد انکار ہے۔ (د) معرفت مسبوق بالنسیان ہوتا ہے بخلاف علم کے وہ مسبوق بالنسیان نہیں ہوتا ہے۔

(۸) اَلْقَدْرُ: بمعنی مبلغ الشیء. طاقت، عزت، بزرگی، وقار اور کسی چیز کا دوسری چیز کے بغیر کمی زیادتی کے بالکل برابر ہونا. قدر يَقْدِرُ (ض، ن) قَدْرًا وقُدْرَةً مصدر بمعنی مرتبہ کو پہنچانا، قادر ہونا۔ کمافی الفرقان: قَدْ جَعَلَ اللهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا.

(۹) تُسْعِدُنَا: ازافعال مصدر اِسْعَادٌ ہے موافقت کرنا، مدد کرنا اور سعادت یہ شقاوت کی ضد ہے۔ وفی التنزیل: فَمِنْهُمْ شَقِیٌّ وَسَعِيْدٌ. فتح سے اس کے معنی بابرکت ہونے کے ہیں سَعَدَ (ف، س) يَسْعَدُ سَعْدًا وسُعُوْدًا۔

(۱۰) اَلْهِدَایَةُ: بمعنی ہدایت کرنا، کسی کو وہ چیز بتلا دینا جو مطلوب تک پہنچا دے، یہ ضلالت کی ضد ہے۔ ازضرب، کبھی متعدی بنفسہ ہوتا ہے جیسے: اھدنا الصراط المستقیم. کبھی لام کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے۔ جیسے: الحمدُ لِلّٰہِ الَّذِیْ ھَدَانَا لِھٰذَا. کبھی الیٰ کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے۔

(۱۱) اَلدِّرَایَةُ: مصدر بمعنی جاننا کمافی القران: وَمَا اَدْرَاکَ مَالَیْلَةُ الْقَدْرِ. دَرَی (ض) دَرْیًا و دِرَایَةً بمعنی جاننا۔ درایت اور فہم میں فرق: ان دونوں کے اندر کئی اعتبار سے فرق ہے (ا) درایت ملکۂ سمجھ کو کہتے ہیں اور فہم ایک بات کے سمجھنے کو کہتے ہیں (ب) درایت خاص ہے اور فہم عام ہے اور درایت کا اطلاق اللہ تعالیٰ کے علم پر جائز نہیں ہے۔

(۱۲) تَعْضُدَنَا: یہ عَضُدٌ سے مشتق ہے بمعنی بازو۔ عَضَدَ (ن) عَضْدًا بمعنی اعانت کرنا و مدد کرنا۔ کمافی التنزیل العزیز: وَمَا کُنْتُ مُتَّخِذَ الْمُضِلِّیْنَ عَضُدًا.

(۱۳) بِالْاِعَانَةِ: یہ مصدر ہے بمعنی مدد کرنا۔ ازنصر کقولہ تعالیٰ: وَتَعَاوَنُوْا عَلَی الْبِرِّ وَالتَّقْوٰی۔ اور کبھی استعانت کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ جیسے: وَاسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ.

(۱۴) اِبَانَةٌ: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی بیان کرنا، وضاحت کرنا۔ یقال ابان الشیء ای اوضحہ کقولہ تعالیٰ: اَمْ اَنَا خَیْرٌ مِنْ ھٰذَا الَّذِیْ ھُوَ مَھِیْنٌ وَلَا یَکَادُ یُبِیْنُ۔ (الزخرف) اَبَانَ الشَّیْءَ بمعنی ظاہر کرنا، واضح کرنا۔ بَانَ (ض) بَیْنًا و بُیُوْنًا و بَیْنُوْنَةً. عنہ بمعنی جدا ہونا. بَانَ (ض) بَیَانًا و تِبْیَانًا بمعنی ظاہر کرنا، واضح ہونا۔

☆......☆......☆

وَتَعْصِمَنَا مِنَ الْغَوَایَةِ فِی الرِّوَایَةِ وَتَصْرِفَنَا عَنِ السَّفَاھَةِ فِی الْفُکَاھَةِ حَتّٰی نَأْمَنَ حَصَائِدَ الْاَلْسِنَةِ وَنُکْفٰی غَوَائِلَ الزَّخْرَفَةِ فَلَا نَرِدَ مَوْرِدَ مَاْثَمَةٍ.

ترجمہ:۔ اور بچائیں ہم کو گمراہی سے روایت کرنے میں۔ اور باز رکھئے ہم کو جہالت و بیوقوفی سے خوش طبعی و مذاق کی باتوں میں پس نہ اتریں ہم کسی گناہ کی جگہ پر (اترانے سے بچا) یہاں تک کہ مامون ہو جائیں ہم زبانوں کی کٹی ہوئی کھیتیوں سے (بیہودہ گوئی سے) اور کفایت کئے (بچائے) جائیں ہم ملمع سازی کی آفتوں سے یا مزین کلام کی برائیوں سے۔

(۱) تَعْصِمَنَا: یہ عِصْمَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بچانا و محفوظ رکھنا، ازضرب کمافی التنزیل: سَاٰوِیْ اِلٰی جَبَلٍ یَّعْصِمُنِیْ مِنَ الْمَاءِ.

(۲) اَلْغَوَایَةُ: یہ مصدر بمعنی گمراہی و جہالت ازضرب و سمع کمافی التنزیل: وَعَصٰی اٰدَمُ رَبَّہٗ فَغَوٰی، ای جھل.

(۳) اَلرِّوَایَةُ: روایت کے معنی ہیں: نقل الکلام عن المروی عنہ الی الراوی. روی (ض) یروی روایة. مر تحقیقہ۔

(۴) تَصْرِفَنَا: صرفٌ مصدر ہے ازضرب بمعنی رد کرنا، ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پلٹنا۔ کمافی التنزیل: ثُمَّ انْصَرَفُوْا صَرَفَ اللّٰہُ قُلُوْبَھُمْ.

(۵) اَلسَّفَاھَةُ: بمعنی جہالت کے ساتھ بیوقوفی بھی ہو، ہلکاپن، جاہل ہونا، بداخلاقی و جہالت۔ سَفِہَ یَسْفَہُ (س) سَفَھًا بمعنی

جہالت کے ساتھ بیوقوفی کی۔ کمافی التنزیل: اِلَّامَنْ سَفِهَ نَفْسَهُ. اس کی جمع سُفَاءُ و سُفَهَاءُ۔اور نصر سے اس کے معنی ذلیل و حقیر کرنے کے آتے ہیں. وَلَاتُوتُوا السُّفَهَاءَ اَمْوَالَكُمْ۔(النساء)

(۶) اَلْفُكَاهَةُ: بمعنی مذاق، ہنسی، دل لگی، خوش طبعی۔فکهاء وفکاهة بمعنی مزے کی باتیں کرنا۔کمافی الفرقان: فَكِهِيْنَ بِمَا آتَاهُمْ. وَاِذَاانْقَلَبُوْا اِلٰى اَهْلِهِمْ انْقَلَبُوْافَكِهِيْنَ. فَكِهَ(س)فَكِهًا. خوش طبع ہونا۔ فَكَّهَ (تفعیل) سے ہے۔ظرافت اورفکاہت میں فرق: فکاہت کہتے ہیں مزے مزے کی باتیں کرنا خواہ اس سے نفع ہو یا نہ ہو، بخلاف ظرافت کے کہ اس سے نفع ہوتا ہےاور علم کی بات بھی ہوتی ہے۔

(۷) فَنَأْمَنَ: یہ اَمِنَ سے مأخوذ ہے بمعنی مطمئن و بے خوف ہونا. اَمِنَ(س) اَمْنًا و اَمَانًا و اَمَانَةً بمعنی بے خوف و مطمئن ہونا اور ایک امانت ہے جو خیانت کی ضد ہے وہ کرم سے آتا ہے اور ایک ایمان ہے جو کفر کی ضد ہے. كقوله تعالىٰ: اَنُؤْمِنُ كَمَاآمَنَ السُّفَهَاءُ.

(۸) حَصَائِدَ: یہ حَصِيْدَةٌ کی جمع ہے بمعنی وہ کھیتی جو کاٹی جائے۔ازضرب نصر كمافي التنزيل: وَآتُوْاحَقَّهُ يَوْمَ حَصَادِهِ.

(۹) الاَلْسِنَةُ: یہ لسان کی جمع ہے بمعنی زبان۔لَسِنَ(س،ن)لِسَانًا، فصیح اللسان ہونا۔قَالَ تَعَالىٰ: يَوْمَ تَشْهَدُعَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ۔(هود)

(۱۰) تَكْفِيْ: اس کا مصدر از ضرب کفایت بمعنی کافی ہونا، وفي التنزيل: وَكَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا. قد مر تحقيقه.

(۱۱) غَوَائِلَ: یہ غَائِلَةٌ کی جمع ہے بمعنی حادثہ اور ہلاک کرنے والی مصیبت غَالَهُ(ن)غَوْلًا. اى اهلكه من حيث لايدرى۔ اچانک غفلت سے کسی کو قتل کر دینا۔

(۱۲) الزَّخْرَفَةُ: بمعنی کلام کو جھوٹ سے مزین کرنا۔زَخْرَفَةٌ مصدر ہے بروزن فَعْلَلَةٌ، زخرف سے ماخوذ ہے بمعنی سونا۔چونکہ سونے میں زینت ہے اس لئے اب اس کے معنی کلام کو جھوٹ سے مزین کرنے کے ہو گئے، جمع زَخَارِفُ. غوائل الزخرف سے مراد جھوٹے کلام کی برائی۔وفي الفرقان: حَتّٰى اِذَااَخَذَتِ الْاَرْضُ زُخْرُفُهَا.

(۱۳) فَلَانَرِدُ: یہ وُرُوْدٌ سے مشتق ہے "ورود" کے معنی وارد ہونا، اترنا، پانی پینے کے لئے گھاٹ پر پہنچنا۔وَرَدَ(ض)يَرِدُوُرُوْدًا۔ پانی پر آنا۔كمافي الحديث: اِتَّقُوْا الْبَرَازَفِى الْمَوَارِدِاى الطَّرِيْقِ.

(۱۴) مَوْرِدٌ: بمعنی جائے ورود۔پانی کا گھاٹ۔اس کی جمع مَوَارِدُ. وفي التنزيل: فَلَمَّاوَرَدَمَاءَ مَدْيَنَ.

(۱۵) مَأْثِمَةٍ: بمعنی گناہ، وخطاء، اِثْمٌ، گناہ اس کی جمع آثَامٌ اور مَاثِم کی جمع مَآثِم ہے از سمع. قوله تعالىٰ: قُلْ فِيْهِمَااِثْمٌ كَبِيْرٌوَمَنَافِعُ لِلنَّاسِ۔(البقرہ) ۔اثم اور عِقاب میں فرق: واضح ہو کہ اِثم وہ بُرا کام جو انسان کرے اور عِقاب: وہ بُرا کام جو انسان کرے، اُس میں گناہ بھی ہو اور یہ گناہ اس سے قصداً ہو جاتا ہے اور کبھی سہواً۔

☆......☆......☆

وَلَانَقِفَ مَوْقِفَ مَنْدَمَةٍ وَلَانُرْهَقَ بِتَبِعَةٍ وَلَامَعْتَبَةٍ وَلَانُلْجَأَ اِلٰى مَعْذِرَةٍ عَنْ بَادِرَةٍ اَللّٰهُمَّ فَحَقِّقْ لَنَاهٰذِهِ

الْمُنْیَةُ وَانِلْنَا هٰذِهِ الْبُغْیَةَ.

ترجمہ:۔اور نہ کھڑے ہوں ہم کسی پشیمانی جگہ پر۔اور نہ تکلیف دئے جائیں ہم کسی برے انجام سے اور ناراضگی سے۔اور نہ مجبور کئے جائیں ہم اظہار معذرت کی طرف کلمہ بادرہ کی وجہ سے (بغیر سوچے سمجھے جلد بازی میں کی گئی بات کہ معذرت کرنا پڑے)۔اے اللہ پوری کر تو ہماری اس آرزو کو اور ہمارا یہ مطلوب عطاء کر۔

(۱)وَلَانَقِفُ: وُقُوْفٌ اس کا مصدر ہے بمعنی ٹھہرنا اور یہ جلوس کی ضد ہے از ضرب یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۲)اَلْمَوْقِفُ: بمعنی ٹھہرنے کی جگہ،از ضرب،وفی التنزیل:وقفوهم انهم مسئولون. مر تحقیقه.

(۳)مَنْدَمَةٌ: یہ نَدَامَةٌ سے ہے بمعنی پشیمان ہونا،افسوس کرنا،توبہ کرنا۔نَدِمَ(س)یَنْدَمُ نَدَمًا. نادم و شرمندہ ہونا۔وفی القراٰن: فَاصْبَحَ مِنَ النَّادِمِیْنَ.

(۴)وَلَانُرْهَقَ: اِرْهَاقٌ مصدر سے ہے بمعنی تکلیف مالایطاق کے ہیں،کسی کو ناقابل برداشت تکلیف دینا۔اور اس کے معنی بیوقوف ہونے۔برا فعل کرنے اور ظلم کرنے کے بھی آتے ہیں۔کمافی القراٰن:وَلَاتُرْهِقْنِیْ مِنْ اَمْرِیْ عُسْرًا. مجرد سمع سے بمعنی ظلم کرنا۔

(۵)بِتَبِعَةٍ: بمعنی برا انجام وَالْجمع تَبِعَاتٌ تِبَاعَاتٌ۔تَبِعَ(س)تَبَعًا و تَبَاعَةً و تَبَاعًا.تابع ہونا،پیچھے آنا،کمافی الفرقان:فَمَنْ تَبِعَ هُدَایَ۔اصل میں اس کے معنی پیچھے آنا،یعنی کام کے بعد جو نتیجہ ظاہر ہو لیکن زیادہ تر بد انجام میں مستعمل ہوتا ہے۔

(۶)مَعْتَبَةٌ: بمعنی غصہ و عتاب،سرزنش۔اس کی جمع مَعَاتِبُ،عَتَبَ(ن،ض)یَعْتِبُ عِتَابًا و عَتْبًا مَعْتَبَةً۔مصادر ہیں۔

(۷)وَلَانُلْجَاءَ: اس کا مصدر اِلْجَاءُ ہے بمعنی مجبور کرنا،مضطر کرنا۔از فتح و سمع بمعنی پناہ گزین ہونا۔ومنه مَلْجَاءٌ بمعنی پناہ کی جگہ۔ کقوله تعالیٰ:وَظَنُّوْا اَنْ لَامَلْجَاءَ مِنَ اللّٰهِ اِلَّااِلَیْهِ۔(التوبة)

(۸)مَعْذِرَةٍ: یہ عُذْرٌ سے مشتق ہے بمعنی عذر کرنا۔والجمع مَعَاذِیْر.وفی القراٰن:وَلَوْاَلْقٰی مَعَاذِیْرَهٗ۔عذر وہ ہے کہ انسان اپنے قصور کا اقرار کرے جس سے اس کی غلطی معاف ہو جائے۔

(۹)بَادِرَةٍ: کی جمع بَوَادِرَات آتی ہے۔بادرہ:تیزی،وہ کلام جو انسان سے شدت غضب میں ظاہر ہو،گناہ،لغزش،بادر کی جمع بَوَادِر ہے۔ بَدَرَیَبْدُرُ(ن)بُدُوْرًا بمعنی جلدی کرنا.وفی التنزیل: لَاتَأْکُلُوْهَااِسْرَافًاوَّبِدَارًا.ای مسارعة.بادرة۔

(۱۰)اَللّٰهُمَّ:قُلِ اللّٰهُمَّ مَالِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِی الْمُلْكَ مَنْ تَشَاءُ وَتَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَاءُ وَتُعِزُّمَنْ تَشَاءُ ۔یہ اصل میں ''یَااَللّٰهُ'' تھا عند البصریین۔اور ''یَااللّٰهُ اُمَّنَابِخَیْرٍ'' تھا،مر تحقیقہ۔

(۱۱)فَحَقِّقْ: فاء فصیحیہ ہے اور یہاں شرط محذوف ہے۔ای اللهم ان کان هٰذَاهُوَالْحَقُّ.فَحَقِّقْ. لازمی اور متعدی دونوں میں مستعمل ہے مجرد از نصر و ضرب۔

(۱۲)اَلْمُنْیَةُ:(بکسر المیم وضمها) بمعنی آرزو جمع مِنًی ومُنًی ہیں۔وَهِیَ مَایَتَمَنّٰی الرجل.مَنٰی(ض)مَنْیًا. مَنَا(ن)مَنْوًا بمعنی آزمانا،مبتلا کرنا۔کقوله تعالیٰ:وَلَا تَتَمَنَّوْامَافَضَّلَ اللّٰهُ بِهٖ بَعْضَکُمْ عَلٰی بَعْضٍ۔(النساء)مُنْیَةٌ آرزو جمع مُنًی و مَنِیَّةٌ. موت

فیصلہَ الٰہی جمع مَنَایَا۔ مِنیۃ اور اُمنیۃ میں فرق: منیۃ چھوٹی باتوں کی آرزو کو، اور اُمنیۃ، بری باتوں کی آرزو کو کہتے ہیں۔

(۱۳) اَنِلْنَا: اِنَالَۃٌ مصدر سے مشتق ہے نَالَ (ض، س) یَنَالُ نَیْلًا وَنَالًا. بمعنی دینا و پانا۔ کقولہ تعالٰی: لَنْ یَّنَالَ اللّٰہَ لُحُوْمُھَا وَلَادِمَاؤُھَا۔ (الحج) اِنَالَۃٌ متعدی بدو مفعول بھی ہوتا ہے اور بیک مفعول بھی ہوتا ہے بمعنی دینا۔

(۱۴) اَلْبُغْیَۃُ: بمعنی حاجت، مقصود، مطلوب، بَغٰی (ض) یَبْغِیْ بَغْیًا و بُغَایَۃً بمعنی طلب کرنا، اور بغاوت کے معنی میں مستعمل ہے کمافی الفرقان: یَبْغُوْنَ فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ.

☆......☆......☆

وَلَاتُضْحِنَا عَنْ ظِلِّکَ السَّابِغِ. وَلَاتَجْعَلْنَا مُضْغَۃً لِلْمَاضِغِ. فَقَدْمَدَدْنَا اِلَیْکَ یَدَ الْمَسْئَلَۃِ. وَبَخَعْنَا بِالْاِسْتِکَانَۃِ لَکَ وَالْمَسْکَنَۃِ وَاسْتَنْزَلْنَا کَرَمَکَ الْجَمَّ.

ترجمہ:۔ اور مت دور کر تو ہم کو اپنے کامل سایہ سے۔ اور مت بنا ہم کو گوشت کا ٹکڑا (یعنی باعث حسد) چبانے والوں کیلئے (حسد کرنے والے کیلئے) اس لئے کہ دراز کیا (بڑھایا) ہم نے آپ کی طرف سوال کا ہاتھ۔ اور اپنی عاجزی اور فقیری کا اقرار کرتے ہیں (تیرے لئے یعنی تیرے سامنے) اور آپ کے بے شمار نزول رحمت کے طلب گار ہیں۔

(۱) تُضْحِنَا: یہ اَضْحٰی یُضْحِیْ اِضْحَاءً سے، ضَحَا (ن) ضَحْوًا۔ جو ضَحٰی سے مشتق ہے بمعنی دھوپ میں جانا، زائل کرنا اور کبھی ظاہر ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے ضَحِیَ (س) ضَحْیًا بمعنی منکشف ہونا، ظاہر ہونا۔ وفی القراٰن: اِنَّکَ لَاتَظْمَأُفِیْھَاوَلَاتَضْحٰی. ومنہ الضحی. چاشت کا وقت۔

(۲) ظِلٌّ: سایہ اس کی جمع اَظْلَالٌ و ظِلَالٌ و ظُلُوْلٌ. کَمَاقَالَ تَعَالٰی: وَظِلَالُھُمْ بِالْغُدُوِّ وَالْآصَالِ۔ مجرد از سمع۔ ظل اور فیٔ میں فرق: بعض علماء کے نزدیک فیٔ اس سایہ کو کہتے ہیں، جو زوال کے بعد غروب سے قبل تک ہو اور ظل اس سایہ کو کہا جاتا ہے، جو زوال شمس سے پہلے پہلے ہو۔

(۳) اَلسَّابِغُ: بمعنی کامل، اس کی جمع سَوَابِغ ہے از نصر کمافی القراٰن: وَاَسْبَغَ عَلَیْہِ نِعَمَہٗ ظَاھِرَۃً وَّبَاطِنَۃً. مر تحقیقہ.

(۴) وَلَاتَجْعَلْنَا: جعل مصدر فتح سے بمعنی کام کرنا اور کبھی اعطی کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔ کمافی القراٰن: وَاجْعَلْ لِیْ لِسَانَ صِدْقٍ. اور کبھی پیدا کرنے کے معنی میں جیسے: الحمد للہ الذی جعل کل شیء ای خلق کل شیء. کبھی گمان و اعتماد کیلئے بھی آتا ہے، جیسے: وجعلوا الملائکۃ الذین ھم عباد الرحمن اناثا. ای ظنوا الملائکہ اناثا.

(۵) مُضْغَۃٌ: وہ لقمہ جو دانت سے چبایا جائے، یا گوشت کا ٹکڑا. کمافی الفرقان: فَخَلَقْنَا الْعَلَقَۃَ مُضْغَۃً. اس کی جمع مُضَغٌ از فتح و نصر بمعنی چبانا، یہاں مراد باعث حسد ہے۔

(۶) مَدَدْنَا: یہ اس کا مصدر مَدٌّ ہے مَدَّ (ن) یَمُدُّ مَدًّا مَدِیْدَۃً جب کہ وہ ہاتھ بڑھائے، مداللہ عمرہ اللہ اس کی عمر دراز کرے۔ مَدٌّ کا استعمال زیادہ تر مکروہ میں ہوتا ہے کقولہ تعالٰی: ویمدھم فی طغیانھم یعمھون اور امداد کا استعمال زیادہ تر اچھی چیزوں کیلئے ہوتا ہے۔

(۷) يَدٌ: قال ابو اسحاق: اَلْيَدُ من اطراف الاصابع الى الكف ۔اس کی جمع اَيْدِیْ ہے اور جمع الجمع اَيَادِیْ ہے اور عربی يَدٌ مؤنث مستعمل ہے۔

(۸) اَلْمَسْئَلَةُ: یہ سُوَالٌ سے مشتق ہے. يُقَالُ: سَأَلَ (ف) يَسْأَلُ سُؤَالًا و مَسْئَلَةً. اس کی جمع مسائل ہے، جس کے معنی سوال کرنا و مانگنا اور یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور دو مفعولوں کی طرف بھی متعدی ہوتا ہے کماقَالَ تَعَالٰى: سَلْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ.

(۹) بَخَعْنَا: (بتقديم الباء) بمعنی ذلیل ہونا۔ بَخَعَ (ف) يَبْخَعُ بَخعًا. اور جب سمع سے آئے گا تو اسکے معنی عاجزی سے اقرار کرنے کے ہوتے ہیں۔ وَفِيْ الْقُرْاٰنِ: فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلَى آثَارِهِمْ ۔اور یہاں پر اقرار کے معنی میں ہے۔

(۱۰) اَلْإِسْتِكَانَةُ: بمعنی عاجزی اور ذلت کے ہیں اس کی اصل "کون" ہے یعنی كَانَ (ن) يَكُوْنُ كونا. اِسْتِكَانٌ استفعال کے وزن پر۔ وفی التنزيل: فَمَاضَعفوا وَمَا اسْتَكَانُوْا. اور بعضوں نے کہا کہ یہ "كَيْنٌ" سے مشتق ہے بمعنی شرمگاہ عورت کے۔ یعنی حقارت میں، بعض نے کہا سُكُوْنٌ سے ماخوذ ہے، افتعال سے بھی استعمال ہے۔

(۱۱) اَلْمَسْكَنَةُ: بمعنی فقر و ذلت وضعف و بیچارگی۔ سَكَنَ (ن، ك) يَسْكُنُ سَكْنًا و سُكُوْنَةً. وفی التنزيل: ضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ.

(۱۲) اِسْتَنْزَلْنَا: یہ اِسْتِنْزَالٌ مصدر سے بمعنی اوپر سے نیچے آنا، "س ت" طلب کیلئے ہے، بمعنی نزول کا طلب کرنا، مجرد نزل از ضرب سے ہے بمعنی اترنا۔ کماقَالَ تَعَالٰى: اِنَّا اَنْزَلْنَاهُ فِيْ لَيْلَةِ الْقَدْرِ ۔(القدر)

(۱۳) الجَمّ: جَمٌّ بمعنی كَثِيْرٌ یہ صفت کا صیغہ ہوسکتا ہے اور مصدر بھی، جمع اس کی جِمَامٌ، جُمُوْمٌ ۔ وفی التنزيل: وَتُحِبُّوْنَ الْمَالَ حُبًّا جَمًّا. ای كثيرا، ازضرب، نصر.

☆......☆......☆

وَفَضْلَكَ الَّذِيْ عَمَّ بِضَرَاعَةِ الطَّلَبِ وَبِضَاعَةِ الْاَمَلِ ثُمَّ بِالتَّوَسُّلِ بِمُحَمَّدٍ سَيِّدِ الْبَشَرِ وَالشَّفِيْعِ الْمُشَفَّعِ فِي الْمَحْشَرِ الَّذِيْ خَتَمْتَ بِهِ النَّبِيِّيْنَ.

ترجمہ:۔ اور آپ کے اس فضل کا جو عام ہے، اپنی عاجزانہ طلب کے ساتھ، اور سرمایہ یا امید کی پونجی کے ساتھ (طلبگار ہیں) پھر ہم حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے وسیلہ سے (جو مخلوق کے سردار ہیں) آپ کے انعامات کے طلبگار ہیں۔ اور ایسی شفاعت کرنے والے ہیں حشر میں جن کی شفاعت مقبول ہوچکی ہے، اور ختم کردیا ہے آپ نے ان کی ذات پر نبیوں کا سلسلہ۔

(۱) فَضْلٌ: مصدر ہے از نصر و سمع بمعنی بزرگی، احسان، بڑائی جمع اَفْضَالٌ ہے، کقوله تعالى: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ.

(۲) عَمَّ: از نصر یہ خصوص کی ضد ہے اس کا مصدر عموم ہے بمعنی عام ہونا. يُقَالُ: عَمَّ الْمَطَرُ بارش عام ہوگئی. عَمَّمَ بمعنی عام کرنا تفعیل سے، تَعَمَّمَ تفعل سے، پگڑی باندھنا۔

(۳) بِضَرَاعَةِ: ضَرَاعَةٌ. مصدر ہے بمعنی عاجزی کرنا، گڑگڑانا، از فتح کمافی القراٰن: وَاذْكُرْ رَبَّكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً.

(۴) اَلطَّلَبُ: مصدر از نصر بمعنی کسی چیز کو تلاش کرنا۔ کَمَا قَالَ تَعَالیٰ: فَلَنْ تَسْتَطِیْعَ لَہٗ طَلَبًا. ومنه طَالِب والجمع طَالِبُوْنَ وطَلَبَۃ وطُلَّابٌ.

(۵) بِضَاعَةٌ: مال کا وہ حصہ جو تجارت کیلئے ہو، سرمایہ، پونجی از فتح اُس کی جمع بَضَائِعُ. کمافی القرآن: وَجِئْنَا بِبِضَاعَةٍ مُزْجَاةٍ.

(۶) اَلْاَمَلِ: امید جمع آمَال یہ مصدر، از نصر کقوله تعالیٰ: وَخَيْرٌ اَمَلًا. (الکہف) امل، رجاء اور طمع میں فرق: واضح ہو کہ ان الفاظ کے درمیان فرق یوں بیان کیا جاتا ہے کہ قریب الحصول شیٔ کی امید کرنے کو طمع کہتے ہیں اور بعید الحصول شیٔ کی امید کرنے کو امل کہا جاتا ہے اور متردد الحصول شیٔ کی امید کو رجاء کہتے ہیں۔

(۷) اَلتَّوَسُّلُ: یہ مصدر ہے از تفعل بمعنی وسیلہ پکڑنا۔ الوسیلة. مایتقرب به الی الخیر. کَمَافِی الْفُرْقَانِ: وَابْتَغُوْا اِلَیْهِ الْوَسِیْلَةَ. مجرد از ضرب وَسَلَ یَسِلُ (ض) وَسِیْلَةً بمعنی تقرب حاصل کرنا۔

(۸) مُحَمَّدٌ: ''صلی اللہ علیہ وسلم'' یہ حمد سے ہے اسم مفعول کا صیغہ ہے از تفعیل مصدر تَحْمِیْدٌ ہے بمعنی بار بار تعریف کرنا۔ قوله تعالیٰ: مَا کَانَ مُحَمَّدٌ اَبَا اَحَدٍ.

(۹) سَیِّدٌ: بمعنی سردار جمع سَادَةٌ از نصر. وفی التنزیل: وَاَلْفَیَا سَیِّدَهَا لَدَی الْبَابِ.

(۱۰) اَلْبَشَر: بمعنی مخلوق اس کا اطلاق مذکر و مؤنث واحد جمع سب پر ہوتا ہے یہ بَشَرَةٌ سے مشتق ہے از نصر جمع اَبْشَارٌ. فی التنزیل: اَنُؤْمِنُ لِبَشَرَیْنِ مِثْلِنَا. بَشَرَةٌ کے معنی ظاہری جلد کے ہیں۔

(۱۱) اَلشَّفِیْع: بمعنی شفاعت کرنے والا وسفارش کرنے والا۔ شَفَعَ (ف) شَفَاعَةً۔ سفارش کرنا۔ شَفِیْع کی جمع شُفَعَاءُ، فی التنزیل: وَمَنْ یَشْفَعْ شَفَاعَةً حَسَنَةً.

(۱۲) اَلْمَحْشَر: (بفتح الشین و کسر الشین) اکٹھا ہونے کی جگہ، میدان قیامت۔ از ضرب ونصر کقوله تعالیٰ: وَحُشِرَ لِسُلَیْمَانَ جُنُوْدُهٗ۔ (النمل)

(۱۳) خَتَمْتَ: یہ خَتم مصدر سے ہے از ضرب بمعنی آخر کو پہنچا دینا، مہر لگانا۔ کمافی القرآن: خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ. (البقرہ)

(۱۴) اَلنَّبِیِّیْنَ: یہ جمع نبی کی بمعنی خبر دینے والا اور الہام الٰہی کے ذریعہ پوشیدہ اور آئندہ امور کی خبر دینے والا۔ بعض کہتے ہیں کہ یہ مہموز ہے نَبَاءَ سے ماخوذ ہے بمعنی خبر اور ہمزہ کو حذف کر دیا گیا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ یہ ناقص واوی ہے اور یہ نَبْوَةٌ یا نَبَاوَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بلندی، ارتفع نبی کی جمع انبیاء ونبیین ہیں۔ کقوله تعالیٰ: وَلٰکِنْ رَسُوْلَ اللّٰهِ وَخَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ.

☆......☆......☆

وَاَعْلَیْتَ دَرَجَتَهٗ فِیْ عِلِّیِّیْنَ وَوَصَفْتَهٗ فِیْ کِتَابِكَ الْمُبِیْنِ فَقُلْتَ وَاَنْتَ اَصْدَقُ الْقَائِلِیْنَ وَمَا اَرْسَلْنَاكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ.

ترجمہ:۔ اور بلند کیا ہے آپ نے ان کا درجہ اعلیٰ علیین میں۔ اور جنکی تعریف کی ہے آپ نے اپنی کتاب مبین میں۔ جن کے بارے

میں آپ نے فرمایا۔اس حال میں آپ سب سے زیادہ سچ کہنے والے ہے(کہ اے محمد ﷺ)اورنہیں بھیجا ہم نے آپ کومگر سارے جہان کے لئے رحمت بنا کر۔(یا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کوتمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا گیا ہے)

(۱)اَعْـلَیْتَ: اس کا مصدر اِعلَاءٌ ہے بمعنی بلند کرنا یہ افعال سے ہے، مجرد عَلَا(ن) یَعْـلُـوْ عُلُوًّا۔ بلند ہونا اور اسفل کی ضد ہے اور سمع سے عَلِی یَعْلَی عَلَاءً ہے۔وفی التنزیل:اِنَّ فِرْعَوْنَ عَلَا فِی الْاَرْضِ.

(۲)دَرَجَةٌ: بمعنی مرتبہ،اس کی جمع درجات۔اور دَرَجَةٌ کے معنی سیڑھی وطبقہ کے بھی آتے ہیں۔یقال دَرِجَ(س)یَدْرَجُ دَرَجًا بمعنی بلند مرتبہ ہوا،ترقی کی۔دَرَجَ(ن،ض)دَرْجًا،دُرُوْجًا۔ وہ درجوں پر چڑھا۔وفی القرآن:وَلِلرِّجَالِ عَلَیْهِنَّ دَرْجَةٌ. (البقرہ)

(۳)عِلِّیِّیْـنَ: یہ جنت میں ایک اونچے مقام کا نام ہے۔جیسے دوزخ میں سجین ہے یاعِلِّیِّیْن سے مراد وہ دفتر جہاں نیکوں کے اعمال لکھے جاتے ہیں۔یہ عِلِّیَةٌ کی جمع ہے۔کقوله تعالیٰ: کَلَّااِنَّ کِتَابَ الْاَبْرَارِلَفِیْ عِلِّیِّیْنَ. (المطففین)

(۴)وَصَفْتَهٗ: وصف مصدر سے ہے۔وَصَفَ(ض)یَصِفُ وَصْفًا بمعنی صفت بیان کرنا،مزین کرنا۔کمافی القرآن: سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِعَمَّایَصِفُوْنَ. صفت اور وصف میں فرق: صفت اور وصف میں بالذات کوئی فرق نہیں البتہ اعتباری فرق ہے وہ یہ ہے کہ وصف کہا جاتا ہے واصف کے اعتبار سے یعنی بیان کرنے والا کے اعتبار سے اور صفت کہتے ہیں موصوف کے اعتبار سے اور صفت اصل میں وصف ہی تھا بقاعدۂ عِدَةٌ واو کو حذف کر دیا اور اس کے آخیر میں تاء لاحق کر دیا گیا اور اس کو تائے مصدری بھی کہا جاتا ہے۔

(۵)کِتَابٌ: یہ فعال کے وزن پر ہے،فعال اکثر مفعول کے معنی میں آتا ہے۔تو کتاب بمعنی مکتوب ہے والجمعُ کُتُب. ازنصر لکھنا۔ کمافی القرآن: کُتِبَ عَلَیْکُمُ الصِّیَامُ. ذَالِكَ الْکِتَابُ لَارَیْبَ فِیْهِ. (البقرہ)

(۶)اَلْـمُبِیْنُ: اس کا مصدر اِبَـانَةٌ ہے بمعنی بیان کرنا وظاہر کرنا۔یہ باب ضرب افعال واستفعال وتفعیل سے بھی لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔کقوله تعالیٰ:وَکُلُّ شَیْءٍ اَحْصَیْنَاهُ فِیْ اِمَامٍ مُّبِیْنٍ ۔(یٰس)

(۷)فَـقُلْتَ: مصدر قول ہے بمعنی کہنا.قَـالَ(ن،ض) یَـقُـوْلُ قَـوْلًاقِیْلًامَقَالَةً ومَقَالًا .قَالَ کبھی اعتقاد کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے۔جیسے:قَـالُوْااناللهای اعتقدوا. اور افتراء کے معنی میں بھی جیسے:ویـقـولـون علی الله الکذب. ای یفترون.قیلولة مصدر،ازضرب بمعنی دوپہر کوسونا۔

(۸)اَصْدَقُ: اسم تفضیل صدق سے ضـدالکذب ہے بابہ نصر صدیق صفت کا صیغہ ہے صدیق مبالغہ جـمـع اَصْـدِقَاءُ.کمافی القرآن:وَمَنْ اَصْدَقُ مِنَ اللهِ قِیْلًا.

(۹)اَلْقَائِلِیْنَ: قول سے ہے بمعنی کہنے والا ازنصر.قوله تعَالیٰ:وَالْقَائِلِیْنَ لِاخْوَانِهِمْ هَلُمَّ اِلَیْنَا ۔(الاحزاب)

(۱۰)اَرْسَلْنَا: یہ ارسال مصدر سے ہے بمعنی بھیجنا اور چھوڑنا جیسے وَاَرْسَلَ بِهٖ۔قَالَ تعالیٰ:وَمَااَرْسَلْنَاكَ اِلَّارَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ. رَسِلَ(س)رَسَلًاوَرَسَالَةً.الشَّعْرُ. بالوں کالمبا یا لٹکا ہوا ہوجانا۔تفعیل سے رَسَّلَ فی القرآن،خوش آواز سے پڑھنا۔ترسل باب تفعل سے نرمی کرنا،یارسول ہونے کا دعویٰ کرنا۔

(۱۱) رَحْمَةٌ: اس کے معنی رقتِ قلب اور احسان ومغفرت کے معنی میں بھی آتے ہیں از سمع. قوله تعالیٰ: وَجَعَلَ بَيْنَكُمْ مُوَدَّةً وَّرَحْمَةً

(۱۲) اَلْعَالَمِيْنَ: یہ جمع ہے عالم کی و العَالَم (بفتح اللام) بمعنی اَلْخَلْقُ كُلُّهُ، عالم کی جمع عَوَالِمُ عَالِمُوْنَ. اور عَلَالِم بھی آتی ہے اور بعض عَالَمْ کے معنی انس، جان لیتے ہیں۔ جیسے: لِيَكُوْنَ لِلْعَالَمِيْنَ نَذِيْرًا.

☆......☆......☆

اَللّٰهُمَّ فَصَلِّ عَلَيْهِ وَعَلٰى اٰلِهِ الْهَادِيْنَ وَاَصْحَابِهِ الَّذِيْنَ شَادُوا الدِّيْنَ وَجَعَلْنَا لِهَدْيِهِ وَهَدْيِهِمْ مُتَّبِعِيْنَ وَانْفَعْنَا بِمَحَبَّتِهِ وَمَحَبَّتِهِمْ اَجْمَعِيْنَ.

ترجمہ:۔اے اللہ! رحمت نازل فرما کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کی اولاد پر جو رہنمائی کرنے والی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ان ساتھیوں پر جنہوں نے دین اسلام کو مضبوط کیا، اور بنادے ہم کو اتباع کرنے والا ان کی سیرت حسنہ کا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے آل واصحاب کے طریقے کا اور نفع پہنچا ہم کو آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے تمام آل واصحاب کی محبت سے۔

(۱) اَللّٰهُمَّ: امام فراء کے نزدیک ''اَللّٰهُمَّ'' کے معنی ''يَا اَللّٰهُ اُمَّ بِخَيْرٍ'' کے ہیں امام خلیل وسیبویہ ودیگر علماء کے ہاں اَللّٰهُمَّ بمعنی یا اللہ ہے۔ کماجاء فی القراٰن: اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا اَنْزِلْ عَلَيْنَا مَائِدَةً مِّنَ السَّمَاءِ.

(۲) فَصَلِّ: یہ تَصْلِيَةٌ مصدر سے ہے یہ ماخوذ ہے صَلَاءٌ سے، جس کے معنی سرین کے ہیں، چونکہ صلوٰۃ میں تحریک سرین ہوتی ہے۔ بعض اس کو صَلَاءٌ (بِالْمَدِّ) سے ماخوذ مانتے ہیں جس کے معنی گرم پتھر کے ہیں، بعض اس کو صلوٰۃ سے ماخوذ مانتے ہیں جس کے معنی دعا بالخیر وتسبیح کے ہیں۔ وفی القراٰن: اُولٰئِكَ عَلَيْهِمْ صَلَوَاتٌ مِّنْ رَّبِّهِمْ وَرَحْمَةٌ.

(۳) اٰلِهِ: اس کے استعمال ولفظ میں اختلاف ہے بعض کہتے ہیں کہ آل واہل ایک لفظ ہے بعض کہتے ہیں کہ یہ اصل میں ''اول'' تھا اس میں خلاف قیاس ہمزہ کو واؤ سے بدل لیا گیا، بعض آل کی اصل ''اہل'' بدلیل ''اُهَيْلٌ'' کہتے ہیں۔ پھر آل کا استعمال اشراف میں ہوتا ہے اور اہل عام ہے۔ باب نصر وضرب سے مستعمل ہے۔ کقوله تعالیٰ: وَاَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ۔ (البقرہ)

(۴) اَلْهَادِيْنَ: یہ جمع ہے هَادِیْ کی، جیسا کہ قاضی کی جمع قضاۃ ہے هدیٰ از ضرب اس کے معنی ہدایت کرنا یا ہدایت پانا۔ یہاں یہی مراد ہے یعنی ہدایت یافتہ۔ کماجاء فی القراٰن: وَهَدَيْنَاهُ النَّجْدَيْنِ.

(۵) اَصْحَاب: یہ صحب کی جمع ہے صحب یہ صاحب کی جمع ہے اور صاحب کی جمع صُحْبَانٌ وصِحَابٌ ہیں اور اصحاب کی جمع اَصَاحِيْب آتی ہے۔ کمافی القراٰن: وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ. مؤنث صَاحِبَةٌ جمع صَاحِبَاتٌ ہے از سمع مصادر صُحْبَةٌ وصَحَابَةٌ بمعنی ساتھ ہونا ملازم ہونا اور فتح سے مصدر صَحْبًا ہے بمعنی کھال کھینچ لینا۔

(۶) شَادُوْا: یہ اجوف یائی ہے از ضرب یہ شِيْدٌ سے مشتق ہے بمعنی گچ وچونا سے عمارت کو مضبوط کرنا. کمافی القراٰن: وَقَصْرٍ مَّشِيْدٍ.

(۷) اَلدِّيْن: بمعنی شریعت وبدلہ، جزا اس کی جمع ادیان آتی ہے۔ کمافی القراٰن: مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ. یہاں دین سے مراد

شریعت اور مذہب دین اسلام ہے دَانَ (ض) یَدِیْنُ دَیْنًا بمعنی قرض دینا، بدلہ دینا، مدت معلوم کیلئے مال دینا۔ کقولہ تعالیٰ: اِذَاتَدَایَنْتُمْ بَدَیْنٍ الآیۃ ومنہ کَمَاتَدِیْنُ تُدَانُ.

(۸) وَجَعَلْنَا: جعل مصدر سے بمعنی کام کرنا از فتح اور کبھی اعطیٰ کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے. وفی القرآن: وَاجْعَلْ لِّیْ لِسَانَ صِدْقٍ. اور کبھی پیدا کرنے کے معنی میں، اور کبھی گمان واعتاد کے لئے بھی آتا ہے جیسے وَجَعَلُوْاالْمَلَائِکَۃَ الَّذِیْنَ هُمْ عِبَادُ الرَّحْمٰنِ اِنَاثًا. ای ظنوا الملائکہ اناثا.

(۹) لِهِدٰیۃٖ: یہ مصدر ہے بمعنی ہدایت، اس کی جمع اَهْدِیَۃٌ ہے از ضرب ہدایت کرنا کسی کو وہ چیز بتلا دینا جو مطلوب تک پہنچا دے۔ یہ ضلالت کی ضد ہے۔ یہ متعدی بدو مفعول بھی ہوتا ہے اور کبھی متعدی بنفسہ ہوتا ہے، جیسے: اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کبھی لام کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے، جیسے: اَلْحَمْدُلِلّٰهِ الَّذِیْ هَدَانَالِهٰذَا. کبھی الیٰ کے ذریعہ متعدی ہوتا ہے، جیسے: اِهْدِنَااِلیٰ سَوَاءِ الصِّرَاطِ.

(۱۰) مُتَّبِعِیْنَ: یہ اتباع مصدر سے ہے از افتعال بمعنی پیروی کرنا. کما جاء فی الحدیث: اُمِرْنَااِتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ ۔مجرد از سمع ۔ومنہ قولہ تعالیٰ: لَئِنِ اتَّبَعْتَ اَهْوَاءَ هُمْ مِنْ بَعْدِمَاجَاءَ كَ مِنَ الْعِلْمِ.

(۱۱) وَانْفَعْنَا: یہ نفع مصدر سے ہے اور نفع ضرر کی ضد ہے نَفَعَ (ف) یَنْفَعُ نَفْعًا بمعنی فائدہ ونفع ۔ومنہ الانتفاع بمعنی نفع حاصل کرنا از افتعال کقولہ تعالیٰ: یَوْمَ یَنْفَعُ الصَّادِقِیْنَ صِدْقُهُمْ.

(۱۲) بِمُحَبَّتِہٖ: یہ محبت ضد ہے بغض کی۔ حَبَّہٗ (ض) حُبًّا وحِبًّا یعنی اس نے محبت کی۔ اور خلاف قیاس ہے کیونکہ قاعدہ ہے کہ جو لفظ مجرد مضاعف ہو اور ضرب سے آئے، تو اس کیلئے لازم ہے کہ نصر سے بھی آئے، لیکن یہ نصر سے نہیں آتا. کمافی قَوْلِہٖ تعالیٰ: وَاَلْقَیْتُ عَلَیْكَ مَحَبَّۃً مِّنِّیْ ۔(تفہیمات، بتغیر ص: ۵۷)

(۱۳) اَجْمَعِیْنَ: یہ جمع ہے اَجْمَعُ کی از فتح جَمَعَ (ف) جَمْعًا بمعنی اکٹھا کرنا، ملانا، ایک کرنا، عام کرنا۔ جامع بمعنی جمع کرنے والا والجمع جَوَامِعُ. کقولہ تعالیٰ: اُوْلٰئِكَ عَلَیْهِمْ لَعْنَۃُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِکَۃِ وَالنَّاسِ اَجْمَعِیْنَ.

☆......☆......☆

اِنَّكَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ وَبِالْاِجَابَۃِ جَدِیْرٌ.

وَبَعْدُ فَاِنَّہٗ قَدْجَرٰی بِبَعْضِ اَنْدِیَۃِ الْاَدَبِ الَّذِیْ رَكَدَتْ فِیْ هٰذَاالْعَصْرِ رِیْحُہٗ.

ترجمہ:۔ بیشک کہ آپ ہر چیز پر قادر ہیں اور دعا قبول کرنے کے لائق ہیں۔ (دعاؤں کو قبول کرنا آپ ہی کے شایان شان ہے)۔ اور (حمد وصلوٰۃ) کے بعد پس تحقیق شان یہ ہے (گذارش یہ ہے) کہ جاری ہوا (تذکرہ ہوا) بعض ادبی مجلسوں میں کہ وہ علم ادب کہ ٹھہر گئی ہے اس زمانہ میں (آج کل) جس کی ہوا۔

(۱) شَیْءٌ: بمعنی وہ چیز جو جانی جاسکے، خبر دی جاسکے۔ والجمع اَشْیَاء، اَشْیَاءَ ات، اَشَاءِ یٌ، آشایا. از فتح وسمع کمافی التنزیل: لَاتَسْئَلُوْاعَنْ اَشْیَاءَ، وفی الحدیث: مَاشَاءَ اللّٰهُ كَانَ مَالَمْ یَشَاء لَمْ یَكُنْ.

(۲)قَدِیْرٌ: قَدَرَ (ض ،س) یَقْدِرُ قَدْرًا، قُدْرَۃً، مُقْدَرَۃً بمعنیٰ قادر ہونا۔ کقولہ تعالیٰ: وَمَاقَدَرُوْااللّٰہَ حَقَّ قَدْرِہٖ۔(الزمر)

(۳)الاِجَابَۃُ: یہ مصدر ہے بمعنی قبول کرنا ازنصر اس کا مصدر اِیْجَابًاو اِجَابَۃً بھی آتے ہیں اس سے مراد جواب دینا ہے۔وفی القراٰن: اُجِیْبُ دَعْوَۃَالدَّاعِ اِذَادَعَانِ. اور یہ جوب سے ماخوذ ہے بمعنی قطع کرنا اور جواب اس لئے کہ سوال کوختم وقطع کرتا ہے۔

(۴)جَدِیْرٌ: بمعنی لائق۔اس کی جمع جَدِیْرُوْنَ، وجُدَرَاءُ مثل فقہاء۔یقال جَدُرَ(ک)جَدَارَۃً بمعنی لائق ہوا۔وازنصر جَدْرًا بمعنی پھل نکلنا. یُقَالُ جَدَرَالشَّجَرُای خَرَجَ ثَمَرُہٗ. کقولہ تعالیٰ: وَاَمَّاالْجِدَارُفَکَانَ لِغُلٰمَیْنِ ۔(الکھف)

(۵)وَبَعْدُفَاِنَّہٗ۔یعنی بعدفاء ہے یاتوھم اَمَّا کیلئے فاء کائے ہیں یعنی ایسی جگہ اکثر اَمَّا لکھا جاتا ہے گویا یہاں بھی "توھما"مکتوب ہے امامقدر ہے اس کی کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی ، کیونکہ اماوہاں مقدر ہوتا ہے۔جہاں فاء کا مابعدامر ہو یا نہی یا استفہام ہو، جیسے: شارح رضی نے کہا ہے۔ بلکہ صحیح یہ ہے کہ ظرف کوشرط کے قائم مقام بنا کر فاء کا استعمال ہوا ہے۔اور یہاں یہ دونوں مفقود ہیں۔اور یہ "بعد" قبل کی ضد ہے۔ وفی التنزیل: لِلّٰہِ الْاَمْرُمِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ. (تفھیمات،بتغیر،ص:۵۷)

(۶)جَرٰی: فعل ماضی ازضرب ای جَرٰی(ض)جَرْیًاو جَرْیَانًا،جِرْیَانَۃً بمعنی جاری ہوناو فی التنزیل:ھٰذِہِ الْاَنْھَارُتَجْرِیْ مِنْ تَحْتِیْ(زخرف) اور باب افعال سے متعدی ہوتا ہے۔

(۷)بِبَعْضِ: بعض بمعنی شئے کا جزء،اس کی جمع اَبْعَاض. وفی القراٰن:وَاِنْ یَّکُ صَادِقًایُّصِبْکُمْ بَعْضُ الَّذِیْ یَعِدُکُمْ. (المؤمن)اور بعض مصدر ہے اصل میں بمعنی قطع کرنااوراس سے بَعُوْضٌ ہے(مچھر) کیونکہ وہ بھی کاٹتا ہے، بروزن فعول ہے۔

(۸)اَنْدِیَۃ: یہ ندی یانادی کی جمع ہے بمعنی مجلس جماعت. ومنہ النَّادِیْ وَالنَّدْوَۃُ. وفی القراٰن: وَتَاْتُوْنَ فِیْ نَادِیْکُمُ الْمُنْکَرَ (العنکبوت) یہ لازم ومتعدی دونوں میں استعمال ہوتا ہے والجمع نَوَادٍوجمع الجمع اَنْدِیَات. نَدَا(ن) یَنْدُوْنَدْوًا بمعنی مجلس میں حاضر ہونا۔

(۹)الْاَدَبِ:ھوعلم یحترزبہ من الخلل فی کلام العرب لفظاو کتابۃ ۔ادب کے اصلی معنی دعا(پکارنے)کے ہیں ادب کواس لئے ادب کہتے ہیں کہ اچھی چیز کی طرف بلایا جاتا ہے اوراس سے بری باتوں سے روکا جاتا ہے ازضرب اور یہ کرم سے بھی آتا ہے تواس کے معنی ادیب عالم ہونے کے آتے ہیں. یقال اَدُبَ اَدَبًااَیْ صَارَاَدِیْبًاعَالِمًا. کمافی الحدیث:اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَاْدِیْبِیْ.

(۱۰)رَکَدَتْ: اس کا مصدرازنصر رُکُوْدًا بمعنی ٹھہرنا، ساکن ہونا۔یقال رکدت ای سکنت. وفی التنزیل:فَیَظْلَلْنَ رَوَاکِدَعَلٰی ظَھْرِہٖ۔(الشوریٰ)

(۱۱)الْعَصْرِ: یہ مصدر ہے ازضرب نچوڑنا کیونکہ زمانہ بھی انسان کونچوڑلیتا ہے لہذااس کوعصر کہا جاتا ہے بمعنی دن رات۔دن کے آخری حصہ کوبھی کہتے ہیں عصر کی جمع عُصُوْرٌ، اَعْصُرٌجمعُ الجمع اَعَاصِرُ۔عصر کے معنی صبح وشام اوردن رات کے بھی ہیں. کمافی القراٰن: وَالْعَصْرِاِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ۔(العصر) دہر،عصراورقرن میں فرق: عصر کے معنی صبح وشام یادن ورات کے آتے ہیں،اوردہر، زمانہ درازیاہزارسال کو کہتے ہیں یاعصر مثل دہر ہے۔اورقرن، سوسال کاوقفہ کو کہا جاتا ہے۔(مسودۂ مقامات،ص:۱۳)

(۱۲) رِیْحَۃٌ: بمعنی ہوا، اور خوشگوار ہوا۔ والجمع رِیَاحٌ وَاَرْوَاحٌ بعض کہتے ہیں چلنے والی ہوا۔ کمافی القران: وَاَرْسَلْنَاعَلَیْھِمْ رِیْحًاصَرْصَرًا.

☆......☆......☆

وَخَبَتْ مَصَابِیْحُہٗ ذِکْرُ الْمَقَامَاتِ الَّتِیْ اِبْتَدَعَھَا بَدِیْعُ الزَّمَانِ وَعَلَّامَۃُ ھَمَدَانَ رَحِمَہُ اللّٰہُ تَعَالٰی.
وَعَزٰی اِلٰی اَبِی الْفَتْحِ الْاِسْکَنْدَرِیِّ نَشَاءَ تَھَا وَاِلٰی عِیْسٰی بْنِ ھِشَامٍ رِوَایَتَھَا.

ترجمہ:۔اور گل ہو چکی ہیں جس کی شمعیں (یا جس کا چراغ بجھ گیا) اس مقامات کا ذکر چھیڑا جن کا موجد علامہ بدیع الزمان ہمدانی ہیں (یا زمانے کے بدیع ہمدان کے علامہ)۔ (خدا ان پر رحمت نازل فرمائے) اور منسوب کیا ہے اس نے ابوالفتح اسکندری کی طرف اس کی تصنیف کو اور عیسیٰ بن ہمام کی طرف اس کی روایت کو۔

(۱) خَبَتْ: ای طَفَتْ وسَکَنَتْ. خبا (ن) یَخْبُو خَبْوًا و خُبْوَۃً بمعنی آگ کا بجھنا۔ وفی التنزیل: کُلَّمَاخَبَتْ زِدْنَاھُمْ سَعِیْرًا.
اور خَابَ (ض) یَخِیْبُ بمعنی محروم ہونا۔

(۲) مَصَابِیْحُہٗ: یہ مصباح کی جمع ہے بمعنی چراغ۔ صَبِحَ (س) صَبَحًا و صُبْحَۃً بمعنی چمکدار اور روشن ہونا صَبُحَ (ك) صَبَاحَۃً بمعنی چمکدار وصاحب جمال ہونا۔ صَبَحَ (ف) یَصْبَحُ صَبْحًا بمعنی صبح کو آنا۔ وفی القران: وَالصُّبْحِ اِذَااَسْفَرَ. (المدثر)
<u>سراج اور مصباح میں فرق:</u> ان دونوں میں کئی اعتبار سے فرق ہے (۱) سراج تو وہ ہے جو مائل بسرخی ہو اور مصباح وہ روشن چراغ ہو جو مائل بسفیدی ہو۔ (۲) سراج بہت بڑے چراغ کو کہتے ہیں اور اس میں روشنی بھی زیادہ ہوتی ہے اور مصباح وہ چھوٹا چراغ ہے جس میں روشنی بھی کم ہو۔

(۳) ذِکْرُ: (بکسر الذال) بمعنی زبان سے یاد کرنا۔ ذُکْرٌ (بضم الذال) بمعنی دل سے یاد کرنا، اور ذَکْرٌ (بفتح الذال) سے بمعنی یاد کرنا از نصر۔ اور یہ ذکر باللسان وبالقلب دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے، ذَکَرَ (ن) یَذْکُرُ ذِکْرًا۔ اور ذِکْرٰی بمعنی نصیحت ہے۔
کقولہ تعالٰی: ذٰلِكَ ذِکْرٰی لِلذَّاکِرِیْنَ -(ھود)

(۴) اَلْمَقَامَات: یہ مقامۃ کی جمع ہے بمعنی مجلس اور مجمع قوم کے معنی میں آتے ہیں، مُقَامَات (بالفتح والضم) دونوں طرح مستعمل ہے۔ اگر اس کا مضاف الیہ اپنے اصلی موقع پر ہے تو اس کو بالفتح پڑھیں گے ورنہ بالضم پڑھیں گے۔ اور "بفتح میم" مجرد ہے اور "بضم میم" مزید ہے اور مُقامٌ (بفتح المیم وبضم المیم) مصدر میمی ہے یا اسم ظرف ہے نصر سے یا افعال سے اور کبھی اسم ظرف کے آخیر میں تاء لگائی جاتی ہے جیسے مقبر سے مقبرۃ ہے۔ ایسا ہی یہاں ہے مقام کے معنی ٹھہرنے کی جگہ کے ہیں یا خطبہ کے معنی میں خواہ منظوم ہو یا منثور جیسے مقامات حریری، بجائے جگہ کے کلام کو مجازا مقامہ کہا گیا ہے۔ وفی القران: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّہٖ وَنَھَی النَّفْسَ عَنِ الْھَوٰی۔ (تفہیمات، ص: ۶۰)

(۵) اِبْتِدَاعَ:۔ از افتعال بمعنی بے مادہ اور بے مثل پیدا کرنا۔ یُقَالُ بدع الشیء بدعا ای اخترعہ از فتح کمافی

القران: بَدِيْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔ واز کرم بدع بدعة و بدعا بمعنی جدید و محدث ہونا۔

(۶) اَلزَّمَانُ: وھو اسم لقلیل الوقت و کثیرہ. والجمع اَزْمُنٌ و اَزْمِنَةٌ و اَزْمَانٌ. وقیل الزمان یکون شھرین إلی ستۃ اشھر. والدھر لاینقطع.

(۷) عَلَّامَةٌ: ۔ یہ عَالِمٌ کا مبالغہ ہے اور یہ تاء و بغیر تاء دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے بمعنی بہت علم والا و الجمع عَلَّامُوْنَ وَعَلَّامٌ ۔

(۸) هَمَذَانُ: (بفتح الھاء والمیم) یہ خراسان کا ایک شہر ہے یہ دال مہملہ و ذال معجمہ دونوں طرح ہے، مگر ذال معجمہ کے ساتھ صحیح ہے۔ ہمدان نام شہر یا قبیلہ در ملک یمن ۔ اور بدیع الزمان ہمدانی کا اصل نام ابو الفضل احمد بن حسین ہمدانی (متوفی: بروز جمعہ، ۱۰/۶/۳۹۸ھ) ہیں جو نہایت خوبصورت خوب سیرت، بڑے ذہین، یگانہ روزگار، عالم تھے ۔۵۰۔۱۵۰ اشعار سے زیادہ کا قصیدہ سنکر نہایت روانی سے بلا کم کاست دُھرا دینا ان کے بائیں ہاتھ کا کھیل تھا۔ ۳۹۳ھ میں وفات پائی۔ (افاضات:۲۶، مقامات ص:۱۳، از مترجم)

(۹) رحمہ اللہ تعالیٰ۔ یہ جملہ دعائیہ معترضہ ہے۔

(۱۰) عَزٰی: بمعنی نسبت کیا۔ عزی (ن) یَعْزُوْ عَزْوًا ۔ عزی (ض) یَعْزِیْ عَزْیًا بمعنی منسوب کرنا. یقال عَزٰی نفسه الیٰ بنی فلان ای نسبه الیھم اور اسی سے تعزیت ہے جہاں میت کی نسبت بیان کی جاتی ہے۔

(۱۱) اَبُوْ الْفَتْحِ الْاِسْكَنْدَرِیْ: ۔ یہ مقامات بدیع میں بمنزلہ ابوزید سروجی کے ہیں اور عیسیٰ بن ہمام بمنزلہ حارث بن ہمام کے ہیں۔ اور بدیع الزماں کا یہ طرز تھا کہ وہ ابو الفتح اسکندری کے قصائص بیان کرتے، اور عیسیٰ بن ہمام کو راوی بناتے تھے، لہذا علامہ حریری نے ان پر چوٹ کی ہے کہ وہ دونوں یعنی عیسیٰ اور ابو الفتح مجہول اور ایسے نکرہ ہیں کہ کبھی معرفہ نہیں بن سکتے۔ اگر یہی اعتراض کوئی علامہ حریری پر کرے کہ آپ نے بھی تو ہر مقامہ میں ابوزید سروجی و حارث بن ہمام کا ذکر کیا ہے؟ وہ دونوں بھی تو مجہول ہیں، تو اسکا جواب یہ ہے کہ حارث بمعنی کھیتی کرنے والا، دنیا میں ہر شخص آخرت کی کھیتی کرتا ہے، لہذا وہ مجہول نہ رہا اور ہمام بمعنی ارادہ یا غم کرنے والا، اور ہر شخص کسی نہ کسی غم میں مبتلا، یا ارادہ کرتا رہتا ہے، لہذا وہ "نکرۃ لاتتعرف" نہ رہا۔ اور ابوزید سروجی علامہ حریری کے زمانہ کا ایک فقیر تھا جو حاضر جوابی میں بے مثال تھا۔

(۱۲) نَشَاءَتُهَا: بمعنی صنعت و کاریگری. یقال نَشَاءَ (ف) نَشْاءً و نَشْوءً و نَشَاءَةً بمعنی پیدا ہونا، نیا ہونا۔ کما فی القران: وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى. (النجم) اور کرم سے نشأۃ مصدر ہے بمعنی تصنیف کرنا، اختراع و ایجاد کرنا۔ اور باب افعال سے اسی معنی میں مستعمل ہے کما سیأتی۔

(۱۳) روایتھا. باب ضرب سے روایۃ مصدر ہے، اسکی تحقیق گزر چکی ہے۔

☆......☆......☆

وَكِلَاهُمَا مَجْهُوْلٌ لَايُعْرَفُ وَنَكِرَةٌ لَاتَتَعَرَّفُ فَأَشَارَ مَنْ اِشَارَتُهٗ حُكْمٌ وَطَاعَتُهٗ غُنْمٌ اِلٰى اَنْ اُنْشِئَ مَقَامَاتٍ، اَتْلُوْ فِيْهَا تِلْوَ الْبَدِيْعِ.

ترجمہ:۔اور یہ دونوں ایسے مجہول ہیں، جن کی شناخت نہیں ہوسکتی (پہچانے نہیں جاسکتے) اور ایسا نکرہ ہے کہ معرفہ کیا ہی نہیں جاسکتا (یا ایسی تنکیر ہے کہ جس کی تعریف نہیں کی جاسکتی) پس اشارہ کیا ایک ایسے شخص نے جن کا اشارہ بمنزلہ حکم ہے اور جن کی اطاعت میرے لئے غنیمت ہے، اس بات کی طرف کہ تصنیف کروں میں چند مقامات کو، جن میں پیروی کروں میں، بدیع الزماں ہمدانی کی۔

(۱) كِلَاهُمَا. یہ کلا کا تثنیہ معنی کے اعتبار سے ہے اور لفظ کے اعتبار سے مفرد ہے مگر معنی میں تثنیہ ہے اس سے مراد عیسیٰ بن ہمام وابو الفتح اسکندری ہیں۔اور لفظاً اعراب بالحرکات کو چاہتا ہے اور معنی اعراب بالحروف کو۔ پس دونوں کا اعتبار کیا گیا ہے اگر اسم ظرف کی طرف اضافت ہو جو اصل ہے تو جانب لفظ کی رعایت سے اعراب بالحرکۃ ہوگا کیونکہ لفظ بنسبت معنی اصل ہے، لیکن اعراب تقدیری ہوگا کیونکہ اس کے اخیر میں الف ہے اگر ضمیر کی طرف اضافت کی جائے جو فرع ہے تو جانب معنی کا لحاظ کر کے اعراب بالحروف دیا جائے گا جو فرع ہے۔

(۲) مَجْهُوْلٌ: اسم مفعول ہے اس کا مصدر جہل ہے یہ علم کی ضد ہے۔ جَهِلَ (س) جَهْلًا و جَهَالَةً بمعنی بیوقوف واحمق ہونا۔ از تفعل بمعنی بتکلف جاہل بننا اور جہل، یہ ضد العلم کی تین قسمیں ہیں (الف) ضد العلم. (ب) اعتقاد الشیء علی خلاف الاصل (ج) العمل علی خلاف علمه. قوله تعالیٰ: اَعُوْذُ بِاللهِ اَنْ اَكُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِيْنَ۔(البقرہ)

(۳) لَايُعْرَفُ: از ضرب اس کا مصدر عِرْفَانٌ ہے، بمعنی پہچاننا۔ اور معرفت وہ علم ہے جو مسبوق بالجہل ہو اور اس کا اطلاق باری تعالیٰ پر نہیں ہوتا۔ ومنه التعريف و التعرف معرفت بمعنی جو کلیات وجزئیات جاننے کو کہتے ہیں یا مطلق جاننے کو کہتے ہیں. قال تعالیٰ: اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنَاهُمُ الْكِتَابَ يَعْرِفُوْنَهٗ كَمَا يَعْرِفُوْنَ اَبْنَاءَ هُمْ۔(البقرہ)

(۴) نَكِرَةٌ: یہ معرفۃ کی ضد ہے بمعنی عام چیز اور انجان ہونا۔ وفی القرآن: نكرهم وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيْفَةً۔(ہود) نَكِرَ (س) نَكَرًا نَكِيْرًا و نُكُوْرًا بمعنی جاہل ہونا اور برا سمجھنا۔

(۵) لَاتَتَعَرَّفُ: از تفعل بمعنی پہچاننا، جاننا۔ مجرد ضرب سے۔ اس کی تحقیق گزر چکی۔

(۶) اَشَارَ: یہ تصریح کی ضد ہے، اس کا مادہ ''شَوْرٌ'' ہے جس کے معنی شہد کے ہیں اور اسی سے مشورہ مشتق ہے، جیسے ''اَمْرُهُمْ شُوْرٰى بَيْنَهُمْ'' اس لئے کہ اس میں مکھیاں جمع ہو کر شہد پیدا کرتی ہیں جس طرح لوگ جمع ہو کر مشورہ میں ایک بات کر لیتے ہیں۔ اور ''مِشْوَارٌ'' وہ آلہ ہے جس سے شہد اُتارا جائے۔ از نصر اور ''اشارہ'' کے صلہ میں ''علی، الی'' دونوں آتے ہیں اول لزوم تاکید کیلئے، ثانی استحباب کیلئے ہے۔ اور ''مَنْ اِشَارَتُهٗ'' سے مراد ''شرف الدین نوشیروان بن خالد وزیر خلیفہ ہیں یا والی بصرہ ہیں''۔

(۷) حُكْمٌ: مصدر ہے بمعنی فرمان، جمع احکام. حَكَمَ (ن) يَحْكُمُ حُكْمًا و حُكُوْمَةً یعنی حکم دینا و فیصلہ دینا۔ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالٰى: وَاِذَا حَكَمْتُمْ بَيْنَ النَّاسِ اَنْ تَحْكُمُوْا بِالْعَدْلِ۔(النساء)۔

(۸) طَاعَتُهٗ:۔ یہ طَوْعٌ مصدر سے مشتق ہے طاعت کے معنی خوشی سے مان لینا اس کی جمع طاعات آتی ہے، نصر سے، اور سمع سے طاعت کے معنی بھلائی کے بھی آتے ہیں. كَمَا فِي الْقُرْاٰنِ: وَيَقُوْلُوْنَ طَاعَةٌ۔(النساء) باب افعال سے بکثرت استعمال ہے جیسے

قران کریم میں ہے: مَنْ یُطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰہَ۔(النساء)

(۹) غُنْمٌ: یہ غَنِیْمَۃٌ سے ہے۔ یقال غنم الشیء غنما ای فازبہ وفالہ بلابدل. از سمع وفی التنزیل: فَکُلُوْا مِمَّا غَنِمْتُمْ حَلاَلًا طَیِّبًا۔(النحل)

(۱۰) اُنْشِیءَ: یہ انشاء مصدر سے ہے بمعنی پیدا کرنا۔ افعال سے اور مجرد فتح سے ہے بمعنی کاریگری اور کرم سے بھی آتا ہے بمعنی پیدا ہونا، ونیا ہونا کقولہ تعالٰی: ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَھَا اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ۔(الواقعة) انشاء، تالیف اور تصنیف میں فرق: تالیف کہتے ہیں کسی غیر کے کلام کو جمع کرنا اور تصنیف کہتے ہیں جو اپنے دماغ سے نکالے اور مضامین مختلف ہوں۔ انشاء کہتے ہیں جو اپنے دماغ سے نکالے اور مضمون ایک ہی ہو اور انشاء کبھی انشادَ کے مقابلہ میں بھی آتا ہے تو انشاء کے معنی یہ ہوں گے کہ شعر جو پڑھے وہ خود اسکے بنائے ہوئے ہوں اور انشادَ کے معنی مطلق شعر پڑھنے کے ہیں خواہ اپنے ہوں یا کسی اور کے۔

(۱۱) اَتْلُوا: اگر تِلَاوَۃٌ سے مشتق ہے تو معنی پڑھنا، یا یہ "تِلْوٌ" سے مشتق ہے بمعنی پیچھے چلنا جمع اتلاء ہے۔

(۱۲) تِلْوَ: یہ تلو امصدر ہے بمعنی پیچھے چلنا یقال تلاہ تلوا ای تبعہ. وتلاہ تلاوۃ. ای قرأ از نصر۔ وفی القران: وَاتَّبِعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّیٰطِیْنُ ۔(البقرہ) اور تَلِیَ (س) یَتْلٰی تَلًی بمعنی باقی رہنا۔

☆......☆......☆

وَاِنْ لَمْ یُدْرِکِ الظَّالِعُ شَأْوَ الضَّلِیْعِ فَذَاکَرْتُہٗ بِمَاقِیْلَ فِیْمَنْ اَلَّفَ بَیْنَ کَلِمَتَیْنِ وَنَظَمَ بَیْتًا اَوْبَیْتَیْنِ . وَاسْتَقَلْتُ مِنْ ھٰذَاالْمَقَامِ الَّذِیْ یُحَارُ فِیْہِ الْفَھْمُ.

ترجمہ:۔ اگرچہ نہیں پاسکتا ہے (ظاہرا) لنگڑا ٹٹو تیز رفتار (تیز، چالاک) گھوڑے کی (دوڑ) چال کو (لنگڑا آدمی انتہائی قوی آدمی کو نہیں پاسکتا) پس یاد دلایا میں نے اس کو وہ مقولہ جو کہا گیا ہے اس شخص کے بارے میں جس نے جوڑا ہو دو کلموں کو، اور نظم کیا ہو ایک یا دو بیت کو یعنی مَنْ صَنَّفَ فَقَدِاسْتُھْدِفَ. اور معافی طلب کی میں نے اس مقام سے جہاں عقل حیران رہ جاتی ہے۔

(۱) یُدْرِکُ: صیغۂ مضارع از افعال مصدر اِدْرَاکٌ ہے، دَرَّکَ تفعیل سے دَرَکَ الْمَطَرُ پے درپے برسنا۔ دَارَکَہ دِرَاکًا مفاعلہ سے لاحق ہونا، استدراک استفعال سے تلافی مافات کرنا۔

(۲) الظَّالِعُ: بمعنی لنگڑا بیل جمع ظُلَّعٌ ہے یقال ظَلَعَ الْبَعِیْرُ ظَلْعًا از فتح جب کہ اونٹ لنگڑا ہو کر چلے۔ اور ظَالِعٌ ظَلَعٌ کے تین معنی ہیں۔ (ا) تنگ ہو جانا (ب) لنگڑا ہو جانا یہ فتح سے ہے (ج) لنگڑے کی چال چلنا۔ ظَلِعَ سمع سے خِلْقَۃً لنگڑا ہونا، اور اسی سے "ظلع" بمعنی پسلی۔

(۳) شَأْوٌ: بمعنی قدم و چال، انتہاء مدت، غایت، مدت نہایت۔ یقال شَاءَ الْقَوْمَ شأوا ای سَبَقَھُمْ۔ از باب نصر۔

(۴) الضَّلِیْعِ: بمعنی تندرست، قوی مضبوط والجمع ضُلَعٌ مضبوط پسلی والا گھوڑا. یقال ضَلُعَ (ک) ضَلَاعَۃً ای صَارَقَوِیًّا قوی ہونا۔

(۵) فَذَاکَرْتُہٗ: ذَاکَرْتُ. صیغہ واحد متکلم از مفاعلہ مصدر مُذَاکَرَۃٌ ہے بمعنی بہت زیادہ یاد دلانا یا اچھی طرح سے یاد دلانا، تذکیر

تفعیل سے بمعنی نصیحت کرنا۔ کقوله تعالیٰ: وَذَكِّرْ فَاِنَّ الذِّكْرٰى تَنْفَعُ الْمُؤْمِنِيْنَ ۔(الذاریات)

(۶) اَلَّفَ: اس کا مصدر تَالِيْفٌ ہے بمعنی جمع کرنا مجرد سمع سے ہے اَلْفًا بمعنی محبت کرنا۔ ایلافا ای انس کمافی القران: لِاِيْلٰفِ قُرَيْشٍ ۔(سورۃ قریش) ایلاف مصدر از افعال بمعنی الفت ڈالنا۔

(۷) بَيْنَ: اسم ظرف بمعنی اوسط، درمیان (بین بین) دونوں مبنی علی الفتح قوله تعالیٰ: جَعَلْنَا بَيْنَكَ وَبَيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ حِجَابًا مَّسْتُوْرًا ۔(بنی اسرائیل)

(۸) كَلِمَتَيْنِ: یہ كَلِمَةٌ کا تثنیہ ہے۔ اور اصطلاح میں: الكلمةُ لفظٌ تَدُلُّ على معْنًى، اس کی جمع كَلِمٌ و كَلِمَاتٌ ہیں اور كلمة کی جمع كَلِمَاتٌ، كَلَمَ (ن،ض) يَكْلِمُ كَلْمًا و كَلِمَةً بمعنی زخمی کرنا، سب کے ایک ہی معنی ہیں قوله تعالیٰ: يٰاَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا اِلٰى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ ۔(البقرہ)

(۹) نَظَمَ: فعل ماضی از ضرب ای نَظَمَ نَظْمًا و نِظَامًا بمعنی لڑی میں پرونا۔ يُقَالُ نَظَمَ اللُّؤلُؤَ یعنی موتی کو پرویا۔

(۱۰) بَيْتٌ: بمعنی شعر، بیت، جمع اَبْيَاتٌ و بُيُوْتٌ ہیں۔ بیت و شعر، دو مصرعوں کے مجموعہ کو کہتے ہیں، وفی القرآن الکریم: فِيْ بُيُوْتٍ اَذِنَ اللّٰهُ اَنْ تُرْفَعَ ۔ اور بَاتَ يَبِيْتُ (ض) بَيْتًا و بَيْتُوْتَةً شب گذارنا، تفعیل سے تَبْيِيْتٌ بمعنی رات میں کسی کام کو انجام دینا۔

(۱۱) اِسْتَقَلْتُ: اس میں ہمزہ سلب کیلئے ہے بمعنی بات کو واپس لینا اس کا مجرد بعض نے "قول" بتایا ہے لیکن حقیقت میں "قیل" ہے یعنی اجوف یائی ہے صاحب صحاح نے اس کا مادہ (ق، ی، ل) لکھا ہے۔ یقال قاله البيع قيلا و اقالة ای فسخه از ضرب کمافی الحدیث: مَنْ اَقَالَ نَادِمًا اَقَالَ اللّٰهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ۔

(۱۲) يُحَارُ: حَارَ (س) يَحَارُ. اس کے مصادر حَيْرًا و حَيْرَةً و حَيْرَانًا ہیں بمعنی حیرت کرنا و حیران ہونا کسی چیز کو دیکھ کر آنکھوں پر پردہ سا پڑ جانا. وفی التنزیل: وَفِي الْاَرْضِ حَيْرَانَ ۔(الانعام)

(۱۳) اَلْفَهْمُ: دانائی، سمجھ، فہیم، صاحب فہم. فَهِيْم کی جمع فُهَمَاءُ، سمجھدار و دانا از باب سمع، فَهْمٌ کی جمع فُهُوْم بھی آتی ہے، فهم (س) فَهْمًا و فَهَامَةً. کمافی التنزیل: فَفَهَّمْنَاهَا سُلَيْمَانَ وَكُلًّا آتَيْنَا حُكْمًا وَّعِلْمًا. ومنه افهام، تفهيم، تفهم.

☆......☆......☆

وَيُفْرَطُ الْوَهْمُ وَيُسْبَرُ بِهٖ غَوْرُ الْعَقْلِ وَتَتَبَيَّنَ فِيْهِ قِيْمَةُ الْمَرْءِ فِي الْفَضْلِ. وَيُضْطَرُّ صَاحِبُهٗ اِلٰى اَنْ يَّكُوْنَ كَحَاطِبِ لَيْلٍ وَجَالِبِ رَجْلٍ وَّخَيْلٍ.

ترجمہ:۔ اور وہم سبقت کر جاتا ہے، اور عقل کی گہرائی ناپی جاتی ہے (مقدار عقل معلوم کی جاتی ہے)۔ اور ظاہر ہو جاتی ہے اس میں انسانی فضیلت کی قیمت، اور مجبور ہو جاتا ہے اس کا صاحب (مصنف) اس بات کی طرف (یہ ایسی شان ہوتی ہے) کہ وہ ایسا ہو جائے جیسے رات کے وقت لکڑیاں جمع کرنے والے یا پیادہ اور سواروں کے کھینچنے والے کی طرح۔

(۱) يُفْرَطُ:۔ از نصر بمعنی زیادہ ہونا۔ اور فرط کے معنی سبقت کے بھی آتے ہیں، از ضرب۔ وفی القرآن: اَنْ يُّفْرَطَ عَلَيْنَا. اور تفریط

کے معنی تقصیر کے ہیں (کوتاہی کرنا) قال تعالیٰ: یٰحَسْرَتیٰ عَلٰی مَافَرَّطْتُ فِیْ جَنْبِ اللهِ ۔(الزمر) وقوله تعالیٰ: مَافَرَّطْتُمْ فِیْ یُوْسُفَ الخ۔(یوسف) افراط بمعنی تجاوز کرنا۔

(۲) اَلْوَهْمُ: یہ مصدر ہے بمعنی وہم اور خدشہ جو دل میں گذرے اس کی جمع اَوْهَام ہے از ضرب اور وهم وهوم بھی جمع آتی ہیں وهِمَ(س) یوهم وَهَمًا، بمعنی غلطی کرنا (وهم فی الحساب) بھول چوک ہوگئی، سہو ہوگیا۔

(۳) یُسْبَرُ: سَبْرًا (ن،ض) مصدر سے ہے بمعنی امتحان لینا، آزمانا۔ اس کے اصلی معنی زخم کی گہرائی کے، اور پانی کی گہرائی کے معلوم کرنے کے ہیں۔

(۴) غَوْرٌ: بمعنی گہرائی، یقال غَارَ الْمَاءُ(ن) غَوْرًا ای ذهب فی الارض ۔ وفی القرآن: قل اَرَأَیْتُمْ اِنْ اَصْبَحَ مَاءُ کُمْ غَوْرًا فَمَنْ یَأْتِیْکُمْ بِمَاءٍ مَّعِیْنٍ۔

(۵) اَلْعَقْلُ: یہ حمق کی ضد ہے بمعنی منع، اور عقل کو اس لئے عقل کہتے ہیں کہ وہ لغویات سے روکنے والی ہے، عقل کے معنی علم وسمجھ کے بھی آتے ہیں، جمع عقول ہے از ضرب کقوله تعالیٰ: وَمَا یَعْقِلُهَا اِلَّا الْعَالِمُوْنَ ۔(العنکبوت)

(۶) تَتَبَیَّنُ: از تفعل اس کا مصدر تبیین ہے مادہ ''بیان'' ہے بمعنی ظاہر ہونا۔ کمافی القرآن: قَدْ تَّبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ ۔(البقرة)

(۷) قِیْمَةٌ: دام، قیمت۔ قَالَ تَعَالٰی: فِیْهَا کُتُبٌ قَیِّمَةٌ. والجمع قِیَمٌ. ثمن اور قیمت میں فرق: ان دونوں میں کئی اعتبار سے فرق ہے (۱) ثمن اس کو کہتے ہیں کہ کسی شئے کا جو دام مشتری اور بائع کے درمیان طے ہو جائے خواہ وہ بازاری دام سے کم ہو یا زیادہ یا برابر اور بازاری دام کو قیمت کہا جاتا ہے۔ (۲) قیمت شئے عین شئے ہوتی ہے بخلاف ثمن کے کہ وہ عین شئے نہیں ہوتی، اسلئے ہلاک مبیع کی صورت میں ضمان میں قیمت واجب ہوتی ہے۔

(۸) المَرْءُ۔ یعنی امرء بمعنی مرد، اس کی جمع رجال آتی ہے جمع من غیر لفظہ ہے اور ''امرء'' میں ماقبل آخر کی حرکت میں آخر کے تابع ہوتی ہے، اگر مفتوح ہوا تو ماقبل آخر بھی مفتوح ہوگا اور اگر مکسور ہوا تو مکسور، اور اگر مضموم ہوا تو مضموم، جیسے: جَاءَ نِیْ امْرُءٌ رَاَیْتُ امْرَءً وَمَرَرْتُ بِامْرِءٍ. قَالَ تَعَالٰی: لِکُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ یَوْمَئِذٍ شَأْنٌ یُّغْنِیْهِ ۔(العبس)

(۹) اَلْفَضْلُ: بمعنی زیادتی، جو اعتدال سے زیادہ ہو، فضیلت از نصر سمع۔ فضل کا اطلاق اچھے کام پر، فضول کا اطلاق برے کام پر ہوتا ہے۔ قد مرتحقیقہ۔

(۱۰) یُضْطَرُّ: اس کا مصدر اِضْطِرَارٌ ہے بمعنی مجبور ہونا یا کرنا، لازم ومتعدی دونوں مستعمل ہے اس کا مجرد ضرر ہے جس کے معنی نقصان کے ہیں از نصر۔ کقوله تَعَالٰی: فَمَنِ اضْطُرَّ غَیْرَ بَاغٍ وَّلَا عَادٍ ۔(النحل) یعنی مجبور ہوگیا ہو۔

(۱۱) صاحب: جمع اَصْحَاب. صَحِبَ(س) صَحبًا بمعنی ساتھی بننا. کقوله تعالیٰ: وَمَا صَاحِبُکُمْ بِمَجْنُوْنٍ ۔(التکویر)

(۱۲) حَاطِبٌ: بمعنی لکڑی چننے والا اور حاطب کی اضافت لیل کی طرف ''فی'' کے معنی میں ہے ''حاطب لیل'' سے مراد وہ شخص ہے جو نافع بھی ہو اور ضار بھی۔ جیسا کہ رات میں لکڑیاں جمع کرنے والا نہ وہ سانپ کے ڈسنے سے اور نہ بچھو کے ڈنگ مارنے سے

محفوظ رہ سکتا ہے۔ اسی طرح مصنف بھی اپنی تصنیف میں احتیاط نہیں کرتا۔ ضرب سے، حَطَبٌ والجمع اَحْطَابٌ، کقوله تعالیٰ: فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا.

(۱۳) لَيْلٌ: بمعنی رات۔ غروب آفتاب سے طلوع فجر تک لیل ہے، یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔ جمع لیال و لیائل ہے لیلةٌ بمعنی ایک رات اس کی جمع لَيْلَاتٌ ہے۔ قَالَ تَعَالیٰ: وَالْفَجْرِ وَلَيَالٍ عَشْرٍ۔ (الفجر)

(۱۴) جَالِبٌ: از نصر و ضرب بمعنی کھینچنے والا، جَلْبٌ کے اصلی معنی سوق الشیء من موضع الی موضع کے آتے ہیں۔ کمافی الحدیث: لَاجَلَبَ وَلَاجَنَبَ۔

(۱۵) رَجْلٌ: یہ جمع رَاجِل کی ہے، بمعنی پیادہ چلنے والا۔ اس کی جمع رِجَالٌ ہے، جیسے: قوله تعالیٰ: فَرِجَالًا اَوْرُكْبَانًا. از سمع بمعنی پیدل چلنا۔

(۱۶) خَيْلٌ۔ بمعنی گھوڑا، یا گھوڑے کا سوار، اس کا واحد نہیں آتا ہے، یہ اسم جمع ہے. کمافی القرآن: وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرِجْلِكَ۔ (بنی اسرائیل)

☆......☆......☆

وَقَلَّمَا سَلِمَ مِكْثَارٌ اَوْاُقِيْلَ لَهٗ عِثَارٌ فَلَمَّا لَمْ يُسْعِفْ بِالْإِقَالَةِ وَلَا اَعْفٰى مِنَ الْمَقَالَةِ لَبَّيْتُ دَعْوَتَهٗ تَلْبِيَةَ الْمُطِيْعِ وَبَذَلْتُ فِيْ مُطَاوَعَتِهٖ جُهْدَ الْمُسْتَطِيْعِ.

ترجمہ:۔ اور بہت زیادہ بولنے والا کم سلامت رہتا ہے یا درگذر کی گئی ہو اس کی لغزش، پس جب معافی نہ دی گئی (مجھ کو معاف نہ کیا) اور نہ درگذر کی اس نے گفتگو سے (بار بار کہنے سے) تو لبیک کہا میں نے اس کے پکار پر (یا ان کی دعوت پر لبیک کہا) فرمانبرداروں کی طرح اور خرچ کی میں اس کی اطاعت میں اپنی کوشش کو صاحب استطاعت کی طرح۔

(۱) قَلَّمَا: کے بعد ما مصدریہ یا ما کافہ ہے کہ "قل" فعل کے عمل روک رکھا ہے اور یہ "قِلَّةٌ" سے ماخوذ ہے جو "الکثرة" کی ضد ہے از ضرب۔ اور قلما کے متعلق علماء کی دو رائے ہیں (۱) یہ کہ کافہ ہے یہ مشہور قول ہے، مگر یہ ضعیف ہے اس لئے کہ ما کافہ حرف ہے، اور حرف فعل کے عمل کو باطل نہیں کر سکتا (۲) ما مصدریہ ہے، یہ صحیح معلوم ہوتا ہے، قل بمعنی عدم جیسے: كَمْ مِنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً۔ (البقرہ)

(۲) سَلِمَ: صیغہ ماضی سلِمَ (س) سَلَامًا و سَلَامَةً مصدر ہے بمعنی سلامت رہنا۔ کقوله تعالیٰ: سَلَامٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَحِيْمٍ.

(۳) مِكْثَارٌ: بمعنی بسیار گو۔ یہ کثرت سے مشتق ہے۔ اس میں مذکر و مؤنث دونوں برابر ہیں از کرم و منه التكاثر كقوله تعالیٰ: اَلْهٰكُمُ التَّكَاثُرُ. (سورۃ التکاثر) اَلْمُكَاثَرَةُ بمعنی فخر کرنا۔ کمافی الحدیث: اِنِّيْ مُكَاثِرٌ بِكُمُ الْاُمَمَ۔

(۴) اُقِيْلَ: بمعنی درگذر کرنا، کمایقال اقیل له اعثار۔ ای صفح عن عیبه. اقال یقیل اقالةً بمعنی معاف کرنا فسخ کرنا۔ کمافی الحدیث: مَنْ اَقَالَ نَادِمًا اَقَالَ اللّٰهُ مِنْ نَارِ جَهَنَّمَ.

(۵) عِثَارٌ: بمعنی لغزش و ذلت۔ یقال عَثَرَ (ن، ض) عِثَارًا و عَثْرًا. اِذَا سَقَطَ. و عَثِرَ (س، ك) عُثُوْرًا. ای اطلع علیه

غیر طلب کمافی القرآن: فَاِنْ عُثِرَ عَلٰی اَنَّهُمَا اسْتَحَقَّا اِثْمًا ۔(المائدہ)

(٦) لَمْ یُسْعِفْ: از باب افعال مصدر اِسْعَاف ہے بمعنی موافقت کرنا واعانت کرنا یا حاجت پوری کرنا۔ مرتحقیقہ

(۷) اِقَالَة: قول سے ماخوذ ہے بعض نے کہا ''قیل'' سے ہے اور اہل لغت اس کا مجرد قیل بتاتے ہیں اور صاحب صحاح نے اس کا مادہ (ق،ی،ل) کہا ہے یقال قاله البیع قیلا و اقالة. از افعال، مجرد ضرب۔

(۸) اُعفٰی: یہ اِعْفَاءٌ مصدر سے از افعال بمعنی معاف در گذر کرنا۔ عَفٰی (ن) یَعْفُوْ عَفْوًا ہے بمعنی معاف کیا، ویقال عفاالله عنه۔ یعنی خدا نے اس سے درگزر فرمایا (گناہوں کو معاف کر دیا) وفی التنزیل: عَفَااللهُ عَنْكَ.

(۹) اَلْمَقَالَة: از نصر اجوف واوی۔ یہ قول سے مشتق ہے، بمعنی کہنا۔ قد مرتحقیقہ۔

(۱۰) لَبَّیْتُ: اس کا مصدر ''تلبیة'' ہے ای قلت له لبیك مثل هلل ای قوله لااله الاالله. فی الحدیث: لَبَّیْكَ اَللّٰهُمَّ لَبَّیْكَ لَاشَرِیْكَ لَكَ لَبَّیْكَ ۔

(۱۱) دَعْوَته: (بفتح الدال) بمعنی پکارنا از نصر اور اگر (بکسر الدال) ''دِعوة'' ہو تو بمعنی نسب ثابت کرنا۔ اور اگر (بضم الدال) ''دُعْوَةٌ'' ہو تو بمعنی میدان جنگ میں بلانا۔ وفی القرانِ: اُجِیْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ اِذَادَعَانِ. (البقرہ)

(۱۲) اَلْمُطِیْع۔ اسم فاعل از افعال تابعداری کرنا۔ اور مجرد نصر وسمع سے طاعةٌ مصدر ہے، کقوله تعالٰی: وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّ کَرْهًا۔

(۱۳) بَذَلْتُ۔ اس کا مصدر بَذْلٌ ہے بمعنی خوشی سے خرچ کرنا۔ یہ منع کی ضد ہے از نصر. کمافی حدیث استسقاء: خَرَجَ مُتَبَذِّلًا وَمُتَخَشِّعًا۔

(۱۴) مُطَاوَعَتِهٖ: یہ باب مفاعلة کا مصدر ہے بمعنی موافقت کرنا اور کسی کے حکم کو ماننا، مجرد میں نصر سے، مرتحقیقہ۔

(۱۵) جُهْدٌ: (بضم الحیم) ۔ بمعنی مشقت اور (بفتح الحیم) ہو تو بمعنی طاقت ۔ ومنه الجهاد۔ از فتح جَهْدًا: محنت وکوشش کرنا. کقوله تعالٰی: وَالَّذِیْنَ لَایَجِدُوْنَ اِلَّاجُهْدَهُمْ ۔(التوبة)

(۱۶) اَلْمُسْتَطِیْع: یہ اسم فاعل از استفعال مصدر استطاعةٌ ہے بمعنی طاقت رکھنا۔ کقوله تعالٰی: فَمَااسْطَاعُوْا اَنْ یَّظْهَرُوْهُ وَمَااسْتَطَاعُوْا لَهٗ نَقْبًا (الکهف)

☆......☆......☆
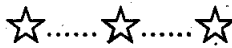
وَاَنْشَأْتُ عَلٰی مَا اُعَانِیْهِ مِنْ قَرِیْحَةٍ جَامِدَةٍ وَفِطْنَةٍ خَامِدَةٍ وَرَوِیَّةٍ نَاضِبَةٍ وَهُمُوْمٍ نَاصِبَةٍ ''خَمْسِیْنَ مَقَامَةً تَحْتَوِیْ عَلٰی جِدِ الْقَوْلِ وَهَزْلِهٖ وَرَقِیْقِ اللَّفْظِ وَجَزْلِهٖ.

ترجمہ:۔ اور لکھ دیا (شروع کیا) میں نے باوجودیکہ میں تکلیف اٹھا رہا تھا اپنی بستہ طبیعت (جمی ہوئی طبیعت) سے اور بجھی ہوئی ذکاوت سے، اور خشک ہو جانیوالی فکر سے، اور رنجیدہ کرنے والے غموں کے باوجود، پچاس مقامے (لکھ دئے میں نے) جو شامل ہیں

عمدہ اوردل لگی کی باتوں پر، جن میں باریک لفظ اور موٹے لفظ شامل ہیں (جس میں کلام شیریں فصیح الفاظ میں ہے)۔

(۱) اَنْشَأْتُ: صیغہ واحد متکلم از افعال اِنْشَاءٌ مصدر سے ہے، بمعنی پیدا کرنا، افعال سے اور مجرد فتح سے ہے بمعنی کاریگری اور کرم سے بھی آتا ہے بمعنی پیدا ہونا، ونیا ہونا۔

(۲) اُعَانِیْهِ: یہ مُعَانَاةٌ مصدر سے ہے از مفاعلہ بمعنی مشقت اٹھانا۔ اس کا مجرد عناء ہے از سمع ناقص یائی ہے، بمعنی مشقت میں پڑنا۔ عَنَا (ن) یَعْنُوْ عَنْوًا، ناقص واوی ہے اس کے معنی تابعدار ہونے کے ہیں، کمافی القرآن: وَعَنَتِ الْوُجُوْهُ لِلْحَيِّ الْقَيُّوْمِ. ای خضعت وذلت۔

(۳) قَرِیْحَةٍ: یہ قرح مصدر سے ہے جس کے معنی زخم کے ہیں از سمع وفتح اور طبیعت کو قریحہ اس لئے کہتے ہیں کہ اس کی بھی مختلف حالتیں ہوتی ہیں کبھی غم کبھی خوشی وغیرہ۔ اس کی جمع قرائح ہے، وفی التنزیل: اِنْ یَمْسَسْكُمْ قَرْحٌ فَقَدْمَسَّ الْقَوْمَ قَرْحٌ مِّثْلُهٗ.

(۴) جَامِدَةٍ: یہ سیلان کی ضد ہے۔ بمعنی جمی ہوئی چیز. جَمَدَ (ن) جُمُوْدًا وجَمدًا یعنی کسی چیز کا جمنا وٹھہرنا اور خشک ہونا، یقال جمدت یده یعنی وہ بخیل ہوا ومنه الجمادات لانهامنجمدة، جمود بمعنی بند ہوجانا، خشک ہونا، وفی القرآن: وَتَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً۔ (النمل)

(۵) فِطْنَةٍ: بمعنی تیز فہمی یہ غباوت کی ضد ہے از نصر، والجمعُ فِطَنٌ. فطین بمعنی زیرک چالاک سمجھدار، سمع اور کرم سے بھی آتا ہے۔

(٦) خَامِدَةٍ: از نصر وسمع یقال خمدت النار ای سکن لهبُهَا ولم یطفأ جمرها. اس کا مصدر خُمُوْدٌ ہے جس کے معنی آگ کا شعلہ بجھنے کے ہیں، مگر اس طور کہ آگ باقی رہے۔ کمافی القرآن: فَاِذَاهُمْ خَامِدُوْنَ۔ (یٰس)

(۷) رَوِیَّةٌ۔ بمعنی فکر کرنا اور قوت متفکرہ اور اس کا مذکر "رَوِیٌّ" ہے اور جمع رَوَایَا ہے۔ اور رَوِیَ سمع سے بمعنی پیاس بجھنا، تروّی تفعل سے بمعنی غور کرنا سوچنا۔

(۸) نَاضِبَةٍ: نَضَبَ یَنْضُبُ (ن، ض) نُضُوْبًا. نَضْبٌ اس کا مصدر ہے بمعنی خشک ہونا پانی کا کم ہوکر گہرائی میں چلے جانا۔

(۹) هُمُوْمٌ: هَمٌّ کی جمع ہے، بمعنی ارادہ، وغم از نصر وقوله تعالٰی: لَقَدْهَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا. هَمَّ (ض) یَهِمُّ وَهْمًا بمعنی تصور کرنا و خیال باندھنا۔ وَهِمَ یَوْهَمُ (س) وَهَمًا بمعنی غلطی کرنا بھول چوک ہونا۔

(۱۰) نَاصِبَةٌ: ۔صیغہ اسم فاعل نصبٌ مصدر سے ہے بمعنی غم ومشقت وتعب میں پڑنا۔ از سمع، کقوله تعالٰی: وُجُوْهٌ یَّوْمَئِذٍعَامِلَةٌ نَاصِبَةٌ. وقوله تعالٰی: فَاِذَافَرَغْتَ فَانْصَبْ. نَصْبٌ بمعنی بیماری، تھکان، نصب بمعنی بت مجسمہ، نَصَبَ (ض) یَنْصِبُ نَصْبًا، بمعنی قائم کرنا کھڑا کرنا۔

(۱۱) تَحْتَوِیْ: اس کا مصدر اِحْتِوَاءٌ ہے از افتعال بمعنی شامل ہونا اور جمع کرنا، از ثلاثی حَوٰی (ض) یَحْوِیْ بمعنی جمع کرنا، کقوله تعالٰی: اَوِالْحَوَایَااَوْمَااخْتَلَطَ بِعَظْمٍ۔ (الانعام)

(۱۲) جِدّ: (بکسر الجیم) یہ مصدر ہے بمعنی حقیقت وسچ اور کوشش کرنا اور یہ ہزل کی ضد ہے از ضرب۔ کمافی الحدیث: ثلث

جِدُّهُنَّ جِدٌّ، وَهزلُهُنَّ جِدٌّ. جَدَّفِي الْاَمْرِ ای حققه تحقیق کی اور اہتمام کیا۔ جَدَّیَجِدُّ(ن،ض) جَدًّا بمعنی قطع کرنا، کاٹنا۔

(۱۳) هَزَلِه: ۔ بمعنی مذاق اور یہ جِدٌّ کی ضد ہے از نصر ضرب۔ یقال هَزَلَ هَزْلًا بمعنی اس نے مذاق کیا یا اس نے بے ہودہ بات کی، وفی التنزیل: اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ وَمَاهُوَ بِالْهَزْلِ ۔

(۱۴) رَقِیْق: یہ غلیظ کی ضد ہے رقیق سے مراد باریک لفظ یعنی شریں کلام یا لفظ، یقال: رَقَّ (ض) یَرِقُّ رِقَّةً ۔ یعنی اس پر رحم کیا. قَوْلُهٗ تَعَالٰی: وَالطُّوْرِ وَکِتَابٍ مَسْطُوْرٍ فِیْ رَقٍّ مَنْشُوْرٍ ۔ (الطور)

(۱۵) اَللَّفْظُ: مصدر ہے یعنی وہ کلمہ جو بولا جائے۔ اس کی جمع الفاظ ہے "لَفْظَةٌ" ایک مرتبہ بولنا۔ اس کی جمع لَفْظَاتٌ ہے از ضرب جیسے: مَایَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّالَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ ۔ (ق)

(۱٦) جَزل: کے معنی موٹی لکڑی کے ہیں، جو رقیق کے خلاف ہے۔ جَزْلٌ کی جمع اَجْزَالٌ و جِزَالٌ ہے، یقال: جَزُلَ الشَّیْءُ جَزَالَةً ای عظم از کرم بمعنی کثرت سے ہونا، بہت ہونا۔

☆......☆......☆

وَغُرَرِ الْبَیَانِ وَدُرَرِهٖ وَمِلَحِ الْاَدَبِ وَنَوَادِرِهٖ اِلٰی مَاوَشَّحْتُهَا بِهٖ مِنَ الْاٰیَاتِ وَمَحَاسِنِ الْکِنَایَاتِ وَرَصَّعْتُهٗ فِیْهَامِنَ الْاَمْثَالِ الْعَرَبِیَّةِ.

ترجمہ: ۔ اور جس میں فصاحت بیان (روشن بیان) اور گوہر ہائے نایاب اور ادبی لطیفے (ادب کی نمکین باتیں شوخیاں) اور اس کے عجائبات سب کچھ اس میں موجود ہے یہاں تک کہ مزین کر دیا میں نے اس کو (ان مقامات کو) آیات قرآنی سے اور بہترین کنایات سے، اور جڑ دیں میں نے (مرصع کیں) اس میں عربی مثالیں۔

(۱) غُرَرٌ: یہ غُرَّةٌ کی جمع ہے بمعنی وہ سفیدی جو گھوڑے کی پیشانی پر ہوتی ہے۔ یقال غَرِرَ غَرَارَةً. ای صَارَشَرِیْفًا. از باب سمع۔ غَرَّةٌ دھوکہ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، از نصر اور غُرَّةٌ، مہینہ کے پہلے تین روز کو کہتے ہیں۔ کمافی الحدیث: غُرًّامُحَجَّلِیْنَ مِنْ اٰثَارِالْوُضُوْءِ.

(۲) اَلْبَیَانُ: مصدر ہے از ضرب بمعنی جس کے ذریعہ کوئی شئے ظاہر کی جائے، نیز وہ کلام فصیح جس سے اظہار مافی الضمیر کیا جائے. قَوْلُهٗ تَعَالٰی: ثُمَّ اِنَّ عَلَیْنَابَیَانَهٗ.

(۳) دُرَرِه: یہ دُرَّةٌ کی جمع ہے بمعنی بڑا موتی اس میں تاء وحدت کیلئے ہے، اور "دُرٌّ" اسم جنس ہے جس کا اطلاق قلیل و کثیر دونوں پر ہوتا ہے "در" از ضرب بمعنی بہنا، اور ادرار باب افعال سے بمعنی بہانا۔ در بمعنی دودھ یا بھلائی جیسے: وَلِلّٰهِ دُرُّالْقَائِلِ.

<u>دُرّ اور لؤلؤ میں فرق</u>: واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان یوں فرق بیان کیا جاتا ہے کہ "دُرّ" اس موتی کو کہتے ہیں جو بڑا ہو، خواہ چمکدار ہو یا نہ ہو اور "لؤلؤ" اس موتی کو کہتے ہیں جو خوب چمکدار ہو، خواہ چھوٹا ہو یا بڑا۔

(۴) مِلَحٌ: یہ ہے مُلْحَةٌ، کی جمع بمعنی نمکین مزیدار وستھری بات۔ یقال الکلام الملیح. مایستحسن ویستظرف از ضرب

ومَلُحَ ومَلَاحَةً ومُلُوْحَةً از کرم بمعنی خوش منظر ہونا۔ فتح سے بھی ہے۔ وفی القران: وَهٰذَامِلْحٌ اُجَاجٌ. (الفاطر)

(۵) اَلْاَدَبُ: سے مراد "علم ادب" ہے، ابتدا میں اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔

(۶) نَوَادِرُ. یہ جمع ہے، نَادِرَةٌ کی جمع ہے بمعنی غرائب، کم یاب، نہایت فصیح۔ نَدَرَ (ن) نَدْرًا و نُدْرَةً و نُدُوْرًا. یقال ندر الشیء یعنی وہ قلیل الوجود ہے۔ نَدُرَ الْكَلَامُ، فصیح الکلام از کرم۔ واَنْدَرَ (افعال سے) ای أتی بنادر من فعل او قول۔ (المنجد)

(۷) وَشَّحْتُهَا۔ اس کا مصدر از تفعیل تَوْشِیْحٌ ہے اور تلوار کے نیام یہ وِشَاحٌ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی مزین کرنے کے ہیں اور ہار کے معنی میں بھی مستعمل ہوا ہے کیونکہ جس طرح ہار عورت کے لئے زینت ہے ایسے ہی تلوار مرد کے لئے زینت ہے۔ وُشَاحٌ بمعنی عورتوں کے پہننے کا زیور، گلوبند، ہار، والجمع وُشُحٌ، اَوْشِحَةٌ، وَشَائِحُ.

(۸) الآیَاتِ: یہ آیۃ کی جمع ہے، بمعنی نشانی وسُمِّیَتِ الآیَةُ آیَةً لانَّهَا عَلَامَةٌ لِانْقِطَاعٍ مِنْ كَلَامٍ وَآيَاتِ اللهِ عَجَائِبُهٗ وفی التنزیل: لَقَدْ كَانَ فِيْ يُوْسُفَ وَ اِخْوَتِهٖ آيَاتٌ لِلسَّائِلِيْنَ. اس کی جمع آی بھی آتی ہے اس میں واحد وجمع کا فرق صرف تاء سے ہے اور جو واحد جمع اور جمع واحد کا فرق صرف تاء سے ہو اس کا اطلاق جمع قلت اور کثرت دونوں پر ہوتا ہے۔

(۹) مَحَاسِنُ: یہ حسن کی جمع ہے علی خلاف قیاس ہے، بمعنی جمال وخوب صورتی از نصر وکرم۔ اس کی جمع حِسَانٌ و حُسَانٌ ہیں۔ اور حَسَّانٌ صیغۂ مبالغہ ہے: كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَوَصَّيْنَا الْاِنْسَانَ بِوَالِدَيْهِ اِحْسَانًا.

(۱۰) اَلْكِنَايَاتُ: یہ كِنَايَةٌ کی جمع ہے اور کنایہ بمعنی اشارہ، اصطلاح میں شئے معین کو اس طریقہ پر ادا کرنے کو کہتے ہیں کہ اس پر لفظ صراحۃً دلالت نہ کرے۔ كَنَا (ن) يَكْنُوْ اور كَنَا (ض) يَكْنِيْ كِنَايَةً. یقال کنی بالشیء عن کذا یعنی اس نے اس طرح سے ذکر کیا اس کی مراد کچھ اور ہے۔

(۱۱) رَصَّعْتُهٗ: از تفعیل یقال رَصَّعَ الشَّيْءَ یعنی اس نے اندازہ سے لگایا جڑاؤ کرنا اور اس کا مجرد فتح وسمع سے آتا ہے۔ بمعنی موتیوں کو جڑنا اور بعض کو بعض سے ملانا۔

(۱۲) اَلْاَمْثَالُ: یہ مثل کی جمع ہے ضرب المثل قول مشہور کو کہتے ہیں اور مثال تین معنی میں مستعمل ہے (ا) تشبیہ کیلئے (ب) نفس الشیء وذاتہ (ج) زائدہ۔ یہ واحد وجمع مذکر ومؤنث سب کے ساتھ وصف کیا جاتا ہے، یقال: ھو وھی وھم وھن مثلہ. کقولہ تعالٰی: فَاِنْ آمَنُوْا بِمِثْلِ مَا اٰمَنْتُمْ.

(۱۳) اَلْعَرَبِيَّةُ: یہ عرب کی طرف منسوب ہے اس میں یاء تاء نسبت کی ہے اصل لفظ عَرِبٌ (بفتح الراء وکسرھا) ہے، یقال عَرُبَ عَرْبًا وعُرُوْبَةً وعَرَابَةً. اَیْ تکلَّمَ بالعربیۃ ولم یکن. از کرم. كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: بِلِسَانٍ عَرَبِيٍّ مُبِيْنٍ ۔

☆......☆......☆

وَاللَّطَائِفِ الْاَدَبِيَّةِ وَالْاَحَاجِي النَّحْوِيَّةِ وَالْفَتَاوٰی اللُّغَوِيَّةِ وَالرَّسَائِلِ الْمُبْتَكِرَةِ وَالْخُطَبِ الْمُحَبَّرَةِ وَالْمَوَاعِظِ الْمُبْكِيَةِ وَالْاَضَاحِيْكِ الْمُلْهِيَةِ مِمَّا اَمْلَيْتُ جَمِيْعَهٗ.

ترجمہ:۔اور ادبی لطیفوں سے اور نحوی مغلق کلاموں سے اور لغوی فتاوی سے (لغوی مسئلے) اور نئے نئے رسالوں سے (نو ایجاد رسالے سے) اور مزین خطبوں سے اور رُلانے والے وعظوں سے اور ہنسانے والی وہ باتیں جو کھیل کود میں ڈالنے والی ہو۔ یہ سب کچھ لکھوایا میں نے۔

(۱) اَلْلَّطَائِفُ: یہ جمع لطیفہ کی ہے، بمعنی عجیب وعمدہ بات اور وہ نکتہ جس کے بیان سے نفس خوش ہو از نصر. یقال لَطَفَ لُطْفًا بمعنی اس نے نرمی کی۔ واللطیفة وهی الکلام الذی یکون فی غایة الحسن ۔اور کرم سے لَطَافَةً مصدر ہے بمعنی باریک و چھوٹا ہونا، پاکیزہ ہونا۔ کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: وَهُوَ اللَّطِیْفُ الْخَبِیْرُ. (الانعام)

(۲) اَلْاَدَبِیَّةُ. ۔ادب سے مراد "علم ادب" ہے ادب ضرب سے ادبا بمعنی دعوت کرنا، طعام ضیافت تیار کرنا، کھانے پر مدعو کرنا، ولیمہ کی دعوت دینا۔ ادب، تہذیب سلیقہ، شائستگی، قاعدہ، حسن عمل ۔جمع آداب، صفت ادیب، جمع اُدباء۔ اور تفعیل سے تأدیب بمعنی اصلاح کرنا، شائستہ بنانا۔ کمافی الحدیث: اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِی.

(۳) اَلْاَحَاجِیْ: یہ اُحْجِیَّةٌ کی جمع ہے بمعنی مغلق کلام جس کو چیستان کہتے ہیں۔ یہ حِجَاءٌ سے مشتق ہے جس کے معنی عقل کے ہیں والجمع اَحْجَاءٌ، حَجَاءَ (بفتح الحاء) بمعنی کنارہ، (بکسر الحاء) بمعنی عقل حَجَا (ن) حَجْوًا بمعنی ٹھہرنا۔

(٤) اَلنَّحْوِیَّةُ: یہ نحو کی طرف نسبت ہے، علم النحو ۔هو اعراب الکلام العربی والمتکلم ینحوبه منهاج کلامهم افرادا و ترکیبا۔ اس کا مجرد، نَحَا (ن) یَنْحُوْ نَحْوًا ہے۔ بمعنی قصد کرنا، نحو کی جمع نحویون، علم نحو والے اس کی جمع نُحَات آتی ہے۔

(۵) اَلْفَتَاوِیْ: ۔یہ فتوی کی جمع ہے، فتوی شریعت کے حکم کو کہتے ہیں۔ یہ فتاوی اصل میں "فتی" سے مشتق ہے جس کے معنی ہے قوی جوان، کیونکہ مفتی اپنے قوی دلائل سے اس کے شبہ کو دور کرتا ہے۔ وفی التنزیل: یَسْتَفْتُوْنَکَ قُلِ اللّٰهُ یُفْتِیْکُمْ الخ ومنه افتاء واستفتاء از افعال و استفعال.

(٦) اَللُّغَوِیَّةُ: یہ لغت کی طرف نسبت ہے، اس میں یاء، تاء نسبت کی ہے اصل کلمہ لغت ہے۔ لغت کے معنی ہیں: الاصوات التی یعربها الناس عن اغراضهم. لغت کی اصل میں اختلاف ہے بعض لَغْوٌ سے مشتق، اور بعض لَغْیٌ سے کہتے ہیں لیکن اول صحیح ہے۔ کیونکہ جب اس میں یاء، تاء کی نسبت لگاتے ہیں، تو لغویة بالواو پڑھتے ہیں، بالیاء نہیں پڑھتے. لَغَا (ن) یَلْغُوْ لَغْوًا سے بمعنی کلام کرنا، لَغِیَ (س) یَلْغَی لَغًی سے بمعنی گانا، آواز کرنا یا لہجہ۔

(۷) اَلرَّسَائِلُ: یہ رسالہ کی جمع ہے بمعنی صحیفہ، ای ما صغر حجمه و کبر نفعه. اس کی جمع رسالات بھی آتی ہے، وفی التنزیل: لَقَدْ اَبْلَغْتُکُمْ رِسَالَاتِ رَبِّیْ. اِرْسَال مصدر افعال سے ہے، رَسِلَ (س) رَسَلًا بمعنی لٹکنا۔ اور "رسالہ" وہ کلام ہے جس میں کلام مرسل لکھا جائے۔

(۸) اَلْمُبْتَکِرَةُ: یہ اِبْتِکَارٌ مصدر سے ہے بمعنی نئی ایجاد اس کا مجرد "بِکْرٌ" ہے جہاں (ب، ك، ر) ہوں گے، تو وہ جدید کے معنی ہوں گے، جیسے: بَاکُوْرَةٌ بمعنی درخت کا نیا پھل۔ اور اسی سے "اَلْبُکْرَة" صبح کی نئی روشنی، اور اسی سے بَاکِرَة: دوشیزہ کے آتے ہیں

بَکَرَ(ن)یَبْکُرُبُکُوْرًا بمعنی متقدم ہونا، مذکر ومؤنث دونوں مستعمل ہے. قَالَ تَعَالٰی: یَقُوْلُ اِنَّھَابَقَرَةٌلافَارِضٌ وَّلابِکْرٌعَوَانٌ بَیْنَ ذٰلِكَ. (البقرة)

(۹) اَلْخُطَبُ: یہ خُطْبَةٌ(بالضم) کی جمع ہے ای مَایُقْرَأُعَلَی الْمِنْبَرِ. خُطَبَاتٌ جمع ہے خطبة کی۔ خِطْبَةٌ(بالکسر) بمعنی عورت کے پاس نکاح کا پیغام پہنچانا۔ جمع اس کی خِطَبٌ ہے، ومنہ الخطیب والجمع خُطَبَاءُ از نصر مصادر خُطْبَةً وخَطْبًا و خَطَابَةً ہیں بمعنی وعظ کہنا۔ قَالَ تَعَالٰی: فَمَاخَطْبُکُمْ اَیُّھَاالْمُرْسَلُوْنَ. (الحجر)

(۱۰) اَلْمُحَبَّرَةُ: یہ، تَحْبِیْرٌ سے ہے بمعنی تزئین وپاکیزہ۔ اس کا مجرد حِبْرٌ ہے بمعنی زینت، منقش چادر، از نصر اور حِبْرٌ بمعنی عالم صالح، سردار دین، جمع اَحْبَارٌ وحُبُوْرٌ. قَالَ تَعَالٰی: اِتَّخَذُوْا اَحْبَارَھُمْ وَرُھْبَانَھُمْ اَرْبَابًامِنْ دُوْنِ اللّٰہِ. (التوبة)

(۱۱) اَلْمَوَاعِظُ: یہ، موعظة کی جمع ہے بمعنی نصیحت کمافی التنزیل: فَمَنْ جَاءَہٗ مَوْعِظَةٌ مِنْ رَّبِّہٖ. وَعَظَ(ض) یَعِظُ وَعْظًاوعِظَةً. وعظ کے اصلی معنی جس سے دل نرم ہو، جیسے: یَعِظُکُمْ بِہٖ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ.

(۱۲) اَلْمُبْکِیَةُ: اس کا مصدر اِبْکَاءٌ از افعال بمعنی رولا دینا اس کا مجرد بَکٰی (ض) یَبْکِیْ بُکَاءً جب آنسو نکلے کسی پریشانی سے۔ وفی التنزیل: فَمَابَکَتْ عَلَیْھِمُ السَّمَاءُ وَالْاَرْضُ. بَاكٍ جمع بُکَاءٍ. وَالْبَاکِیَةُ جمعھابَاکِیَاتٌ وبَوَاكٍ.

(۱۳) اَلْاَضَاحِیْكُ: یہ اُضْحُوْکَةٌ کی جمع ہے جس کے معنی بہت ہنسانے والے کے ہیں۔ ضَحِكَ(س) یَضْحَكُ ضَحِکًا ۔ یہ بُکَاءٌ کی ضد ہے۔ وفی القراٰن: وَامْرَأَتُہٗ قَائِمَةٌ فَضَحِکَتْ.

(۱۴) اَلْمُلْھِیَةُ: ۔ اس کا مصدر اِلْھَاءٌ از افعال بمعنی خوشی میں ڈالنا و بخشش کرنا۔ اس کا مجرد لَھْوٌ ہے از نصر بمعنی لہو ولعب میں مشغول ہونا، کھیلنا۔ کمافی القراٰن: اَلْھٰکُمُ التَّکَاثُرُ. اور سمع سے بمعنی بے غم ہونا۔ لَھِیَ یَلْھٰی لَھْیًا.

(۱۵) اَمْلَیْتُ: یہ مصدر اِمْلَاءٌ سے ہے۔ جس کے معنی لکھوانے کے ہیں، اس کی جمع اَمَالِیْ وَاَمَالٍ ہیں۔ مَلْأً فتح سے بھرنا، بھر دینا افعال سے لکھوانا. قَوْلُہٗ تَعَالٰی: وَلْیُمْلِلِ الَّذِیْ عَلَیْہِ الْحَقُّ.

(۱۶) جَمِیْعَہٗ: اس کے معنی تمام واجتماع وآدمیوں کی جماعت کے بھی ہیں۔ یہ محض تاکید کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے، یقال: جاؤہ جمعھم ومنہ فی التنزیل: یَوْمَ الْجَمْعِ لَارَیْبَ فِیْہِ" اور فتح سے آتا ہے جَمْعٌ مصدر ہے بمعنی اکٹھا ہونا، جمع ہونا والجمع، جُمُوْع۔

☆......☆......☆

عَلٰی لِسَانِ اَبِیْ زَیْدِالسَّرُوْجِیِّ وَاَسْنَدْتُ رِوَایَتَہٗ اِلَی الْحَارِثِ بْنِ ھَمَّامٍ الْبَصَرِیِّ وَمَاقَصَدْتُ بِالْاِحْمَاضِ فِیْہِ اِلَّا تَنْشِیْطَ قَارِئِیْہِ وَتَکْثِیْرَ سَوَادِ طَالِبِیْہِ وَلَمْ اُوْدِعْہُ مِنَ الْاَشْعَارِ الْاَجْنَبِیَّةِ.

ترجمہ:۔ ابوزید سروجی کی زبان پر، اور منسوب کیا میں نے اس کی روایت کو حارث بن ہمام بصری کی طرف، اور نہیں قصد کیا میں نے اس کلام میں تبدیلی سے (انتقال سے) مگر اس کے پڑھنے والوں کو خوش کرنا، اور اس کے طالبین کی جماعت کو بڑھانا ہے۔ اور نہیں ودیعت رکھی میں نے (نہیں لکھا) اس میں کسی دوسرے کا شعر۔

(۱)لِسانٌ: بمعنی زبان۔ والجمع اَلسِنَةٌ ولُسُنٌ. قد مر تحقیقه۔

(۲)اَبُوْزَیْدالسَّرُوْجِیْ: ۔سروج میں، یائے نسبتی لگادی گئی ہے، یعنی سروج کا رہنے والا۔ یہ ایک شہر ہے، جو "حَوَّان" کے قریب واقع ہے جو دیار مصر میں ایک شہر کا نام ہے، جس کو عربوں نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانے میں فتح کیا تھا بعض حضرات کا کہنا ہے کہ "حرامان" کے قریب واقع ہے۔

(۳)اَسْنَدْتُ: اس کا مصدر اسناد ہے از افعال اس کے معنی نسبت کرنا اور تکیہ لگانے کے ہیں یُقَالُ اَسْنَدَالْحَدِیْثَ اِذَارَفَعَ۔

(۴)رِوَایَةً: روی (ض) یروی روایة بمعنی روایت کرنا، تحقیق گذر چکی ہے۔

(۵)اَلْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: حارث سے مراد "خود مصنف رحمہ اللہ" ہیں، کیونکہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کُلُّکُمْ حَارِثٌ وَ کُلُّکُمْ هَمَّامٌ۔ حرث باب نصر سے بمعنی کھیتی کرنا اور بمعنی کاسب اور هَمَّامٌ بمعنی کثیر الاهتمام.

(۶)وَمَاقَصَدْتُ: ۔اس کا مصدر قَصْدٌ ہے ضرب سے بمعنی ارادہ کرنا، متوجہ ہونا۔ یہ افراط کی ضد کے معنی میں بھی آتا ہے، بمعنی میانہ روی، کمافی التنزیل: وَاقْصِدْ فِیْ مَشْیِكَ. وفی الحدیث: القصدنصف المعیشة.

(۷)بِالْاِحْمَاضِ: اس کے معنی انتقال من اسلوب الی اسلوب آخر کے معنی میں آتے ہیں، اِحْمَاضٌ مصدر ہے از افعال اور مانوس باتوں کا تذکرہ ہونا مجرد اس کا نصر سے ہے یا واقعی باتوں سے ہزلیات کی طرف منتقل ہونا۔

(۸)تَنْشِیْط: مصدر، از تفعیل ہے بمعنی خوش کرنا اس کا مجرد نَشَاطٌ ہے از سمع جس کے معنی اونٹ کی باگ، نکیل دینے اور چھوڑ دینے کے آتے ہیں، یہ کسل کی ضد ہے بمعنی خوشی اور از ضرب بمعنی نکل جانے کے ہیں یقال نَشَطَ (ض) یَنْشِطُ ای خرج من بلدالی بلد .وفی التنزیل: وَالنَّاشِطَاتِ نَشْطًا. ای النجوم تَنْشِطُ من برج الی برج.

(۹)قَارِئِیْهِ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے، اس کی جمع قَارِؤُنَ آتی ہے۔ قَارِی کی جمع قَرَأَةٌ آتی ہے، جیسے کافر کی جمع کَفَرَةٌ ہے. قرء (بالفتح) جس کے معنی حیض وطہر کے آتے ہیں۔ یہ من الاضداد ہے، اس کی جمع اَقْرَاء ہے. کقوله تعالٰی: ثَلٰثَةَ قُرُوْءٍ.

(۱۰)تَکْثِیْرَ: مصدر از تفعیل، اس کا مجرد کرم سے آتا ہے، کمافی التنزیل: اَلْهٰکُمُ التَّکَاثُرُ. تکثیر، کمیت اور عدد کے اعتبار ہوتا ہے اور تعظیم کیفیت اور وصف کے اعتبار سے ہوتا ہے اور تعظیم کے مقابل میں تحقیر ہے اور تکثیر کے مقابل تقلیل ہے۔

(۱۱)سَوَادٌ: بمعنی سیاہی و جسم و شخص اور عوام آدمی اور جماعت کثیر کے معنی کے لئے مستعمل ہے یقال: سَوَادُالنَّاسِ یعنی عوام۔

(۱۲)طَالِبِیْهِ: اسم فاعل کا صیغہ ہے از نصر طالب کی جمع طُلَبَةٌ و طُلَّابٌ اور طَلَبٌ و طَالِبُوْن اور طُلَبَاءُ آتی ہیں بمعنی طلب کرنے والا۔

(۱۳)لَمْ اُوْدِعْهُ: یہ اِیْدَاعٌ سے ہے اور وَدِیْعَةٌ سے ماخوذ ہے یقال اودعه مالا ای دفعه الیه لیکون ودیعةعنده اور یہ لفظ من الاضداد ہے۔ اور اسی سے تَوْدِیْعٌ آتا ہے جس کے معنی رخصت کرنے کے ہیں۔ کمافی الفرقان: مَاوَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَاقَلٰی. اس کا مجرد وَدَعَ (ف،ض) یَدَعُ وَدْعًا. آتا ہے جس کے معنی چھوڑنے کے ہیں۔

(۱۴)اَلاَشْعَار: یہ شعر کی جمع ہے، شعر وہ کلام ہے جس میں وزن اور قافیہ کا لحاظ ہو۔ اس کی جمع اشعار، صفت شاعر، جمع شُعَرَاءُ کما

فی القرآن: وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوُوْنَ اس کا مجرد نصر سے آتا ہے اور اشعار کے معنی خبر دینے اور بتلانے کے بھی آتے ہیں۔
(۱۵) اَلْاَجْنَبِيَّةُ: اَجْنَبِیْ میں یاء مبالغہ کے لئے ہے یعنی بہت نیا، یہ جَنَبَ (ن) يَجْنُبُ جَنْبًا سے آتا ہے، یقال جَنَبَ الرجُلُ ای نَحَّاهُ یعنی اس کو دور کیا۔ ومنه الاجتناب اور اَجْنَبٌ کے معنی بیگانہ کے ہیں اس کی جمع اَجَانِب ہے. کمافی القرآن: وَاجْنُبْنِیْ وَبَنِیَّ اَنْ نَعْبُدَ الْاَصْنَامَ.

☆......☆......☆

اِلَّا بَيْتَيْنِ فَذَّيْنِ اَسَّسْتُ عَلَيْهِمَا بِنْيَةَ الْمَقَامَةِ الْحُلْوَانِيَةِ وَآخَرَيْنِ تَوْأَمَيْنِ ضَمَّنْتُهُمَا خَوَاتِمَ الْمَقَامَةِ الْكَرْجِيَّةِ وَمَاعَدَا ذٰلِكَ فَخَاطِرِیْ اَبُوْعُذْرِهِ .

ترجمہ:۔سوائے دو متفرق شعروں کے (جو جدا جدا ہیں) بنیاد رکھی میں نے ان دو شعروں پر مقامہ حلوانیہ کی (دوسرے مقامہ کی) اور وہ دو شعر جو جڑواں ہیں (متصل ہیں) جن کو مقامہ کرجیہ کے ختم پر لایا ہوں (پچیسویں مقامہ کے اختتام پر) اور جو کچھ اس کے علاوہ ہے میرا ذہن اس کا موجد ہے (یا میرا دل پہل کرنے والا ہے)

(۱) بَيْتَيْنِ: . یہ تثنیہ ہے بیت کا، اس کی جمع اَبْيَاتٌ وبُيُوْتٌ آتی ہیں، دمر تحقیقہ۔
(۲) فَذَّيْنِ: یہ "فَذٌّ" بالدال صحیح ہے، بمعنی منفرد و تنہاء۔فَذٌّ کے معنی فرد کے ہیں فَذٌّ کے معنی شَذٌّ کے بھی ہیں از نصر اس کی جمع اَفْذَاذٌ و فُذُوْذٌ آتی ہیں، وفی الحديث: هٰذِهِ الْآيَةُ الْفَاذَّةُ ای المنفردة فی معناها ۔(افاضات، ص: ۳٤)
(۳) اَسَّسْتُ: جس کے معنی بنیاد رکھنے کے ہیں از تفعیل تَاْسِيْسٌ مصدر سے ہے اس کا مجرد نصر سے اساس ہے، جس کے معنی بنیاد کے ہیں اس کی جمع اُساس ہے۔ اساس، بناء اور بنیۃ میں فرق: ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ بنیۃ تو مطلق نیچے کی عمارت کو کہتے ہیں اور اساس، وہ بنیاد ہے جو زمین میں مدفون ہو۔لیکن ایک اور جگہ صاحب افاضات خود لکھتے ہیں کہ بناء اور بنیۃ کا اطلاق تو ہر سافل پر عالی کی نسبت سے کیا جاتا ہے اور اساس کا اطلاق اس بنیاد پر ہوتا ہے جو زمین میں مدفون کر دی جائے اور بنیان کا اطلاق اصل اور پوری دیوار پر ہوتا ہے اور بناء کا اطلاق خاص دیوار پر کیا جاتا ہے۔(افاضات، ص ۳٤ ج ۱)
(۴) بِنْيَةٌ: ۔وہ چیز جو بنائی جائے۔اس کی جمع بنی وبنی ہے۔یقال فلان صحيح البنية. ای الفطرة. وبنية الكلمة، یعنی صیغہ اور مادہ جس پر بنا کی جائے، بَنَى (ض) يَبْنِیْ بِنَاءً، بِنَاءَةً، بُنْيًا وبُنْيَانًا بمعنی جب کہ وہ تعمیر کرائے اور بناء ہدم کی ضد ہے۔
(٦) اَلْحُلْوَانِيَةُ: یہ "حُلوان" شہر کی طرف نسبت ہے جو ایک شہر کا نام ہے، حلوان نام کے مختلف شہروں کا نام ہے، ایک "حلوان" مصر میں نیل کے کنارے پر واقع خوبصورت بستی کا نام ہے، (۲) نیشاپور میں بھی ایک چھوٹا سا شہر اس نام کا ہے؛ لیکن سب سے زیادہ مشہور وہ "حلوان" عراق میں واقع ہے جسے حلوان بن علی نامی شخص نے بسایا تھا، جو بغداد سے چند میل کے فاصلے پر واقع ہے۔اور مقامہ حلوانیہ دوسرا مقامہ ہے۔(الكمالات الوحيدية، تفهيمات، افاضات)
(۷) آخَرَيْنِ: یہ آخر کا تثنیہ ہے جو اول ومتقدم کی ضد ہے، جمع آخرون ہے اس کا مؤنث اُخْرٰی ہے اس کی جمع اُخَرُ و اُخْرَيَاتٌ ہیں، وفی

التنزیل: فَاٰخَرَانِ یَقُوْمَانِ مَقَامَهُمَا ۔(المائدہ)

(۸) تَوَامَیْنِ: جڑواں بچے؛ اس کی جمع تَوَائِمُ. یقال: اتأمتِ المرأۃ جب کے عورت دو بچے جنے۔

(۹) ضَمَّنْتُهُمَا: یہ از تفعیل ہے بمعنی ای جعلتها متضمنا ۔ اس کا مصدر تضمین ہے مجرد ضَمِنَ (س) ضَمْنًا و ضِمَانًا یعنی وہ اس کا کفیل ہوا۔ تضمین اصطلاح شعراء میں دوسرے شاعر کے شعر کو اپنے اشعار میں شامل کرنا۔

(۱۰) خَوَاتِیْمَ: یہ خاتمة کی جمع ہے بمعنی آخر از ضرب، اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔

(۱۱) الْکُرْجِیَّةُ: یہ کرج کی طرف منسوب ہے، جو ایک شہر کا نام ہے، کرج قرم۔ جزیرہ نما میں ایک قلعہ بند شہر ہے، جو یونانی اور رومانی تہذیب کا مشہور مقام رہا ہے۔ روسیوں نے ترکوں سے چھین لیا تھا۔ (تفهیمات، افاضات)

(۱۲) مَاعَدَا، ای ماسوی یعنی جو اس کے علاوہ، وہ دو شعر ابن سکرہ کے ہیں۔ (تفهیمات)

(۱۳) فَخَاطِرِیْ: خَاطِرٌ. وہ چیز ہے جو دل میں کسی اور یا کسی تدبیر کے لئے خطرہ پیدا ہو اس کی جمع خَوَاطِرُ ہے از ضرب و نصر خُطُوْرًا مصدر ہے۔

(۱۴) اَبُوْعُذْرِهٖ: مراد اس کی پہلا کاری گر و موجد۔ یقال هو ابو عذر هذا الكلام. ویقال فلان ابو عذرها یعنی وہ سب سے پہلا خاوند ہے، یہ ماخوذ ہے عَذْرَةٌ سے بمعنی شیئ نجس اور اسی سے قلفہ صبی کا نام عذرہ رکھا اور بکارت کے چمڑہ کو بھی عذرہ کہتے ہیں قلفہ کے چمڑے کے ساتھ بکارت کو تشبیہ دے کر کہا جاتا ہے عَذَرْتُهَا۔ میں نے اس کی بکارت زائل کی از ضرب و نصر۔ (افاضات)

☆......☆......☆

وَمُقْتَضِبُ حُلْوِهٖ وَمُرِّهٖ وَهٰذَا مَعَ اِعْتِرَافِیْ بِاَنَّ الْبَدِیْعَ "رَحِمَهُ اللّٰهُ" سَبَّاقُ غَایَاتٍ وَصَاحِبُ اٰیَاتٍ وَاَنَّ الْمُتَصَدِّیَ بَعْدَهٗ. لِاِنْشَاءِ مَقَامَةٍ وَلَوْ اُوْتِیَ بَلَاغَةَ قُدَامَةَ لَایَغْتَرِفُ.

ترجمہ:۔ اور کاٹنے والا ہے اس کی شیرینی کو اور تلخی کو یعنی کھٹے میٹھے کی بدیہ گو خود میری زبان ہے اور یہ سب کچھ میرے اعتراف کے باوجود ہے (مجھ کو معلوم ہے) کہ علامہ بدیع رحمہ اللہ (علمی گھڑ دوڑ میں) یا علمی میدانوں کی انتہاء میں علامہ بدیع رحمۃ اللہ سب سے آگے پہنچنے والے ہیں اور (فصاحت و بلاغت میں) صاحب علامت ہیں (تمغہ یافتہ ہیں) اور اس بات کا بھی مجھے اقرار ہے کہ علامہ بدیع رحمہ اللہ کے بعد جو شخص بھی مقامہ لکھنے کی جرأت کرے گا۔ اگرچہ وہ قدامہ جیسی بلاغت ہی کیوں نہ رکھتا ہو (قدامہ جیسی بلاغت کا مالک ہی کیوں نہ ہو) تو وہ نہیں چلو بھر یگا۔

(۱) مُقْتَضِبٌ: یہ اِقْتِضَابٌ مصدر سے از افتعال یقال اقتضب الكلام یعنی اس نے فی البدیہ کلام کہا، مجرد از ضرب و منه اَلْقَضِیْبُ بمعنی کٹی ہوئی ٹہنی ۔ جمع قُضْبَانٌ و قِضْبَانٌ ہیں، انقضاب انفعال سے بمعنی منقطع ہونا، اپنی جگہ سے منتقل ہونا۔ قوله تعالٰی: فَاَنْبَتْنَا فِیْهَا حَبًّا وَّ عِنَبًا وَّ قَضْبًا ۔(العبس)

(۲) حُلْوٌ: یہ مُرٌّ کی نقیض ہے بمعنی میٹھا، پاکیزہ، وخوشنما ہونا۔ حَلَا (ن، ك) یَحْلُوْ حُلُوًّا ، واز سمع حَلِیَ یَحْلَی حَلَاوَۃً

حُلوَانًا و حُلُوًّا بمعنی میٹھا ہونا و پاکیزہ ہونا۔

(۳) مُرٌّ: یہ حلو کی ضد ہے بمعنی کڑوا، تلخ ہونا، مَرَّ (ن، س) یَمُرُّ مُرًّا و مِرَارَةً کے معنی کڑوا ہونے کے ہیں۔ كقوله تعالٰى: بَلِ السَّاعَةُ مَوْعِدُهُمْ وَالسَّاعَةُ اَدْهٰى وَ اَمَرُّ.

(۴) اِعْتِرَافِي: یہ اعتراف افتعال کا مصدر ہے بمعنی اقرار کرنا۔ مجرد ضرب سے آتا ہے، عَرَفَ (ض) عَرْفًا و عِرْفَانًا مصدر سے بمعنی پہچاننا. كقوله تعالٰى: فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْبِهِمْ فَسُحْقًا لِاَصْحَابِ السَّعِيْرِ. (الملك)

(۵) اَلْبَدِيْعُ: اس سے بدیع الزمان ہمدانی مراد ہیں. بَدَعَ (ف) يَبْدَعُ بَدْعًا و اَبْتِدَعًا بمعنی ایجاد کرنا، گھڑنا، نئی بات پیدا کرنا، اختراع کرنا، بدیع بمعنی رجیب، عمدہ، موجد، خالق، بَدُعَ بَدَاعَةً کرم سے بمعنی باکمال ہونا، انوکھا ہونا۔ وفي التنزيل: بَدِيْعُ السَّمٰوَاتِ وَالْاَرْضِ۔ (الاعراف)

(۶) سَبَّاقٌ: بمعنی آگے سبقت کرنے والا، سَبَقَ (ن، ض) سَبْقًا بمعنی وہ آگے نکل گیا۔ اور اسی سے سابق ہے اس کی جمع سابقون و سُبَّاقٌ ہے، قَوْلُه تَعَالٰى: وَلَوْلَا كَلِمَةٌ سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكُمْ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ۔ (هود)

(۷) غَايَاتٌ: یہ غَايَةٌ کی جمع ہے بمعنی انتہاء، نشان، غرض، مطلب اور جھنڈا۔ یہاں مطلب جو تیز دوڑنے کے میدان میں گاڑ دیا جاتا ہے۔ اس کی جمع غَايٌ بھی آتی ہے۔

(۸) صاحب: جمع اصحاب۔ از سمع بمعنی ساتھی بننا. كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَمَا صَاحِبُكُمْ بِمَجْنُوْنٍ۔ (التکویر) مر تحقيقه۔

(۹) ایات: یہ آيَةٌ کی جمع ہے بمعنی نشانی۔ وفي التنزيل: اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَاٰيَاتٌ. مر تحقيقه.

(۱۰) اَلْمُتَصَدِّيْ: اسم فاعل، مصدر تَصَدِّيْ ہے از تفعل بمعنی در پے ہونا۔ المتصدی بمعنی پیش آنے والا، مجرد سمع و نصر سے۔ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى.

(۱۱) اَنْشَاءُ: مصدر از افعال بمعنی پیدا کرنا مجرد کرم پیدا ہونا فتح سے بمعنی صنعت و کاری گری۔ يقال: نشاء نشاء ونشوء ونشائة۔ بمعنی پیدا ہونا، نیا ہونا، كما في القران: وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۔ اور کرم سے، نَشَاْةً مصدر ہے بمعنی تصنیف کرنا اختراع و ایجاد کرنا۔ قدمر تحقيقه۔

(۱۲) مَقَامَةٌ: اس کی جمع مقامات بمعنی بیٹھنے کی جگہ، مجلس۔ از نصر کھڑا ہونا، مر تحقیقہ۔

(۱۳) اُوْتِيَ: اس کا مصدر اِتْيَانٌ ہے از ضرب بمعنی آنا، جانا، جو آسانی سے ہو، باب افعال سے اِيْتَاءٌ بمعنی ادا کرنا، دینا۔ "اِتْيَانٌ" خاص ہے اور "مجئی" عام ہے۔

(۱۴) بَلَاغَةٌ: کے معنی فصاحت کے ہیں۔ يقال رجل بليغ اى فصيح جمع بُلَغَاءُ اور بلیغ کو اس لئے بلیغ کہتے ہیں کہ وہ اپنے مقصد میں کامیاب ہوتا ہے، یہ کرم سے ہے اور نصر سے بَلَغَ بَلِيْغًا اس کے معنی پہنچنے کے آتے ہیں، كما في التنزيل: هٰذَا بَلَاغٌ مُّبِيْنٌ. افعال ابلاغ بمعنی پہنچانا. ومنه التبليغ.

(۱۵) قُدَامَةُ: اس کا نام "ابوالولید جعفر" ہے یہ غایت درجہ کا فصیح وبلیغ تھا اس کی ایک کتاب بھی ہے اس کا نام "سِرُّ البلاغة" ہے یہ فن بلاغت میں ضرب المثل ہے۔

(۱۶) لَایَغْتَرِفُ: ۔ یہ اغتراف مصدر سے ہے۔ افتعال سے بمعنی چلو بھرنا اور ہاتھ میں پانی لینا از افتعال اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی چلو سے پانی لینا مصدر غَرْفًا ہے۔ کمافی التنزیل: اِلَّامَنِ اغْتَرَفَ غُرْفَةً بِيَدِهٖ ۔ (البقرہ) غُرْفَةٌ سے ماخوذ ہے۔

☆......☆......☆

اِلَّامِنْ فُضَالَتِهٖ وَلَایَسْرِیْ ذٰلِكَ الْمَسْرٰى اِلَّابِدَلَالَتِهٖ وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ. (نظم)

فَلَوْقَبْلَ مَبْكَاهَا بَكَيْتُ صَبَابَةً بِسُعْدٰى شَفَيْتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنَدُّمِ

ترجمۂ متن: ۔ مگر اس کے بچے ہوئے (پانی) سے۔ اور نہیں چلے گا اس (اندھیرے) راستہ میں مگر اس کی راہنمائی سے۔ اور اللہ اس کہنے والے کا بھلا کرے کیا خوب کہا ہے یا (اللہ ہی کے لئے ہے بھلائی کہنے والے کی)۔

(ترجمہ شعر: ۔ "پس اگر روتا میں، اس کے رونے سے پہلے (کبوتری سے پہلے) بوجہ عشق ومحبت ہونے سعدیٰ سے۔ تو شفا دیتا، میں اپنے نفس کو شرمندہ ہونے سے پہلے"۔

(۱) فُضَالَتِهٖ: (بضم الفاء) بمعنی بچا ہوا پانی، از نصر وسمع وامافضل یفضل وهو شاذ لایستعمل. قوله تعالىٰ: فَضْلًا مِنَ اللّٰهِ وَنِعْمَةً، وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ حَلِيْمٌ ۔ (الحجرات)۔

(۲) لَایَسْرِیْ: سیر کرنا، چلنا۔ یقال سَرٰى (ض) يَسْرِیْ سُرًى، مَسْرًى وسُرْيَانًا وسُرًى وسُرَايَةً بمعنی رات کو چلنا اس کی جمع سُرَاةٌ ہے وابن السر۔ یعنی رات کا مسافر سَارِيَةٌ جو مؤنث اَلسَّارِیْ کی ہے بمعنی وہ جماعت ہے جو رات کے وقت سفر کرے اور سری کے معنی عام طور پر رات کو چلنے کے معنی میں آتے ہیں، کمافی التنزیل: سُبْحَانَ الَّذِیْ اَسْرٰى بِعَبْدِهٖ لیلا. (بنی اسرائیل)

(۳) اَلْمَسْرٰى: صیغہ اسم ظرف یا مصدر میمی ہے. قدمر تحقیقه آنفا.

(۴) بِدَلَالَتِهٖ: دَلَّ نصر سے دَلَالَةً مصدر ہے بمعنی بتانا، رہنمائی کرنا۔ ضرب سے بمعنی ناز ونخرہ کرنا، یا دکھانا۔ دَلَالًا ودَلًّا مصدر ہے، کقوله تعالىٰ: هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ.

(۵) دَرُّ الْقَائِلِ: دراصل میں دودھ کو کہتے ہیں اور دودھ چونکہ اہل عرب بلکہ ہر ایک کے نزدیک عزیز ہوتا ہے اور اب خیر کثیر کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اس سے اوصاف حسنہ مراد ہوتے ہیں اسی موقع پر چار الفاظ بولے جاتے ہیں (۱) لله هو (۲) لله (۳) در القائل لله (۴) دره لافُضَّ فوهٗ. لافُضَّ فوه. یہ لفظ کلام کے حسن پر دلالت کرنے کیلئے بولا جاتا ہے اور اس کے معنی یہ ہے کہ اس کا منہ بند نہ کیا جائے اور للہ در القائل۔ اگر مضاف الیہ کی طرف دیکھا جائے تو فقط قول ہی پر دلالت کرنا چاہیئے۔ لیکن اس سے قطع نظر کی جائے تو یہ جمیع اوصاف کے حسن پر دلالت کیلئے مستعمل ہے اور للہ ہو یہ اوصاف اور ذات دونوں کے حسن پر دلالت کرتا ہے۔

(۶) فَلَوْقَبْلَ: یہ لَوْ، بَكَتُ پر داخل ہے جو کہ بعد میں مذکور ہے اور قبل ظرف مقدم ہے یہ "بکت" فعل کے متعلق ہے ضرورت شعر کی وجہ سے

نہ حصر کی وجہ سے۔ قبل کے معنی پہلے کے ہیں جو بعد کی نقیض ہے اور یہ ظرف زمان ہے معرب ہے جیسے: لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ.

(۷) مَبْکَاھَا: یہ مصدر میمی ہے بمعنی رونے کی جگہ۔ بَکٰی (ض) یَبْکِیْ بُکَاءً۔ اس سے بَکَیْتُ واحد متکلم کا صیغہ ہے، جیسے: فَلْیَضْحَکُوْا قَلِیْلًا وَّلْیَبْکُوْا کَثِیْرًا.

(۸) صَبَابَةً: عشق، محبت، شوق۔ از سمع یقال: صب الیه وہ اس پر عاشق ہوا۔ یقال صَبَّ (س) یَصَبُّ صَبَابَةً. یعنی وہ اس پر عاشق ہوا۔

(۹) بِسُعْدٰی: یہ معشوقہ کا نام ہے، جو شاعر کی معشوقہ تھی۔

(۱۰) شَفَیْتُ: شِفَاءٌ مصدر سے بمعنی شفاء دینا از ضرب اشتفاء از افتعال بمعنی شفا پانا یا شفاء حاصل کرنا۔ ومنه الشافی یعنی شفاء دینے والا، والجمع اشفیه و اشاف۔ کقوله تعالٰی: وَشِفَاءٌ لِّمَافِی الصُّدُوْرِ.

(۱۱) اَلنَّفْسُ: اس میں الف لام عوض مضاف الیہ کے ہے یعنی نفسی اور نفس کی جمع انفس ونفوس آتی ہیں، وفی التنزیل: اَللّٰہُ یَتَوَفَّی الْاَنْفُسَ۔ (الزمر)

(۱۲) قَبْلَ: بمعنی پہلے جو بعد کی ضد ہے اور یہ ظرف زمان ہے اور معرب ہے۔ تصغیر قبیل ہے اس کا مضاف الیہ کبھی حذف کر دیا جاتا ہے۔ اس حالت میں بناء علی الضم اور اعراب دونوں صورتیں جائز ہے خواہ تنوین لائیں یا نہ لائیں جیسے: مات الخلیفة ومات الوزیر قبل ومن قبل وقبلا ومن قبل. کمافی القران: لِلّٰہِ الْاَمْرُ مِنْ قَبْلُ وَمِنْ بَعْدُ.

(۱۳) اَلتَّنَدُّمُ: یہ ندامت سے مشتق ہے بمعنی بہت زیادہ پشمان ہونا۔ اس میں الف لام عوض میں مضاف الیہ کے ہے یعنی تندمی۔ اور ندامت بمعنی شرمندہ ہونا کیونکہ زیادتی الفاظ زیادتی معنی پر دلالت کرتی ہے. کقوله تعالٰی: وَاَسَرُّوا النَّدَامَةَ لَمَّارَاَوُا الْعَذَابَ.

☆......☆......☆

وَلٰکِنْ بَکَتْ قَبْلِیْ فَهَیَّجَ لِیَ الْبُکَا　　بُکَاهَافَقُلْتُ الْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ

وَاَرْجُوْ اَنْ لَّا اَکُوْنَ فِیْ هٰذَا الْهَذَرِ الَّذِیْ اَوْرَتُّهُ وَالْمَوْرِدِ الَّذِیْ تَوَرَّدْتُهُ.

ترجمہ: شعر (۲) لیکن وہ کبوتری روئی، میرے رونے سے پہلے، پس بھڑکا دیا (برانگیختہ کر دیا) میرے رونے کو اس کے رونے نے۔ پس میں نے برجستہ کہا (فورا) کہا کہ فضیلت تو متقدمین کیلئے ہے۔ ”اور میں امید کرتا ہوں کہ نہ ہونگا میں اس بے ہودہ گوئی میں جس میں میں پڑ چکا ہوں (یا اختیار کر چکا ہوں) اور اس گھاٹ جس میں میں اُتر چکا ہوں۔“

(۱) بَکَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی از ضرب بُکَاءٌ مصدر ہے بمعنی رونا اور افعال سے اِبْکَاءٌ مصدر ہے بمعنی رُلانا۔ قوله تعالٰی: فَمَابَکَتْ عَلَیْهِمُ السَّمَاءُ وَ الْاَرْضُ وَمَا کَانُوْا مُنْظَرِیْنَ۔ (الدخان) مر تحقیقه۔

(۲) قَبْلِیْ: یہاں قبل کا مضاف الیہ یا مضاف محذوف ہے ای قبل بکائی۔ اور قبل ظرف زمان ہے اس کی تصغیر قبیل آتی ہے، جیسے: وَلَقَدْجَاءَکُمْ یُوْسُفُ مِنْ قَبْلُ بِالْبَیِّنَاتِ.

(۳)فَهَیِّجَ: هَیَّجَ تَهْیِیْجًا. بمعنی بھڑکانا از تفعیل اس کا مجرد از ضرب ہے بمعنی ہلنا و برانگیختہ ہونا اور مجرد لازمی بھی آتا ہے. هَاجَ (ض) یَهِیْجُ هَیْجًا و هِیْجَانًا و هَیْجًا مصادر ہیں۔ اور مجرد و مزید دونوں سے بھڑکانے کے معنی میں ہیں۔ لیکن مزید میں زیادہ بھڑکانا (مبالغہ) ہے: ثُمَّ یَهِیْجُ فَتَرَاهُ مُصْفَرًّا. (الزمر)

(۴)اَلْبُکَاءَ: مصدر ہے بمعنی رونا، اول مفعول ہے اور ثانی "بُکَاهَا" فاعل ہے جو دوسرا ہے اور "بُکَاهَا" میں "ها" ضمیر معشوقہ کی طرف راجع ہے۔

(۵)فَقُلْتُ: قَوْلٌ مصدر سے بمعنی کہنا از نصر۔ اگر قیل ہو تو ضرب سے بھی آتا ہے بمعنی قیلولہ کرنا اور اقال یقیل افعال سے بمعنی فسخ کرنا. کقوله تعالیٰ: قُلْ اِنْ کُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِیْ.

(۶)اَلْفَضْلُ: میں الف لام استغراق کا ہے ای کل الفضل فضل بمعنی تمام فضیلت و بزرگی فَضَلَ (ن، س) یَفْضُلُ سے لیکن قلیل الاستعمال ہے. قوله تعالیٰ: ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَی النَّاسِ.

(۷)لِلْمُتَقَدِّمِ: متقدم اس کی ضد متاخر ہے یقال تَقَدَّمَ الْقَوْمُ یعنی قوم آگے بڑھی، از تفعل اور اس کا مجرد. قَدَمَ (ن) یَقْدُمُ قُدُوْمًا یعنی آگے بڑھا، قَدِمَ سمع سے بھی ہے بمعنی بہادری کرنا اور قَدِیْمٌ بمعنی پرانا، والجمع قُدَمَاءُ. مؤنث، قدیمة جمع قدیمات ہیں۔ قُدَائِمُ، قُدَامٰی بھی ہیں۔ قَدُمَ (ك) قَدَامَةً بمعنی بہت دیر تک اپنے وجود پر قائم رہنا چاہیے. لِمَنْ شَاءَ منکم اَنْ یَتَقَدَّمَ اَوْیَتَاَخَّرَ۔ (المدثر)

(۸)اَرْجُوْ: امید کرنا، اجوف واوی ہے۔ رَجَا یَرْجُوْ (ن) رَجَاءً و رُجُوًّا و رَجَاةً مَرْجَاةً۔ امید کرنا اور کبھی رَجَاءَ کے معنی خوف کے بھی آتے ہیں، جیسے قرآن میں ہے: مَالَکُمْ لَاتَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا. ای تخافون لله عظمة۔ اور رجاء کی جمع اَرْجَاءُ آتی ہے بمعنی طرف. کَمَافِی الْقُرانِ: وَالْمَلَكُ عَلٰی اَرْجَآئِهَا. (الحاقة)

(۹)اَکُوْنُ: یہ کون مصدر سے از نصر بمعنی ہونا تفعیل سے بمعنی بنانا۔ یہ افعال ناقصہ میں سے ہے، کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ. (البقرہ)

(۱۰)اَلْهَذَرُ: بمعنی بے ہودہ گوئی از ضرب و نصر، مر تحقیقه۔

(۱۱)اَوْرَدْتُهٗ: اس کا مصدر "اِیْرَادٌ" ہے بمعنی وارد کرنا "وَرْدٌ" سے ماخوذ ہے. یقال: وَرَدَ (ض) یَرِدُ. وُرُوْدًا ای حضر مجرد ضرب سے لازم آتا ہے۔ وفی القران: وَاِنْ مِنْکُمْ اِلَّا وَارِدُهَا. ومنه المورد. والجمعُ مَوَارِدُ. بمعنی جائے ورود، گھاٹ۔ افعال سے بمعنی جانور کا گھاٹ میں پہنچا دینا، یا لے آنا۔

(۱۲)تَوَرَّدْتُهٗ۔ از باب تفعل اس کا مصدر "تَوَرُّدٌ" ہے بمعنی بتکلف وارد ہونا، یا گھس جانا۔ اور تورد کے معنی سرخ ہو جانا بھی ہے، جیسے وَرْدٌ ہے بمعنی گلاب کا پھول کقوله تعالیٰ: وَبِئْسَ الْوِرْدُ الْمَوْرُوْدُ۔ (ہود)

☆......☆......☆

كَالْبَاحِثِ عَنْ حَتْفِهِ بِظِلْفِهِ. وَالْجَادِعُ مَارِنَ اَنْفِهِ بِكَفِّهِ فَاُلْحَقَ بِالْاَخْسَرِيْنَ اَعْمَالًا الَّذِيْنَ ضَلَّ سَعْيُهُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَهُمْ يَحْسَبُوْنَ اَنَّهُمْ يُحْسِنُوْنَ صُنْعًا.

ترجمہ:۔ مانند اس جانور کے جو تلاش کرتا ہے اپنی موت کو اپنے پیر (کھر) سے (خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مارتا ہے) اور اس شخص کی طرح جو اپنی ناک کو (ناک کے نرمہ کو) اپنے ہاتھ سے کاٹنے والا ہو (یا ان کی طرح نہ ہو جاؤں) پس شامل نہ کر دیا جاؤں ان لوگوں کے ساتھ جو اپنے اعمال وافعال کے لحاظ سے نقصان والے ہیں اور جن کی کوشش دنیا کی زندگی میں بیکار ہوگئی ہے (ہو چکی ہے) حالانکہ وہ لوگ اپنے گمان کے مطابق اچھے کام کر رہے ہیں۔

(۱) كَالْبَاحِثِ: بحث مصدر سے ہے از فتح بمعنی تحقیق کرنا، تلاش کرنا اور بحث کی جمع ابحاث آتی ہے اور وہ معدن (کان) جس سے سونا چاندی تلاش کیا جائے اور کھودا جائے۔ يُقال بحث في الارض یعنی اس نے جگہ کو کھودا، ومنه المباحثه بمعنی ایک دوسرے کو آزمانا۔ اعلم ان البحث طلب الشيء تحت التراب. والمحاولة: طلب الشيء بالحيلة. والالتماس: طلب الشيء باللمس. والمزاولة: طلب الشيء بالمعالجة.

(۲) عَنْ حَتْفِهِ بِظِلْفِهِ: حتف کے معنی موت کے آتے ہیں (اس کا فعل نہیں آتا) اس کی جمع حُتُوْف ہے اور حَتْفٌ بمعنی بستر پر بغیر زخم کے مرنا، اور ظِلْف (بالکسر) بمعنی بکری و ہرن وغیرہ کے کھر کو کہتے ہیں جو چرا ہوا ہوتا ہے اس کی جمع اَظْلَاف ہے. قال ابن السكيت يقال رِجْلُ الانسان قَدَمٌ، وَحَافِرٌ للفرس، وَخَف البغل، وخف البعير والنعامة، وظلف البقرة والشاة والظبى. كمافى الحديث: فَتَطَؤُهُ بِاَظْلَافِهَا۔ (افاضات، ۱/۲۷)

(۳) وَالْجَادِعُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔ جَدَعَ (ف) جَدْعًا، اس نے کاٹا اور سمع سے جَدِعَ جَدَعًا بمعنی اس نے ناک کان، ہاتھ اور ہونٹ کاٹے، فهو اَجْدَعُ.

(۴) مَارِنَ: ناک کے نرم حصہ کو کہتے ہیں، جمع مَوَارِن آتی ہے از نصر مصادر مُرُوْنَةً، مُرُوْنًا و مَرَانَةً بمعنی سختی میں نرمی کا ملا ہونا اور کرم سے مَرْنًا، مصدر بمعنی نرم ہونا۔ فى الحديث: وَفِى الْمَارِنِ الدِّيَّةُ الخ.

(۵) اَنْفٌ: ناک اس کی جمع اَنَافٌ و اُنُوْفٌ آتی ہیں، اَنِفَ سمع سے اَنَفًا بمعنی تکبر کرنا، ضرب سے بمعنی ناک پر مارنا۔

(۶) كَفٌّ: ہتھیلی۔ اس کی جمع اَكُفٌّ و كُفُوْفٌ و اَكْفَافٌ آتی ہیں، كَفَّ (ن) يَكُفُّ كَفًّا بمعنی روکنا، جمع کرنا۔ متعدی لازمی دونوں مستعمل ہیں. كمافى الحديث: المؤمنُ اخوُ المؤمنِ يكفُّ عليه ضَيْعتهُ اى يجمع عليه معيشته ويضمها اليه.

(۷) فَاُلْحَقَ: یہ الحاق مصدر سے ہے از افعال بمعنی ملا دینا، لاحق کرنا، لاحق ہونا۔ اس کا مجرد، لَحِقَ (س) يَلْحَقُ لَحْقًا، لَحَاقًا۔ بمعنی لاحق ہونا. وفى القنوت: اِنَّ عَذَابَكَ بِالْكُفَّارِ مُلْحِقٌ اى لاحقٌ.

(۸) بِالْاَخْسَرِيْنَ: یہ اَخْسَرُ (اسم تفضیل) کی جمع ہے، خَسِرَ (س) خُسْرًا و خَسَارًا و خَسَارَةً و خُسْرَانًا بمعنی گمراہ ہونا، ہلاک ہونا، نقصان اٹھانا، جو ربح کی ضد ہے اور ضرب سے خَسْرًا و خُسْرَانًا بمعنی کم کرنا، برباد کرنا۔ كمافى التنزيل: خسر

اَلدُّنْیَاوَالْآخِرَةِ.

(۹)اَعْمَالًا: یہ عمل کی جمع ہے یہ "اَخْسَرِیْنَ" کی تمیز ہے عمل کے معنی کام کاج کرنے کے ہیں، جس میں قصد وارادہ کودخل ہواور عَمِلَ(س)عَمَلًا مصدر ہے، العامل بمعنی گورنروحاکم جمع عُمَّال و عَامِلُوْن ہیں، وفی التنزیل: مَنْ عَمِلَ صَالِحًافَلِنَفْسِهٖ.

(۱۰)ضَلَّ: یہ ازضرب اس کے مصدر ضَلَالٌ و ضَلَالَةٌ آتے ہیں بمعنی گمراہی، جو ہدایت کی ضد ہے کمافی التنزیل: قُلْ اِنْ ضَلَلْتُ فَاِنَّمَااَضِلُّ عَلٰی نَفْسِی (سبا)۔ومنه الضال بمعنی گمراہ۔ جمع ضَالُّوْنَ و ضُلَّالٌ ہیں "ضل سعیه" کامیاب نہیں ہوا، اِضْلَالٌ و تَضْلِیْلٌ کے معنی گمراہ کرنے کے ہیں۔ سمع وحسب سے بھی لکھا ہے اہل حجاز سمع سے اور اہل نجد ضرب سے کہتے ہیں۔

ضال اور ضل میں فرق: پوشیدہ نہ رہے کہ ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ ضال: وہ گمراہ ہے جس کی راہ پانے کی امید نہ ہو اور ضل وہ ہے جو مطلق راہ گم کنندہ ہو خواہ یہ راہ پائے یا نہ پائے۔

(۱۱)سَعْیُهُمْ: یہ از فتح بمعنی کام کرنا و چلنا دوڑنا۔ یُقَالُ سَعٰی اِلَیْهِ. اس نے ارادہ کیا۔ کمافی التنزیل: وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّامَاسَعٰی(النجم) معناه الاماعمل. قال الزجاج اصل السعی فی کلام العرب التصرف فی کل عمل. سَاعٍیْ بمعنی قاصد جمع سُعَاةٌ.

(۱۲)اَلْحَیٰوةُ: یہ موت کی ضد ہے، حَیِیَ(س)حَیَاةً بمعنی باحیات ہونا۔ حَیَ(ض) یَحْی حَیًّا. زندہ کیا۔ حَیٌّ کی جمع احیاء ہے۔ وفی القران: وَمَاالْحَیٰوةُالدُّنْیَااِلَّامَتَاعُ الْغُرُوْرِ.

(۱۳)اَلدُّنْیَا: یہ آخرت کی ضد ہے اس کا مصدر "دُنُوٌّ" غیر مہموز ہے: دَنَا(ن) یَدْنُوْدُنُوًّافهو دَانٍ بمعنی قریب ہونا، کیونکہ دنیا آخرت کے قریب ہے دنیا کی جمع دُنًی آتی ہے۔ ومنه الادنی جب اس کی نسبت دنیا کی طرف ہوتو دنیوی یا دنیاوی کہیں گے۔ دَنِیَ(س)یَدْنٰی دَنًاو دنَایَةً بمعنی ضعیف وحقیر ہونا۔

(۱۴)یَحْسَبُوْنَ: گمان کرنا، مصدر حَسِبَ(ح،س)حُسْبَانًاو مَحْسَبَةً بمعنی گمان کرنا۔ اور نصر سے حَسْبًاو حِسَابًاو حِسْبَانًا وحِسْبَةً و حِسَابَةً بمعنی شمار کرنا۔

(۱۵)یُحْسِنُوْنَ: اِحْسَان۔ مصدر ازافعال بمعنی احسان یا اچھا کام کرنا. کقوله تعالٰی: اِنْ اَحْسَنْتُمْ اَحْسَنْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ وَاِنْ اَسَاءَ تُمْ فَلَهَا.

(۱۶)صُنْعًا: بمعنی کاریگری، کام، رزق، احسان. صَنَعَ(ف) صَنْعًاو صُنْعًا. اس کی جمع اَصْنَاع۔ صنع اور فعل میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ فعل کا اطلاق عام ہے کہ اس میں کسی خاص ہنر کا دخل ہو یا نہ ہو، اور اس کی نسبت انسان، حیوان اور جمادات سب کی طرف ہوتی ہے، کیونکہ عمل حیوان کیلئے ہے، جماد کیلئے نہیں۔ اور صنع خاص انسانی عمل کا نام ہے، اور اس میں کچھ فنکاری بھی ہو۔

☆......☆......☆

عَلٰی اَنِّیْ وَاِنْ اَغْمَضَ لِیَ الْفَطِنُ الْمُتَغَابِیْ وَنَضَحَ عَنِّیَ الْمُحِبُّ الْمُحَابِیْ لَااَكَادُ اَخْلُصُ مِنْ غُمْرٍجَاهِلٍ

اَوْذِیْ غِمْرٍ مُتَجَاهِلٍ یَضَعُ مِنِّیْ لِهٰذَاالْوَضْعِ.

ترجمہ:۔ باوجود اس کے اگر کوئی (ذکی) یا سمجھ دار بتکلف اپنے آپ کو غبی بنا کر میرے عیوب سے چشم پوشی کر بھی لے۔ یا کوئی میرا شریف دوست محبت کرنے والا (ہمدرد) میری طرف سے (طعنۂ دشمن کو) دفع بھی کردے۔ تب بھی میں چھٹکارا نہیں پاسکوں گا ناتجربہ کار (بھولے بھالے) جاہل سے اور سخت کینہ وحسد رکھنے والے جاہل سے۔ اور گھٹائے گا وہ میرے مرتبہ کو اس تصنیف یا مقامات کی وجہ سے۔

(۱)اَغْمَضَ: یہ اِغْمَاضٌ مصدر سے بمعنی آنکھ بند کرنا از افعال۔ اصطلاح میں اِغْمَاض کے معنی بیع میں درگذر کرنا۔ اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی چھپانا. کمافی التنزیل: اِلَّااَنْ تُغْمِضُوْا فِیْهِ. اور ضرب سے بمعنی معاملہ میں چشم پوشی کرنا اور سمع سے بھی آتا ہے۔

(۲)اَلْفَطِنُ: یہ صفت مشبہ ہے بمعنی صاحب فطانت یعنی چالاک، ہوشیار وصاحب فہم. از نصر وسمع اور کرم سے بھی آتا ہے۔ اور یہاں فَطِنٌ کا موصوف محذوف ہے ای رَجُلٌ فَطِنٌ، پوری تحقیق گذر چکی ہے۔

(۳)اَلْمُتَغَابِیْ۔ اس کا مصدر تَغَابِیْ از تفاعل بمعنی جان بوجھ کر غبی بننا اس کا مجرد غباوت آتا ہے، بمعنی کم فہمی از سمع۔ یقال: غَبِیَ غَبَاوَۃً بمعنی کند ذہن ہونا وجاہل ہونا۔ غبی کی جمع اَغْبِیَاءُ و اَغْبَاءُ آتی ہیں۔

(۴)نَضَحَ: نَضَحَ (ف،ض) نَضْحًا بمعنی دور کیا و دفع کیا اور چھڑکنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے، یقال: نضح عن نفسه: دفاع کرنا۔

(۵)اَلْمُحِبُّ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از افعال بمعنی دوست یقال: اُحِبُّهٗ ای وَدُّهٗ وحبه یعنی اس سے محبت کی حُبَّ الشیء بمعنی رغبت کرنا کسی چیز کی۔ اس کا مجرد ضرب سے ہے، مر تحقیقه. کقوله تعالیٰ: اَشَدُّ حُبًّالِلّٰهِ۔(البقرہ)

(۶)اَلْمُحَابِیْ: اس کا مصدر مُحَابَاۃً وَحِبَاءً ہے بمعنی بہت زیادہ عطا کرنے والا، دوستی کرنا اور کسی کو اپنا حق معاف کرنا اس کا مجرد حُبًّا ہے جس کے معنی مطلق عطا یا قلیل عطاء کے ہیں۔ حَبَا(ن) یَحْبُوْحَبوًا۔ جس کے معنی بغیر بدلے کے عطا کرنے کے ہیں حَبَاهٗ عن كذااى منعه۔ صلوۃ التسبیح کی حدیث میں ہے۔ الا احبك الاامنحك اى الاعطيك.

(۷)لَااَکَادُ: کَادَیَکَادُکَوْدًاوَمَکَادًاوَمَکَادَۃً۔ بمعنی قریب ہونا اور کام نہ کرنا۔ واز سمع اور کَادَ(ض) یَکِیْدُکَیْدًا بمعنی مکر وفریب کرنا۔ اور یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اس کی خبر پر ان شاذ ونادر داخل ہوتا ہے اور کَادَ، ارادہ کرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، کمافی القراٰن: اَکَادُاُخْفِیْهَالِتُجْزٰی. ای اُرِیْدُاُخْفِیْهَا۔(طٰہ)

(۸)اَخْلَصُ: خَلَصَ(ن) خُلُوْصًاوخَلَاصًا بمعنی خالص ہونا، نجات پانا وسالم رہنا، مر تحقیقه۔

(۹)غُمْر: (بضم الغين وسكون الميم) بمعنی ناتجربہ کار شخص اس کی جمع اَغْمَارٌ از کرم اور نصر وضرب سے بمعنی ڈھانپ لینا، بلند ہونا اور مصیبت کو بھی غُمر کہتے ہیں اور (بفتح الغين) غَمر بمعنی ماء کثیر جمع اَغْمَار اور سمع سے بھی آتا ہے از نصر غَمْرًا بمعنی بلند ہونا ڈھکنا۔

(۱۰)جَاهِلٌ: صیغہ اسم فاعل۔ بمعنی بیوقوف، ابلہ، یہ علم کی ضد ہے جھل سے ماخوذ ہے از سمع جاہل کی جمع جُهَلٌ و جُهَلَاءُ اور جُهَّالٌ

آتی ہیں، اسی سے متجاھل ہے جو بتکلف جاہل بنے۔ وفی القران: اِنَّهٗ كَانَ ظَلُوْمًا جَهُوْلًا. (الاحزاب)

(۱۱) ذِیْ غِمْرٍ: یعنی کینہ وحاسد پرور جاہل۔ از سمع۔ اور کرم سے مصدر غَمَارَةً و غُمُوْرَةً بمعنی جاہل ہونا، مر تحقیقہ۔

(۱۲) یَضَعُ: از فتح روک دینا، ایجاد کرنا، لکھنا، گرادینا، کسی کو مرتبہ سے کم کر دینا، بلند کرنا، نکیر کرنا اور کمینہ ہونا نصر سے، اس کے معنی اختراع کے بھی ہیں یقال هذا حديث موضوع وضع کے معنی بنانے کے بھی ہیں، مصدر ضَاعَةً وضعَةً. وفی التنزیل: وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ. (الرحمٰن)

☆......☆......☆

وَيُنَدِّد بِاَنَّهٗ مِنْ مَنَاهِي الشَّرْعِ وَمَنْ نَقَدَ الْاَشْيَاءَ بِعَيْنِ الْمَعْقُوْلِ وَاَنْعَمَ النَّظَرَ فِيْ مَبَانِي الْاُصُوْلِ نَظَمَ هٰذِهِ الْمَقَامَاتِ فِيْ سِلْكِ الْاِفَادَاتِ .

ترجمہ:۔ اور پکار کر (چلاکر) کہے گا کہ تحقیق کہ یہ (تصنیف) ممنوعات شرعیہ میں سے ہے، (کیونکہ اس میں ...وغیرہ ہے) اور لیکن جو شخص اشیاء کو عقل کی آنکھ سے دیکھتا ہے (دیکھے گا) اور کلام کی بنیادوں کو گہری نظر سے دیکھے گا، تو وہ پروئے گا ان مقامات کو افادات کی لڑی میں۔

(۱) یُنَدِّدُ: اس کا مصدر تَنْدِیْدٌ ہے بمعنی مشہور کرنا، متفرق کرنا، آواز بلند کرنا۔ از تفعیل یہ نِدٌّ سے ماخوذ ہے جس کے معنی مقابل، شریک بنانے کے ہیں، جمع اَنْدَادٌ ومنه قوله تعالٰى: وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّتَّخِذُ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْدَادًا. (البقرہ) اس کا مجرد از ضرب ہے بمعنی بھاگنا، بدکنا۔ یقال: نَدَّ الْبَعِيْرُ نُدُوْدًا. وفی الشعر: لَاضِدَّ وَلَانِدَّ وَلَاحَدَّ لِمَوْلٰى

(۲) مَنَاهِیْ: یہ جمع ہے مَنْهِیٌّ کی بمعنی امر ممنوع، اس کا مصدر "نَهْیٌ" ہے از فتح و سمع بمعنی روکنا و منع کرنا، کمافی التنزیل: وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ (النحل). نُهیَه (بضم النون) بمعنی عقل والجمع نُهٰى بمعنی فاعل، روکنے والا۔ واز کرم، بہت زیادہ عاقل ہونا، مصدر نَهَاوَةً، کیونکہ عقل انسان کو برائی سے روکتی ہے۔

(۳) اَلشَّرْعُ: یہ مصدر ہے بمعنی شریعت و دین۔ ومنه الشريعة بمعنی سنت واحکام باری تعالٰی: والجمع شرائع از فتح شَرْعًا وشُرُوْعًا بمعنی شروع کرنا، سیدھا کرنا، قریب ہوجانا، لکھنا، جاری کرنا، شرع بمعنی مشروع کمافی التنزیل: شَرَعَ لَكُمْ مِنَ الدِّيْنِ مَا وَصّٰى بِهٖ نُوْحًا. ای اظهر.

(۴) نَقَدَ: از نصر اس کا مصدر "نَقْدٌ" ہے بمعنی پرکھنا، اور سمع سے، ٹوٹ جانا. نَقْد. دراہم جمع نُقُوْدٌ. مثال: النقود تحل العقود۔

(۵) اَلْاَشْيَاءَ: یہ شیء کی جمع ہے، اس کو غیر منصرف پڑھتے ہیں، وجہ یہ ہے کہ اصل میں شیاء تھا اس میں الف ممدودہ غیر منصرف کا سبب ہے، جمع الجمع اشياوات۔ شَيِءَ (س۔ف) شَيْئًا مصدر ہے بمعنی ارادہ کرنا. مَشِيئَةً، مَشَاءَةً بھی مصادر ہیں، وفی القران: وَكُلُّ شَيْءٍ عِنْدَهٗ بِمِقْدَارٍ ۔ (الرعد)

(٦) عَيْنٌ: بمعنی آنکھ، پتلی، پلک وغیرہ کے مجموعہ کو کہتے ہیں۔عین کے معنی ''خیار کل شیء'' بھی آتے ہیں۔اس کی جمع عیان و عُيُون اَعْيُنٌ اوراَعْيُنَاتٌ جمع الجمع ہے، کمافی التنزيل: لَهُمْ اَعْيُنٌ لَايُبْصِرُوْنَ بِهَا ۔(الانعام)۔عین کی تصغیر ''عُيَيْنَةٌ'' آتی ہے۔عَيْنٌ، جاسوس کے معنی بھی مستعمل ہے. عَيِنَ(س) عَيْنًا وعَيْنَةً بمعنی آنکھ کی سیاہی بڑھ جانا۔عاينه مُعَايَنَةً۔مفاعلہ سے۔

(٧) اَلْمَعْقُوْلُ: یہ عقل سے مشتق ہے،ازضرب معقول مصدر ہے، جو بروزن مفعول مصدر میمی ہے، کمافی القران: وَمَايَعْقِلُهَا اِلَّاالْعَالِمُوْنَ.(العنکبوت)

(٨) اَنْعَمَ: ازافعال مصدر اِنْعَامٌ بمعنی باریک نظر سے،غور و تحقیق سے دیکھنا۔ومنہ امعان بمعنی بہت دیر تک فکروغور کرنا،اس کا مجرد نصروسمع وفتح سے آتا ہے۔بمعنی اچھا،نرم،فراخ ہونا،یقال نعم الرجلُ نعمةً.

(٩) اَلنَّظَرَ: یہ مصدر ہے بمعنی آنکھ سے دیکھنا۔نظر(ن،س) ینظر نَظْرًا ومَنْظَرًا ومَنْظَرَةً،وفی التنزيل: وَاَغْرَقْنَا آلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۔(البقرہ) روىت اور نظر میں فرق: ان دونوں میں چند وجوہ سے فرق ہے(١) رویت تو مرئی کے ادراک کو کہتے ہیں اور نظر کہتے ہیں آنکھ سے متوجہ ہوکر دیکھنے کو۔(٢) دوسرا فرق یہ ہے کہ بقول بعض نظر صرف آنکھ سے متوجہ اور دیکھنے کو کہا جاتا ہے اور رویت عام ہے چاہئے آنکھ سے دیکھے یا قلب سے ہواور ''مرئی'' کوئی چیز ادراک کرنے کو کہتے ہیں۔

(١٠) مَبَانِيْ: یہ،مبنیٰ کی جمع ہے یامبنی کی جمع اور مبانی بمعنی اصول، مجموعہ وقواعد معلومہ کو کہتے ہیں اور بَنٰی (ض) يَبْنِي بَنْيًا،بِنَاءً،بُنْيَانًا بِنَايَةً،بِنْيَةً بمعنی بنانا،تعمیر کرنا۔جیسے حدیث میں: بُنِيَ الْاِسْلَامُ عَلٰى خَمْسٍ.

(١١) الْاُصُوْلُ: یہ اصل کی جمع ہے،یقال اصل الشيء ای صار ذااصل ۔یہ کرم سے اِصَالَةً بمعنی اصل ہونا،آتا ہے جو فرع کے بالمقابل ہے،اوراصل، جڑ کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔

(١٢) نَظَمَ: يَنْظِمُ نَظْمًا ازضرب بمعنی پرونا،قدمر تحقيقه.

(١٣) سِلْكٌ: جمع اَسْلَاكٌ یعنی وہ دھاگہ جس پر موتی وغیرہ پروئے جاتے ہیں،اس کا اطلاق اس دھاگہ پر بھی ہوتا ہے جس سے کپڑے سئے جاتے ہیں اور سلک کا اطلاق خاص موتی کے دھاگہ پر ہوتا ہے۔اور سمط: وہ دھاگہ جس میں جواہرات پروئے جاتے ہیں، سلك ازنصر بمعنی چلنا۔ومنہ مسلك والجمع مسالك بمعنی راستہ وداخل کرنا،اور خیط: عام ہے چاہے اس میں موتی پروئے یا کپڑے وغیرہ سیئے۔اس سے۔سلک،سمط اور خیط میں فرق: بھی واضح ہوگیا''۔ كَذٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ. (الحجر)

(١٤) اِفَادَات: یہ اِفَادَةٌ کی جمع ہے بمعنی فائدہ۔افادہ اور استفادہ میں فرق یہ ہے کہ افادہ بمعنی کسی کو فائدہ دینا اور استفادہ بمعنی کسی سے فائدہ حاصل کرنا۔افادہ کا اطلاق معلم پر،اور استفادہ کا اطلاق متعلم پر ہوتا ہے۔یہ فَادَ(ض) يَفِيْدُ سے مشتق ہے بمعنی نفع وفائدہ دینا۔

☆......☆......☆

وَسَلَكَهَا مَسْلَكَ الْمَوْضُوْعَاتِ عَنِ الْعَجْمَاوَاتِ وَالْجَمَادَاتِ وَلَمْ يُسْمَعْ بِمَنْ نَبَا سَمْعُهُ عَنْ تِلْكَ الْحِكَايَاتِ اَوْاَثَّمَ رُوَاتَهَا فِيْ وَقْتٍ مِّنَ الْاَوْقَاتِ. ثُمَّ اِذَاكَانَتِ الْاَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ

ترجمہ:۔اور شامل کرے گا ان مقامات (حکایات یا کہانیوں) کو جو حیوانات اور جمادات (کی زبان) سے لکھے گئے ہیں یا (وضع کے گئے ہیں، جیسے کلیلہ دمنہ وغیرہ) اور نہیں سنا گیا (کسی شخص سے) کہ کسی کانوں نے اعراض کیا ہو ان حکایات کو سننے سے۔ یا گنہگار سمجھا ہو اس کے بیان کرنے والے کو کسی وقت، پھر جب کہ اعمال کا دارو مدار نیتوں پر ہے۔

(۱) سَلَکَهَا: یہ سَلَکَ فعل ماضی ہے بمعنی چلنا، جانا نصر سے ومنہ مَسْلَکٌ وفی التنزیل: كَذٰلِكَ سَلَكْنَاهُ فِيْ قُلُوْبِ الْمُجْرِمِيْنَ۔ (الشعراء)

(۲) اَلْمَوْضُوْعَات: یہ موضوع کی جمع ہے، بمعنی مخترعات، اس میں جو الف لام داخل ہے وہ معنی میں اَلَّذِيْنَ کے ہیں، اور "الموضوعات" سے مراد وہ تصانیف ہیں جو چوپایوں، پتھروں وغیرہ کی زبان میں لکھی گئی ہیں، جن کی حقیقت کچھ نہیں اس سے مصنف کا مقصد طالب علموں کو سکھلانا ان کی استعداد و قابلیت میں اضافہ کرنا مقصود ہے۔

(۳) اَلْعَجْمَاوَاتِ: یہ عَجْمَاء کی جمع ہے بمعنی گونگا۔ اس سے مراد جانور ہیں از نصر بمعنی نقطہ دینا۔ اور کرم سے بمعنی لکنت و گونگا ہونا۔

(۴) اَلْجَمَادَاتِ: یہ جماد کی جمع ہے اور "جُمُوْدَةٌ" سے مشتق ہے جس کے معنی جمنے اور بستہ ہونے کے ہیں، از نصر "جمادات" وہ اشیاء ہیں، جس میں نہ حیات ہو اور نہ نشوونما ہو اس سے مقصد مصنف کا متعلمین کو سکھلانا و قابلیت میں اضافہ کرنا مقصود ہے۔

(۵) وَلَمْ يُسْمَعْ: سمع سے يقال سمع سَمْعًا و سِمَاعًا و سَمَاعَةً. اس نے سنا، اس سے مراد "قوت سامعہ" ہے جو کان سے سنے ومنه استماع بمعنی کان لگا کر سننا۔ وفی القران: قَدْ سَمِعَ اللهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ. (المجادلة)

(۶) نَبَا: یہ نُبُوٌّ سے ماخوذ ہے، بمعنی ارتفع من الارض۔ دور ہونا، جدا ہونا، از فتح۔ اس کے معنی اُچٹ جانے کے بھی آتے ہیں، نَبْوَةٌ کے معنی نفرت کرنے کے بھی آتے ہیں باب فتح سے ہے، نَبَا (ف) نَبْوًا بمعنی دور ہوا و جدا ہوا۔ اور نصر سے اعراض کرنا، نَبَا (ن) يَنْبُوْ نَبْوًا، بمعنی دور ہونا، الگ ہونا، کمافی حدیث الاحنفؓ: قدمنا علی عمر مع وفد فنبت عيناه عنهم و وقعت علی. ای تجافی فی نظره و لم ينظر اليهم. نَبَاءٌ بمعنی غیر مقبول ہونا، نفرت کرنا۔ يقال "لِكُلِّ سَيْفٍ نَبْوَةٌ وَلِكُلِّ جَوَادٍ كَبْوَةٌ"۔ نباء مہموز کے ساتھ بمعنی خبر، جو یہاں مراد نہیں۔

(۷) سَمْعَهٗ: سَمْعٌ کے معنی کان کے ہیں، اس جمع اسماع ہے اور یہ اصل میں مصدر ہے (مصدر تثنیہ، جمع نہیں ہوتا) اس کا اطلاق واحد و جمع پر بھی ہوتا ہے، جیسے: خَتَمَ اللهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَعَلٰى سَمْعِهِمْ اور جمع الجمع اسامع و اساميع ہیں۔

(۸) اَلْحِكَايَاتُ: یہ حِكَايَةٌ کی جمع ہے، بمعنی نقل کرنا۔ یہ مفعول کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے یعنی مُحْكَى از ضرب۔

حکایت اور نقل میں فرق: واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان فرق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ "حکایت" کہتے ہیں بیانِ حال کو اور "نقل" کہتے ہیں بیانِ قول کو۔ اور کبھی ایک کا دوسرے پر بھی اطلاق ہوتا ہے۔ (مسودۂ مؤلف ص: ۳۰)

(۹) اَثَّمَ: اس کا مصدر تَأْثِيْمٌ ہے از تفعیل بمعنی گناہ کی طرف نسبت کرنا۔ اِثْمٌ سے ماخوذ ہے اس کا مجرد ضرب و سمع سے ہے بمعنی گنہگار ہونا۔ کمافی الحدیث: وَالْاِثْمُ مَا حَاكَ فِيْ صَدْرِكَ.

(۱۰) رُوَاۃ: یہ راوی کی جمع ہے بمعنی نقل کرنے والا۔ جیسے دَاعِی کی جمع دُعاۃ ہے۔ رَوَی (ض) یَرْوِیْ رِوَایَۃً بمعنی روایت کرنا۔ از سمع سیراب ہونا۔ رَوِیَ رَیًّا.

(۱۱) وَقْتٌ: مصدر ہے ضرب سے وقت مقرر کرنا۔ وقت بمعنی زمانہ کی مقدار والجمع اوقات، وَقَتَ (ض) یَقِتُ وَقْتًا۔ ای اذا بین له وَقْتًا. ومنه کقوله تعالٰی: اِنَّ الصَّلٰوۃَ کَانَتْ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ کِتَابًا مَوْقُوْتًا (النساء) ای موقتا مقدارا.

اوان، حین اور وقت میں فرق: ان تینوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ وقت زمانہ کی اس مقدار کو کہتے ہیں جو کسی کام کیلئے مقرر کر لی جائے۔ اور اوان اور حین وہ زمانہ ہے جو تھوڑا ہو یا بہت خواہ کسی وقت کیلئے مقرر کیا جائے یا نہ کیا جائے۔

(۱۲) اَعْمَالٌ: یہ عمل کی جمع ہے از سمع بمعنی کام کرنا، اور اسی سے تفعیل واستعمال معاملہ تعامل آتا ہے، عامل کی جمع عاملون وعُمَّال.

(۱۳) بالنِّیَّاتِ: یہ نِیَّۃٌ کی جمع ہے بمعنی ارادہ، قصد، پختہ ارادہ کبھی یاء کو مشدد سے مخفف بھی کر لیا جاتا ہے۔ یہ نَوَاۃٌ سے مشتق ہے بمعنی تخم، گٹھلی کمافی الحدیث: اِنَّمَا الْاَعْمَالُ بِالنِّیَاتِ: مصدر نِیَّۃٌ و نِیَۃٌ و نَوَاۃٌ ہیں بمعنی قصد وارادہ کرنا. نَوٰی (ض) نِیَّۃً. ارادہ کرنا اور ناوَا مُنَاوَاۃً بمعنی دشمنی کرنا۔ نَوَّہَ تَنْوِیْھًا تفعیل سے بلند کرنا، نَوَّہَ بِہٖ، شہرت دینا، تعریف کرنا، ہمت افزائی کرنا۔

☆......☆......☆

وَبِھَا انْعِقَادُ الْعُقُوْدِ الدِّیْنِیَّاتِ فَاَیُّ حَرَجٍ عَلٰی مَنْ اَنْشَاءَ مُلَحًا لِلتَّنْبِیْهِ لَا لِلتَّمْوِیْهِ وَنَحَابِھَا مَنْحَی التَّھْذِیْبِ لَا الْاَکَاذِیْبِ وَھَلْ ھُوَفِیْ ذٰلِكَ اِلَّا بِمَنْزِلَةِ مَنْ اِنْتَدَبَ لِتَعْلِیْمٍ

ترجمہ:۔ اور ان ہی پر (نیتوں پر) دینی معاملات کا انعقاد ہوتا ہے۔ پس کیا الزام ہے اس شخص پر جس نے تصنیف کی ہیں نمکین باتیں، لوگوں کی بیداری کے لئے۔ نہ کہ ملمع سازی کے لئے۔ اور اس سے مقصد درستگئ اخلاق ہے نہ کہ جھوٹی باتیں۔ اور وہ (مصنف) اس انشاء پردازی میں مثل اس شخص کے ہے کہ جس نے علم سکھانے کے لئے پکار کا جواب دیا ہو (لبیک کہا ہو)۔

(۱) وَبِھَا انْعِقَادُ: "بِھَا" کا متعلق "انعقاد" ہے، اس کی تقدیم حصر کے لئے ہے اِنْعِقَادٌ یہ مصدر انفعال ہے، یہ عقد سے مشتق ہے، یعنی کسی امر کو کوشش سے حاصل کرنے کو عقد کہتے ہیں۔ اور اسکے حاصل ہو جانے کو انعقاد کہتے ہیں، مجرد ضرب سے ہے بمعنی گرہ لگانا، معاہدہ کرنا، بند کر دینا. کقوله تعالٰی: بِمَا عَقَدْتُمُ الْاَیْمَانَ۔ (المائدہ)

(۲) اَلْعُقُوْدُ: یہ عقد کی جمع ہے اس کے معنی عہد کے آتے ہیں. کمافی التنزیل: یَا اَیُّھَا الَّذِیْنَ آمَنُوْا اُوْفُوْا بِالْعُقُوْدِ۔ (المائدہ) از ضرب جو ضد الحل ہے۔ قدم تحقیقہ آنفا۔

(۳) اَلدِّیْنِیَّاتُ: یہ منسوب ہے دین کی طرف، باب تفعل سے تدین بمعنی مذہب اختیار کرنا۔ دین بمعنی جمادینا یُقَالُ: کَمَا تَدِیْنُ تُدَانُ. دین ملت کو کہتے ہیں لانه یملی ۔ دَانَ یَدِیْنُ (ض) دِیْنًا وَدِیَانَۃً. مذہب اختیار کرنا، دَانَ (ض) دَیْنًا بمعنی فرمانبردار ہونا، اظہار عجز کرنا کسی کے سامنے۔

(۴) حَرَجٌ: بمعنی گناہ، اعتراض، تنگی۔ از سمع کمافی التنزیل: لَیْسَ عَلَی الْاَعْمٰی حَرَجٌ (الفتح)۔ علامہ ابن الاثیر نے کہا کہ حرج کے معنی اصل میں تنگی ہے، لیکن اس کا اطلاق گناہ اور حرام اشیاء پر بھی ہوتا ہے کمافی الآیة المذکورة.

(۵) اَنْشَأَ: یہ مصدر ہے بمعنی لکھنا. مر تحقیقه. از افعال.

(۶) مُلَحًا: یہ مُلْحَةٌ کی جمع ہے بمعنی نمکین وخوش ذائقہ اور مزیدار باتیں۔ اگر بالکسر ہو مِلْحٌ تو بمعنی نمک یہ مذکر ومؤنث دونوں طرح آتا ہے، اس کی جمع اَمْلَاحٌ و مِلَاحٌ ہیں، مَلَحَ (ض، ف) مَلْحًا بمعنی نمکین کرنا ونمکین ہوجانا۔ وفی التنزیل: وھذاملح اجاج. (الفاطر)

(۷) لِلتَّنْبِیْهِ: اس کے معنی سوئے ہوئے کو جگانے اور تاکید کرنے، خبردار کرنے کے آتے ہیں، اس کے معنی غافل بھی آتے ہیں۔ نَبِهَ (س) نبهًا بمعنی سمجھدار ہونا، کسی کو سمجھنا اس کی جمع تنبیہات آتی ہے، ''نُبهًا'' جاگنا، از نصر وسمع وکرم سے نَبَاهَةً. بزرگ ہونا، مشہور ہونا ومنه نَبِیْهٌ بمعنی شریف، زیرک جمع نُبَهَاءُ۔

(۸) لِلتَّمْوِیْهِ: بمعنی ملمع سازی کرنا، مَوَّهَ و تَمَوَّهَ از تفعیل وتفعل سے بمعنی سونا یا چاندی کا پانی پھیرنا، اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی کسی چیز کو ملمع کرنا۔ یہاں مراد ایسا قول کہنا جو ظاہراً اچھا اور باطناً خراب ہو، مَاهَ (ن) یَمُوْهُ مَوْهً بمعنی اس نے پانی ملایا۔

(۹) نَحَا: ای قصد، مقصد، التهذیب نَحَا (ن) یَنْحُوْ نَحْوًا ۔ قصد کرنا یا ہٹا دینا۔ اور مَنْحٰی مصدر میمی ہے یا اسم ظرف ہے، کے معنی عقد کے ہیں، نحا سے اور نحو کے معنی طرف اور قسم کے ہیں، جمع انحاء ہے۔

(۱۰) اَلتَّهْذِیْب: تفعیل سے آتا ہے۔ هَذَبَ (ض) هَذْبًا بمعنی زائد پتوں کو چھانٹ دینا۔ تہذیب کے معنی درستگیٔ اخلاق، وشستہ کرنا اور درختوں کے بیکار شاخ، پتے چھانٹ کر درست کرنا۔

(۱۱) اَکَاذِیْبُ: یہ ''اُکْذُوْبَةٌ'' کی جمع ہے بمعنی بہت بڑا جھوٹ اور یہ کذب کا مبالغہ ہے کَذَبَ (ض) کَذْبًا و کِذَّابًا. جھوٹا ہونا یعنی کسی چیز کے متعلق دیدہ ودانستہ غلط خبر دینا۔ یہ صدق کی ضد ہے، جیسے: وَکَذَّبُوْا بِآیَاتِنَا کِذَّابًا. (النبأ)

(۱۲) هَلْ هُوَ: ای منشیٔ. ذلك. ذلكِ میں الف لکھنا غلط ہے۔ (تفہیمات، ص:۸۷)

(۱۳) بِمَنْزِلَةِ: اس کی جمع ہے منازل، بمعنی درجہ ومرتبہ، مر تحقیقه۔

(۱۴) اِنْتَدَبَ: کسی کی پکار کا جواب دینا، کسی کو بلانا۔ از افتعال اور نَدَبَ (ن) نَدْبًا و نَدَبَ فُلَانًا لِلْاَمْرِ یعنی اس کو بلایا وابھارا۔ کمافی الحدیث: انتدب الله لمن یخرج فی سبیله ای اجابه لغفرانه.

(۱۵) لِتَعْلِیْمِ: یہ علم سے ماخوذ ہے، مصدر از تفعیل ہے بمعنی تعلیم سکھلانا، متعلم کو آئے نہ آئے، اس کا مجرد سمع سے ہے اسی سے اعلام واستعلام آتا ہے. کقوله تعالیٰ: عَلَّمَ الْاِنْسَانَ مَالَمْ یَعْلَمْ. (العلق)

☆......☆......☆

اَوْهَدٰى اِلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ. شعر:

عَلٰى اَنَّنِىْ رَاضٍ بِاَنْ اَحْمِلَ الْهَوٰى　وَاَخْلُصَ مِنْهُ لَاعَلَىَّ وَلَالِيَا

وَبِاللّٰهِ اَعْتَضِدُ فِيْمَا اَعْتَمِدُ.

ترجمہ:۔ یا سیدھا راستہ دکھلایا ہو، شعر:

اس کے باوجود بھی میں اس پر بھی راضی ہوں کہ میں خواہشات نفسانی (کے الزام کو) کو برداشت کروں۔ اور اس کے (انشاء کے) نفع ونقصان سے چھٹکارا مل جائے کہ مجھے نہ فائدہ پہنچے نہ نقصان (کم از کم برابر ہو جائے)۔

اور اللہ ہی سے مدد چاہتا ہوں اس چیز کی جس کا میں قصد کر چکا ہوں۔

(۱) هَدٰى: يَهْدِىْ (ض) هِدَايَةً۔ بمعنی راستہ دکھانا اور یہ لازمی ومتعدی دونوں کیلئے آتا ہے یہ ہدایت ضلالت کی ضد ہے "اِهْتِدَاء" اکثر لازمی ہوتا ہے اور متعدی کم۔ اور یہ متعدی بنفسہ والٰی ولام ہوتا ہے اور ایصال الی المطلوب مجازی ہے، حقیقی نہیں، جیسے: اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ.

(۲) صِرَاطٌ: زُرَاطٌ، اور سِرَاطٌ کے معنی بھی ایک ہے، بمعنی راستہ اور صراط کی جمع صُرُطٌ آتی ہے، "صِرَاطٌ فِى الْاَصْلِ سِرَاطٌ" تھا چونکہ (س، وص) قریب المخرج تھے اس لئے "س" کو "ص" سے بدل دیا۔ وفى التنزيل: اِهْدِنَاالصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ اور سَرَطَ (ن، س) سَرْطًا بمعنی نگلنا، مَسْرَطٌ۔ نگلنے کا الہ (حلقوم)۔

(۳) مُسْتَقِيْمٌ: یہ "استقامة" سے ہے از استفعال بمعنی سیدھا، جیسے: اهدنا الصراط المستقيم. مجرد نصر سے، قیام مصدر ہے۔

(۴) رَاضٍ: اسم فاعل سمع سے، رَضِىَ رِضًا ورِضَاءً ورِضْوَانًا ومَرْضَاةً بمعنی راضی وخوش ہونا، پسند کرنا۔ یہ سخط کی ضد ہے اور "رَاضٍ" یہ اَنَّ کی خبر ہے، جیسے رَضِىَ اللّٰهُ عَنْهُمْ وَرَضُوْا عَنْهُ۔ (البينة)

(۵) اَحْمِلُ: صیغہ واحد متکلم ہے۔ يقال حَمَلَ (ض) حَمْلًا وحُمْلَانًا بمعنی بوجھ اٹھانا. كمافى الحديث: مَنْ حَمَلَ عَلَيْنَا السِّلَاحَ فَلَيْسَ مِنَّا۔ حامل، مرد بوجھ اٹھانے والا، حاملہ، عورت بوجھ اٹھانے والی۔ (حمل به) کفیل ہوا۔

(۶) اَلْهَوٰى: بمعنی محبت کرنا از سمع مصدر هَوًى ہے اور ضرب سے بمعنی بلند ہونا اور سقوط کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ یہ لفظ من الاضداد۔ اور هُوِيًّا مصدر ہے۔ هَاوِيَه جہنم کو کہتے ہیں۔ هوٰى بمعنی عشق اس کی جمع اهواء آتی ہے اَلْهَوٰى میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے اور محبت کے اول درجہ کو "هوىً" اور انتہائی درجہ کو "جوىً" کہتے ہیں، جیسے: وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى.

(۷) اَخْلُصُ: یہ صیغہ واحد متکلم ہے بمعنی چھٹکارا پانا۔ يقال خَلِصَ (س) خَلَاصًا. اور نصر سے بھی آتا ہے بمعنی خالص ہونا. خلص اليه.

(۸) لَاعَلَىَّ وَلَالِيَا. "عَلٰى". کا کلمہ ضرر کیلئے، اور "لام" نفع کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اصل میں "لاهو على و لالى" تھا۔ اور "ليا" میں الف اشباع کا ہے اور یہ اصل میں "لِىْ" تھا۔

(۹) اَعْتَضِدُ: یہ واحد متکلم کا صیغہ ہے، اس کا مصدر اِعْتِضَادٌ ہے از افتعال بمعنی مدد چاہنا، قوی ہونا اور یہ عَضُدٌ سے مشتق ہے بمعنی بازو، اس کا

مجرد نصر سے ہے بمعنی اعانت ومدد کرنا۔

(۱۰) اَعْتَمِدُ: اس کا مصدر اعتماد ہے از افتعال معنی قصد کرنا، بھروسہ کرنا، وتکیہ کرنا اور یہ عمد سے مشتق ہے جو باب ضرب سے مستعمل ہے، عمدالیه ای قصد۔ اور یہ عمد، خطاء کی ضد ہے، کمافی التنزیل: وَمَنْ يَقْتُلْ مُؤْمِنًا مُتَعَمِّدًا ۔(نساء)

☆......☆......☆

وَاَعْتَصِمُ مِمَّا يَصِمُ. وَاَسْتَرْشِدُ اِلٰى مَايُرْشِدُ فَمَا الْمَفْزَعُ اِلَّا اِلَيْهِ. وَلَا الْاِسْتِعَانَةُ اِلَّا بِهٖ. وَلَا التَّوْفِيْقُ اِلَّا مِنْهُ وَلَا الْمَوْئِلُ اِلَّا هُوَ. عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ.

ترجمہ:۔ اور پناہ مانگتا ہوں (بچتا ہوں) ہر اس چیز سے جو عیب دار کردے۔ اور (اسی ذات اللہ) سے رشد وہدایت کا طالب ہوں۔ اُس چیز کی طرف جس کی طرف وہ ہدایت کرے۔ پس نہیں ہے گھبرا کر بھاگنے کی جگہ سوائے اسی کی طرف (کیونکہ اس کے علاوہ کوئی جائے پناہ نہیں ہے) اور اسی ذات سے مدد مانگی جاتی ہے۔ اور نہیں ہے توفیق مگر اس کی ذات سے توفیق کی امید ہے۔ پس نہیں ہے کوئی جائے پناہ، سوائے اس کے۔ اور اسی ذات پر توکل وبھروسہ کرتا ہوں۔

(۱) اَعْتَصِمُ: ای اَطلب العصمة۔ صیغہ واحد متکلم از افتعال مصدر اِعْتِصَامٌ اور یہ ماخوذ عِصْمَةٌ سے ہے جس کے معنی حفاظت کے ہیں اور اس کا مجرد عَصَمَ (ض) يَعْصِمُ بمعنی بچانا، روکنا۔ قوله تعالیٰ: وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا وَّلَا تَفَرَّقُوْا.

عصمت اور حفاظت کے درمیان فرق کیا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ ان کے مابین فرق یہ ہے کہ انبیاء کرام مباح کام کرنے میں بھی اپنے نفسوں کی خواہش سے بھی معصوم ہوتے ہیں، بخلاف اولیاء کے (کہ ہوسکتا ہے ان کا کوئی کام نفس کی خواہش پر مبنی ہو، لہذا وہ معصوم نہیں ہوتے، بلکہ محفوظ ہوتے ہیں۔ (مرتب غفرلہ)

(۲) يَصِمُ: مضارع کا صیغہ ہے از ضرب۔ یہ "وَصْمٌ" سے مشتق ہے بمعنی عیب لگانا اور وصم کی جمع وصوم آتی ہے۔ الوصم عيب فى الحب. والوصمة عيب فى الكلام (فقه اللغة)

(۳) وَاَسْتَرْشِدُ: یہ از باب استفعال اس کا مصدر "اِسْتِرْشَادٌ" ہے بمعنی طلب ہدایت۔ یہ "رُشْدٌ" سے ماخوذ ہے ومنه الارشاد بمعنی ہدایت کرنا۔ وفى التنزيل: يهدى الى الرشدفآمنابه ۔(الجن)

(۴) يُرْشِدُ: ۔ از افعال اس کا مصدر اِرْشَادٌ ہے جس کے معنی بھلائی بتلانے اور ہدایت کرنے کے ہیں اور اس کا مجرد نصر سے ہے۔ وفى التنزيل: لعلهم يرشدون ۔(البقرہ)

(۵) اَلْمَفْزَعُ: بمعنی جائے پناہ اور یہ فزع سے مشتق ہے جس کے معنی گھبرانے کے ہیں اس کا مجرد فَزِعَ (س، ف) فَزْعًا بمعنی اس نے خوف کیا، گھبرانا، دہشت کھانا، خوف کرنا ٹھکانہ پکڑنا، واحد جمع مذکر ومؤنث سب کیلئے ہے۔ کمافى الحديث: فَافْزَعُوْا اِلَى الصَّلٰوةِ. مفزع یہ مصدر میمی بھی ہے۔ مفزع اور موئل میں فرق: ان دونوں کے معنی ہے جائے پناہ۔ مگر دونوں میں اتنا فرق ہے کہ مفزع، وہ جائے پناہ ہے جہاں گھبرا کر پہنچا جائے، بخلاف موئل کے کہ اس میں یہ شرط نہیں ہے۔ یعنی چاہے گھبرا کر پہنچے یا بغیر گھبرا کر

پہنچے۔(مسودۂ مؤلف ص:۳۳)

(۶)اَلْاِسْتِعَانَۃُ: ای طَلَبُ الْعَوْنَۃِ ۔یہ استفعال کا مصدر ہے بمعنی مدد چاہنا اور یہ "عَوْنٌ" سے مشتق ہے جس کے معنی مدد کے ہیں اس میں واحد جمع اور مذکر ومؤنث سب برابر ہیں، کمافی القراٰن: اِسْتَعِیْنُوْا بِالصَّبْرِ وَالصَّلٰوۃِ ۔(البقرہ)

(۷)اَلتَّوْفِیْقُ: یہ مصدر ہے از تفعیل اس کا مجرد۔وَفِقَ(ح) یَفِقُ وَفْقًا بمعنی ٹھیک ہونا اور منشاء کے مطابق ہونا۔ومنہ الموفّقُ بمعنی توفیق دیا گیا اور راستہ بتایا گیا یا کسی کام کے لئے اسباب خیر کا مہیا ہوجانا۔ای توجیہ الاسباب نحو المطلوب. کما یقال: وَمَاتَوْفِیْقِیْ اِلَّا بِاللّٰہِ ۔(ھود)

(۸)اَلْمَوْئِلُ: بمعنی جائے پناہ، یا جائے نجات یہ وَالَ(ض) یَئِلُ سے پناہ لینا۔یقال وَال مِنْ کذااای طلب النجاۃ. ووائل الیہ بمعنی اس نے پناہ لی۔موئل اور مفزع میں فرق گزر چکا ہے۔

(۹)تَوَکَّلْتُ: اس کا مصدر توکل ہے از تفعل توکل کے معنی ہیں اپنے کام کو کسی پر امید کر کے چھوڑ دینا،یعنی کسی غیر پر بھروسہ کرنا، سونپ دینا. اتکل علی فلان معناہ ای اعتمدہ. کمافی التنزیل: وَمَنْ یَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰہِ فَھُوَحَسْبُہٗ. اور اس کا مجرد وَکَلَ (ض) یَکِلُ بمعنی سپرد کرنا وسونپنا، تفویض کرنا، کسی پر چھوڑ دینا۔ یقال وکل الیہ الامر ۔یعنی سونپا، کفایت حاصل کی۔ومنہ التکلان. بمعنی اعتماد اور تفویض۔

☆......☆......☆

وَاِلَیْہِ اُنِیْبُ وَبِہٖ نَسْتَعِیْنُ. وَھُوَنِعْمَ الْمُعِیْنُ.

ترجمہ:۔اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں (لوٹتا ہوں) اور ہم سب اسی سے مدد چاہتے ہیں، وہی بہتر مددگار ہے۔

(۱)اُنِیْبُ: صیغہ واحد متکلم از افعال اس کا مصدر اِنَابَۃٌ ہے جس کے معنی ہے رجوع کرنا متوجہ کرنا اور توبہ کرنے کے ہیں۔ یقال اناب فلان الی اللّٰہ ای تاب ولزم الطاعۃ. کمافی القراٰن: وَاَنِیْبُوْا اِلٰی رَبِّکُمْ وَاَسْلِمُوْا لَہٗ (الزمر) ومنہ "النوائب" جمع نَائِبَۃٌ بمعنی مصیبت وحوادثات زمانہ اور قائم مقام ہونے کے۔مجرد۔نَابَ(ن) یَنُوْبُ نَوْبًا، مَنَابًا، نِیَابًا بمعنی دوبارہ لوٹنا، بار بار لوٹنا۔

(۲)نَسْتَعِیْنُ: ۔صیغہ جمع متکلم از استفعال اس کا مصدر اِسْتِعَانَۃٌ ہے بمعنی مدد چاہنا، "عَوْنٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی مدد عون عاون اعان بمعنی مدد کرنا، قولہ تعالیٰ: وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ. (الفاتحۃ)

(۳) نِعْمَ: یہ فعل غیر متصرف ہے۔یہ انشاء مدح کے لئے آتا ہے، جیسے: نِعْمَ الرَّجُلُ زَیْدٌ اور کبھی کبھی اس کے تثنیہ وجمع بھی آتے ہیں اور کبھی اس کے آخر میں "ما" لاحق کر دیا جاتا ہے اس وقت وہی صلہ کا قائم مقام سمجھنا چاہئے بشرطیکہ کوئی قرینہ ہو۔اور اہل عرب اس کو. ان فعلت فبھاونعمت. (بالتاء الساکنۃ) بھی استعمال کرتے ہیں۔اس کی تقدیر عبارت یوں ہوگی. نعمت النعلۃ۔اور نعم فعل مدح اس کا فاعل یا تو معرف باللام ہوتا ہے یا معرف باللام کی طرف مضاف ہوتا ہے یا ضمیر مبہم ممیّز بنکرہ منصوبہ، اس کے بعد کو مخصوص بالمدح یا بالذم کہتے ہیں۔

(۴) اَلْمُعِیْنُ: از افعال بمعنی مدد کرنے والا اس کا مصدر اِعَانَۃٌ ہے۔ یقال: "اعانه علی الشیء" جب کہ وہ مدد کرے۔ عَانَ (ض) یَعِیْنُ عَیْنًا معنی نظر لگانا۔ اور عَیِنَ (س) یَعْیَنُ عَیَنًا، عَیْنَۃً بمعنی آنکھ کی بڑی چوڑی پتلی والا ہونا۔

تمت مقدمة المقامات الحريرية

بحمدالله تعالىٰ وعونه

فی شهر ذی الحجة، سنة ١٤١٤هـ

الموافق: مایو: ١٩٩٤ء

بسم الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ الْاُوْلٰی الصَّنْعَانِیَّةُ

''پہلا مقامہ جو صنعانیہ (کے نام سے معروف) ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

علامہ حریری نے یمن کے مشہور شہر صنعاء کی طرف منسوب کر کے اپنی کتاب کا پہلا مقامہ ''صنعانیہ'' رکھا ہے، اور آج کل یہ جنوبی یمن کے دارالحکومت کا نام ہے، یہاں کی آب وہوا معتدل ہے، مشہور ہے کہ جس نے اس شہر کو آباد کیا تھا اس کا نام ''صنعاء'' تھا اسی کی طرف منسوب کر کے اس شہر کا نام صنعاء رکھا گیا۔

اس مقامہ میں کل نو (۹) اشعار ہیں، علامہ حریری کی عادت کے مطابق کہ ان کی کتاب مقامات کے ہر دہائی کا پہلا مقامہ وعظ ونصیحت اور زہد وتقویٰ کی ترغیب پر مشتمل ہوتا ہے، چنانچہ ان کا یہ مقامہ بھی وعظ ونصیحت پر مشتمل ہے، جس میں انسان کی غفلت، آخرت کی تیاری اور دنیا کی بے ثباتی کو بڑے مؤثر انداز میں بیان کیا گیا ہے۔ اور اس کیلئے علامہ حریری نے قصہ کو یوں ترتیب دیا ہے کہ ایک دفعہ حارث بن ہمام یمن کے مشہور شہر ''صنعاء'' میں گھومتے گھومتے ایک ایسی مجلس میں پہنچ گئے، جہاں رونے اور رلانے کی آوازیں بلند ہو رہی تھیں، تو علامہ حریری نے دیکھا کہ ایک صاحب تقریر کر رہے ہیں، اور تقریر ختم کرنے کے بعد وہ لوگوں سے چھپتے چھپاتے کچھ دور ایک غار میں اپنے ٹھکانے پر گئے، حارث بن ہمام کہتے ہیں میں بھی ان کے پیچھے پیچھے خفیہ طور گیا، تو وہاں جا کے دیکھا کہ وہ خطیب صاحب جو لوگوں کو نصیحت کر رہے تھے، ان کے ساتھ ایک لڑکا ہے، سامنے شراب اور بھنا ہوا گوشت ہے، ابن ہمام نے کہا کہ یہ کیا؟ لوگوں کے سامنے تو زہد وتقویٰ کی نصیحتیں اور یہاں یہ حرکتیں؟ تو انہوں نے اس کا جواب اشعار میں دیتے ہوئے کہا کہ وعظ ونصیحت کا جال تو دنیا کمانے کیلئے بچھاتا ہوں، ابن ہمام نے سامنے بیٹھے لڑکے سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو لڑکا جواب دیتا ہے کہ یہ ادیبوں کے سرتاج ابوزید سروجی ہیں۔

☆......☆......☆

اَلْمَقَامَةُ الْاُوْلٰی اَلصَّنْعَانِیَّةُ حَدَّثَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ.

ترجمہ:۔ پہلا مقامہ (پہلی مجلس) جو (شہر) صنعاء کی طرف منسوب ہے، حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ۔

(۱) اَلْمَقَامَةُ: (بفتح المیم) بمعنی مجلس، سرداری، آدمیوں کے گروہ اور خطبہ اور نصیحت کے معنی میں بھی آتا ہے اور اس کلام فصیح کو بھی کہتے

ہیں جس کو اہل مجلس بذوق وشوق سنیں جمع اس کی مقامات ہے۔

مقامے کی پہچان کا خصوصی نشان :......جومقامہ ہر دہائی کا اول ہوگا مثلاً پہلا، گیاروا ں، اکیسواں، اکتیسواں، اکتالیسواں ان مقاموں میں مواعظ و پند کی باتیں ہوں گی۔اور ہر وہ مقامہ جو دہائی کے پانچویں درجہ میں ہوگا یعنی دہائی کے بعد درجہ میں پانچواں ہوگا جیسے دسواں، پندرہواں، وبیسواں، وپچیسواں، وتیسواں۔ اس میں تمسخر آمیز باتیں ہوں گی اور جو مقامہ دہائی کے چھٹے درجہ میں ہوگا۔جیسے چھٹا، وبارہواں، اٹھارواں، وغیرہ اس میں ادب کی باتیں ہوں گی۔

(۲) **اَلْاُوْلٰی**: یہ اُخریٰ کی ضد ہے اور اَوَّل کا مؤنث ہے اس کی جمع اُوَلٌ و اُوْلَیَاتٌ آتی ہیں، جیسے اُخَرٌ و اُخْرَیَاتٌ اور اَوَّل کی جمع اَوَائِلُ، اَوَالِ، اَوَّلُوْن ہیں۔لیکن لفظ اَوَّل کو صفت قرار دیں گے تب غیر منصرف ہوگا، جیسے: لَقِیتُہٗ عَامًا اَوَّلَ. اگر صفت نہ ہوتو منصرف ہوگا، جیسے: مَارَائِیتُہٗ اَوَّلًا وَ آخِرًا. آلَ (ن) اَوْلًا، مَآلًا اِلَیْہِ بمعنی لوٹنا، اَوَّلَ اِلَیْہِ، تَاَوَّلَ الْکَلَامَ تفسیر کرنا۔ کقولہ تعالٰی: وَلَلْاٰخِرَۃُ خَیْرٌ لَّکَ مِنَ الْاُوْلٰی ۔(الضُّحٰی)

(۳) **اَلصَّنْعَانِیَّۃُ**: صنعاء ایک موضع کا نام ہے اس میں یاء نسبت کی ہے نون اس میں خلاف قیاس زائد ہے۔چونکہ ان مقامات میں ابو زید سروجی کے حالات اس موضع کے متعلق بیان کئے گئے ہیں اس لئے اس مقامے کو اس موضع کی طرف منسوب کر دیا گیا ہے . صنعاء قصبة ببلاد الیمن، وقریة بباب دمشق. اور علامہ حریری نے یہ طرز اختیار کیا ہے کہ جس مقامے میں جس جگہ یا جس شخص کا قصہ بیان کیا گیا ہے اس مقامے کو اس کی طرف منسوب کر دیا ہے چنانچہ صنعاء کا اس مقامہ میں ذکر ہے لہذا اس کی طرف منسوب کر دیا۔صنعاء دوجگہ ہے (۱) یمن میں (۲) شام میں جو دمشق کے قریب ہے، اگر اول مراد ہوتو اس کو صنعاء یمن کہتے ہیں اگر ثانی مراد ہے تو اس کو صنعاء دمشق یا شام کہتے ہیں۔ یہاں اول مراد ہے اس کی طرف نسبت کی گئی ہے قیاس تو یہ تھا کہ صنعائیہ بالہمزہ آتا لیکن خلاف قیاس صنعانیہ کر لیا ہے۔

(۴) **حَدَّثَ**: یہ تحدیث مصدر سے ہے، تحدیث کے معنی لغت میں کل کلام یبلغ الانسان من جهة السمع او الوحی فی یَقْظَتِهٖ او مَنَامِهٖ. از تفعیل بمعنی مطلق باتیں کرنا ہیں خواہ اچھی ہوں یا بری یقال: حدّث کذا یعنی بیان کیا۔اور محدثین اس کو افعال و اقوال رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں استعمال کرتے ہیں۔اور حَدَثَ (ن) حُدُوْثًا بمعنی واقع ہونا، نیا ہونا۔ومنه احداث. حادثه مفاعلہ سے باہم گفتگو کرنا۔ اِحْدَثَ: ایجاد کرنا، پیدا کرنا۔ تَحَدَّثَ گفتگو کرنا۔ حَدُثَ (ك) حَدَاثَۃً ۔ نیا ہونا، نوعمر ہونا۔

(۵) **اَلْحَارِثُ**: یہ اسم فاعل ہے اس کی جمع حُرَّاث و حَوَارِث ہیں، اس کے اصلی معنی زمین میں بیج ڈالنے کے ہیں۔از نصر وضرب اور علامہ حریریؒ نے حارث اور ہمام کو جو اختیار کیا ہے وجہ یہ ہے کہ ارشاد نبی صلی اللہ علیہ وسلم ہے: اَحَبُّ الْاَسْمَاءِ اِلَی اللّٰهِ عَبْدُاللّٰهِ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ وَاَصْدَقُهَا الْحَارِثُ وَهَمَّامٌ وَاَقْبَحُهَا الْحَرْبُ وَمُرَّةُ ۔اور اپنے سچے ہونے کی وجہ بھی بتلائی کہ ''کُلُّکُمْ حَارِثٌ وَکُلُّکُمْ هَمَّامٌ'' سے مصنف رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی ذات کو کاسب یعنی حارث بن ہمام کہا ہے اور پھر ہمام بمعنی کثیر الا اہتمام ہوسکتا ہے پھر بصری جو اپنا شہر ہے اس کی طرف منسوب کیا ہے اور ابو زید یہ زمانہ کی کنیت ہے کیونکہ ابو زید جو اوصاف ہیں وہی زمانہ کے بھی

ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

قَالَ ابْنُ هَمَّامٍ: قَالَ لَمَّااقْتَعَدْتُ غَارِبَ الْاِغْتِرَابِ، وَأَنْأَتْنِي الْمَتْرَبَةُ عَنِ الْاَتْرَابِ طَوَّحَتْ بِي طَوَائِحُ الزَّمَنِ، اِلٰى صَنْعَاءِ الْيَمَنِ، فَدَخَلْتُهَاخَاوِيَ الْوِفَاضِ.

ترجمہ:۔ کہا ابن ہمام نے کہ جب میں مسافر ہونے کیلئے کوہان پر سوار ہوا۔ اور دور کیا مجھ کو غریبی ومفلسی نے میرے ہم عمروں سے تو پھینکا مجھ کو حوادث زمانہ نے صنعاء یمن کی طرف پس داخل ہوا میں اس میں اس حال میں کہ میرا توشہ دان خالی تھا۔

(۱) اِبْنٌ: بیٹا جمع بَنُوْن و اَبْنَاءُ اس کی تصغیر بُنَیٌّ ہے، نسبت کے وقت، اِبْنِیٌّ، بَنَوِیٌّ کہتے ہیں۔ مؤنث بِنْتٌ، جمع بَنَاتٌ اور تصغیر بُنَیَّاتٌ آتی ہے، قدمرتحقیقہ۔

(۲) هَمَّام: یہ "هَمٌّ" سے ماخوذ ہے بمعنی ارادہ کرنا، کمافی القراٰن: وَلَقَدْهَمَّتْ بِهٖ وَهَمَّ بِهَا. از نصر اور هَمَّامٌ اس شخص کو بھی کہتے ہیں، جو ارادہ کرلے اور وہ اس کو پورا کر کے ہی چھوڑے، مرتحقیقہ۔

(۳) لَمَّا: اذظرفیت کے معنی میں ہے کیونکہ یہ دونوں زمانہ ماضی پر دلالت کرتے ہیں اور لَمَّا و لَوْ کے اندر فرق یہ ہے کہ "لَوْ" دلالت کرتا ہے، انتفاء ثانی پر بہ سبب انتفاء اول کے اور لَمَّا ثبوت ثانی پر بہ سبب ثبوت اول کے اور لَمَّا کے مابعد فعل ماضی ضرور ہوگا خواہ لفظا ہو یا معنی، اگر مضارع ہے تو مجزوم ہوگا جیسے لم ہے لیکن لَمْ اور لَمَّا میں پانچ فرق ہیں۔ (ا) لَمَّا حرف شرط کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا اور "اِنْ لَمَّاتَقُمْ" کہنا بالکل غلط ہے۔ ہاں اِنْ لَمْ تَقُمْ کہنا صحیح ہے۔ (ب) لَمَّا میں نفی استمرار ہے لَمْ میں نہیں ہے۔ لَمَّا کا منفی مسلم النفی الی الحال ہے اور منفی لَمْ میں نہیں انقطاع اور اتصال دونوں کا احتمال ہے جیسے قَالَ تَعَالٰی: لَمْ يَكُنْ شَيْئًامَذْكُوْرًا۔(الدھر)
(ج) یہ کہ اکثر طور پر منفی لما قریب من الحال ہوتا ہے بخلاف منفی لم کے (د) یہ کہ منفی لما کا ثبوت متوقع ہے بخلاف منفی لم کے (ھ) یہ کہ اگر کوئی دلیل یا قرینہ ہو تو منفی لما جائز الحذف ہے۔ (والتفصیل فی افادات، ص: ۳٤)

(۴) اِقْتَعَدْتُ: یہ "اِقْتِعَادٌ" مصدر سے ہے بمعنی سواری بنانا یا قعدہ بنالینا از افتعال۔ یہ ماخوذ ہے قَعْدٌ یا قُعُوْدٌ سے ہے نصر سے بمعنی بیٹھ جانا اور قعود اس اونٹ کو کہتے ہیں جس پر سواری کی جائے اس کی جمع قُعْدان و قِعْدَان و اَقْعِدَةٌ ہیں۔ جو قیام کی ضد ہے ابوزید نے کہا ہے کہ یہ قیام وقعود دونوں کے لئے استعمال ہوتا ہے اس کا مجرد از نصر ہے بمعنی بیٹھنا۔ اَلَّذِيْنَ يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ قِيَامًاوَّقُعُوْدًا.

(۵) غَارِبَ: یہ اسم جامد ہے مشتق نہیں ہے اس کے معنی کوہان کا اگلا حصہ ہے اس کی جمع غَوَارِب آتی ہے غرب بمعنی دور ہونا، کما یقال: حَبْلُكِ عَلٰى غَارِبِكِ اِذْهَبِيْ حَيْثُ شِئْتِ. مجرد نصر سے ہے بمعنی سفر کرنا، دور ہونا۔

(۶) اَلْاِغْتِرَاب: بمعنی وطن سے دور ہونا، پردیسی ہونا، سفر کرنا، اور غیر اقارب میں شادی کرنا۔ یہ مصدر ہے از افتعال اور اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی دور ہونا وطن سے۔

(۷) اَنْاَتْنِيْ: اس میں قاعدہ قَدْاَفْلَحَ جاری ہوسکتا ہے۔ یہ صیغہ واحد مؤنث غائب ہے از افعال اس کا مصدر اِنَاءَةٌ ہے بمعنی دور کرنا

اس کا مجرد نصر سے ناقص واوی بمعنی دور ہونا و فتح سے ناقص یائی مستعمل ہے۔ومنہ النائی کالقریب. کَمَافِي التَّنْزِيْلِ: وَاِذَا اَنْعَمْنَاعَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ وَنَابِجَانِبِهٖ. (الفصلت)

(۸)اَلْمَتْرَبَةُ: یہ فقر و فاقہ کے معنی میں آتا ہے یہ "مکرمة" کے وزن پر ہے کَمَافِي الْقُرْاٰنِ: اَوْمِسْكِيْنًاذَامَتْرَبَةٍ ۔(بلد)ای لاصقا بالارض. خاک آلود ہونا۔ یہ سمع سے آتا ہے۔یُقَالُ ترب الثوب کپڑا غبار آلود ہوا۔اور تِرْبٌ(بکسر التاء) بمعنی ہم عمر، جمع اَتْرَابٌ ہے۔

(۹)اَلْاَتْرَاب: یہ تِرْبَةٌ(بکسر التاء) کی جمع ہے۔ بمعنی ہم عصر و ہم عمر اور یہ تَرِبَ سمع سے ہے۔ کَمَافِي الْفُرْقَانِ: وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۔(النبأ). تراب اور توام میں فرق: تَوَامٌ : ان جڑواں بچوں کو کہتے ہیں جو ایک شکم سے یکے بعد دیگرے پیدا ہوئے ہوں اور تِرْب، وہ جڑواں بچے ہیں جو خواہ بطن واحد سے پیدا ہوں یا بطنین (دو بطن) سے ہوں لیکن ہم عمر ہوں یا قریب العمر ہوں کمافی القراٰن وَكَوَاعِبَ اَتْرَابًا.

(۱۰)طَوَّحَتْ: یہ تَطْوِيْحٌ مصدر ہے بمعنی ضائع کرنا برباد کرنا اور پھینک دینے کے معنی میں بھی آتا ہے از تفعیل اور نصر سے بمعنی ہلاک ہونا، پریشان ہونا۔ وَمِنْهُ الطَّوَائِحُ بمعنی المهلكات۔اور طَاحَ(ض)طَيْحًا مصدر ہے بمعنی ہلاک ہونا یا قریب الی الهلاک ہونا۔

(۱۱)طَوَائِحُ : یہ طَائِحٌ کی جمع ہے بمعنی حادثات زمانہ طَائِحٌ اسم فاعل کا صیغہ ہے، باب تفعیل سے اور قاعدہ ہے کہ کبھی ایسا کرتے ہیں کہ مزید فیہ سے حروف زائد دور کر کے مجرد سے اسم فاعل کا صیغہ لاتے ہیں جیسے یہاں پر ہے اور طَاحَ(ن) يَطُوْحُ بمعنی ہلاک و برباد ہونا۔

(۱۲)اَلزَّمَنْ: زمانہ کی جمع ہے اور اَزْمُنٌ ،اَزْمِنَةٌو اَزْمَانٌ بھی جمع ہیں باب سمع سے آتا ہے زَمَنٌ(بفتح المیم) معنی زمان ۔زَمِنٌ (بکسر المیم) شل مرد کو کہتے ہیں، کیونکہ زمانہ بھی آدمی کو بے کار کر دیتا ہے۔

(۱۳)صَنْعَاءَ: دو ہیں (۱) دمشق میں (۲) یمن میں ۔ یہاں دوسرا مراد ہے۔یعنی صنعاء یمن میں ایک قلعہ، یا ایک شہر کا نام ہے۔

(۱۴)فَدَخَلْتُهَا: دُخُوْلٌ مصدر سے بمعنی داخل ہونا، از نصر كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَمَنْ دَخَلَهٗ كَانَ آمِنًا (ال عمران) یہ خروج کی ضد ہے۔اور دخل کے معنی عیب و مکر کے بھی آتے ہیں کقوله تعالٰى: وَلَاتَتَّخِذُوْااَيْمَانَكُمْ دَخَلًابَيْنَكُمْ ۔(النحل) یہ داخل عام ہے خواہ دخول فی المکان ہو یا فی الزمان یا فی الاعمال.

(۱۵)خَاوِيْ: یہ صیغہ اسم فاعل ہے بمعنی خالی، خَوِیَ(ض،س) يَخْوِيْ خَوَاءً. بمعنی خَلِی و سَقَط (خالی ہونا، گرنا) خَاوِیِ الْوِفَاضِ، یہ حال ہے "دَخَلْتُ" کی ضمیر سے۔ كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: وَهِيَ خَاوِيَةٌعَلٰى عُرُوْشِهَا. ای خالیةوقیل ساقطة علٰی سقوفها. خالی اور خاوی میں فرق: ان دونوں کے درمیان فرق یہ بیان کیا جاتا ہے کہ خاوی اس جگہ کو کہا جاتا ہے جو جگہ جس چیز کی وجہ سے آباد تھی وہ چلی جانے کے بعد ویران بھی ہو گئی ہو۔اور خالی کے معنی عام ہیں چاہئے کوئی چیز خالی ہو کر وہ جگہ ویران ہو گئی یا بحال باقی ہو۔

(۱۶)اَلْوِفَاض: یہ وَفِيْضَةٌ کی جمع ہے بمعنی چمڑے کا تھیلہ یا وہ تھیلہ جس میں چرواہا کھانا وغیرہ رکھتے ہیں (توشہ دان) وِفَاضٌ۔ مفاعلة کا مصدر ہے اور ضرب سے بھی ہے بمعنی جلدی کرنا و دوڑنا یہاں مراد توشہ دان ہے یا ترکش یعنی وہ چمڑے کا تھیلا جس میں تیر

رکھتے ہیں۔ کمافی التنزیل: كَاَنَّهُمْ اِلٰى نُصُبٍ يُّوْفِضُوْنَ. (المعارج)

☆......☆......☆

بَادِیَ الْاِنْفَاضِ، لَا اَمْلِكُ بُلْغَةً وَلَا اَجِدُ فِیْ جِرَابِیْ مُضْغَةً فَطَفِقْتُ اَجُوْبُ طُرُقَاتِهَا مِثْلَ الْهَائِمِ، وَاَجُوْلُ فِیْ حَوْمَاتِهَا جَوَلَانَ الْحَائِمِ.

ترجمہ:۔ جھاڑنا ظاہر تھا (یعنی بالکل خالی ہوگیا تھا) اور میں کسی ایسی چیز کا مالک نہ تھا جو قوت لایموت کے بقدر ہو۔ اور نہیں پاتا میں اپنی جھولی میں گوشت کا ٹکڑا۔ پس میں صنعاء کے راستوں کو عاشق سرگرداں کی طرح قطع کرنے لگا۔ اور اس شہر کے راستوں میں پیاسے جانوروں کی طرح چکر لگانے لگا۔

(۱) بَادِیْ: ناقص واوی از نصر بمعنی ظاہر ہونا اس کا مصدر بُدُوًّا و بَدَاءَةً ہے۔ کَمَا فِی الْقُرْاٰنِ: بَادِیَ الرَّأْیِ۔ (ھود) ای ظاہر الرأی. بَادِیْ از فتح بمعنی شروع کرنا۔ ومنه الابتداء، بداء تفعیل سے بمعنی مقدم کرنا، ترجیح دینا۔

(۲) اَلْاِنْفَاضُ: مصدر ِ افعال ہے بمعنی جھاڑ دینا یا توشہ کا ختم ہو جانا۔ اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی حرکت دینا۔ یہ لازم ومتعدی دونوں میں مستعمل ہے کمافی الحدیث الشریف: كُنَّا فِیْ سَرِیَّةٍ فَاَنْفَضْنَا ای فنی زَادُنَا. اصله نَفَضَ (ن) يَنْفُضُ بمعنی حرکت دینا۔

(۳) لَا اَمْلِكُ: ازضرب بمعنی مالک ہونا، اس کے مصادر مَلْكًا، مِلْكًا و مُلْكًا و مَمْلَكَةً و مُلْكَةً ہیں۔ وفی التنزیل: اِلَّا مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ (النساء)۔ اعلم اَنَّ الْمُلْكَ (بضم المیم) السلطان والقدرة والْمِلْكُ (بکسر المیم) ماحوته الید. وهو عام من المال. وقیل بالضم یعم التصرف فی ذوی العقول وغیرهم (وبالکسر) یختص لغیر العقلاء والمضموم هو التسلط علی من یاتی من الطاعة. مِلْك کے اندر حرکات ثلثہ میم، وسکون اللام، ازضرب بمعنی مالک ہونا۔ مِلْكٌ جمع اَمْلَاك، مَلَكٌ جمع مُلُوْك، مَلَكٌ جمع مَلَائِكَة۔

(۴) بُلْغَةٌ: علی وزن فُعْلَةٌ۔ بمعنی اسم مفعول یعنی وہ مقدار کہ جس سے اپنی زندگی گذار سکے۔ قُوْتٌ لَا يَمُوْتُ. وهو مقدار ما یبلغ به من العیش الی المنزل ایسا تھوڑا توشہ کہ جس سے آدمی اپنی زندگی بسر کر سکے۔ بَلَغَ (ن) يَبْلُغُ بُلُوْغًا. كَمَافِی التَّنْزِیْلِ: فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ. ای وصلن.

(۵) وَلَا اَجِدُ: ازضرب وحسب۔ اس کے مصادر وُجْدًا و جِدَةً و جُوْدًا و وِجْدَانًا ہیں بمعنی مطلوب کو پالینا۔ فی القراٰن: وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ تَبْدِيْلًا. (احزاب) اور وجد کبھی علم کے معنی میں مستعمل ہے اس صورت میں یہ افعال قلوب میں سے ہوگا اور دو مفعولوں کو نصب دے گا۔

(۶) جِرَابِیْ: (بکسر الجیم) بمعنی توشہ دان۔ خواہ لکڑی کا ہو یا چمڑے کا۔ جو خالص چمڑے کا ہو۔ جَوَّبَ تفعیل سے آزمانا، آزمائش کرنا۔ اس کی جمع اَجْرِبَةٌ و جُرُبٌ و جُرْبٌ آتی ہیں اور "سَفَطٌ" بمعنی چھوٹا صندوقچہ، ڈبہ، عطردان، "مَحْضٌ" تھیلہ "زنبیل" چمڑے کا تھیلا، جَرِبَ (س) جَرَبًا بمعنی خارش زدہ ہونا۔ جراب اور وِفاض میں فرق: یہ دونوں لفظ توشہ دان کے معنی میں استعمال ہوتے ہیں

اوران دونوں میں عام وخاص کی نسبت ہے کہ وِفاض خاص ہے، یعنی وہ توشہ دان جو خالص چمڑے کا ہو اور جرابٌ عام ہے خواہ چمڑے کا ہو یا لکڑی کا۔

(۷) مُضْغَةٌ: وہ گوشت کا ٹکڑا جو چبایا ہوا ہو اس کی جمع مُضَغٌ و مُضْغَاتٌ آتی ہیں، بعض نے کہا کہ مُضْغَةٌ گوشت کے ٹکڑے کے علاوہ ہوتا ہے جیسے قرآن میں ہے: فَخَلَقْنَا الْعَلَقَةَ مُضْغَةً فَخَلَقْنَا الْمُضْغَةَ عِظَامًا. (المؤمنون)

(۸) فَطَفِقْتُ: از سمع و ضرب طَفِقَ بمعنی کسی کام کو کرنے لگنا، جَعَلَ و شَرَعَ۔ یہ افعال مقاربہ میں سے ہے، کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: وَطَفِقَا يَخْصِفَانِ عَلَيْهِمَا مِنْ وَرَقِ الْجَنَّةِ۔ (طٰہٰ)

(۹) اَجُوْبُ: یہ اجوف واوی ہے از نصر مصدر جَوْبًا و جَوَابًا بمعنی سیر کرنا، شہروں کی سیر کرنا۔ کما فی التنزیل: وَثَمُوْدَ الَّذِيْنَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ. (الفجر) جب افعال سے لائیں گے تو جواب دینے کے معنی ہونگے، کیونکہ جواب بھی سوال کو قطع کرتا ہے. ومنہ الاجابۃ و استجابۃ بمعنی جواب دینا۔ جَابَ وَ جَوَّبَ الثَّوْبَ بمعنی جیب بنائی۔

(۱۰) طُرُقَاتِهَا: یہ طَرِيْق کی جمع ہے بمعنی راستہ۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے مستعمل ہے اور طریق کی جمع طُرُقٌ، اَطْرُقٌ و اَطْرِقَةٌ و اَطْرِقَاءُ جمع الجمع الطُّرُقَاتُ بھی آتی ہے، اس کے تین معنی ہیں (ا) کھٹکھٹانا، جیسے: طرقت الباب (ب) رات میں آنا جیسے: هُوَ ضَيْفٌ طَارِقٌ فِيْ اَرْضِكُمْ الخ (ج) مکدر ہونا جیسے طَرَقَ الْمَاءُ. پانی گدلا ہو گیا۔ اور کبھی جمع بھی مستعمل ہوتی ہے، کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: كُنَّا طَرَائِقَ قِدَدًا. طَرَقَ (ن) طَرْقًا بمعنی کوٹنا، اَطْرَقَ۔ سوچ میں پڑنا۔ ومنہ الطریقۃ، سیرت، حالت، مذہب۔

(۱۱) مِثْلُ: جمع اَمْثَال ہے اور مثال اور مثل میں فرق یہ ہے کہ مثل کہتے ہیں جو تمام حقیقت میں شریک ہو جیسے: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ، اور مثال کہتے ہیں جو بعض اعراض میں شریک ہو، جیسے کسی انسان نے دیوار پر نقش کیا تو یہ نقوش اصل کی مثال ہیں اس کا مثل نہیں ہیں۔ اس جیسا یہ مذکر و مؤنث تثنیہ و جمع سب میں یکساں ہیں کبھی مطابقت بھی کر لیتے ہیں مَثَلٌ اور مِثْلٌ دونوں لغتیں ہیں، جیسے: مَثَلَ (ن) مَثْلًا و مُثُوْلًا بمعنی اس جیسا ہونا۔

(۱۲) اَلْهَائِمُ: بمعنی سرگرداں ہونا۔ از نصر بمعنی چکر لگانا، گھومنا یا ایسا جانور جو بہت پیاسا ہو لیکن ڈر کی وجہ سے نہ پی سکتا ہو اور گھومتا ہو از ضرب بمعنی محبت کرنا اور اسی طرح چلنا کہ پتہ نہ چلے کہاں جا رہا ہے۔ یعنی سرگرداں، متحیر: یقال هام فی الامر ای اذا تحیر اس کے مصادر هَيْمًا، هَوْمًا و هَيَمَانٌ، هُمان و تهيمان ہیں، کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: فِيْ كُلِّ وَادٍ يَّهِيْمُوْنَ. (الشعراء) جمع هُيَّمٌ و هُيَّامٌ آتی ہیں، مثل عَطْشَانٌ: فَشَارِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ (الواقعہ) هَيْمَانٌ بمعنی پیاسا ہونا۔ يُقَالُ: رَجُلٌ هَيْمَانٌ. ای عَطْشَانٌ.

(۱۳) اَجُوْلُ: اجوف واوی از نصر اس کے مصادر جَوْلًا و جَوَلَانًا بمعنی طواف کیا، گھوما، چکر لگایا ای اطاف فی المکان. (بفتح الواؤ و سکونہا) دو لغتیں ہیں، اجتیال افتعال سے بمعنی چکر دینا اور تفعیل سے بمعنی بہت چکر دینا۔ یقال جَوَّلَ فِي الْاَرْضِ، زمین میں بہت گھوما۔

(۱۴) حَوْمَاتِهَا: یہ جمع ہے حَوْمَةٌ کی ای لکل شیء معظمۃ۔ زمین کے معظم حصہ کو کہتے ہیں جسے وسط بھی کہتے ہیں۔ اور حَوْمٌ

کے معنی گھومنے کے بھی آتے ہیں از نصر کما فی حدیث الاستسقاء: اَللّٰھُمَّ اِرْحَمْ بَھَائِمِنَا الْحَائِمَۃ. وھی التی تطوف فلاتجدماء ترده و کل عطشان.

(۱۵) اَلْحَائِمُ: اجوف واوی از نصر ہے اس کی جمع حُوَّمٌ ہے یعنی وہ شخص جسے بہت زیادہ پیاس ہو جس کی وجہ سے وہ چکر لگا کر گھومے یا جانور کا چکر لگانا پانی پینے کے لئے، یہاں یہی مراد ہے۔

☆......☆......☆

وَاَرُوْدُ فِیْ مَسَارِحِ لَمْحَاتِیْ وَمَسَائِحِ غَدْوَاتِیْ وَرَوْحَاتِیْ کَرِیْمًا اُخْلِقُ لَهٗ دِیْبَاجَتِیْ.

ترجمہ:۔اور تلاش کرنے لگا میں اپنی آنکھوں کی چراگاہ میں۔اور صبح وشام کی سیاحت میں پھرنے کی جگہوں میں۔ایسے کریم کو جس کے سامنے میں اپنے چہرے کو پرانا (ذلیل) کروں (یعنی کچھ مانگوں)۔

(۱) اَرُوْدُ: یہ "رَوْدٌ" سے ماخوذ ہے یہ اجوف واوی ہے، رَادَ یَرُوْدُ (ن) رَوْدًا، رِیَادًا، طلب کرنا۔اس کے اصلی معنی ہیں پانی اور گھاس کے طلب کرنے کے ہیں ای طلب الماء والکلاء. یہاں پر مطلب ہے طلب اور تلاش۔ کما فی حدیث علی رضی اللہ عنہ: یَدْخُلُوْنَ رَوَادًا وَیَخْرُجُوْنَ اَدِلَّۃً ای یدخلون طالبین للعلم من عندہ ویخرجون ادلۃ ھداۃ للناس.

(۲) مَسَارِحُ: یہ مَسْرَحٌ کی جمع ہے بمعنی چراگاہ۔سَرَحَ (ف) سَرْحًا، سُرُوْحًا بمعنی چرنا یا جانوروں کو چھوڑ دینا چرنے کیلئے۔یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ کقولہ تعالیٰ: وَسَرِّحُوْھُنَّ سَرَاحًا جَمِیْلًا. (احزاب)

(۳) لَمْحَاتِیْ: یہ لَمْحَۃ کی جمع ہے اصلی معنی ہے گوشۂ چشم سے دیکھنے کے ہیں۔قَالَ الْفراء، فی قولہ تعالیٰ: کَلَمْحِ الْبَصَرِ. قال بالخطفۃ بالبصر وقیل لایکون الامن بعید. یہ فتح سے ہے بمعنی چپکے سے دیکھنا، اور فقہ اللغۃ میں ہے (ا) جب انسان کسی شئے کو پوری آنکھ سے دیکھے تو اس کو "عینیہ ورمق" کہتے ہیں۔(ب) اگر کان کی جانب کے گوشہ چشم سے دیکھے تو اس کو لحظہ والتفات کہتے ہیں۔اگر جلدی سے دیکھے تو اس کو "لَمْحٌ" کہتے ہیں اگر ناک کی جانب کے گوشے سے دیکھے تو اسے مَاقٌ کہتے ہیں۔

(۴) مَسَائِحُ: یہ مَسِیْحٌ یا مَسِیْحَۃٌ کی جمع ہے، اور سَاحَ (ض) یَسِیْحُ سِیَاحَۃً بمعنی چلنا، پھرنا۔اور دجال کو بھی مسیح کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی زمین پر بہت پھرے گا، اور عیسیٰ علیہ السلام کو بھی مسیح اس لئے کہتے ہیں کہ آپ بہت سیر کرتے تھے۔اس کی جمع سُیُوْحٌ واَسْیَاحٌ آتی ہیں اور مصادر سِیَاحَۃٌ وسُیُوْحٌ وَسَیْحَانٌ بھی ہیں اور جمع سُیَّاحٌ وَسَائِحُوْنَ آتی ہیں۔وجاء فی الحدیث: لَاسِیَاحَۃَ فِی الْاِسْلَامِ. اور اسی سے سَائِحٌ بمعنی صائم ہے، کیونکہ جو سیر وسیاحت کرتا ہے اس کے ساتھ کھانے کا سامان ہمیشہ نہیں رہتا، لہٰذا وہ صائم کی طرح کچھ نہیں کھاتا ہے۔

(۵) غَدَوَاتِیْ: یہ غَدَاۃٌ کی جمع ہے بمعنی سویرا، شروع دن۔غَدَا (ن) یَغْدُوْ غُدُوًّا بمعنی صبح چلنا۔کبھی صار کے معنی میں بھی مستعمل ہے اس وقت مبتدا مرفوع، خبر منصوب ہوگی. وھی مابین صلاۃ الصبح وطلوع الشمس. یہاں غداۃ، عشاء کے بالمقابل ہے وفی الحدیث: لَغَدْوَۃٌ اَوْرَوْحَۃٌ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ خَیْرٌ مِّنَ الدُّنْیَا وَمَافِیْھَا ۔غدو کے معنی صبح کے وقت چلنے کے ہیں یہ رواح کی ضد

ہے۔غداۃ کی جمع غَدَایَا، جیسے عشیۃ کی جمع عَشَایَا ہے۔اور غداۃ کے بالمقابل آصال ہے. غَدِیَ(س) غَدًا بمعنی شروع دن میں کھانا ،ناشتہ کرنا۔صباح: اول ساعۃ النہار، بکور: بعد الصبح قبل الطلوع ثم الغدوۃ بعد الطلوع ثم الضحی.

(۶) رَوْحَاتِیْ: یہ رَوْحَۃٌ کی جمع ہے بمعنی شام کے وقت جانا یا زوال سے غروب تک کے وقت کو کہتے ہیں، یا ایک مرتبہ جانا، اس کی ضد صباح ہے۔اس کے مصادر رَاحَ(ن) رَوْحًا و رَوَاحًا بمعنی آخر دن میں آنا اور آخر دن میں جانا، شام کے وقت کام کرنا اور روحۃ کا اطلاق زوال شمس سے غروب آفتاب تک ہوتا ہے۔

(۷) کَرِیْمًا: یہ " اورد " کا مفعول ہے جو ضد اللئیم ہے بمعنی بخشش کرنے والا۔ والجمع کِرَامٌ، کُرَمَاءُ۔کریم وہ شخص ہے جو بغیر سوال کے کسی کو دے۔کریم جو جمیع صفات حمیدہ کا جامع ہو۔اور کریم کی نسبت اگر خدا کی طرف ہے تو اس سے مراد اس کا احسان وانعام ہے، اگر کریم کی نسبت انسان کی طرف ہو تو اس سے اس کے عمدہ ونمایاں اخلاق مراد ہوتے ہیں۔جواد، کریم اور سخی میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ جو شخص سوال کرنے پر کسی کو دیتا ہو اس کو جواد کہتے ہیں اور جو بغیر مانگنے کے دوسروں کے نفع کیلئے بغیر اپنے ذاتی نفع کے عطا کرے اس کو کریم کہا جاتا ہے اور سخی وہ ہے جو جمع کرتا رہتا ہو اور مانگنے پر کسی کو محروم نہ کرتا ہو اور سفارش کو قبول کرتا ہو۔

(۸) اُخْلِقُ: اس کا مصدر اِخْلَاقٌ ہے بمعنی پرانا ہونا، یا پرانا کرنا۔یہاں اول مراد ہے یہ لازم متعدی مذکر ومؤنث دونوں میں مستعمل ہے از کرم خَلُقَ الثَّوْبُ۔کپڑا پرانا ہو گیا اور نصر سے بمعنی پیدا کرنا جیسے: خَلَقْتُہٗ۔نیز سمع سے مصدر خَلَقًا نرم ہونا۔وکرم سے خُلُوْقَۃً و خَلَاقَۃً و خُلُوْقًا بمعنی چکنا کر دینا، نرم ہونا یا کہنہ ہونا اور خَلَقٌ کی جمع اَخلاق و خُلْقان آتی ہیں۔

(۹) دِیْبَاجَتِیْ: یہ دیباچہ کا معرب ہے یا دَبَّاج کا معرب ہے، جس کے معنی اَوَّلُ کُلِّ شَیْءٍ و خِیَارُ کُلِّ شَیْءٍ کے ہیں، یہاں اس سے مراد چہرہ ہے "دیباج" اصل میں اس کپڑے کو کہتے ہیں، جس کا تانا، بانا دونوں خالص ریشم کا ہو۔اس سے عمدہ مقصد ہے، لہذا چہرہ کو بھی کہتے ہیں، دیباج کی جمع دَبَابِیْج دَبائج اور دَبَجَ(ن) دَبْجًا بمعنی منقش ومزین کرنا، خوشنما بنانا۔اور وہ کپڑا جس کا تانا بانا دونوں ریشم سے ہو اسکو دیباج کہتے ہیں۔چونکہ اول ملاقات میں رخسار پر نظر پڑتی ہے اس میں اولیت موجود ہے اور کتاب کے دیباچہ میں بھی وجہ اولیت موجود ہے، کیونکہ وہ بھی کتاب کے شروع میں ہوتا ہے۔اور صاحب کتاب کا چہرہ کو کہنہ کرنے سے مراد ذلت کو برداشت کرنا ہے۔

☆......☆......☆

وَاَبُوْحُ اِلَیْہِ بِحَاجَتِیْ اَوْ اَدِیْبًا تُفَرِّجُ رُؤْیَتُہٗ غُمَّتِیْ وَتُرْوِیْ رِوَایَتُہٗ غُلَّتِیْ،حَتّٰی اَدَّتْنِیْ خَاتَمَۃُ الْمَطَافِ.

ترجمہ:۔اور اپنی حاجت کو ان کے سامنے ظاہر کروں۔اور تلاش کرنے لگا میں ایسے ادیب کو جس کا دیکھنا میرا غم کو دور کردے۔اور جس کی بات چیت میری پیاس کو بجھادے۔یہاں تک کہ پہنچا دیا ہے میرے اخری طواف (گھومنے) نے۔

(۱) اَبُوْحُ: صیغہ واحد متکلم اجوف واوی ہے۔بَاحَ(ن) یَبُوْحُ بُوْحًا و بُوُوْحًا و بُؤُوْحَۃً بمعنی ظاہر کرنا وظاہر ہونا۔اور یہ باء کے ذریعہ متعدی ہو جاتا ہے، کمافی قول الشاعر: کم باح باسمي بعدما کتم الھویٰ

(۲) بِحَاجَتِیْ: حاجت، ضرورت والجمع حَاجٌ وحَاجَاتٌ وحُوَجٌ وحَوَائِجُ. حَاجَ(ن) یَحُوْجُ حَوْجًا، حَاجَ اِلَیْهِ بمعنی محتاج ہونا۔ ومنه الاحتیاج. "بِحَاجَتِیْ" میں باء تعدیہ کیلئے ہے۔ قَالَ تَعَالٰی: اِلَّا حَاجَةً فِیْ نَفْسِ یَعْقُوْبَ قَضَاهَا.

(۳) اَدِیْبًا: بمعنی ظریف، عقل مند، صاحب ادب۔ اس کی جمع اُدَبَاءُ ہے مثل فقہاء از ضرب وکرم قدم تحقیقہ۔ جیسے: اَدَّبَنِیْ رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ.

(۴) تُفَرِّجُ: از تفعیل بمعنی کھول دینا، کشادہ کرنا یا کسی کا غم دور کرنا وزائل کرنا۔ اس کا مجرد "فرجٌ" ضرب سے آتا ہے بمعنی شرمگاہ۔ والجمع فُرُوْجٌ اور فرج کہتے ہیں دو چیزوں کے درمیان کشادگی کو اور یہ "تفرج" ادیبًا کی صفت ہے، کَمَاقَالَ تَعَالٰی: وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ حَافِظُوْنَ. (المؤمنون)

(۵) رُؤْیَتُهٗ: یہ، رویتٌ مصدر ہے، رأی یَرَای (ف) رَأْیًا ورُؤْیَةً، رَأْیَانًا بمعنی دیکھنا، آنکھ سے دیکھنا۔ نظر بالعین والقلب دونوں کو رؤیت کہا جاتا ہے۔ اور اصل عبارت یوں ہے "رؤیتی إیاہ" تھا۔ اور إدراك. احاطه بالکلیه کو کہتے ہیں۔ وفی التنزیل: اَلَمْ تَرَ اِلَی الَّذِیْنَ خَرَجُوْا مِنْ دِیَارِهِمْ وَهُمْ اُلُوْفٌ۔ (البقرہ).

(۶) غُمَّةٌ: (بضم الغین وتشدید المیم) بمعنی غم، بے چینی وامر دشوار۔ نصر سے بمعنی ڈھکنا، غمگین ہونا۔ اس کی جمع غُمُوْمٌ وغُمَمٌ واَغْمَامٌ ہیں، کمافی القرآن: ثُمَّ لَایَکُنْ اَمْرُکُمْ عَلَیْکُمْ غُمَّةً. (یونس)

(۷) تُرْوِیْ: یہ، إرْوَاءٌ مصدر سے مشتق ہے از افعال بمعنی سیراب کرنا، اس کا مجرد سمع سے آتا ہے بمعنی سیراب ہونا، پیاس بجھنا۔ رِیًّا مصدر رَیَّانًا فاعل جمع رُوَاءٌ. ومنه یوم الترویة۔ اور ضرب سے اس کے معنی روایت کرنا اور نقل کرنے کے آتے ہیں۔

(۸) غُلَّتِیْ: غُلَّةٌ، (بضم الغین وتشدید اللام) بمعنی پیاس کو کہتے ہیں اور پیاس اول درجہ کو عطش، پھر ظماء، پھر صدی، پھر غلة، پھر لهبة، پھر هیام، پھر اُوَام پھر جُوَاد۔ (فقه اللغة) غَلَّةٌ (بفتح الغین) بمعنی پیداوار، جمع غَلَّاتٌ۔ اور غِلَّةٌ (بکسر الغین) بمعنی طوق جو قیدی کی گردن میں ڈالا جائے اس کی جمع غُلَلٌ واَغْلَالٌ ہیں۔ کمافی القرآن: فِیْ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلَالًا. (یٰسٓ) اور غلة کے اصلی معنی ہے حرارت جوف، اور غَلَّ (ن) یَغُلُّ غُلُوْلًا بمعنی خیانت کرنا۔ اور غِلٌّ (بکسر الغین) غلا (ض) غلیلًا بمعنی الحقد: حسد کرنا۔ اور سمع سے بھی آتا ہے بمعنی پیاسا ہونا۔

(۹) حَتّٰی اَدَّتْنِیْ: یہ، تَأْدِیَةٌ مصدر سے بمعنی اَوْصَلَتْنِیْ یعنی پہنچا دینا۔ اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے بمعنی پہنچنا، یہاں حتی اجول کیلئے غایت ہے اور ادی بالتخفیف مستعمل نہیں ہوتا ہے یعنی ادّیٰ کا ثلاثی اسی معنی کے اعتبار سے نہیں ہے، بلکہ اَدٰی (ض) یَادِیْ اَدْیًا بمعنی ادا کرنا، پہنچانا. فَلْیُؤَدِّ الَّذِیْ اُؤْتُمِنَ اَمَانَتَهٗ۔ (البقرہ)

(۱۰) خَاتِمَةٌ: معنی کسی چیز کے اخیر کو کہتے ہیں، جیسے: خاتمةالشیء ای اقصاه اس کی جمع خَوَاتِیْم وخَاتِمات. کقوله تعالٰی: خَاتَمَ النَّبِیّٖنَ. لانه ختم النبوة ۔(الاحزاب) ویقال: خاتم القوم (بفتح التاء وکسرها) ای آخرهم. ومنه خاتم النبیین. خاتَم، بمعنی انگوٹھی۔

(۱۱) اَلْـمَطَافُ: یہ مصدر میمی ہے بمعنی طواف کرنا، طواف سے ماخوذ ہے بمعنی کسی چیز کے گرد اگرد پھرنا از نصر بمعنی گھومنا و چکر کھانا پھرنا ومنه كَقَوْلِه تَعَالٰى: يُطَافُ عَلَيْهِمْ بِآنِيَةٍ. (الدھر) ای اذا دار حولهم.

☆......☆......☆

وَهَدَتْنِيْ فَاتِحَةُ الْاَلْطَافِ إِلٰى نَادٍ رَحِيْبٍ مُحْتَوٍ عَلٰى زِحَامٍ وَنَحِيْبٍ فَوَلَجْتُ غَابَةَ الْجَمْعِ لِاَسْبُرَ مَجْلَبَةَ الدَّمْعِ.

ترجمہ:۔اور پہنچا دیا ہے مجھ کو خدا کی شروع مہربانیوں نے (مہربانی کی ابتدا نے)۔ایک وسیع کشادہ مجلس کی طرف۔جس میں بہت سے لوگ تھے۔اور اس میں رونے کی آواز تھی۔پس داخل ہوا میں جماعت کے بیچ میں۔تاکہ رونے کا سبب معلوم کرسکوں۔

(۱) هَدٰى: یہ ضرب سے ہے بمعنی راہ دکھانا، إِهْدَاءُ کے معنی ہدیہ دینا از افعال، کبھی برعکس بھی ہوتا ہے۔اور افتعال إِهْتِدَاءُ بمعنی ہدایت پانا۔اور ہدایت کے دو معنی ہے (ا) اراء ۃ الطریق (ب) ایصال الی المطلوب۔یہاں دوسرا معنی مراد ہے۔

(۲) فَاتِحَةٌ: ہر چیز کے اول کو کہتے ہیں اس کی جمع فَوَاتِحُ ہے اس کا مجرد فتح سے ہے كقوله تعالٰى: إِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا۔(الفتح) اور فتوح کہتے ہیں موسم بہار کا سب سے پہلا مہینہ (بارش) اور یہ ''فتح'' اغلاق کی ضد ہے. ومنه یوم الفتح ای یوم القيامة.

(۳) اَلْطَافٌ: (بفتح الهمزة و كسرها) یہ جمع لُطْف کی ہے بمعنی مہربانی، إِلْطَاف (بکسر الهمزه و فتحها) یہ افعال کا مصدر ہے بمعنی کسی کے سامنے عاجزی اور تضرع سے سوال کرنا۔یا مہربانی کرنا، نرمی کرنا، كما فی حديث الافك: ولا ارى منك اللطف الذی كنت اعرفه. لَطَفَ (ن،ك) لُطْفًا و لَطَافَةً بمعنی پاکیزہ ہونا۔لطیف سے مراد ہر وہ چیز ہے جو قوت حاسہ ادراک نہ کرسکے۔

(۴) نَادٍ: بمعنی مجلس اس کی جمع اَنْدَاءُ وَاَنْدِيَةٌ ہے۔ندی سمع سے آتا ہے یعنی تر ہونا. نَدَا (ن) يَنْدُوْ نَدْوًا بمعنی حاضر ہونا، کیونکہ لوگ مجلس میں حاضر ہوتے ہیں۔كما فی حديث ابی سعيد رضی الله عنه: كُنَّا اَنْدَاءُ فَخَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ.

(۵) رَحِيْبٌ: بمعنی کشادہ۔رَحُبَ (ك،س) رَحْبًا و رَحَابَةً بمعنی کشادہ ہونا۔كقوله تعالٰى: ضَاقَتْ عَلَيْهِمُ الْاَرْضُ بِمَا رَحُبَتْ۔(التوبة) یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۶) مُحْتَوٍ: یہ صیغہ اسم فاعل ہے مصدر اِحْتِوَاءٌ از افتعال بمعنی شامل ہونے والا، جمع ہونے والا۔حَوٰى (ض) يَحْوِىْ حَيًّا وحَوَايَةً بمعنی جمع کرنا، حَوِيَّةٌ بمعنی آنت و الجمع حَوَايَا. كقوله تعالٰى: اَوِ الْحَوَايَا اَوْمَا اخْتَلَطَ بِعَظْمٍ۔ (الانعام)

(۷) زِحَامٌ: (بکسر الزا) بمعنی بھیڑ، اژدھام، رش، ہجوم۔ومنه یوم الزحام یعنی قیامت کا دن۔زَحَمَ (ف) زَحْمًا و زِحَامًا بمعنی تنگی میں ڈالنا، یا تنگ مقام میں ڈالنا، یا تنگی کرنا، بھیڑ کرنا۔اَلزَّحْمَةُ، تنگی (بھیڑ)

(۸) اَلنَّحِیْبُ: وھو صوت البکاء یعنی خوب زور سے رونا۔ نَحَبَ (ض، ف) نَحْبًا ،نَحِیْبًا بمعنی رونا۔ اور نَحْبٌ کے معنی مدت وقت اور موت کے بھی آتے ہیں کقولہ تعالیٰ: وَمِنْهُمْ مَنْ قَضٰى نَحْبَهٗ. (الاحزاب) یُقَالُ: قضی فلان نحبہ یعنی وہ مرگیا۔

(۹) فَوَلَجْتُ: یہ مشتق ہے وُلُوْجٌ سے، مثال واوی ہے۔ وَلَجَ (ض) وَلْجًا بمعنی داخل ہونا، گھس جانا یا تنگی میں داخل ہونا۔ یقال: الخروج قبل الولوج. وفی القرآن: حَتّٰى يَلِجَ الْجَمَلُ فِيْ سَمِّ الْخِيَاطِ. ومنہ وَلِیْجَۃٌ بمعنی ہمراز۔ دُخول اور وُلوج میں فرق: واضح ہو کہ "ولوج" کا استعمال اعیان اور معانی دونوں کیلئے ہوتا ہے اور "دخول" کا استعمال محض اعیان کیلئے ہوتا ہے اور "ولوج" عام ہے اور "دخول" خاص ہے۔

(۱۰) غَابَۃٌ: اصل میں گنجان درختوں کے دشوار گذار جنگل کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع غابات ومنہ قولہ تعالیٰ: فِيْ غَيَابَةِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّيَّارَةِ۔ (یوسف) یہاں مراد "غابۃ" سے وسط ہے اور درمیان کا حصہ ہے، اس کا مادہ "غیب" ہے۔

(۱۱) اَلْجَمْعُ: بمعنی آدمیوں کی جماعت، اس کی جمع جُمُوْعٌ آتی ہے، جو فتح سے ہے بمعنی جمع کرنا. قَوْلُہٗ تَعَالیٰ: اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْآنَهٗ۔ (القیامہ)

(۱۲) اَسْبُرُ: صیغہ واحد متکلم ہے. سَبْرٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی تجربہ اور خبر حقیقت امر کو نکالنے کے ہیں یہاں اس کے معنی آزمانے کے ہیں، باب ضرب ونصر سے۔

(۱۳) مَجْلَبَۃٌ: یہ، جَلْبٌ سے ماخوذ ہے معنی کھینچنے اور اُبھارنے کے ہیں، از نصر وضرب اور اِجْتِلَاب افتعال سے بھی یہی معنی ہے، اور افعال سے آتا ہے، کقولہ تعالیٰ: وَاَجْلِبْ عَلَيْهِمْ بِخَيْلِكَ وَرَجِلِكَ (بنی اسرائیل) جلب یعنی جو چیز دوسری چیز کو کھینچ کر اپنی طرف لائے۔ اور قاعدہ ہے کہ جو مصدر مَفْعَلَۃٌ کے وزن پر آتا ہے، اکثر سبب کیلئے ہوتا ہے جیسے مَجْلَبَۃٌ۔

(۱۴) اَلدَّمْعُ: آنسو، اس کی جمع دُمُوْعٌ واَدْمُعٌ آتی ہیں، دَمَعَ (س، ف) دَمْعًا بمعنی آنسو بہانا، بہنا۔ کقولہ تعالیٰ: وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰۤى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ مِنَ الدَّمْعِ مِمَّا عَرَفُوْا مِنَ الْحَقِّ. (المائدۃ)

☆......☆......☆

فَرَأَيْتُ فِيْ بُهْرَةِ الْحَلْقَةِ شَخْصًا شَخْتَ الْخِلْقَةِ عَلَيْهِ اُهْبَةُ السِّيَاحَةِ وَلَهٗ رَنَّةُ النِّيَاحَةِ.

ترجمہ: پس دیکھا میں نے اس حلقہ کے بیچ میں۔ ایک ایسے ضعیف الخلقت شخص کو۔ جس پر سفر کا سامان تھا اور وہ زار وقطار رو رہا تھا۔

(۱) فَرَأَیْتُ ۔ صیغہ واحد متکلم رُؤْیَۃٌ مصدر سے ہے از فتح بمعنی دیکھنا۔ اس کا استعمال رویت قلبی وبصری دونوں میں ہوتا ہے۔ اور دوسرا آتا ہے "رِئَۃٌ" بمعنی تلی وجگر۔ قَالَ تَعَالیٰ: وَلَوْ تَرٰۤى اِذِ الظّٰلِمُوْنَ فِيْ غَمَرٰتِ الْمَوْتِ. (الانعام)

(۲) بُھْرَۃٌ: (بضم الباء) بمعنی وسط، درمیان زمان سے یا مکان سے اس کی جمع اَبْھُرٌ وبُھَرٌ آتی ہیں۔ بَھَرَ (ف) بَھْرَۃً جس کے معنی غلبہ کے آتے ہیں، غالب ہونا، فضیلت میں بڑھ جانا۔ اور "بُھْرَۃٌ" کا مدخول یہ چیزیں ہوتی ہیں، جیسے: لَیْلٌ، وادِی، فَرَسٌ وحَلْقَۃٌ.
یقال بھرۃ الوادی وبھرۃ الفرس وبھرۃ اللیل وبھرۃ الحلقۃ.

(۳) اَلْحَلْقَةُ: جَمَاعَةُ النَّاسِ۔ ہر گول چیز کو کہتے ہیں اس کی جمع حَلَقٌ، حِلَاقٌ و حَلَقَاتٌ آتی ہیں، حَلْقَةٌ مصدر بھی ہے جس کے معنی بال مونڈنے کے بھی ہیں باب ضرب اور تفعیل سے مستعمل ہے، وفی التنزیل: مُحَلِّقِيْنَ رُؤُسَكُمْ. (الفتح) و کمافی الحدیث: نهى عليه السلام عَنِ الْحَلْقِ قَبْلَ الصَّلٰوةِ.

(۴) شَخْصًا: اس کی جمع اَشْخَاصٌ، شُخُوْصٌ و اَشْخُصٌ آتی ہیں۔ شَخَصَ (ف) شَخْصًا بمعنی جسم، لغت کے اعتبار سے ہر جسم کو کہتے ہیں چاہے انسان کا ہو یا غیر انسان کا ہو جو دور سے نظر آئے۔ یہاں خاص جسم انسان مراد ہے۔ الشخص هو الجسم وقديُرادبه الذات. كماجاء في الحديث: لاشخص اعزمن الله تعالى. شَخِيْص بمعنی بھاری بھرکم جسم والا اور سمع سے بھی آتا ہے، قال الله تعالى: اِنَّمَايُؤَخِّرُهُمْ لِيَوْمٍ تَشْخَصُ فِيْهِ الْاَبْصَارُ. (ابراهيم) کرم سے موٹا ہونا۔ تفعیل سے بمعنی تمیز کرنا۔

(۵) شَخْتٌ: وہ شخص جو پیدائشی طور پر دبلا و پتلا ہو نہ کہ کسی مرض سے دبلا ہو جائے۔ و قیل هو الدقیق من كل شیء. شَخْتَةٌ اس کی جمع شِخَاتٌ آتی ہے یہ باب کرم سے ہے بمعنی پرانا ہونا، ضعیف ہونا۔

(۶) اَلْخِلْقَةُ: (بالكسر) بمعنی پیدائش والجمع خِلَقٌ یہاں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای خلقه۔ اور کبھی خلق کے معنی نئی چیز ایجاد کرنے کے آتے ہیں. كَقَوْلِهٖ تَعَالٰى: خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ. اور کبھی خلق کے معنی کذب و جھوٹ کے بھی آتے ہیں جیسے و تَخْلُقُوْنَ اِفْكًا. خَلَقَ (ن) خَلْقًا و خِلْقَةً بمعنی پیدا کرنا. خَلِقَ (س، ك) خَلَقًا بمعنی نرم و چکنا ہونا۔

(۷) اُهْبَةٌ: بروزن فُعْلَة. بمعنی سامان کے ہیں، وہ اسباب جو مسافر تیار کرتے ہیں۔ بعض سامان سفر کو کہتے ہیں والجمع اُهَبٌ۔ یہ اِهَابٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جلد غیر مدبوغ۔ یعنی وہ چمڑا جو دباغت نہ دیا گیا ہو۔ اهب تأهب للامر بمعنی تیار و آمادہ ہونا۔

(۸) اَلسِّيَاحَةُ: یہ مصدر ہے۔ بمعنی چلنا، سیر کرنا و سفر کرنا۔ سَاحَ يَسِيْحُ (ض) سَيْحًا، سَيَحَانًا مصادر ہیں والجمع سَيَّاحٌ و سَائِحُوْنَ اور بعض ادباء کہتے ہیں کہ ساح کے معنی عبادت بھی لیتے ہیں. یقال: سَاحَ فِي الْاَرْضِ ای عبد.

(۹) رَنَّةٌ: کے معنی آواز کرنے کے ہیں، یہ عام ہے چاہے خوشی کی ہو یا غم کی والجمع رَنَّاتٌ. رَنَّ (ض) يَرِنُّ رَنِيْنًا بمعنی خوب زور سے رونا یا زیادتی محبت میں چیخ چیخ کر رونا۔ و منه رَنِيْنٌ، رونے کی آواز کو کہتے ہیں یا غمگین آواز کو کہتے ہیں۔

(۱۰) اَلنِّيَاحَةُ: ۔ بمعنی نوحہ کرنا، میت پر رونا، یا میت کے اوصاف بیان کر کے رونا۔ نَاحَ يَنُوْحُ (ن) نَوْحًا و نُوَاحًا و نِيَاحَةً و مَنَاحَةً مصادر ہیں، بمعنی مردے پر رونا (البكاء على الميت) و منه النائحة یعنی وہ عورت جو خوب چیخ کر روئے والجمع نَائِحَاتٌ و نَوَائِحُ و نُوَّحٌ و اَنْوَاحٌ.

☆......☆......☆

وَهُوَيَطْبَعُ الْاَسْجَاعَ بِجَوَاهِرِ لَفْظِهٖ وَيَقْرَعُ الْاَسْمَاعَ بِزَوَاجِرِ وَعْظِهٖ وَقَدْ اَحَاطَتْ بِهٖ اَخْلَاطُ الزُّمَرِ.

ترجمہ: ۔ اور وہ اپنے مقفیٰ کلام کو اپنے الفاظ کے جواہرات سے مزین کر رہا ہے۔ اور لوگوں کے کانوں کو اپنے وعظ کی ڈانٹ ڈپٹ سے کھٹکھٹا رہا ہے (متوجہ کر رہا ہے) اور مختلف جماعتوں نے اس کو گھیرے میں لے رکھا ہے۔

(۱) یَطْبَعُ: صیغہ مضارع از فتح بمعنی ڈھالنا و مہر لگانا، پیدا کرنا۔ اصل معنی معدنیات وغیرہ کو پگھلا کر کسی چیز کو ڈھالنا و مہر لگانا۔ کما فی القران: طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ. (محمد) ومنه الطبيعة عادت والجمع الطَّبَائِعُ. طبع الله الخلق. پیدا کرنا، طبع السیف تلوار بنانا، ڈھالنا۔

(۲) اَلْاَسْجَاعُ: هو إجراء الفواصل على قافية واحدة۔ یہ سَجْعٌ کی جمع ہے، اس کے اصل معنی کبوتر کے آواز کے معنی میں آتے ہیں اب یہ خود اصل کلمات اور مقفٰی کلام میں ہونے لگا یعنی مقفٰی کلام (قافیہ والی عبارت) کرنا۔ سَجَعَ (ف) سَجْعًا اس کی جمع سُجَعٌ وسَوَاجِعُ، اَسْجَاعُ واَسَاجِيْعُ آتی ہیں۔ کمافی الحدیث: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: اياكم وَسُجَعِ الكُهَّانِ.

(۳) جَوَاهِرُ: یہ جَوْهَرٌ کی جمع ہے معرب ہے گوہر سے۔ اس کی واحد جَوْهَرَةٌ بھی آتی ہے۔

(۴) لَفْظٌ: مصدر ہے ضرب سے بمعنی الرمی، يقال اكلت التمرة ولفظت النواة معناه الملفوظ. اى مايتلفظ به الانسان. كماجاء فى القران: مَايَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّالَدَيْهِ رَقِيْبٌ عَتِيْدٌ. (ق)

(۵) یَقْرَعُ: صیغہ مضارع قَرْعٌ مصدر سے بمعنی کھٹکھٹانا، مارنا، کوٹنا۔ از باب فتح، کماجاء فی التنزیل: اَلْقَارِعَةُ مَاالْقَارِعَةُ۔

(۶) الاسماع: یہ جمع ہے سمع کی سماع بمعنی اچھی آواز جس سے انسان لذت حاصل کرے سمع۔ وہ قوت ہے جس سے آواز کا ادراک ہوتا ہے. کماقال تعالٰی: فَاسْتَمِعُوْا لَهٗ وَ اَنْصِتُوْا. الآية.

(۷) بِزَوَاجِرِ: یہ زَاجِرَةٌ کی جمع ہے بمعنی جھڑکنا، روکنا، اور زَجَرَ (ن) زَجْرًا۔ یہ لازم و متعدی دونوں مستعمل ہوتا ہے یہاں اضافت صفت الی الموصوف ہے۔ اى الوعظ الزواجر او المواعظ زاجرة. قَالَ تَعَالٰى: فَاِنَّمَاهِىَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ. (النازعات)

(۸) وَعْظَهٗ: وَعْظٌ از ضرب بمعنی نصیحت کرنا اور عمدہ نصیحت جس سے خدا کی طرف لگاؤ ہو اور جس سے دل نرم ہو۔ ومنه الواعظ بمعنی نصیحت کرنے والا۔ والجمع واعظون، وعَاظٌ. ومنه الموعظ یعنی وہ نصیحت جس سے سخت دل نرم ہو جائے اور آنسو بہنے لگیں اور وہ اچھے اعمال کرنے لگے. کقوله تعالٰی: فَمَنْ جَاءَهٗ مَوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ۔ (البقرہ)

(۹) اَحَاطَتْ: صیغہ ماضی معروف ہے افعال و نصر سے بھی بمعنی گھیر لینا، یہاں یہی معنی مراد ہے اس کے مصادر حَوْطًا و حِيْطَةً و حِيَاطَةً آتے ہیں۔ اور حفاظت کرنے کے معنی میں بھی آتے ہیں۔ ومنه الحائط بمعنی دیوار کیونکہ دیوار مکان کی حفاظت کرتی ہے والجمع حَوَائِطُ، حِيْطَانٌ، حِيَاطٌ اجوف واوی ہے. قال تعالٰی: وَاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا۔ (الطلاق)

(۱۰) اَخْلَاطٌ: یہ خَلْطٌ (بالکسر) کی جمع ہے بمعنی مخلوط ہونا۔ قسم قسم کی ملی ہوئی چیزیں۔ یہاں مراد مختلف ہے خَلَطَ (ن) خَلْطًا بمعنی ملاوٹ کرنا۔ قال تعالٰی: خَلَطُوْا عَمَلًا صَالِحًا۔ (التوبہ) اور ضرب سے بھی آتا ہے، بمعنی ملانا۔

(۱۱) الزُّمَرُ: ۔ اس کا واحد زُمْرَةٌ ہے بمعنی گروہ، آدمیوں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں قال تعالٰی: وَسِيْقَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا اِلٰى جَهَنَّمَ

زُمَرًا۔(الزمر) وقیل الجماعۃفی تفرقۃ. زَمَرَ(ض،ن)زَمْرًاوزَمِیْرًا. بانسری بجانا۔زَمِرَ(س)زَمَرًا بمعنی کم بالوں والا ہونا۔ زِمَارَۃٌ. بانسری بجانے کا پیشہ۔

☆......☆......☆

اِحَاطَةَ الْهَالَةِ بِالْقَمَرِ وَالْاَكْمَامِ بِالثَّمَرِ فَدَلَفْتُ اِلَيْهِ لِاَقْتَبِسَ مِنْ فَوَائِدِهٖ وَاَلْتَقِطَ بَعْضَ فَرَائِدِهٖ.

ترجمہ:۔جیسے گھیر لینے ہالہ کے چاند کو۔اور گھیر لینے چھلکے کے پھل کو۔پس آہستہ سے بڑھا میں اس شخص کی طرف تا کہ اس کے فوائد حاصل کروں۔اوراس کے یکتا موتیوں (فوائد علمیہ) کو چنوں۔

(۱)اِحَاطَةً: یہ احاط فعل کا مفعول مطلق ہے للنوع ہے از نصر بمعنی احاطہ کرنا،گھیرنا۔قال تعالیٰ: وَاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓئَتُهٗ ۔(البقرہ)

(۲)اَلْهَالَةُ: یہ چاند کے اس حلقہ کو کہتے ہیں جو اس کے گرداگرد ہوتا ہے یعنی جو دائرہ چا ند کے پاس ہوتا ہے۔والجمع هَالَاتٌ اور یہ طَفَاوَةٌ کی ضد ہے کیونکہ طَفَاوَةٌ دائرۂ شمس کو کہتے ہیں۔

(۳)اَلْقَمَرِ: بمعنی چاند''ہلال'' پہلی تاریخ کے چاند کو،اور''بدر''چودہ تاریخ کے چاند کو اس کے علاوہ پورے مہینے کے چاند کو قمر کہتے ہیں. والجمع اَقْمَارٌ. ومنه اَلْقَمَرَانِ یعنی چاند وسورج۔یقال قمر الشیء اذا اشتد بیاضه. قَمِرَ(س)قَمَرًا بمعنی زیادہ سفید ہونا۔ وفی القرآن: وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا. (الشمس)

(۴)وَالْاَكْمَامِ: یہ کِمٌّ(بکسر الکاف) کی جمع ہے بمعنی پھل کا چھلکا یا پھل کا غلاف اس کی جمع کِمَامٌ واَکِمَّةٌ واَکَامِیْمُ آتی ہیں، کَمَّ یَکُمُّ (ن) کَمًّا. چھپانا،ڈھکنا. کُمٌّ:(بضم الکاف) آستین،جمع اَکْمَامٌ وکِمَمَةٌ. وکَمٌّ وکَمِیَّةٌ(بفتح الکاف) تعداد،مقدار۔قال تعالیٰ: وَالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ. (الرحمن)

(۵)اَلثَّمَرِ: بمعنی پھل،اس کی جمع ثِمَارٌ وثُمُوْرٌ آتی ہیں اور جمع الجمع اَثْمَارٌ آتی ہے اور ثَمَرَةٌ واحد ہے اس کی جمع ثَمَرَاتٌ آتی ہے. ثَمَرَ(ن)یَثْمُرُ ثَمْرًا وثُمُوْرًا بمعنی پھل نکلنا،پھلدار ہونا. کقوله تعالیٰ: كُلُوْا مِنْ ثَمَرِهٖٓ اِذَآ اَثْمَرَ. (الانعام)

(۶)دَلَفْتُ: صیغہ واحد متکلم،دَلَفَ(ض) دَلْفًا ودَلَفَانًا ودَلِيْفًا ودُلُوْفًا بمعنی آہستہ چلنا،قریب ہونا۔یہ لفظ اضداد میں سے ہے کبھی زور سے چلنا کے معنی بھی استعمال ہوتا ہے تَدَلَّفَ تفعل سے بھی آتا ہے یقال تَدَلَّفَ اِلَيْهِ یعنی چل کر قریب پہنچ گیا اور چلنے کیلئے ترتیب وار الفاظ یہ ہیں:اوّلُ دبیب ثم المشی ثم السعی ثم الایفاض ثم الهرولة ثم العدو ثم الشد یہ ترتیب مخصوص ہے انسان کیلئے۔

(۷)اَقْتَبِسُ: صیغہ واحد متکلم از افتعال مصدر اِقْتِبَاس بمعنی روشنی سے فائدہ اٹھانا اور روشنی حاصل کرنا اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے جس کے دو معنی ہیں (۱) قبس النار کے معنی آگ کو بھڑکا دینا (۲) آگ سے کچھ آگ لینا واز سمع بمعنی اونٹنی کا زیادہ حاملہ ہونا یقال قبست الناقة. والجمع اَقْبَاسٌ وقَابُوْسٌ بمعنی خوبصورت چہرہ اور پاکیزہ رنگ کا انسان۔وفی القرآن الکریم: انظرونا نقتبس من نورکم. (الحدید)

(۸)فَوَائِدِهٖ: یہ فائدہ کی جمع ہے از نصر اجوف واوی ہے بمعنی ثابت رہنا و چلا جانا گویا من الاضداد ہے اور فائدہ جو مشہور ہے وہ اجوف

یائی ہے "فِیْدٌ" سے مشتق ہے۔ فَادَیَفِیْدُ، فائدہ دینا جوضرب سے آتا ہے ومنہ استفادہ بمعنی فائدہ حاصل کرنا جب یہ ضرب سے آتا ہے تو اس کے دومعنی ہے (الف) کسی کو کوئی چیز بغیر عوض کے دیدینا (ب) کسی کو کوئی چیز حاصل ہونا۔

(۹) اَلْتَقِطُ: یہ لقط سے ماخوذ ہے بمعنی زمین سے اٹھالینا۔ صیغہ واحد متکلم از افتعال اس کا مصدر اِلْتِقَاطٌ ہے بمعنی راستہ یا زمین سے کوئی چیز بغیر مشقت اٹھالینا۔ لَقَطَ (ن) لَقْطًا و لَقِیْطًا. کقولہ تعالیٰ: یَلْتَقِطْهُ بَعْضُ السَّیَّارَةِ. (یوسف)

لقط اور لقیطہ میں فرق: لغت کے اعتبار سے لقط اور لقیطہ میں کوئی فرق نہیں ہے بلکہ ہر وہ چیز جو اٹھائی جائے اس کو کہا جاتا ہے لیکن فقہاء کرامؒ کے یہاں فرق ہے کہ اگر غیر جاندار چیز کو اٹھایا جائے تو وہ لقیطہ ہے اور اگر جاندار کو اٹھایا جائے تو وہ لقطہ ہے۔

(۱۰) بَعْضُ: اس کی جمع اَبْعَاضٌ ہے "ای قِطْعَةٌ مِنَ الشَّیْءِ" اور اس کے معنی قطع کرنے کے بھی آتے ہیں یعنی بعض کو "کل" سے گویا قطع کرلیا گیا اور بعوض مچھر (پشہ) کو کہتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی کاٹتا ہے۔ تفعیل سے جزء جزء کرنا۔ فی القرآن: وَاِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ اِلٰی بَعْضٍ قَالُوْا اَتُحَدِّثُوْنَهُمْ. (البقرة)

بعض اور جزء میں فرق: مخفی نہ رہے کہ یہ دونوں لفظ قریب قریب ہم معنی ہیں، فرق اس قدر ہے کہ "بعض" کہتے ہیں کسی چیز کے حصہ یا ٹکڑے کو چاہے وہ باقی ماندہ حصہ سے بڑا ہو یا چھوٹا اور "جزء" کہتے ہیں اسکے برعکس و برخلاف کو۔

(۱۱) فَرَائِدُ: یہ فَرِیْدَةٌ کی جمع ہے بمعنی یکتا موتی، بہت قیمتی موتی، جس کی کوئی نظیر نہ ہو، یا فَرِیْدَہ کے معنی وہ عورت جو حسن میں یکتا و بے نظیر ہو۔ فَرَدَ (ن، ض، ك) فَرْدًا و فُرُوْدًا بمعنی فرد ہونا، اکیلا ہونا۔ والفراد. بائع الفرائد اور "فُرادیٰ" جمع ہے فرد کی۔

☆......☆......☆

فَسَمِعْتُهُ یَقُوْلُ حِیْنَ خَبَّ فِیْ مَجَالِهٖ وَهَدَرَتْ شَقَاشِقُ اِرْتِجَالِهٖ اَیُّهَا السَّادِرُ فِیْ غُلَوَائِهٖ اَلسَّادِلُ ثَوْبَ خُیَلَائِهٖ.

ترجمہ:۔ پس میں نے فی البدیہہ فصیح تقریر کرتے ہوئے سنا، جس وقت وہ اپنی جولانگاہ میں جولانی (گشت) کررہا تھا۔ اے بے باک! حد سے تجاوز کرنے میں اور غرور کے کپڑے کو لٹکانے والے۔

(۱) حِیْنَ: یہ خَبَّ کا مفعول فیہ ظرف زمان ہے یا حِیْن، خب کا مفعول فیہ ہے۔ کما فی القرآن: هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِنَ الدَّهْرِ. (الدهر)

(۲) خَبَّ: از نصر بمعنی تیز دوڑنا، دوڑنا و لپک کر چلنا، مصادر خَبٌّ و خَبِیْبٌ ہے اور گھوڑے دوڑنے کے الفاظ یہ ہیں: خب پھر التقریب پھر امجاج پھر احضار پھر ارخاء پھر اهذاذ پھر اهماج. هكذا فی فقه اللغة. اور خب کے معنی بلند ہونے کے بھی آتے ہیں اور سمع سے مکاری کے معنی میں آتے ہیں: اخبتو االی ربهم الخ۔ (هود)

(۳) مَجَالِهٖ: یہ اسم ظرف مکان ہے بمعنی پھیرنے کی جگہ، یا جولانگاہ۔ یہ جولان سے مشتق ہے اور مجال کی جمع مجاول آتی ہے، جَالَ جَوْلًا (ن) جَوْلَانًا و جِیْلَانًا، و جُوُوْلًا بمعنی گھومنا، چکر لگانا۔

(۴)هَدَرَتْ: هَدَرَ (ض)هَدْرًا و هُدُوْرًا، هَدِيْرًا بمعنی آواز بلند کرنا یا کبوتر کی آواز نکالنا یا بولنا یا کبوتری کی طرح آواز نکالنا، غث غثانا وغٹرغون کرنا واز نصر بمعنی خون کوگرانا۔ اور اونٹ کی آواز کو بھی کہتے ہیں۔

(۵)شَقَاشِقُ: یہ "شِقْشِقَةٌ" بالکسر کی جمع ہے اس کا اصل معنی ہے مستی کی حالت میں اونٹ کے منہ سے جھاگ نکلتے ہیں اس کو کہتے ہیں۔ اسی طرح انسان کے بات کرتے وقت بھی نکلتا ہے اس سے مراد یہاں انتہاء درجہ کے فصاحت ہے یا جوش تقریر ہے اور اس کے معنی قوم کے سردار اور قوم کے شریف کے بھی آتے ہیں۔

(۶)اِرْتِجَالٌ: فی البدیہہ کلام کرنا بغیر تفکر کے بشرطیکہ وہ اچھا بھی ہو۔ از افتعال اس کا مجرد رَجِلَ (ن،س) رَجْلًا بمعنی پا پیادہ چلنا اور بکری وغیرہ کے پیر باندھنا۔ رَجُلٌ جمع رِجَالٌ و رِجْلٌ جمع اَرْجُلٌ وَاَرْجَالٌ۔

(۷)اَيُّهَا: قاعدہ ہے کہ جب منادی معرف باللام ہوتو اس کے فاصلہ کیلئے مذکر کے لئے اَيُّهَا اور مؤنث کیلئے اَيَّتُهَا بڑھاتے ہیں۔

(۸)اَلسَّادِرُ: اسم فاعل سَدِرَ (س)سَدْرًا و سِدْرَةً، سادر بمعنی بے باک ونڈر رہونا، یا بے شرم ہونا یا بے غم ہونا اور سمع سے بمعنی متحیر کرنا، حیران ہونا۔ یقال تَكَلَّمَ سَادِرًا یعنی غیر محقق وغیر مثبت کلام کیا۔ اور نصر اس کے معنی لٹکانے کے آتے ہیں، اور ضرب سے پھاڑ دینے کے آتے ہیں۔

(۹)غُلَوَاءِ: (بضم الغين) بمعنی حد سے تجاوز کرنا یا بڑھ جانا یا اول شباب کی مستی غَلَا (ن) يَغْلُوْ اغلوًا بمعنی تجاوز کرنا، کقوله تعالىٰ: لَاتَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ الآية (النساء) نصر سے اکثر شر میں استعمال ہوتا ہے اور سمع سے جوش مارنا، حد سے بڑھنا۔ في الشر او في الخير اور اس معنی میں غُلْوَاءُ غُلَوَاءُ اور غُلْوَانٌ آتے ہیں۔ ومنه غالي يقال غلا بالدين یعنی تشدد اور سخت ہوگیا۔ غَلْوَةٌ بمعنی ایک مرتبہ تیر پھینکنا یا ایک مرتبہ مہنگا ہونا۔ جمع غَلَوَاتٌ و غِلَاءٌ. غَلٰی (ض) يَغْلِيْ غَلْيًا و غَلَيَانًا بمعنی جوش مارنا۔ ومنه قوله تعالىٰ: كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ.

(۱۰)اَلسَّادِلُ: لٹکانے والا، لگانے والا، یا پھاڑنے والا۔ صیغہ اسم فاعل از (ن،ض) بمعنی پھاڑ دینا. کمافی الحديث: نهى عن السَّدَلِ فِي الصَّلٰوةِ اور سِدْلٌ و سُدْلٌ بمعنی پردہ جمع سُدُوْلٌ آتی ہے۔

(۱۱)ثَوْبٌ: بمعنی کپڑا، لباس، جمع اَثْوَابٌ، اَثْوُبٌ، ثِيَابٌ، مبالغه ثَوَّابٌ ہے بمعنی کپڑے والا یا کپڑا بیچنے والا اور ثِيَابِيٌّ، اس شخص کو کہتے ہیں جو کپڑوں کی حفاظت کا کام کرے. وَقَالَ تَعَالىٰ: وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۔(المدثر) ثَابَ (ن) ثَوْبًا و ثُوُوْبًا بمعنی لوٹنا، تَثَوَّبَ بمعنی ثواب حاصل کرنا۔

(۱۲)خُيَلَاءِ: یہ ماخوذ ہے خیال سے یا خال سے اس کے دو معنی ہیں (ا) غرور وخود پسندی (ب) عجب وتکبر۔ خَالَ (س) خَيْلًا و خَيْلَةً و خَالًا بمعنی تکبر کرنا۔ ومنه جاء في الحديث: مَنْ جَرَّ ثَوْبَهٗ خُيَلَاءَ خال الشيء. ومنه اختال، قَالَ تَعَالىٰ: اِنَّ اللهَ لَايُحِبُّ كُلَّ مُخْتَالٍ فَخُوْرٍ ۔(لقمٰن)

☆......☆......☆

اَلْجَامِحُ فِیْ جَهَالَاتِهٖ اَلْجَانِحُ اِلٰی خُزَعْبِلَاتِهٖ اِلَامَ تَسْتَمِرُّ عَلٰی غَیِّكَ وَتَسْتَمْرِئُ مَرْعٰی بَغْیِكَ .

ترجمہ:۔ سرکشی کرنے والے اپنی جہالت میں اور مائل ہونے والے بیہودہ باتوں کی طرف، کب تک اپنی گمراہی پر ثابت قدم رہیگا۔ اور کب تک تو اپنی بغاوت کی چراگاہ کو پسند کرتا رہیگا (اپنی چراگاہ کی گھاس ہضم کرتا رہے گا)۔

(۱) اَلْجَامِحُ: اسم فاعل یہ جَمْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سرکشی کرنا و قابو میں نہ آنا، از فتح اسکے مصادر جُمُوْحٌ وجِمَاحٌ آتے ہیں، یقال: جَمَحَ الْفَرَسُ بِصَاحِبِهٖ ای اسرع. کقوله تعالٰی: لَوَلَّوْا اِلَیْهِ وَهُمْ یَجْمَحُوْنَ (التوبہ). جُمُوْحٌ، سرکش گھوڑے کو کہتے ہیں اور جَمْحٌ کے معنی زور سے باگ کھینچنا (ض) سے، بعض نے گھوڑے کی گردن کھینچنے کا معنی بیان کیا ہے۔

(۲) جَهَالَاتُهٗ۔ یہ جمع ہے جہالت کی، بمعنی نادانی۔ مرتحقیقہ

(۳) اَلْجَانِحُ: بمعنی مائل ہونے والا۔ جَنَحَ (ض، ن، ف) جَنْحًا بمعنی مائل ہونا۔ کَمَافِی الْقُرْاٰن: وَاِنْ جَنَحُوْا لِلسَّلْمِ فَاجْنَحْ لَهَا۔ (الانفال) جُنْحٌ مِنَ اللَّیْلِ۔ رات کا ایک حصہ، جَنْحُ الطَّرِیْقِ کنارہ جانب اور جب جنح کا صلہ ''عن اور الی'' آتے ہیں تو اس کے معنی میلان کرنے کے ہوتے ہیں۔

(۴) خُزَعْبلَاتُ: ۔ یہ جمع ہے خُزَعْبلَةٌ کی بمعنی مذاق کی باتیں دل خوش کن باتیں، بیہودہ باتیں واہیات وخرافات اور خُزَعْبَلٌ وخُزَعْبِلٌ اور خُزَعْبِیْلٌ کے معنی بھی یہی آتے ہیں خوش طبعی کی باتیں، باطل باتیں یقال خزعبل فی مشیتهٖ۔ لنگڑا ہونا۔

(۵) اِلَامَ: اصل میں ''اِلٰـی مَـا'' تھا۔ قاعدہ ہے کہ جب مااستفہامیہ پر کوئی حرف جار داخل ہوتا ہے تو ''ما'' کا الف، قرأت وکتابت دونوں میں حذف کر دیتے ہیں، بشرطیکہ اس کے بعد لفظ ''ذا'' نہ ہو، جیسے: عَمَّ یَتَسَـاءَ لُوْنَ (نباء) اور مِـمَّ خُلِقَ (طارق). لِمَ تَقُوْلُوْنَ (الصف) وغیرہ۔

(۶) تَسْتَمِرُّ: یہ استمرار مصدر سے ہے از استفعال ہے ''س، ت'' طلب کیلئے ہے بمعنی دوام واستمرار بھی ہے مجرد ''مرء'' فتح سے ہے بمعنی کھانا کھانا۔ مَرِئَ سمع سے بمعنی مثل عورت کے ہوجانا ''مَرُءَ'' کرم سے صاحب مروت ہونا مصدر مَرَاءَ ةٌ بمعنی خوش گواری سے نگل لینا بغیر تکلیف کے۔ قَالَ تَعَالٰی: فَكُلُوْهُ هَنِیْئًا مَرِیْئًا۔ (النساء)

(۷) غَیِّكَ: یہ، غَیٌّ وغَوَایَةٌ مصدر ہیں بمعنی گمراہی وہلاکت کے ہیں از (س، ض) قَدْتَبَیَّنَ الرُّشْدُ مِنَ الْغَیِّ۔ (البقرہ)

(۸) تَسْتَمْرِئُ: یہ، اِسْتِمْرَاءٌ مصدر سے ماخوذ ہے جس کے دو معنی ہیں (ا) خوشگوار سمجھنا یا پانا (ب) ہضم کرنا۔ یہاں دوسرا معنی مراد ہے اور مادہ ''مریٔ'' ہے اس کے اصلی معنی ہے جو کھانا آسانی سے ہضم ہوجائے یہاں پر معنی ہضم ہونے کے ہیں مجرد (ف، س، ک) سے مستعمل ہے۔ (ا) سمع سے بمعنی عورت کے مانند ہوجانا کمایقال مرأالرجل اذا صار کالمرأة (ب) فتح سے بمعنی کھانا کھانا یقال مرء الرجل اذا اکل (ج) کرم سے صاحب مروت ہونا. کمایقال مرأالرجل.

(۹) مَرْعٰی: یہ مشتق ہے رَعْیٌ سے بمعنی چراگاہ۔ ومنه قوله تعالٰی: والذی اخرج المرعٰی. (الاعلی) رَاعِیْ جس کی جمع رُعَاةٌ، رُعَاءٌ ورُعْیَانٌ ہیں۔ اور مرعی کے معنی گھاس کے بھی آتا ہے، اور مرعی کی جمع مَرَاعٍ ہے بمعنی چراگاہ۔ رَعٰی یَرْعٰی (ف)

رَعْیًا، رِعَایَةً، مَرْعًی مصادر ہیں۔ اورراعی کے معنی نگہبان، حاکم، قوم کا والی، راعی الماشیہ، بمعنی چرواہا۔

(۱۰) بـغـیك: بَـغـی (ض) یَبْغِیْ بُغَاءً، بُغْیًا و بُغَایَةً و بُغْیَةً بمعنی طلب کرنا اور ظلم کرنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے یعنی حق سے تجاوز کرنا۔ قَالَ تعَالیٰ: غَیْرَ بَاغٍ وَلَاعَادٍ فَلَا اِثْمَ عَلَیْهِ (البقرہ) والجمعُ بُغْیَانٌ و بُغَاةٌ اور بَغِیٌّ بمعنی زانیہ اور فاحشہ فاجرہ عورت والجمع بَغَایَا. بَغَا یَبْغُوْ (ن) بَغْوًا مصدر ہے بمعنی ظلم کرنا، تعدی کرنا۔

☆......☆......☆

وَحَتَّامَ تَتَنَـاهَـی فِیْ زَهْـوِكَ وَلَاتَنْتَهِیْ عَنْ لَهْوِكَ تُبَارِزُ بِمَعْصِیَتِكَ مَالِكَ نَاصِیَتِكَ وَتَجْتَرِیْ بِقُبْحِ سِیْرَتِكَ.

ترجمہ:۔ اور کب تک تو انتہاء کو پہنچے گا اپنے غرور میں۔ اور کب تک کھیل کود سے باز نہ آئے گا۔ تو اپنے گناہ کے سبب اپنی پیشانی کے مالک (خدا) سے مقابلہ کرتا ہے۔ اور تو جرأت کرتا رہتا ہے اپنی بری عادتوں کی وجہ سے۔

(۱) حَتَّامَ: یہ اصل میں "حَتّٰی مَا" سے مرکب ہے۔ یعنی جب ما استفہامیہ پر کوئی حرف جار داخل ہوتا ہے تو الفِ "ما" کو قرأت و کتابت دونوں میں حذف کر دیتے ہیں بشرطیکہ اس کے بعد لفظ "ذا" نہ ہو جیسے: عَمَّ یَتَسَاءَ لُوْنَ اور مِمَّ خُلِقَ، لِمَ تَقُوْلُوْنَ.

(۲) تَتَنَاهٰی: اس کا مصدر تَنَاهِیٌ ہے یا نِهَایَةٌ سے مشتق ہے بمعنی انتہاء کو پہنچنا، یہاں یہی مراد ہے اس کا مادہ نہی ہے مجرد فتح سے ہے بمعنی روکنا. کقوله تعَالیٰ: وَنَهَی النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰی۔ (النازعات)

(۳) زَهْوِكَ: زَهْوٌ تکبر اور فخر غرور، خود پسندی کے معنی میں آتا ہے۔ مصادر زَهَـا (ن) زَهْوًا زُهَاءً آتے ہیں، بمعنی روشن ہونا، چمکنا روشن کرنا، بڑھنا، روشن پانا، جھوٹ بولنا۔ زَهَاءٌ کے معنی مقدار کے بھی آتے ہیں، یقال: عندی زهاء خمسین اور زُهَاءٌ کے معنی تروتازگی، خوبصورتی۔ یقال: زُهِیَ الرَّجُلُ (بصیغہ مجہول) فهو مزهو. اذا تکبر کمافی الحدیث: ان الله لاینظر الی العامل المزهو۔

(۴) تَنْتَهِیْ: یہ نَهْیٌ سے مشتق ہے بمعنی روکنا، منع کرنا یا یہ "نَهْوَةٌ" سے ماخوذ ہے اس کو "نَهْیَةٌ" کرلیا ہے جس سے تنتہی ہے۔ کقوله تَعَالیٰ: وان لم تنتهوا عمایقولون.

(۵) لَهْوِكَ: لَهْوٌ سے مشتق ہے بمعنی کھیل کود (ن) سے ہے اور افعال سے اِلْهَاءٌ کے معنی ہیں کھیل کود میں ڈال دینا یعنی غافل کر دینا. کقوله تعالیٰ: الهکم التکاثر، و کمافی الحدیث : کل لهوٍ حرامٌ.

(۶) تُبَارِزُ: اس کا مصدر مُبَارَزَةٌ ہے از مفاعلت یہ "براز" یا "بروز" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی ظاہر ہونے کے ہیں اس کا مجرد بَرَزَ (ن، س) بَرْزًا، مگر یہ اکثر لڑائی کے میدان میں ظاہر ہونے کے معنی میں آتا ہے۔ اور بَرَازٌ کے معنی وسیع اور کھلے ہوئے میدان کے بھی آتے ہیں. ومنه البراز. پاخانہ (بیت الخلاء)۔ وفی الحدیث: کان النبی صلی الله علیه وسلم اذا اراد البراز ابعد حتی لایراه احد.

(۷) مَعْصِيَةٌ: بمعنی گناہ جمع معاصی ہے یہ "عِصْيَانٌ" سے مشتق ہے جس کے معنی نافرمانی وحکم عدولی کرنے کے ہیں معتل یائی ہے، عَصَى (ض) عَصْيًا، ایک واوی آتا ہے (ن) عَصْوًا بمعنی لکڑی یا تلوار سے مارنا۔ بمعصيتك میں باء استعانت کیلئے یا مصاحبت کیلئے ہے اور یہ باء متعلق تبارز کے ساتھ ہے. قال تعالیٰ: وعصى آدم ربه فغوىٰ (طه) اور (ض) بمعنی اطاعت سے نکلنا، حکم کی مخالفت کرنا. فهو عاصٍ والجمع عَاصُوْنَ وعُصَاةٌ۔

(۸) مَالِكٌ: جمع مُلّاك ومُلّك ہیں اور یہ (ض،ن) سے مصدر مِلْكٌ ہے (بکسر المیم) کمافی التنزیل: مالك يوم الدين اور تفعیل سے تملیک بمعنی مالک بنا دینا اور تفعل سے بمعنی زبردستی مالک بننا۔ اور "مالک" سے خدائے عزوجل مراد ہے۔ مالک اور ملک میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ مالک کے اندر زیادہ مبالغہ ہے بخلاف ملک کے، لہٰذا ملك الروم تو کہہ سکتے ہیں نہ کہ مالك الروم اور بقول بعض ملک ذوی العقول ہوتا ہے جو غیر ذوی العقلاء پر فضیلت ہے۔ (مسودۂ مقامات، ص: ۴۵)

(۹) نَاصِيَةٌ: بمعنی پیشانی اس کی جمع نَوَاصِيْ، نَاصِيَات ہیں بمعنی مقدّم شعر الرأس ۔سر کا اگلا حصہ۔ اور مالك ناصيتك یہ کمال قدرت سے کنایہ ہے کماجاء في الحديث: فَمَسَحَ عَلٰى نَاصِيَتِهٖ. نصر سے آتا ہے بمعنی ناصیہ پکڑنا یا کھینچنا۔

(۱۰) تَجْتَرِئُ: صیغہ واحد مذکر حاضر مضارع از افتعال اس کا مصدر اِجْتِرَاءٌ آتا ہے بمعنی جرأت و دلیری کرنا، یہ جُرْأَةٌ سے ماخوذ ہے جو کرم سے آتا ہے بمعنی جری ہونا، بہادر ہونا، بیباک ہونا، اس کے مصادر جُرْأَةً وجُرَاءَةً جُرْءَةً. آتے ہیں اور جَرِئٌ بمعنی مقدار والجمع اَجْرَاءُ واَجْرِيَاءُ اور اجْتِرَاءُ بمعنی بیبا کی: کمافي حديث ابي هريرة رضي الله عنه: قال فيه ابن عمر رضي الله عنه لكنه اجترأ وجبنا.

(۱۱) بِقُبْحِ: قُبْحٌ یہ ضد ہے حسن کی بمعنی برائی خواہ یہ برائی قول وفعل میں ہو یا صورت میں ہو حسن کی ضد ہے اور قَبُحَ (ك) قَبْحًا قُبُوْحًا وقَبَاحَةً وقُبَاحًا آتے ہیں۔ بمعنی برا ہونا اور یہ (ف) بھی آتا ہے مصدر قَبْحًا قَبِيْحَةً، قُبُوْحًا بمعنی جدا کرنا دور کرنا اور قبیح کی جمع قِبَاحٌ اور قَبَائِحُ ہے کمافي حديث اُمّ زرع: فعنده اقول لااقبح. اس میں "باء" استعانت یا مصاحبت کیلئے ہے۔

(۱۲) سِيْرَتِكَ: سیرت یہ جمع ہے سِيَرٌ کی بمعنی عادت وطریقہ مذہب برتاؤ کی کیفیت۔ وفي التنزيل: سيرتها الاولىٰ. ومنه سيرت الرسول، وسيرت الرجل.

☆......☆......☆

عَلٰى عَالِمِ سَرِيْرَتِكَ وَتَتَوَارٰى عَنْ قَرِيْبِكَ وَاَنْتَ بِمَرْاٰى رَقِيْبِكَ وَتَسْتَخْفِيْ مِنْ مَمْلُوْكِكَ

ترجمہ: ۔اپنے بھید جاننے والے کے خلاف۔ اور تو اپنے عزیز وقریب سے چھپتا رہتا ہے۔ حالانکہ تو اپنے محافظ (خداتعالیٰ) کے سامنے ہے۔ اور تو بہت چھپتا رہتا ہے اپنے غلاموں سے۔

(۱) عَالِمٌ: بروزن فاعل بمعنی بہت جاننے والا یا بہت بڑا عالم والجمع عُلماء وعُلّامٌ، عَالِمُوْنَ از (س) عِلْمًا جاننا۔ کقوله تعالیٰ: عالمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ. (الحشر)

(۲)سَرِیْرَتِكَ: یہ فعیلة کے وزن پر ہے۔ سر: وہ بھید ہے جس کے اظہار سے نقصان ہو اس کی جمع اسرار۔ اور سریرہ: وہ بھید ہے جس کے اظہار سے نقصان نہ ہو اس کی جمع سرائر آتی ہے اور سَرِیْر کے معنی تخت کے بھی آتے ہیں اس کی جمع سُرُرٌ ہے، وفی التنزیل: یوم تبلی السرائر (الطارق) سَرَّیَسُرُّ(ن) سُرُوْرًا بمعنی خوش کرنا۔ اور سراء ہتھیلی یا پیشانی کے خطوط کو کہتے ہیں جمع اَسِرَّةٌ آتی ہے۔

(۳)تَتَوَارٰی: اس کا مصدر توارِی ہے بمعنی چھپ جانا یا بہت زیادہ چھپانا. ومنه قوله تعالیٰ: حتیٰ توارت بالحجاب. (صٓ) اس کا مجرد وَرٰی (ض) بمعنی چھپا دینا. ومنه الْوَرٰی بمعنی مخلوق۔ اور (ف) سے مصدر وَرَیًا بمعنی چھپ جانا۔

(۴)قَرِیْبَكَ: قریب بمعنی نزدیک وقریب یہ ''بعید'' کی ضد ہے یعنی رشتہ دار یا پڑوسی۔ اس کی جمع اَقْرِبَاءُ وقُرَبَاءُ. قَرُبَ (ك،س) قَرْبًا وقُرْبَانًا مصادر بمعنی پاس ہونا، نزدیک ہونا۔ کمافی القرآن: ان رحمة اللّٰهِ قریب من المحسنین (الاعراف) اور قریب میں برابر ہیں مذکر مؤنث مفرد اور جمع کے لئے بھی یکساں ہے۔

(۵)مَرْاٰی: یہ اسم ظرف ہے یا مصدر میمی ہے۔ یہ رویت مصدر سے بمعنی دیکھنے کی جگہ یہاں بمعنی سامنے ہے۔ کمایقال: وانت بمرأی من سعاد ومسمع الخ.

(۶)رَقِیْبَكَ: رقیب بمعنی محافظ ونگہبان، چوکیدار، حارس ومنتظر۔ اس کے معنی چچازاد بھائی کے بھی آتے ہیں۔ اور شعراء ایک معشوق کے جو دو عاشق ہوں ہر ایک کو رقیب کہتے ہیں کیونکہ یہ بھی محبوب کے لگاؤ کو ثابت کرتے ہیں۔ والجمع رُقَبَاءُ ورُقُبٌ ہے۔ یہاں مراد اللہ تعالیٰ ہے از (ن) رُقُوْبًا ورَقَابَةً ورِقْبَانًا بمعنی انتظار کرنا. کمافی قوله تعالیٰ: ولم ترقب قولی ۔(طه). اور قریب ورقیب کے اندر قلب البعض ہے وہ یہ ہے کہ کلمہ کے حروف علی الترتیب مقلوب نہ ہوں۔

(۷)تَسْتَخْفِی۔ اس کا مصدر اِسْتِخْفَاءٌ ہے اس میں ''س، ت'' طلب کیلئے ہے اکثر مبالغہ کے معنی کیلئے ہے یعنی بہت زیادہ چھپانا یا چھپنا، ظاہر ہونا و پوشیدہ ہونا، یہ خفیة یا خفاء سے ماخوذ ہے اس کا مجرد (ن،س) سے چمکنا و ظاہر ہونا اور سمع سے پوشیدہ ہو جانا۔ خِفَاءٌ و اِسْتِخْفَاءٌ دونوں کے معنی چھپ جانے کے آتے ہیں اور اور (ض) سے بمعنی ظاہر کر دینا یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔ اور خَافِیَةٌ چھپی ہوئی چیز، اِخْفَاءٌ. پوشیدہ کرنا. کمافی التنزیل: وانا اعلم بما اخفیتم وما اعلنتم. (الممتحنة)

(۸)مَمْلُوْكٌ: جس کے معنی غلام اور باندی کے ہیں والجمعُ مَمَالِیْكُ اور مَلِیْك بمعنی بادشاہ جمع مَلَكَاءُ ہے، مراد اس سے اللہ تعالیٰ ہے، کقوله تعالیٰ: مَلِیْكٌ مُقْتَدِرٌ (القمر) اور ملیک کے اندر مبالغہ زیادہ ہے بخلاف ملک کے کہ اس میں مبالغہ کم ہے۔ اور مَلَكَ(ض) مَلْكًا ومِلْكًا ومُلْكًا ومِلْكَةً. بمعنی مالک ہونا۔

☆......☆......☆

وَمَاتَخْفٰی خَافِیَةٌ عَلٰی مَلِیْكِكَ اَتَظُنُّ اَنْ سَتَنْفَعُكَ حَالُكَ اِذْ آنَ اِرْتِحَالُكَ .

ترجمہ:۔ اور حالانکہ نہیں ہے کوئی چیز مخفی تیرے مالک پر۔ کیا تیرا یہ خیال ہے! کہ تیری عزت و مال تیرے انتقال کے وقت فائدہ

ونفع پہنچائینگے۔

(۱)وَمَاتَخفَى: مانافیہ ہے تَخْفَى مضارع کا واحد حاضر کا صیغہ ہے یہ خِفَاءٌ سے مشتق ہے بمعنی پوشیدہ رہنا،از سمع۔ کمافی القرآن:وتخفي في نفسك ماالله مبديه. (الاحزاب)

(۲)خَافِيَةٌ: بمعنی پوشیدہ چیز اور یہ علانیة کی ضد ہے۔ کقوله تعالىٰ:يومئذٍتُعْرَضُوْنَ لَاتَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ۔(الحاقه)

(۳)مَلِيكِكَ:مَلِيْكٌ یہ خداوند تعالیٰ کا نام ہے جیسے:عندمليك مقتدر (القمر)مَلِيْك کے اندر مبالغہ زیادہ ہے بمعنی شہنشاہ بخلاف ملک کے اس میں مبالغہ کم ہے والجمع مُلَكَاءُ ومُلُوْكٌ. مَلَكٌ: فرشتہ جمع مَلَائِكَةٌ،ومَلَائِكُ اور مالک جمع مُلَّاك ومُلَّك ہیں۔

(۴)اَتَظُنُّ: اس میں ہمزہ استفہام انکاری کیلئے ہے۔اس کا مصدر ظَنٌّ ہے(ن) یہ افعال قلوب میں سے ہے بمعنی گمان کرنا،یقین کرنا،جاننا۔ کقوله تعالىٰ:وتظنون بالله الظنونا۔(الاحزاب) اوراس کے معنی علم کے بھی آتے ہیں۔اَلظُّنُوْنَ: یہ ظن کی جمع ہے اور جمع الجمع اَظَانِيْنَ.(خلاف قیاس)

(۵)سَتَنْفَعُكَ: اس میں ''س،ت'' طلب کیلئے ہے نفع مادہ ہے از استفعال مجرد اس کا (ف) سے ہے بمعنی نفع دینا۔اور یہ ضرر کی ضد ہے۔کقوله تعالىٰ:لااملك لنفسي نفعاولاضرا ۔(یونس)

(۶)حَالُكَ:حَالٌ یہ مؤنث ہے بمعنی کیفیت وحالت،کسی چیز کی صفت۔اس کی جمع اَحْوَالٌ واَحْوِلَةٌ ۔اورحالت کی جمع حالات آتی ہے اور یہ حَالَ حَوْلٌ سے مشتق ہے جس کے معنی پلٹنے اور بدلنے کے ہیں۔اسی وجہ سے حول، سال کو کہتے ہیں کیونکہ وہ ہمیشہ ختم ہوکرلوٹتا ہے اوراس میں تغیر ہوتا ہے۔ومنه الْحَوْلُ بمعنی پھیرنا۔کقوله تعالىٰ:وحال بينهما الموج فكان من المغرقين.

(۷)آنَ:اس میں حروف اصلی (ء،ی،ن) ہے اور یہ ''این'' سے ماخوذ ہے بمعنی وقت کا آنا۔کقوله تعالىٰ:اَلَمْ يَأْنِ لِلَّذِيْنَ آمَنُوْا(حدید) از(ض) بمعنی حان وقرب اوراب اس کے حروف کی ترتیب اس طرح ہوگئی(ء،ن،ی) تو اس وقت یہ ناقص یائی ہوگا اوراَيْنٌ کے معنی تھکنے ومشقت میں پڑنے کی بھی آتے ہین۔ان،اجل اورحین کے درمیان فرق: آن وہ زمانہ ہے جس میں تو موجود ہے، اوراجل وقت معین کو کہتے ہیں۔اورحین مطلق زمانہ یاوقت کو کہتے ہیں چاہے تھوڑا ہو یا زیادہ۔

(۸)اِرْتِحَالُ: کے معنی کوچ کرنے کے ہیں اور منتقل ہونے کے ہیں۔از افتعال اور یہاں مراد مرنا ہے یہ رَحَلٌ سے ماخوذ ہے، رَحَلَ(ف)رَحْلًاورَحِيْلًا وتَرْحِيْلًا ہیں بمعنی چھوڑ دینا۔فاعل راحل اوراس کی جمع رَاحِلُوْنَ ورُحَّالٌ ورُحَّلٌ آتی ہیں،وفي التنزيل:رحلةَالشِّتَاءِ وَالصَّيْفِ ۔(قریش)

☆......☆......☆

اَوْيُنْقِذُكَ مَالُكَ حِيْنَ تُوْبِقُكَ اَعْمَالُكَ اَوْ يُغْنِيْ عَنْكَ نَدَمُكَ اِذْزَلَّتْ قَدَمُكَ.

ترجمہ:۔ یا تجھے چھڑائے گا تیرا مال جبکہ ہلاک کریں گے تجھ کو تیرے اعمال ۔ یا نفع دیگی تجھ کو تیری پشیمانی تجھ کو جس وقت

پھسلے گا تیرا قدم۔

(۱)یُنْقِذُكَ: اِنْقَاذٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی چھٹکارا پانا، نجات پانا و چھڑا دینا، رہائی دلانا۔ اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی چھڑانا۔ کمافی قوله تعالیٰ: فانقذکم منها ۔(ال عمران) نقذای نجا.

(۲)مَالُكَ: مال کی جمع اموال ہے مذکر و مؤنث دونوں میں مستعمل ہے۔ مال وہ شئے ہے جو ملکیت میں ہو، مَالَ (ن، س) یَمُوْلُ مَوْلًا ومُؤُوْلًا اجوف واوی، ای صار ذامال اور اجوف یائی از سمع بھی آتا ہے تو اس میں میل سے مشتق ہوگا. لانه یمیل الیه القلب کقوله تعالیٰ: اِنَّمَا اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ (التغابن) اور تمول تفعل سے مالداری۔

(۳)حِیْنَ: وقت مبہم کو کہتے ہیں خواہ کم یا زیادہ جس میں تمام زمانے کی صلاحیت ہوتی ہے۔ اس کی جمع اَحْیَان ہے اور جمع الجمع احایِین آتی ہے کقوله تعالیٰ: هل اتی علی الانسان حین من الدهر (ض) حَیْنًا و حَیْنُوْنَةً بمعنی وقت کا قریب آنا یا ہلاک ہونا۔

(۴)تُوْبِقُ: اس کا مصدر اِیْبَاقٌ ہے بمعنی ہلاک کر دینا از افعال اس کا مجرد وَبِقَ یَوْبَقُ (ض، س، ح) وَبْقًا، وُبُوْقًا، مَوْبِقًا سے مشتق ہے بمعنی ہلاک ہونا۔ کقوله تعالیٰ: و جعلنا بینهم موبقا. (الکهف)

(۵)اَعْمَالُكَ: یہ عمل کی جمع ہے بمعنی کام عَمِلَ (س) عَمَلًا سے ہے کقوله تعالیٰ: ولنا اعمالنا ولکم اعمالکم.

<u>صنع، فعل اور عمل کے درمیان فرق</u>: ان تینوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ فعل سب سے عام ہے جو ہر چیز کے کام کو کہتے ہیں چاہے اختیاری ہو یا غیر اختیاری ہو ذی روح ہو یا غیر ذی روح ہو۔ اور عمل جو فعل سے خاص ہے اور یہ صرف جاندار کیلئے بولا جاتا ہے اور صنع یہ سب سے اخص ہے جو خاص انسان کیلئے بولا جاتا ہے۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۴۸)

(۶)یُغْنِیْ: یہ اِغْنَاءٌ مصدر ہے بمعنی نفع دینا بے پرواہ کرنا یا غنی کر دینا، از افعال. کمافی التنزیل: لن یغنوا عنك من الله شیئا. (الجاثیة) . ای لن ینفعوك اس کا مجرد غنی ہے از سمع بمعنی مالدار ہونا یقال غنی غِنَاءً و غُنْیَةً بمعنی مالدار ہوا، اسکے معنی کسی جگہ ٹھہرنے کے بھی آتے ہیں کقوله تعالیٰ: کان لم تغن بالامس ۔(یونس) اَلْغَنِیُّ دولتمند جمع اَغْنِیَاءُ. یقال اغنی الرجل عنه یعنی کافی ہوا، یا اغنی الرجل کذا یعنی دور کیا جدا کیا۔

(۷)نَدَمُكَ: نَدَمٌ مصدر سے ہے بمعنی ندامت و شرمندگی اٹھانا، از سمع، اور کسی گذشتہ بات پر حسرت کرنا اور اس سے نَدْمَانُ آتا ہے بمعنی پشیمان ہونا،، نادم کی جمع نَادِمُوْن و نُدَّامٌ و نَدَمَانٌ بمعنی پشیمان جمع نُدَامیٰ، نَدِیْم بمعنی ساتھی جمع نِدَامٌ و نُدَمَاءُ و نَدْمَانٌ. کقوله تعالیٰ: واَسَرُّوا النَّدامةَ لَمَّا رَاَوُا الْعذابَ.

(۸)زَلَّتْ: زَلَّةٌ سے بمعنی پھسلنا، اس کے مصادر زَلَّ (ض، س) زَلًّا، زُلُوْلًا، زَلَلًا، زَلِیْلًا، مَزِلَّةً، وَزِلَّةً. کمافی القران: فازلهما الشیطان ۔(بقرہ) اور زَلَّةٌ کی جمع زَلَّاتٌ آتی ہے، جسکے معنی ہے ایک مرتبہ پھسلنا اور سمع سے بمعنی لغزش ہونا اس کے اصل معنی ہیں بلا ارادہ پیر کے پھسل جانا اور بطور تشبہ بلا ارادہ گناہ ہو جانے کو بھی کہتے ہیں اور زلت قدم سے مراد موت یا قیامت کا وقت ہے۔

(۹)قَدَمُكَ: یہ زیادہ تر مؤنث استعمال ہوتا ہے اور مذکر کم ہے والجمع اَقْدَام و (قیل) قِدَامٌ، کقوله تعالیٰ: یعرف المجرمون

بسیمهم فیؤخذبالنواصی والاقدام (الرحمن) اورقدم سمع سے بمعنی پیش آنا اور نصر سے پیش قدمی کرنا۔ اور بعض نے کہا قدم کی جمع قِدامٌ ہے۔ قَدُمَ (ك) قَدَامَۃً و قِدَمًا بمعنی پرانا ہونا تقدم بمعنی آگے بڑھنا۔ قُدَّام آگے، تصغیر قُدَیْمَۃ۔

☆......☆......☆
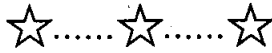
اَوْیَعْطِفُ عَلَیْكَ مَعْشَرُكَ یَوْمَ یَضُمُّكَ مَحْشَرُكَ هَلَّا انْتَهَجْتَ مَحَجَّةَ اِهْتِدَائِكَ وَعَجَّلْتَ مُعَالَجَةَ دَائِكَ .

ترجمہ:۔ یامہربانی کرے گا تجھ پر تیرا قبیلہ۔ اس دن جبکہ تجھ کو تیرا محشر ملائے گا۔ کیوں نہیں چلا تو اپنے ہدایت کے راستہ پر اور کس لئے جلدی نہیں کی تو نے اپنی بیماری کے علاج کرانے میں۔

(۱) یَعْطِفُ: از عَطَفَ (ض) عَطْفًا و عُطُوْفًا مصدر ہے بمعنی مہربانی کرنا اور اس کے صلہ میں اکثر ''اِلٰی'' آتا ہے اور ''عن'' بھی آتا ہے جب کہ وہ اس کی طرف مائل ہو اور جھکے۔ اور اس کے صلے میں ''علیٰ'' بھی آتا ہے یہ نقصان اور نفع دونوں کے لئے آتا ہے اور یہ متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے اور عِطْفٌ (بکسر العین) بمعنی بغل اور ہر چیز کا پہلو والجمع اَعْطَافٌ عِطَافٌ وعُطُوْفٌ . عَطَفٌ (بفتح العین) ایسی محبت جس میں شفقت بھی ہو اور شفقت کہتے ہیں اپنی ہمت کو لوگوں کی تکلیف دور کرنے کیلئے صرف کرنا، یا شفقت ایسے میلان کو کہتے ہیں جس کے ساتھ خطرہ بھی شامل ہو تو یہ لفظ خدا کی صفت نہیں بنتے۔ قال تعالیٰ: ثانی عطفه لیضل عن سبیل الله۔ (الحج)

(۲) مَعْشَرُكَ: مَعْشَرٌ بمعنی گھر والے، جماعت، گروہ، اس کا اطلاق جن وانس دونوں پر ہوتا ہے۔ کقوله تعالیٰ: یامعشر الجن والانس (الرحمن) معاشر اس کی جمع ہے عَشَرَ (ض) عَشْرًا بمعنی دس میں سے ایک لینا۔ عَشَرَ (ن) عَشْرًا و عُشُوْرًا بمعنی دسواں حصہ لینا۔ اور عَشِیْرَہ (بمعنی ساتھ رہنے والے) کی جمع عَشَائِرُ و عَشِیرَاتٌ. عَشِیْر بمعنی خاوند، دوست، عزیز، کنبہ، قبیلہ، بیوی جمع عُشَرَاءُ، اَعْشَرَاءُ اور العشیر بڑی جماعت کو بھی کہتے ہیں۔

(۳) یَوْم: صبح، طلوع فجر سے غروب آفتاب تک کا وقت ہے یا مطلق وقت کو کہتے ہیں۔ والجمع ایام وجمع الجمع اَیَاوِیْم دن یا وقت مراد ہے، اگر یہ جملہ فعلیہ کی طرف مضاف ہو تو مبنی علی الفتح ہوتا ہے. قوله تعالیٰ: یوم ینفخ فی الصور فتأتون افواجا.

(۴) یَضُمُّكَ: یہ ضَمَّ (ن) یَضُمُّ بمعنی ملانا، ملنا، ومنہ انضمام بمعنی ملنا ومنه الحدیث لاتضامون فی رؤیته، ضم الشیء الیه کھینچا، ضم علی الشیء قبضہ کیا، ضم فلانا الیه ساتھی بنانا، ضمه الی صدره معانقہ کیا، بغل گیر ہوا، ضم الحرف پیش لگانا حرف کو قال تعالیٰ: واضمم یدك الیٰ جناحك ۔(طٰه:۲۲)

(۵) مَحْشَرُكَ: مَحْشَرٌ بمعنی اٹھانا و جمع کرنا والجمع مَحَاشِرُ از نصر مَحْشَرٌ (بفتح المیم والشین) ہے اسم ظرف مکان ہے بمعنی اٹھانے کی جگہ۔ یعنی روز قیامت ۔ یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا ۔(مریم:۸۵)

(۶) هَلَّا: یہ حرف تحضیض ہے جو ابھارنے اور برانگیختہ کرنے کیلئے آتا ہے جب کہ یہ مضارع پر داخل ہو اگر یہ ماضی پر داخل ہو تو اس

سے ترک فعل پر ملامت مقصود ہوتی ہے اور یہ ہل اور لا سے مرکب ہے، کمایقال هلا تؤمن. تو کیوں ایمان نہیں لاتا۔

(۷) اِنْتَهَجْتَ: اِنتهاجٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی چلنا وقصد کرنا طریقے پر چلنے کا ارداہ کرنا اچھی طرح سے دیکھنا از افتعال اور اس کا مجرد فتح سے آتا ہے بمعنی قصد کرنا۔ النهج والمنهاج ای الطریق الواضح. کقوله تعالیٰ: ولکل جعلنامنکم شرعة و منهاجا (المائدہ) اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح آتا ہے۔

(۸) مَحَجَّة: یہ حجت سے ماخوذ ہے بمعنی مقصد وقصد طریق یا وسط راہ ہے یہ مفعلة کے وزن پر ہے اور اس کے معنی ہدایت کے راستہ کے بھی آتے ہیں۔ ومنه الحجة کقوله تعالیٰ: فلله الحجة البالغة۔ (الانعام). مجرد نصر سے آتا ہے بمعنی قصد کرنا بمعنی راستہ اس لئے کہ اس کا بھی قصد کیا جاتا ہے۔

(۹) اِهْتِدَائِكَ: اهتداء، مصدر سے ماخوذ ہے از افتعال بمعنی راستہ پانا اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی راستہ دکھلانا۔ کمافی التنزیل: من اهتدیٰ فانمایهتدي لنفسه ۔(یونس) اور کبھی برعکس معنی کیلئے بھی مستعمل ہوتا ہے اور ہدایت یہ متعدی کبھی بنفسہ و کبھی الیٰ سے اور کبھی لام سے ہوتی ہے۔

(۱۰) عَجِلْتُ: از تفعیل اس کا مصدر تعجیل ہے بمعنی جلدی کرنا یہ عجلت سے ماخوذ ہے بمعنی جلدی، اس کا مجرد سمع سے آتا ہے، اور عاجلہ بمعنی جلدی یہ ضد ہے اجلہ بمعنی دیر کی، عَاجِلَة بمعنی دنیا میں جلدی کرنا، جیسے: من کان یرید العاجلة عجلناله فیها مانشاء. (بنی اسرائیل) عجلت اور سرعت میں فرق: عجلت کہتے ہیں کہ کسی چیز کا اپنے وقت (مقررہ) سے پہلے ہونا اور یہ مذموم ہے، اور سرعت کہتے ہیں کہ کسی چیز کو اس کے زیادہ قریب وقت سے پہلے کرنا اور یہ لائق تعریف محمود ہے۔

(۱۱) مُعَالَجَةٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے اس کا مصدر عِلَاجًا بھی ہے بمعنی علاج کرنا یا کسی چیز کو ہمیشہ استعمال کرنا دوا کرنا۔ عَلَجَ (ن) عَلْجًا مصدر ہے بمعنی علاج میں غالب آنا۔

(۱۲) دَائِكَ : یہ اجوف واوی ہے از سمع بمعنی بیمار ہونا. اَدْوَاءُ جمع ہے کمافی الحدیث: لکل داء دواء. دَاءَ یَدَأُ (ف) داوًا و ادواء بمعنی بیمار ہونا۔ دواء کی جمع ادویة ہے یقال: سُوءُ الخلق لیس له دواء. اور بیماری کے الفاظ کی ترتیب یہ ہے: اول مایکون المریض هو علیل ثم سقیم و مریض ثم وتیه ثم ونف ثم حرص ومحرض ۔ دوا۔ ایک اسم ہے جو ہر مرض اور ہر روز کے عیب پر جامع ہے چاہے ظاہری ہو یا باطنی استعمال ہو یا "داء" اس بیماری کو کہتے ہیں جو اندرونی ہو یا جگر اور پھیپھڑے سے تعلق رکھتی ہو اور مرض جو باقی بدن میں ہو اس سے "داء، اور مرض" کا فرق بھی واضح ہو گیا اور اطباء نے الم کو اعراض میں شمار کیا ہے نہ کہ امراض میں۔

☆......☆......☆

وَفَلَلْتَ شَبَاةَ اِعْتِدَائِكَ وَقَدَعْتَ نَفْسَكَ فَهِيَ اَكْبَرُ اَعْدَائِكَ اَمَا الْحِمَامُ مِيعَادُكَ فَمَا اِعْدَادُكَ!

ترجمہ:۔ اور کیوں نہیں کند کی تو نے اپنی حد سے بڑھنے کی دھار کو۔ اور کس وجہ سے اپنے نفس کو باز نہیں رکھا۔ حالانکہ وہ سب سے بڑا

دشمن ہے۔ کیا موت تیرا وعدہ نہیں ہے۔ پس تیرے پاس وہاں (آخرت) کیلئے کونسا توشہ تیار ہے۔

(۱) فَلَلْتَ: یہ فُلُوْلٌ سے مشتق ہے بمعنی کند کر دینا و توڑنا۔ یقال فل السیف تلوار کو کند کر دیا۔ فَلَّ (ن) فَلًّا و فُلُوْلًا بمعنی کند کرنا۔

(۲) شَبَـاةَ: بمعنی تلوار کی دھار، نوک، بچھو، بچھو کا ڈنک، زرد بچھو، تلوار کی نوک۔ یہاں سب معنی بن سکتے ہیں۔ اس کی جمع شَبَوَاتٌ وَشَبَـاءُ. شَبَا يَشْبُو (ن) شَبْوًا بمعنی بلند ہونا۔ یقال شبا الشي بلند ہوئی، ہر شئے کی تیزی اور اس گھوڑے کو بھی کہتے ہیں جس کے منہ میں باوجود لگام ہونے کے قابو میں نہ آئے۔

(۳) اِعْتِدَائِكَ: یہ عَدْوٌ سے ہے بمعنی دوڑنا یا یہ عُدْوَانٌ سے ماخوذ ہے بمعنی حد سے تجاوز کرنا۔ یُقَـالُ اعتداء عن الحق یعنی حق سے تجاوز کیا۔ اِعْتَدٰی و تعدّٰی علی فلان ۔فلاں پر ظلم کیا، اس کا مجرد نصر سے ہے عَدْوًا مصدر بمعنی ظلم کرنا اور عَدُوٌّ کی جمع اَعْدَاءُ جمع الجمع اَعَادٍ ہیں۔ اگر عَدَاوَةٌ سے مشتق ہے تو دشمنی کرنا اور اعتداء بمعنی تجاوز کرنا. قال تعالیٰ: إن الله لایحب المعتدین

(۴) قَـدْعَـتْ: قَدْعٌ مصدر سے ہے از فتح بمعنی روکنا و باز رکھنا۔ قَدْعٌ کے معنی نابینا کے بھی ہیں کیونکہ وہ بھی چلنے سے روک دیا جاتا ہے اور ضرب سے بھی آتا ہے کسی شخص کو کسی چیز سے روکنا اور اس کے معنی گھوڑے کی لگام کو روکنے کے بھی آتے ہیں۔

(۵) نَفْسَكَ: (بسکون الفاء) بمعنی ذات اس کی جمع اَنْفُسٌ و نُفُوْسٌ آتی ہیں، نَفَسٌ (بفتح الفاء) معنی سانس اس کی جمع اَنْفَاسٌ ہے، جیسے: یاایتھا النفس المطمئنة ۔(الفجر) نَفِسَ (س) نَفَسًا و نَفَاسَةً و نِفَاسًا، نَفَسَتِ الْمَرْأَةُ غُلَامًا بچہ جننا، زچہ ہونا، و نفاسیة بالشیء ، بخل کرنا۔ نَفَسَ (ن) نَفْسًا. نفس (ای بعین) نظر بد لگانا۔ کرم سے نَفَاسَةً نفیس و مرغوب ہونا و تَنَفَّسَ تفعل سے سانس لینا، مفاعلہ سے نَافَسَ و مُنَافَسَةً بمعنی باہم فخر کرنا۔

(۶) اَكْبَرَ: كِبَرٌ سے ماخوذ ہے جو صغر کی ضد ہے بمعنی زیادہ بڑا و الجمع اَكَابِرُ و اَكْبَرُوْنَ يقال: اكابرُ القوم ای شرفائهم . كَبِرَ (س) كِبَرًا (بکسر الکاف)، بوڑھا ہونا اور کرم سے كِبْرًا بمعنی جسیم ہونا، عظمت والا ہونا مصادر كِبْرًا و كِبَارَةً ہے۔ اور نصر سے بمعنی عمر میں بڑا ہونے کے آتا ہے، وفی القرآن: وان کان کبر علیکم مقامی و تذکیری ۔(یونس)

(۷) اَعْدَائِكَ: جمع عدو کی بمعنی دشمن جو صدیق کی ضد ہے، اعداء جمع ہے اور عدو کا اطلاق واحد و جمع دونوں پر ہوتا ہے. کما جاء فی القرآن: فانهم عدو لی ۔ اور عدو کی جمع اَعَادٍ۔ عِدّیٌ عُدَاةٌ بھی آتی ہیں۔ اور عِدًی (بکسر العین) وہ دشمن جس سے تو سر دست جنگ کر رہا ہے. عَدُو: وہ دشمن جس سے بالفعل جنگ نہ ہو اور كَاشِحٌ: وہ دشمن جو بغض رکھنے والا ہو اور پہلو بچائے۔

(۸) اَمَا. ہمزہ استفہام انکاری ہے اور "ما" نافیہ ہے، یا "اَمَا" حرف تنبیہ ہے۔

(۹) اَلْحِمَامُ: (بکسر الحاء) بمعنی موت و حَمَامٌ (بفتح الحاء) بمعنی کبوتر و قمری (فاختہ) یا ہر وہ جانور جس کے گلے میں طوق ہو۔ حَمَامَةٌ (کبوتر) کی جمع حَمَامَاتٌ اور حُمَامٌ، حَمَائِمُ آتی ہیں، حُمَام (بضم الحاء) بمعنی چوپائے کا بخار یا ہر جانور کے بخار کو کہتے ہیں۔ حَـمَّـامٌ بمعنی نہانے کی جگہ، غسل خانہ اور انسان کے بخار کو حُـمّٰـی کہا جاتا ہے جمع حُمَّیَـات. حَمَّ (ن) حَمًّا گرم کرنا (س) حَمَمًا بمعنی کالا ہونا۔

(۱۰)مِیْعَادُكَ:مِیْعَادٌ، وعدہ کی جگہ یہ اسم ظرف بھی ہوسکتا ہے اور مصدر میمی بھی بمعنی جائے وعدہ از ضرب۔ وفی القرآن: ان الله لایخلف المیعاد۔ والجمع مَوَاعِدُو مَوَاعِیْدُ. اور مصادر وَعْدًا و عِدَةً بمعنی وعدہ کرنا۔ وعید کے معنی برائی کا وعدہ کرنا، ڈرانا، دھمکانا۔

(۱۱)اِعْدَادُكَ: (بالفتح) عدد کی جمع، بمعنی تعداد، اِعْدَادٌ (بالکسر) افعال کا مصدر ہے اور یہ عُدَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سامان سفر اور عد بمعنی گنتی کرنا اور مجرد عَدَّ یَعُدُّ نصر سے بمعنی شمار کرنا. کمافی التنزیل: واعدوا لهم مااستطعتم ۔(الانفال) اور عُدَّةٌ بمعنی رسی جمع عُدَدٌ ہے۔ اُهْبَةٌ اور عِدَّةٌ میں فرق: دونوں کے معنی سامان کے ہے، مگر دونوں میں تھوڑا سا فرق ہے عِدَّةٌ وہ سامان جس کی تعداد شمار کی جاسکے، بخلاف اُهْبَةٌ کے اس کی تعداد شمار نہیں کی جاسکتی ہو۔(مسودہ مؤلف، ص:۵۰)

☆......☆......☆

وَبِالْمَشِیْبِ اِنْذَارُكَ فَمَا اَعْذَارُكَ! وَفِی اللَّحْدِ مَقِیْلُكَ فَمَاقِیْلُكَ! وَاِلَی اللهِ مَصِیْرُكَ فَمَنْ نَصِیْرُكَ!

ترجمہ:۔ کیا بڑھاپا تجھ کو ڈرانے والا نہیں، پس تیرے پاس کیا عذر رہوگا۔ کیا تجھے قبر میں سونا نہیں۔ پس تیری کیا گفتگو ہوگی۔ کیا تجھے خدا کی طرف لوٹنا نہیں۔ پس تیرا کون مددگار رہوگا؟

(۱)اَلْمَشِیْبُ: شَابَ (ض) شَیْبًا و شَیْبَةً و مَشِیْبًا بمعنی بوڑھا ہونا، بالوں کا سفید ہونا. کمافی التنزیل: واشتعل الرأس شیبا ۔ (مریم) شَابَ یَشُوْبُ (ن) شَوْبًا بمعنی آمیزش کرنا، اجوف واوی ہے۔ لفظ ''شیب'' مرد کیلئے ہے جن کے بال سفید ہوں اور عورت کیلئے شیب نہیں کہتے بلکہ اس کو ''شَمْطَاءُ'' کہتے ہیں اور شَمِطَ (س) شَمْطًا، شَعْرُهٗ بمعنی جس کے سر پر سفیدی غالب آجائے۔ اور پچاس (۵۰) سے اسی (۸۰) تک ''شَاخٌ'' مستعمل ہے اور ومنه الشائبة ای حوادث. اس کی جمع شوائب ہے۔ اور شَیْبٌ و مَشِیْبٌ میں فرق یہ ہے کہ شیبٌ شعرٌ کی صفت ہے ای بیاض الشعر فی الوجه. اور مشیب یہ رجال کی صفت ہے، المشیب هو دخول الرجل فی حدالشیب.

(۲)اِنْذَارٌ: افعال کا مصدر ہے بمعنی ڈرانے کے ہے. کمافی القران: وانذرهم یوم الآزفة (المؤمن) اس کا مجرد سمع سے ہے بمعنی ڈرانا، خوف دلانا۔ ومنه النذیر و المنذر بمعنی ڈرانے والا والجمع نُذُرٌ. نَذَرَ (ن، ض) نَذْرًا و نُذُوْرًا بمعنی نذر ماننا، غیر واجب کو اپنے اوپر واجب کر لینا. نَذِرَ (س) نَذَرًا بمعنی جاننا، چوکنا ہونا، تیاری کرنا۔

(۳)اَعْذَارٌ: یہ (بفتح الهمزه) ہے عذر کی جمع ہے بمعنی عذر، اگر (بالکسر) ہے تو یہ افعال کا مصدر ہوگا بمعنی عذر کا ظاہر کرنا، مجرد از نصر سے ہے، قدمر تحقیقه۔

(۴)اَللَّحْدُ: بمعنی قبر، اس کی جمع اَلْحَادٌ و لُحُوْدٌ و اَلْحُدٌ. اس کے اصلی معنی مائل ہونے کے ہیں چونکہ قبر بھی میلان کی جگہ ہوتی ہے، لیکن یہاں مراد قبر کا کونہ ہے (ف) بمعنی دفن کرنا و مائل ہونا۔ لحد، وہ قبر جس میں جانب مغرب میں شق ہوں اور شِقٌ صندوقی قبر کو کہتے ہیں۔ کما فی الحدیث: اللحدُ لَنَا وَالشِّقُّ لِغَیْرِنَا، لاحِدٌ گورکن۔ اور اَجْدَاث، پرانی قبروں کو کہتے ہیں، جو جَدَثٌ کی جمع ہے۔ قال

تَعَالٰی: فاذاھم من الاجداث الی ربھم ینسلون ۔(یٰس)

(۵) مَقِیْلُكَ: مَقِیْلٌ یہ اسم ظرف ہے قَیْلُوْلَۃٌ مصدر ضرب سے ماخوذ ہے بمعنی خواب گاہ وآرام گاہ۔ کمافی القراٰن: اصحاب الجنۃ یومئذٍ خیر مستقرا وّاحسن مقیلا. (الفرقان)

(۶) قِیْلُكَ: قِیْلٌ، اسم مفعول کے معنی میں ہے، بعض کا قول ہے، اس کا مصدر قول ہے بمعنی گفتگو بعض نے کہا کہ ''قیل'' اسم مصدر ہے جو اسم مفعول کے معنی میں ہے جیسے ذبح مذبوح کے معنی میں ہے۔

(۷) مَصِیْرُكَ: اس کا مصدر صَیْرُوْرَۃٌ ہے، صَارَ (ض) صَیْرًا و صَیْرُوْرَۃً بمعنی لوٹنا اور پھیرنا ومنتقل ہونا یقال: صَارَ زَیْدٌ غَنِیًّا یہ افعال ناقصہ میں سے ہے بمعنی ہوا۔ اور یہ مصیر یا اسم ظرف یا مصدر میمی ہے بمعنی رجوع۔ کقولہ تعالٰی: وَاِلَی اللّٰہِ الْمَصِیْرُ. (النور)

(۸) نَصِیْرُكَ: نَصِیْرٌ بمعنی ناصر ہے بمعنی مددگار یہ نصرۃ مصدر سے صیغہ صفت ہے بمعنی مظلوم کی مدد کرنیوالا اور نَصِیْر کی جمع اَنْصَار آتی ہے، جیسے شریف کی جمع اشراف ہے وناصِر کی جمع نُصَّار ہے جیسے کافر کی جمع کفار ہے۔ اور مطلق انصار سے مراد انصار النبی صلی اللہ علیہ وسلم مراد ہیں۔ ومنہ النصرانی شہر ناصرہ کی طرف اس کی نسبت، خلاف قیاس ہے۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے مقلدین کو کہا جاتا ہے، مؤنث کیلئے نصرانیہ ہے والجمع نَصَارٰی. قَالَ تَعَالٰی: وقالت النصارٰی لیست الیھود علی شیء. (البقرہ)

☆......☆......☆

طَالَمَا اَیْقَظَكَ الدَّھْرُ فَتَنَاعَسْتَ وَجَذَبَكَ الْوَعْظُ فَتَقَاعَسْتَ وَتَجَلَّتْ لَكَ الْعِبَرُ فَتَعَامَیْت.

ترجمہ:۔ بہت عرصہ سے زمانہ تجھ کو جگا رہا ہے۔ پس تو بتکلف سو رہا ہے۔ اور وعظ ونصیحت تجھ کو کھینچ رہے ہیں پس تو سینہ نکالے جارہا ہے۔ اور عبرتیں تیرے لئے ظاہر ہورہی ہیں۔ مگر تو بتکلف اندھا بنا جارہا ہے۔

(۱) طَالَمَا: اس میں طال فعل ہے طُوْلاً مصدر ہے بمعنی طویل ہونا اور اس میں ''ما'' مصدر یہ زائد ہے صاحب حاشیہ نے مائے کافہ کہا ہے لیکن مائے مصدر یہ زیادہ صحیح ہے کیونکہ الغاء عمل بلاضرورت اچھا نہیں ہے۔ اور بعض نے کہا یہ مائے کافہ ہے اس لئے کہ یہ فاعل کو نہیں چاہتا جیسے کہ قَلَّمَا و رُبَّمَا و اِنَّمَا وغیرہ۔ یہ مذہب ابن جی ودیگر محققین کا ہے اور ابن دستو یہ علاوہ نعم بئس کے اور کسی فعل پر ما کافہ کو نہیں داخل کرتے۔

(۲) اَیْقَظَ: یہ اِیْقَاظٌ سے ہے از افعال بمعنی جگا دینا اور یہ یَقْظَۃٌ سے ماخوذ ہے جو نوم کی ضد ہے (س،ک) بمعنی جاگنا و بیدار ہونا، کقولہ تعالٰی: وتحسبھم ایقاظا وھم رقود ۔(الکھف) اس سے یَقُظٌ و یَقْظَانٌ و یَقْظَۃٌ صیغہ صفت ہے یہاں اس سے مراد تنبیہ کرنا وسمجھانا ہے۔ والجمع اَیْقَاظ. ابو الیقظان، مرغ۔

(۳) اَلدَّھْرُ: (بسکون الھاء وفتحھا) بمعنی زمانہ، وقت۔ دَھَرَ (ف) دَھْرًا بمعنی امر ناپسندیدہ واقع ہونا۔ اس کی جمع دھور ہے. کما فی الحدیث: لاتسبوا الدھر فان اللہ ھو الدھر. حقبۃ، دہر، عصر اور قرن کے درمیان فرق: دہر زمانہ طویل کو کہتے ہیں، یا سو سال کیلئے بھی اطلاق ہوتا ہے۔ اور عصر بھی زمانہ طویل یا سو سال کیلئے مستعمل ہے۔ اور حقبہ، چالیس سال کے وقفہ کو کہتے ہیں، اور

بقول بعض اسی سال کی مدت کہتے ہیں۔اورقرن سوسال کے عرصہ کو کہتے ہیں۔(مسودۂ مؤلف،ص:۵۲)

(۴)فَتَنَاعَسْتَ: اس کا مصدر تَنَاعُسٌ ہے از تفاعل،نُعَاسٌ سے مشتق ہے اس کا مجرد(ف،ن) ہے بمعنی اونگھنا.فی التنزیل:ثم انزل علیکم من بعدالغم امنة نعاسا. سِنَةٌ،نَوم اور نُعاس میں فرق:"نُعَاسٌ" کو اردو میں اُونگھ کہتے ہیں یعنی وہ نیند جو ابتدائی حالت میں سونے کی وجہ سے سر میں گرانی اور بوجھل پن پیدا ہوجائے اور سِنَةٌ،اس نیند کو کہتے ہیں جس میں آنکھ بند ہوجائے اور پلک جھپکنے لگیں اور نَوْمٌ،مطلقاوہ نیند ہے جس میں انسان خوب غافل ہوجائے۔

(۵)وَجَذَبَكَ: اس کا مصدر جَذبٌ ہے،بمعنی کھینچنا یہ دفع کی ضد ہے،ازضرب،جذب دراصل اپنے نفع کیلئے کسی چیز کو کھینچنا۔ومنه الجاذب والمجذوب بمعنی کھینچنے والا والجمع جَوَاذِبُ وجِذَابٌ۔

(۶)اَلْوَعْظُ: مصدر ہے بمعنی نصیحت کرنا ازضرب،والجمع وَاعِظُوْنَ۔ایسی اچھی باتیں جن سے دل نرم ہوجائے۔وفی القران:انی اعظك ان تکون من الجاهلین ۔(هود:٤٦)

(۷)فَتَقَاعَسْتَ: واحد مذکر حاضر از تفاعل تَقَاعُسٌ مصدر ہے اور قَعْسٌ سے مشتق ہے جسکے معنی پیٹھ میں گڑھا ہوجانا کہ پشت اندر گھس جائے اور سینہ آگے کو نکل آئے اس کا مجرد سمع سے ہے،والجمع قُعْسٌ اور(ن،ض) سے بھی آتا ہے بمعنی بناوٹی چال چلنا۔

(۸)تَجَلَّتْ: یہ تجلی سے مشتق ہے اور یہ واوی ہے اس کا مجرد،جَلَا یَجْلُوْ(ن) جَلاءً بمعنی صاف کرنا،واضح وظاہر ہونا،یہ لازم ومتعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے۔جلاءُ السَّیفِ۔تلوار کو مانجھنا۔جیسے:فَلَمَّاتَجَلّٰی رَبُّهٗ لِلْجَبَلِ. (الاعراف)

(۹)اَلْعِبَرُ: یہ،عِبْرَةٌ کی جمع ہے،بمعنی دوسرے کو دیکھ کر نصیحت حاصل کرنا اور قاعدۂ کلیہ ہے کہ جتنے الفاظ "فعلة" کے وزن پر آئیں گے ان کی جمع فِعَل کے وزن پر آئے گی۔وفی القران:ان فی ذلك لعبرةً لاولی الابصار ۔(ال عمران)۔(س) بمعنی آنسو بہنا اور عَبَرَ(ن)عُبُوْرًا بمعنی گذرنا،غمگین ہونا،آنسو کا بہنا۔کمافی الحدیث:اللهم اجعلناممن یعبر الدنیا ولایعبرها ای لایموت ربعاسریعة بمعنی آنسو کا ایک قطرہ جمع عِبَرٌ وعَبَرَاتٌ آتی ہیں۔

(۱۰)فَتَعَامَیْتَ: از تفاعل بمعنی بتکلف اندھا بننا،یہ عمی سے ماخوذ ہے اس کا مجرد(س) آتا ہے،بمعنی اندھا ہونا واز(ض) بمعنی آنکھ کا بالکل جاتا رہنا،اور آنکھ سے پانی بہنا اور جاہل ہونا. کقوله تعالیٰ:وَمَایَسْتَوِی الْاَعْمٰی وَالْبَصِیْرُ. (المؤمن)والعمی فی العین والعمة فی القلب.

☆......☆......☆

وَحَصْحَصَ لَكَ الْحَقّ فَتَمَارَیْتَ وَاذْكَرَكَ الْمَوْتُ فَتَنَاسَیْتَ وَاَمْكَنَكَ اَنْ تُوَاسِیَ فَمَاآسَیْتَ.

ترجمہ:۔اور بارہا ظاہر ہوا تیرے لئے حق۔پس تو نے جان بوجھ کر شک کیا۔اور بہت دفع موت نے تجھے اپنی یاد دلائی۔پس تو نے بتکلف اس کو بھلادیا(بھول گیا)۔اور بسا اوقات قدرت دی تجھ کو زمانے نے غم خواری کی پس تو نے غم خواری نہیں کی۔

(۱)حَصْحَصَ: یہ نصر سے متعدی ہے یہ"حَصٌّ" سے ماخوذ ہے بمعنی ظاہر ہونا۔کمافی القران:اَلْآنَ حَصْحَصَ الْحَقُّ.

(یوسف) اور بعض اس کو "حِصَّۃٌ" سے ماخوذ مانتے ہیں بمعنی ظاہر ہونا۔ اور حَصْحَصَ کے معنی حرکت دینے وظاہر ہونے کے بھی آتے ہیں۔ اور بقول بعض یہ حَصٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی بالوں کا چلا جانا، یا گر جانا جس کے بعد نیچے کا حصہ نمودار ہو جاتا ہے۔ اور ظہور کے معنی اس میں بھی پائے جاتے ہیں۔

(۲) اَلْحَقُّ: یہ باطل کی ضد ہے اور (ض، ن) سے بمعنی ثابت ہونا۔ جیسے: الحق من ربك فلاتكونن من الممترين.

(۳) فَتَمَارَیْتَ: تَمَارٰی یہ باب تفاعل سے ہے بمعنی بتکلف شک کا اظہار کرنا۔ ناقص یائی ہے۔ یہ "مَرِیَۃٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی شک کرنا و جھگڑا کرنا. كقوله تعالٰى: فباى الآء ربك تتمارٰى. (النجم) اس کا مجرد (ض) سے ہے۔

(۴) وَاَذْکَرَکَ: یہ ذَکرٌ (بفتح الذال) سے مشتق ہے۔ بمعنی یاد کرنا، ازنصر یہ ذکر، باللسان و بالقلب دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے۔ اگر ذُکرٌ (بالضم) ہو تو ذکر قلب مراد ہے اگر ذِکرٌ (بالکسر) ہو تو فقط ذکر باللسان مراد ہے۔ الذكرٰى۔ بمعنی الذكر باللسان و بالقلب. التذكير. بالقلب ومذاكرة لاتكون الاباللسان. اذكار بمعنی یاد دلانا جو جمع ذکر ہے۔ كمافى القراٰن: فاذكرونى اذكركم واشكرولى ولاتكفرون. (البقره)

(۵) اَلْمَوْتُ: بمعنی مرنا اس کی جمع اَمْوَاتٌ ومَیِّتُوْنَ ہیں یہ از (ن، س) يقال الموت الابيض طبعی موت مرنا، الموت الاحمر شہادت کی موت، الموت الاسود گلا گھونٹ کر مرنا۔ قَالَ تَعَالٰى: كُلُّ نَفْسٍ ذَائِقَةُ الْمَوْتِ. (ال عمران) مرنا حیات کا زائل ہونا، روح کا تن سے جدا ہونا۔ يقال رجل ميت وقوم موتٰى.

(۶) فَتَنَاسَيْتَ: اس کا مصدر "تَنَاسٰی" ہے بروزن تفاعل ہے اور یہ نسیان سے ماخوذ ہے بمعنی بتکلف بھول جانا اور یہ حفظ کی ضد ہے مجرد سمع سے ہے بمعنی بھولنا۔ اس کے مصادر نِسْیَانًا و نَسْوَۃً و نَسْیًا ہیں۔ وفى الحديث: اَوَّلُ النَّاسِ اَوَّلُ نَاسٍ۔ اور مبالغہ کیلئے، نَسَّاءٌ و نَسْيَانٌ آتے ہیں۔

(۷) وَاَمْكَنَكَ: یہ "اِمْکَانٌ و مکنة" مصدر سے بمعنی قدرت کے، از افعال. يقال امكن الامرُ فلانًا یعنی وہ اس پر قدرت رکھتا ہے یا اس کا کرنا آسان ہے۔ ومنه التمكن والتمكين ہے اور امکان کے معنی قدرت ہونا یا قدرت دینا. مَكُنَ (ك) مَكَانَةً صاحب مرتبہ ہونا۔ مَكَّنَ (تفعیل) و اَمْكَنَ (افعال) بمعنی قدرت دینا۔ وليمكنن لهم دينهم الذى ارتضٰى لهم.

(۸) تُوَاسِيَ: یہ "مُوَاسَاۃٌ" مصدر سے ہے از مفاعلہ بمعنی غم خواری کرنا، اس کا مجرد سمع سے آتا ہے، بمعنی غمگین ہونا۔ اور اس کے معنی دوا کرنے کے بھی آتے ہیں، يقال اسى الجرح، زخم کی دوا کی اس معنی میں اَسَايَأْسُوْ (ن) اَسْوًا بمعنی دوا کرنا، علاج کرنا. كمافى القراٰن: فلا تأس على القوم الكافرين. (المائده)

(۹) آسَيْتَ: ماضی صیغہ واحد مذکر حاضر از مفاعلہ "مُوَاسَاۃٌ" مصدر سے بمعنی غمگین ہونا۔ اور واسٰی يُوَاسِیْ بالواو اور آسٰی يَأْسِیْ (بالهمزة) دونوں طریقہ سے مستعمل ہے، لیکن بعض نے کہا کہ وَاسٰی يُوَاسِی ضعیف ہے، جیسے: فَكَيْفَ آسىٰ عَلٰى قَوْمٍ كَافِرِيْنَ.

☆......☆......☆

تُؤْثِرُ فَلْسًا تُوْعِيهِ عَلَى ذِكْرٍ تَعِيهِ وَتَخْتَارُ قَصْرًا تُعْلِيهِ عَلَى بِرٍ تُولِيهِ وَتَرْغَبُ عَنْ هَادٍ تَسْتَهْدِيهِ.

ترجمہ:۔تو ترجیح دیتا ہے اس پیسہ کو جس کو تو برتن میں رکھتا ہے (جمع کرتا ہے)۔اس ذکر (نصیحت) پر جس کو تو یاد رکھتا ہے، اور پسند کرتا ہے تو شاندار عمارت کو اپنی بخشش کے مقابلہ میں، جس کو تو عطا کرے (دے) اور اعراض کرتا ہے تو ایسے ہدایت کرنے والے سے کہ ہدایت طلب کرتا ہے تو اس سے۔

(۱) **تُؤْثِرُ**: اس کا مصدر افعال سے، اِیْثَارٌ آتا ہے جس کے معنی یہ ہیں کہ غیر کی ضرورت کو اپنی ضرورت پر ترجیح دینا۔ اس کا مجرد۔ اَثَرَ (ض، ن) اَثْراً و اَثْرَةً آتے ہیں، بمعنی نقل کرنا و نشان کرنا اور سمع سے بھی آتا ہے۔ **والجمع آثار ومنه القول الماثور. وفي القران: وَيُؤْثِرُوْنَ عَلٰى اَنْفُسِهِمْ وَلَوْكَانَ بِهِمْ خَصَاصَةٌ.** (الحشر)

(۲) **فُلْسًا**: (بضم الفاء) بمعنی تانبے یا پیتل کا پیسہ، یا رانگ کا سکہ، اس کی جمع **فُلُوْسٌ و اَفْلُسٌ** آتی ہیں یعنی وہ پیسے جو رائج الوقت ہوں **فِلْسٌ** (بکسر الفاء) ایک بت کا نام ہے، **فَلْسٌ** (بفتح الفاء) بمعنی جزیہ کی رسید، اس کا مجرد نہیں آتا ہے، **اِفْلاس** افعال سے آتا ہے بمعنی مفلس و کنگال ہونا۔ اور **مُفْلِس** کی جمع **مَفَالِيْس و مُفْلِسُوْنَ**۔ اور **فَلَّاسٌ**، پیسے بیچنے والے کو کہتے ہیں۔

(۳) **تُوْعِيهِ**: **اِيْعَاءٌ**، سے ماخوذ ہے اور **وَعْيٌ** سے مشتق ہے بمعنی نگاہ رکھنا، جمع کرنا، اور یا "**وِعَاءٌ**" سے ماخوذ ہے بمعنی برتن اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے بمعنی جمع کرنا، حفاظت کرنا۔ افعال **اَوْعٰى** بمعنی حفاظت کرنا، جمع کرنا، کسی چیز کو برتن میں رکھنا۔ **وَقَالَ تَعَالٰى: لنجعلها لكم تذكرة وتعيها اذن واعية.** (الحاقة)

(۴) **ذِكْرٌ**: بمعنی یاد کرنا، **والجمع اَذْكَارٌ** از نصر، قد مر تحقیقہ۔

(۵) **تَعِيهِ**: **وَعَى يَعِيْ** (ض) **وَعْيًا** بمعنی حفاظت کرنا۔ مر تحقیقہ۔ **ومنه قوله عليه السلام: نضر الله امرءً اسمع مقالتي ووعاها واداها كماسمع.** **اَلْوَعْيُ** اور **الاِيْعَاءُ** میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ "**الوعی**" کے معنی ہے کسی چیز کو بذات خود حفاظت کرنا۔ اور "**الایعاء**" کے معنی ہے کسی چیز کو دوسروں کے ہاتھ میں حفاظت کرنا۔ (مسودۂ مؤلف، ص:۵۴)

(۶) **تَخْتَارُ**: اس کا مصدر **اِخْتِيَار** ہے بمعنی اچھا بنالینا، پسند کر لینا از افتعال بمعنی پسند کرنا و اختیار کرنا۔ اس کا مجرد **خَيْرٌ** ہے جو ضرب سے آتا ہے بمعنی صاحب خیر ہونا۔ **وفي التنزيل: واختار موسٰى لقومه** (الاعراف) اور **خَيَّرَ** تفعیل سے اختیار دیا گیا، ترجیح کے معنی میں بھی مستعمل ہے، **والجمع اَخْيَارٌ و خِيَارٌ و خِيَارَةٌ** آتی ہیں. **خَارَ** (ك) **خِيَارَةً** بمعنی بزرگی، شرف۔

(۷) **قَصْرًا**: بمعنی محل اس کی جمع **قُصُوْر** ہے قصر، ہر گھر کو کہتے ہیں، بعضوں نے کہا ہر وہ گھر جو پتھر سے بنایا گیا ہو، **كمافي القران: ويجعل لك قصورا.** (الفرقان) اور یہاں مراد اعلیٰ مکان ہے جس میں بادشاہ وغیرہ رہتے ہیں. **القصر هو المنزل وقيل كل ثبت من حجر.** اور **قُصَيْر** تصغیر ہے، **قَصَرَ** (ن) **قُصُوْرًا** بمعنی کم ہونا، و کم کرنا۔

(۸) **تُعْلِيهِ**: اس کا مصدر **اِعْلَاءٌ** ہے از افعال یہ **عُلُوٌّ** سے ماخوذ ہے بمعنی بلند ہونا یا کرنا۔ مجرد **عَلَا يَعْلُوْ** (ن) **عُلُوًّا** بمعنی بلند ہونا. **عَلِيَ يَعْلَى** (س) **عَلَاءً** بمعنی بلندی، شرف اور **عُلٰى**۔ مذموم و محمود دونوں کیلئے مستعمل ہے، جیسے: **وان فرعون علا في الارض. والجمع**

عِلْیَةٌ وعِلْیُوْنَ.

(۹) بِرٌّ: (بکسر الباء) مصدر ہے بمعنی نیکی بھلائی واحسان، بَرٌّ (بالفتح) بمعنی خشک، جنگل، بڑا نیک اور مہربان ''بُرٌّ'' (بالضم) بمعنی گیہوں، وقال: ابو منصور ''البر بالکسر'' خیر الدنیا والآخرة. وفی التنزیل: اتأمرون الناس بالبر (البقرہ)۔ ای الخیر (و بالفتح) انه هو البر الرحیم (طور)۔ والجمع اَبْرَار، وبَارٌّ جمع بَرَرَةٌ. اور بَرَّ (س، ض) بَرًّا وبَرَارَةً وبُرُوْرًا مصادر ہیں۔

(۱۰) تُوْلِیْهِ: اس کا مصدر اِیْلَاءٌ ہے بمعنی عطاء کرنا یا قسم کھانا یہ مجرد وَلِیَ سے ماخوذ ہے جو باب حسب سے آتا ہے بمعنی والی ہونا۔ وَلِیَ کے معنی مالک ہونا، نزدیک ہونا، قدرت پانا. ومنه الوالی. وَلِیَ وِلَایَةً، وَلَایَةً بمعنی انجام دینا اور ولایت بمعنی حکومت یہ معتل فاء وناقص یائی ہے اس وقت اِیْلَاءٌ کے معنی حاکم بنانے کے ہیں۔

(۱۱) تَرْغَبُ: یہ رَغْبَةٌ سے ماخوذ ہے از سمع خواہش کرنا، رغبت کرنا۔ مصادر رَغَبًا ورُغْبًا ورَغْبَةً ہیں اس کا صلہ ''عن'' آتا ہے تو اعراض کے معنی میں ہوتا ہے۔ وَقَالَ تَعَالٰی: ومن یرغب عن ملةِ ابراهیمَ. (البقرہ) اگر ''اِلٰی'' صلہ ہو تو میلان کے معنی میں ہوتا ہے جب ''فی'' ہو تو زیادہ رغبت کے معنی آتا ہے، جب ''باء'' ہو تو ترجیح دینے کے معنی میں آتا ہے۔

(۱۲) هَادٍ: یہ، هِدَایَةٌ مصدر سے اسم فاعل ہے بمعنی ہدایت کرنے والا از ضرب یہاں ہدایت سے مراد یہ ایصال الی المطلوب ہے نہ اراءة الطریق ہے بلکہ معنی الدلالة باللطف ہے۔

(۱۳) تَسْتَهْدِیْهِ: یہ اِسْتِهْدَاءٌ مصدر سے ہے بمعنی ہدایت طلب کرنا، یہ ہدیہ سے ماخوذ ہے اس میں ''س، ت'' طلب کیلئے ہے از استفعال ہے اور مجرد ضرب سے ہے بمعنی راہ دیکھنا اور برعکس بھی ہوتا ہے اور متعدی بنفسہ اور الی اور لام کیساتھ ہوتا ہے اور اِهْدَاءٌ کے معنی ہدیہ دینا۔ وفی القرآن: انك لاتهدی من احببت ولکن الله یهدی من یشاء. (القصص)

☆......☆......☆

اِلٰی زَادٍ تَسْتَهْدِیْهِ وَتُغَلِّبُ حُبَّ ثَوْبٍ تَشْتَهِیْهِ عَلٰی ثَوَابٍ تَشْتَرِیْهِ.

ترجمہ:۔ ایسے توشہ کی طرف متوجہ ہوتا ہے جو بطور ہدیہ طلب کرتا ہے تو اس سے۔ اور غالب کرتا رہتا ہے تو اس کپڑے کی محبت کو جس کو تو چاہتا ہے تو اس سے ایسے ثواب پر کہ خریدے تو اس کو۔

(۱) زَادٌ: هو طعام السفر والحضر بمعنی توشہ اس کی جمع اَزْوِدَةٌ وَاَزْوَادٌ ہیں از نصر بمعنی زاد راہ دینا۔ وفی القرآن: وتزودوا فان خیر الزاد التقوٰی. (البقرہ) ومنه، مَزَادَةٌ بمعنی توشہ دان، والجمعُ مَزَادٍ اور یہ اجوف واوی ہے۔

(۲) تَسْتَهْدِیْهِ: یہ ہدیہ سے ماخوذ ہے اس کا مصدر اِسْتِهْدَاءٌ ہے بمعنی ہدیہ طلب کرنا ''س، ت'' طلب کیلئے ہے اور مہموز اللام ہے ہداء لازم ومتعدی دونوں مستعمل ہیں اور مجرد ضرب سے مصادر هُدًی وهِدَایَةً، هَدْیًا وهِدْیَةً ہیں بمعنی ہدایت کرنا، راستہ بتلانا۔ فی القرآن: اهدنا الصراط المستقیم. (الفاتحہ)

(۳) تُغَلِّبُ: از تفعیل اس کا مصدر تَغْلِیْبٌ ہے بمعنی غالب کرنا یعنی ایک کو غالب اور دوسرے کو مغلوب کرنا اس کا مجرد ضرب سے آتا

ہے اس کے مصادر غَلْبًا و غِلْبًا و غَلَبَۃً آتے ہیں بمعنی غالب ہونا۔ کمافی التنزیل: وھم من بعد غلبھم سیغلبون ۔ (الروم)
(۴) حُبٌّ: (بضم الحاء) بمعنی محبت، ومنه الحبیب بمعنی معشوق والجمع اَحْبَاب و اَحِبَّۃ. کماقال الشاعر:

عَـذْلُ الْعَوَاذِلِ حَوْلَ قَلْبِ التَّائِہِ — وَهَـوَی الاَحِبَّةِ فِـيْ سَـوْدَائِـہِ

حَبٌّ (بفتح الحاء) بمعنی دانہ و (بکسر الحاء) بمعنی دوست، عاشق و معشوق اور افعال وضرب دونوں سے آتا ہے بمعنی محبت کرنا اور کرم سے بمعنی محبوب ہونا۔
(۵) ثَوْبٌ: کپڑا، لباس۔ اس کی جمع اَثْوَابٌ و ثِیَابٌ و اَثْوُبٌ آتی ہیں۔ ثَابَ یَثُوْبُ (ن) ثَوْبًا و ثَوَابًا بمعنی لوٹنا و اکٹھا ہونا۔ وفی التنزیل: و اذجعلناالبیت مَثَابَۃً لِلنَّاسِ. (البقرہ)
(۶) تَشْتَھِیْهِ: اس کا مصدر اِشْتِھَاءٌ ہے یہ ماخوذ ہے "ھَوَاءٌ" سے بمعنی خواہش کرنا، از سمع یقال شَھِیَ یَشْھَی (س) شَھْوَۃً. ای إذاحب ورغب کقوله تعالٰی: ولھم مایشتھون. (یٰس) اور شَھْوَۃٌ کی جمع شَھْوَاتٌ آتی ہے۔
(۷) ثَـوَابٌ: یہ عذاب کی ضد ہے اور صواب خطاء کی ضد ہے اور اب ثواب ہر کام کے بدلے کو کہتے ہیں خواہ اچھا ہو یا برا لیکن اس کا استعمال خصوصاً اچھا کام کے بدلے کیلئے ہوتا ہے چاہے دنیا میں ملے یا آخرت میں بخلاف جزاء کے اس کا اطلاق آخرت کے بدلے ہی پر کیا جاتا ہے اور ثواب یہ نصر سے آتا ہے۔ کَقَوْله تعالٰی: لَمَثُوْبَۃٌمِنَ اللہِ. اجر وثواب میں فرق: "ثواب" اگرچہ لغت میں وہ بدلہ ہے جو عامل کی طرف اس کے عمل کے بدلہ میں ہو اور یہ بھلائی اور برائی دونوں میں ہوتا ہے، مگر عرف میں نعمتوں کے ساتھ مختص ہے اعمال صالحہ پر عقائد حقہ اور اعمال بدنیہ و مالیہ سے اور صبر کی جگہ میں صبر کرنا بایں طور کہ مطلقاً جب بولا جائے تو یہی معنی سبقت کرتا ہے۔ جبکہ اجر طاعات میں سے صرف اعمال بدنیہ میں ہوتا ہے۔"
(۸) تَشْتَرِیْهِ: یہ اِشْتِرَاءٌ مصدر سے ماخوذ ہے از افتعال اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی خریدنا و حاصل کرنا اس کا مادہ "شِرَاءٌ" ہے اور شرا لفظ اضداد میں سے ہے یعنی بیچنا اور خریدنا دونوں معنی پر اطلاق ہوتا ہے، کقوله تعالٰی: ان اللہ اشتری من المؤمنین انفسھم واموالھم. (التوبہ)

☆......☆......☆

یَـوَاقِیْـتُ الـصِّلَاتِ اَعْـلَـقُ بِـقَـلْبِكَ مِنْ مَـوَاقِیْتِ الصَّلٰوۃِ وَمُغَالَاۃُ الصَّدُقَاتِ اٰثَرُ عِنْدَكَ مِنْ مُوَالَاتِ الصَّدَقَاتِ.

ترجمہ:۔ اور بخششوں کے موتی زیادہ فریفتہ کے والے ہیں، تیرے قلب کو اوقات نماز سے۔ اور گراں کرنا مہروں کا تیرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہے، پے در پے صدقہ دینے سے۔
(۱) یَـوَاقِیْتُ: یہ یاقوت کی جمع ہے یاقوت ایک عمدہ بیش بہا قیمتی پتھر کو کہتے ہیں خواہ سرخ ہو یا زرد ہو یا زبرجد لیکن مشہور ہے کہ یاقوت سرخ ہوتا ہے لیکن یہاں مراد اس سے نفیس عطایا ہیں اس کا واحد یَاقُوْتَۃٌ ہے۔ و فی التنزیل: کانھن الیاقوت و

المرجان ۔(الرحمن)

(۲)اَلصِّلَاتُ: یہ جمع ہے صِلَۃٌ کی بمعنی عطیہ واحسان وانعام یہ مثال واوی ہے ازضرب یقال وصل وصلا یعنی مایوصل به یعنی جس کے ذریعہ ایک آدمی دوسرے سے ملے یعنی عطایا وہدایا اور ایک صلات ناقص واوی ہے وہ صلو الفتح سے مشتق ہے یعنی وہ پتھر جو گرم کرکے اس پر کوئی چیز بھونی جائے، جیسے:ثم لنحن اعلم بالذين هم اولىٰ بهاصليا. (مریم: ۷۰)

(۳)اَعْلَقُ: یہ صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی مرغوب تر، یہ عِلْقٌ سے ماخوذ ہے۔ عِلْق کہتے ہیں وہ مرغوب ومحبوب نفیس چیز جو دیجائے اور دینے سے دل دکھے از سمع اور علوق کے معنی حاملہ ہونا۔یقال: علقت المرأة یعنی عورت حاملہ ہوئی اگر اس کے بعد باء ہو تو عاشق اور فریفتہ ہونے کے معنی میں ہوتے ہیں۔

(۴)بِقَلْبِكَ: قَلْبٌ بمعنی دل جمع قلوب ہے اس کا مجرد ضرب سے ہے بمعنی پلٹنا۔ کمافی التنزيل:الابذكر الله تطمئن القلوب. فواد اور قلب میں فرق: دونوں کے معنی دل کے ہیں لیکن فواد کی صفت رِقّۃٌ آتی ہے جو غِلظۃٌ کی ضد ہے اور قلب کی صفت لین ہے جو خشونت کی ضد ہے نیز قلب کے اندر کا حصہ یا پردۂ قلب کو فِیَادٌ کہا جاتا ہے۔

(۵)مُوَاقِیْتُ: یہ جمع ہے میقات کی (جیسے مواعید جمع میعاد) میقات اس وقت کو کہیں گے جو کسی کام کیلئے مقرر ہو یا وہ جگہ جو کسی کام کیلئے مقرر ہو، یہاں پر مطلق وقت کے معنی میں ہے اور یہ ظرف زمان ومکان دونوں کیلئے مستعمل ہے، ومنه ميقات الحج. از ضرب بمعنی وقت مقرر کرنا،وفى التنزيل:ان الصلوة كانت على المؤمنين كتاباموقوتا.

(۶)اَلصَّلٰوۃُ: (واوی) ماخوذ ہے صلوٌ سے بمعنی تحريك الصلوين یا اس کے معنی گرم پتھر کے آتے ہیں یعنی جس طرح گرم پتھر ہنکاتا ہے اسی طرح نماز بھی شیطان کو ہنکاتی ہے۔لیکن لغت میں اصلی معنی دعا کے ہیں۔اب اس کا اطلاق مجازاً اسکے معنی میں ہونے لگا ہے شرع کے اعتبار سے بالعکس ہے، جیسے:ان الصلوٰة كانت علىٰ المؤمنين كتاباموقوتا۔(النساء)

(۷)مُغَالَاۃٌ۔ بمعنی گراں کردینا، غَلَا یَغْلُوْ(ن) غُلُوًّا بمعنی حد سے تجاوز کرنا۔ يقال غلت القدور'' جب کہ ہانڈی جوش مارے'' ازافعال. قال تعالىٰ: كغلى الحميم (الدخان). الغَلَاءُ وَالْغَلْيَانُ. جوش مارنا، جیسے: ازضرب اور غلو کے معنی ہیں حد سے تجاوز کرنا اور جب بھاؤ چڑھ جائے تو کہتے ہیں غلاالسِّعْرُ غَلَاءً اور بلند مرتبہ میں بھی غلو کا استعمال کرتے ہیں اور ہانڈی کے جوش مارنے کو غلی یا غلیان کہتے ہیں۔

(۸)اَلصَّدُقَاتُ: یہ، صَدَقَۃٌ کی جمع ہے صدقہ وہ مال کہلاتا ہے جو ہم کسی فقیر محتاج کو دیتے ہیں، ثواب کی نیت سے اور اس کو صدقہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ اس کو صدق دل سے خرچ کیا جاتا ہے۔اور (بضم الدال) عورت کا مہر صدقات بھی جمع آتی ہے۔اور صَدُقَۃٌ کہتے ہیں عورت کے مہر کو کیونکہ شوہر عورت کو صدق دل سے دیتا ہے۔اسی طرح سے صِدَاقٌ بھی مہر کیلئے مستعمل ہے اور یہاں یہی مراد ہے۔ ومنه قول عمر رضى الله عنه: لَاتَغْلُوْا صَدُقَاتِ النِّسَاءِ اور صدقات (بفتح الدال) سے مراد مایتصدق بہ یعنی صدقہ کرنا والجمع اَصْدِقَۃٌ، صُدُقٌ جو صِدَاق کی جمع ہے، بمعنی مہر، صَدَقَ(ن) صَدْقًا، صِدْقًا. سچ بولنا۔

(۹) اٰثَـرُ: اسم تفضیل کا صیغہ ہے اَثَــرٌ کے معنی ترجیح کے ہیں از افعال مجرد اس کا (ن،ض) بمعنی محبوب و افضل ہونا اثر کے معنی نقل کرنے کے بھی ہیں اس کی جمع اٰثار ہے اَثَر نشان قدم کو بھی کہتے ہیں، جیسے: ویؤ ثرون علیٰ انفسھم ولو کلن بھم خصاصۃ.

(۱۰) عِنْدَكَ: عند اور لدیٰ میں فرق یہ ہے کہ لدیٰ میں حضور وموجود ہونا شرط ہے لیکن عند میں یہ شرط نہیں ہے۔

(۱۱) مُوَالَاتُ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی پے در پے دینا اور اس کے معنی دوستی کے بھی آتے ہیں۔ قدم تحقیقہ

(۱۲) اَلصَّدُقَاتُ: یہ، صَدُقَةٌ کی جمع ہے ''الصدقۃمایرجی فیھاالثواب بخلاف العطیۃ'' اور الصدقات جمع صدقہ بمعنی خیرات یعنی وہ مال جو ثواب حاصل کرنے کیلئے عطاء کیا جاتا ہے۔ صَدَقَ (ن) صَدْقًا و صِدْقًا سچ بولنا، جیسے: ان تبدو الصدقات فنعماھی. (الآیۃ)

☆......☆......☆

وَصِحَافُ الْاَلْوَانِ اَشْھٰی اِلَیْكَ مِنْ صَحَائِفِ الْاَدْیَانِ وَدُعَابَةُ الْاَقْرَانِ آنَسُ لَكَ مِنْ تِلَاوَةِ الْقُرْآن.

ترجمہ:۔ اور رنگ برنگ پیالے، تیرے نزدیک زیادہ پسندیدہ ہیں دینی کتابوں سے۔ اور ہم نشینوں کے ساتھ ہنسی مذاق کرنا تجھے زیادہ پسندیدہ ہے قرآن مجید کی تلاوت سے۔

(۱) صِحَافُ: (بکسر الصاد) یہ، صَحْفَةٌ کی جمع ہے، صحفہ: وہ پیالہ جس میں پانچ آدمی کھانا کھا سکیں. کمافی التنزیل: یطاف علیھم بصحاف من ذھب. الصحیفۃ بالتصغیر: برتن جس میں ایک آدمی کھانا کھا سکے۔ قال الثعلبی فی ترتیب القصاع اولھاالفیحۃثم الصحفۃ ثم المنکلۃ ثم الصجیفۃ ثم القصعۃثم الجفنۃ. وقال بعضھم الاسیعۃ اکبرھا۔ (فقہ اللغۃ)

(۲) اَلْاَلْوَان: یہ لَوْن کی جمع ہے بمعنی رنگ برنگ اس میں الف ولام عوض مضاف الیہ ہے۔ یقال عندہ لون من الثیاب. واتی بـالـوان من الاجداث یعنی نوع نوع اور قسم قسم کی چیز وہ لایا۔ اور لَوَّنَ، وتَلَوَّنَ تفعیل وتفعل سے بھی آتے ہیں مجرد سے نہیں ہے.
قَالَ تَعَالٰی: واختلاف السنتکم والوانکم. (الروم: ۲۲)

(۳) اَشْھٰی: ۔ صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی زیادہ خواہش اور زیادہ مرغوب از سمع شَھْوَةٌ مصدر ہے بمعنی خواہش کرنا، راغب کرنا اور شَھْوَةٌ کی جمع شھوات آتی ہے. قَالَ تَعَالٰی: زین للناس حب الشھوات من النساء. (ال عمران)

(۴) صَحَائِفَ: یہ جمع ہے، صَحِیْفَةٌ کی. صحیفۃ اصل میں وہ کتاب جس پر لکھا جائے پھر صحیفہ کے معنی مصحوف یعنی کتاب کے آنے لگے، والجمع صُحُف از نصر کقولہ تعالیٰ: فی صحف مکرمۃ. (العبس)

(۵) اَلْاَدْیَان: یہ دین کی جمع ہے بمعنی جزاء، مذہب، عبادت، بدلہ اور اطاعت۔ اور دَین بمعنی قرض اس کی جمع دُیُوْن آتی ہے۔ کما یقال کماتدین تدان. ''صحائف الادیان'' سے مراد کتب سماویہ ہیں۔ دَانَ (ض) دَیْنًا بمعنی کسی کے سامنے عاجزی کا اظہار کرنا۔ یقال دان لہ (ض) دِیْنًا و دِیَانَةً بمعنی مذہب اختیار کرنا۔ دِیَانَةٌ بمعنی مذہب والجمع دِیَانَاتٌ، جیسے: من بعدو صیۃیو صی بھا او

دین.(النساء : ۱۱)

(۶) دُعَابَۃٌ: یہ اسم بھی ہوسکتا ہے اور مصدر بھی از فتح بمعنی مذاق وخوش طبعی بات (مزاح) وظرافت دُعَابَۃٌ (بضم الدال) مشہور ہے (بفتح الدال) صحیح ہے۔ دَعَبَ (ف) دَعْبًا و دُعَابَۃً بمعنی مذاق کرنا ودفع کرنا۔

(۷) الاَقْرَانَ: قَرِیْنٌ سے بمعنی ہم نشین، ساتھی، ہم جنس۔ اس کے اندر اختلاف ہے کہ یہ قَرْنٌ (بفتح القاف و سکون الراء) کی جمع ہے۔ اور قَرْنٌ کے معنی ہم عمر وہم عصر کے بھی ہیں۔ صاحب جوہری نے کہا کہ یہ قِرَان (بکسر القاف) کی جمع ہے، وہ شخص جو شجاعت میں برابر ہو اور الجمع قُرُوْن اور قَرْنٌ کے معنی سینگ کے بھی ہیں اس کی جمع قُرُوْن ہے اور قُرُوْن کے معنی زمانہ اور سو برس کے بھی ہیں۔ قَرَنَ (ض) قَرْنًا بمعنی ملایا اور باندھا۔ اور (ن، س) سے بھی استعمال ہے۔ اور سمع سے قَرِنَ قَرَنًا بمعنی ہوس ملی ہوئی ہوں۔ قَالَ تَعَالٰی: وَمَنْ یَکُنِ الشَّیْطَانُ لہ قرینافساء قرینا. (النساء:۳۸)

(۸) آنَسَ: یہ اُنْسٌ سے ماخوذ ہے صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی زیادہ مانوس ہونا از (س، ض، ک) مصادر اَنَسًا، اَنْسًا اَنَسَۃً بمعنی مانوس ہونا۔ اور آنس کی جمع اِنْیَاسٌ ہے بمعنی دیکھنا۔ کقولہ تعالٰی: انی انست نارا (القصص)

(۹) تِلَاوَۃٌ: مصدر ہے بمعنی پڑھنا وتلاوت کرنا از نصر کمافی القراٰن: یتلونہ حق تلاوتہ. (البقرہ)

(۱۰) اَلْقُرْاٰن: مصدر بمعنی پڑھنا۔ بروزن فُعْلَان ہے اور قِرَأۃٌ سے مشتق ہے بمعنی مَقْرُوٌّ یا اس کو قِران (بکسر القاف) سے مشتق مانا جائے تو اس وقت قرآن کے معنی ہونگے مجموعہ قرآن، مصدر ہے ضرب سے۔ اور قرآن بمعنی مقرون کے ہو تو معنی ہوگا کہ قرآن کا بعض حصہ بعض حصہ سے ملا ہوا ہے، یا اس لئے کہ اس میں قصے، امر و نہی وعدہ اور وعید آیات (نشانیات) اور سورتیں سب اس میں جمع ہیں. کمافی القراٰن: ان علینا جمعہ و قرآنہ. (القیمۃ)

☆......☆......☆
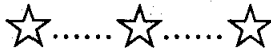
تَأْمُرُ بِالْعُرْفِ وَتَنْتَهِكُ حِمَاهُ وَتَحْمِي عَنِ النُّكْرِ وَلَاتَتَحَامَاهُ وَتُزَحْزِحُ عَنِ الظُّلْمِ ثُمَّ تَغْشَاهُ.

ترجمہ:۔ اور حکم کرتا ہے تو (دوسروں کو) بھلائی کا مگر تو خود اس بھلائی کی باڑھ کی بے حرمتی کرتا ہے۔ اور دوسروں کو تو برائی (منکرات) سے روکتا ہے مگر خود اس سے نہیں بچتا ہے۔ اور دور کرتا ہے تو لوگوں کو ظلم سے پھر تو خود اس کو ڈھانپ لیتا ہے۔

(۱) تَأْمُرُ: یہ اُمر سے مشتق ہے بمعنی حکم کرنا از (ن) اَمْرًا مصدر ہے جو متعدی مفعول ثانی کی طرف کبھی بلا واسطہ ہوتا ہے اور کبھی بواسطہ حرف جر ہوتا ہے. کمافی التنزیل: وامر اھلک بالصلوٰۃ(طٰہٰ) اور آمرتک بالصلوٰۃ ۔ اور یہ سمع سے بھی آتا ہے بمعنی امیر و مالدار ہونا، اور کرم سے بھی آتا ہے بمعنی صاحب امر ہونا، مصادر اِمَارَۃٌ و اَمْرَۃٌ ہیں۔

(۲) اَلْعُرْفُ: (بضم العین) عرف صیغہ صفت بمعنی معروف یعنی اچھی بات وسخاوت اور یہ منکر کی ضد ہے، وقال تعالٰی: وامر بالعرف واعرض عن الجاھلین. اور عَرْف (بفتح العین) بمعنی خوشبو اور عِرْف (بالکسر) بمعنی صبر کے آتے ہیں۔ از ضرب اور عرف بطور مصدر استعمال ہوتا ہے۔ لہذا جمع نہیں آتی۔ عُرف اور معروف میں فرق: عُرف: کے معنی اچھی بات کے ہیں اور عُرف

عام ہے چاہے وہ اخلاقی ہو یا مذہبی، اور معروف اس کے برخلاف ہے یعنی اس کا اطلاق صرف مذہبی باتوں پر ہوتا ہے۔

(۳) تَنْتَهِكُ: اس کا مصدر اِنْتِهَاكٌ ہے از افتعال بمعنی بے عزتی کرنا، لاغر کرنا، پردہ دری کرنا، وچاک کرنے کے آتے ہیں مجرد نَهِكَ (س، ح) نَهْكًا، نَهَاكَةً ونَهْكًا بمعنی ذلیل کرنا، ولاغر کرنا۔ اور فتح سے نَهْكًا و نَهَاكَةً بمعنی غالب ہونا اور کرم سے نَهُكَ (ك) نَهَاكَةً بمعنی بہادر ہونا۔ قال تعالیٰ: وانه عن المنكر.

(۴) حِمَاهُ: حِمی بروزن غذا بمعنی المكان الذی منع منه تعظیما یا چراگاہ اور اس جگہ کو بھی کہتے ہیں جہاں گھاس کھڑی ہوتی ہو۔ یہاں مراد عزت ہے۔ کمافی الحدیث: لاحمیٰ الاحمی الله ورسوله. حَمَی (ض) حَمْيًا وحَمْيَةً وحِمَايَةً ومَحْمِيَةً مصادر ہیں بمعنی حمایت کرنا، بچانا، محفوظ کرنا۔ اور حِمیٰ: وہ چراگاہ ہے جہاں مالک کے سوا اور کسی کی گائے بھینس نہ چر سکے، اور یہاں حمیٰ سے مراد بھلائی کا مکان ہے یا یہاں شترمرغ مراد ہے، وقال تعالیٰ: يَوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا (التوبہ) اور سمع سے بمعنی گرم ہونا۔

(۵) تَحْمِي: بمعنی روکنا۔ یہ ماخوذ حمت المريض الطعام سے ہے یعنی میں نے مریض کو کھانے سے روکا از ضرب حمی الشیء بمعنی بچالینا۔

(۶) النُّكْرُ: یہ صیغہ صفت ہے بمعنی منکر جو عرف کی ضد ہے یعنی بری بات، نکر بمعنی منکر جیسے عرف بمعنی معروف از سمع ناآشنا و آپرا سمجھنا نَكِرَ (س) نُكْرًا ونُكُوْرًا مصادر ہے: کمافی القرآن لقدجئتَ شيئانكرا. (الکہف)

(۷) تَتَحَامَاهُ: اس کا مصدر تَحَامِیْ آتی ہے۔ از تفاعل بمعنی بچنا و باز رہنا اور دور ہونا یہ لازم استعمال ہوتا ہے بمعنی مبالغہ کے ساتھ بچنا، بہت زیادہ بچنا، قدمر تحقیقہ۔

(۸) تُزَحْزِحُ: ۔از باب بعثر صیغہ مضارع معروف بمعنی پیچھے ہٹنا و دفع کرنا، روکنا و جدا ہونا، اس کا مجرد از نصر بمعنی دور کرنا وفی القرآن: فَمَنْ زُحْزِحَ عَنِ النَّارِ وَاُدْخِلَ الْجَنَّةَ فَقَدْ فَازَ ۔(ال عمران) اور ضرب سے بھی آتا ہے بمعنی دور ہونا۔

(۹) اَلظُّلْمُ: مصدر از ضرب بمعنی ظلم کرنا اور ظلم کے اصلی معنی میلان اور حد سے تجاوز کرنے کے ہیں، کمافی حدیث الوضو: فمن زاداونقص فقداساء وظلم. اور سمع سے بمعنی اندھیرا ہونا، والجمع ظُلُمَاتٌ اور ظلم کے مقابل جور کے معنی ہیں، حکم میں استقامت سے ہٹ جانا۔ اور حد سے تجاوز کرنا اور ظلم اپنے سے کم درجہ کا حق مارنا، وضع الشیء فی غیر محله.

(۱۰) تغشاهُ: یہ ماخوذ ہے غَشْيٌ سے بمعنی ڈھانپنا، چھپا دینا، ارتکاب کرنا. غَشَا يَغْشُوْ (ن) غَشْوًا وغِشْيَانًا اور سمع سے، غَشِيَ يَغْشَى (س) غَشَاوَةً وغِشْيَانًا بمعنی ڈھکنا۔ اور غَشْيَةٌ بمعنی مصیبت وقیامت، کمافی القرآن: هل اتاك حديث الغاشية ۔ الغاشی۔ پردہ اس کی جمع غَوَاشٍ، جیسے: فلماتغشاهاحملت حملاخفيفا۔ (الاعراف)

☆......☆......☆

وَتَخْشَى النَّاسَ وَاللّٰهُ اَحَقُّ اَنْ تَخْشَاهُ ثُمَّ اَنْشَدَ:

(۱) تَبًّا لِطَالِبِ الدُّنْيَا ثَنٰى اِلَيْهَا انْصِبَابَهْ

ترجمہ:۔اور تو لوگوں سے ڈرتا ہے حالانکہ اللہ زیادہ حق دار ہے کہ تو اس سے ڈرے۔ پھر اس نے یہ اشعار پڑھے:

(۱) ہلاکت ہو طالب دنیا کے لئے۔جس نے اپنی خواہش کو اس کی طرف مائل کر دیا۔

(۱) تَخْشٰی: صیغہ مضارع از سمع خَشْيَةً و خَشْيًا و خَشْيَانًا مصادر بمعنی ڈرنا، خوف کھانا. **کمافی التنزیل: یخشون ربهم ویخافون سوء الحساب.** (الرعد) یہاں خوف بمعنی توقع کرنا۔

(۲) اَلنَّاسُ: یہ جمع ہے انسان کی جو جنات وانسان دونوں پر بولا جاتا ہے اور ناس کے معنی بھولنے والا، بخلاف انس کے اس کا اطلاق صرف انسان پر ہوتا ہے، از (س) بمعنی بھولنا، **کقوله تعالیٰ: ومآانسانیه الاالشیطان.** (الکھف)

(۳) اَحَقُّ: صیغہ اسم تفضیل بمعنی زیادہ حقدار . **کمافی القراٰن: لشهادتنااحق من شهادتهما** (المائدہ) از ضرب اور حق بمعنی ثبت از نصر یقال **حق الامر ای ثبت.** حقًّا مصدر ہے بمعنی ثابت ہونا، یقین کرنا، حق پانا۔ باب افعال سے احقاق بمعنی ثابت کرنا۔

(۴) تَخْشَاهُ: یہ، خَشْيَةٌ مصدر سے از سمع بمعنی ڈرنا، **کمافی القراٰن: انمایخشی الله من عباده العلماء۔**

(۵) اَنْشَدَ: یہ، اِنْشَادٌ مصدر سے از افعال بمعنی شعر پڑھنا یا شعر پڑھ کر سنانا۔ مجرد، نَشَدَ (ن، ض) نَشْدًا و نِشْدَةً بمعنی گم شدہ کو ڈھونڈنا و تلاش کرنا۔ انشاء اور انشاد میں فرق: ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ ''انشاد'' کے معنی شعر پڑھنا، یہ عام ہے خواہ اپنے شعر پڑھے، یا غیر کے شعر۔ اور انشاء کے معنی ہے خاص اپنے شعر پڑھنا۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ انشاد کے معنی خوش آوازی سے اشعار پڑھنا، اور ''انشاء'' میں خوش آوازی شرط نہیں ہے۔ (مسودۂ مؤلف، ص:۵۹)

(۶) تَبًّا۔ یہ مصدر اور مفعول مطلق ہے جس کے فعل کا حذف کرنا واجب ہے جب کہ اس کی نسبت فاعل یا مفعول کی طرف ہو خواہ وہ حرف جر کے واسطے سے ہو یا بغیر حرف جر کے یہ تب سے مشتق ہے تب بمعنی **هلك** اس کا مصدر تَبَّ (ن، ض) تَبَابًا و تَبًّا اور تَبِيْبًا آتے ہیں۔ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ **کمافی القراٰن: وماکیدفرعون الافی تباب** (المؤمن) (ن) بمعنی کاٹ ڈالنا اور (ض) سے بمعنی ہلاک کرنا۔ اور تَبَابٌ کی جمع اَتْبَابٌ آتی ہے۔

(۸) لِطَالِبِ: صیغہ اسم فاعل از نصر بمعنی طلب کرنیوالا، مصدر اَلطَّلَبُ ہے والجمع طَلَبَةٌ، طُلَّابٌ و طَالِبُوْنَ اور طالب کی جمع طلباء غلط ہے، بلکہ صحیح یہ ہے کہ طُلَبَاءُ جمع ہے طَلِيْبٌ کی، اور طلبہ جمع ہے طالب کی۔ (فرائد منثورہ، ص:۵۹)

(۹) الدُّنْيَا: یہ ماخوذ ہے دُنُوٌّ سے بمعنی قریب ہونا، چونکہ دنیا آخرت سے قریب ہے یا جزا وحساب سے قریب ہے یا یہ ماخوذ ہے ''دَنَاءَةٌ'' سے بمعنی ذلیل ہونا والجمعُ دُنیٰ، اگر انسان عمل صالح کرے تو اسے قرب خداوندی حاصل ہوتا ہے اور جو برے اعمال کرے اسے قرب شیطان حاصل ہوتا ہے. **کمافی الحدیث: لوکانت الدنیاتعدل عند الله جناح بعوضة الخ.**

(۱۰) ثَنٰی: از ضرب بمعنی دوڑنا، لپٹنا، روکنا اس کے مصادر ثَنْيًا و ثَنَا ہیں۔ از فتح بمعنی دوگنا کرنا و پھسلنا ہے. **کمافی التنزیل: الاانهم یثنون صدورهم. ومنه الثناءُ** کیونکہ تعریف کرنے والا بھی اپنا دل خدا کی طرف موڑ دیتا ہے۔ اِثْنَاءٌ بمعنی تعریف کرنا یا درمیان (بفتح الالف)

(۱۱) اِنْصِبَابَهُ: یہ ماخوذ ہے اِنْصَبَّ عَلَيْهِ الْمَاءُ بمعنی بہا دینا، از انفعال، نصر و از افعال بمعنی مائل ہونا، اِنْصِبَابٌ بمعنی مائل ہونا،

عاشق ہونا۔ یہ "صَبٌّ" سے ماخوذ ہے از نصر بمعنی بہادی اور سمع سے صَبَابَۃٌ مصدر ہے بمعنی عاشق ہونا۔ بہنا اور اِنْصِبَابَہٗ کی ضمیر راجع ہے طالب کی طرف۔ قال تعالیٰ: اِنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا. (العبس:۲۵)

☆......☆......☆

(۲) مَـا يَسْتَـفِيْـقُ غَـرَامًـا — بِهَـا وَفَـرْطَ صَبَـابَـهْ
(۳) وَلَــوْ دَرَى لَـكَـفَـاهُ — مِـمَّـا يَـرُوْمُ صُبَـابَـهْ

ترجمہ:۔ (۲) اور دنیا کے ساتھ زیادہ محبت اور شدت حرص کی وجہ سے وہ ہوش میں نہیں آتا ہے۔ (۳) اور اگر وہ دنیا کی حقیقت کو جان لے تو البتہ کافی ہوتی وہ بچی ہوئی چیز جس کو وہ چاہتا ہے۔ (ادنیٰ سی چیز بھی کافی ہے)۔

(۱) يَسْتَفِيْقُ: یہ اِسْتَفَاقَۃٌ یا اِسْتِفَاقٌ سے ماخوذ ہے اس میں "س، ت" مبالغہ کیلئے ہے یا طلب کیلئے ہے، اصلی حروف (ف، و، ق) بمعنی ہوش میں آجانا، اچھا ہوجانا اس کا مجرد فَـاقَ يَـفُـوْقُ از نصر بمعنی فوقیت لے جانا، ہوش میں آجانا۔ يقـال افـاق المـريض (افعال) مریض نے صحت پائی۔ اور ہوش میں آیا. قَالَ تَعَالیٰ: فَلَمَّا اَفَاقَ سُبْحَانَكَ تُبْتُ اِلَيْكَ. (الاعراف: ۱۴۳)

(۲) غَـرَامًـا: اَلـغرام هو شدت حب النوم له ا۔ر سے مراد فریفتگی ہے یہ غَرْمٌ سے مشتق ہے بمعنی میلان کے ہیں۔ اس کے معنی عاشق ہونے کے بھی آتے ہیں۔ و منـه الْمَغْرَم بمعنی العاشقُ اور غرام کے معنی کبھی ہلاک ہونے کے بھی آتے ہیں اور تاوان کے بھی ومنه غَرِيْم بمعنی قرض خواہ جمع غُرَمَاءُ وفـی التنزيل: اِنَّ عَذَابَهَا كَانَ غَرَامًا (الفرقان)۔ ای دائما۔ از سمع غَرَامَۃٌ بمعنی نقصان اٹھانا۔ يقـال غـرم فـی التـجـارة. ای خسر. اور غـرامًـا بها میں "بها" کا متعلق "غـراما" سے ہے اور "ها" کا مرجع "الدنيا" ہے۔

(۳) فَرْطٌ: بمعنی زیادتی و مجاروة عن الحد۔ حد سے تجاوز کرنا "فرط صبابه" عطف ہے "غراما" پر "غراما" اور "فرط صبابه" معطوف اور معطوف علیہ ملکر مفعول لہ ہے مايستفق کا، از نصر۔ قال تعالیٰ: قالا ربنا اننا نخاف ان يفرط علينا. (طه: ۴۵)

(۴) صَبَابَۃٌ: (بفتـح الصاد) اس کے معنی عشق کے آتے ہیں از (ن) بمعنی بہانا، یا بہادینا اور سمع سے بھی آتا ہے بمعنی عاشق ہونا۔ قال تعالیٰ: فصب عليهم ربك سوط عذاب. (الفجر)

(۵) وَلَـوْ دَرَى: "دِرَايَۃٌ" سے ماخوذ ہے از ضرب بمعنی جاننا پالینا سمجھ لینا و سمجھنا۔ اور درء مہموز اللام از فتح ہے اور "دری" کی ضمیر راجع ہے طالب دنیا کی طرف۔ قَالَ تَعَالیٰ: وماتدری نفس ماذا تكسب غدا. (لقمٰن: ۳۴)

(۶) لَكَفَاهُ: لام جواب لو ہے، كَفَا (ض) يَكْفِيْ كِفَايَۃٌ بمعنی کافی ہونا۔ و كفى بذنوب عباده خبيرا. (الفرقان: ۵۸)

(۷) يَـرُوْمُ: اجوف واوی اس کے مصادر "مَـرَامٌ و رَوْمٌ" ہے از نصر بمعنی قصد کرنا۔ و منـه المـرام بمعنی مقصد۔ رَامَ (ن) يَـرُوْمُ رَوْمًا. ارادہ کرنا۔ والجمع رُوَّمٌ و رُوَّامٌ (مقصد) اور رَامَ يَـرِيْمُ (ض) رَيْمًا بمعنی زائل ہونا اور "رِيْمٌ" (بـكسر الراء) بمعنی ہرن (یا ہرن کا بچہ) والجمع اَرَامٌ۔

(۸) صُبَابَةٌ: (بضم الصاد) بمعنی بقیۃ کل شیء اور اس کے معنی پانی یا شراب کے تلچھٹ کے بھی آتے ہیں، اور تھوڑی سی چیز کے، اور وہ چیز جو بچ جائے اور یہ ترکیب میں "لکفاہ" کا فاعل ہے، اس میں تاء اصل ہے جو حالت وقف میں ہاء ہوگئی اس کے معنی تھوڑا پانی یا تھوڑا دودھ جو برتن میں رہ جائے، از (ن) اور صَبَابَةٌ کی جمع صَبَابَاتٌ آتی ہے اور صَبابة (بفتح الصاد) بمعنی عشق، فریفتگی۔ کما مر

☆......☆......☆

ثُمَّ اِنَّهُ لَبَّدَ عَجَاجَتَه وَغَيَّضَ مُجَاجَتَهُ وَاعْتَضَد شَكْوَتَهُ وَتَأَبَّطَ هِرَاوَتَهُ فَلَمَّا رَنَتِ الْجَمَاعَةُ اِلٰی تَحفُّزِهٖ.

ترجمہ:۔ پھر تحقیق کہ اس نے ٹھہرایا اپنے غبار کو اور خشک کیا اس نے اپنے تھوک کو (تقریر بند کردی) اور بازو پر رکھا اس نے اپنے مشکیزہ کو اور بغل میں دبایا اپنی لاٹھی کو۔ پس جب کہ دیکھا جماعت نے اس کے سمٹنے کو۔

(۱) لَبَّدَ: صیغہ ماضی مذکر "تَلْبِیْدٌ" مصدر از تفعیل بمعنی چلتے چلتے ٹھہر جانا، بات کرتے کرتے بند ہو جانا، غبار جھاڑنا اور تسکین دینا، کھڑا کردینا اس کا مجرد (ن، ض، س) بمعنی ٹھہرنا، بات ختم کرنا۔ اور نصر سے لُبُوْدًا مصدر بمعنی قیام کرنا، ٹھہرنا۔ اور سمع سے لَبَدًا مصدر بمعنی چمٹنا و ٹھہرنا اور ضرب سے مصدر لَبْدًا ہے۔ کقوله تعالیٰ: یقول اهلکت مالا لبدا. (البلد:٦)

(۲) عَجَاجَتَهُ: قال بعض واحدۃ عُجَاجٌ. بمعنی گرد و غبار جو طویل اور عظیم ہو اس کے معنی دھوئیں کے بھی آتے ہیں اس میں تاء اور غیر تاء کا فرق ہے واحد کیلئے عَجَاجٌ بولتے ہیں اور جمع کیلئے اَعْجَاجٌ، یہ خاص غبار کو کہتے ہیں بخلاف عَجَاجَةٌ کے جو مطلق غبار کو کہتے ہیں از نصر آواز بلند کرنا اور عَجَّ (س) عَجًّا، عَجِیْجًا بمعنی آواز بلند کرنا۔ کمافی الحدیث: افضل الحج العج والثج یعنی بلند آواز سے تلبیہ پڑھنا اور ہدی کا خون بہانا۔

(۳) غَیَّضَ: تَغْیِیْضٌ مصدر سے بمعنی خشک کر دینا۔ غیض اصل میں اس بچہ کو کہتے ہیں، جو نا تمام پیدا ہو، اب تفعیل سے اس کے معنی ہے کہ کم کرنا یا خشک کر دینے کے ہوگئے مجرد از ضرب غَیْضًا بمعنی خشک ہونا۔ غَاضَ الْمَاءُ۔ پانی کا سوکھ جانا یا خشک ہو جانا یا گھس جانا یہ کنایہ ہے سکوت کرنے سے۔ ومنه قولُهُ تعالیٰ: وَغِیْضَ الْمَاءُ وَقُضِیَ الْاَمْرُ۔ (هود)

(۴) مُجَاجَتَهُ: یہ مَجٌّ سے ماخوذ ہے مُجَاجٌ فعال کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنی میں ہے اس کے معنی اصل میں اس تھوک کو کہتے ہیں جو بات کرتے وقت منہ سے (جھاگ) نکلے از نصر بمعنی پھینکنا یا منہ سے پھینکنا۔ کماجاء فی حدیث محمود بن ربیعؓ: علقت من رسول اللهﷺ محجة مجها.

(۵) اِعْتَضَدَ: یہ عَضُدٌ سے مشتق ہے بمعنی بازو میں رکھ لینے یا کندھے پر رکھ لینے کے ہیں، اور اِعْتِضَادٌ بمعنی تقویت و بمعنی بازو پر کسی چیز کو رکھ لینا، افتعال سے ہے۔ قال تَعَالیٰ: وماکنتُ مُتَّخذَ الْمُضَلِّیْنَ عَضُدًا۔ (الکهف:٥١)

(۶) شَکْوَتَهُ: (بالفتح) اس کے معنی ہے بمعنی مشکیزہ لیکن اس کا اصلی معنی ہے بکری کے بچہ کی کھال کی مشک بنوالی جائے اس کی جمع شَکْوَاتٌ و شِکَاءٌ ہیں، اس کے معنی چمڑے کے ڈول کے اور چھاگل کے بھی آتے ہیں، شَکَیٰ یَشْکُوْ (ن) شِکَایَةً بمعنی شکایت

کرنا نصر سے۔ کمافی التنزیل: انما اشکو بثی و حزنی الی اللہ ۔(یوسف)

(۷) تَأَبَّطَ: یہ ''إِبِطٌ'' سے مشتق ہے بمعنی بغل یا وہ چیز جس کو بغل میں دبایا جائے۔ یقال تابط ھراوتہ ای اخذ عصاہ تحت ابطہ. اس کی جمع آباط و اُبط ہیں، تَأَبَّطَ شَرًّا. ایک شخص کا نام ہے، جس کا قصہ مشہور ہے۔ استفعال سے بھی آتا ہے استأبط الرجل اوپر سے تنگ اور اندر سے چوڑا گڑھا کھودنا۔ (یہ مذکر و مؤنث دونوں میں مستعمل ہے)

(۸) هِرَاوَةٌ: ۔ بمعنی لاٹھی و موٹا ڈانڈا، اس کی جمع هَرَاوِیْ و هِرِیٌّ ہیں، قیاس پر مثل مَطَایَا اور غیر قیاس پر اس کی جمع هُرِیٌّ ہے هَرَّیَهْرُوْ (ن) هَرْوًا بمعنی موٹے ڈنڈے سے مارنا، اور عُکَّازَةٌ: اس لاٹھی جس کے نیچے لوہا جڑا ہوتا ہے۔ اور ''مِحْجَنٌ'' ٹیڑھی لاٹھی، حدیث سطح میں ہے، خرج صاحب الھراوۃ ارادبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم.

(۹) رَنَتْ: یہ رَنَا یَرْنُوْ سے مشتق ہے۔ اس کے مصدر ''رُنُوًّا و رُنُوًا۔ از نصر بمعنی دیکھنا، آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنا، وقال بعض۔ گوشۂ چشم سے دیکھنا، وقال بعض: خوب تیزی سے دیکھنا، یا ہرن کی طرح دیکھنا۔

(۱۰) تَحَفُّزٌ: یہ تفعل سے ہے بمعنی آمادہ ہونا اور ''حَفْزٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی جمع کرنا، جلدی کرنا (ض) سے ہے اسی سے لازم ''تَحَفُّزٌ'' آیا ہے، اس کے اصلی معنی ہے دوزانوں پر ہاتھ رکھ کر بیٹھنا یعنی اکڑوں بیٹھے، پھر کھڑا ہو جائے اور ''تَحَفُّز'' کے معنی سامان اور جلدی کے بھی آتے ہیں (ض) سے مصدر ''حَفزًا'' ہے بمعنی جلدی کرنا۔ کما جاء فی حدیث: ابی بکر رضی اللہ عنہ ''انہ دبّ الی الصف راکعا و قد حفزہ النفس ای اعجلہ۔ افتعال سے ''اختفاز'' بمعنی کوشش کرنا و جلدی کرنا۔

☆......☆......☆

وَرَأَتْ تَأَهُّبَهُ لِمَزَایَلَةِ مَرْكَزِهٖ اَدْخَلَ كُلٌّ مِّنْهُمْ يَدَهُ فِيْ جَيْبِهٖ، فَأَفْعَمَ لَهُ سَجْلًا مِنْ سَيْبِهٖ.

ترجمہ:۔ اور دیکھا لوگوں نے اس کی تیاری کو اپنے مرکز سے جدا ہونے کیلئے۔ تو ہر ایک نے اپنی اپنی جیبوں میں ہاتھ داخل کئے۔ پس بھر دیا اس کے ڈول (تھیلی) کو اپنی عطاء اور بخششوں سے۔

(۱) رَأَتْ: یہ، رُؤْيَةٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی دیکھنا از باب فتح۔ کقولہ تعالیٰ: الم ترالی الذین خرجوا من دیارھم وھم الوف۔ (البقرہ)

(۲) تَأَهُّبَهٗ: یہ، اُهْبَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی آمادگی اور ''اُهْبَة'' سامان سفر کو بھی کہتے ہیں یا اس سے مراد مطلق تیاری ہے، یا سامان سفر طے کرنا، تفعیل سے بمعنی تیار کرنا، اور تفعل تأھب، بمعنی تیار ہونا۔

(۳) لِمُزَايَلَةِ: مُزَايَلَةٌ بمعنی چھوڑنا و جدائی کرنا، باب مفاعلہ و اِزَالَةٌ. (افعال و تفعیل سے) یہ زَوَال سے مشتق ہے، زَالَ يَزِيْلُ (ض) زَيْلًا بمعنی ہٹنا و جدا ہونا۔ ومنہ مازال یعنی ہمیشہ رہا، و متفرق ہونا۔ کمافی التنزیل: لو تزیلو العذبنا (الفتح) وقال تعالیٰ: فزیلنا بینھم۔ (یونس)

(۴) مَرْكَزِهٖ: رِكْزٌ سے ماخوذ ہے بمعنی گاڑ دینا۔ ''ومنہ رکاز'' جو فقہ میں ہے، رِكَاز، سونا چاندی کے وہ ٹکڑے جو زمین سے

نکالے جاتے ہیں۔ کمافی الحدیث: وفی الرکاز الخمس یہ(ض،ن) سے آتا ہے بمعنی زمین میں گاڑنا، دفن کرنا، اور ہر درمیان کی چیز کو کہتے ہیں، نیز مطلقا جگہ کو بھی کہتے ہیں۔ واحد رُکْزَۃٌ والجمع ارْکَزَۃٌ ورِکْزَانٌ۔

(۵) اَدْخَلَ: اس کا مصدر اِدْخَال ہے از افعال بمعنی داخل کرنا اس کا مجرد (ن) آتا ہے بمعنی داخل ہونا جیسے الدخول درآمدن۔ کمافی القرآن: فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی. (الفجر)

(۶) کُلٌّ مِّنْهُمْ: "کُلٌّ" کی اضافت نکرہ کی طرف ہو یا معرفہ کی طرف ہو، ہر حالت میں استغراق افراد مراد ہوتا ہے لہٰذا "أکلت کل رمان" کہنا صحیح ہوگا یعنی جتنے انار ہمارے پاس تھے سب کھالئے۔ اور أکلت کل الرمان صحیح نہیں ہوگا اس لئے انار کے تمام اجزاء کھانے کے لائق نہیں ہوتے اس میں چھلکا بھی ہوتا ہے جو کھایا نہیں جاتا۔ قال تعالیٰ: اِنَّا کُلَّ شَیْءٍ خَلَقْنَاهُ بِقَدَرٍ. (القمر: ۴۹)

(۷) یَدٌ: کے دو معنیٰ ہیں ایک معنی احسان ونعمت کے ہیں، اس کی جمع اَیَادِیْ آتی ہے، دوسرے معنی اعضائے مخصوص یعنی ہاتھ کے ہیں اس کی جمع اَیْدِیْ آتی ہے۔ قال تعالیٰ: ولاتجعل یدك مغلولة الی عنقك. (اسراء: ۲۹)

(۸) جَیْبٌ: بمعنی گریبان اس کی جمع جُیُوْبٌ آتی ہے۔ یقال جیب القمیص والدرع . کَمَافِی الْقُرْاٰن: ولیضربن بخمرھن علی جیوبھن. (النور) اور یہ جَیْبَۃٌ بھی مستعمل ہے، والجمع جِیَابٌ. جَابَ یَجِیْبُ (ض) جَیْبًا بمعنی گریبان پھاڑنا۔

(۹) فَأَفْعَمَ: صیغہ ماضی از افعال اِفْعَامٌ مصدر سے ہے بمعنی بھر دینا، خوب بھرنا، لبریز کر دینا۔ اس کا مجرد نصر سے آتا ہے، اور کرم سے فَعَامَۃٌ وفُعُوْمَۃٌ مصدر ہیں بمعنی بھر جانا، یہ لازم آتا ہے۔ اور سمع سے بمعنی ناراض کرنا۔ اور فَعَمَ (ف) فَعْمًا، بھر دینا. کمافی الحدیث: لو ان امرأة من الحور العین اشرفت لافعمت مابین السماء و الارض ریح المسك الخ.

(۱۰) سَجْلٌ: (بفتح السین و کسرھا) سَجْلٌ (بالفتح) بمعنی پانی کا ڈول جو بھرا ہوا ہو یا بڑا ڈول، اس کی جمع سِجَالٌ وسَجْلاتٌ آتی ہیں اور سِجْلٌ (بکسر السین) بمعنی پستان کو کہتے ہیں اس کی جمع سُجُوْلٌ آتی ہے اور سُجْلٌ (بضم السین) اس ناقہ کو کہتے ہیں، جس کا پستان لٹکا ہوا ہو، اور اس میں دودھ بھرا ہوا ہو۔ اور خالی ڈول کو "دَلْوٌ" کہتے ہیں، جمع ادلاء ہے، سَجَلَ (ن) سَجْلاً بمعنی گرانا اوپر سے پھینکنا "ذَنُوْبٌ" جو ڈول پانی سے بھرا ہوا ہو "سَلْم" وہ ڈول ہے جس میں پکڑنے کی رسی ہو۔ "غرب" وہ ڈول جو بڑا ہے۔

(۱۱) سَیْبٌ: کے معنی عطاء وبخشش کے ہیں والجمع سُیُوْبٌ. یقال سَابَ یَسِیْبُ (ض) سَیْبًا بمعنی جاری ہونا اور چاروں طرف کو بہنا۔ یقال: سائبة الدابة۔ یعنی وہ جہاں چاہے چرتا پھرے۔ ومنه سائبة بمعنی چھوٹی ہوئی۔ آزاد کردہ غلام اور وہ اونٹنی جو نذر ومنت کی بناء پر چھوڑ دی جائے۔ والجمعُ سُیَّبٌ وسَوَائِبُ. کماجاء فی حدیث الاستسقاء: اللهم سیبانافعا .یُرِیْدُ عطاءً۔ اور دَابَّۃ کو سائبہ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ جہاں چاہتا ہے چلا جاتا ہے یا چرتا ہے۔

☆......☆......☆

وَقَالَ اِصْرِفْ هٰذَافِیْ نَفَقَتِكَ اَوْفَرِّقْهُ عَلٰی رُفْقَتِكَ فَقَبِلَهُ مِنْهُمْ مُغْضِيًا وَانْثَنٰی عَنْهُمْ مُثْنِيًا.

ترجمہ:۔اور ہر ایک نے کہا کہ خرچ کرو اس مال کو اپنے نفقہ میں۔ یا تقسیم کردو اپنے ساتھیوں پر۔ پس قبول کیا اس شخص نے ان سے عطایا کو اس حال میں کہ وہ شرمانے والا تھا۔ اور واپس ہوا، ان لوگوں سے اس حال میں کہ وہ تعریف کرنے والا تھا۔

(۱) قَالَ: قَوْلٌ مصدر سے کہنا از نصر۔ قَالَ از (ض) بمعنی قیلولہ کرنا۔ از نصر اجوف واوی ہے۔

(۲) اِصْرِفْ: صیغہ امر ہے۔ یہ صَرْفٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی خرچ کرنا از (ض) اور صرف کے معنی پھیرنا اور انصرف کے معنی پھر جانا۔ از انفعال، كقوله تعالىٰ: وان لاتصرف عنى كيدهن (يوسف) ومنه التصرف والتصريف۔

(۳) نَفَقَتَكَ: نَفَقٌ بمعنی خرچ کرنا اس کی جمع نَفَقَاتٌ و نِفَاقٌ۔ مجرد اس کا نصر سے ہے مصادر نَفْقًا و نَفَاقًا ہیں، از افعال "انفاقًا" ہے اور (ن، س) سے بمعنی ختم ہونا، فناء ہونا، کم ہونا۔ نَـفَـقٌ کے معنی خاص اپنی حاجت کے اندر خرچ کرنے کو کہتے ہیں۔ اور نفقہ خرچہ بھی ہوتا ہے۔ قَالَ تَعَالیٰ: لَنْ تنالوا البرّ حتى تنفقوا مما تحبون. (ال عمران)

(۴) فَرِّقْ: صیغہ امر "تَـفْرِيْق" مصدر از تفعیل بمعنی جدا کرنا، یہاں تقسیم مراد ہے تفرق، تفعل سے ہے اور اس کا مجرد نصر سے ہے بمعنی جدا کرنا، الگ کرنا۔ فَـرَقَ (ن، ض) فَـرْقًـا و فُـرْقَـانًـا مصدر ہیں نصر و تفعیل دونوں سے متعدی استعمال ہوتا ہے۔ كـمـا فـى الحديث: لايجمع بين متفرق ولايفرق بين مجتمع. انفراق وافتراق تفرق لازمی مستعمل ہیں۔

(۵) رُفْـقَتُكَ: رُفْـقَةٌ اسم جمع ہے، اس جماعت کو کہا جاتا ہے جو سفر میں ہمراہ ہو یا مطلق دوست کو کہتے ہیں، یا وہ مسافر جو سفر میں ساتھ ہو، ساتھی، اس کی جمع رِفَاقٌ ہے رَفِيْقٌ مہربان ساتھی اس کی جمع رُفَـقَاء آتی ہے، اور کرم سے رَفَاقَةٌ مصدر ہے بمعنی ہمراہ ہونا كَقَوْلِهٖ تَعَالیٰ: وحسن اولئك رفيقا. (نساء:٦٩)

(۶) فَقَبِلَهٗ: یہ قبول مصدر سے ہے از سمع بمعنی قبول کرنا از تفعیل بمعنی بوسہ دینا اور تفعل سے بھی آتا ہے، كـقـولـه تـعـالىٰ: فتقبلها ربهـا بقبول حسن (ال عمران) و از افعال اقبال بمعنی پیش قدمی کرنا، مقابلہ کرنا اور قبول بمعنی کسی چیز کو لینا، مـع الرضاء، قبضہ ہو یا نہ ہو اور تقبل کے معنی بھی اخذ الشیء مع الرضاء کے ہیں، لیکن قبضہ ضروری ہے۔

(۸) مُغْضِيًا: یہ اِغْـضَاءٌ سے ماخوذ ہے از افعال بمعنی چشم پوشی کرنا اور یہ حیاء کنایہ سے ہو اور یہ حال ہونے کی وجہ سے منصوب ہے اس کا مجرد نصر سے ہے۔ قَالَ تَعَالیٰ: قل للمؤمنين يغضوا من ابصارهم ويحفظوا فروجهم. (النور: ٣٠)

(۹) وَانْثَنیٰ: بمعنی پھیرنا اور رخصت ہونا۔ ثَناءٌ مصدر ہے ضرب سے اور انفعال سے اِنْثِنَاءٌ مصدر ہے بمعنی واپس جانا، پھیرنا۔ يقال انثنىٰ اى رجع وانصرف جفنه حياء ۔ اور اِثْنَاءٌ بمعنی تعریف کرنا اور اَثْناء (بالفتح) بمعنی درمیان۔

(۱۰) مُثْنِيًا: یہ اِثْنَاءٌ مصدر سے از افعال اس کا مجرد ثَنَاءٌ ہے بمعنی تعریف کرنا۔ يـقـال اثنى عليه، اس نے تعریف و مدح کی۔ ثناء بمعنی تعریف والجمع اَثْنِيَةٌ. قَالَ تَعَالیٰ: اَلَآ اِنَّهُمْ يَثْنُوْنَ صُدُوْرَهُمْ. (هود:٥)

☆......☆......☆

وَجَعَلَ يُوَدِّعُ مَنْ يُشَيِّعُهٗ، لِيَخْفٰى عَلَيْهِ مَهْيَعُهٗ وَيُسَرِّبُ مَنْ يَتْبَعُهٗ لِكَیْ يُجْهَلَ مَرْبَعُهٗ.

ترجمہ:۔ اور الوداع کہنے لگا ان لوگوں کو جو ان کے پیچھے پیچھے چل رہے تھے۔ تا کہ مخفی رہے ان لوگوں پر اس کا راستہ۔ اور رخصت کرتا تھا ہر ایک کو جو اس کے پیچھے تھا۔ تا کہ معلوم نہ ہو اس کا گھر۔

(۱) جَعَلَ: بمعنی اَخَذَ وَطَفِقَ۔ یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اور جعل کبھی صیر کے معنی میں بھی مستعمل ہوتا ہے کقولہ تعالیٰ: وجعلنی نبیا۔ (مریم) قول اور کسی چیز پر حکم کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے اور خلق کے معنی بھی آتا ہے۔ اور کبھی ظن کے معنی بھی آتا ہے۔ والجُعْلُ (بالضم) بمعنی الاجرۃ اور جِعَالَۃٌ کے معنی بھی مزدوری ہے از فتح بمعنی بنانا، پیدا کرنا، مقرر کرنا۔

(۲) یُوَدِّعُ: از تفعیل مصدر تَوْدِیعٌ" ہے بمعنی رخصت کرنا حی و میت دونوں کیلئے ہے و چھوڑنا مسافر و مقیم دونوں کیلئے ہے۔ اس کا مجرد فتح سے ہے مصدر وِدَاعٌ بمعنی چھوڑنا، کقولہ تعالیٰ: ماودعك ربك وقلیٰ. (الضحیٰ) ای ترکك.

(۳) یُشَیِّعُ: مصدر اس کا تَشْیِیْعٌ ہے بمعنی مسافر کو رخصت کرنے کیلئے پیچھے پیچھے جانا، پیچھا کرنا، ساتھ ساتھ جانا۔ اور تشییع و مُشَایَعَۃٌ دونوں کے معنی ایک ہیں۔ یقال شیعه ای خرج معه عند رحیله لیودعه ویبلغ منزله ۔ اس کا مجرد ضرب سے ہے یقال شَاعَ یَشِیْعُ (ض) شیاعًا بمعنی پیچھا کرنا اور ان کے ساتھ ساتھ چلنا۔ وفی التنزیل: وان من شیعته لابراهیم.

(۴) لِیَخْفیٰ: از سمع خِفَاءٌ مصدر ہے بمعنی پوشیدہ ہونا، خَفَا یَخْفُوْ (ن) خَفْوًا و خُفُوًّا بمعنی ظاہر ہونا اور ضرب سے خَفِیًّا بمعنی ظاہر کرنا۔ قَالَ تَعَالیٰ: یومئذ تعرضون لاتخفیٰ منکم خافیه. (الحاقه:۱۸)

(۵) مَهْیَعُ: اس کے حروف اصلیہ میں اختلاف ہے، عند البعض (م، ہ، ء) بروزن فعیل ہے و عند البعض (ہ، ی، ع) ہے بروزن مفعل ہے لیکن ثانی صورت صحیح ہے اس لئے کہ فعیل کلام عرب میں نہیں پایا گیا۔ (بفتح المیم) از (ض، س) یعنی کشادہ اور ظاہر راستہ۔ اور مَهْیَعٌ کی جمع مَهَایِعُ۔ اور هَاعَ یَهِیْعُ (ض) هَیْعًا ای اذا انبسط. اجوف یائی بمعنی پھیلنا۔ اور واوی از نصر بمعنی قئے کرنے اور پھیل جانے اور بزدلی کے معنی بھی آتے ہیں اور راستہ پر چلتے ہوئے ڈرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔

(۶) یُسَرِّبُ: تَسْرِیْبٌ مصدر سے ہے اور " تسریب " کے اصلی معنی جانوروں کے گلے کے ہیں اور یہ "سَارِبٌ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی بہت اچھی طرح سے دیکھنے کے ہیں۔ یا سَرِبَ (س) سَرَبًا سے ماخوذ ہے بمعنی سوراخ۔ یا ماخوذ ہے سَرْبٌ سے، جس کے معنی اونٹوں، عورتوں، ہرنوں کی جماعت کے ہیں، سَرَبَ یَسْرُبُ (ن) سَرْبًا ای خرج بمعنی نکلنا یا پانی کا بہنا یہاں اس کے معنی چھوڑنے اور رخصت کرنے کے ہیں اور تسرب تفعل سے بمعنی بہانا. قال تعالیٰ: فاتخذ سبیله فِی الْبَحْرِ سَرَبًا ۔ (الکهف)

(۷) یَتْبَعُهٗ۔ از سمع بمعنی پیچھے ہونا اِتْبَاعٌ افعال سے پیچھے کرنا، افتعال سے بمعنی پیروی کرنا. قوله تعالیٰ: فمن تبعنی فانه منی.

(۸) لِکَیْ: یہ حرف تعلیل ہے، یہ مضارع پر داخل ہوتا ہے تو اپنے مابعد کو بتقدیر اَنْ نصب دیتا ہے، لیکن اس کا زیادہ استعمال لام کئی کے بعد ہوتا ہے جیسے جئت لکی تکرمنی، وجَاءَ کَیْ یَسألَ اور یہ ماء استفہامیہ پر داخل ہوتا ہے جیسے: کیم جئت اور یہ "ما" مصدریہ پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے: یرمی الفتی کیما یضر وینفع. اور ان مصدریہ پر (جس کا اضمار واجب ہے) داخل ہوتا ہے جیسے: جِئتُكَ کَیْ تکرمنی.

(۹)مَرْبَعَۃُ: یہ "رَبِیْعٌ" سے ماخوذ ہے، والجمع مَرَابِعُ ورُبُعٌ واَرْبَاعٌ بمعنی مکان اور "مربع" اونٹ کے بچے کو بھی کہتے ہیں جو موسم ربیع میں پیدا ہوا ہو، اور اس کے معنی منزل اور زیادہ بارش کے بھی آتے ہیں۔ مربع وہ گھر جو موسم ربیع میں رہنے کے لئے بنایا جائے یا موسم بہار کی بارش والجمع اَرْبُعٌ ورُبُوْعٌ ورِبَاعٌ واَرْبَاعٌ، اَرْبَعَۃٌ. رَبَعَ(ف) رَبْعًا بمعنی توقف کرنا انتظار کرنا، اقامت کرنا کمافی حدیث اسامۃ رضی اللہ عنہ: قال صلی اللہ علیہ وسلم ھل ترک عقیل من ربعٍ. وفی روایۃ رِبَاعٍ ۔

☆......☆......☆

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَاتَّبَعْتُه مُوَارِيًاعَنْهُ عَيَانِيْ وَ قَفَوْتُ اِثْرَهُ مِنْ حَيْثُ لَايَرَانِيْ حَتّٰى اِنْتَهٰى اِلٰى مَغَارَةٍ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے کہا۔ پس پیچھے لگا میں اس شخص کے، اس حال میں کہ چھپانے والا تھا میں اپنے جسم کو اس سے، اور پیچھے ہولیا میں اس کے نشان قدم کے، جہاں سے وہ مجھے نہ دیکھ لے۔ یہاں تک کہ پہنچا وہ ایک غار تک۔

(۱)فَاتَّبَعْتُہُ: یہ اِتِّبَاعٌ مصدر سے بمعنی تابعداری کرنا اور پیچھے پیچھے چلنا۔ ازافتعال اس کا مجرد (س) سے ہے بمعنی اتباع کرنا وامتثال کے بھی آتے ہیں. کقولہ تعالٰی: واتبعت ملۃ ابائی ابراھیم واسحاق ویعقوب. (یوسف:۳۸)

(۲)مُوَارِيًا۔ اس کا مصدر مُوَارَاۃٌ ہے از مفاعلہ بمعنی کسی چیز کو چھپادینا اس کا مجرد (ض) بمعنی چھپنا. کمافی القران: ماووری عنھما (الاعراف) ومنہ الورٰی بمعنی مخلوق اس لئے کہ یہ زمین کو چھپالیتی ہے۔ اور مواریا یہ اتبعت کی ضمیر فاعل سے حال ہے۔

(۳)عَيَانِيْ: یہ عین کی جمع ہے بمعنی ذات وچشم اور خود اس کے معنی دیکھنے کے بھی آتے ہیں۔ یہاں پر جسم کے معنی مراد ہیں، اس کی تصغیر عُیَیْنَۃٌ ہے والجمع عُیُنٌ، اَعْیُنٌ، اَعْیِنَۃٌ اور عِیَانٌ مفاعلہ کا مصدر بھی ہوسکتا ہے، مجرد عَانَ یَعِیْنُ (ض) عَیْنًا. دیکھنا۔ عَیِنَ (س) عَیَنًا وعَیْنَۃً بمعنی آنکھ کی بڑی چوڑی پتلی والا ہونا۔ باب افعال، تفعیل، تفعل اور مفاعلہ وغیرہ سے بھی آتا ہے۔ کقولہ تعالٰی: عَيْنًافِيْهَاتُسَمّٰى سَلْسَبِيْلًا. (الدھر)

(۴)قَفَوْتُ: یہ متکلم کا صیغہ ہے۔ قَفَایَقْفُوْ (ن) قَفْوًا وقُفُوًّا مصادر ہیں بمعنی پیچھے جانے کے ہیں واز (ض) بمعنی گدی وپشت پر مارنے کے آتے ہیں۔ یہ لازم ومتعدی دونوں طرح استعمال ہوتا ہے اور "قَـفْوٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی گردن کی پشت، گدی۔ کقولہ تعالٰی: ولاتقف مالیس لک بہ علم.

(۵)اِثْرٌ: (بکسر الھمزۃ وبفتحھا) بمعنی نشان قدم وعلامت والجمع آثَارٌ واُثُوْرٌ کقولہ تعالٰی: سیماھم فی وجوھھم من اثر السجود (الفتح) دونوں معنی میں مستعمل ہوتے ہیں۔ اور اُثْرٌ (بالضم) جو آتے ہیں اس کے معنی ہیں زخم کے اچھا ہونے کے بعد جو نشان باقی رہ جاتا ہے. اَثَرَ (ن، ض) اَثْرًا واَثَارَۃً واُثْرَۃً. الحدیث بمعنی نقل کرنا. اَثِرَ (س) اَثَرًا. یفعل کذا. کرنے لگا۔ اَثَّرَ تفعیل سے اثر کرنا۔ آثَرَ اِیْثَارًا، اکرام کرنا، فضیلت دینا۔ وفی التنزیل: یؤثرون علٰی انفسھم. (الحشر)

(۶)حَيْثُ: یہ اسمائے ظروف میں سے ظرف مکان مبنی علی الضم علی الاصح یا ظرف مبہم مضموم ہے بعض عرب اس کو فتحہ

بھی دیتے ہیں۔ کقولہ تعالیٰ: ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ۔ (طٰہٰ)

(۷) لَایَرَانِیْ: یہ "رُؤیۃ" مصدر سے ہے بمعنی دیکھنا، از فتح. کقولہ تعالیٰ: فمن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یراہ. (الزلزال:۷)

(۸) اِنْتَھٰی: از افتعال اس کا مصدر اِنْتِھَاءٌ ہے بمعنی آخیر کو پہنچنا۔ نَھْیٌ سے مشتق ہے، مجرد (ن،س،ک) سے آتا ہے۔ حتی انتھی ای حتی وصل. قال تعالیٰ: ولا تقولوا ثلاثۃ، انتھوا خیرا لکم. (نساء:۱۷۱)

(۹) مَغَارَۃٌ بمعنی غار اور مطلق گڑھے کو کہتے ہیں اور غار کی جمع اَغْوَارٌ اور مَغَارَۃٌ کی جمع مَغَارَاتٌ آتی ہے۔ غَارَ (ن) یَغُوْرُ غَوْرًا بمعنی پانی کا نیچے چلے جانا، اور یہ (ف،س،ک) وغیرہ سے بھی آتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: ارئیتم ان اصبح مائکم غورا. (ملك)

☆......☆......☆

فَانْسَابَ فِيهَا عَلَى غَرَارَةٍ فَأَمْهَلْتُهُ رَيْثَمَا خَلَعَ نَعْلَيْهِ وَغَسَلَ رِجْلَيْهِ ثُمَّ هَجَمْتُ عَلَيْهِ.

ترجمہ: پس چپکے سے اس میں داخل ہوا۔ پھر مہلت دی میں نے اس کو اتنی دیر کہ نکالے وہ اپنے دونوں جوتوں کو اور دونوں پاؤں دھوئے۔ پھر اچانک داخل ہوا میں اس پر۔

(۱) فَانْسَابَ: یہ اِنْسِیَابٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اچانک داخل ہونے اور جانے کے ہیں یا اچانک غفلت میں کسی کے پاس داخل ہونا یا جلدی سے چلنا (ض) سے اور اس کے معنی سانپ کے سوراخ میں گھس جانے کے بھی آتے ہیں، تو اس وقت یہ "نَسِیْبٌ" سے مشتق ہوگا۔ یقال انسبت الحیۃ ای اذا مشت علی الارض، یہ نصر سے آتا ہے۔ انساب فلان یعنی لوٹنا اور واپس ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی: فاذا نفخ فی الصور فلا انساب بینھم. (المؤمنون:۱۰۱)

(۲) غَرَارَۃٌ: یہ "غِرَارٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی تلوار کی دھار، غَرَّ یَغُرُّ (ن) غَرًّا غُرُوْرًا بمعنی دھوکہ دینا یا باطل لالچ دینا یا کسی کو غفلت میں دھوکہ دینا اور غَرُوْر (بالفتح) بمعنی وہ دھوکہ جو انسان کو شیطان دے۔ کما فی القرآن: لا یغرنکم باللہ الغرور (فاطر) غَرَّ یَغَرُّ (س) غَرَارًا، غِرَارَۃً بمعنی بھولا بھالا ناتجربہ کار نوجوان ہونا۔ صیغہ صفت غِرٌّ ہے، بمعنی جاہل ناتجربہ کار اس کی جمع اَغْرَار اور اغرار کے معنی ورغلانا بھی ہے۔ اور (ض) سے غَرًّا و غَرَارَۃً مصدر ہیں یعنی تجربہ کار اور عاقل ہونے کے بعد بیہوش بچہ کی طرح بن جانا۔

(۳) فَاَمْھَلْتُہٗ: پس میں نے اس کو مہلت دی، یہ اِمْھَالٌ مصدر سے بمعنی مہلت دینا و چھوڑ دینا۔ اس کا مجرد مَھَلَ (ف) مَھْلًا بمعنی بغیر جلد بازی کے کام کرنا، اطمینان سے کرنا. کقولہ تعالیٰ: امھلھم رویدا (الطارق) مَھِلَ (س) مَھَلًا بمعنی بھلائی میں پیش قدمی کرنا۔ استفعال سے مہلت مانگنا۔

(۴) رَیْثَمَا: اس کا مصدر "رَیْثٌ" (ض) بمعنی دیر کرنا اس میں "ما" مصدریہ ہے اور "ریث" کا استعمال "ما" کے ساتھ اور "ما" کے بغیر دونوں طرح ہوتا ہے۔ مگر اکثر استعمال ما کے ساتھ ہوتا ہے، اس کے معنی اب مقدار و اندازہ کے آتے ہیں. کما فی الحدیث: فلم یلبث الاریثما ای قدر ذلك اور لفظ "ما" زائدہ ہے یا مصدریہ اور "رَیَّثَ" تفعیل سے بمعنی مشقت میں پڑنا، تھک جانا۔

(۵) خَلَعَ: ماضی کا صیغہ ہے از (ف) خَلْعًا بمعنی نکالنا و اتارنا. کقولہ تعالیٰ: فاخلع نعلیك ۔(طٰہٰ) اور خَلَعَ بمعنی کھینچنا بھی آتا ہے،

اور بقول بعض خلع کے معنی میں کچھ مہلت ہوتی ہے بخلاف نزع کے۔اور خلعؔ کے معنی خلعت دینے کے بھی آتے ہیں۔

(۶) **نَعْلَیْہِ**: یہ نعل کا تثنیہ ہے بمعنی جوتا، جمع نِعَالٌ و اَنْعُلٌ آتی ہیں اور نَعِلَ (س) نعلاً، جوتا پہننا۔یقال: **نعل ینعل نعلاای اذالبس النعل** ۔اور نعل وہ لوہے کا کڑا جو گھوڑے وغیرہ کے سموں میں لگایا جاتا ہے اور نعل بمعنی **الارض الغلیظة. کمافی الحدیث: اذاابتلت النّعال فالصلوٰةفی الرحال.**

(۷) **غَسَلَ**: صیغۂ ماضی (ض) غَسْلًا بمعنی دھونا اور غُسْلٌ (بالضم) بمعنی تمام بدن کو دھونا اور غَسْلٌ (بالفتح) یہ عام ہے دھونا یا پانی سے پاک صاف کرنا۔اور غُسْلٌ کے معنی میل کے دور کرنے کے بھی آتے ہیں عام ہے کہ کپڑے سے ہو یا بدن سے اور اِغْتِسَالٌ بمعنی غسل کرنا. **قال تعالٰی: فاغسلوا وجوهكم وايديكم الى المرافق.** (المائدہ)

(۸) **رِجْلَیْہِ**: (الرجل بالکسر) **هی من الفخذالی الاصابع. وَالْقَدَمُ: من الاصابع الی الکعب** ۔اور رِجْلَیْہ تثنیہ ہے رِجْلٌ کا ہے بمعنی پیر، اس کی جمع اَرْجُلٌ **جمعُ الجمع** اَرَاجِلُ، اَرْجَالٌ آتی ہیں، رَجْلٌ بمعنی پیدل چلنے والا جمع راجل کی. **قال تعالٰی: ومنهم من یمشی علی رجلین.** رَجِلَ (س) رَجَلًا پیدل چلنا (ن) رَجْلًا، الفصیل بمعنی اونٹ کے بچے کو دودھ پینے کے لئے آزاد چھوڑ دینا۔

(۹) **هَجَمْتُ**: یہ "هُجُوْمٌ" سے مشتق ہے بمعنی اچانک داخل ہونا۔یعنی بغیر اجازت داخل ہونا یہ لازم و متعدی دونوں طرح استعمال ہے، هَجَمَ (ن) **هَجْمًاهُجُوْمًا** مصدر ہیں۔اچانک آنا، دفعتاً آنا یا یک بیک کسی پر پہنچنا۔

☆......☆......☆

فَوَجَدْتُهٗ مُثَافِنًالِتِلْمِیْذٍ عَلٰی خُبْزٍ سَمِیْذٍ، وَجَدْیٍ حَنِیْذٍ وَقُبَالَتُهُمَا خَابِیَةُ نَبِیْذٍ فَقُلْتُ لَهٗ یَاهٰذَا!.

ترجمہ:۔پس پایا میں نے اس کو ایک شاگرد کے پاس (برابر) بیٹھا ہوا، میدہ کی روٹی پر۔اور بھنے ہوئے بکری کے بچہ پر۔اور ان دونوں کے سامنے ایک شراب کا مٹکا تھا۔پس کہا میں نے اس سے اے شخص!۔

(۱) **وَجَدْتُ**: صیغہ واحد متکلم از ضرب بمعنی پانا اس کا مصدر وِجْدَانٌ ہے یہ افعال قلوب میں سے ہے، **قال تعالٰی: ووجدك ضالافهدیٰ.** (الضحیٰ) قدمر تحقیقہ۔

(۲) **مُثَافِنًا**: یہ ثَفِیْنَةٌ او مُثَافِنَةٌ سے مشتق ہے بمعنی گھٹنوں کو گھٹنوں کے ساتھ ملا کر بیٹھنا۔زانو سے زانو کو ملا کر بیٹھنا۔صیغہ اسم فاعل از مفاعلہ اس کا مجرد ثَفَنَ (ض) ثَفْنًا بمعنی لازم پکڑنا و چمٹ جانا۔اور "ثَفِنَةٌ" (بفتح الثاء والفاء وسکون فاء وبضم الثاء وبفتح الفاء) بمعنی اونٹ کی ہڈی جو مٹی کے ساتھ لگی رہتی ہے۔

(۳) **تِلْمِیْذٌ**: (بکسر التاء) بمعنی شاگرد۔اس کے اصلی معنی ہیں جو شخص کسی چیز میں کمال حاصل کرنے کے واسطے اپنے آپ کو وقف کردے **والجمع تَلَامِذُ وتَلَامِذَةٌ وتَلَامِیْذُ وتَلَامٌ بروزن جَوَارٌ** (ای بحذف الذال) ۔

(۴) **خُبْزٌ**: (بالضم) بمعنی روٹی، خَبَزَ (ض) بمعنی روٹی پکانا۔اِنْخَبَزَ انفعال سے بمعنی پست ہونا، اور افتعال سے بھی **اختبز الخبز**

روٹی پکانا۔ قال تعالیٰ: وقال الآخراني اراني احمل فوق رأسي خبزا ۔(یوسف:۳۶)

(۵) سَمِيْذٌ: (بالدال و بالذال) دونوں طرح مستعمل ہے، یہ سَمِيْذٌ بروزن فَعِيلٌ ہے اس کے معنی ہے، میدے کی روٹی، اوردال کے بھی آتے ہیں اور سفید گیہوں کے بھی آتے ہیں اور یہ دال کیساتھ (سَمِيْدٌ) زیادہ فصیح ہے اور "خبز سميذ" مضاف، مضاف الیہ ہے، لہذا خبزٌ میں تنوین نہ ہونی چاہیے، مگر استعمال مع التنوين صفت موصوف کی طرح ہے، سمد(ن) سُمُوْدًا بمعنی حیران ہونا، تفعیل سے سمدالارض بمعنی کھاد ڈالنا۔

(۶) جَدْيٌ: بکری کا بچہ جو ایک سال کا ہو، اس کی جمع اَجْدٍ و جِدَاءٌ و جِدْيَانٌ آتی ہیں۔ اور یہ جَدِي: شاة، غنم، بکری اور بھیڑ دونوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے ''معز'' صرف بکری پر ''ضأن'' صرف بھیڑ پر۔ معز میں جو مذکر ہو اس کو تیس کہتے ہیں اور جو مؤنث ہو اس کو ''عنز'' کہتے ہیں۔ اور ضأن میں جو مذکر ہو اس کو ''کبش'' اور مؤنث ''نعاجة'' کہتے ہیں جس کی جمع نِعَاجٌ ہے اور ''عناق'' جو مؤنث ہو۔

(۷) حَنِيْذٍ: اس کے مصادر حَنْذٌ و حَنِيْذٌ و تَحْنَاذٌ ہیں، حَنَذَ(ض) حَنْذًا، حَنِيْذًا بمعنی بھوننا یا بھون کر پکانا۔ یہاں مصدر بمعنی مفعول کے ہیں یعنی بھنا ہوا گوشت۔ قال تعالیٰ: اَنْ جاء بعجل حَنِيْذٍ. (هود) بمعنی بھونا ہوا، پختہ تلا ہوا۔

(۸) قُبَالَةٌ: یہ قَبْلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مقابل وسامنے، وَالْقَبَالَةُ بمعنی ضمانت۔

(۹) خَابِيَةٌ: یہ ناقص یائی ہے بمعنی مٹکا یا بڑا ظرف والجمع خَوَابِيْ اور یہ خوابي ''خبات'' سے مشتق ہے، خَبَأَ يَخْبَأُ(ف) خَبْأً بمعنی چھپانا، یا چھپی ہوئی چیز، ''مَخْبِئٌ'' چھپی ہوئی چیز۔ خَبَأَيَخْبُوْ(ن) خبأ بمعنی آگ بجھنا۔

(۱۰) نَبِيْذٌ: اس کے معنی مطلقاً پھینکنے کے ہیں از (ض) یا جس پانی کو چھوارے وغیرہ سے نکال کر پھینک دیا جائے مگر اب یہ شراب کے معنی میں مستعمل ہونے لگا ہے اور یہ انگوری شراب، خرما کی شراب، مطلقاً شراب، تینوں پر اطلاق ہوتا ہے اس کی جمع اَنْبِذَةٌ ہے نَبَذَ (ض) نَبْذًا بمعنی نبیذ بنانا، پھینکنا، کقوله تعالیٰ: فانبذهم اليهم على سواء (الانفال) اور نبیذ کی چار قسمیں ہیں (ا) سرفع: جو ترش ہو (ب) ماتع: جو زیادہ سرخ ہو (ج) خالف جو زیادہ خراب ہو (د) کبیس: جو بہت خالص و عمدہ ہو۔

(۱۱) فَقُلْتُ لَهُ: قول کے بعد لام زائدہ آتا ہے جس کا ترجمہ نہیں کیا جاتا اور "له" سے مراد وہی واعظ ہے اور "ذاك" خبر مقدم ہے اور ''خبرك'' اسم مؤخر ہے۔

(۱۲) يَاهٰذَا۔ یہ تحقیر کے لئے ہے جیسے: ماهذافلان۔ اس میں یا ندائیہ ہے یا یہ اسم اشارہ تحقیر کے لئے ہے۔ قال تعالیٰ: ماهذا بشرًا إنْ هذا الامَلَكٌ كَرِيْمٌ. (یوسف)

☆......☆......☆

اَيَكُوْنُ ذَاكَ خَبَرُكَ! وَهٰذَامَخْبَرُكَ فَزَفَرَ زَفْرَةَ الْقَيْظِ وَكَادَ يَتَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ وَلَمْ يَزَلْ يُحَمْلِقُ اِلَيَّ.

ترجمہ۔ کیا وہ تیرا ظاہر، حال تھا۔ اور یہ تیرا باطنی حال ہے؟ پس اس نے یہ سنکر لمبی سانس لی، گرمی کی طرح اور قریب تھا کہ (اس کے

اعضاء) ٹکڑے ٹکڑے ہوجاتے غصہ کی وجہ سے۔اور برابر دیکھتا رہا وہ میری طرف۔

(۱)اَیَکُوْنُ: میں ہمزہ استفہام انکاری ہے یکون افعال ناقصہ سے ہے اس کا مصدر''کون'' ہے بمعنی ہونا از نصر۔

(۲)ذَاكَ: یہ بمعنی ذلک ہے یا یہ متوسط کے معنی میں ہے۔ای ذلك الوعظ ۔

(۳)خَبُرُكَ: ۔خبر، ظاہری حال کو کہتے ہیں. خَبَرَ(ن) خَبْراً و خِبْرَةً بمعنی علم ہونا، یا تجربہ سے معلوم کرنا۔اور خبر کبھی خود سنی ہوئی بات کو کہتے ہیں، اس کا اطلاق کبھی باطن پر بھی ہوتا ہے والجمع اَخْبَارٌ و اَخَابِیْرُ اور خبر ظاہر حال کو جاننے کا نام ہے. قال تعالیٰ: یومئذٍ تحدث اخبارها. (الزلزله:٤)

(۴) مَخْبُرُكَ: مَخْبَرْ بمعنی کسی شئے کی حقیقت کو خبر یا تجربہ سے کسی بات کو جاننا محض نظری طریقہ سے۔اور مخبر باطنی حال جاننے کا نام ہے. وفی التنزیل: والله بما تعملون خبیر. (المجادلة)

(۵)فزفر: صیغہ ماضی (ض، ن) بمعنی لمبی لمبی سانس لینا۔زَفَرَ(ن، ض) زَفْرَةٌ و زَفِیْرٌ آتے ہیں۔یقال زفر الرجلُ۔یعنی آدمی نے لمبی سانس کھینچی۔اور زَفْرَةٌ کے معنی زور سے سانس لینا اور گرم سانس والجمع زفرات اور ''زفیر'' کے معنی چیخ چیخ کر رونے، یا گدھے کی ابتدائی آواز کو کہتے ہیں۔وفی التنزیل: لهم فیها زفیر و شهیق (هود)۔''شهیق'' گدھے کی آخری آواز کو کہتے ہیں۔

(۶)اَلْقَیظُ: مصدر ہے (ض) بمعنی سخت گرمی یا موسم کا گرم ہونا، قَیْظٌ کی جمع اَقْیَاظٌ و قُیُوْظٌ آتی ہیں ومنه یوم قائظٌ سخت گرمی کا دن۔

(۷)کَادَ: ۔یہ افعال مقاربہ میں سے ہے اس کی خبر پر''عن'' داخل ہوتا ہے۔اور کَادَ یَکَادُ (س) کَیْداً و کَیْدُوْدَةً بمعنی قریب ہونا (ض) بمعنی فریب دینا، دھوکہ دینا۔قال تعالیٰ: انهم یکیدون کیدا و اکید کیدا ۔(طارق)

(۸)یَتَمَیَّزُ: یہ تَمَیُّزٌ مصدر سے بمعنی ٹکڑے ٹکڑے ہوجانا از تفعل. کمافی التنزیل: تکادتمیزمن الغیظ (ملك)۔اس کا مجرد ماز (ض) یمیز مَیْزًا بمعنی جدا ہونا، باب تفعیل و افتعال سے بھی بکثرت مستعمل ہے۔

(۹)اَلْغَیظُ: بمعنی اَلْغَضَبُ ہے بمعنی غصہ ہونا۔غَاظَ (ض) غَیْظًا بمعنی غصہ دلانا یا غصہ میں ڈال دینا۔اس کا اصلی معنی ہے انسان کو غصہ آئے اور وہ اس کو برداشت نہ کر سکے۔کقوله تعالیٰ: والکاظمین الغیظ والعافین عن الناس. (ال عمران)

(۱۰)لَمْ یَزَلْ: یہ نفی جحد بلم ہے زَالَ (ن) یَزُوْلُ زَوَالًا سے ماخوذ ہے بمعنی ہمیشہ رہنا، اور لم یزل افعال ناقصہ سے ہے بمعنی ہمیشہ رہا (س) سے بھی ہے. قال تعالیٰ: ولایزال الذین کفروا فی مریةٍ منه .(الحج)

(۱۱)یُحَمْلِقُ. از باب بعثر مضارع معروف کا صیغہ، اس کے مصادر حِمْلَاقٌ (بضم الحاء و کسرها) و حملوقٌ و حُملَاقٌ آتے ہیں، بری اور تیز نظر سے دیکھنے کے معنی میں آتے ہیں. ای یحدنظره من شدة الغیظ اور حملوق العین بمعنی آنکھوں کا اندرونی حصہ۔پلکوں کا باطنی حصہ جس میں سرمہ لگاتے ہیں. یُحَمْلِقُ حَمْلَقَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی گھور کر دیکھنا۔

☆......☆......☆

حَتّٰی خِفْتُ اَنْ یَّسْطُوَ عَلَیَّ فَلَمَّا اَنْ خَبَتْ نَارُهٗ وَتَوَارٰی اُوَارُهٗ اَنْشَدَ:

(٤) لَبِسْتُ الْخَمِيصَةَ اَبْغِي الْخَبِيصَةَ وَاَنْشَبْتُ شِصِّي فِي كُلِّ شِيصَه

(٥) وَصَيَّرْتُ وَعْظِي اُحْبُوْلَةَ اُرِيغُ الْقَنِيصَ بِهَا وَالْقَنِيصَهْ

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ مجھے خوف ہوا اس کا کہ حملہ کرے گا مجھ پر۔ پس جب اس کی آتشِ غضب بجھ گئی۔ اور اس کے غصہ (گرمی) کی آگ جاتی رہی۔ تو اس نے یہ اشعار پڑھے: (۴) پہن لیا میں نے منقش کملی کو اس حال میں کہ طلب کرتا ہوں حلوے کو۔ اور گاڑ دیا میں نے اپنا کانٹا (جال) ہر شکار میں''۔ (۵) اور بنالیا میں نے اپنے وعظ کو دھوکے کا جال۔ جس کے ذریعہ میں ہر نرومادہ کو شکار کرتا ہوں۔

(۱) خِفْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی خَافَ (س) يَخَافُ خَوْفًا، خِيْفًا و خِيْفَةً و مَخَافَةً مصدر ہیں بمعنی ڈرنا، گھبرانا۔ كقوله تعالىٰ: وامامن خاف مقام ربه ونهى النفس عن الهوىٰ. (النازعات) والجمع خَائِفُوْنَ، خُوَّفٌ، خُيَّفٌ.

(۲) يَسْطُوَ: (ن) سَطْوًا، سَطْوَةً سے ماخوذ ہے بمعنی حملہ کرنا، زبردستی کرنا، غصہ ہونا، وغالب ہونا۔ يقال سطايسطو سطوا وسطوة عليه وبه۔ یعنی وہ اس پر کودا، یا اس پر حملہ کیا. كقوله تعالىٰ: يكادون يسطون بالذين يتلون عليهم آياتنا. (الحج)

(۳) اَنْ خَبَتْ: میں ''ان'' زائدہ ہے، کیونکہ ''لمّا'' کے بعد اکثر ''ان'' زائدہ ہوتا ہے۔ خبت بمعنی سكنت. كمافي القرآن: كلماخبت زدناهم سعيرا۔ يقال: خبا (ن) يخبو خَبْوًا و خَبُوْءًا بمعنی آگ بجھ گئی اور فتح سے خبأ يخبأ بمعنی چھپانا۔

(۴) نَارُهُ: نَارٌ بمعنی آگ اس کی تصغیر ''نُوَيْرَةٌ'' آتی ہے اس کی جمع اَنْوُرٌ و نِيْرَانٌ و نِيَرَةٌ و نِيَارٌ اصل میں نَارَ يَنُوْرُ (ن) نُوْرًا بمعنی روشن ہونا۔ اس کا مادہ (ن، و، ر) ہے یہاں ان کے غصہ کو نار سے تشبیہ دی گئی ہے، كقوله تعالىٰ: فاتقوا النار التي وقودها الناس والحجارة. (البقرة:٢٤)

(۵) تَوَارىٰ:۔ صیغہ ماضی از تفاعل بمعنی استتر یعنی چھپ جانا، یا غائب ہو جانا۔ مجرد (ض) مرتحقیقہ۔

(۶) اُوَارُهُ: (بالضم) بمعنی گرمی، شعلہ، دھواں، آواز، پیاس، یا سورج کی گرمی اور اس کی لپٹ۔ يقال الْاُوار اى حر النار والشمس. یہاں استعارہ کر کے اس کے معنی غصہ کیلئے استعمال کیا گیا ہے والجمع اُوَارَاتٌ بمعنی بھڑکنے والا۔

(۷) اَنْشَدَ: یہ اصل میں نِشْدَةٌ و نِشْدَانٌ سے مشتق ہے بمعنی آواز بلند کرنا۔ ومنه انشد الشعر یعنی اس نے شعر پڑھا۔ اور (ض) سے بمعنی گم ہونا۔

(۸) لَبِسْتُ: (س) سے اس کا مصدر لُبْسٌ ہے بمعنی کپڑا پہننا، ومنه اللباس۔ یعنی وہ چیز جو پہنی جائے خواہ کپڑا ہو یا درع یا ہتھیار والجمع لُبُسٌ و اَلْبِسَةٌ ومنه لباس التقوىٰ اور ضرب سے اس کا مصدر لَبْسٌ آتا ہے بمعنی فتنہ و دھوکہ میں ڈالنا۔ اس کے معنی ملانے کے بھی آتے ہیں كمافي القرآن: ولاتلبسوا الحق بالباطل (البقرہ) لِبْسٌ بمعنی مثل، نظیر، کپڑا۔ باب تفعیل، افتعال اور تفعل سے بھی شائع ہے۔

(۹) اَلْخَمِيصَةَ: یہ خَمِيصٌ کا مؤنث ہے بمعنی منقش چوکور سیاہ کمبل یا وہ کپڑا جو زیادہ موٹا نہ ہو، والجمع خَمَائِصُ. خَمَصَ (ن)

خَمْصًا وخُمُوْصًا. وانخمص الجرح بمعنی ورم کا ختم ہو جانا۔ خَمُصَ (ك) سے خالی ہونا، دبلا ہونا۔ وفِي القرآن: فَمَنِ اضْطُرفِيْ مَخْمَصَةٍغَيْرَمُتَجَانِفٍ. (مائدہ)

(۱۰) اَبْغِيْ: صیغہ واحد متکلم مضارع، اجوف یائی ہے۔ بَغٰى يَبْغِيْ (ض) بَغْيًا، بغية و بُغاءٌ بمعنی حاجت یا مقصود اور طلب کے معنی میں بھی ہے۔ قَالَ تَعَالٰى: افغير دين الله يبغون. (ال عمران)

(۱۱) اَلْخَبِيْصَةُ: جمع خبائص بمعنی لطیف حلوہ یا نام حلوہ، فَعِيْلَةٌ کے وزن پر ہے بمعنی مَفْعُوْلَةٌ کے معنی میں ہے۔ یعنی وہ حلوہ جس میں چھوارے وغیرہ ملا دیئے گئے ہوں یقال خبص بالشيء ای خلط اور یا خبیص ایک قسم کے حلوے کا نام ہے جس میں میدہ کو بھون کر گھی و شہد وغیرہ ڈال کر بناتے ہیں، خبص (ض) خَبْصًا بمعنی حلوہ بنانا۔ اور خَبَّصَ و اختبص تفعیل و افتعال سے بھی آتا ہے بمعنی حلوہ بنانا۔

(۱۲) اَنْشَبَتُ: اس کا مصدر اِنْشَابٌ ہے جس کے معنی پنجہ گاڑ دینے، معلق کرنے اور مضبوط کرنے یا لٹکانے کے آتے ہیں، اس کا مجرد نَشِبَ (س) نَشَبًا، نُشُوْبًا و نُشْبَةً بمعنی پنجہ گاڑ دینا، لٹکا دینا اور اس کے معنی جال کے بھی آتے ہیں۔ یقال نشب الصيد في الحبالة ای اذا وقع فيها. تَنَشَّبَ فِيْ قَلْبِهٖ بمعنی جاگزیں ہوگئی۔

(۱۳) شَصِّي: (بفتح الشين و كسرها) شَصٌّ وہ کانٹا جس سے مچھلی شکار کرتے ہیں، یا وہ ٹیڑھا لوہا جس سے چھوارے توڑے جاتے ہیں۔ والجمع شُصُوْصٌ بعض کے نزدیک مچھلی کے کانٹے کو بھی کہتے ہیں بعض نے کہا کہ اس کے معنی چور کے بھی آتے ہیں، شِصٌّ (بالکسر) وہ لوہا جو لکڑی میں لگا ہوا ہو اور اس سے پھل وغیرہ توڑا جائے۔ شَصَّ يَشِصُّ (ض) شَصًّا بمعنی مضبوطی سے پکڑنا۔

(۱۴) کل: کل کا مضاف الیہ اگر مفرد نکرہ ہو یا معرفہ جمع ہو تو یہ تعمیم افراد کیلئے ہوگا، جیسے: كل نفس ذائقة الموت. یا اس کا مدخول اگر معرفہ ہو تو یہ تعمیم اجزاء کے لئے ہوگا جیسے: كل زيد حسن میں زید کا ہر فرد (ہر جزء) حسن ہے۔

(۱۵) شِيْصَةٌ: خبیث مچھلی یا ایک ردی چھوارا، یا اس کے معنی شکار کے بھی آتے ہیں والجمع شِيَصٌ ہے اور شيصة اصل میں گھٹیا پھل کو کہتے ہیں پھر اس سے مراد گھٹیا مچھلی لی ہے۔ شَاصَ (ن) شَوْصًا، ہلانا۔ یہ اصل میں "شُوْصَةٌ" تھا، واؤ کو ماقبل میں دے کر "یاء" سے بدل دیا۔ بمعنی بالکل خراب چھوارا۔

(۱۶) صَيَّرْتُ: یہ تَصْيِيْر سے اور صیرورۃ سے بنالیا ہے جس کے معنی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف پھیر دینے کے ہیں اور مجرد ضرب سے بمعنی ہونا، واقع ہونا پیش آنا صَيْرًا و صَيْرُوْرَةً مصادر ہیں۔

(۱۷) وَعْظِيْ: وعظ بمعنی نصیحت از ضرب، جیسے: واذ قال لقمٰن لابنه وهو يعظه. (لقمٰن)

(۱۸) اُحْبُوْلَةٌ: یہ حَبْلٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی رسی کے ہیں یہاں اس سے مراد جال ہے جمع حَبَائِلُ آتی ہے۔ یا یہ اُحْبُوْلٌ سے ہے بمعنی جال، شکار، پھندا۔ یا وہ آلہ جس سے شکار کھیلا جائے، اس کی جمع حِبَالٌ، اُحْبُلٌ، حُبُوْلٌ، اَحْبَالٌ بمعنی وہ جال جس میں جانوروں کو پھنسایا جائے۔ از (ن) بمعنی جال بچھانا، شکار لگانا، یا رسی باندھنا کما جاء في الحديث: النِّساءُ حبائل الشيطان.

(۱۹) اُرِیْغُ: اس کا مصدر ''اِرَاغَۃ'' ہے۔ رَوْغ کے معنی مکر کے ساتھ پوشیدہ طریقے سے نکل بھاگنا۔ یہ رَاغَ (ن) رَوْغًا و رُوْغَانًا سے مشتق ہے بمعنی طلب کرنا، مائل ہونا۔ اراغۃ کے معنی مائل کرنے وطلب کرنے کے ہیں۔

(۲۰) اَلْقَنِیْصُ: بمعنی شکار کرنا اور ''قَنِیْص'' نر شکار کو کہتے ہیں اور '' قنیصۃ'' مادہ شکار کو کہتے ہیں، یہ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے بھی مستعمل ہے، قَنَصَ (ض) قَنْصًا بمعنی شکار کرنا، مقصد ہر قسم کا شکار ہے خواہ بڑا ہو یا چھوٹا نر ہو یا مادہ وغیرہ اور قنیص مصدر بمعنی مفعول ہے اس کی جمع اَقْنَاصٌ ہے اور قَنِیْصَۃ کی جمع قَنَائِصُ ہے (بمعنی مؤنث شکار) اور ''اریغ القنیص بھاو القنیصۃ'' سے مراد حیلہ سے روپے حاصل کرنا یہ ضرب المثل ہے۔

☆......☆......☆

(٦) وَاَلْجَأَنِی الدَّھْرُ حَتّٰی وَلَجْـــ ـــتُ بِلُطْفِ اِحْتِیَالِیْ عَلَی اللَّیْثِ عِیْصَہْ

(٧) عَلٰی اَنَّنِیْ لَمْ اَھَبْ صَرْفَہٗ وَلَا نَبَضَتْ لِیْ مِنْہُ فَرِیْصَہْ

ترجمہ:۔ (٦) اور مجبور کیا ہے مجھ کو زمانے نے، یہاں تک کہ داخل ہوا میں اپنے لطیف حیلوں سے شیر پر اس کی کچھار میں۔ (٧) باوجود ان تمام باتوں کے، پھر بھی میں گردشِ زمانہ سے نہیں ڈرا۔ اور نہ حرکت کی میرے شانے کے گوشت نے، اسی زمانے کی وجہ سے۔

(۱) اَلْجَاءَ نِیْ: از افعال بمعنی مجبور کرنا پناہ پکڑوانا حاجت مند بنانا اور یہاں ضرورت شعری کی وجہ سے ہمزہ ساکن پڑھا گیا ہے ہمزہ مفتوحہ کو الف سے خلاف قیاس بدل لیا ہے اس کا مجرد (س، ف) سے آتا ہے بمعنی پناہ پکڑنا، کیونکہ ہمزہ متحرک ہے اور اس کے ماقبل بھی متحرک ہے لہذا یہاں ہمزہ کو الف سے بدلنے کا قاعدہ نہیں پایا جاتا ہے۔

(۲) الدَّھْرُ: بمعنی زمانہ۔ والجمع دُھُوْرٌ و اَدْھَارٌ. الدھرُ الزمن الطویل اور فتح سے ہے بمعنی ناگواری کی بات آن پڑنا اور دہر زمانہ کو اس لئے کہتے ہیں کہ وہ آدمی کو مصیبت میں ڈالدیتا ہے، وفی الحدیث: لاتسبوا الدھر فان اللہ تعالٰی ھو الدھر.

(۳) وَلَجْتُ: اس کا مصدر وُلُوْجٌ ہے بمعنی داخل ہونا از نصر یہ مثال واوی ہے اور (ض) سے بھی آتا ہے بمعنی داخل ہونا، مصدر وَلَجًا و لُوْجًا ہیں۔ کقولہ تعالٰی: حتی یلج الجمل فی سم الخیاط۔ (الاعراف)

(۴) لُطْفٌ: بمعنی مہربانی والجمع الطاف اس کے معنی پاکیزہ اور لطیف ہونے اور پاک وصاف رہنے کے بھی آتے ہیں، لَطُفَ (ك) لَطَافَۃً مصدر ہے اور (ن) لُطْفًا مصدر ہے بمعنی نرمی کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی: اِنَّ اللہ لطیف خبیر.

(۵) اِحْتِیَالِیْ: یہ حِیْلَۃٌ سے مشتق ہے بمعنی تدبیر وحیلہ سازی اور احتیال، افتعال سے بمعنی حیلہ کرنا۔ یہ حول سے مشتق ہے حال نصر سے بمعنی رکاوٹ بننا، رکاوٹ ڈالنا، حائل ہوجانا۔ حَوِلَ (س) حَوَلًا بمعنی بھینگا ہوا۔ حَوَّلَ تفعیل سے منتقل کرنا، گھمانا، حالت بدلنا۔ حاول محاولہ مفاعلہ سے کوشش کرنا، احال افعال سے بمعنی سپرد کرنا، تحول تفعل سے بدلنا بدل جانا۔ قَالَ تَعَالٰی: وَحَالَ بَیْنَھُمَا الْمَوْجُ فَکَانَ مِنَ الْمُغْرَقِیْنَ. (ھود)

(٦) اَللَّیْثُ: بمعنی شیر والجمع لُیُوْثٌ اس سے مراد بخیل لوگ ہیں اور لَیْثَۃٌ و مَلِیْثَۃٌ بمعنی شیرنی، قوی اونٹنی کو بھی کہتے ہیں والجمع

لَیْثَاتٌ از تفعیل بمعنی شیر جیسا ہونا۔

(۷) عِیْصَہ: اس میں ہاءضمیر کی ہے اور عیص کے معنی شیر کی جھاڑی (گھنا جنگل) کے ہیں اس کے اصلی معنی ہیں جہاں درخت جنگل میں زیادہ اور قریب قریب ہوں۔ یہاں مراد شیر رہنے کی جگہ۔ اس کی جمع عِیْصَانٌ و اَعْیَاصٌ آتی ہیں اور مَعْضٌ بمعنی درخت اگنے کی جگہ۔ اور حیوانات کے مکانوں کے مختلف نام ہے، تفصیل کیلئے۔ (تفہیمات، ص: ۱۳۰ و ۱۳۱)

(۸) لَمْ اَھَبْ: ای لَمْ اَخَفْ۔ از (س) یہ ھبۃٌ و مَھَابَۃٌ سے ماخوذ ہے ھیبۃ مھابۃ ھیبا مصادر بمعنی ڈرنا، بچنا، پرہیز کرنا اور (ض) ھَیْبَۃٌ بمعنی تعظیم وتوقیر کرنا۔

(۹) صَرْفُہٗ: (بفتح الصاد) بمعنی حوادثات زمانہ والجمع صُرُوْف (ض) صَرْفًا بمعنی پھیرنا ولوٹنا ومنہ صرف المال۔ اس نے مال خرچ کیا۔ اس کی ضمیر ''اَلجانی'' کی طرف راجع ہے اور صَرُفَ (ك) صَرِیْفًا بمعنی دانتوں کی رگڑ سے آواز کا پیدا ہونا اور حوادث کو بھی کہتے ہیں، تبدیل ہونا ایک شئے کا ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پھیرنا. کقولہ تعالیٰ: وان لاتصرف عنی کیدھن. (یوسف)

(۱۰) وَلَانَبَضَتْ: مصدر اس کے۔ نَبَضَ (ض) نَبْضًا و نَبَضَانًا بمعنی حرکت کرنا، ہلنا اور کانپنا اور جب یہ نصر سے ہو تو اس کے معنی ہے زمین کے اندر بیٹھنا، یا زمین میں چلے جانا ہے۔ ومنہ یقال للطبیب نباض والجمع اَنْبَاض. اور نبض: وہ رگ ہے جس کو طبیب پکڑتا ہے۔

(۱۱) فَرِیْصَۃ: شانے کے گوشت کو کہتے ہیں، والجمع فَرَائِصُ و فَرِیْصٌ اور 'فَرِیْسَۃٌ'' سین کے ساتھ جس کے معنی ہے شکار کو پھاڑنا اس کی جمع فَرَائِسُ ہے۔ فَرَصَ (ض،س) فَرْصًا مصدر ہے اور (ن) سے بھی آتا ہے بمعنی شکار کو پھاڑنا۔ کما جاء فی الحدیث: جنی بھما ترتعد فرائصھما.

☆......☆......☆

(۸) وَلَا شَرَعَتْ بِیْ عَلٰی مَوْرِدٍ — یُدَنِّسُ عِرْضِیْ نَفْسٌ حَرِیْصَۃٌ

(۹) وَلَوْ اَنْصَفَ الدَّھْرُ فِیْ حُکْمِہٖ — لَمَا مَلَّکَ الْحُکْمَ اَھْلَ النَّقِیْصَۃِ

ترجمہ:۔ (۸) اور نہیں داخل کیا مجھے کو کسی ایسے گھاٹ پر۔ جو گندا کردے میری آبرو کو حریص نفس نے۔ (۹) اگر زمانہ انصاف کرتا اپنے حکم میں، تو ہرگز کمینوں (یا عیب والوں کو) کو حاکم نہ بناتا۔''

(۱) شَرَعَتْ: بمعنی داخل ہونا، داخل کرنا یعنی جب اس کا صلہ ''فی'' یا ''باء'' ہو، تو یہ داخل ہونے کے معنی میں ہوتا ہے۔ اس کا صلہ ''علی'' نہیں آتا ہے اور جب یہ ''باء'' کیساتھ متعدی ہوگا تو اس کے معنی داخل کرنے کے ہونگے۔ اور یہاں علیٰ مع کے معنی میں ہے، بعض نے کہا کہ جب ''علیٰ'' صلہ ہو تب بھی داخل ہونے کے معنی ہوتے ہیں یہاں باء تعدیہ کیلئے ہے اور شرعت کا فاعل ''نَفْسٌ حَرِیْصَۃٌ'' شرع (ف) سے بمعنی ابتداء کرنا۔ قال تعالیٰ: لکل جعلنا منکم شرعۃ ومنھاجا.

(۲)مَوْرِدٌ: یہ وَرَدٌ سے مشتق ہے بمعنی گھاٹی یا گھاٹ کے ہیں۔ومنه الورود والصدور. کمافی القران: فلماورد ماء مدين(قصص). (ض)وُرُوْدًا بمعنی حاضر ہونا،والجمع اَوْرَادُ. ومَوْرِدٌ بمعنی جائے ورود والجمع مَوَارِدُ.

(۳)یُدَنِّسُ: از تفعیل اس کا مصدر تَدْنِيْسٌ ہے بمعنی میلا کردینا و میلا ہوجانا۔دَنَسٌ میل کو کہتے ہیں اس کی جمع اَدْنَاسٌ آتی ہے،اس کا مجرد دَنِسَ(س) يَدْنَسُ دَنَسًا بمعنی میلا ہونا اور ''یدنس''کا فاعل ''مورد'' ہے۔

(۴)عِرْضِیْ: (بکسر العين) بمعنی آبرو عزت،جان و نفس والجمع اَعْرَاضٌ. عَرْض اگر (بفتح العين) ہو تو اس کے معنی ہے ''چوڑائی'' جو طول کی ضد ہے۔قوله تعالیٰ: وجنة عرضها السموات والارض. (ال عمران) اگر عُرْضٌ (بضم العين) ہو تو معنی مال و اسباب،وفی الحديث: ان اعراضكم حرام كحرمة يومكم هذا. یاعرض (بالفتح) بمعنی مال والجمع عروض۔اور عَرُوض شعر کے وزن کو کہتے ہیں جمع اَعَارِيْضُ۔

(۵)نَفْسٌ: کی جمع اَنْفُسٌ ونُفُوْسٌ آتی ہیں بمعنی روح اور جسم،شخص،انسان۔اگر نفس سے مراد روح لی جائے تو یہ مؤنث ہے اگر شخص وانسان مراد ہے،تو یہ مذکر ہے۔

(۶)حَرِيْصَة. ای شديدة الحرص ياشدة الارادة الى المطلوب. کمافی القران: حريص عليكم ۔(یوسف) یہ حریص سے مشتق ہے اور یہ صفت کا صیغہ ہے از (ض،س) بمعنی لالچ کرنا،وخواہش کرنا اور حَرِيْص جمع حُرَصَاءُ ،حِرَاصٌ،حُرَّاصٌ اور حَرِيْصَةٌ کی جمع حِرَاصٌ و حَرَائِصُ ہیں۔

(۷)اَنْصَفَ. از افعال اِنْصَاف مصدر سے بمعنی انصاف کرنا، برابر کرنا،اس کا مجرد نَصَفَ(ض،ن) نِصْفًا مصدر ہے بمعنی آدھا لینا یا آدھا ہونا، (ك) سے مصادر نَصْفًا ونَصَافَةً ونِصَافَةً بمعنی آدھا لینا۔کیونکہ عدل وانصاف میں بھی ایسا ہی ہوتا ہے یعنی ہر ایک کو اس کا اپنا حق دیا جاتا ہے۔

(۸)الدَّهْرُ: زمانۂ طویل والجمع دُهُور واَدْهَارٌ. قدمر تحقيقه، فتح سے دهرًا مصدر ہے اس کا واحد نہیں ہے،کقوله تعالیٰ: هل اتى على الانسان حين من الدهر لم يكن شيئا مذكورا.

(۹)حُكْمُهُ: حُكْمٌ بمعنی حکم کرنا. حَكَمَ(ن) حُكْمًا وحُكُوْمَةً اى حكم بالامر وحاكمه اى الحاكم بمعنی دعویٰ دائر کیا اور حكمُه کی ضمیر راجع ہے ''دہر'' کی طرف ہے۔

(۱۰)لَمَا. میں ''ما'' نافیہ ہے۔(۱۱)مَلَّكَ: تمليك مصدر سے بمعنی مالک بنانا۔يقال ملَّكَ القوم فلانا ۔اس کا مجرد (ض) سے ہے بمعنی مالک ہونا اور مَلَّكَ کا فاعل اَلدَّهْرُ ہے اگر یہ مجرد سے ہو تو اس کا فاعل اَهْلُ النَّقِيْصَة ہے اس صورت میں الدَّهْرُ''مَلَّكَ'' فعل کیلئے مفعول بہ ہوگا۔

(۱۲)اَهْلٌ: اس کی تصغیر اُهَيْلٌ آتی ہے ای مستحق ومستوجب له یہ واحد جمع سب کیلئے استعمال ہوتا ہے۔کقوله تعالیٰ: هو اهل التقوىٰ واهل المغفرة ۔(المدثر). اَهِلَ(س) اَهَلًا بمعنی آباد ہونا (ض،ن) سے بمعنی شادی کرنا۔اَهَّلَ تفعیل سے مصدر

تاهیلا بمعنی لائق کرنا، استاهل باب استفعال بمعنی واجب کرلینا، انصاف حاصل کرنا، ہلانا۔
(۱۳) اَلنَّقِیْصَة: یعنی بری عادت، عیب۔ والجمع نَقَائِصُ، النقصة ۔ وہ کام ہے جس سے انسان کی عزت گھٹ جائے۔ یہ فعیلة کے وزن پر ہے مفعولة کے معنی میں ہے ای منقوصة بمعنی نقصان وعیب. اس کا مجرد نَقَصَ (ن) نَقْصًا و نُقْصَانًا۔ یعنی تمام ہونے کے بعد کم ہونا۔ یہ لازم ومتعدی دونوں طرح آتا ہے، لیکن نقصان کا اطلاق دین اور عقل کے متعلق نہیں ہوتے. کمافی الحدیث: شهر اعیدٍ لا ینقصان.

☆......☆......☆

ثُمَّ قَالَ لِیْ اُدْنُ! فَکُلْ وَاِنْ شِئْتَ فَقُمْ وَقُلْ فَالْتَفَتُّ اِلٰی تِلْمِیْذِهٖ وَقُلْتُ عَزَمْتُ عَلَیْكَ بِمَنْ یُسْتَدْفَعُ بِهِ الْاَذٰی لِتُخْبِرَنِّیْ مَن ذَا .

ترجمہ:۔ پھر اس نے مجھ سے کہا کہ قریب ہوجاؤ اور اس میں سے کھاؤ، اور اگر چاہو تو کھڑے ہو اور (جو کچھ کہنا ہو) کہو۔ پس متوجہ ہوا میں اس کے خادم کی طرف۔ اور کہا میں نے اس سے، قسم دیتا ہوں میں تجھ کو اس ذات کی جس سے تکالیف دفع کی جاتی ہیں تو مجھے بتا کہ یہ کون ہے؟

(۱) اُدْنُ۔ صیغہ امر ہے، دَنَا یَدْنُو (ن) دُنُوًّا بمعنی قریب ہونا۔ ومنه الدنیا چونکہ دنیا آخرت سے قریب ہے یا جزاء حساب سے قریب ہے اس لئے دنیا کہا جاتا ہے. ومنه قوله تعالیٰ: ودانیة علیهم ظلالها. (الدھر) بمعنی قریب کرنا۔
(۲) فَکُلْ: یہ کل (یہاں ہمزہ واجب حذف ہے) امر کا صیغہ ہے از اَکَلَ (ن) یاکل اکلاً بمعنی کھانا۔ وقال تعالیٰ: کلوا واشربوا هنیئا مریئًا.
(۳) شِئْتَ: یہ، شَاءَ (س، ف) شاءً بمعنی چاہنا اس کا مفعول بہ ہمیشہ محذوف ہوتا ہے اور (ض) سے بھی آتا ہے شاء شیئا مشیئة بمعنی ارادہ کرنا، ومنه الشیء لانه تعلق به المشئیة. قال تعالیٰ: هل اتی علی الانسان حین من الدهر لم یکن شیئا مذکورا. (الدھر)
(۴) فَقُمْ: قیام مصدر سے صیغہ امر ہے بمعنی کھڑا ہونا، یہ اجوف واوی ہے از نصر۔ جلوس کی ضد ہے اس کے معنی عزم کے بھی آتے ہیں کقوله تعالیٰ: وانه لماقام عبدالله یدعوه الآیة (الجن) ای لماعزم کبھی یہ محافظت اور اصلاح کے معنی میں بھی آتا ہے، کبھی ٹھہرنے کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے، کمافی القران: واذااظلم علیهم قاموا۔ (البقرہ) ای وقفو۔ اور وان شئت فقم وقل سے مصنفؒ کی مراد ہے ”کہ اگر تو میرا عیب شائع کرنا چاہتا ہے تو کھڑا ہوجا اور جو کچھ چاہے کہہ لے“۔
(۵) قُلْ: یہ، قول مصدر سے صیغہ امر ہے بمعنی کہنا از (ن) واز (ض) قَیْلُوْلَةً بمعنی دوپہر کو سونا۔ دونوں کا فعل قال آتا ہے باقی مصدر میں فرق ہے. قال تعالیٰ: قل ان کنتم تحبون الله فاتبعونی. (ال عمران)
(۶) فَالْتَفَتُّ: یہ، التفات مصدر سے ہے افتعال سے بمعنی گوشۂ چشم سے دیکھنا اور اس کے معنی متوجہ ہونے کے بھی آتے ہیں تَلَفَّتَ الیه

تفعل سے بمعنی اپنے چہرہ کو اس کی طرف گھمانا، مائل کرنا۔ لَفْتَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ایک نگاہ، ایک توجہ یا نظر کرم یا گوشۂ چشم سے دیکھنا (ض) لَفْتًا بمعنی گھمانا، دائیں بائیں موڑنا تفعیل سے بھی یہی معنی ہے، گردن موڑ کر دیکھنا۔ کقولہ تعالیٰ: و لایلتفِتْ منکم احد.

(۷) تِلْمِیْذٌ: (بکسر التاء) ہو فصیح بمعنی شاگرد، اس کی جمع تلامیذ آتی ہے تَلْمِیْذٌ (بفتح التاء) کا استعمال قلیل ہے اور تلمیذ کے معنی خادم کے بھی آتے ہیں اور تلمیذ اس شخص کو کہا جاتا ہے جو کسی چیز میں کمال حاصل کرنے کیلئے اپنے آپ کو وقف کردے اور یہ باب بعثر سے آتا ہے و الجمع تَلَامِذٌ و تَلَامِیْذُ و تَلَامِذَةٌ و تَلَامٌ اور تَلَامِیٌّ۔ (افاضات، ص:۷۸)

(۸) قُلْتُ: یہ، قول مصدر سے ہے بمعنی کہنا (ن) واز (ض) قیلولة بمعنی دوپہر کو سونا، دونوں کا فعل (قال) برابر آتا ہے، صرف مصدر میں فرق ہے، مر تحقیقہ۔

(۹) عَزَمْتُ: اس کا مصدر عزم آتا ہے بمعنی مصمم ارادہ کرنا از (ض) اس کے مصادر عَزْمًا، مَعْزَمًا، عَزِیْمًا و عَزِیْمَةً و عَزْمَانًا بھی آتے ہیں جب اس کا صلہ ''علیٰ'' ہو تو قسم دینے کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسا کہ یہاں ہے، قال تعالیٰ: فاذاعزمت فتو کل علی اللہ.

(۱۰) یُسْتَدْفَعُ: ای طلب للدفاع۔ اس کا مصدر ''اِسْتِدْفَاعٌ'' از استفعال ہے بمعنی بہت زیادہ دفع کرنا، یا جدا کرنا، رد کرنا اس میں (س، ت) مبالغہ کیلئے ہے، طلب کیلئے نہیں، اس کا مجرد (ف) سے دَفْعًا و دِفَاعًا مَدْفَعًا آتے ہیں بمعنی جدا کرنا، رد کرنا دور کرنا۔ دفع جب ''الیٰ'' سے متعدی ہو تو معنی مائل کرنا ہوتا ہے۔ اگر دفع کے بعد ''عن'' ہو تو حمایت کے معنی میں ہوتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: فادفعوا الیہم اموالہم۔ (النساء)۔

(۱۱) اَلْاَذٰی: یہ اذیة سے ہے بمعنی تکلیف دینا از (س) اور ''اذیٰ'' کے معنی نجاست و گندگی کے بھی آتے ہیں کقولہ تعالیٰ: قل ہو اذًی (البقرہ) اس کے مصدر اذاة و اذی و اذیة ہیں بمعنی تکلیف پہنچنا اور افعال سے ایذاء بمعنی تکلیف پہنچانا۔

(۱۲) لِتُخْبِرَنِیْ: اِخْبَارٌ سے مشتق ہے از افعال بمعنی خبر دینا صیغہ صفت ہے امر کے معنی میں ہے۔ یہ جملہ انشائیہ ہے یا خبر بعد خبر ہے از سمع۔ قال تعالیٰ: و کیف تصبر علی مالم تحط بہ خُبْرًا. (الکہف:۶۸)

(۱۳) مَنْ ذَا: ۔ یا تو یہ استفہام ہے یا ''ذا'' اسم اشارہ ہے اور مشار الیہ ''واعظ'' ہے۔

☆......☆......☆

فَقَالَ هٰذَا اَبُوْزَيْدِ السَّرُوْجِیْ، سِرَاجُ الْغُرَبَاءِ وَتَاجُ الْاُدَبَاءِ فَانْصَرَفْتُ مِنْ حَيْثُ اَتَيْتُ وَقَضَيْتُ الْعَجَبَ مِمَّا رَاَيْتُ.

ترجمہ: ۔ اس تلمیذ نے کہا کہ یہ ابوزید سروجی ہے، جو مسافروں کا چراغ اور ادیبوں کا تاج ہے۔ پس واپس ہوا میں جہاں سے آیا تھا اور پورا کیا میں اپنے تعجبات کو اس چشم دید واقعہ سے کہ دیکھا میں نے۔

(۱) هٰذَا۔ یا تو مبتداء ہے اور ''ابوزید'' خبر ہے یا یہ مبتداء محذوف کی خبر ہے ہذا کو تعظیم کے لئے لایا گیا ہے۔ السروجی: بمعنی سروج کا رہنے والا "سراج" جگہ کی طرف منسوب ہے۔

(۲) سِرَاجٌ: یہ واحد ہے بمعنی چراغ، لیمپ، قندیل۔ اس کی جمع سُرُجٌ ہے۔ وفی التنزیل: وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا منیرا. (الاحزاب) یہ (ن) سے مستعمل ہے جس کے معنی جھوٹ بولنے کے ہیں۔ اور سَرْج (بفتح السین) بمعنی زین پوش والجمع سُرُوْجٌ. سَرِجَ (س) سَرَجًا بمعنی چہرے کا دمکنا، خوبصورت ہونا سَرَّجَ تفعیل سے خوب صورت بنانا. سِرْجٌ، تل کا تیل۔

(۳) اَلْغُرَبَاءُ: یہ غریب کی جمع ہے بمعنی مسافر، پردیسی و مفلس یا اس سے مراد طالب علم ہے۔ لانہ من الغرباء فی العلم۔ اس کے معنی اجنبی اور مسافر کے بھی آتے ہیں مطلب یہ ہے کہ ابوزید سروجی غریبوں کے واسطے چراغ ہے لوگ اس سے ہدایت پاتے ہیں۔ اور نصر سے بمعنی غریب ہونا وطن سے دور ہونا، غَرُبَ (ك) غَرَابَةً مصدر غریب و نادر ہونا۔ کمافی الحدیث: ان الاسلام بدأغریبا وسیعود کمابدأ.

(۴) تَاجٌ: بمعنی شاہی ٹوپی جس میں جواہرات جڑے ہوتے ہیں۔ یا مطلق ٹوپی والجمع تِیْجَانٌ واَتْوٰجٌ واَتْوَاجٌ۔ لیکن مشہور جمع تِیْجَان ہے، تَاجَ (ن) تَوْجًا بمعنی تاج پہننا. کمافی الحدیث: العمائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ.

(۵) اَلْاُدَبَاءُ: یہ، اَدِیْب کی جمع ہے۔ ادیب وہ ہے جو ملکہ، فصاحت و بلاغت اور کلام نظم و نثر میں رکھتا ہو۔ اور اَدَبَ (ض، ن، ك) یأدب اَدْبًا ۔ مزید میں تفعیل سے ہے، کمافی الحدیث: اَدَّبَنِی رَبِّیْ فَاَحْسَنَ تَادِیْبِیْ.

(۶) فَانْصَرَفْتُ: یہ، اِنْصِرَاف مصدر سے از انفعال بمعنی لوٹنا و پھر جانا مجرد (ض) سے آتا ہے بمعنی پھیرنا. قال تعالیٰ: ثم انصرفوا صرف اللہ قلوبھم. (التوبہ)

(۷) اَتَیْتُ: یہ اِتْیَانٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی آنا۔ از (ض) اور جب اس کے صلہ میں باء آتی ہے، تو لانے کا معنی ہوتا ہے اور اتیان عام ہے، یہ آنے اور جانے دونوں کیلئے مستعمل ہے اور افعال سے بھی آتا ہے اس وقت اس کا مصدر "اِیتاء" ہے اور اتیٰ کبھی "کَانَ" کے معنی میں بھی استعمال ہوا ہے، جیسے: ولا یفلح الساحر حیث اتیٰ (طٰہ) ای حیث کان. اور اَتیٰ کے معنی قریب کے بھی ہیں، جیسے: اتیٰ امر اللہ فلاتستعجلوہ. اس کے معنی ہلاک کرنے، و بنیاد گرانے کے بھی آتے ہیں۔

(۸) قَضَیْتُ: یہ قَضَاءٌ سے مشتق ہے بمعنی تمام کرنا، فیصلہ کرنا، قرض ادا کرنا، اندازہ کرنا، پورا کرنا۔ از (ض) کقولہ تعالیٰ: فلماقضی موسی الاجل. (القصص) ای اتم. اور قضیٰ بمعنی حکم کے بھی آتا ہے، اور یہ عمل کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اور اس کے معنی پہنچانے کے بھی آتے ہیں، قضی بمعنی اپنی مراد کو پہنچنا۔ ادا کرنا بھی آتا ہے، قضاء بمعنی فیصلہ کرنا۔ ومنہ قاضی۔ شرعی حاکم والجمع قُضَاۃٌ اور قضیٰ بمعنی بیان کے بھی آتا ہے۔ اور قضیٰ کے معنی پیدا کرنے کے بھی ہیں۔

(۹) اَلْعَجَبُ: یہ تعجب سے ماخوذ ہے، یہاں بمعنی زیادہ تعجب کرنے کے ہے اس کی جمع اَعْجَاب ہے۔ کمافی القران: وان تعجب فعجب قولھم. (الرعد) اور العجب بمعنی وہ انفعال نفسانی جو کسی چیز کی بڑائی سے یا کسی چیز پر خوشی سے یا انکار کے موقع پر ہوتا ہے اور جب خداتعالیٰ کی طرف نسبت ہوتی ہے تو اس کے معنی رضا اور خوشنودی کے ہوتے ہیں۔ عجیبۃ کی جمع عجائب، اور اُعْجُوْبَۃٌ بمعنی قابل تعجب چیز والجمع اَعَاجِیْبُ اور عجائب کا واحد نہیں ہے۔ عَجِبَ (س) عَجَبًا بمعنی تعجب ہونا۔

(۱۰) رَاَیْتُ: یہ رؤیۃ سے مشتق ہے از فتح بمعنی دیکھنا۔ اور ''اِراءۃ'' افعال سے بمعنی دیکھانا۔ اور کلام پاک میں جہاں بھی لفظ ''رؤیۃ'' استعمال ہوا اور آپ ﷺ کو خطاب کیا گیا ہے، تو وہاں رویت سے رویت بصری نہیں، قلبی مراد ہے۔

تمت المقامة الاولیٰ

بعون الله وتوفيقه

وانا العبد الفقير المدعو بنور حسين قاسمی

غفر الله له ولوالديه ولمن له حق عليه

فی یوم الاحد: ۹/۱/۱۴۱۵ھ

الموافق: ۲۰/۶/۱۹۹۴ء

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ط

اَلْمَقَامَةُ الثَّانِيَةُ الْحُلْوَانِيَّةُ

''دوسرا مقامہ حلوانیہ ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامے میں کل سترہ (۱۷) اشعار ہیں جن میں سے پندرہ (۱۵) مصنفؒ کے ہیں جو بزبان ابوزید سروجی ہیں، ایک ابوعبادہ بختری کا، ایک اور ابوالفرج غسانی دمشقی کا ہے۔ علامہ حریریؒ نے اس مقامہ میں عجیب تشبیہات پر مشتمل چھ اشعار پیش کئے، اور واقعہ یوں بیان کیا کہ ابوزید سروجی کیساتھ ابن ہمامؒ کی عراق کے مشہور شہر حلوان میں یادگار مجلسیں جمتی تھی، عرصہ بعد ابوزید سروجی عراق سے سفر کر کے چلا جاتا ہے، اور دونوں کے درمیان جدائی ہو جاتی ہے، مصنفؒ بھی اپنے وطن لوٹ جاتا ہے، اور وہاں ایک دن ادیبوں کی محفل میں مصنف حاضر ہو گیا، تو پتہ چلا کہ ایک شخص آیا اور مطالعہ میں مشغول ہو گیا، ایک دوسرے آدمی سے کہا کہ آپ کونسی کتاب مطالعہ کر رہے ہیں؟ تو وہ کہتا ہے، کہ میں مشہور شاعر ابوعبادہ البختری کی کتاب پڑھ رہا ہوں، تو پوچھتے ہیں ''اس میں کوئی انوکھا شعر نظر سے گزرا؟'' وہ کہتا ہے کہ ''ہاں'' تو وہ بختری کا ایک شعر سناتا ہے، جس میں دانتوں کو اولوں اور موتیوں سے تشبیہ دی گئی ہے، تو آنے والے صاحب (ابوزید سروجی) کہتے ہیں کہ ''یہ کوئی خاص شعر تو نہیں'' اور پھر خود دانتوں کی تشبیہات پر مشتمل دو اشعار سنائے، تو حاضرین مجلس نے انہیں خوب پسند کیا اور کہا کہ یہ کس کے شعر ہیں؟'' تو وہ صاحب کہتے ہیں، میرے ہیں۔ تو حاضرین مجلس کو یقین نہیں آیا، اسلئے آیک آدمی نے کسی مشہور شاعر کا ایک شعر سنایا اور کہا کہ اگر آپ حقیقتاً شاعر ہیں، تو اس طرح مزید شعر سنائیں، تو انہوں نے نرالے انداز میں برجستہ اور چار اشعار سنائے، تب حاضرینِ مجلس کو یقین آیا کہ یہ صاحب ماہر ادیب وصاحب فضل ہیں، حارث بن ہمام کہتے ہیں کہ میں نے غور سے دیکھا تو معلوم ہوا کہ آنے والا شخص ابوزید سروجی ہیں، جس کی ڈاڑھی اب سفید ہو چکی ہے، اور حالات تبدیل ہو گئے ہیں۔ تو تعجب سے پوچھنے لگا کہ اس قدر جلد تغیر کی وجہ کیا ہے؟ اس کا جواب ابوزید سروجی اشعار میں دیتے ہیں کہ حوادث زمانہ نے مجھے بوڑھا اور متغیر کر دیا ہے۔

☆......☆......☆

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: قَالَ كَلِفْتُ مُذْمِيطَتْ عَنِّيَ التَّمَائِمُ وَنِيطَتْ بِيَ الْعَمَائِمُ بِاَنْ اَغْشٰى مَعَانَ الْاَدَبِ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ عاشق ہوا میں کہ جب سے دور کئے گئے مجھ سے تعویذ اور باندھی گئی دستار (یعنی شعور کو

پہنچا) کہ میں جاؤں کسی ادبی مجلس میں۔

(۱) اَلْمَقَامَةُ: (بفتح المیم) مجلس، مقام اور وہ جگہ جہاں آدمی اکٹھے ہوں۔ والجمع مقامات کقوله تعالیٰ: وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِ جَنَّتَانِ. (مرتحقیقه)

(۲) اَلثَّانِيَةُ: یہ ثانی کا مؤنث ہے بمعنی دوسرا، اور ثانیہ، دقیقہ ساٹھویں حصہ (۱/۶۰) کو بھی کہتے ہیں والجمع ثوانی. قَالَ تَعَالىٰ: ثَانِيَ اثْنَيْنِ اِذْهُمَافِي الْغَارِ. ثنیٰ (ض) ثَنْيًا بمعنی موڑنا، لپیٹنا، تفعیل سے ثَنّیٰ تَثْنِيَةً بمعنی دوہرا کرنا، اثنی افعال سے دوسرا ہونا۔ اثنی الرجل، اثنی علیه تعریف کرنا۔

(۳) اَلْحُلْوَانِيَّةُ: یہ حلوان کی طرف منسوب ہے جو ایک شہر کا نام ہے یا ایک جگہ کا نام ہے اور اسی کی طرف شمس الائمہ الحلوانی منسوب ہیں، اس کو حلوان بن عمرو نے بسایا تھا، لہذا اسی نام سے مشہور ہے، یہ بغداد اور ہمدان کے درمیان واقع ایک شہر ہے، حَلَا (ن) حُلُوًّا حَلُوَ (ك) حَلِيَ (س) حَلَاوَةً و حُلْوَانًا بمعنی میٹھا ہونا۔

(۴) حَكَى: صیغہ ماضی۔ حَكَى (ض) يَحْكِيْ حِكَايَةً بمعنی نقل کرنا، نقل اتارنا۔ حکی عنه الکلام بمعنی نقل کیا، حکی علیه بمعنی چغلی کھائی۔

(۵) كَلِفْتُ: (س) كَلَفًا بمعنی عاشق ہونا، فریفتہ ہونا اور (ن) سے بمعنی تکلیف برداشت کرنا۔ اور محبت کے بہت سے درجات ہیں جو حسب ذیل ہیں اول درجہ میں الھویٰ (ابتدائی درجہ محبت) پھر العَلَاقَة (لازمی دائمی محبت) پھر الکلف (انتہائی محبت) پھر العشق (اندرونی جلن) پھر الشغف پھر الجویٰ پھر التیم (ایسی محبت جس سے غلام بنالے) پھر التبل (ایسی محبت جو بیمار بنادے) پھر التدلیه (ایسی محبت جس سے عقل جاتی رہے) پھر الھوم یعنی غلبہ عشق جدھر منہ اٹھے چل پڑے۔ کما جاء فی الحدیث: اراك كلفت علم القران: ومنه التكلف۔

(۶) مُذْ مِيْطَتْ: ای رفعت و ازیلت. ماطَ (ض) مَيْطًا و مِيَاطًانًا بمعنی جانا، لے جانا، زائل کرنا، دفع کرنا و ہٹانا، دور ہونا، دور کرنا۔ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور اَمَاطَ اِمَاطَةً افعال سے دور کرنا، جدا کرنا، ہٹانا۔ کمافی الحدیث: اماطة الاذیٰ عن الطریق.

(۷) اَلتَّمَائِمُ: یہ تَمِيْمَةٌ کی جمع ہے اس کے اصلی معنی تمام کرنے کے ہیں اب اس کے معنی تعویذ کے آتے ہیں کیونکہ وہ علاج کو تمام کرنے والا ہوتا ہے یا وہ بچوں کے گلے میں نظر بد اور آسیب وغیرہ سے محفوظ رکھنے کیلئے لٹکائے جاتے ہیں۔ اس کی جمع تمیمات بھی آتی ہے۔ اور تَمَّ (ض) تَمًّا، تَمَامًا، تَمَامَةً بمعنی پورا ہونا کامل الاجزاء ہونا۔ وفی حدیث ابن مسعود رضی الله عنه: التمائم والرقی والتولةمن الشرك.

(۸) وَنِيطَتْ: یہ نَاطَ يَنُوْطُ (ن) نَوْطًا و نِيَاطًا بمعنی لٹکانا و متعلق ہونا و کرنا۔ یقال: نیط علیه الشیء یعنی وہ چیز لٹکا دی گئی۔

(۹) اَلْعَمَائِمُ: یہ عِمَامَةٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع عِمَامٌ بھی آتی ہے ”فِعالة“ (بکسر الفاء) کے وزن پر جتنے الفاظ آتے ہیں سب میں احاطہ کے معنی

پائے جاتے ہیں۔عمامہ(صافہ) پگڑی کو کہتے ہیں۔جو سر پر باندھی جاتی ہے.عَمَّ یَعُمُّ(ن)عَمًّا بمعنی عام ہونا،پگڑی باندھنا۔کَمَافِی الْحَدِیْثِ:اَلْعَمَائِمُ تِیْجَانُ الْعَرَبِ.

(۱۰)اَغْشٰی:(س) بمعنی ڈھانپنا،ڈھانپ لینا،اوربان اغشی یہ مفعول ہے''کلفت''کا۔قولہ تعالیٰ:فَاَغْشَیْنَاهُمْ فَهُمْ لَایُبْصِرُوْنَ.(یٰس)

(۱۱)مَعَانٌ:جائے قیام،یہ''مَعَنٌ''سے ماخوذ ہے بمعنی منزل،گھر اور شام میں ایک کتب خانہ ہے جس کا نام''معان الادب''ہے یا اس سے مراد مطلق کتب خانہ ہے،''فتح''سے بمعنی اقامت کرنا یعنی منزل گھر۔ومنہ معان الادب یعنی ادب کا مکان۔

(۱۲)اَلْاَدَبُ:یعنی فصاحت وبلاغت میں ماہر ہونا۔اَدَبَ یَاْدُبُ(ن،ض)أدْبًا.مر تحقیقه.

☆......☆......☆

وَاُنْضِيَ اِلَيْهِ رِكَابَ الطَّلَبِ لِاَعْلَقَ مِنْهُ بِمَايَكُوْنُ لِيْ زِيْنَةً بَيْنَ الْاَنَامِ وَمُزْنَةً عِنْدَالْاُوَامِ.

ترجمہ:۔اور لاغر کردوں اس کی تلاش میں طلب کی اونٹنیوں کو۔تاکہ ہوجاؤں(حاصل کرلوں)اس ادبی مجلس سے اس چیز کو جو میرے لئے باعث عزت ہو لوگوں کے درمیان۔اور سخت پیاس کے وقت بارش کا کام دے۔

(۱)اُنْضِيَ: اِنْضَاءٌ مصدر سے از افعال بمعنی لاغر کردینا۔یہ''نَضْوٌ''سے مشتق ہے جو دبلے اونٹ کو بھی کہتے ہیں،اس لئے کہ اس کا گوشت گویا کہ اتار کر پھینک دیا گیا ہے۔والجمع اَنْضَاءٌ.وجمع الجمع اَنَاضِي ازنصر بمعنی کھینچنا،اور(ض)نَضْيًا بمعنی کھینچ لینا.نِضْوَةٌ بمعنی پرانا کپڑا،والجمع اَنْضَاءٌ۔

(۲)رِكَابٌ:یہ،رَاحِلَةٌ کی جمع من غیر لفظہ ہے اور''رَكْبٌ''کی جمع رَكَائِبُ ورُكُبٌ ورِكَابَاتٌ بھی ہیں از(س)سوار ہونا،رُكُوْبًا ومَرْكَبًا مصدر ہیں۔قال تعالیٰ:فَمَا اَوْجَفْتُمْ عَلَيْهِ مِنْ خَيْلٍ وَلَارِكَابٍ.(الحشر:۵۹)

(۳)لِاَعْلَقَ:ای لالزم بمعنی جما ہوا خون از سمع ومنه العلقة التی یکون منها الولد.قَالَ تَعَالیٰ:خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ.
اور تعلق تفعل سے بمعنی لٹکنا علق تفعیل سے لٹکانا،باندھنا،ومنه علق وعلقة،بمعنی خونِ بستہ۔

(۴)زِيْنَةٌ:بمعنی رونق وزینت دینا۔یہ''شین''کی ضد ہے زانَ یزین(ض)زَيْنًا بمعنی زینت دینا۔کقوله تعالیٰ:فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ فِيْ زِيْنَتِهٖ تفعیل سے بمعنی مزین کرنا،یا زینت حاصل کرنا۔

(۵)اَلْاَنَامُ:بمعنی مخلوق۔یعنی جن وانس۔اس کی جمع اَنِیْم واُنَامُ وآنَام بمعنی مخلوق ہے۔کقوله تعالیٰ:وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ فِيْهَا فَاكِهَةٌ.اور انیم کا اطلاق صرف اشعار میں ہوتا ہے فعل میں نہیں ہوتا۔

(۶)مُزْنَةٌ:جمع مُزْنٌ ہے(بضم المیم) بمعنی بادل کا ٹکڑا یعنی برسنے والا بادل،اس کے معنی ژالہ واولہ کے بھی آتے ہیں(ن) سے مَزْنًا ومُزُوْنًا بمعنی چلا جانا۔ومِزْنٌ(بالکسر)بمعنی سفید چیونٹی۔کقوله تعالیٰ:ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ۔(الواقعه)

(۷) اُوَام. والجمع اُیَمٌ بمعنی سخت پیاس، دھواں و پیاس کی گرمی۔ امّ یَئُوم (ن) اَوْمًا ای اشتدعطشه ۔اور " الاوام" میں ادب کوتشبیہ دی ہے بادل کے ساتھ۔ بمعنی سخت پیاسا ہونا اور " اِیَامٌ" (بکسر الھمزہ) بمعنی دھواں ہے والجمعُ اُیَمٌ۔

☆......☆......☆

وَكُنْتُ لِفَرْطِ اللَّهَجِ بِاقْتِبَاسِهٖ وَالطَّمَعِ فِيْ تَقَمُّصِ لِبَاسِهٖ اُبَاحِثُ كُلَّ مَنْ جَلَّ وَقَلَّ وَاَسْتَسْقِي الْوَبْلَ وَالطَّلَّ.

ترجمہ:۔اور میں نے بوجہ زیادتی حرص کے اس کے ساتھ روشنی حاصل کرنے کے۔اور بوجہ زیادہ لالچ کے اس کے لباس پہننے کی وجہ سے بحث کرتا تھا میں ہر چھوٹے اور بڑے سے۔اور ہر بڑی و چھوٹی بارش سے میں سیرابی طلب کرتا تھا۔

(۱) فَرْطٌ: کے معنی ہے زیادہ یا زیادتی یا حد سے تجاوز۔(ض) فَرْطًا بمعنی آگے بڑھنا، سبقت کرنا. قالا ربنا انّنا نخاف ان یفرط علینا.

(۲) اَللَّهَجُ: مصدر ہے بمعنی زیادتی حرص و لالچ. لَهِجَ (س) لَهَجًا یقال: لهج بالشیء یعنی اس پر شدت سے حریص ہوا۔اور عاشق ہونے کے معنی میں بھی استعمال ہے۔

(۳) اِقْتِبَاسٌ: مصدر ہے بمعنی چن لینا، از افتعال اور اس کا مجرد قَبَسَ (ض) سے ہے روشنی حاصل کرنے کے معنی میں مستعمل ہے۔اور "باقتباسه" اس کا متعلق "لهج" ہے۔

(۴) اَلطَّمَعُ: بمعنی لالچ کرنا جو "یاس" کی ضد ہے، طَمِعَ (س) طَمَعًا و طَمَاعًا و طَمَاعَةً و طَمَاعِيَةً (بالتخفیف و التشدید) بمعنی اس نے لالچ کی. کقوله تعالٰی: افتطمعون ان یؤمنوا لکم. (البقرہ) اور طمع کی جمع اَطْمَاعٌ، طُمَعَاءُ، طَمِعُوْنَ. اور طَمُعَ (ك) طَمَاعَةً بمعنی بے انتہا لالچی ہونا۔ طِمعٌّ (بکسر المیم) بمعنی لالچی مرد۔

(۵) تَقَمُّصٌ: مصدر از تفعل بمعنی قمیص پہننا اور تَقْمِيْصٌ بمعنی قمیص پہنانا از تفعیل۔ یہ قَمِيْصٌ سے مشتق ہے بمعنی پہننا یا قمیص پہننا اس کی جمع اَقْمِصَةٌ و قُمُصٌ و قُمْصَانٌ آتی ہیں، کقوله تعالٰی: وان کان قمیصه قدمن دبر. (یوسف) مجرد (ن، ض) قَمْصًا و قُِمَاصًا بمعنی گھوڑے کا اگلی دونوں ٹانگوں کو اکٹھا ہی اٹھانا اور اکٹھا ہی رکھنا۔

(۶) لِبَاسٌ: ای مَايُلْبَسُ. وہ چیز جو پہنی جائے (س) اس کی جمع لُبُسٌ و اَلْبِسَةٌ ہیں۔قَالَ تَعَالٰى: هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَاَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ۔قدمر تحقیقہ۔

(۷) اُبَاحِثُ: یہ از مفاعلت ہے بحثٌ سے مشتق ہے جس کے معنی سوال کرنے اور کھودنے کے بھی آتے ہیں، طلب کرنے کے ہیں مجرد (ف) ہے اور کھودنے اور تلاش کرنے کے معنی میں آتا ہے. قوله تعالٰی: فبعث الله غرابا یبحث فی الارض ۔(المائدہ) ومنه البحث والمباحثة.

(۸) جَلَّ: یہ جَلِيْلٌ سے مشتق ہے، جس کے معنی عظیم الشان اور مرتبہ میں بڑے ہونے کے ہیں جَلَّ (ض) جَلَالًا و جَلَالَةً بمعنی بڑا ہونا باعتبار مرتبہ کے۔اور جلال انتہائی عظیم المرتبت کیلئے ہے۔قوله تعالٰی: ویبقٰی وجه ربك ذوالجلال والاکرام. جلیل کی جمع

اَجِلَّاء، اَجِلَّةٌ، جِلَّةٌ اور جَلَالٌ (بغیر التاء) انتہائی عظیم المرتبت ہونا۔

(۹) قَـلَّ: یہ قَلِیْلٌ سے مشتق ہے جس کے معنی حقیر ہونے کے ہیں۔ قَلَّ (ض) یَقِلُّ قِلَّةً بمعنی کم ہونا باعتبار مقدار کے، قلت جو ضد الکثرۃ ہے، کقولہ تعالیٰ: واذکروا اذانتم قلیلافکثر کم (الآیۃ) اور یہاں باعتبار مرتبہ کم ہونا مراد ہے۔ سوال ہوتا ہے کہ جل کے مقابلہ میں حقیر لانا چاہیئے تھا، یہاں قَلَّ کیوں لایا ہے؟ جواب یہ ہے کہ بعض کتب لغت میں صراحت ہے کہ قل کے حقیر کے بھی آتا ہے لہذا کوئی اعتراض نہیں۔

(۱۰) اَسْتَسْقِي: جس کے معنی ہے سیرابی طلب کرنا از استفعال۔ یہ "سَقْيٌ" سے مشتق ہے سَقٰی (ض) سَقْیًا بمعنی سیراب کرنا، پانی طلب کرنا، عیب لگانا یہ متعدی بدو مفعول استعمال ہوتا ہے، کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی: وَسَقَاهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا۔

(۱۱) اَلْوَبْلُ: بمعنی سخت بارش۔ اس کے تین لغات ہیں (ا) وبل و ابل ہیں خوب زوردار بارش (ض) وَبْلًا بمعنی خوب بارش برسنا۔ کقولہ تعالیٰ: فَاَصَابَهَا وَابِلٌ فَتَرَكَهٗ۔ (البقرہ)

(۱۲) طَلٌّ: کم بارش کو کہتے ہیں، اس کی جمع طِلَالٌ و طِلَلٌ آتی ہیں۔ قولہ تعالیٰ: فان لم یصبها وابل فطل۔ طَلَّ (ن) طَلًّا بمعنی ہلکی ہلکی بارش برسنا اور طَلٌّ کے معنی خفیف بارش و شبنم کو کہتے ہیں۔ بارش ترتیب کے اعتبار سے بایں طور ہے۔ وش، طش، طل، رذاذ، نضح، ھطل۔ بعض نے وابل و طل کے معنی شبنم بتائے ہیں۔ یہاں بڑے ادیب کو "وبل" سے چھوٹے کو "طل" سے تشبیہ دی ہے۔

☆......☆......☆

وَاَتَعَلَّلُ بِعَسٰی وَلَعَلَّ فَلَمَّا حَلَلْتُ حُلْوَانَ وَقَدْ بَلَوْتُ الْاِخْوَانَ وَسَبَرْتُ الْاَوْزَانَ وَخَبَرْتُ مَاشَانَ وَزَانَ.

ترجمہ:۔ اور دل بہلاتا تھا میں امید اور طمع کے ساتھ۔ پس جب کہ میں اترا حلوان شہر میں۔ اور جانچا میں نے اپنے بھائیوں کو اور آزمایا میں نے اوزان کو۔ اور جانچ لیا میں نے (معلوم کرلیا) ان چیزوں کو جو عیب دار کرنیوالی ہیں اور زینت دینے والی ہیں۔

(۱) اَتَـعَـلَّـلُ: از تفعل ہے۔ اس کے ماخذ دو ہو سکتے ہیں (ا) عَلَالَةٌ سے جس کے معنی ہے تھوڑی چیز کے ہیں یا یہ علت سے ہے جس کے معنی بہانہ یا بہانہ پکڑنے کے بھی آتے ہیں اور عُلَالَةٌ جس کے معنی دلیل پکڑنے کے ہیں یہی معنی یہاں مراد لئے جاسکتے ہیں اور اس کے معنی نقل کے بھی آتے ہیں اور اس کا مجرد (ض، ن) سے بمعنی دوبارہ دودھ پینا یا متواتر پینا یا دل بہلانے کے بھی ہو سکتے ہیں۔

(۲) عَسٰی: افعال مقاربہ میں سے ہے اور فعل جامد ہے محبوب شئے میں امید ورجاء کیلئے آتا ہے۔ اور مکروہ امر سے ڈرانے دھمکانے کے لئے بھی مستعمل ہے۔ اور یہ حرف بھی ہوسکتا ہے لیکن یہاں جملہ مراد لیا ہے یعنی عسٰی سے رجائی معنی مراد ہے یعنی قریب ونزدیک کے ہیں جیسے: قُلْ عَسٰی اَنْ یَّكُوْنَ رَدِفَ لَكُمْ الآیۃ۔ کبھی یقین کے معنی میں آتا ہے۔ عَسٰی اور لَعَلَّ مفرد بولا جاتا ہے۔ لیکن مرکب مراد ہے جیسے: الادیبُ اَنْ یَلْقانِی وَلَعَلَّ الاَمِیْرُ یَلْقَانِیْ۔

(۳) لَعَلَّ: حرف مشبہ بفعل ہے جو توقع وترجی اور امر محبوب کا فائدہ دیتا ہے۔ اور اس پر "ماکافہ" بھی داخل کیا جاتا ہے جیسے لعلما۔ امید وتوقع کیلئے کلام پاک میں آیا ہے اور مکروہ سے ڈرانے کے لئے بھی استعمال ہوتا ہے، جیسے: لعل الشدة نَازِلَةٌ۔ اور لعل ممکن کے

ساتھ مخصوص ہے اور جس کے حصول کے متعلق وثوق ہو اس کے لام اوّل کو حذف کر کے "عـل" کہنا بھی جائز ہے اور جب اس پر یاء متکلم کا اضافہ کیا جاتا ہے تو اکثر نون وقایہ سے تجرید کر لیتے ہیں، جیسے لَعَلِّی۔

(۴) حَلَلْتُ: یہ حُلُوْلٌ مصدر سے ہے جس کے معنی نازل ہونے واترنے کے ہیں اور احرام وحج کے ختم کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ (ن، ض) حَلًّا و حَلَالًا، بمعنی حلال ہونا، کقوله تعالیٰ: فلاتحل له من بعدُحتی تنكح زوجاغيره ۔(البقرہ)

(۵) حُلْوَانُ: (بـالـضم) یہ بغداد اور ہمدان کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔ جس کا بانی حلوان بن عمران تھا ان کی نسبت سے یہ شہر مشہور ہے۔ الف نون زائدتان وعلمیت کی وجہ سے غیر منصرف ہے۔ یہ شہر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے زمانہ میں فتح ہوا تھا. حلَّ (ن،س، ك) حَلًا، حُلْوَانًا بمعنی میٹھا ہونا اور (ن) سے بمعنی خلع کرنے کے بھی ہے۔

(۶) بَلَوْتُ: (ن) بَلَاءً و بَلْوًا بمعنی آزمائش کرنا، امتحان کرنا، تجربہ کرنا. کقوله تعالیٰ: وفي ذٰلِكُمْ بَلَاءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ. اور یہ (س) سے بھی آتا ہے جس کے معنی پرانا ہونے کے ہیں. يُقَالُ بَلِيَ الثَّوْبُ. کپڑا پرانا ہوا۔

(۷) اِخْوَانُ: یہ جمع اَخٌ کی بمعنی بھائی اس کی جمع اُخْوَانٌ (بالضم) اِخْوَةٌ (بكسر الهمزة وضمها) واَخُوْنٌ و آخَاءُ بھی آتی ہیں اس کا فعل از نصر ناقص واوی ہے۔ کمافی القرآن: انماالمؤمنون اخوة. الآية. والجمع اِخْوَانٌ، (بالضم والكسر) اور بعض کے نزدیک اَخٌ جو دوست کے معنی میں ہے اس کی جمع اِخْوَانٌ ہے۔ اَخَا (ن) اُخُوَّةً. بھائی دوست بنا۔ تآخی دوست یا بھائی بنانا۔ وفي التنزيل: فان كان له اخوة ۔(النساء)

(۸) سَبَرْتُ: اس کا مصدر "سَبْرٌ" ہے بمعنی آزمانا (ن، ض) سبرٌ کے اصلی معنی ہے زخم کی گہرائی ناپنا، یا وہ آلہ جس سے گہرائی ناپتے ہیں۔

(۹) اَوْزَانٌ: یہ وزن کی جمع ہے بمعنی بوجھ، تول۔ کقوله تعالیٰ: وزنوابالقسطاس المستقيم ۔(الشعراء) وزن يزن (ض) وَزْنًا وزِنَةً بمعنی تولنا، وزن کرنا وَزُنَ (ك) وَزَانَةً بمعنی ثقیل و بوجھل ہونا۔

(۱۰) خَبَرْتُ: (ك) بمعنی تجربہ کرنا وآزمانا۔ يقال خبرت اى عرفته (ن) سے بھی آتا ہے اس کا مصدر خِبرٌ (خاء تینوں حرکتوں سے) آتے ہیں ظاہری وباطنی حال معلوم کرنے کو کہتے ہیں، مرتحقیقہ۔

(۱۱) مَاشَانَ: ماموصولہ ہے اور شانہ اجوف یائی ہے اس کا مصدر شَيْنٌ ہے (ض) سے بمعنی عیب لگانا۔ یہ زین کی ضد ہے، يقال شان شَيْنًا بمعنی عیب لگایا۔ شَانَ (ن) شَوْنًا بمعنی سر کے کندھے کشادہ کرنا، تاکہ جوئیں نکل جائیں اور شَيَّن تفعیل سے بمعنی خوشنما لکھنا۔

(۱۲) زَانَ: زان يزين (ض) زَيْنًا وزِيْنَةً بمعنی زینت دینا اور "شان" و "زان" دونوں کے مفعول محذوف ہیں "اى شانها و زانها" اس میں "ها" ضمیر حلوان کی طرف راجع ہے یا "شانهم وزانهم" میں "هم" کی ضمیر اخوان کی طرف راجع ہوگی، یا تقدیری عبارت ہوگی شانني وزانني، یاشان الناس وزان الناس. کقوله تعالیٰ: ولقدزيناالسماء الدنيابمصابيح ۔(الملك)

☆......☆......☆

اَلْفَيْتُ بِهَـا اَبَازَيْدِ السَّرُوْجِيَّ يَتَقَلَّبُ فِيْ قَوَالِبِ الْاِنْتِسَابِ وَيَخْبِطُ فِيْ اَسَالِيْبِ الْاِكْتِسَابِ فَيَدَّعِيْ

تَارَۃً اَنَّہٗ مِنْ اٰلِ سَاسَانَ.

ترجمہ:۔ تو میں نے پایا اس شہر میں ابو زید سروجی کو۔ جو اپنے نسب کو ردوبدل کر کے بیان کرر ہاتھا۔ اور اپنے کمائی کے مختلف راستوں میں لڑکھڑاتا پھرتا تھا (ہاتھ پیر مارتا تھا) پس وہ کبھی دعویٰ کرتا تھا ساسان کی اولاد ہونے کی۔

(۱) اَلْفَیْتُ: اس کا مصدر اِلْفَاءٌ ہے جس کے معنی پالینے کے آتے ہیں اس کا مجرد لَفَاءٌ کے ہیں بمعنی حقیری کے ہیں کیونکہ جو چیز انسان پائے وہ بعد حصول حقیر معلوم ہونے لگتی ہے۔ یاوہ حقیر چیز جو ہر کس وناکس اٹھاسکے. کقولہ تعالیٰ: بل نتبع ماالفینا علیہ اباء نابھا. ای فیھا اور ایک لفظ آتا ہے ''وجدان'' جو مطلق پالینے کو کہتے ہیں، لَفَاءَ (ف) لَفَاءً و لَفَاءً. الْعَوْدَ بمعنی لکڑی چھیلنا اور (س) سے لَفَاءَ الشیءِ بمعنی باقی رہنا۔

(۲) یَتَقَلَّبُ: از تفعل بمعنی الٹ پلٹ کرنا۔ وفی القراٰن: فلایغررك تقلبھم فی البلاد. اور تفعیل سے قَلَّبَ بمعنی گھمانا۔ مجرد (ض) قَلْبًا بمعنی پلٹنا، الٹا کرنا، الٹنا۔ قلب بمعنی دل، تبدیلی، عکس، جمع قلوب۔ قَلْبٌ بمعنی بادام یا اخروٹ کی گری جمع قُلُوْبَاتٌ۔

(۳) قَوَالِبِ: جمع ہے قالب کی ہے بمعنی سانچہ ونمونہ جس سے اشیاء ڈالی جاتی ہیں۔ یہ (بکسر اللام و الفتح) دونوں طرح مستعمل ہیں اور قَالَِبٌ (بفتح اللام و کسرھا) اسم جامد ہے بمعنی سانچہ صحیح نسخوں میں قَوَالِیْب (بالیاء) ہے مگر یہ صرف وزن کی ضرورت کی وجہ سے ہے جمع کیلئے نہیں۔

(۴) اِنْتِسَابٌ: مصدر ہے از افتعال بمعنی نسبت بیان کرنا یا منسوب ہونا اس کا مجرد (ن،ض) سے ہے۔ کقولہ تعالیٰ: فجعلہ نسبا و صھرا۔ (الفرقان) اس کے مصادر نَسَبًا و نِسْبَۃً بمعنی نسبت بیان کرنا، اور نسب کی جمع انساب ہے بمعنی قرابت۔

(۵) یَخْبِطُ: از (ض) خَبْطًا بمعنی خوب پیٹنا، بھٹکتے پھرنا، ٹٹولتے پھرنا۔ یعنی راہ یاب نہیں ہونا، اصل میں بمعنی درخت کے پتے جھاڑنے کے آتا ہے۔ یا کوئی کام بغیر سوچے سمجھے کرنا۔ لیکن یہاں مراد اونٹنی کا پیاس کی وجہ سے ادہر اودھر پاؤں مارنا ہے. کقولہ تعالیٰ: یتخبطہ الشیطان من المس۔ (البقرہ)

(۶) اَسَالِیْبِ: یہ جمع ہے اسلوب کی بمعنی طرز وطریقہ خواہ فعلی ہو یا قولی اور اس کے معنی شیر کی گردن کے بھی آتے ہیں (ن) سَلْبًا و سَلَبًا، بمعنی زبردستی چھیننا، سَلِبَ (س) سَلَبًا بمعنی ماتم کے کپڑے پہننا۔ اِنْسَلَبَ. تیز چلنا۔

(۷) اِکْتِسَابٌ: مصدر از افتعال بمعنی اپنے لئے کمانا، اور اس کا مجرد (ض) سے ہے بمعنی غیر کیلئے کمانا ہے مصدر کَسَبًا و کَسْبًا ہے، کقولہ تعالیٰ: لھا ما کسبت و علیھا ما اکتسبت.

(۸) فَیَدَّعِیْ: اصل میں یدتعی تھا۔ از افتعال دعویٰ سے مشتق ہے اس کا مصدر دَعْوَۃٌ ہے (بالفتح) بمعنی کسی اور کے دعویٰ کرنا اور دِعْوَۃٌ (بالکسر) کے معنی نسب کے دعویٰ کے آتے ہیں یہاں پر دعویٰ کرنا مراد ہے، دَعَا (ن) دُعَاءً بمعنی بلانا دعا کرنا. قال تعالیٰ: لھم فیھا فاکھۃ و لھم ما یدعون. (یٰس)

(۹) تَارَۃً: بمعنی ایک مرتبہ، ایک بار، کبھی۔ جمع اس کی تارات آتی ہے اور تِیَرٌ و تِوَرَۃٌ بھی جمع ہیں۔ اور ''تِیَرٌ'' بھی جمع ہے۔ اور تارۃ

بعض کے نزدیک واوی ہے اور بعض کے نزدیک یائی ہے بمعنی مرتبہ (ف) تار۔ۃ تأراۃ بمعنی جھڑکنا۔ افعال سے اِتَارَاۃً بمعنی دیکھنا۔
قال تعالیٰ: ام امنتم انْ یُعِیْدَکُمْ فیه تَارَۃً اُخْریٰ.

(۱۰) سَاسَان: یہ شاہان فارس کا لقب ہے یا فارس کے باشاہوں میں سے اول بادشاہ کا نام ہے جو مغلوب ہوکر بھاگ گیا تھا تو اس کے قبیلہ والوں نے یہ کہا کہ ہم آل ساسان میں پناہ ڈھونڈتے پھرتے تھے۔

☆......☆......☆
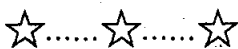
وَيَعْتَزِىْ مَرَّةً اِلٰى اَقْيَالِ غَسَّانَ وَيَبْرُزُ طَوْرًا فِىْ شِعَارِ الشُّعَرَاءِ وَيَلْبَسُ حِيْنًا كِبْرَ الْكُبَرَاءِ.

ترجمہ:۔اور کبھی وہ نسبت بیان کرتا تھا شاہان غسان کی طرف۔اور کبھی وہ شعراء کے لباس میں ظاہر ہوتا تھا۔اور کبھی بزرگوں کا لباس پہنتا تھا۔

(۱) یَعْتَزِیْ: اس کا مصدر اِعْتِزَاءٌ آتا ہے از افتعال بمعنی نسبت بیان کرنا، منسوب کرنا یا کسی کی طرف منسوب کرنا اور تفعیل سے تعزیۃ کے معنی صبر دلانا اس کا مجرد (ض) سے ہے بمعنی صبر کرنا۔ عزا (ن) عَزْوًا بمعنی منسوب کرنا، نسبت کرنا، الزام لگانا عَزِیَ (ض) عَزْیًا بمعنی منسوب کرنا. تفعل سے منسوب ہونا۔

(۲) مَرَّۃً: ایک مرتبہ یا کبھی اس کی جمع مَرَّاتٌ و مِرَارٌ اور مُرَرٌ و مُرُوْرٌ بھی جمع آتی ہیں، کمافی الفرقان: سنعذبهم مرتين (التوبه) اور مِرَّۃٌ (بالکسر) مِرَارَۃٌ بمعنی صفراء، پت۔ مُرٌّ (بالضم) بمعنی کڑوا، تلخ، تکلیف۔ مَرَّ (ن) مُرُوْرًا بمعنی گذرنا، عبور کرنا، اور "مرارۃ" بمعنی تلخی، کڑواہٹ، مرَّر تفعیل سے کڑوا بنانا، مَرَّ (س) مَرَارَۃً بمعنی کڑوا ہونا۔

(۳) اَقْیَالٌ: یہ قَیَّلٌ (بالتشدید و التخفیف) کی جمع ہے بمعنی سردار، رئیس اس کی جمع قُیُوْلٌ بھی آتی ہے۔ اَقْوَالٌ و قُیُوْلٌ آتی ہیں اور جو لفظ قیل کے وزن پر ہوتا ہے، اس میں تشدید و تخفیف دونوں ہوتے ہیں جیسے: میت، جید. اور قیل اصل میں قیول تھا اور قیل کے بمعنی وزیر یا بڑے بادشاہ کے بھی آتے ہیں۔

(۴) غَسَّان: ملک شام میں ایک کنواں کا نام ہے، ایک یمنی قوم اس کے پاس اتری تھی اور اسی کی طرف منسوب ہوگئی یا غسان شام میں اس چشمہ کا نام ہے کہ جہاں اہل یمن نے سیل عرم سے بھاگ کر سکونت اختیار کی تھی، یا ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے اس لئے مشہور تھا کہ دوسرے قبائل اس کے مقابلہ میں ہیچ تھے۔ غسان، از (ن) بمعنی چھپانا۔ یا چھپانے والا گویا جو قبیلہ ان کے مقابل ہوتے اس کو چھپالیتے تھے۔ یا غسان ایک بڑے قبیلہ کا نام ہے۔

(۵) یَبْرُزُ: صیغہ مضارع اس کا مصدر بَرْزًا. آتا ہے بمعنی ظاہر ہونے اور نکلنے کے ہیں برز یبرز (ن) بروزا ای خرج .ومنه البراز. کمافی القران: لبرزالذين كتب عليهم القتال. اور براز کے اصلی معنی ہے خروج الی البراز. کمافی الحدیث كان النبی صلى الله عليه وسلم إذاارادالبراز ابعد. اور ابراز کے معنی ظاہر کرنا۔

(۶) طَوْرًا: ایک مرتبہ یا کبھی اس کی جمع اطوار ہے یا اندازہ کے معنی میں استعمال ہے۔ کمافی القران: وقدخلقكم اطوارا

(نوح)۔(ن)طوراو طورانا بمعنی قریب ہونا۔

(۷)شِعَارٌ: اس کی جمع اَشْعِرَةٌ وشُعُرٌ آتی ہیں یعنی وہ خاص آواز جس کو چندلوگ آپس میں مخصوص کر لیتے ہیں تا کہ کوئی اور نہ سمجھ سکے، جیسے صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے اپنے لئے میدان جنگ میں ''اللہ اکبر'' کو متعین کر لیا تھا۔ یا لڑائی وغیرہ کے وقت پکارنے کی خاص آواز یا اس کپڑے کو کہتے ہیں جو سر پر بالوں سے متصل ہو۔ یا اس کپڑے کو بھی کہتے ہیں جو عورت اپنے سر پر ڈالتی ہے تا کہ کپڑا تیل سے محفوظ رہے جیسے بنیان، میل خوری وغیرہ۔ اس سے اوپر والا کپڑا کو ''دِثارٌ'' کہتے ہیں۔ الدِّثارُ الذی فوق الشعار. کمافی الحدیث: الانصار شِعارٌ والناس دِثارٌ. اور دثار کی جمع دثر ہے اور اس کے (شعار) کے معنی گھوڑے کی جھول بھی ہے شعر الثوب(ن) سے کپڑے میں بال بھرنا. شعر الرجل (ن) سے شعر کہنا۔

(۸)اَلشُّعَرَاءُ: یہ شاعر کی جمع ہے یہ(ن،ک) سے مستعمل ہے بمعنی علم وبمعنی شعر کہنا۔ شِعْرًا و شَعْرًا و شِعْرَةً بمعنی جاننا محسوس کرنا۔ فی التنزیلِ:وَالشُّعَرَاءُ يَتَّبِعُهُمُ الْغَاوٗنَ ۔(الشعراء)

(۹)يَلْبَسُ: از سمع بمعنی لباس پہننا۔ اور لباس کی جمع لُبسٌ و اَلْبسٌ آتی ہیں:ویلبسون ثیاباخضرا ۔(الکھف)

(۱۰)حِيْنٌ: بمعنی وقت جمع اس کی اَحْيَان و اَحَانِين آتی ہیں۔(ض) قریب ہونا. کقَوْله تعَالیٰ:وَمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ۔(الانبیاء)

(۱۱)كِبْرٌ:(بکسر الکاف) بمعنی بڑائی وعظمت و بڑا گناہ جیسے کفر و شرک۔ کبیر کی ضد صغیر ہے اس کی جمع كِبارٌ و كُبَرَاءُ آتی ہیں یہ (ك) سے ہے مصدر كُبْرًا و كُبارَةً بمعنی بڑا ہونا۔ اور کبیر کی جمع كُبَرَاءُ و كُبَرٌ و كُبرَةٌ و كِبارَةٌ بھی آتی ہیں۔

☆......☆......☆

بَيْدَ اَنَّهٗ مَعَ تَلَوُّنِ حَالِهٖ وَتَبَيُّنِ مُحَالِهٖ يَتَحَلّٰى بِرُوَاءٍ وَرِوَايَةٍ وَمُدَارَاةٍ وَدِرَايَةٍ وَبَلَاغَةٍ رَائِعَةٍ.

ترجمہ:۔لیکن علاوہ اس بات کے تحقیق کہ وہ باجود رنگ برنگ ہونے اپنی حالت کے۔ اور ظاہر ہونے جھوٹ (دروغ گوئی) کے۔ پھر بھی وہ حسن صورت ونقل حکایت اور باہمی رواداری اور عقلمندی اور تعجب میں ڈالنے والی بلاغت کے۔

(۱)بَيْدَ: یہ علیٰ اور غیر کے معنی میں آتا ہے۔ یہ اسم لازمًا اَنَّ اور اس کے اسم وخبر (معمولین) کی طرف مضاف ہوتا ہے یقال: فلان كثير المال بيدانه بخيل ای غير انه بخيل. بَادَ يَبِيْدُ(ض) بَيْدًا بمعنی ہلاک ہونا، جنگل کو بھی کہتے ہیں کیونکہ جنگل بھی لوگوں کی ہلاک ہونے کی جگہ ہے۔

(۲)تَلَوُّنٌ: یہ تفعل کا مصدر ہے اور یہ لون سے ماخوذ ہے جس کے معنی رنگ برنگ ہونے کے ہیں اور رنگ بدلنے سے حالت بدل جاتی ہے لہٰذا اس کے معنی تغیرات کے بھی آتے ہیں تفعیل سے تلوین بمعنی رنگین کرنا. (ض) لَيْنًا بمعنی نرم ہونا۔

(۳)حَالِه: حال کے معنی حالت اور شان کے آتے ہیں، حَلَّ (ن) حَلًّا العقدة بمعنی کھولنا. حل (ن،ض) حَلَالًا و حُلُوْلًا بمعنی نازل ہونا (ض) سے حلا الشیء بمعنی حلال ہونا، (س) حَلَلًا. پاؤں یا ٹخنے میں ڈھیلا پن ہونا۔

(۴)تَبَيُّنٌ: یہ تفعل کا مصدر ہے لازمی ہے بمعنی ظاہر ہونا کمافی القران: قدتبين الرشدمن الغی (البقرہ)۔ مجرد (ض) سے

بمعنی بیان کرنا۔ مر تحقیقہ۔

(۵) مُحَالِہ: مُحَالٌ (بضم المیم و کسرھا) اس کے معنی ناممکن اور جھوٹ و باطل کے آتے ہیں اور (بکسر المیم) مِحَالٌ۔ بمعنی مکروفریب کے آتے ہیں (س، ف) مَحْلًا و مُحُولًا (ك) مَحَالَةً بمعنی قحط زدہ ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی: وَهُوَ شَدِيْدُ المحال۔

(۶) يَتَحَلّٰی: یہ حُلُوًّا مصدر (ن) سے بمعنی شریں ہونا، اجوف واوی ہے۔ اگر اجوف یائی ہوتو اس کا مصدر حِلْيَةٌ (س) ہے بمعنی زیور و زینت اور مزین ہونے کے آتے ہیں۔

(۷) بِرُوَاءٍ: (بضم الراء) بمعنی حسن منظر، رونق اور اصل میں یہ روی یروی (س) سے بمعنی سیراب ہونا صفت رَیَّان ہے، (ض) بمعنی نقل الحدیث اگر (بکسر الراء) "رِواء" ہوتو بمعنی جس سے چوپائے پر سامان باندھتے ہیں۔

(۸) رِوَايَةٌ: بمعنی نقل کرنا مصدر ہے از (ض) یا نقل الحدیث یا نقل الکلام مراد ہے اور (س) سے بمعنی سیراب ہونا، افعال سے سیراب کرنا، اس کی صفت رَیَّان ہے بروزن عطشان بمعنی سیراب اور "رِیٌّ" (بکسر الراء) بمعنی سیرابی، قد مر تحقیقہ۔

(۹) مُدَارَاةٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی رعایت کرنا اور ملاطفت اور نرمی کرنا اور صلح آشتی کرنا، خاطر تواضع کرنا اور دھوکہ دینا و دغا بازی کے معنی بھی آتے ہیں اور مداراۃ اصل میں دَرْيًا (ض) بمعنی دھوکہ دینا، لوگوں کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا تا کہ ان کی بدگوئی اور شر سے بچا جاسکے اسی وجہ سے اس کی نسبت خدا کی طرف نہیں کی جاتی۔

(۱۰) دِرَايَةٌ: یہ مصدر ہے بمعنی سمجھنا۔ دَرْيًا و دِرَايَةً مصدر ہیں (ض) عقلمندی و دانائی کے بھی آتے ہیں۔ **کقولہ تعالٰی: لاتدری لعل الله یحدث بعدذلك امرا.** (الطلاق)

(۱۱) بَلَاغَةٌ: **ای مطابقة الکلام لمقتضی الحال.** یہ مصدر ہے از کرم۔ **یقال بلغ الرجل. ای صار بلیغا** ۔ فصیح و بلیغ ہونا، اور (ن) بُلُوْغًا بمعنی پہنچنا، **قال تعالٰی: وقل لهم فی انفسهم قولا بلیغا** ۔ (النساء)

(۱۲) رَائِعَةٌ: بمعنی گھبرانے والا و تعجب میں ڈالنے والا، رَاعَ يَرُوْعُ (ن) رَوْعًا، رُوُوْعًا بمعنی گھبرانا۔ اور رَوْعٌ بمعنی خوبصورت چیز کے اپنے بھلی معلوم ہونے کے ہیں، اس کی جمع اَرْوَاعٌ و رُوَّعٌ بھی ہے۔ اور (س) رَوْعًا یعنی وہ شخص جس کا حسن یا شجاعت تعجب انگیز ہو۔ قَالَ تَعَالٰی: فَلَمَّا ذَهَبَ عَنْ اِبْرَاهِيْمَ الرَّوْعُ ۔ (ھود)

☆......☆......☆

وَبَدِيْهَةٍ مُطَاوِعَةٍ وَآدَابٍ بَارِعَةٍ وَقَدَمٍ لِاَعْلَامِ الْعُلُوْمِ فَارِعَةٍ فَكَانَ لِمَحَاسِنِ الْآلَاتِ.

ترجمہ:۔ اور فی البدیہہ عمدہ کلام کی قدرت، اور ایسے آداب کے جو سبقت کرنے والے تھے۔ اور ساتھ ایسے قدم کے جو چڑھنے والے تھے علوم کی چوٹیوں پر۔ پس تھا وہ ابوزید ان سب آلات (صفات) سے مزین۔ (یعنی علوم کی خوبیوں سے)

(۱) بَدِيْهَةٌ: یہ مصدر ہو سکتا ہے یعنی وہ کلام جو بلا سوچے کہے مگر اچھا بھی ہو از فتح اس کا مصدر بَدَاهَةٌ ہے۔ بَدَهَ (ف) يَبْدَهُ بَدْهًا وبَدِيْهَةً و بَدَاهَةً بمعنی جھٹ پٹ، اچانک ہونا یا اچانک جالینا۔

(۲) مُطَاوِعَةٌ: (بکسر الواو، اسم فاعل) ہوتو معنی ہے، پیچھے پیچھے چلنے والا، اگر (بفتح الواو، اسم مفعول) ہے تو معنی ہے اطاعت اور خوشی سے کام کرنا۔ اور طَوْعٌ سے ماخوذ ہے۔ اور مطاوعة مفاعلہ کا مصدر ہے اس کا مجرد طَاعَ (ن) طَوْعًا بمعنی تابع فرمان ہونا، فرمابردار ہونا. قال تعالٰی: وَلَهٗ اَسْلَمَ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ طَوْعًا وَّكَرْهًا۔ (ال عمران)

(۳) آدَاب: یہ ادب کی جمع ہے بمعنی علوم، تمیز، اخلاق، سلیقہ، طریقہ شائستگی، حسن عمل۔ اَدَبَ (ض) اَدْبًا بمعنی دعوت کرنا، طعام ضیافت تیار کرنا، کھانے پر مدعو کرنا، دعوت ولیمہ کرنا، اَدَّبَ تَادِیبًا از تفعیل بمعنی اصلاح کرنا، مہذب بنانا، شائستہ بنانا، قدمر تحقیقہ۔

(۴) بَارِعَةٌ: ای فَائِقَةٌ بمعنی فوقیت لے جانا اور کامل ہوجانا یقال برع الرجل اذافاق علٰی غیرہ. اس کے معنی کبھی تعجب میں ڈالنے کے آتے ہیں مصدر بُرُوْعٌ وبَرَاعَةٌ (ف،ك،س) بمعنی علم وفضل یا جمال میں فوقیت لے جانا تبرع تفعل سے ہے۔

(۵) قَدَم: اس کی جمع قِدَمٌ و اَقْدَامٌ ہیں۔ قدامت بمعنی قدیم ہونا۔ قُدَّام، آگے، سامنے۔ قَدِمَ (س) قُدُوْمًا بمعنی آنا، لوٹنا۔ قَدُمَ (ك) قَدَامَةً بمعنی پرانا ہونا، قَدَّمَ تَقْدِیْمًا، بمعنی آگے کرنا، پرانا کرنا، آگے بڑھانا، ترقی دینا، پیشکش کرنا، تقدم بمعنی آگے بڑھنا، ترقی کرنا۔

(۶) لِاَعْلَامٍ: یہاں لام "علیٰ" کے معنی میں ہے اور "اَعْلَام" یہ عَلَمْ کی جمع ہے بمعنی علامت، پہاڑ، یا پہاڑ کی چوٹی یا جھنڈا، وفی التنزیل: وله الجوار المنشئت في البحر كالاعلام (الرحمٰن) اور علم (س) سے جاننا. عَلَمَهٗ (ض،ن) عَلْمًا بمعنی نشان لگانا۔

(۷) فَارِعَةٌ: یہ قَدَمٌ کی صفت ہے۔ ای صاعدة. بمعنی چڑھنا۔ یہ لفظ من الاضداد ہے یہاں معنی اول مراد ہے، فرع (ف) فَرْعًا وفُرُوْعًا بمعنی اترنا و چڑھنا دونوں معنی میں مستعمل ہیں ومنه التفريع.

(۸) لِمَحَاسِنِ: ای لاجل مَحاسَن. یہ حسن کی جمع ہے جیسا کہ (مساوی سوء کی جمع ہے) اور حسن بمعنی خوبیاں، حسُن (ك) حُسْنًا بمعنی بہتر ہونا، عمدہ ہونا، افعال سے بمعنی احسان کرنا، بھلائی کرنا۔ استحسان استفعال سے بمعنی پسند کرنا، اچھا سمجھنا، تحسین تفعیل سے بمعنی بہتر بنانا۔ تحسن تفعل بہتر ہونا. كقوله تعالٰی: وحسن اولئك رفيقا. (النساء)

(۹) الآلات: یہ آلةٌ کی جمع ہے جس کے ذریعہ سے کاروبار کیا جائے۔ آلہ، ہتھیار، اوزار۔ اور اس کی جمع آلٌ بھی آتی ہے، آلة وہ ظرف جس کے ذریعہ کاروبار کیا جائے بمعنی اوزار، ہتھیار۔ یہاں پر مراد علوم ہیں الآت، وآل بھی جمع ہیں۔ آلة یہ اصل میں آلوةٌ تھا اس میں تاءعوض کی ہے۔ آلَّ (ن) اَلًّا بمعنی نیزے سے مارنا. آلَّ (ض) اَلًّا، اَلِیْلًا و اَلَلًا المريض بمعنی کراہنا. اَلَتَ (ض) اَلْتًا و اِیْلَاتًا بمعنی گھٹانا۔ ومنه قوله تعالٰی: وما التنٰهم من عَمَلِهِمْ۔ (الطور)

☆......☆......☆

يُلْبَسُ عَلٰى عِلَّاتِهٖ وَلِسَعَةِ رِوَايَتِهٖ يُصْبٰى اِلٰى رُؤْيَتِهٖ. وَلِخَلَابَةِ عَارِضَتِهٖ يُرْغَبُ عَنْ مُعَارَضَتِهٖ

ترجمہ:۔ اور پردہ ڈالا جاتا تھا اس کے عیوب پر۔ اور اس کے علم وروایات کی وسیع ہونے کے سبب اور اس کے دیدار کی خواہش کی جاتی تھی۔ اور بوجہ دھوکہ دینے اس کی قوت کلام کے، اعراض کیا جاتا تھا اس کے مقابلے سے۔

(۱) يُلْبَسُ: از (س) لَبْسًا بمعنی کپڑا پہننا اور (ض) سے بمعنی مل جانا یا مشابہ ہونا خلط ملط کرنا اور یہاں دونوں معنی مراد ہوسکتے ہیں

ومنه اللباس بمعنی مایُلْبَس. قَالَ تَعَالٰی: یَلْبَسُوْنَ ثِیَاباً مِنْ سُنْدُسٍ وَّاسْتَبْرَقٍ۔(الکہف)

(۲)عِلّاتِہٖ: یہ عِلَّۃٌ کی جمع ہے بمعنی حالت یا عیب یا بیماری کے۔لیکن عیب کے معنی، محاورہ کے خلاف ہیں یہاں اس سے مراد بیماری ہے اس کی جمع عِلَلٌ بھی آتی ہے جمع الجمع اَعْلَالٌ. عَلَّ(ن،ض) سے بمعنی مریض ہونا، معیوب ہونا اور عَلٰی عِلّاتِہٖ یہ یُلْبَسُ کا نائب فاعل ہے یا علی بمعنی مع کے ہے۔

(۳)لِسَعَتِہٖ: بمعنی کشادہ ہونا قدرت، طاقت، مالداری، سہولت. وَسِعَ(س) سِعَۃً وَسْعاً بمعنی وسیع ہونا گنجائش رکھنا(س،ح) یہ ضیق کی ضد ہے کقولہ تعالٰی: وَسِعَتْ رَحْمَتِیْ کُلَّ شَیْءٍ۔(الاعراف)

(۴)یُصْبِیْ: صَبَی(ن) صُبُوٌّ وصَبْوَۃٌ مصدر آتے ہیں بمعنی مائل ہونا، افعال سے اِصْبَاءٌ مائل کرنا اور(ض) سے مائل ہونے کے آتے ہیں ومنه الصبی کیونکہ بچوں کی طبیعت ہر چیز کی طرف جلد مائل ہوجاتی ہے. کقولہ تعالٰی: اَصْبُ اِلَیْھِنَّ. صَبِیْ کی جمع صِبْیَان آتی ہے اور صبی کو صبی اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ کھیل کود کی طرف مائل رہتا ہے۔

(۵)خَلَابَۃٌ: بمعنی دھوکہ دینے اور فریفتہ کرنے کے آتے ہیں. خَلَبَ(ن) خَلْباً وخِلَابَۃً ای خدعہ بمعنی باتوں باتوں میں دھوکہ دینا، (ض) سے بھی یہی معنی ہے۔ومنه البرق الخلب۔ بہت دھوکہ دینے والی بجلی۔الذی لاغیث فیه کانّه خادِعٌ.

(۶)عَارِضَۃٌ: ای مایبدو من الوجه وقت الضحك بمعنی چہرہ، بیان۔عَرْضٌ سے مشتق ہے بمعنی کلمات ذوات عرض، یعنی پیش کرنا، چہرہ، اور فصاحت وبلاغت فی الکلام اس کے معنی آتے ہیں(ض) یقال عرض الشیء بفلان. یعنی اس کو ظاہر کیا، عرض علیه پیش کیا یا دکھایا اور مفاعلہ سے عارض مُعَارَضَۃً وعِرَاضاً بمعنی عدول کرنا، بچنا، معارضۃ بمعنی مقابلہ کرنا بھی آتا ہے۔

(۷)یُرْغَبُ: از(س) رغبت کرنا اور محبت سے ارادہ کرنا مصدر رَغْباً ورُغْباً ورَغْبَۃً جب صلہ عن آتا ہے اس کے معنی اعراض کے آتے ہیں. کمافی الحدیث: النکاح من سنتی. فمن رغب عن سنتی فلیس منی ۔اگر صلہ ''الیٰ'' ہو تو رغبت کرنے کے معنی میں ہے. رغب الیه. رغبت کرنا۔

(۸)مُعَارَضَۃٌ: ای مقابلة. یہ مفاعلۃ کا مصدر ہے بمعنی مقابلہ کمافی الحدیث: ان جبرئیل علیه السلام یعرض القران فی کل سنة. عرض(ض) سے پیش کرنا(س) ظاہر ہونا وہمیشہ نہ رہنا،(ك) عَرَاضَۃً چوڑا ہونا۔صفت عریض وعُراض ہیں۔ عَرَضَ(ب) عَرْضاً مکہ، مدینہ یا ان کے درمیان اطراف میں جانا. عرَّضَ له تفعیل سے پیش کرنا۔اعراض عنه روگردانی کرنا۔

☆......☆......☆

وَلِعُذُوْبَۃِ اِیْرَادِہٖ یُسْعَفُ بِمُرَادِہٖ فَتَعَلَّقْتُ بِاَھْدَابِہٖ لِخَصَائِصِ آدَابِہٖ. وَنَافَسْتُ فِیْ مُصَافَاتِہٖ لِنَفَائِسِ صِفَاتِہٖ.

ترجمہ:۔اور بسبب شیریں ہونے اس کے کلام لانے کے۔پوری کیجاتی تھیں اس کی مرادیں۔پس پکڑ لیا میں نے ان کے دامن کو اس کے آداب کی خصوصیات کی وجہ سے۔اور رغبت کرنے لگا میں نے اس کی عمدگی صفات کی وجہ سے اس کی سچی دوستی میں۔

(۱)عُذُوْبَۃٌ: یہ مصدر ہے(بضم العین) بمعنی شیرینی، شیریں کلام، پاکیزہ ہونا، خوشگوار ہونا. عَذُوْبَۃٌ(بفتح العین) بمعنی میٹھا ہونا.

کمافی القران: هٰذَاعَذْبٌ فُرَاتٌ. عَذَبَ (ض) عَذْبًا بمعنی چھوڑنا وترک کرنا۔ اور عذب کے اصل معنی منع کے ہیں چونکہ یہ عذب بمعنی پیاس کو منع کرتا ہے از کرم اور تفعیل سے تعذیب بمعنی ازالة العذوبة ای عذوبة الحیوة یعنی ایذا رسانی، تکلیف دینا اور (س، ف) سے بھی آتا ہے عَذْبًا و عُذُوْبَةً بمعنی میٹھا ہونا۔

(۲) اِیْرَادٌ: مصدر از افعال بمعنی عمدہ کلام بیان کرنا یا جانوروں کو پانی پلانے کیلئے گھاٹ پر لیجانا اس کا مجرد از (ض) وارد ہونا۔ کما فی حدیث ابی بکر رضی اللہ عنہ: اخذ بلسانه وقال هذاالذی اوردنی فی الموارد ای موارد المهلکة.

(۳) یُسْعَفُ: اِسْعَافٌ، مصدر سے ہے بمعنی کامیاب کردینا۔ یہ سَعَفَ (ف) سَعْفًا بمعنی کامیاب ہونا، پورا کرنا. یقال سعف بمراده. ای قضٰی حاجته وساعد مطلوبه. اِسْعَاف بمعنی مراد کے مطابق کامیاب کرنا یا کامیاب کردینا۔ یا امیدوار کے مقصد سے بہت زیادہ پورا کرنا۔

(۴) مُرَادٌ. اِیْرَادٌ مصدر افعال سے ہے بمعنی مطلوب ومقصود۔ اور "بِمُرَادِهٖ" میں با زائدہ ہے ای مراده۔ یُسْعَفُ کا قائم مقام فاعل ہے اور رَادَ (ض) یَرُوْدُ رَوْدًا بمعنی طلب کرنا۔

(۵) فَتَعَلَّقَتْ: اس کا مصدر تعلق ہے از تفعل بمعنی متعلق ہونا۔ یقال تعلق به. جب کہ وہ اسکے ساتھ لٹکا ہوا ہو۔ عَلِقَ (س) عَلَقًا وعَلَاقَةً و عُلُوْقًا بمعنی متعلق ہونا۔

(۶) اَهْدَابٌ: یہ هَدَبٌ وهُدْبٌ کی جمع ہے بمعنی طرّہ، پھندنا، دامن۔ اور هُدْبَةٌ واحد ہے از (س) اس کا مصدر هَدَبًا ہے بمعنی پلک یا دامن یا هُدْبَةٌ وہ تاگہ جو کپڑے کے کنارے پر لٹکتا ہو۔ اسی لئے پلک کے بال کو کہتے ہیں۔ یقال: هَدِبَ الْعَيْنُ هَدَبًا جبکہ پلک کے بال لانبے ہوں. کمافی حدیث رفاعة رضی اللہ عنها: مَامَعَهٗ اِلَّا كَهُدْبَةِ الثَّوْبِ، باهدابه میں باء تعدیہ کیلئے ای اخذت باهدابه. هَدِبَ يَهْدَبُ (س) هَدَبًا بمعنی پلک بڑھ جانا اور (ض) سے بمعنی قطع کرنا۔

(۷) خَصَائِصُ: یہ خاصیۃ کی جمع ہے بمعنی مایختص بالشیء یعنی جو چیز اپنے نفس کیلئے پسند کی جائے یا خاص کی جائے، کقوله تعالٰی: یختص برحمته من یشاء (البقرہ) خَصَّ (ن) خَصًّا وخُصُوْصًا وخُصُوْصِيَّةً. ای منسوب الی الخاصة ضد العامة.

(۸) نَافَسْتُ: صیغہ واحد متکلم از مفاعلت اس کے مصادر مُنَافَسَةً ونِفَاسًا ہیں بمعنی کسی نفیس چیز میں محبت کرنا یا رغبت کرنا. یقال نَافَسَ نِفَاسًا ومُنَافَسَةً یعنی اس نے محبت کی، نَفُسَ (ك) نَفَاسَةً بمعنی نفیس عمدہ ہونا. نَفِسَ عَلَيْهِ بِالشَّيْءِ بخیلی کی از (س) نَفاسًا ونَفَاسِيَةً۔

(۹) مُصَافَاتٌ: یہ مفاعلت کا مصدر ہے بمعنی خالص دوستی، باہم دیگر خالص محبت کرنا یہ صَفْوٌ سے مشتق ہے۔ صَفَا (ن) يَصْفُوْ صَفْوًا وصَفَاءً یعنی وہ محبت جو کدورت کے خلاف ہے. وفی القران: ان اللہ اصطفٰی آدم ونوحا وال ابراهیم وال عمران علی العلمین۔ (ال عمران) اور افتعال سے. اِصْطِفَاء بمعنی اختیار پسندیدہ۔

(۱۰) نَفَائِسُ: یہ نَفِيْسَةٌ کی جمع ہے بمعنی عمدہ ونفیس ومرغوب ہونا۔ نَفُسَ (ك) نَفَاسَةً ونَفَاسًا ونُفُوْسًا نَفَسًا بمعنی نفیس ہونا،

مرغوب ہونا۔ مر تحقیقہ

(۱۱) صِفَاتٌ: یہ صفت کی جمع ہے بمعنی الاخلاق والعادات. وَصَفَ (ض) يَصِفُ وَصْفًا وصِفَةً یعنی اس کی تعریف بیان کی۔

صفت اور وصف میں فرق: صفت اور وصف میں بالذات کوئی فرق نہیں البتہ اعتباری فرق ہے وہ یہ ہے کہ وصف کہا جاتا ہے واصف کے اعتبار سے یعنی بیان کرنے والا کے اعتبار سے اور صفت کہتے ہیں موصوف کے اعتبار سے اور صفت اصل میں وصف ہی تھا بقاعدۂ عِدَۃٌ واوکو حذف کر دیا اور اس کے آخیر میں تاء لاحق کر دیا گیا اور اس کو تائے مصدری بھی کہا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

(۱) فَكُنْتُ بِهِ اَجْلُوْ هُمُوْمِيْ وَاجْتَلِيْ　　زَمَانِيَ طَلْقَ الْوَجْهِ مُلْتَمِعَ الضِّيَا

(۲) اَرٰى قُرْبَهُ قُرْبٰى وَمَغْنَاهُ غُنْيَةً　　وَرُؤْيَتَهُ رِيًّا وَمَحْيَاهُ لِيْ حَيَا

وَلَبِثْنَا عَلٰى ذٰلِكَ بُرْهَةً.

ترجمہ:۔ (۱) پس دور کرتا تھا میں اس کی وجہ سے اپنے غموں کو اور دیکھتا تھا میں اپنے زمانہ کو کشادہ پیشانی روشن چمک دار (چہرہ) سمجھتا تھا (یا چہرہ روشن پاتا تھا)۔ (۲) اور دیکھتا تھا میں ان کی قربت کو (قرب مکانی کو یا قریب رہنے کو) رشتہ داری اور اُس کے گھر کو باعث استغناء۔ اور اس کے دیدار کو سیرابی۔ اور اس کی زندگی کو اپنے لئے بارش خیال کرتا تھا۔ اور ٹھہرے ہم اس کے پاس اسی حالت میں ایک دراز زمانہ تک۔

(۱) كُنْتُ بِهٖ: میں باء کا مجرور اور ہاء کا مضاف محذوف ہے، ای بصحته وبرؤيته. كان يكون افعال ناقصه از (ن)۔

(۲) اَجْلُوْ: از (ن) مصدر جَلَاءً ہے اس کے معنی ہے وطن سے نکالنے اور ظاہر ہونے اور روشن ہونے کے آتے ہیں۔ ومنه جلاء السيف اس کے معنی مانجھنے وزنگ دور کرنے کے بھی آتے ہیں۔ اس کے مصادر جَلْوًا و جَلَاءً بمعنی لوہے کے زنگ کو دور کرنا۔ اگر جلاء کا صلہ ''من'' یا ''عن'' ہو تو معنی ہوگا نکلنا و نکالنا۔

(۳) هُمُوْمِيْ: یہ هَمٌّ کی جمع ہے بمعنی غم یہاں پر شاعر نے هُمُوْم کو تلوار سے تشبیہ دی ہے اور اسکے معنی قصد، ارادہ، غم، رنج سب آتے ہیں۔ اهتم افتعال سے توجہ دینا، اہمیت دینا. هِمَّةٌ بمعنی حوصلہ، عزم. والجمع هِمَمٌ. هَمَّ (ن) هَمًّا رنجیدہ کرنا (ض) سے بھی آتا ہے۔

(۴) اَجْتَلِي: اس کا مصدر اِجْتِلَاءٌ از افتعال بمعنی دیکھنا و نظر کرنا. جَلَاءٌ (ن) سے، مر تحقیقہ۔

(۵) زَمَانِي: یہ، اَزْمِنَةٌ و اَزْمَانٌ اس کی جمع ہیں بمعنی زمانہ، یہاں ''زمانی'' مفعول اول ہے اجتلی فعل کا، زَمِنَ (س) زَمَنًا و زَمْنَةً بمعنی لنجا ہونا، اَزْمَنَ الشَّيْءُ۔ دیر تک باقی رہنا، مر تحقیقہ۔

(۶) طَلْقٌ: (بفتح الطاء) اسکی جمع اَطْلَاق آتی ہے بمعنی کشادہ روشن و ہنس مکھ چہرہ۔ يقال طلق الرجل طلاقةً اى انبسط وجهه. طَلُقَ (ك) طَلَاقَةً بمعنی ہنس مکھ چہرہ ہونا۔ اور طِلْقٌ (بکسر الطاء) بمعنی زیادہ فصیح ہونا. كما جاء فى الحديث: افضل الايمان ان

تلقٰی أخاك بوجهِ طلقٍ.

(۷)اَلْوَجْهَ: وہ چہرہ ہے جس میں آنکھیں، ناک اور منہ شامل ہیں. والجمع اَوْجَهٌ و وُجُوْهٌ و اُجُوْهٌ. یقال: وَجُهَ الرجل وجهاو وجاهة ای صارَوَجِيْهًا(ك) بمعنی سردار ہونا قوم کا، یا بلند مرتبہ والا ہونا، جمع وُجَهَاءُ، مصدر وَجِيْهَةٌ جمع وَجِيْهَاتٌ آتی ہے. قَالَ تعالٰی: وُجوهٌ يَوْمَئِذٍنَاضرةالی ربهاناظره.

(۸)مُلْتَمِعُ: یہ صیغہ اسم فاعل اِلْتِمَاعٌ مصدر سے از افتعال بمعنی چمکنا. یقال التمع البرق بجلی چمکی. لَمَعَ (ف) لَمْعًا لَمِيْعًا و لَمْعَانًاو لُمُوْعًا بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔

(۹)اَلضِّيَا: مصدر ہے بمعنی روشن ہونا، روشنی، نور والجمع اَضْوَاءٌ و ضِيَاءٌ. (ضیاء) الف ممدودہ کے ساتھ ہے ضرورت شعری کی وجہ سے الف مقصورہ کرلیا گیا ہے، کیونکہ قاعدہ ہے جب کہ کسی کلمہ ممدودہ پر وقفہ کیا جائے تو اسے مقصورہ پڑھتے ہیں۔ کمافی التنزیل: هوالذی جعل الشمس ضیاء والقمرنورا ۔(یونس) ضَاءَ يَضُوءُ(ن) ضَوْءً او ضِيَاءً بمعنی روشن ہونا چمکنا۔ اور ''الضیاء'' حال ہے ''زمانی طلق الوجہ'' سے۔ نور اور ضیاء کے درمیان فرق: ''ضیاء'' کہتے ہیں اُس روشنی کو جو ذاتی ہو (یعنی بالذات ہو) اور زیادہ ہو اور ''نور'' اس روشنی کو کہا جاتا ہے جو نہ بالذات ہو بلکہ بالعرض ہو یعنی جو دوسرے سے مستفاد ہو اور نہ زیادہ ہو کمافی القرآن: هو الذی جعل الشمس ضیاء و القمر نوراً.

(۱۰)اَرٰی: رُؤْيَة مصدر سے از (ف) بمعنی دیکھنا اور ''اری قُرْبَةً'' یہ مفعول اول ہے اور ''قربٰی'' مفعول ثانی ہے ''اریٰ'' کا، یہ افعال قلوب سے ہے قرب بمعنی قریب ہونا باعتبار مکان کے، قوله تعالٰی: اِنِّیْ اَرٰی فِی الْمَنَامِ اَنِّیْ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْمَاذَاتَرٰی ۔

(۱۱)قُرْبَةُ: نزدیکی۔ قرب بعد کی ضد ہے بمعنی قریب ہونا، یقال قَرُبَ الشیء قُرْبًاو قُرْبَانًاو قُرْبَةً بمعنی قریب ہونا باعتبار مکان و مقام کے اور قُرْبٰی قُرْبَةٌو قَرَابَةٌ بمعنی قریب ہونا باعتبار رشتہ داری کے سب کے۔ اور قَرُبَ (ك) سے ہے اور ایک کو دوسرے پر مجازاً استعمال کرتے ہیں۔ اور قربت بمعنی باعتبار مرتبہ کے قریب ہونا اور سب کا مادہ (ق، ر، ب) ایک ہی ہے۔

(۱۲)مَغْنَاهُ: مغنی کے معنی ہے ظرف، ٹھہرنے کی جگہ، بے پردہ ہونا، منزل، اور دار کے آتے ہیں والجمع مَغَانٍ و مَغَانِي. (س) غِنًى و مَغْنًى بمعنی اقامت کرنا، و دولت مند ہونا۔ دار اور مغنی میں فرق: واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ لفظ ''دار'' بہت وسیع اور دیواروں سے گھرے ہوئے گھر کو کہا جاتا ہے اور ''مغنی'' چھوٹا مکان کو کہا جائیگا جس میں انسان گذارہ کرے۔

(۱۳)غُنْيَةٌ: (بضم الغین و کسرها) بمعنی بے پردہ اور جو بے پردہ کردے اور یہ فُعْلَةٌ کے وزن پر ہے بمعنی مفعول کے ہے یا فاعل کے معنی میں اس کا مجرد (س) سے آتا ہے۔

(۱۴)رِيًّا: (بفتح الراء و کسرها) بمعنی سیرابی و تازگی مصدر ریا ہے۔ اصلی حروف (ر، و، ی) ہے از (س) اس کی صفت کا صیغہ ''ریان'' ہے۔ کمامر

(۱۵)مَحْيَاهُ: بمعنی چہرہ یا یہ حَيَاءٌ (بالمدو بالقصر) سے ماخوذ ہے بمعنی شرم کے ہیں تو محیاء کے معنی شرم کی جگہ کے ہونگے کیونکہ شرم کا

اثر چہرہ پر زیادہ ہوتا ہے اس لئے چہرہ کو محیاء کہنے لگے۔ یا یہ حیا (بالقصر) سے ماخوذ ہے جس کے معنی بارش کے ہیں اور محیا اسم ظرف ہے یا مصدر ہے اور محیة بمعنی چہرہ یہ "تَحِيَّةٌ" کا ظرف ہے تحیۃ کے معنی سلام کے ہیں۔ اور محیا مصدر میمی ہے بمعنی حیات، جیسے: قُلْ اِنَّ صَلَاتِي وَنُسُكِيْ وَمَحْيَايَ وَمَمَاتِيْ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ (انعام) حَيٌّ بمعنی زندہ ہونا۔

(۱۶) حَيَاءُ: (بالمدو بالقصر) دونوں طرح جائز ہے. هو من السماء المطرو ذلك لان المطر اذا احيا الارض بعد موتها فهو حياء. اور اس کے معنی بارش اور گھانس کے ہیں کیونکہ گھاس بارش کی وجہ سے ہوتی ہے۔ قَالَ تَعَالٰی: فَاَحْيَابِهِ الْاَرْضَ بَعْدَمَوْتِهَا۔ (النحل: ۱٦)

(۱۷) لبثنا: لَبِثَ (س) لَبْثًا لِبَاثَةً و لُبَاثًا بمعنی ٹھہرنا و اقامت کرنا. يُقَالُ لَبِثَ بِالْمَكَانِ . اس نے مکان میں اقامت کی۔ قاعدہ: جو لفظ باب سمع سے آتا ہے تو لازمی اس کا مصدر متحرک العین ہوتا ہے۔ قال تعالٰی: فَمَالَبِثَ اَنْ جَاءَ بِعِجْلٍ حَنِيْذٍ (ہود)۔

(۱۸) بُرْهَةٌ: (بالضم والفتح) بمعنی زمانہ قلیل کے ہیں یا مطلق زمانہ خواہ کم ہو یا زیادہ ہو۔ لیکن تحقیق یہ ہے کہ اس کے معنی مدت طویل کے بھی آتے ہیں، والجمعُ بُرَهٌ وبُرْهَاتٌ۔ اور "مُدَدٌ"، "بُرْهَةٌ" سے عام ہے کیونکہ مدت کا استعمال قلیل و کثیر دونوں کیلئے ہوتا ہے، بَرِهَ (س) بَرَهًا، بمعنی بیماری کے بعد جسم کا اصلی حالت پر آنا۔

☆......☆......☆

يُنْشِىءُ لِيْ كُلَّ يَوْمٍ نُزْهَةً. وَيَدْرَأُ عَنْ قَلْبِيْ شُبْهَةً، اِلٰى اَنْ جَدَحَتْ لَهُ يَدُ الْاَمْلَاقِ كَأْسَ الْفِرَاقِ وَاَغْرَاهُ عَدَمُ الْعُرَاقِ.

ترجمہ:۔ پیدا کرتا تھا وہ میرے لئے ہر دن ایک نئی تازگی۔ اور دور کرتا تھا میرے دل سے شبہات کو، یہاں تک کہ ملا دیا اس کیلئے مفلسی کے ہاتھ نے فراق کا پیالہ۔ (یہاں تک کہ تنگدستی نے جدائی کا پیالہ تیار کیا) اور بھڑکایا ہے اس کو خالی ہڈی کے نہ ہونے نے۔ (یعنی خالی ہڈی تک بھی محتاجی نے اس کو آمادہ کرلیا)۔

(۱) يُنْشِىءُ: اِنْشَاءٌ مصدر سے از افعال۔ پیدا کرنا، نَشَأَ (ف، ك) سے نو پیدا ہونا، زندہ ہونا۔ وَقَالَ تَعَالٰی: وَيُنْشِىءُ السَّحَابَ الثِّقَالَ۔ (الرعد)

(۲) نُزْهَةٌ: بمعنی بے عیب ہونا، دور ہونا، پاکیزگی، تازگی، خوشی. يقال فلان نزه، یعنی وہ بری عادتوں سے دور ہے۔ اب اس کے معنی فائدے اور پاکیزگی کے ہوگئے ہیں. ومنه التَّنَزُّهُ بمعنی باغ میں سیر کرنیکے ہیں اور نَزِهَ (س، ك) نَزَاهَةً و نَزَاهِيَةً، بمعنی عیب سے پاک ہونا، بری بات سے بچنا، پاکدامن ہونا۔

(۳) يَدْرَأُ: از (ف) اس کا مصدر "دَرْءٌ، و دَرْءَةٌ" ہے بمعنی دفع کرنا دور کرنا، یا سختی سے دور کرنا۔ وفی التنزیل: ويدرؤ اعنها العذاب ان تشهد اربع شهادات بالله. (النور)

(۴) شُبْهَةٌ: (بضم الشين) اس کی جمع شُبَهٌ و شُبْهَاتٌ آتی ہیں (بفتح الباء وضم الباء وسكون الباء) اور یہ مفعول ہے تینوں

حالتوں میں یَدْرَأ کا۔ شبہ بمعنی تشبیہ دینا تفعیل سے یا مشابہ بنانا۔ تشبہ تفعل سے بمعنی مشابہ وہم شکل ہونا۔ اِشْتِبہ افتعال سے شک کرنا.

قال تعالیٰ: وماقتلوہ وماصلبوہ ولکن شبہ لہ۔(النساء)

(۵) جَدَحَتْ: از (ف) جَدَحًا بمعنی خاص ستوؤں کو دودھ یا پانی میں ملانے کے ہیں۔ گوندھنا یا خلط ملط کرنا، یا مخلوط ہو جانا. ومنہُ الْمِجْدَحُ: وہ آلہ جس سے ستو ملائے جائیں، ستارہ۔ **کمافی الحدیث: اِنْزِلْ فَاجْدَحْ لَنَا.** (مسلم)

(۶) اِمْلاق: بمعنی تنگدست ہونا، فقیری محتاج ہونا۔ **وفی القران: لاتقتلوا اولادکم خشیۃ املاق** ۔(بنی اسرائیل) ازافعال نرم کر لینا اس کا مجرد مَلَقَۃٌ بمعنی سخت پتھر گویا مفلس بھی مثل سخت پتھر کے ہوتا ہے، اس سے کسی کو فیض نہیں پہنچتا۔ یا یہ مَلَقٌ (بفتح اللام) سے ماخوذ ہے بمعنی کشادہ زمین چونکہ مفلس بھی کھلی زمین پر پڑا رہتا ہے، مَلَقَ (ن) نرم ہونا، اور تملق تفعل سے بمعنی چاپلوسی کرنا۔ کیونکہ یہاں بھی اپنے کو دوسروں کے سامنے نرم کر دیا جاتا ہے اگر فقیر کے معنی ہوں تو (س) سے ہے۔

(۷) کَأسٌ: (مؤنث) شراب سے بھرا ہوا پیالہ **والجمع کُؤُسٌ واَکْؤُسٌ کَاَسَاتٌ وکِئَاسٌ۔ کمافی القران: وَکَاْسٍ مِنْ مَعِیْنٍ**۔ (الواقعہ) یا وہ پیالہ جس میں کچھ نہ کچھ ہو، خالی نہ ہو، اور خالی پیالہ کو ''زجاجہ'' کہتے ہیں اور ''کَاس'' شراب کو بھی کہتے ہیں. **کَاسَ یکوس** (ن) **کَوْسًا. البعیرُ** بمعنی اونٹ کا ایک ٹانگ میں زخم کی وجہ سے تین ٹانگوں پر چلنا۔

(۸) الفِرَاق: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے **ای المفارقۃ. ومنہ التفریق** ہے۔ (ن، ض) فَرْقًا بمعنی جدا کرنا، فرق کرنا. (س) فَرَقًا بمعنی گھبرانا، ڈرنا۔ فَرَّقَ تفعیل۔ جدا کر دینا، ڈرانا، منتشر کرنا۔ تفرق منتشر ہونا، برباد ہونا۔ فراق بمعنی اختیار، خصوصیت **وَالْجمعُ فُرُوْقٌ.** فِرَاقٌ روانگی، فریق جماعت۔ **قَالَ تعَالیٰ: ھٰذَا فِرَاقُ بَیْنِیْ وَبَیْنِکَ.** (الکھف)

(۹) اَغْوَاہُ: یہ اِغْوَاءٌ مصدر سے ہے بمعنی برانگیختہ کرنا، ازافعال۔ اور مجرد (س) غَوِیَ بمعنی فریفتہ ہونا، اور (ن) سے چمٹ جانا۔ اور سمع سے برانگیختہ ہونا، ابھارنا بھی آتا ہے۔

(۱۰) عُدْمٌ: (بفتح العین وضمہا) بمعنی گم ہونا، فقدان ہونا، اور یہ عَدَمٌ، عَدَمُ، عُدْمٌ اور رُعُدْمٌ بمعنی گم ہونا، فقدان ہونا، عَدِمَ (س) عُدْمًا وعَدَمًا بمعنی گم ہونا۔ اور افعال سے اِعْدام بمعنی فقیر ہو جانا اور عدیم نظیر جمع عُدَمَاءُ. عدم اور فقد میں فرق: دونوں کے معنی کسی چیز کے موجود نہ رہنے کے ہیں پھر دونوں میں فرق یوں بیان کیا جاتا ہے کہ فقد کا اطلاق عام ہے، چاہے کوئی چیز شروع سے نہ ہو یا بعد میں وجود نہ رہے اور عدم اس چیز کو کہتے ہیں جو شروع سے وجود ہی نہ ہو۔ خلاصہ: یہ نکلا کہ فقد عام ہے اور عدم خاص ہے۔

(۱۱) اَلْعُرَاق: (بضم العین) عَرْقٌ کی جمع ہے یعنی وہ ہڈی جس پر گوشت نہ رہا ہو یا بہت بارش. عَرَقَ یَعْرُقُ (ن) عَرْقًا ومَعْرُوقًا بمعنی ہڈی کا کل گوشت کھا لینا۔ اور عُرَاقٌ (بضم العین) بمعنی نطفہ اور زیادہ بارش کے بھی آتے ہیں اور عِراق (بکسر العین) ایک مشہور ملک کا نام ہے، بعض نے عراق کو جمع کہا ہے لیکن یہ صحیح نہیں کیونکہ فعال کے وزن پر جمع نہیں آتی۔ عراق وہ ملک جو طولاً، عبادان سے موصل تک ہے اور عرضًا قادسیہ سے حلوان تک پھیلا ہوا ہے۔

☆......☆......☆

بِتَطْلِیْقِ الْعِرَاقِ وَلَفَظَتُهُ مَعَاوِزُ الْاِرْفَاقِ اِلٰی مَفَاوِزِ الْاٰفَاقِ وَنَظَمَهُ فِیْ سِلْكِ الرِّفَاقِ.

ترجمہ:۔عراق چھوڑنے پر۔اور پھینک دیا ہے اس کو (معدومیٔ سہولت نے) نفع نہ ہونے نے۔اطراف کے جنگلوں کی طرف یا دنیا کے جنگلوں کی طرف۔اور پرو دیا ہے اس کو مسافروں کی لڑی میں۔

(۱)تَطْلِیْقٌ: یہ تفعیل کا مصدر ہے بمعنی چھوڑ دینا۔ یقال: طلقت القوم ای ترکتها. یہ اکثر (ك) سے آتا ہے اور (ن) سے بھی آتا ہے مگر کم۔قَالَ تَعَالٰی: وَاِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَاءَ۔(البقرہ)

(۲)اَلْعِرَاقُ۔یہ ایک شہر کا نام ہے کما فی الحدیث: اِنَّهُ علیه السلام وَقَّتَ لاهلِ الْعِرَاقِ ذاتَ عِرْقٍ۔

(۳)لَفَظَتُهُ: لفظ مصدر ہے از (ض) بمعنی پھینک دینا۔قَالَ تَعَالٰی: مَایَلْفِظُ مِنْ قَوْلٍ اِلَّا لَدَیْهِ رَقِیْبٌ عَتِیْدٌ۔(ق)

(۴)مُعَاوِزُ: یہ مَعْوَزٌ کی جمع ہے اس کے معنی ہے ضرورت کے وقت نہ ملنا یا یہ مَعْوَزٌ مصدر میمی کی جمع ہے بمعنی مطلق ناکامیابی اور (س) سے اس کے معنی کمیاب ہونا، معدوم ہونے کے آتے ہیں اور یہاں پر مراد بدحالی، اور تنگدستی ہے۔عَازَ یَعُوْزُ (ن) عَوْزًا بمعنی محتاج ہونا۔ اور مُعاوِزٌ، مُعاوِزَةٌ، مِعْوَزَةٌ بمعنی پھٹا پرانا کپڑا، یا ہر وہ کپڑا جس سے دوسرے کپڑے کی حفاظت کی جائے والجمع مُعَاوِزٌ و مُعاوِزَةٌ.

(۵)اِرْفَاقِ: افعال سے مدد کرنا اس کا صلہ "لام وعلیٰ" کے ساتھ آتا ہے "رِفْقٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی نفع دینا یا اٹھانا، یا رفیق سے ماخوذ ہے بمعنی رفیق بنانا اور رِفْقٌ یہ عنف کی ضد ہے اور اِرْفَاقٌ بمعنی اعانت (ن) رِفْقًا بمعنی نفع پہونچانا، اور (ك) رِفَاقَةً، بمعنی رفیق ہونا اور (س) رَفَقًا مِرْفَقًا بمعنی نرمی و مہربانی کرنا و نرم ہونا۔وفی الحدیث: ماکان الرفق فی شیء اِلَّا زَانَهُ.

(۶)مَفَاوِزُ: یہ مَفَاوِزَةٌ کی جمع ہے بمعنی جنگل اور یہ فَوْزٌ سے ماخوذ ہے اس کے اصل معنی کامیاب ہونے، ہلاک ہونے کے ہیں چونکہ جنگل میں ہلاکت و کامیابی دونوں کے سامان موجود ہوتے ہیں والجمع مَفَازَاتٌ. قال تعالٰی: فلا تحسبنهم بمفازة من العذاب. (الآیة). فَازَ یَفُوْزُ (ن) فَوْزًا بمعنی کامیاب ہونا.

(۷)اٰفَاقٌ: یہ جمع ہے افق کی بمعنی کنارہ آسمان یا اطراف از (ض) قَالَ تَعَالٰی: سنریهم آیاتنا فی الاٰفاق ۔(حم السجدہ) اس کی جمع اُفُقٌ بھی ہے۔اَفَقَ (ض) اَفْقًا بمعنی آفاق میں گھومنا۔

(۸)نَظَمَهٗ: یہ نظم سے ہے از (ض) بمعنی موتی پرونا، نظام وہ دھاگہ ہے جس میں موتی پروئے جاتے ہیں اس کی جمع نُظُمٌ آتی ہے مثل کتب اور یہ متعدی بغیر حرف جر کے ہوتا ہے۔

(۹)سِلْكٌ: وہ دھاگہ جس میں موتی پروئے جاتے ہیں خواہ بالفعل ہو یا نہ ہو اور "سلك الرفاق" سے مراد وہ راستہ ہے جس میں چلتے وقت پروئے جاتے ہوں۔اور "خَیْطٌ" مطلق دھاگہ کو کہتے ہیں اور "سمط" وہ دھاگہ ہے جس میں موتی بالفعل موجود ہوں اور "سِلْكٌ" یہ سِلْكَةٌ کی جمع ہے اور جمع الجمع اَسْلَاك یا سُلُوْك آتی ہیں از (ن) بمعنی داخل ہونا، اتباع کرنا۔

(۱۰)اَلرِّفَاقُ: یہ رُفْقَةٌ یا رفیق کی جمع ہے بمعنی وہ دوست جو ہمراہ ہو یہاں مراد مسافر ہے۔اس کی جمع رُفَقَاءُ. رَفُقَ (ك) رَفْقًا بمعنی نفع پہنچانا، اور (س) سے بمعنی رحم کرنا، نرمی کرنا. قال تعالٰی: وَالشُّهَدَاءِ وَالصَّالِحِیْنَ ج وَحَسُنَ اُولٰئِكَ رَفِیْقًا.

خُفُوْقُ رَأیَةِ الْإِخْفَاقِ فَشَحَذَ لِلرِّحْلَةِ غِرَارَ عَزْمَتِهٖ وَظَعَنَ یَقْتَادُ الْقَلْبَ بِاَزِمَّتِہٖ.

ترجمہ:۔ نامرادی کے جھنڈے کی حرکت نے (بدبختی نے) پس تیز کیا اس نے کوچ کے واسطے ارادے کی دھار کو۔ اور روانہ ہوگیا وہ اس حال میں کہ کھینچتا تھا ہر شخص کے دل کو اپنی لگام سے (محبت کی انگلیوں سے)۔

(۱)خُفُوْق: بمعنی حرکت کرنا، ڈورنا، ہلنا، غروب ہونا، ڈوب جانا، طلوع ہونا. من الاضداد. از (ن، ض) خَفْقًا و خُفُوْقًا خَفَقَانًا. یقال اخْفَق الصیاد. جب صیاد نا کام رہے۔ اور ضرب سے بمعنی مضطرب ہونا، بے قرار ہونا، گھبرانا۔

(۲) رَأیَة: بمعنی جھنڈا و نشان والجمع رَایَاتٌ اور رائی جو لِوَاءٌ سے بڑا ہوتا ہے، کیونکہ لِوَاءٌ چھوٹے جھنڈے کو کہتے ہیں لِواء اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ لپیٹ لیا جاتا ہے۔ اور باب افعال سے بمعنی جھنڈا گاڑنا۔

(۳) اَلْإِخْفَاق: نامرادی یہ مصدر ہے از افعال بمعنی محروم ہونا اور نقصان میں رہنا۔ اس کا مجرد (ض) سے ہے۔

(۴) فَشَحَذَ: از (ف) شَحْذًا بمعنی چھری کا تیز کرنا۔ شَحِذٌ. وہ پتھر جس پر چھری تیز کی جائے۔ شَحِیْذٌ و شُحُوْذٌ. تیز چھری کو کہتے ہیں۔ یقال: شَحَذَالسِّکِّین شَحْذًا ۔ جب کہ وہ چھری کو تیز کرے، وفی الحدیث: هَلُمِّی الْمَدِیَةَ. مِشْحَذ بمعنی تیز کرنے کا آلہ والجمع مَشَاحِذُ.

(۵) رِحْلَةٌ: بمعنی ارتحال یعنی کوچ کرنا و چلے جانا از (ف) اور راحِل کی جمع رُحَلٌ آتی ہے۔ وفی التنزیل: رحلة الشتاء و الصیف. (قریش) اور ارْتِحَالٌ و تَرْحَلٌ کے معنی بھی کوچ کرنے کے ہیں۔ مجرد (ف) سے بمعنی ترک وطن کرنا، تفعیل سے کوچ کرانا۔

(۶) غِرَارٌ: یہ غِرٌ کی جمع ہے بمعنی تلوار یا نیزے کی دھار اور تیزی کو کہتے ہیں اور اس کی جمع اَغِرَةٌ آتی ہے ور جو جمع فِعْلَةٌ (بکسر الفاء) کے وزن پر ہو تو وہ افتعال کے معنی میں ہوتا ہے۔

(۷) عَزْمَتِهٖ: بمعنی پختہ ارادہ کرنا۔ از (ض) کمافی التنزیل: فَاِذَاعَزَمت فتوکل علی الله ۔ (ال عمران) عزمت علیه اور اعتزمت علیه ایک ہی معنی ہیں (ضرب، افتعال) بمعنی قصد مصمم ہے۔

(۸) ظَعَنَ: یہ، ظَعْنٌ مصدر ہے از (ف) بمعنی کوچ کرنے کے ہے ظَعَنٌ (بفتح العین و سکونها) دونوں طرح مستعمل ہے۔ کما فی القرآن: یوم ظعنکم ویوم اقامتکم ۔ (النحل) اس کے مصادر ظَعْنًا و ظَعَنًا و ظُعُوْنًا و مَظْعَنًا ہیں۔ چلنا، کوچ کرنا، اور ظَعِیْنَة: وہ عورت ہے جو ہودج پر بیٹھ کر کوچ کرتی ہو۔

(۹) یَقْتَادُ: یہ، اِقْتِیَادٌ مصدر ہے از افتعال یہ لازمی و متعدی دونوں مستعمل ہے بمعنی اونٹ کو کھینچنا یا لگام کھینچنا، اور اونٹ کی ناک میں جو لکڑی داخل کرتے ہیں اس کو بُرَة کہتے ہیں اور اسکے قریب جو چھوٹا سا دھاگہ ہوتا ہے۔ اس کو مِقْوَد کہتے ہیں اور بڑی مہار کو زِمَامَة کہتے ہیں اور "یقتادُالقلب" یہ حال ہے، ظعنٌ کی ضمیر سے، اور (ن) سے بمعنی آگے سے کھینچنا۔ و بمعنی قصاص لینا (س) سے بمعنی گردن دراز ہونا۔ اور یقتاد القلب میں "القَلْبَ" کے الف لام، عوض مضاف الیه ہے ای قلبی یا یہاں قلب بمعنی قلوب کے ہے۔

(۱۰) بِاَزِمَّتِهٖ: یہاں باء استعانت کیلئے ہے، یہ زمام کی جمع ہے بمعنی نکیل، لگام، مہار، باگ از (ن) بمعنی باندھنا، مضبوط باندھنا. زَمَّ

الْجِمَالَ نکیل ڈالی۔ یقال زمَّتِ الناقۃُ اذاعقلت علیہاالزمام. اَزِمَّتِہٖ کی ضمیر ظَعَنَ فاعل کی طرف راجع ہے۔ اَلْقَلْبُ میں قلب، قلبی کے معنی میں ہے اور اس پر یہ اشکال وارد ہوتا ہے کہ ایک اونٹ کیلئے ایک رسی ہوتی ہے پھر مصنفؒ یہاں جمع کیوں لائے؟ تو جواب یہ ہے کہ اپنے دل کو بہت سے اونٹوں سے تشبیہ دی ہے یا قلب یہ قلوب کے معنی میں ہے اور ازمۃ کی ضمیر قلب کی طرف راجع ہے تو اس وقت یہ معنی ہونگے کہ وہ کھینچتا تھا لوگوں کے دل کو ان کی بالوں (رسیوں) کے ساتھ:

☆......☆......☆

(۳) فَمَارَاقَنِیْ مَنْ لَاقَنِیْ بَعْدَ بُعْدِہٖ ۔۔۔ وَلَاشَاقَنِیْ مَنْ سَاقَنِیْ لِوِصَالِہٖ

(٤) وَلَالَاحَ مُذْ نَدَّ نِدٌّ لِفَضْلِہٖ ۔۔۔ وَلَاذُوْ خِلَالٍ حَازَ مِثْلَ خِلَالِہٖ

ترجمہ:۔ (۳) پس نہ تعجب میں ڈال سکا مجھے جس نے بھی ملاقات کی اس کے جانے کے بعد۔ اور نہ مجھے شوق میں ڈال سکا جس نے بھی ہنکایا (طلب کیا) کسی شخص کی ملاقات و ہمنشینی کیلئے۔ (۴) اور نہیں ظاہر ہوا میرے لئے کوئی شخص جب وہ چلا گیا اس جیسا فضیلت والا۔ اور نہ کوئی ایسا دوستیوں والا ظاہر ہوا کہ جس نے اس جیسی خصلتیں جمع کی ہوں۔

(۱) رَاقَنِیْ: از (ن) رَوْقًا و رَوْقَانًا مصدر ہیں یہ اجوف واوی ہے بمعنی تعجب میں ڈالنا، پسند آنا، خوشگوار ہونا و صاف ہونا۔ یہ متعدی بنفسہٖ آتا ہے۔ یقال راقنی الشیء روقا یعنی تعجب میں ڈالنا۔ اس کی جمع رُوْقٌ و رُوْقَۃٌ ہیں۔ اور لاقنی و راقنی کا تعلق تنازع فعلین سے ہیں۔

(۲) لَاقَنِیْ: لَاقَ (ض) لَیْقًا و لَیَاقًا و لَیَاقَۃً و لَیْقَانًا بمعنی پناہ پکڑنا، لازم پکڑنا، سمٹ جانا، مل جانا۔ یہاں اس کے معنی ملنے کے نہیں ہیں، کیونکہ ملنے کے معنی میں آتا ہے تو یہ (س) سے آتا ہے جو کہ ناقص ہے اور اس جگہ اجوف ہے، لہذا اس کے معنی انصاف کے ہوں گے۔ اور یہ (ض) سے آتا ہے یائی ہے بمعنی روکنا۔

(۳) بُعْدَ: از کرم بَعُدًا، بمعنی دور ہونا، مرنا، اور (س) بَعَدًا بمعنی دور ہونا۔ جو قرب کی ضد ہے: للہ الامر من قبل و من بعد. اور بُعد کے معنی دوری و ہلاکت کے بھی ہے. کمافی التنزیل: اَلَابُعْداً لِمَدْیَنَ کمابعدت ثمود (ہود) اور بُعْدٌ بمعنی جدائی ہے۔

(۴) شَاقَ: (ن) شَوْقًا بمعنی شوق میں ڈالنا۔ ومنہ الشائق بمعنی معشوق یا مشتاق۔ اور یہ (ن) سے اجوف واوی ہے۔ اور متعدی بنفسہ ہے اور یہ اجوف یائی بھی آتا ہے۔ اور شائق لغت کے اعتبار سے عاشق کو نہیں کہتے ہیں، محاورہ میں اس کے معنی میں لینا صحیح ہے اور شوق کے معنی کسی چیز کی خواہش دل میں پیدا ہو. قال تَعَالٰی: این شرکائی الذین کنتم تشاقون فیہم.

(۵) سَاقَنِیْ: یہ سَوْقٌ مصدر سے ہے بمعنی پیچھے سے کھینچنا، ہنکانا و چلانا وَمِنْہُ السُّوْقُ. کیونکہ لوگ بازار کی طرف اپنا سامان ہنکا کر لے جاتے ہیں۔ اس لئے اس کو سوق کہتے ہیں۔ قَالَ تَعَالٰی: وَسِیْقَ الَّذِیْنَ اتَّقَوْا رَبَّھُمْ اِلَی الْجَنَّۃِ زُمَرًا۔ (الزمر)

(۶) لِوِصَالِہٖ: وَصَلَ (ض) وِصَالًا بمعنی ملنا و ملانا۔ یہ قطع کی ضد ہے اور لِوِصَالِہٖ میں بھی تنازع فعلین ہے۔ قال تَعَالٰی: فما کان لشرکائہم فلایصل الی اللہ۔ (انعام)

(۷)لَاحَ: یَلُوْحُ(ن) لَوْحًا بمعنی ظاہر ہونا وچمکنا. یقال: لاح الرجل لوحا. ای برز وظهر ولاحَ.

(۸)نَدَّ: از (ض) بمعنی اونٹ کا بھاگ جانا. یقال ندا البعیر، وندت الابل. اس کے مصادر نَدًّا ونَدِیْدًا ونُدُوْدًا آتے ہیں اور نِدٌّ (بالکسر) کی جمع اَنْدَادٌ آتی ہے بمعنی مماثل، نظیر، مثل، قوله تعالیٰ: ومن الناس من یتخذمن دون الله اندادا۔(البقرہ)

(۹)لِفَضْلِهِ: الفضل بمعنی العلم و الفضیلة (ن). قوله تعالیٰ: ولایأتل اولو الفضل.

(۱۰)خِلَالٌ: یہ عطف ہے "نَدَّ" پر یہ خُلَّةٌ کی جمع ہے بمعنی دوستی یا خَلَّةٌ (بالفتح) کی جمع ہے بمعنی خصلت۔ یا خِلَّةٌ کی جمع ہے بمعنی محتاج ہونا، دوستی کرنا، اس کے معنی تلوار کے بھی آتے ہیں، دوستی معنی ہو تو جمع خِلَالٌ و خِلَلٌ ہیں، اگر خصلت ہو تو جمع خُلَالٌ یا خِلَلٌ ہے بھائی چارہ۔ جمع اس کی خِلَلٌ و خِلَالٌ. ومنه خَلِیلٌ بمعنی خالص دوست والجمع اَخِلَّاءُ، وخُلَّانٌ. قالَ تعالیٰ: واتخذالله ابراهیم خلیلا (النساء) اور خُلٌّ دوست جمع اَخِلَّاءُ (ن، ض) سے خَلًّا و خُلُوْلٌ دبلا ہونا. اور تفعل سے تخلل بمعنی درمیان سے نکلنا۔ اختلال. افتعال سے خرابی آنا کمزوری آنا۔ تفعیل سے سرکہ بنانا، خلال کرنا۔ افعال سے کسی کام میں ڈالنا۔

(۱۱)حَازَ: بمعنی جمع کرنا۔ اصل میں "حَوْزٌ" تھا (ن) حَوْزًا و حِیَازَة بمعنی ملانا، جمع کرنا۔ اگر یائی ہو تو معنی اونٹ کے شدت سے تھکنے کے آتے ہیں. اِحْتِیَاز بمعنی اپنے لئے جمع کرنا. کقوله تعالیٰ: اومتحیز اِلٰی فئةٍ ۔(انفال)

(۱۲)خِلَالِهِ: یہ خَلَّةٌ (بالفتح) کی جمع ہے بمعنی خصلت یا دوستی کرنا والجمع خلال خلل. قدمر تحقیقه.

☆......☆......☆

وَاسْتَسَرَّ عَنِّیْ حِیْنًا لَا اَعْرِفُ لَهُ عَرِیْنًا وَلَا اَجِدُعَنْهُ مُبِیْنًا فَلَمَّا اُبْتُ مِنْ غُرْبَتِیْ اِلٰی مَنْبَتِ شُعْبَتِیْ.

ترجمہ:۔ اور وہ ایک عرصہ دراز تک مجھ سے ایسا پوشیدہ رہا کہ میں اس کا مکان (بن) بھی نہ جانتا تھا۔ نہ کوئی ایسا شخص پاتا تھا جو اس کی خبر دینے والا ہو۔ پس جب میں اپنے سفر سے واپس اپنے وطن کی طرف لوٹا۔

(۱)وَاسْتَسَرَّ: بمعنی بہت زیادہ چھپنا "س، ت" طلب کیلئے نہیں، مبالغہ کیلئے ہے یہ ماخوذ ہے سِرٌّ سے بمعنی چھپنا، سر جہاں بھی ہوگا پوشیدگی کے معنی پائے جائیں گے۔ یعنی بہت زیادہ پوشیدہ ہوا، سَرَّ (ن) سُرُوْرًا بمعنی خوش کرنا، خوش ہونا. سِرٌّ، راز جمع اَسْرَارٌ. سَرِیْرٌ: چارپائی، تخت والجمع سَرَائِرُ. مِسَرَّة: ٹیلی فون جم۔ سُرَرٌ۔ ہتھیلی کے خطوط ونشان سِرَارٌ پیشانی کے خطوط ہیں سَرَّاءُ۔ خوشی وخوشحالی، شادمانی. قَالَ تعالیٰ: یَوْمَ تُبْلَی السَّرَائِرُ ۔(الطارق)

(۲)حِیْنًا: کے اندر تنوین تعظیم کیلئے ہے بمعنی مطلق زمانہ یا مطلق وقت جمع احیان ہے وجمع الجمع احائین آتی ہے از (ض) بمعنی قریب ہونا۔ قوله تعالیٰ: هَلْ اَتیٰ علی الانسان حین من الدهر ۔(الدہر)

(۳)اَعْرِفُ: بمعنی علم و معرفت از (ض) یا معرفت سے مراد وہ علم ہے جو مسبوق بالعدم ہو، قدمر تحقیقه۔

(۴)عَرِیْنٌ: کی جمع عُرُنٌ مثل عُنُقٌ آتی ہے (ن، ض) عَرْنًا السهم یعنی تیروں کو ترتیب سے رکھنا اور عَرِیْنَة کی جمع عَرَائِنُ بمعنی شیر کی جھاڑی جس میں شیر بھی موجود ہوں اور معلوم نہ ہو۔ یہاں مراد مکان ہے اور عَرِیْن کے معنی گھر کے صحن کے بھی آتے ہیں۔ اور

غابہ، اس جنگل کو کہتے ہیں جس میں شیر چھپ سکے اور معلوم نہ ہو۔ اور ہرن کی جھاڑی کو" کناسؔ " کہتے ہیں۔

(۵) اَجِدُ: وِجْدانٌ (ض) سے واحد متکلم ہے، قَالَ تعالیٰ: او اجد علی النار هُدیٰ۔ (طٰہ)

(۶) مُبِیْنًا: اسم فاعل ہے از افعال بمعنی ظاہر کرنے والا اس کا مصدر اِبَانَۃٌ آتا ہے، مجرد (ض) سے ہے بمعنی مافی الضمیر کو بیان کرنا. قوله تعالیٰ: انی اذاً لفی ضلال مبین.

(۷) اُبْتُ: بروزن قلت۔ اس کا مصدر "اَوْبٌ " ہے بمعنی مطلق رجوع کرنا اور عود کے معنی ہے اعلیٰ سے ادنیٰ کی طرف رجوع کرنا، از (ن) اَوْبًا مَآبًا بمعنی واپس ہونا۔ یقال: آب الی الشیء ای رجع اَوْبًا و اِیَابًا اس کے مصادر ہیں والجمع آئِبُونَ. اُوَّابٌ و اُیَّابٌ بمعنی مرجع. کمافی الحدیث: آئِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُوْنَ لِرَبِّنَا حَامِدُوْنَ. ومنه مآب بمعنی مرجع۔ وفی التنزیل: ان الینا ایابهم۔ (الغاشیة)

(۸) فَلَمَّا: سیبویہ نے کہا ہے کہ تمام کلموں میں عجیب تر کلمہ "فَلَمَّا" ہے، یہ اسم پر داخل ہونے سے مستثنیٰ ہوتا ہے، غرضیکہ اس کی حالت بدلتی رہتی ہے، جیسے: فَلَمَّا اَنْ جَاءَ الْبَشِیْرُ۔ (یوسف)

(۹) غُرْبَۃٌ: وغُرْبٌ و اغْتِرابٌ کے معنی سفر کے ہیں اور تغریب کے معنی جلاوطن کرنے کے ہیں۔ غَرَبَ (ن) غُرُوْبًا بمعنی سفر کرنا، اغتراب کے بھی یہی معنی ہے۔

(۱۰) مَنْبِتٌ: (بفتح المیم و کسرها) . ای موضع النبات بمعنی اُگنے کی جگہ۔ یقال نَبَتَ (ن) نَبْتًا و نَبَاتًا یعنی وہ چیز اُگی اور زمین سے نکلی اور مِنْبَت (بالکسر) خلاف قیاس ہے ورنہ (بفتح الباء) آنا چاہیئے افعال سے اِنْبات بمعنی اُگانا. کمافی القرآن: تنبت بالدهن۔ (المؤمنون)

(۱۱) شُعْبَۃ: بمعنی گروہ، فرقہ، خواہ کسی چیز کا ہو، درخت کی شاخیں، پہاڑ کی گھاٹی. والجمع شُعَبٌ و شِعَابٌ یہ واحد ہے بمعنی قبیلہ و شاخ یہاں مراد وطن ہے۔ شَعَبَ (ف) شَعْبًا. یقال شَعَبَ الشیء یعنی چیز کو جمع کیا، پراگندہ کیا، درست کیا، فاسد کیا، یہ من الاضداد ہے (بضم الشین) بمعنی شاخ جمع اَشْعَابٌ، و شِعَبٌ ہیں اور شعب کے اصلی معنی ہے جمع کرنا، و متفرق کرنا۔ اصلاح و افساد کے معنی ہیں. من الاضداد. کمافی الحدیث: الحیاء شعبة من الایمان. (س) سے بھی آتا ہے، افعال و تفعل سے بمعنی ہمیشہ کیلئے جدا ہونا۔ اور "منبت شعب" سے مراد وطن ہے۔

☆......☆......☆

حَضَرْتُ دَارَ کُتُبِهَا الَّتِیْ هِیَ مُنْتَدیٰ اَلْمُتَاَدِّبِیْنَ وَمُلْتَقَی الْقَاطِنِیْنَ مِنْهُمْ وَالْمُتَغَرِّبِیْنَ فَدَخَلَ ذُوْلِحْیَةٍ کَثَّةٍ وَهَیْئَةٍ رَثَّةٍ.

ترجمہ:۔ تو حاضر ہوا میں ایسے کتب خانہ میں جو ادیبوں کی مجلس اور مقیموں اور مسافروں کی ملاقات کی جگہ تھی۔ (تو میں نے دیکھا کہ) پس داخل ہوا ایک گھنی داڑھی والا شخص پراگندہ حالت میں۔

(۱) حَضَرْتُ: اس کا مصدر حضور ہے بمعنی حاضر ہونا۔ یہ جواب لَمّا ہے۔ یہ غَیْبٌ و غَیْبَۃٌ کی ضد ہے۔ یقال: حَضَرَ (ن) حُضُوْرًا وَحَضَارَۃً یعنی وہ حاضر ہوا۔ یہ لازم بھی ہے اور متعدی بھی ہے۔ اِحْضَار بمعنی حاضر کرنا از افعال۔ اور (س، ک) سے بھی آتا ہے بمعنی حاضر ہونا. کمافی القرآن: واذاحضر القسمة۔(النساء) اور (س) جو آتا ہے وہ غیر فصیح ہے۔

(۲) دَارَ کُتُبِھَا: دار یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے لیکن بطور مؤنث زیادہ استعمال ہے، بمعنی گھر و مسکن۔ دَرَّ (ض) دَرًّا. وجھہ بمعنی بیماری کے بعد نکھرنا، (ض) دَرِیْرًا۔ تیز دوڑنا۔ والجمع دُوْرٌ، اَدْوُرٌ، اَدْوِرَۃٌ، اَدْوَارٌ، دِیَارٌ، و دِیَارَۃٌ و دِیَارَاتٌ وَدَارَۃٌ۔ والدار اخص معناها المحل. دار کتبھا سے بعضوں سے "مدرمۃ العلم" مراد لیا ہے اور بعضوں نے کتب خانہ مراد لیا ہے۔ کَمَاقَالَ تَعَالٰی: ولنعم دار المتقین.

(۳) مُنْتَدٰی: مجلس۔ افتعال سے یہ صیغہ اسم ظرف ہے بمعنی ادباء کی مجلس یا ادباء کا جائے اجتماع والجمع منتدیات. واصلہ ندا القوم ندوا. آدمیوں کا جمع ہونا، مجلس میں حاضر ہونا اور (ک) سے بمعنی شبنم، تری، سخاوت. اجتمع انتداء مصدر سے بمعنی اجتماع. ندوت القوم. ای جمعتھم فی النادی. یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے، نَدْوَۃٌ جماعت، جمع نَدَوَاتٌ ہے۔ ماخوذ "ندی" سے ہے بمعنی جمع ہونا و منہ نادیۃ بمعنی مجلس، محفل. قال تعالٰی: وتأتون فی نادیکم المنکر. (العنکبوت)

(۴) اَلْمُتَاَدِّبِیْنَ: یہ جمع ہے متادب کی بمعنی بڑا ادیب، ادب سے ماخوذ ہے، قدمر تحقیقہ۔

(۵) مُلْتَقٰی: اس کا اسم ظرف یا مصدر میمی دونوں ہوسکتے ہیں بمعنی ملاقات، موضع ملاقات یا جائے ملاقات۔ و اصلہ لقی فلان فلانا. اللقاء مقابلة الشیء و مصاوفته: کمافی الحدیث: من احب لقاء الله احب الله لقائه و من کرہ لقاء الله کرہ الله لقائه. مجرد (س) لِقَاءً، لِقَاءَۃً، لِقَایَۃً، لِقْیَانًا، لِقْیَانَۃً، لُقِیًّا، لِقِیًّا، لُقْیَۃً، لِقْیَۃً، لُقًی مصادر ہیں۔ بمعنی ملاقات کرنا، ملنا۔ مفاعلہ سے لاقٰی یلاقی مُلَاقَاۃً، لِقَاءً۔ ملاقات کرنا، مقابل ہونا۔

(۶) اَلْقَاطِنِیْنَ: یہ، قَاطِنٌ کی جمع ہے بمعنی مقیم ہونا. قَطَنَ (ن) قُطُوْنًا بمعنی اقامت کرنا، ٹھہرنا اور قاطن کی جمع قُطَّانٌ و قَطِیْنٌ ہے۔ کمافی الحدیث الافاضة: نحن قطین الله.

(۷) اَلْمُتَغَرِّبِیْنَ: یہ، غُرْبَۃٌ یا تَغَرُّب سے مشتق ہے بمعنی مسافرت۔ اور متغربین یہ جمع ہے مُتغرّب کی بمعنی مسافر، پردیسی، غَرُبَ (ك) غَرَابَۃً۔ نادر ہونا۔

(۸) فَدَخَلَ: بمعنی داخل ہوا۔ الدُّخُول مصدر سے بمعنی آنا، داخل ہونا. (ن) فادخلوا ابواب جھنم خالدین.

(۹) لِحْیَۃ: (بالکسر) بمعنی داڑھی والجمع لُحًی ولِحًی (بضم اللام و کسرھا) کمافی الحدیث: اُعْفُوا اللُّحٰی اور "لحیۃ" کے معنی اس جگہ کے بھی ہیں جہاں بال گھنے ہوں، اور نسبت کے وقت لحوی کہتے ہیں۔ اَلْحٰی ولِحْیانی بمعنی لمبی داڑھی والا۔ جب لحیہ میں یائے متکلم لگتی ہے تو لحیاتی ہوتا ہے. لحیتی نہیں ہوتا اور ذو لحیۃ میں تین مبالغے (۱) ذو (۲) تنوین (۳) کثۃ ہیں۔

(۱۰) کَثَّۃ: بمعنی گھنی و گنجان. یقال کث اللحیتہ. اس کی داڑھی گھنی ہوئی۔ کَثَّ (ض) کَثَاثَۃً و کُثُوْثَۃً بمعنی داڑھی کا کثیر ہونا و

گھنی ہونا۔ اور (س) کَثَثًا بمعنی غلیظ، وثخین اور گھنا ہونا۔

(۱۱) هَیْئَةٌ: بمعنی صورت وشکل کیفیت، حالت اور جمع هَیْئَاتٌ آتی ہے از (ض، ف، ک) مستعمل ہو۔ یاهیئةالعلم (علم ہیئت) یعنی وہ علم جس میں اجرام فلکی کے احوال سے بحث کی جاتی ہو۔ هَاءَ (ض) هَیءُ هِیاءً. (س) هَیُوَ (ك) هَیْئَاةً بمعنی حسن ہیئات ہونا۔ هَیاءَ (ف) سے مشاق ہونا۔ قال تعالیٰ: انی اخلق لکم من الطین کهیئة الطیر ۔(ال عمران)

(۱۲) رَثَّةٌ: بمعنی پرانا ہونا، رَثَاثٌ و رُثُوْثٌ مصدر ہے۔ رَثَّ (ض) رَثَاثَةٌ بمعنی پرانا ہونا۔

☆......☆......☆

فَسَلَّمَ عَلَى الْجُلَّاسِ وَجَلَسَ فِيْ أُخْرَيَاتِ النَّاسِ ثُمَّ اَخَذَ يُبْدِئُ مَافِيْ وِطَابِهٖ وَيُعْجِبُ الْحَاضِرِيْنَ بِفَصْلِ خِطَابِهٖ.

ترجمہ:۔ پس سلام کیا حاضرین مجلس پر۔ (بیٹھنے والوں پر) اور آخری صف میں بیٹھ گیا۔ (لوگوں کی) پھر ظاہر کرنے لگا جو کچھ اس کے مشکیزے میں تھا (دل میں) (مافی الضمیر) علوم ومعارف سے اور حاضرین کو تعجب میں ڈالنے لگا اپنے فصل خطاب سے۔

(۱) فَسَلَّمَ: تسلیم مصدر سے بمعنی سلام کرنا۔ از تفعیل اس کا مجرد (س) سے بمعنی صحیح وسالم ہونا. قال تعالیٰ: سلام علیکم بما صبرتم ۔(الرعد)

(۲) اَلْجُلَّاسُ: یہ جالس کی جمع ہے اور جلوس بھی جمع ہے۔ اور جَالِسُوْن بھی جمع ہے، جُلُوْسٌ سے مشتق ہے۔ اور جلیس بمعنی ہمنشیں اس کی جمع جُلَسَاءُ اور جُلَّاس آتی ہے جَلَسَ (ض) جُلُوْسًا یہ قیام کی ضد ہے یعنی بیٹھنا۔ قَالَ تَعَالٰی: واذاقیل لکم تفسحوا فی المجالس فافسحوا ۔(المجادلة)

(۳) اُخْرَیَاتٌ: یہ اُخریٰ کی جمع ہے بمعنی اطراف اور یہاں موصوف محذوف ہے، ای جماعات اخریات یاای فی جماعة اخریات الناس. اخرتأخیر تفعیل سے پیچھے کرنا، تأخر پیچھے رہنا. قَالَ تعالیٰ: وَلِیَ فِیْهَامَآرِبُ اُخْرٰی ۔(طٰه)

(۴) اَلنَّاسُ: بعضوں نے اس کی جمع الاُنَـاس کہی ہے یا اسم جمع ہے، کیونکہ یہ قاعدہ ہے کہ کسی وقت عوض اور معوض ایک جگہ جمع نہیں ہوتے ہیں. قوله تعالیٰ: قل اعوذ برب الناس.

(۵) اَخَذَ: افعال قلوب میں سے ہے جو شروع کے معنی میں ہے الاخذ پکڑنا از (ن) مہموز فاء ہے. قَالَ تَعَالٰی: وَكَذٰلِكَ اَخْذُرَبِّكَ اِذَااَخَذَالْقُرٰی ۔(هود)

(۶) یُبْدِئُ: ای یظهر. بَدَأَ (ن) بَدَاءً وبُدُوًّا بمعنی ظاہر ہونا۔ کمافی القراٰن: ثم بدالهم من بعدمالاراؤالآیات ۔(یوسف) ابداء افعال سے بمعنی ظاہر کرنا۔

(۷) وِطَابٌ: یہ، وَطَبٌ کی جمع ہے بمعنی مطلق مشک یا وہ مشکیزہ جس میں دودھ رکھا جاتا ہو۔ یہاں مراد ابوزید سروجی کا سینہ ہے، جو ظرف ہے علم وفضل کا۔ وعند بعض وطب چھوٹی مشک کو کہتے ہیں اور بعض کے نزدیک وہ مشک ہے جو بکری کی کھال کی ہو جس میں

دودھ رکھا جائے اس کی جمع اَوْطَـابٌ، اَوْطُبٌ آتی ہے۔ جمع الجمع اُوَاطِبُ اور وطابہ کی ضمیر راجع ہے ذولجیہ کی طرف۔ دودھ کی مشک کو وطب کہا جاتا ہے۔

(۸) یُعْجِبُ: یہ اِعْجابٌ مصدر سے بمعنی خوش کرنا تعجب میں ڈالنا از افعال؛ مجرد عَجِبَ (س) عَجَبًا بمعنی تعجب کرنا۔ قال تعالیٰ: فلاتعجبك اموالهم ولا اولادهم ۔(التوبة)

(۹) اَلْحَاضِرِیْنَ: یہ حاضر کی جمع ہے جس کے معنی موجود کے ہیں اور حاضر غائب کی ضد ہے اور حاضر کے معنی شہر کے رہنے والے کے بھی آتے ہیں جو ''قری یا بادیہ'' کی ضد ہے اور حضر کی جمع حُضَرٌ و حَضَارٌ و حُضُوْرٌ و حَضرَةٌ آتی ہیں از (ن) اور حاضر کی جمع حَاضِرُوْنَ و حُضَّارٌ. قال تعالیٰ: واذاحضر القسمة ۔(النساء)

(۱۰) بِفَصْلٍ: یہاں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے، ای الموصوف بخطابه الفصل. ای القول الفاصل بين الحق والباطل اور فیصل کے معنی فیصلہ کے آتے ہیں از (ض) کقوله تعالیٰ: انه لقول فصل وماهو بالهزل ۔(الطارق) اور فصل مصدر ہے (ض) بمعنی جدا کرنا۔ یا دو چیزوں کے درمیان آڑ، حد، کو کہتے ہیں بدن کا جوڑ، حق و باطل کا فیصلہ اور ''بفصل الخطاب'' متعلق ہے یعجب فعل کے ساتھ۔

(۱۱) خِطَابٌ: مصدر ہے (ک) سے بمعنی کلام کرنا، تقریر کرنا. قال تَعَالیٰ: وَعَزَّنِیْ فِی الْخِطَابِ ۔(صٓ)

☆......☆......☆

فَقَالَ لِمَنْ یَلِیْهِ مَاالْکِتَابُ الَّذِیْ تَنْظُرُفِیْهِ. فَقَالَ دِیْوَانُ اَبِیْ عُبَادَةَ الْمَشْهُوْدُ لَهُ بِالْاِجَادَةِ فَقَالَ هَلْ عَثَرْتَ لَهُ فِیْمَالَمَحْتَهٗ عَلٰی بَدِیْعٍ اِسْتَمْلَحْتَه فَقَالَ نَعَمْ:

ترجمہ:۔ پھر اس نے اپنے برابر والے سے پوچھا کہ کونسی کتاب ہے جو آپ دیکھ رہے ہیں۔ پس کہا اس نے جواب دیا کہ ابوعبادہ کا دیوان ہے۔ جس کے اچھا ہونے کی گواہی دی گئی ہے۔ پس کہا اس نے کیا پایا ہے آپ نے کوئی عمدہ کلام جو آپ کو بھلا معلوم ہوا ہو؟ (مزے دار) تو اس نے کہا ہاں۔ اس کا یہ قول (شعر) ہے:

(۱) یَلِیْهِ: اس کا مصدر ہے وَلْیٌ، وِلَایَةٌ آتے ہیں۔ جس کے معنی قریب ہونے اور والی ہونے کے آتے ہیں وَلِیَ (ض، س، ح) سے بمعنی مددگار، دوست، بزرگ جمع اَوْلِیَاءُ. وَلَاءٌ (بفتح الواو) دوستی، محبت، رشتہ داری. وِلَاءٌ (بکسر الواو) بمعنی تسلسل، وَالٍ حاکم، گورنر جمع وُلَاۃٌ. وِلَایَۃٌ (بکسر الواو) حکومت، اختیار، بالادستی، ریاست۔ اور حسب سے اس کے معنی قائم اور والی ہونے کے ہیں اور تفعل سے تَوَلّٰی بمعنی منہ پھیرنا کے آتے ہیں. قَالَ تَعَالیٰ: انماذلکم الشیطان یخوف اولیاء ہ ۔(ال عمران)

(۲) دِیْـــوَانُ: وہ کتاب جس میں قصائد جمع ہوں۔ اس کے اصلی معنی ہے کچہری و عدالت اصلی حروف (د، و، ن) ہیں لہٰذا اصل میں ''دووان'' تھا ایک واؤ کو یاء سے بدل دیا کیونکہ اس کی جمع ''دَوَاوِیْن'' آتی ہے، اگر دو واؤ کے بجائے ایک واؤ اور ایک یاء ہوتی تو جمع دَیَـاوِیْن ہوتی اور بعض کے نزدیک ''دَوْنٌ'' سے مشتق ہے بمعنی جمع کرنا۔ از تفعیل. اس کا مجرد (ن) سے ہے بمعنی ذلیل ہونا. وفی

الحدیث: الکَیّسُ من دان نفسه الخ. اور (ض) سے اس کے معنی جزاء کے آتے ہیں۔ یہ لفظ معرب ہے یعنی عجمی زبان کا لفظ ہے بعد میں عربی ہوا۔ جب نوشیرواں کا زمانہ آیا تو اس نے کارکنوں کو دیکھ کر کہا. دیوانیانشسته اند. اس وقت سے عدالت کو ''دیوان'' کہا جانے لگا۔ اور دیوان کبھی شعر کے معنی میں بھی آتا ہے، کیونکہ شاعروں کے اشعار سے بھی استدلال کیا جاتا ہے۔

(۳) اَبِیْ عُبَادَةَ. هو الولیدبن عبادة البحتری، من افصح شعراء العرب.

(۴) نَعَمْ: ماقبل کی تقریر کیلئے آتا ہے اور بل نفی کیلئے ہے۔ یا بل ایجاب نفی کیلئے آتا ہے۔

(۵) اَلْمَشْهُوْدُلَهٗ: اَلْمَشْهُوْدُ یہ صفت ہے دیوان کی یا ابوعبادہ کی یعنی المشهو دله میں ضمیر راجع ہے ان دونوں میں سے کسی کی طرف. شَهِدَ (س) شُهُوْدًا بمعنی حاضر ہونا۔ شَهَادَةً بمعنی گواہی دینا. کقوله تعالٰی: فمن شهدمنکم الشهر فلیصمه (البقرہ) اشهدوا و استشهدوا بمعنی شہید ہونا۔ افعال واستفعال سے ہے شَاهِد بمعنی دلیل جمع شَوَاهِد ہے، مَشْهَد بمعنی اجتماع، جلوس، منظر، جمع مَشَاهِدُ. اشهد. افعال سے حلف اٹھانا، قسم کھانا. شَهُدَ (ك) شَهَادَةً سے بھی آتا ہے۔

(۶) اَلْاِجَادَةَ: اگر مشہودلہ دیوان کی صفت ہے تو اجادة مصدر مجہول ہے یعنی اچھا کیا جانا۔ اگر مشہودلہ کی ضمیر ابوعبادہ کی طرف راجع ہے تو الاجادة مصدر معروف ہے بمعنی اچھا کرنا. جَادَیَجُوْدُ (ن) جُوْدًا، بمعنی بخشش کرنا (ن) جُوْدَةً، بمعنی عمدہ ہونا جید کرنا، کھرا ہونا. قَالَ تَعَالٰی: بِالْعَشِيِّ الصَّافِنَاتُ الْجِیَاد. (صٓ)

(۷) هَلْ!: خاص ہے ایجاب کے ساتھ بخلاف ہمزہ کے اور ہل اسم پر نہیں آسکتا بخلاف ہمزہ کے۔ لہذا ''هَلْ زَیْدٌقَائِمٌ'' نہیں کہتے ہیں ''أَزَیْدٌقَائِمٌ'' کہتے ہیں۔

(۸) عَثَرْتَ: از (ن) بمعنی جھوٹ بولنا اس کا صلہ اگر لام ہو تو مطلع کے معنی میں آتا ہے جیسے یہاں ہے. یقال: عَثَرَ (ن) عَثْرًا، وعُثُوْرًا. یقال عثرعلی الامرای اطلع. کمافی التنزیل: وکذالك اعثرناعلیهم ۔(الکہف) اور ''عثرٌ'' ٹھوکر کھانے کے معنی میں مستعمل ہو تو فتح کے علاوہ سب بابوں سے آتا ہے۔

(۹) لَمْحَتَهٗ: لَمْحَةٌ مصدر ہے از (ف) بمعنی خفیف نظر سے دیکھنا یا جلدی سے دیکھنا یعنی اشارہ سے۔ کمافی القران: کلمح البصر یا جھٹ پٹ دیکھنا۔

(۱۰) بَدِیْع: بمعنی نادر، اچھا اس کی جمع بَدَائِعُ ہے۔ شاعروں کی اصطلاح میں بدیع وہ شعر ہے جو اشعار میں سب سے اچھا ہو بَدُعَ (ك) بَدَاعَةً. قَالَ تَعَالٰی: بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۔(البقرہ)

(۱۱) اِسْتَمْلَحْتَهٗ: یہ اِسْتِمْلَاحٌ مصدر سے ہے بمعنی مزے دار سمجھنا، یا نمکین سمجھنا، چٹپٹا سمجھنا از استفعال اس میں ''س، ت'' طلب کیلئے نہیں ہے ظن کیلئے ہے۔ یہ ''مِلْحٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی نمکین، مَلَحَ (ف) مَلْحًامَلَاحَةً، مُلُوحَةً. ای صار مالحا. پانی نمکین ہو گیا۔ (ك، ن) سے بھی آتے ہیں:

☆......☆......☆

(۵) كَـأَنَّـمَـا تَبْسِمُ عَنْ لُؤْلُؤٍ مُـنَـضَّـدٍ أَوْ بَـرَدٍ أَوْ أَقَـاحِ

فَإِنَّهُ ابْدَعَ فِي التَّشْبِيهِ الْمُودَعِ فِيهِ. فَقَالَ لَهُ يَالَلْعَجَبِ وَلِضَيْعَةِ الْأَدَبِ.

ترجمہ:۔(۵) گویا وہ (محبوبہ) مسکراتی تھی اپنے ایسے مسلسل دانتوں سے جو مثل موتی یا اولہ یا مثل گل بابونہ کے تھے۔ پس اس نے (ابو عبادہ نے) تشبیہ میں جدّت پیدا کی ہے جو اس میں ودیعت رکھی گئی ہے۔ پس اس نے کہا کہ اے لوگو! تعجب کرو (یا افسوس ہے) علم وادب کے ضائع ہونے پر (ادب کی بربادی ہو رہی ہے)

(۱) كَأَنَّ: مشہور یہ ہے کہ کأن تشبیہ کیلئے ہے اس کے آخر میں (ما) لاحق ہے مگر اس میں تحقیق یہ ہے کہ اگر اس کی خبر جامد ہوگی تب تو یہ تشبیہ کیلئے ہوگا۔ جیسے: كأن زيدًا اسدٌ. اگر خبر مشتق ہو تو یہ شک کیلئے ہوگا جیسے: كأن زيدًا قائمٌ. کبھی یہ تحقیق کیلئے ہوتا ہے جیسے: كأن الارض ليس لها هشام۔ کبھی یہ تقریب کیلئے ہوتا ہے جیسے كأن الشتاء مقبل.

(۲) تبَسِمُ: از (ض) یہ بَسْمٌ سے مشتق ہے بمعنی ہنسا بغیر آواز کے اس طرح کہ دانت کھلیں۔ اس کے اصلی معنی مطلقًا دانت نکالنے کے آتے ہیں. كمافي التنزيل: فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا (النمل) مِبْسَمٌ (بکسر المیم) بمعنی آگے کے دانت جمع مَبَاسِمُ. بَسَّامٌ ومِبْسَامٌ بمعنی بہت مسکرانے والا۔ ''تبسم'' میں ضمیر محبوبہ کی طرف راجع ہے۔

(۳) لُؤْلُؤٍ: بمعنی موتی اس کا واحد لُؤْلُؤَةٌ ہے اس کی جمع لآلئی آتی ہے۔ اور لَئِالٌ، لَالَاءٌ بمعنی موتی بیچنے والا. قَوْلُهُ تَعَالٰی: يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ. لألأ لألأة النجم والبرق. ستارے یا بجلی کا چمکنا۔

(۴) مُنَضَّدٍ: یہ تَنْضِيدٌ مصدر سے بمعنی تہ بتہ رکھنا، یا تہ بتہ لپٹا ہوا۔ يقال رائ منضد یعنی مضبوط ومحکم رای۔ مجرد (ض) سے ہے۔ كقوله تعالٰی: وطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ. اور (ض) نَضْدًا بمعنی بعض کو بعض سے ملانا۔ اور تہ بتہ لپٹے ہوئے سامان کو منضود، نضيد، منضد کہتے ہیں۔

(۵) بَـرْدٌ: اس کا واحد ''بَـرْدَةٌ'' ہے جس کے معنی اولے کے ہیں بَـرَدَ (ن) بَـرْدًا ہے بَـرْدٌ بمعنی سردی کے بھی آتے ہیں یہ کرم سے بُرُوْدَةٌ آتا ہے بمعنی ٹھنڈا ہونا۔ قَوْلُهُ تَعَالٰی: لَايَذُوْقُوْنَ فِيهَا بَرْدًا وَّلَاشَرَابًا (النبأ) اور بُرُدٌ (بضم الباء) بمعنی چادر کے آتے ہیں بَرُدَ (ك) بُرُوْدَةً وبَرَدَ (ن) بَرْدًا ٹھنڈا ہونا۔ سردی لگنا، زکام لگنا۔ ابراد و تبرید بمعنی ٹھنڈا کرنا، حوصلہ پست کرنا۔

(۶) اَقَاحٍ: بمعنی گل بابونہ۔ جو سرخی کی طرف مائل ہو اس کی جمع اُقْحُوَانٌ وقُحْوَانٌ آتی ہیں اور جمع الجمع اَقَاحِيُّ ہے یعنی ایک قسم کی گھاس ہے، جس میں چھوٹے چھوٹے خوشنما دانت جیسے پتے ہوتے ہیں اور پھول سفید ہوتا ہے اور نسرین وغیرہ چمکتے ہوں جن کے ساتھ دانتوں کو تشبیہ دیجاتی ہے یہ پھول سفید ہوتے ہیں۔

(۷) اَبْدَعَ: یعنی کسی چیز کو بغیر نمونہ کے پیدا کرنا جو عمدہ بھی ہو. ومنه قوله تعالٰی: بديع السموات والارض۔ (البقرة) اِبْداع از افعال۔ اس کا مجرد (ف) بدع ای خلق اور احداث کے معنی کسی چیز کو عدم سے وجود میں لانا عام ہے کہ نمونہ سے ہو یا بغیر نمونہ کے اور (تکوین) کہتے ہیں آہستگی کے ساتھ کسی چیز کو وجود دینا، اور بدیع میں ایک صنعت ہے جس کا نام تجاہل عارفانہ ہے یعنی شاعر جان بوجھ

کر کہتا ہے کہ محبوبہ موتی اور گل بابونہ سے ہنس رہی ہے گویا اس کے منہ میں دانت نہیں ہے "فانه" یہ دلیل ہے شعر کے عمدہ ہونے کی۔
(۸) أو: یا تو اس کو کثرت کے لئے مانا جائے تو اس وقت اس سے غرض ہوگی کہ ان میں سے ایک انتفاء نہیں کیا جا سکتا ہے مطلب یہ ہوا کہ لفظ "لؤلؤ" یا "برد" تشبیہ کیلئے کافی نہیں ہے۔ اور لفظ "أو" بل کے معنی میں بھی آتا ہے اور یہ معنی یہاں ہو سکتے ہیں یعنی پہلے دانتوں کو موتی سے تشبیہ دی لیکن وہ ٹھنڈے نہیں ہوتے لہذا "أو" بل کے معنی میں ہوگیا۔ دانتوں کو اولوں سے تشبیہ دی لیکن اولا بالکل سفید ہوتا ہے اور خالص سفید دانت مذموم ہیں۔ لہذا اس کو گل بابونہ سے تشبیہ دی جو گندم گوں ہوتا ہے۔ اور تشبیہ دو طرح کی ہوتی ہیں (الف) ادنیٰ درجہ کی ہوتی ہے جس میں مخاطب کو یہ معلوم ہوتا ہے کہ یہ مشبہ اور یہ مشبہ بہ ہے جیسے زَیْدٌ کَالْاَسَدِ (ب) اعلیٰ درجہ کی تشبیہ جس میں مخاطب کو مشبہ، مشبہ بہ میں تمیز نہیں ہوتی۔ جیسے زَیْدٌ اَسَدٌ یہ پہلی تشبیہ کے مقابلہ میں زیادہ بلیغ ہے۔
(۹) اَلْمُوْدَعُ: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے ایداع مصدر سے از افعال بمعنی الموضوع یعنی رکھے گئے ہیں۔ اس کا مجرد از (ض) افعال سے ایداع بمعنی ودیعت رکھنا، قبول کرنا مجرد (ف) وَدْعٌ بمعنی چھوڑ دینا. قال تعالیٰ: ودع اذاهم وتوكل على الله. (الآية)
(۱۰) لَلْعَجَبْ: اگر (بفتح اللام) ہے تو یہ مستغاث ہوگا ای احضر فهذا وقتك اگر (بکسر اللام) ہے "مستغاث له" ہو جائے گا ای یاقوم احضروا الأجل العجيب. وللعجب میں (بفتح اللام و کسرها) دونوں درست ہے۔ از (س) بل عجبوا ان جاء هم منذر منهم. (ق)
(۱۱) لِضَیْعَةِ: ضَیْعَةٌ وضِیَاعٌ دونوں مصدر ہیں از (ض) بمعنی ضائع ہونا، برباد ہونا، ہلاک ہونا۔ یہ لازم ہے. يقال ضاع الشيء اى هلك اور اِضَاعَةٌ بمعنی ضائع کرنا۔ اور تضیع واضاعت یہ متعدی ہیں اور یہ ضیعة کے معنی میں بھی آتے ہیں. كقوله تعالیٰ: ماكان الله ليضيع ايمانكم (البقرہ) اى صلوتكم.

☆......☆......☆

لَقَدِ اسْتَسْمَنْتَ يَا هٰذَا ذَا وَرَمٍ وَنَفَخْتَ فِيْ غَيْرِ ضَرَمٍ اَيْنَ اَنْتَ! عَنِ الْبَيْتِ النَّدْرِ الْجَامِعِ مُشَبَّهَاتِ الثَّغْرِ وَاَنْشَدَ:

ترجمہ:۔ بیشک آپ نے موٹا سمجھا ہے اے شخص! ورم والے کو۔ اور پھونک مارنا شروع کر دیا ہے غیر آگ میں بغیر لکڑی کے۔ کہاں غافل ہے تو اس نادر شعر سے۔ جو دانتوں کی تمام تشبیہات کو جامع ہو۔ اور اس نے یہ شعر پڑھا۔
(۱) اِسْتَسْمَنْتَ: اس میں "س، ت" ظن کیلئے ہے بمعنی موٹا سمجھنا یہ "سَمَنٌ" سے مشتق از (س) بمعنی چربی کا زیادہ ہونا، یا موٹا ہونا۔ اور یہ هزل کی ضد ہے۔ اور نصر سے سَمْنًا بمعنی گھی ملانا. وفي قوله تعالیٰ: افتافی سبع بقرات سمان (یوسف) اور قد استسمنت ذاورم۔ اس وقت بولا جاتا ہے جب کہ بڑی چیز کو انسان اچھا سمجھے۔ اور صیغہ صفت سَمِیْن کی جمع سِمَان ہے۔ کمافی الآیۃ المذکورة.
(۲) وَرَمٌ: از (ح) بمعنی بیماری سے جسم کا پھول جانا اور سوج جانا اور بعض لغات میں اس کو (ض) سے بھی لکھا ہے والجمع اَوْرَامٌ فی الحديث: قام حتّى تورمت قدماه.

(۳) نَفَخْتَ: نَفَخَ (ن) نَفْخًا بمعنی منہ سے ہوا نکالنا، پھونک مارنا. یقال نفخ فی النار. اس نے آگ میں پھونک ماری، اس کا صلہ فی آتا ہے۔ کقوله تعالٰی: فانفخ فیه فیکون طیرا۔(ال عمران)

(۴) ضَرَمٌ: بمعنی ایندھن یا وہ لکڑیاں جن سے آگ جلائی جائے اس کا واحد "ضَرْمَةٌ" ہے اور یہ اصل میں ضرمت النار ضرما سے مشتق ہے ای اشتعلت. اور (س) ضَرَمًا بمعنی بھڑکنا۔ (نَفَخْتَ فِیْ غَیْرِ ضَرَمٍ) یعنی تو نے بے فائدہ اور لایعنی کام کیا۔

(۵) اَیْنَ: اگر اس پر لفظ من داخل نہ ہو تو مکان مدخل سے سوال ہوتا ہے اور داخل ہونے کی صورت میں مکان مخرج سے سوال ہوتا ہے جیسے: مِنْ اَیْنَ۔ تو کہاں سے نکلا؟ اور "این" کے بعد "من" اور "عن" دونوں آتے ہیں اگر "من" ہو تو "این" کا مدخول مفضول عنہ اور "من" کا مدخول افضل ہوگا جیسے این زید من عمرو۔ اگر "عن" ہو تو "این" کے مدخول میں غفلت مراد ہوگی جیسے: این انت عنه. ای غافلا عنه.

(۶) اَلْبَیْتُ: بمعنی گھر، شعر جمع بُیُوْتٌ و اَبْیَاتٌ آتی ہیں، مذکر مستعمل ہے۔ بَاتَ یَبِیْتُ (ض) بَیْتًا و بَیْتُوْتَةً بمعنی رات گذارنا۔ قَالَ تَعَالٰی: فی بیوت اذن اللہ ان ترفع۔(النور)

(۷) اَلنَّدْرُ: (بسکون الدال) یہ مصدر ہے بمعنی نادر و عجیب اور یہ از (ن) نَدْرًا، نُدُوْرًا. یقال ندر الشیء ای قل وجوده. یُقَالُ نَدُرَ الْکَلَامُ یعنی کلام فصیح ہوا یہ (ک) نُدْرَةً آتا ہے بمعنی نادر ہونا، اور ندر صفت مشبہ ہے۔

(۸) اَلْجَامِعُ: اس کی جمع جوامع ہے (ف) سے کما فی الحدیث: اوتیت جوامع الکلم. شارح کہتا ہے کہ علامہ حریریؒ نے تمام دانتوں کی تشبیہوں کو یہاں جمع نہیں کیا، بلکہ بعض تشبیہوں کو بتلایا ہے کیونکہ دانتوں کو آگ اور بجلی اور روشنی سے بھی تشبیہ دیتے ہیں۔

(۹) مُشَبَّهَاتٌ: یہ تشبیہ مصدر سے از تفعیل بمعنی مشابہ بنانا یا ایک چیز کا وصف دوسری چیز کیلئے ثابت کرنا، تشبیہ دینا۔ اسم مفعول کی جمع مؤنث. شبه علیه. نا قابل فہم ہوا. تشبه تفعل سے مشابہ ہونا ہم شکل ہونا۔

(۱۰) اَلثَّغْرُ: بمعنی دانت، اگلے دانت، دوملکوں کی سرحد، جمع ثُغُوْرٌ. اور صاحب صحاح نے اسکے معنی آگے کے دانت کے بیان کئے ہیں اور صاحب قاموس نے مطلق دانت کے معنی بیان کئے ہیں۔ ثَغَرَ (ف) ثُغُوْرًا بمعنی توڑنا، سوراخ کرنا۔ اور بعض کہتے ہیں کہ جب تک دانت اپنی جگہ پر ہوں تو سب کو "ثغر" کہا جائے گا اور بعض کہتے ہیں کہ ایک دانت کو ثغر کہتے ہیں چاہے وہ اپنی جگہ پر لگا ہو یا اکھڑ گیا ہو اور وہ جگہ جہاں دشمن کے حملہ کا ڈر ہو، تو اس کی جمع ثُغُوْرٌ آتی ہے:

☆......☆......☆

(۶) نَفْسِی الْفِدَاءُ لِثَغْرٍ رَاقَ مَبْسِمُهٗ — وَزَانَهٗ شَنَبٌ نَاهِیْكَ مِنْ شَنَبِ

(۷) یَفْتَرُّ عَنْ لُؤْلُؤٍ رَطْبٍ وَعَنْ بَرَدٍ — وَعَنْ اَقَاحٍ وَعَنْ طَلْعٍ وَعَنْ حَبَبِ

ترجمہ:۔(۶) میری جان قربان ہو ان دانتوں پر کہ تعجب میں ڈال دیا لوگوں کو اس کے مسکرانے نے یا ہونٹ نے۔ جس کا منہ خوشنما معلوم ہو اور زینت دے رکھی ہے اس کو چمک نے (دانتوں کی تازگی اور ان کی چمک نے) کافی ہے تجھ کو یہ چمک دمک۔ (۷)

مسکراتا ہے (ہنستی ہے) وہ (محبوبہ) نئے موتی سے اور اولے اور گل بابونہ سے اور پھولوں کی کلی سے اور حباب (بلبلے) سے (ہنستی ہے)

(۱) نَفْسِي الْفِدَاءُ: یہ یا تو جملہ انشائیہ ہے یا جملہ خبریہ ہے. نَفِسَ (س) نَفَسًا بِالشَّیْءِ بخل کرنا، نَفَسَ (ن) نَفْسًا بِنَفْسٍ نظر بد لگانا. نَفِسَتِ الْمَرْأَةُ: زچہ ہونا۔ ومنہ النفاس (بچہ جننا) نَفُسَ (ك) نَفَاسَةً عمدہ ہونا، نفیس و مرغوب ہونا. قولہ تعالیٰ: ومااُبرئ نفسی ان النفس لامارة بالسوء ۔(یوسف)

(۲) اَلْفِدَاءُ: بمعنی فدیہ دینا۔ فَدٰی (ض) فِدَاءً. وفی التنزیل: وفدیناہ بِذِبْحٍ عظیم ۔(الصافات) قدمر تحقیقه.

(۳) رَاقَ: اجوف واوی بمعنی اچھا ہونا اور صاف معلوم ہونا از (ن) اور یہ جب اجوف یائی سے آتا ہے تو معنی اس کا بہانے کے آتے ہیں اس کا مصدر "اراقة" آتا ہے. ومنہ اِرَاقَةُ الدَّمِ ۔ اور رَاقَ کا مفعول بہ محذوف ہے ای اعجب الناس، "تعظیم" کی غرض سے حذف کر دیا۔ قَالَ تَعَالیٰ: وَقِيْلَ مَنْ سكتة رَاقٍ ۔(القیامة)

(۴) مَبْسِمُهُ: یہ مصدر میمی ہے یا اسم ظرف ہے بمعنی ہنسنے کی جگہ یعنی منہ یا ہونٹ۔ اگر مصدر میمی ہے تو بمعنی مسکرانا ہے از (ض) بَسْمًا، مسکرانا. اِبْتَسَمَ و تَبَسَّمَ کے ایک ہی معنی ہیں. قَالَ تَعَالیٰ: فَتَبَسَّمَ ضَاحِكًا مِنْ قَوْلِهَا.

(۵) زَانَهُ: زان (ض) زِيْنَةً بمعنی زینت دینا، مزین کرنا۔ وفی التنزیل: انازیناالسماء الدنیابزینة الکواکب ۔(الصفت)

(۶) شَنَبٌ: اس کے معنی ہے دانتوں کی لطافت اور اس کی خوبصورتی و تازگی اور خوشبو کے آتے ہیں یا دانتوں کی صفائی چمک دمک۔ از (س) شَنَبًا، اور اُشْنَبُ اس شخص کو کہتے ہیں، جس کے دانت صاف ہوں۔

(۷) نَاهِيْكَ: ای حَسْبُكَ، نَاهِیْ بمعنی کافی ہے از (س)۔ یُقَالُ نهی الرجل من اللحم ای اذا اکتفی اور یہ یا تو "نَهْیٌ" سے مشتق ہے یا "نَاهِیٌ" سے مشتق مانتے ہیں تو یہ اسم فعل ہوگا جو "اِنْتَهٖ" کے معنی میں ہے اور یہ تعجب یا برائی کے موقع پر کہتے ہیں۔

(۸) يَفْتَرُّ: یہ اِفْتِرَارٌ مصدر سے از افتعال بمعنی مسکرانا، چمکنا، ظاہر ہونا، ہنسنا خوشنمائی سے، بھاگنا، سونگھنا۔ اس کا مجرد (ن) سے ہے جب کہ وہ دانت کھولے یہاں ہنسنا مراد ہے۔ "فاء" اور "راء" جہاں جمع ہوں ظہور کے معنی مراد ہوں گے مصدر فَرًّا، فِرَارًا.

(۹) لُؤْلُؤٌ رَطْبٌ: بمعنی وہ موتی ہے جو سیپی سے تازہ نکالا گیا ہو اور چمکدار ہو، یا نیا موتی، نہ وہ کہ جو پانی میں موتی کو بھگو لیا ہو۔ اور رطب (س، ك) رَطَبًا و رُطُوْبَةً بمعنی تر ہونا، یا تراوٹ۔ جو "یَابِسٌ" کی ضد ہے. قولہ تعالیٰ: ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ جمع رُطَبٌ ہے۔ رَطِيْبٌ و رَطْبٌ بمعنی تر و تازہ. رُطَبٌ بمعنی پختہ کھجور۔ واحد رُطَبَةٌ۔ والجمع رِطَابٌ و اَرْطَابٌ.

(۱۰) بَرْدٌ: بمعنی اولے، واحد بَرْدَةٌ بمعنی سردی، بُرْدٌ، چادر. بَرَدَ (ن) بَرْدًا۔ قَالَ تَعَالیٰ: قُلْنَا یَانَارُ کُوْنِیْ بَرْدًا ۔(الانبیآء)

(۱۲) طَلْعٌ: شگوفہ، پھول کی کلی یا نئی کلی کو کہتے ہیں۔ طَلَعَ (ن) طُلُوْعًا مَطْلَعًا، ظاہر ہونا، نکلنا، اس کا واحد طَلْعَةٌ ہے وفی القرآن: لها طلع نضید (ق)۔ اور بعض کے نزدیک کھجور کی نئی نویلی وکلی کو کہتے ہیں جو سفید ہوتی ہے۔

(۱۳) حَبٌّ وَ حِبَابٌ: بلبلے یا پانی کے بلبلے یا دانتوں کا تہ بتہ ہونا. حَبَّ (ض) حُبًّا حِبًّا بمعنی رغبت کرنا۔ یا وہ خطوط ہیں جو صراحی

میں پانی ملانے سے پیدا ہوجائیں اور حُبَابٌ جھاگ کو کہتے ہیں، بعض کے نزدیک دونوں کے معنی ایک ہی ہیں۔

فَاسْتَجَادَهُ مَنْ حَضَرَ وَاسْتَحْلَاهُ وَاسْتَعَادَهُ مِنْهُ وَاسْتَمْلَاهُ وَسُئِلَ لِمَنْ هٰذَا الْبَيْتُ وَهَلْ حَيٌّ قَائِلُهُ اَوْ مَيْتٌ.

ترجمہ:۔ پس حاضرین مجلس نے اس کو اچھا سمجھا و شیریں سمجھا۔ اور ان سے دوبارہ پڑھنے کی درخواست کی۔ اور اس کو املاء کرایا (اس شعر کو) اور پوچھا گیا کہ یہ کس کا شعر ہے، اور کیا اس کا کہنے والا زندہ ہے یا مر گیا۔

(۱) فَاسْتَجَادَهُ: یہ جود سے ماخوذ ہے بمعنی بارش کا خوب برسنا، یقال: جَادَتِ الْمَطَرُ. پانی خوب برسا اور ''س، ت'' طلب کیلئے ہے از استفعال۔ اور اس کے معنی اچھا سمجھنے کے ہیں، مجرد (ن) سے۔

(۲) حَضَرَ: بمعنی حاضر ہونا از (ن) اور یہ فصیح ہے اور سمع سے بھی آتا ہے لیکن یہ غیر فصیح ہے۔ قَالَ تَعَالٰی: فَلَمَّا حَضَرُوْهُ قَالُوْا اَنْصِتُوْا.

(۳) اِسْتِحلَاهُ: یہ، حُلْوَةٌ سے مشتق ہے۔ اسی وجہ حُلْوَةٌ یہ از استفعال ہے بمعنی شیریں یا اچھا سمجھنا اس کا مجرد (ن، ک، س) سے بھی آتا ہے بمعنی مزین ہونا۔

(۴) اِسْتَعَادَهُ: یہ استفعال کا مصدر ہے ''س، ت'' طلب کیلئے طلب اعادہ کے ہیں، یہ عود سے مشتق ہے اس کے معنی طلب اعادہ کے ہیں دوبارہ پڑھنے کیلئے کہنا اور عود بمعنی لوٹنا، عَادَ (ن) عَوْدًا ای اعد الشعر. قال تَعَالٰی: فمن اضطر غیر باغ و لا عاد.

(۵) اِستِملَاهُ: یہ بھی استفعال کا مصدر ہے ''س، ت'' طلب کیلئے ہے اس کا مصدر اِسْتِمْلَاءٌ ہے بمعنی طلب املاء کرنا یعنی لکھوانا. املاء یعنی ایک شخص بولتا جائے اور دوسرا لکھتا جائے یا لکھوانے کی خواہش کرنا. قال تعالیٰ: و املی لهم ان کیدی متین۔

(۶) سُئِلَ: صیغہ ماضی مجہول سُوْالٌ مصدر بمعنی سوال کرنا۔ اس کے صلہ میں عن نہیں آتا اگر آجائے تو اس کے معنی کسی کی جانب سے سوال کرنے کے ہوتے ہیں۔ یقال سَأَلَ يَسْئَلُ (ف) سُوْالًا جب کہ وہ دریافت کرے۔ قَالَ تَعَالٰی: سَلْ بَنِيْ اِسْرَائِيْلَ.

(۷) اَلْبَيْتِ: شعر جمع ابیات و بیوت۔ شعر ہو تو جمع اَبْيَاتٌ اگر معنی بیت کا گھر ہو تو جمع بُيُوْتٌ ہے، از (ض) بمعنی رات گزارنا۔

(۸) حَيٌّ: بمعنی زندہ جو میت کی ضد ہے اس کی جمع احیاء آتی ہے (س) سے ہے زندہ ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی: اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ۔ (البقرہ)

(۹) قَائِلُهُ: یہ قول مصدر سے بمعنی کہنے والا۔ از (ن). قَالَ تَعَالٰی: انه لقول فصل وما هو بالهزل. مر تحقیقه.

(۱۰) مَيِّتٌ: بمعنی مردہ یا وہ شخص جو مر گیا ہو۔ اور مَيِّتٌ کے معنی یہ ہیں جو اب تک نہیں مرے ہوں اور آئندہ مرے گا اور مَيِّتٌ کی جمع مَيِّتُوْنَ آتی ہے اور مَيْتٌ (بالتخفیف) کی جمع اَمْوَات و مَوْتٰی ہیں اور یہ باب (ن، س) سے آتے ہیں اور مَيِّتُوْنَ (بالتشدید و التخفیف) دونوں طرح مستعمل ہے اور بقول بعض ''الميّتُ'' (بالتشدید) عام ہے یعنی جو مر چکا ہو اور مرے گا. كَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: اِنَّكَ مَيِّتٌ وَاِنَّهُمْ مَيِّتُوْنَ.

☆......☆......☆

فَقَالَ: اَیْمُ اللہِ لَلْحَقُّ اَحَقُّ اَنْ یُتَّبَعَ وَلَلصِّدْقُ حَقِیْقٌ بِاَنْ یُسْتَمَعَ اِنَّہٗ یَاقَوْمُ لَنَجِیُّکُمْ مُذِالْیَوْمِ۔

ترجمہ:۔ پس انہوں نے کہا کہ خدا کی قسم ۔حق بات پیروی کے زیادہ لائق ہے ۔اور البتہ سچ بات کا سننا ہی زیادہ مناسب ہے تحقیق کہ وہ کہنے والا اے لوگو! بیشک ان اشعار کا کہنے والا آج بھی تم سے سرگوشی کرنے والا ہے ۔(یعنی میں ہی ان اشعار کا کہنے والا ہوں)

(۱) اَیْمُ اللہِ: (بفتح الھمزۃ وکسرھا) اس کی اصل ''اَیْمُ اللہِ لَازِمَۃٌ لِیْ'' ہے وقال بعض اس کا اصل اَیْمَنُ اللہِ ہے. اور ''ایمن'' اس کا واحد ''یَمِیْن'' ہے بمعنی قسم ۔پس اَیْمُ اللہِ بمعنی اللہ کی قسم ۔اور بھی اس کی بہت سی لغات ہیں ۔یہ مبتداء ہے، خبر واجب الحذف ہے ای ایمُ اللہِ قَسَمِی ۔اور ایم اللہ کو ھَیْمُ اللہِ بھی کہا جاتا ہے ۔ہمزہ کو ہاء سے بدل دیا گیا ۔اور بعض دفعہ محض میم پر اکتفاء کرتے ہیں اور تمام حروف کو حذف کر دیتے ہیں ۔پس اَمُ اللہِ لَیَفْعَلَنَّ کَذَا. بولتے ہیں۔

(۲) لَلْحَقُّ: یہ جواب قسم ۔قائم مقام خبر کے ہے، قاعدہ ہے کہ جہاں مبتدا مقسم بہ ہو اور خبر مقسم ہو تو خبر کو حذف کر کے جواب قسم کو قائم مقام خبر کے بنا دیتے ہیں اور خبر واجب الحذف ہو جاتی ہے اور ''للحق'' میں لام تاکید کا ہے یہ باطل کی ضد ہے حق حقیقت کے موجود ہونے کے معنی میں آتا ہے اور صادق کے معنی میں بھی مستعمل ہے باب (ض) سے واجب ہونا (ن) سے حَقًّا بمعنی حق میں غالب آنا ۔قَالَ تَعَالٰی: اَلْحَقُّ مِنْ رَّبِّكَ فَلَاتَكُوْنَنَّ مِنَ الْمُمْتَرِیْنَ ۔(البقرہ)

(۳) یُتَّبَعُ: یہ اتباع مصدر سے از افتعال بمعنی پیروی کرنا اس کا مجرد (س) سے ہے ۔قَالَ تَعَالٰی: وَیَتَّبِعُ كُلَّ شَیْطَانٍ مَّرِیْدٍ۔

(۴) اَلصِّدْقُ: صَدَقَ باب (ض) سے اور یہ کذب کی ضد ہے اور صدق کا اطلاق اقوال میں ہوتا ہے اور وفاء کا اطلاق اقوال وافعال دونوں میں ہوتا ہے ۔یہ تفعیل وغیرہ سے بھی آتا ہے ۔قَالَ تَعَالٰی: لَقَدْ صَدَقَ اللہُ رَسُوْلَہُ الرُّؤْیَا بِالْحَقِّ ۔(الفتح)

(۵) حَقِیْقٌ: ای جَدِیْرٌ وحَرِیٌّ. یقال حق الامر. ای اثبتہ واوجبتہ ۔اس کا مصدر حق ہے از (ن) بمعنی لائق. وحق ای غلبہ علی الحق اور (ض) سے حَقٌّ وحَقَّۃٌ مصدر آتے ہیں ۔قَالَ تَعَالٰی: حَقِیْقٌ عَلٰی اَنْ لَّااَقُوْلَ عَلَی اللہِ اِلَّاالْحَقَّ ۔(اعراف)

(۶) یُسْتَمَعُ: اِستسماع مصدر سے از افتعال یا (استفعال) ۔بمعنی غور سے سننا ۔قَوْلُہٗ تَعَالٰی: فَاسْتَمِعُوْا لَہٗ وَاَنْصِتُوْا لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ اس کا مجرد سمع ہے بمعنی سننا۔

(۷) قَوْمٌ: لوگوں کی جماعت ۔جمع اَقْوَامٌ جمع الجمع اَقَاوِمٌ، اَقَاوِیْمُ، اَقَائِمُ آتی ہیں ۔مرد، عورت سب انسانوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے یہ اصل میں یا قومی تھا یا کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا گیا ۔قوم، دشمنوں کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع قِیْمَان آتی ہے۔ یہ قَامَ (ن) قِیَامًا بمعنی قائم ہونا. کقولہ تعالٰی: کذبت قوم نوح ان المرسلین ۔(الشعراء) قوم کا اطلاق انسانوں پر ہوتا ہے خواہ مردوں کی جماعت ہو یا عورتوں کی، جمع اَقْوَامٌ. اور ایک دادا کی اولاد کو بھی کہتے ہیں۔

(۸) لَنَجِیُّکُمْ: یا تو یہ نجویٰ سے ماخوذ ہے یا نَجْوَۃٌ سے بمعنی سرگوشی کرنا، آہستہ آہستہ کلام کرنا ۔اور وہ بات جس سے خوشی حاصل ہو والجمع اَنْجِیَۃٌ. وفی التنزیل: خَلَصُوْا نَجِیًّا (یوسف) ۔یقال نَجَا (ن) نَجْوًی وناجی یُنَاجِیْ مُنَاجَاۃً ونِجَاءً از مفاعلہ بمعنی سرگوشی کرنا واپنا بھید ظاہر کرنا ۔اور لَنَجِیُّکُمْ یہ ان کی خبر ہے، نَجَا نَجَاۃً بمعنی نجات پانا، باب تفاعل سے بھی آتا ہے، جیسے قال

تعالیٰ: یاایھاالذین آمنوا اذاتناجیتم فلاتتناجوا ۔(المجادلۃ)

(۹)مُذِالْیَوْمِ: اس میں اختلاف ہے بعضوں نے کہا کہ "مُذْ، اَلْیَوم" دونوں مستقل لفظ ہیں بعضوں نے کہا کہ یہ دونوں مستقل لفظ نہیں ہیں بلکہ "مُذْ" الگ ہے اور "الیوم" الگ ہے اس لئے کہ مذ ومنذ ابتداز مانے کیلئے آتے ہیں اور "الیوم" اس کی جمع ایام ہے اورایام کی جمع اَیَاوِیْمُ آتی ہے۔ کمافی التنزیل: فعِدَّۃٌمن ایام اُخر. (البقرہ) یوم بمعنی دن ہے۔ کبھی اس سے مطلق وقت مرادلیا جاتا ہے جیسے یوم الدین. یَاْوَمَ مُیَاوَمَۃً. مفاعلہ سے بمعنی ایام کی باری متعین کرنا۔

☆......☆......☆

قَالَ فَکَاَنَّ الْجَمَاعَۃَ اِرْتَابَتْ بِعَزْوَتِہٖ وَاَبَتْ تَصْدِیْقَ دَعْوَتِہٖ فَتَوَجَّسَ مَاهَجَسَ فِیْ اَفْکَارِهِمْ.

ترجمہ:۔پس ابوزید نے کہا پس گویا لوگ شک میں پڑ گئے ۔نسبت کرنے میں اس شخص کے اس شعر کو۔ اور اس کے دعویٰ کی تصدیق کرنے سے انکار کرنے لگے۔پس معلوم کرلیا اس شخص نے قوم کے خیالات کو (یعنی ان کے ناپسند یا ناخوشی کو)۔

(۱)قَالَ: قَوْلٌ مصدر سے اس کا فاعل حارث بن ہمام ہے۔یعنی مصنف رحمۃ اللہ علیہ۔

(۲)اِرْتَابَتْ: یہ اِرْتِیَابٌ مصدر سے از افتعال بمعنی شک میں پڑ جانا اور اگر یہ "ریبۃ" سے مشتق ہو تو اس کے معنی تہمت لگانے کے آتے ہیں اس کا مجرد، رَابَ یَرِیْبُ (ض) رَیْبًا بمعنی شک میں ڈالنا۔ یا امر مکروہ دیکھنا۔ اور رَیْبٌ کے معنی نفس کا مضطرب ہونا اور شک میں بھی نفس چونکہ مضطرب ہوتا ہے اس لئے ریب شک کو کہتے ہیں۔ قال تعالیٰ: افی قلوبھم مرض ام ارتابوا ۔(النور)

(۳)بِعَزْوَۃٍ. بمعنی منسوب کرنا نسبت کرنا۔ از (ض)۔اگر یہ (ن،س) سے ہو تو صبر کرنے کے معنی میں آتا ہے۔ومنہ تَعْزِیَۃٌ بمعنی صبر دلانا۔ باء سبب کیلئے یا "فی" کے معنی میں تعدیہ کیلئے۔اس میں اگر ضمیر کا مرجع "رجل" ہے۔تو اس وقت اضافت الی الفاعل ہوگی اگر شعر ہو تو اضافت الی المفعول ہوگی۔اور سمع سے بمعنی منسوب ہونا۔

(۴)اَبَتْ: یہ اِبَاءٌ مصدر سے بمعنی انکار کرنا از فتح یہ عطف ہے "اِرْتَابَتْ" پر اور یہ (ض) سے بھی آتا ہے بمعنی انکار کرنا، وناپسند کرنا۔ یُقال ابیٰ الشیء وتأبیٰ بمعنی ناپسند کیا۔اِبَاءٌ وِاِبَاءَۃٌ مصدر ہیں، والجمع اَبُوْنَ، اُبَاۃٌ، اُبَّاءٌ. کقولہ تعالیٰ: ابیٰ واستکبر.

(۵)تَصْدِیْقَ: مصدر از تفعیل بمعنی قابل تصدیق ہونا، تصدیق کرنا، اور یہ مضاف ہے مفعول بہ کے اگر شعر کو لڑکی سے تشبیہ دیں تو استعارہ بالکنایہ ہوگا. وقال تعالیٰ: ولکن تصدیق الذین بین یدیہ وتفصیل الکتاب ۔(یونس)

(۶)دَعْوَۃٌ: اگر (بالفتح) ہے تو اس کے معنی بلانے کے ہیں خواہ دعوت میں ہو یا مطلق بلانا ہو۔اگر (بکسر الدال) ہو تو اس کے معنی نسب ثابت کرنے کے ہیں اگر (بضم الدال) ہے تو اس کے معنی ہیں مقابل کو لڑائی کے لئے بلانا۔دعوۃٌ مصدر ہے از (ن) دُعَاءٌ بھی مصدر ہے قَالَ تَعَالیٰ: اُجِیْبُ دَعْوَۃَالدَّاعِ اِذَادَعَانِ ۔(البقرہ)

(۷)تَوَجَّسَ: یہ صیغہ ماضی ہے از تفعل بمعنی نرم آواز سے بات کرنا یا خفیف آواز پر کان لگانا۔یہ "وجس" سے ماخوذ ہے اور اس کے معنی کان لگا کر سننے اور پوشیدہ بات سمجھنے کے بھی آتے ہیں اس کے صلہ میں لام آتا ہے اور یہاں یہ دونوں متعدی بنفسہ ہیں۔

وَجَسَ (ض) وَجْسًا وَجَسَانًا بمعنی پوشیدہ ہونا، خفیہ آواز کو سننا۔ الہام، توجس اور تفرس میں فرق: ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ "توجُّس" کہتے ہیں کسی ظاہری قرینہ کو دیکھ کر معلوم کرنا اور "تفرس" کہتے ہیں کسی خفی قرینہ کو دیکھ کر معلوم کرنا اور "الہام" کہتے ہیں بغیر کسی قرینہ کے خواہ قرینہ خفیہ ہو یا ظاہرہ کسی بات کا معلوم کرنا۔

(۸) هَجَسَ: از (ن، ض) هَجْسًا بمعنی گذرنا، وکھٹکھٹانا یا خطرہ گذرنا۔ جمع هَوَاجِس. قَالَ تَعَالٰی: وَاَوْجَسَ مِنْهُمْ خِيفَةً۔

(۹) اَفْكَارٌ: یہ فکر کی جمع ہے فَكْرٌ (بالفتح) اس کا مصدر ہے از (ن) تفکر از تفعل بمعنی تأمل وغور وخوض کرنا. قَوْلُهٗ تَعَالٰی: اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يَتَفَكَّرُوْنَ ۔ (الروم) افکر، تفکر، فکر، وافتکر ۔ بمعنی خوب غور کرنا۔

☆......☆......☆

وَفَطِنَ لِمَابَطَنَ مِنْ اِسْتِنْكَارِهِمْ وَحَاذَرَ اَنْ يَّفْرُطَ اِلَيْهِ ذَمٌّ فَقَرَأَ، إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ.

ترجمہ:۔ اور سمجھ لیا اس نے ان کی چھپی ہوئی ناخوشی کو۔ اور اس بات سے ڈرا کہ سبقت کر جائے اس کی طرف کوئی برائی۔ یا عیب اس کو لاحق ہو جائے۔ پس اس نے فوراً یہ آیت پڑھی۔ بیشک بعض گمان گناہ ہیں۔ (یا سب گناہ ہو جاتے ہیں)۔

(۱) فَطِنَ: از (س) بمعنی عقلمند ہونا، سمجھنا۔ فَطِنَ (س) فَطَانَةً و فُطُوْنًا۔ اور صیغہ صفت فَاطِنٌ و فَطِيْنٌ آتے ہیں اور یہ (ن، ک) سے بھی مستعمل ہے اس کے صلہ میں "لام، باء، اور من" آتے ہیں۔

(۲) بَطَنَ: بمعنی پوشیدہ ہونا از (س، ن) اس کا معنی پیٹ کا بڑا ہو جانا، عظیمُ الْبَطَن ہونا۔ ومنه البطن یعنی بڑے پیٹ والا. یقال بَطَنَ بُطُوْنًا و بَطْنًا یعنی اس نے چھپایا۔ ومنه الباطن جو ظاہر کی ضد ہے۔ قال تعالٰی: ولا تقربوا الفواحش ماظهر منها وما بطن ۔

(۳) اِسْتِنْكَار: یہ استفعال کا مصدر ہے۔ بمعنی برا سمجھنا، اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے اور یہ نَكِرٌ سے ماخوذ ہے، نَكِرَ (س) نكرًا متعدی مستعمل ہوتا ہے۔ اور کرم سے لازم آتا ہے یُقالُ نَكُرَ نَكَارَةً، قَالَ تَعَالٰی: فعرفهم وهم له منكرون ۔ (یوسف)

انکار اور جحود میں فرق: انکار کہتے ہیں کسی کا زبان وقلب دونوں سے انکار (نفی) کرنا اور یہ انکار زبان وقلب دونوں سے ہو سکتا ہے اور جحود کہتے ہیں انسان صرف زبان سے انکار کرے لہذا جحود کی نفی قلب سے نہیں ہو سکتی۔

(۴) حَاذَرَ: از مفاعلہ اس کا مصدر "مُحَاذَرَةٌ" ہے بمعنی احتیاط کرنا اور شب کو بیدار رہنا و ڈرنا، بچنا، حَذِرَ (س) حَذْرًا و حِذْرًا، محذرة بمعنی وہ اس سے ڈرا، یا بچنا، ڈرنا۔ قوله تَعَالٰی: واحذرهم ۔ (المائدہ)

(۵) اَنْ يَفْرُطَ: یہاں من محذوف ہے اور یہ فرط سے مشتق ہے فرط ای سَبَقَ. یقال فرطت القوم فرطا ای سبقتهم الی الماء. وفرط عليه ای عجل وعَدَا از (ن) بمعنی زیادہ ہونا اور "فاء، راء، طاء" جہاں ہوں وہاں سبقت کے معنی پائے جاتے ہیں ومنه الافراط والتفريط. وفي التنزيل: اننانخاف ان يفرط علينا ۔ (طٰہ)

(۶) ذَمٌّ: مصدر ہے جو مدح کی ضد ہے جو مذموم کے معنی میں ہے بمعنی برائی اس کی جمع ذُمُوْمٌ. ذَمَّ يَذُمُّ (ن) ذَمًّا و مَذَمَّةً بمعنی برائی بیان کرنا۔ اگر (بالزاء) ہو تو "زَمٌّ" کے معنی لگام لگانا ہے اور ضَمٌّ بمعنی ملا دینا ہے۔ قَالَ تَعَالٰی: يَصْلٰهَا مَذْمُوْمًا مَّدْحُوْرًا ۔

(۷) فَقَرَأَ: یہ قِرَاءَۃٌ مصدر سے بمعنی پڑھنا۔ قَرَأَ (ف) قِرَاءَۃً وقُرْاٰنًا. کقوله تعالیٰ: فاذاقرأناه فاتبع قرأنه ۔(القیامة)

(۸) اَلظَّنُّ: یہ مصدر ہے از (ن) اوران بعض الظن اثم. (الحجرات) یہ آیت قرانی ہے یا حدیث کا ٹکڑا ہے جو بغیر صراحت کے لایا گیا ہے اور وہ تین قسم پر ہیں (ا) مقبول، جو خطبہ وغیرہ میں لاتے ہیں (ب) مباح، جو اس جگہ استعمال ہو جہاں مزاح مراد نہ ہو (ج) مراد وہ ہے جو مزاح اور استہزاء کی جگہ استعمال کرے۔ محشیؒ فرماتے ہیں کہ بعض یہاں پر کل کے معنی میں ہے لیکن یہ غلط ہے کیونکہ اگر یہ ظن اثم ہوتو معاذ اللہ نبی علیہ السلام کا قول ظنوا المؤمنین خیرًا یہ کیسے صادق ہوسکتا ہے۔

(۹) اِثْمٌ: یہ (س) سے، اس کی جمع آثَامٌ ہے۔ قَالَ تعَالیٰ: فَاِنَّهٗ آثِمٌ قَلْبُهٗ.

☆......☆......☆

ثُمَّ قَالَ یارُوَاۃَ الْقَرِیْضِ وَاُسَاۃَ الْقَوْلِ الْمَرِیْضِ اِنَّ خُلَاصَۃَ الْجَوْهَرِ تَظْهَرُ بِالسَّبْكِ؛ وَیَدَالْحَقِّ تَصْدَعُ رِدَاءَ الشَّكِّ

ترجمہ:۔ پھر کہا ابوزید نے اے راویان شعر! اور اے قول مریض کے طبیبوں! تحقیق کہ خالص جوہر پگھلانے سے ظاہر ہوتا ہے۔ اور سچائی کا ہاتھ (حق بات) پھاڑ دیتا ہے شک کی چادر کو۔

(۱) قَالَ: اَلْقَوْلُ مصدر سے بمعنی کہنا، اجوف واوی ہے از (ن) اورقال اجوف یائی قیلولة، مصدر (ض) سے بمعنی دوپہر کو سونا۔

(۲) رُوَاۃ: یہ راوی کی جمع ہے بمعنی کلام کو نقل کرنے والا۔ سیراب کرنے اور تازگی بھی اس کے معنی آتے ہیں اس کا مصدر روایت ہے، از (ض)۔

(۳) اَلْقَرِیْض: بمعنی شعر، یہ فعیل کے وزن پر ہے جو مفعول کے معنی میں ہے از (ض) بمعنی شعر کہنا، کاٹنا، جو قَرْضٌ سے ماخوذ ہے بمعنی قطع ہے یہاں اس کے معنی شعر کے ہیں یا "قُرَاضَۃٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی سونے کے ٹکڑے جو زیور بنانے کے بعد بچ جاتے ہیں اور شعر کو بھی قریض اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آخر سے بہ سبب اس کی ہمواری کے کٹا ہوا ہوتا ہے یعنی اس کو (اوزان پر تراشا جاتا ہے) گویا قینچی سے اس کی زبان کاٹ لی ہے. قال الجوهری القریض قول الشعر خاصةً.

(۴) اُسَاۃٌ: یہ آسِیٌ کی جمع ہے بمعنی طبیب مؤنث آسِیَۃٌ جمع آسِیَاتٌ اَوَاسٍ. اَسَا (ن) اَسْوًا بمعنی دوا کرنا، مرہم رکھنا. یقال: آسیٰ بینهم۔ صلح کرائی اور (س) سے بمعنی غمگین ہونا، غضب ناک ہونا۔ قَالَ تعَالیٰ: فَکَیْفَ آسیٰ عَلَی قَوْمٍ کَافِرِیْنَ.

(۵) اَلْمَرِیْضُ: بیمار۔ یہاں القولُ المریضُ اس قول کہتے ہیں جس میں کسی قسم کی خرابی اور نقصان ہو، یا القولُ المریضُ سے مراد وہ قول ہے جس کا راوی ضعیف ہو۔ اور مریض کی جمع مَرْضیٰ ومَرَاضِیْ. اور مَرِضَ (س) مَرْضًا مَرَضًا بمعنی بیمار ہونا، اس کی جمع مَرْضیٰ، مَرَاضِیْ، اَمْرَاض آتی ہیں، وفی التنزیل: ومن کان مریضا (البقرہ)۔ اور مرض بمعنی بیماری، دکھ، روگ. اور مرض کے معنی ہیں، خروج عن الاعتدال.

(۶) خُلَاصَۃٌ: (بضم الخاء المعجمة وکسرها) بمعنی خالص چیز (مفعول ہے) اصله خلص الشیء خلوصا ای صار خالصا،

خَلَصَ (ن) یَخْلُصُ خَلَاصًا و خَالِصًا و خُلُوْصًا بمعنی خالص ہونا، پاک وصاف ہونا، نجات پانا. قال تعالیٰ: الا للہ الدین الخالص۔(الزمر)

(۷) اَلْجَوْهَرُ: اس کی جمع جواہر ہے بمعنی گوہر موتی کو کہتے ہیں یعنی وہ پتھر جو نافع اور قیمتی ہو (معدنیات) یہاں مراد سونا اور چاندی ہے اور ''جوہر'' یہ معرب ہے ''گوہر'' کا۔

(۸) تُظْهِرُ: بمعنی ظاہر ہونا از (ف) از افعال بمعنی ظاہر کرنا۔ قَالَ تَعَالٰی: وله الحمد فی السموات والارض وعشیا وحین تظهرون۔(الروم)

(۹) بِالسَّبْكِ. یہ مصدر ہے سَبْكًا، از (ن، ض) بمعنی سونے اور چاندی کو پگھلانا یا سانچے میں ڈالنا. یقال: سَبَكَ الذَّهَبُ وَالْفِضَّةُ. یعنی چاندی کو پگھلایا۔ سَبَكَ الْكَلَامُ بات کو مہذب یا صاف کیا۔

(۱۰) تَصْدَعُ. اس کا مصدر صَدْعٌ، بمعنی پھاڑ دینا، تکلیف اٹھانا، کسی چیز یا حق و باطل کے درمیان فرق کرنا، یا صفائی کے ساتھ بیان کر دینا۔ یہاں اول مراد ہے اور (س) سے اس کے معنی درد میں مبتلا ہونے کے آتے ہیں، ومنه صُدَاعٌ بمعنی دردسر. قال تعالیٰ: فاصدع بما تؤمر۔(الحجر)

(۱۱) رِدَاءٌ: وہ کپڑا جو عبا اور جبہ وغیرہ کے اوپر پہنا جائے بمعنی چادر والجمع اَرْدِيَةٌ. ''رِدَاءٌ'' جو نصف اعلیٰ پر پہنچ جائے۔ اور ''اِزَارٌ'' جو نصف اسفل پر پہنچ جائے۔ دونوں کو حُلّة کہتے ہیں۔ اور رَدِیَ (س) سے بمعنی ہلاک ہونا، کیونکہ یہ چادر ہلاک ہونے والی ہے۔ اور اِرْتِدَاء بمعنی لبس الرداء ہے یہ یائی ہے، واوی نہیں ہے۔

(۱۲) اَلشَّكُّ: بمعنی شک کرنا، گمان کرنا۔ جو خلاف الیقین ہے از (ن) شَكَّ فی الامر شک کرنا۔ شك علیه الامر بمعنی شاق گذرا۔ شَاكٌّ کی جمع شُكَّاكٌ آتی ہے اور رِداءُ الشَّكِّ۔ یہاں اضافت المشبه به الی المشبه ہے. قال تعالیٰ: وانهم لفی شك منه مریب۔(ھود)

(۱۳) یَدُالْحَقِّ: یہاں ''ید'' کو مرفوع ومفتوح دونوں طرح پڑھ سکتے ہیں، کیونکہ اس کا عطف ''خلاصةُ الجواهرِ'' پر ہے اور قاعدہ ہے کہ اگر ان کے اسم وخبر پر دوسرا جملہ عطف کیا جائے تو لفظ ومحل دونوں کا اعتبار کرتے ہوئے اعراب دیا جائے گا، اگر مفرد کا عطف ہے تو پھر اختلاف ہے۔ ید کی جمع اَيْدِي و اَيَادِيْ ہیں، اگر ہاتھ کے معنی ہوں تو جمع ایدی ہے، اگر نعمت کے معنی ہوں تو اَيَادِيْ جمع ہے بعض نے ید کی جمع یُدِیٌّ بھی کہا ہے۔

☆......☆......☆

وَقَدْقِيلَ فِيمَا غَبَرَ مِنَ الزَّمَانِ. ''عِنْدَالْاِمْتِحَانِ يُكْرَمُ الرَّجُلُ اَوْ يُهَانُ'' وَهَا! اَنَا قَدْعَرَضْتُ خَبِيئَتِي لِلْاِخْتِبَارِ.

ترجمہ:۔ اور تحقیق کہ کہا گیا ہے (پرانا مقولہ) گذشتہ زمانے میں امتحان کے وقت مرد یا سرخرو ہوتا ہے یا ذلیل وخوار۔ اب ہوشیار

(آگاہ ہو) ہو جاؤ۔ پیش کرتا ہوں میں اپنی پوشیدہ قابلیت کو امتحان کیلئے۔

(۱) غَبَرَ: گذرنا، باقی رہنا، وختم ہو جانا، گزر جانا، جو باقی اور ماضی کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے از (ن) یہ لفظ من قبیل الاضداد ہے. غُبر (بضم الغین) وہ دودھ جو تھن میں رہ جائے دوہنے کے بعد و الجمع اَغْبَار کمافی التنزیل: الاعجوز افی الغابرین ۔اور (ک) سے بمعنی غبار آلود ہونا۔ یہ (س) سے بھی آتا ہے بمعنی زخم کا اچھا ہونا اور اندرونی فساد کا ظاہر ہونا۔

(۲) اِمْتِحَان: یہ افتعال کا مصدر ہے یہ "مَحْنٌ و مِحْنَةٌ" سے مشتق ہے از (ف) بمعنی آزمانا۔ محنت و مشقت میں ڈالنا، کیونکہ بوقت امتحان محنت و مشقت اٹھانا پڑتی ہے، یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ کقولہ تعالیٰ: اولئك الذين امتحن الله قلوبهم. اور محنت کے اصلی معنی کوڑا مارنے کے ہیں، یقال: محنه عشرين سوطا.

(۳) يُكْرَمُ: یہ اکرام سے ہے از افعال۔ اکرام و عزت کرنا۔ مجرد (ک) سے۔ بزرگ شدن۔

(۴) رَجُلٌ: مرد جمع رِجَالٌ۔ رِجْلٌ، پاؤں جمع اَرْجُلٌ۔ رَجِلَ (س) رَجَلًا بمعنی پیدل چلنا، رَجَلَ (ن) رَجْلًا، ٹانگ پر مارنا، رَجَّلَهٗ تفعیل سے قوی کرنا، الشَّعْرَ کنگھی کرنا، اَرْجَلَهٗ افعال سے مہلت دینا، تَرَجَّلَ پیدل چلنا، سواری سے اتر کر. قوله تعالیٰ: وَاِنْ كَانَ رَجُلٌ يُّوْرَثُ كَلٰلَةً۔ (النساء)

(۵) يُهَانُ: یہ صیغہ مضارع مجہول ہے اِهَانَةٌ، مصدر سے جو اکرام کی ضد ہے بمعنی ذلیل کرنا، رسوا ہونا۔ یہ "هَوْنٌ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی آسان ہونے کے آتے ہیں۔ یا یہ "هَوَانٌ" سے مشتق ہے بمعنی ذلیل ہونا۔ هَانَ (ن) هَوْنًا، هَوَانًا، مُهَانَةً بمعنی ذلیل ہونا، حقیر ہونا۔ هَوَانٌ، سے یہاں ذلت ہی مراد ہے. قَالَ تَعَالیٰ: وَاَمَّا اِذَا مَا ابْتَلٰهُ رَبُّهٗ فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ فَيَقُوْلُ رَبِّىْٓ اَهَانَنِ ۔ (الفجر) اور اَهَانَنِ، بمعنی نرم آسان ذلیل کرنا۔

(۶) عَرَّضْتُ: یہ تعریض مصدر سے بمعنی پیش کرنا، ونشانہ بنانا۔ از تفعیل اس کا مجرد عَرَضَ (ض) عَرْضًا بمعنی پیش آنا، لاحق ہونا۔ مجرد و مزید دونوں کے صلہ میں لام آتا ہے تو معنی بیع و شراء کے ہوتے ہیں جب "علی" آتا ہے تو "استعمال" کے معنی ہوتا ہے۔ عَرْضٌ بمعنی چوڑائی جمع اَعْرَاض و عُرُوْضٌ. عِرْضٌ (بالکسر) بمعنی آبرو، جمع، اَعْرَاضٌ. عُرْضٌ (بالضم) بمعنی گوشہ، جانب۔ عَرُضَ (ك) عَرْضًا و عَرَاضَةً بمعنی چوڑا ہونا، تفعیل سے چوڑا بنانا۔ وقال تعالیٰ: لَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَا عَرَّضْتُمْ بِهٖ ۔ (البقرہ)

(۷) خَبِيْئَتِيْ: یہ فعیلة کے وزن پر خَبِيْئَةٌ ہے۔ جو مفعول کے معنی میں ہے اور یہ خَبَاءٌ (مخفی چیز) سے ماخوذ ہے جسکے معنی پوشیدہ کرنے کے ہیں اس سے مراد باطن ہے۔ خَبِيْئَةٌ، کی جمع خَبَايَا آتی ہے۔ فتح سے بمعنی چھپا دینا، اور افتعال سے بمعنی جانچنا، آزمائش کرنا۔

(۸) اَلْاِخْتِبَار: یہ افتعال کا مصدر ہے یہ خبرۃ سے ماخوذ ہے جس کے معنی آزمانے و تجربہ کرنے کے آتے ہیں۔ اور خُبْرَةٌ (بضم الخاء) کے معنی ہے باطنی حال کو جاننا، خبُرَ (ك) خُبْرَةً، مَخْبَرَةً بمعنی حقیقت حال سے واقف ہونا (ف) خَبْرًا، یہی معنی ہے۔ خَبَّرَ تفعیل سے آگاہ کرنا۔

☆......☆......☆

وَعَرَضْتُ حَقِيْبَتِيْ عَلَى الْاِعْتِبَارِ فَابْتَدَرَ اَحَدُ مَنْ حَضَرَ. وَقَالَ اَعْرِفُ بَيْتًا لَمْ يُنْسَجْ عَلَى مِنْوَالِهِ. وَلَاسَمَحَتْ قَرِيْحَةٌ بِمِثَالِهِ.

ترجمہ:۔اور پیش کردیا میں نے اپنی گٹھڑی کوکھول کر (تھیلی کو) آزمانے کے لئے ڈالتا ہوں یقین کے سامنے۔پس سبقت کی ایک نے حاضرین مجلس میں سے۔اور کہا پہچانتا ہوں (یاد ہے) میں ایک ایسے شعر کو کہ نہیں بنا گیا (نہیں کہا گیا آج تک) اس جیسا شعر (یا اس کے نمونہ پر) اور نہیں جواں مردی کی (جرأت کی) کسی طبیعت نے اس کے مثل لانے پر۔

(۱)عَرَّضْتُ: یہ، تَعْرِيْضٌ مصدر سے بمعنی پیش کرنا از تفعیل۔مجرد (ض) سے بمعنی لاحق ہونا، پیش آنا۔وَقَالَ تَعَالٰى: وَلَاجُنَاحَ عَلَيْكُمْ فِيْمَاعَرَّضْتُم بِهِ۔(البقرہ)

(۲)حَقِيْبَتِيْ: حَقِيْبَةٌ، وہ چمڑے کی گٹھڑی یا تھیلی جو اونٹ والا کجاوہ کے پیچھے باندھے اور جس میں مسافر لوگ اپنا توشہ رکھتے ہیں. والجمع حَقَائِبُ. واصلہ حقب الشيء حقبًا بمعنی احتبس مجرد سمع سے۔

(۳)اَلْاِعْتِبَار: یہ مصدر ہے از افتعال بمعنی آزمانا، غور کرنا۔کمافی التنزیل:فاعتبروایااولی الابصار. مجرد عَبَرَ (ن) عَبْرًا، بمعنی غمگین ہونا، آنسو بہانا (س) عَبَرًا، آنسو بہانا۔تفعیل سے تعبیر بیان کرنا۔

(۴)فَابْتَدَرَ: یہ اِبْتِدَارٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی جلدی کرنا، سبقت کرنا، دوسروں سے آگے بڑھ جانا۔اس کا مجرد (ن) سے ہے اسی سے "بَدْرٌ" ہے (چودھویں کا چاند) کیونکہ وہ بھی تاروں پر سبقت لے جاتا ہے۔

(۵)اَحَدٌ: بمعنی واحد، عدیم المثال، ایک، یکتا، اکیلا۔يُقَالُ: فُلَان احدالاحدین یعنی وہ عدیم المثال ہے، احد کی جمع آحاد، اُحدان آتی ہیں۔اور اس میں مذکر اور مؤنث دونوں برابر ہیں: اَحَّدَ، تَفْعِيْلٌ سے اور وَحَّدَ دونوں کے معنی ایک کردینا، اِتَّحَدَ اکٹھا کردینا، اِسْتَاحَدَ، اکیلا ہونا۔وفی التنزیل: قُلْ هُوَاللهُ اَحَدٌ۔احد اور واحد میں پانچ فرق ہیں؛ تین معنوی ہیں اور دو لفظی، معنوی یہ ہیں: (ا) احد باری تعالیٰ کیلئے خاص ہے اور واحد عام ہے (ب) بعض کے نزدیک احد خاص ذوی العقول کیلئے ہے اور واحد عام ہے (ج) واحد کے مقابلہ میں تاء آتی ہے اور احد کے مقابلہ میں تاء نہیں آتی۔اور لفظی فرق یہ ہے کہ (ا) واحد کی مؤنث واحدۃ آتی ہے اور احد کی کوئی مؤنث نہیں دوسرا فرق یہ ہے کہ احد کی جمع آتی ہے اور واحد کی جمع نہیں آتی۔

(۶)اَعْرِفُ: واحد متکلم از (ض) بمعنی پہچاننا، جیسے: یعرفونہ کمایعرف ابناء ھم.(البقرہ)

(۷)البیت: شعر، اگر اس کا معنی شعر ہوتو جمع اَبْيَاتٌ ہے، اگر بیت کا معنی گھر ہوتو جمع بُيُوتٌ ہے۔مر تحققہ

(۸)لَمْ يُنْسَجْ: یہ نَسْجٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی کپڑا بننے کے آتے ہیں یا صرف بُننا۔(ن،ض) نسج الحائكُ الثَّوْبَ نسجا ومنہ النساج بمعنی کپڑا بننے والا یعنی جولاہا۔

(۹)مِنْوَالٌ: بمعنی اسلوب، طرز وطریقہ۔اس میں تین لغات ہیں مِنْوَالٌ، مِنْوَلٌ، نَوْلٌ. منوال، یعنی جولاہے کی وہ لکڑی یا آلہ ہے جس سے جولاہے کپڑا بنتے وقت لپٹتے یا ٹھونکتے ہیں، جمع مناول۔اور نول، جولاہے کی طرح حبشیوں میں ایک ذلیل قوم ہوتی ہے

بقول بعض نول بھی طرز وطریقہ کو کہتے ہیں، نول کی جمع انوال ہے۔اور منوال ومنول کی جمع مناول ومنایل آتی ہیں۔ نَـالَ (ن) نَوْلاً نوَالًا بمعنی دینا، تنویل تفعیل سے بھلائی پہنچانا۔

(۱۰) سَمَحَتْ: یہ سَمَحَ (ف) سَمْحًا و سَمَاحًا و سَمَاحَةً سے بمعنی بخشش کرنا اور (ک) سے بھی آتا ہے، جوان مردی کرنا. ومنه التسامح و المسامحة ۔صیغہ صفت ہے اور جمع سُمَحَاءُ بروزن فقہاء ہے۔

(۱۱) قَرِيحَةٌ: بمعنی زخمی یا طبیعت کے ہیں کیونکہ طبیعت بھی زخمی ہوتی ہے لہذا طبیعت کے معنی میں مستعمل ہے اس کی جمع قَوَائِحُ آتی ہے۔

(۱۲) مِثَالٌ: از (ن، ض) مَثَلًا و مُثْلَةً. الرجل عذاب دینا (ن، ک) سے مَثُوْلًا کسی کے سامنے کھڑا ہونا۔اور ''بمثالہ'' یہ متعلق ''سَمَحَتْ'' سے ہے، مثال کی جمع امثلہ ہے۔ قَالَ تَعَالىٰ: لَيْسَ كَمِثْلِهٖ شَيْءٌ. مثال اور مثل کے درمیان فرق: (۱) مِثل کہتے ہیں جو تمام حقیقت میں شریک ہو جیسے لیس کمثلہ شیٔ. اور مثال اس کو کہتے ہیں جو بعض اغراض میں شریک ہو جیسے انسان نے دیوار پر نقش کئے تو یہ نقوش اصل کی مثال ہیں اس کا مثل نہیں ہے۔ (۲) مثال تو وہ ہے جو بعض صفاتِ ممثل لہ کے مشابہ ہو اور مثل وہ ہے جس کا ''من کل الوجہ'' میں ممثل لہ کے مشابہ ہونا ضروری ہے۔

☆......☆......☆

فَإِنْ اٰثَرْتَ إِخْتِلَابَ الْقُلُوْبِ فَانْظِمْ عَلٰى هٰذَا الْأُسْلُوْبِ وَأَنْشَدَ:

(۸) فَأَمْطَرَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ نَرْجِسٍ وَ سَقَتْ وَرْدًا وَعَضَّتْ عَلَى الْعُنَّابِ بِالْبَرَدِ

ترجمہ:۔پس اگر لوگوں کے دلوں کو فریفتہ کرنا چاہتے ہیں۔تو نظم کیجئے اس طرز پر شعر کو۔ پھر اس نے یہ شعر پڑھا:

(۸) پس اس محبوبہ نے نرگس (آنکھ) سے موتی (آنسو) برسا کر، گلاب (رخسار) کو سیراب کردیا۔ اور اس نے اولوں سے (دانتوں سے) عناب (سرانگل یعنی پوروں) کو کاٹ دیا۔

(۱) اٰثَرْتَ: اِیْثَارٌ مصدر ہے از افعال بمعنی ترجیح دینا واختیار کر لینا۔ وفی التنزیل: لقد اٰثرك الله علینا (یوسف) واصله اثر فلانا ای اکرمه. والمصدر اثر و اثارة. از (ن)۔

(۲) اِخْتِلَابٌ: یہ افتعال کا مصدر ہے بمعنی دھوکہ دینا، فریفتہ کرنا۔ یہاں فریفتہ کرنا مراد ہے اس کا مجرد خَلْبٌ و خَلَابَتٌ ہے۔ اصله خَلَبَ (ن) خَلْبًا و خَلَابَةً ای خدعه. خَلَابَتْ کے معنی دھوکہ دینے اور اچھے اقوال سے فریفتہ کرنے کے آتے ہیں۔

(۳) قُلُوْبٌ: یہ جمع ہے قلب کی بمعنی دل (ض) سے پلٹنا۔ انفعال، تفعیل، تفعل سے بھی آتا ہے، مرتحقیقہ۔

(۴) اُسْلُوْب: بمعنی طور طریقہ اس کی جمع اَسَالِيْبُ ہے اصل میں اس کے معنی ہیں شیر کی گردن اور اسلوب اصل میں طریق فی الجبل کو کہتے ہیں لیکن اب مطلق طرز اور روش کو کہتے ہیں سَلَبَ (ن) سَلْبًا، زبردستی چھیننا (س) سَلَبًا، ماتم کے کپڑے پہننا۔

(۵) اَنْشَدَ: از افعال بمعنی شعر پڑھنا (جو اپنا ہی ہو) مجرد (ض) سے ہے، مرتحقیقہ۔

(۶) فَأَمْطَرَتْ: یہ اِمْطَارٌ مصدر سے بمعنی برسانا، بارش نازل کرنا۔ از افعال اور مجرد (ن) سے ہے بمعنی برسنا، بارش ہونا۔ اور مَطَارٌ و

مَطَارَةٌ. وہ کنواں جس میں پانی بہت زیادہ ہو۔یقال مطرت السماء وامطرت یعنی مینہ برسا۔ومنه سحاب ممطار یعنی بہت زیادہ برسنے والا ابر۔ کمافی التنزیل: وامطرناعلیهم مطرا ۔ (الشعراء) مَطَرٌ (بفتح العین) بمعنی بارش کا پانی والجمع امطار.

(۷) لُؤلُوءٌ: بمعنی موتی والجمع لآلی یہاں مراد آنسو ای شبه الدمع باللُؤلو. یعنی آنسو کو موتیوں سے تشبیہ دی ہے۔

(۸) نَرْجِسٌ: یہ معرب ہے "نرگس" کا۔نرگس ایک قسم کا پھول ہے جو سفیدی مائل بزردی ہے، یا مطلق زردی۔اور یہاں آنکھ کو نرجس سے تشبیہ دی ہے۔اعتراض ہے کہ زرد آنکھ مذموم ہوتی ہے تو جواب یہ ہے کہ مشبہ اور مشبہ بہ میں یہ ضروری نہیں ہے کہ دونوں میں مشابہت من کل الوجوہ ہو جیسے زید کالاسد. نِرْجس (بکسر النون) بھی مستعمل ہے اس کا واحد نرجسَةٌ ہے۔

(۹) سَقَتْ: یہ سَقْیٌ مصدر سے بمعنی سیراب کرنا از (ض) اور سقی کا استعمال اہل جنت کی شراب کیلئے ہے جیسے وسقاهم ربهم شرابا طهورا یعنی وہ سیرابی جس میں تکلیف نہ ہو۔اسی وجہ سے اس کا ذکر اہل جنت کے بارے میں کیا گیا ہے۔اور اِسْقَاء (مزید فیہ) کہتے ہیں وہ سیرابی جس میں تکلیف ہو اور اس کا ذکر اہل دنیا کیلئے کیا گیا ہے۔قال تعالی: لاسقیناهم ماء غدقا ۔ (الجن)

(۱۰) وَرْدٌ: گلاب کا پھول۔یہ وَرْدَةٌ کی جمع ہے،اس کی جمع وُرْدٌ، وِرَادٌ، اَوْرَادٌ بھی آتی ہیں، یہاں "وردٌ" کو "رخسار" سے تشبیہ دی ہے۔وَرَدَ (ض) وَرْدًا . کمافی التنزیل: فکانت وردة کالدهان ۔ (الرحمن)

(۱۱) عَضَّتْ: یہ (س) سے بمعنی دانت سے کاٹنا یا دانتوں سے پکڑنا۔وقیل هو من النصر والفتح من الشاذ. اور اس کا صلہ علی آتا ہے، کما جاء فی حدیث عرباضؓ: عضو علیها بالنواجذ ای خذوها بجمع الاسنان بعض علماء نے (ن) سے کہا بمعنی مضبوطی سے پکڑنا۔

(۱۲) اَلْعُنَّابُ: یہ جمع ہے عُنَّابَةٌ کی بمعنی ایک قسم کا سرخ دانہ ہے جو بیر کی طرح ہوتا ہے جو کنایہ ہے ہونٹوں سے اور عناب ایک دوا کا نام بھی ہے اور مردِ طویلُ الانف کو بھی کہتے ہیں، عناب کنایہ ہے مہندی لگی ہوئی انگلیوں یا ہونٹوں سے۔

(۱۳) بِالْبَرَدِ: اَلْبَرَدُ، اولے یہاں دانتوں سے کنایہ ہے جمع اَبْرَادٌ. اس کا ایک معنی اونچے نیچے پہاڑ کے بھی ہے من الاضداد . قال تعالٰی: وینزل من السماء ومن جبال فیها من برد ۔ (النور)

خلاصہ:...... اس شعر میں پانچ تشبیہیں ہیں (۱) آنسوؤں کو موتی سے (۲) آنکھوں کو نرگس سے (۳) رخساروں کو گلاب کے پھول سے (۴) مہندی لگی ہوئی انگلی کے پوروں کو عناب سے (۵) اور دانتوں کو اولوں سے۔

☆......☆......☆

فَلَمْ یَکُنْ اِلَّا کَلَمْحِ الْبَصَرِ اَوْهُوَ اَقْرَبُ حَتّٰی اَنْشَدَ فَاَغْرَبَ:

(۹) سَأَلْتُهَا حِیْنَ زَارَتْ نَضْوَ بُرْقُعِهَا الـ ــــ قَانِیْ وَاِیْدَاعَ سَمْعِیْ اَطْیَبَ الْخَبَرِ

(۱۰) فَزَحْزَحَتْ شَفَقًا غَشّٰی سَنَا قَمَرٍ وَسَاقَطَتْ لُؤْلُؤًا مِنْ خَاتَمٍ عَطِرِ

ترجمہ:۔ پس دیر نہ کی اس نے مگر نظر جھپکنے کی بلکہ اس سے بھی کم یہاں تک کہ اس نے یہ نادر شعر پڑھا:

(۹) درخواست کی میں نے محبوبہ سے جب کہ وہ ملی (یا بوقت ملاقات) اس کے برقعہ اتار دینے کی۔ جو بہت سرخ تھا اور ودیعت رکھنے کی میرے کانوں میں کوئی اچھی خبر۔ (۱۰) پس دور کیا محبوبہ نے (برقعہ) کو (چہرے سے) جس نے ڈھانک لیا تھا چاند کی روشنی کو (چہرے کے حسن کو)۔ اور گرائے اس نے موتی خوشبودار انگوٹھی سے (تنگ منہ سے جو معطر تھا)۔

(۱) کَلَمحِ: لَمحٌ کہتے ہیں آنکھوں کا جھپکنا۔ لَمَحَ البصر. کسی چیز کی طرف نظر کو دراز کیا۔ از (ف). **قال تعالیٰ: وماامرالساعة الاکلمح البصر.**

(۲) اَلْبَصَرُ: بمعنی آنکھ والجمع اَبْصَار از (ن) دیکھنا۔ **فی القران: لاتدرکه الابصار** ۔ (الانعام)

(۳) اَقْـرَبُ: یہ قُـرْبٌ سے مشتق ہے جو ضد ہے، بُـعْـدٌ کی بمعنی قریب ہونا۔ از (ک،س) بمعنی نزدیک ہونا اور ''اَقْـرَبُ'' و ''اَغْـرَبُ'' میں مناسبت لفظیہ تامہ ہے، مناسبت کی تعریف یہ ہے کہ سجع کے آخری لفظ ہم وزن ہوں اگر دونوں کا قافیہ بھی ایک ہے تو تامہ ہے ورنہ ناقصہ ہے. **قَالَ تَعَالیٰ: یَوْمَئِذٍاَقْرَبُ مِنهُمْ الْاِیْمَانُ.**

(۴) اَنْشَدَ: یُنْشِدُاِنْشَادًا. ازافعال بمعنی شعر کہنا۔ مجرد (ض) سے، ر تحقیقہ۔

(۵) اَغْرَبَ: یہ غَـرْبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی نادر چیز یا گھوڑے کی تیز چال (یعنی دوڑانے کے) آتے ہیں۔ اور کلام کے اندر عجیب کے معنی میں بھی آتا ہے اور اس کے معنی غریب الوطن کے بھی ہیں اگر یہ افعال سے ہو تو معنی ہے عجیب وغریب شئے لانے کے یہاں یہی معنی مراد ہے مجرد از کرم۔

(۶) سَـأَلْتُهَـا: اگر سأل کے بعد ''عن'' ہو تو مسئول عنہ کوئی اور ہوگا، جیسے: **سـألـت عـنـك. ای عن احوالك** اس کے مابعد **مـدخـول عنه** ہے تو یہ مسئول ہوگا جیسے **سألتك** تو یہاں مخاطب ہی مسئول ہے سَـأَلَ (ف) سُوَالًا سوال کرنا۔ **قـال تـعـالیٰ: ان سألتك عن شیء بعدهافلاتصاحبنی** ۔ (الکھف)

(۷) حِیْنٌ: بمعنی وقت، زمانہ جمع اَحْیَـان **جـمـع الجمع اَحَایِین** آتی ہیں۔ اور حین یہ ظرف زمان یا تو مبنی ہے، کیونکہ ظرف جب جملہ کی طرف مضاف ہو تو اس کا مبنی ہونا جائز ہے یا معرب منصوب ہے بوجہ واقع ہونے ظرف کے۔ از (ض) وقت کا آنا. **قـال تعالیٰ: ولکم فی الارض مستقرومتاع الی حین** ۔ (الاعراف)

(۸) زَارَتْ: زَارَ (ن) زَوْرًا، زِیَـارَةً، زُوَارًا، زُوَارَةً۔ قصداً ملاقات کیلئے آنا، ملاقات یا زیارت کرنا۔ **ومـنـه الـزَّائِرُ والزُّوَّارُ** ملاقات کرنیوالے، لیکن بوجہ تعظیم ہو **والجمع زائرون. فی الحدیث: لعن رسول الله ﷺ زوارات القبور.**

(۹) نَضْوٌ: مصدر از (ن) بمعنی لاغر ہونا دور کرنا یا کھولنا، پھینک دینا، اُتار دینا۔ **یـقـال نَـضَـاثَوْبَهُ نَضْوًا ای خلعه والقاه** ۔ اس کا معنی کھینچنا بھی آتا ہے۔

(۱۰) بِرْقَعِهَا: (بکسر الباء وفتح القاف) بمعنی آسمان، اس میں تین لغت ہیں: بُرْقُوْعٌ، بُرْقَعٌ، بُرْقُعٌ. (بضم الباء والقاف) یہ آخری فصیح ہے اس کے اصلی معنی ہے برقع پہن لینے کے آتے ہیں۔ **والجمع بَرَاقِعُ** ۔ از فتح۔

(۱۱)اَلْقَانِیْ: مادہ(ق،و،ن) ہے حد سے زیادہ سرخ یا وہ شاخ جس میں پتے زیادہ ہوں از (ن) اگر سرخ رنگ کا مبالغہ ہو تو **احمر قانی** کہتے ہیں۔اگر سفید رنگ کا مبالغہ ہو تو **ابیض ناصع**، اور زرد رنگ کے مبالغہ کیلئے **اصفر القانع** اور سیاہ رنگ کا مبالغہ کیلئے **اسود حالك** کہتے ہیں۔اور **قانی**، تاکید **الاحمر** کیلئے ہے از (ف) مہموز اللام بمعنی زیادہ سرخ ہونا، اور (ن) سے ناقص واوی ہے بمعنی جمع کرنا، اور (س) سے ناقص یائی ہے بمعنی لازم ہونا۔

(۱۲)اِیْدَاعٌ: از افعال بمعنی ودیعت یا امانت رکھنا مراد بات کرنا ہے ای **ایداعها فی سمعی** مفعول اول ہے۔

(۱۳)اَطْیَبُ: مصدر (ض) طَیْبًا، طَابًا، طِیْبَۃً، تَطْیِیْبًا ہیں بمعنی لذیذ، شیریں، پاکیزہ ہونا، خوشنما و عمدہ ہونا۔**و منه الطیب** بمعنی خوشبو **والجمع اَطْیَابٌ و طُیُوْبٌ**. اول شعر میں تو پانچ تشبیہیں ہیں اور ثانی میں چار ہیں، پانچویں تشبیہ نہیں لائے۔اور یہاں **اطیب الخبر** مفعول ثانی ہے ایداع کا، اطیب صفت مشبہ ہے یعنی مزے کی باتیں اس میں تفضیل نہیں ہے .**وفی التنزیل: طبتم فادخلوها خالدین**۔(الزمر)

(۱۴)فَزَحْزَحَتْ: یہ زَحْزَحَۃٌ۔ از بَعْثَرَ بمعنی دور ہونا، یا دور کرنا، بلند کرنا، **قال تعالیٰ: فمن زحزح عن النار**. زَحَّ یَزُحُّ (ن) سے بمعنی دور کر دینا، یا ہٹا دینا۔

(۱۵)شَفَقٌ: بمعنی حُمْرَۃٌ او بَیَاضٌ. **علی اختلاف الاقوال.** از سمع بمعنی خیر خواہی کرنا از افعال بمعنی ڈرانا، یہاں حُمْرَۃٌ سے وہ سرخی مراد ہے جو شام کو آسمان کے کناروں پر نظر آتی ہے۔جس کو برقع کے ساتھ تشبیہ دی گئی ہے. **قال الراغب: الشفق اختلاط ضوء النهار بسواد اللیل عند غروب الشمس.**

(۱۶)غَشّٰی. ای غَطّٰی از (س) ڈھانپ لینا یہ مبالغہ ہے جیسے **اِذْیَغْشَی السِّدْرَ ةَمَایَغْشٰی** ۔(النجم)

(۱۷)سَنَاء: (ممدوداً و مقصوراً) یہ دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اگر ممدوداً ہو تو معنی ہے بجلی کی روشنی کے ہونگے اگر مقصوراً ہو تو معنی ہے بلندی کے ہیں۔سَنَایَسْنُوْ (ن) سَنْوًا بمعنی چمکنا اور اس روشنی کو بھی کہتے ہیں جو بجلی کوندتے وقت ہوتی ہے **سنا برقه یذهب بالابصار**۔

(۱۸)قَمَرٌ: از (س) بمعنی حیرت کے ہیں لغوی معنی غلبہ کے ہیں **والجمع اَقْمَار**. یہاں چہرہ کو قمر (چاند) سے تشبیہ دی ہے، کیونکہ چاند کی روشنی بھی ستارے کی روشنی پر غالب ہوتی ہے. **وَفِی التَّنْزِیْلِ: وَالْقَمَرِ اِذَا تَلٰهَا** ۔(الشمس)

(۱۹)سَاقَطَتْ: یہ اِسْقَطَتْ کے معنی میں ہے، مصدر مُسَاقَطَۃٌ و سِقَاطًا. گرا دینا۔از مفاعلہ اس میں مشارکت نہیں ہے اس کا مجرد سَقَطَ (ن) سُقُوْطًا مَسْقَطًا زمین پر گرنا، گر جانا۔

(۲۰)خَاتِمٌ: بمعنی انگوٹھی **والجمع خَوَاتِمُ و خَوَاتِیْمُ** چونکہ معشوق بہت کم باتیں کرتا ہے اس لئے اس کے منہ کو انگوٹھی سے تشبیہ دی ہے گویا اس کا منہ چھوٹا ہوتا ہے۔اس لئے وہ کم بولتا ہے از (ض) **قال تعالیٰ: الیوم نختم علی افواههم و تکلمنا ایدیهم.** (یٰس)

(۲۱)عِطْرٌ: (بکسر العین) از (س) عَطَرًا بمعنی خوشبودار ہونا، یا معطر ہونا۔عِطْرٌ صیغہ صفت ہے بمعنی خوشبو **والجمع عُطُوْر**.

☆......☆......☆

فَحَارَ الْحَاضِرُوْنَ لِبَدَاهَتِهٖ وَاعْتَرَفُوْا بِنَزَاهَتِهٖ فَلَمَّا اٰنَسَ اِسْتِئْنَاسَهُمْ بِكَلَامِهٖ. وَانْصِبَابَهُمْ اِلٰى شِعْبِ اِكْرَامِهٖ. اَطْرَقَ كَطَرْفَةِ الْعَيْنِ.

ترجمہ:۔ پس متحیر ہوگئے حاضرین ان کی بدیہہ گوئی سے۔ اور اس کے پاکیزگی کلام کا اعتراف کیا۔ پس جب کہ اس نے دیکھا ان کے مانوس ہونے کو اپنے کلام کے ساتھ اور اپنی تعظیم کی گھاٹی کی طرف ان کے مائل ہونے کو۔

(۱) حَارَ: یَحَارُ (س) حَیْرَةً و حَیْرَانًا بمعنی متحیر ہونا، حیران ہونا۔ یقال حار بصرہ اور حَارَ یَحُوْرُ (ن) حَوْرًا بمعنی لوٹنا۔ کمایقال اعوذ باللہ من الحور بعد الکور. قال تعالیٰ: کالذی استھوته الشیاطین فی الارض حیران ۔(الانعام) اور فَحَارَ میں فاء تعقیب کیلئے ہے۔

(۲) لِبَدَاهَتِهٖ: بَدَاهَةٌ مصدر ہے از (ف) بمعنی کوئی کلام اچانک کرنا یا ہونا اور اچھا بھی ہو، از کرم۔

(۳) اِعْتَرَفُوْا: یہ اعتراف مصدر سے بمعنی اقرار کرنا۔ از افتعال اس کا مجرد (ض) سے ہے، بمعنی پہچاننا۔ قال تعالیٰ: فاعترفوا بذنبھم فسحقا لاصحاب السعیر. (الملک)

(۴) نَزَاهَةٌ: بمعنی صفائی، پاکیزگی۔ ای براءۃ من السوء. (ف، ک، س) یقال نزہ نزاھۃ و نزاھیۃ یعنی وہ برائی اور ملامت سے دور ہوا۔ اور نزاھته کی ضمیر راجع ہے ''شعر'' کی طرف یا ''ذولحیة'' کی صورت ثانیہ میں انتشار ضمائر لازم آتا ہے، لہذا بداھته میں بھی ضمیر ذولحیة کی طرف راجع کرنا زیادہ بہتر ہے۔ بداھته کی ضمیر اگر شعر کی طرف راجع ہو تو مصدر مجہول ہوگا اور شعر کی تمام ضمیروں میں اضمار قبل الذکر ہے اور مرجع محبوبہ ہے۔ اور تبریزی شارح حماسہ نے کہا ہے کہ چھ چیزوں میں اضمار قبل الذکر جائز ہے اور وہ یہ ہیں: خمر، حرب، فرس، معشوق، سیف اور لفظ اللہ بھی۔ (مسودہ مقامۂ دوم، ص: ۶۸، از راقم)

(۵) آنس: از مفاعلہ اس کے اصلی معنی مانوس ہونا ہے یہاں علم کے معنی میں ہے اور اس کے معنی دیکھنے کے بھی آتے ہیں۔ کَقَوْلِهٖ تَعَالٰی: اِنِّیْ آنَسْتُ نَارًا۔ (قصص) مجرد (س) سے ہے مصدر اَنَسٌ ہے بمعنی مانوس ہونا۔

(۶) اِسْتِیْنَاسٌ: مصدر ہے از استفعال بمعنی مانوس ہونا۔ یقال: آنسہ موانسة بمعنی اچھی طرح سے پیش آنا۔ ومنہ موانسة بمعنی نرمی کا برتاؤ کرنا۔ از مفاعلہ ملاطفت کے آنسه موانسة بمعنی اچھی طرح پیش آنا یا اچھا برتاؤ کرنا۔

(۷) اِنْصِبَابٌ: یہ مصدر ہے از انفعال بمعنی مائل ہونا اور یہ ''صَبَابَةٌ'' سے ماخوذ ہے مصدر از (س) بمعنی عاشق ہونا، صَبٌّ عاشق کو کہتے ہیں کیونکہ اسکی آنکھ سے ہمیشہ پانی جاری رہتا ہے. صَبَّ (ن) صَبًّا بمعنی بہادینا۔ اِنْصِبَابًا، انفعال سے لازم ہے بمعنی میلان۔

(۸) شِعْبٌ: اس کی جمع شِعَابٌ بمعنی پہاڑی راستہ، گھاٹی، جگہ اور بعض نے شعب کے معنی زمین سے پانی بہنے کے بیان کئے ہیں۔ و اور (ف) شَعْبًا بمعنی شاخ در شاخ شدن۔ شَعْبٌ معناہ، الجمع والتفریق والاصلاح والافساد. من الاضداد. شَعْبٌ بمعنی قبیلہ، بزرگ، قوم، جماعت، عوام۔ والجمع شُعُوْبٌ اور شُعْبَةٌ، شاخ، والجمع شُعَبٌ۔

(۹) اَطْرَقَ: اِطْرَاقٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی سکوت کے ساکت ہونا۔ بعضوں نے کہا کہ خاموشی، ڈر کی وجہ سے، یا اطراق بمعنی سر

جھکالینا۔ طَرَقَ(ن) طَرْقًا بمعنی کوٹنا، طَرَقَ المطریق. راستہ پر چلنا۔ طرق بالبال. دل میں آنا. طرق الباب. دروازہ کھٹکھٹانا۔ تطرق الیہ راہ پانا، خاموشی سے پہنچنا۔

(۱۰) طَرْفَةُ الْعَيْنِ: جس کے معنی آنکھ یا پلک کے جھپکنے کے ہیں۔ یقال: طرف (ض) طَرْفًا بمعنی تھپڑ مارنے کے ہیں اور طرف جو نظر کے معنی میں ہے۔ اس کا تثنیہ وجمع مستعمل نہیں، کقوله تعالىٰ: لَايَرْتَدُّ اِلَيْهِمْ طَرْفُهُمْ. طَرَفٌ. جانب جمع اطراف، اس کے معنی آنکھ، کنارہ، ہر چیز کا آخری حصہ، نوک کے بھی آتے ہیں۔ اَطْرَفَ افعال سے بمعنی انوکھی بات کہنا۔ طرّف تفعیل سے بمعنی کنارہ پُر کرنا۔ تطرف تفعل سے بمعنی حد سے زیادہ بڑھنا، انتہا پسندی. طُرْفَةٌ. چٹکلا، دلچسپ بات، جمع طُرَفٌ. طَرِيْفَةٌ. انوکھی بات، تحفہ، ہدیہ جمع طَرَائِفُ۔ طَرِيْف بمعنی انوکھا وعجیب۔ اپنا حاصل کردہ مال۔ مُتَطَرِّف. انتہاء پسند، غیر معتدل۔

☆......☆......☆

ثُمَّ قَالَ دُوْنَكُمْ بَيْتَيْنِ آخَرِيْنَ وَاَنْشَدَ:

(۱۱) وَاَقْبَلَتْ يَوْمَ جَدَّ الْبَيْنُ فِيْ حُلَلٍ سُوْدٍ تَعَضُّ بَنَانَ النَّادِمِ الْحَصِرِ

(۱۲) فَلَاحَ لَيْلٌ عَلٰى صُبْحٍ اَقَلَّهُمَا غُصْنٌ وَضَرَّسَتِ الْبِلَّوْرَ بِالدُّرَرِ

فَحِيْنَئِذٍ اِسْتَسْنَى الْقَوْمُ قِيْمَتَهُ. وَاسْتَغْزَرُوْا دِيْمَتَه.

ترجمہ:۔ پھر کہا لیجئے اور دو شعر، اور یہ شعر پڑھے: (۱۱) اور متوجہ ہوئی معشوقہ جس روز کہ ثابت ہوگئی جدائی۔ سیاہ لباس پہن کر (ایسی حالت میں کہ) کاٹتی ہوئی پشیمانی کے پوروں کو۔ بات نہ کرنے والے کے مانند۔ (خاموش اور پشیمان کی طرح دانتوں سے انگلیاں کاٹتی ہوئی آئی)۔ (۱۲) پس ظاہر ہوئی رات (زلف) صبح پر۔ (چہرہ پر) کہ بلند کیا ہے ان دونوں کو ایک شاخ (قد) نے۔ اور کاٹا ہے اپنے شیشے کو (انگلیوں) کو موتیوں سے (دانتوں سے)۔

پس اس وقت قوم نے اس کو بیش قیمت جانا اور اس کی بارش کو بہت زیادہ خیال کرنے لگے۔

(۱) دُوْنَكُمْ: دون یہ اسم فعل ہے بمعنی خذوا، یقال دونك الشیء. اور یہ دون، فوق کی بھی نقیض ہے اور دون کے معنی حقیر وخسیس کے بھی آتے ہیں اور ''بَيْتَيْنِ'' دُوْنَكُمْ کا مفعول بہ ہے. قال تعالىٰ: یاایھاالذین آمنو الاتتخذو ابطانۃمن دونکم لایَأْلُوْنکم خبالا۔ اور علامہ حریریؒ پہلے دو شعر سے ابو الفرج کے شعر کا مقابلہ پورے طور پر نہ کر سکے، تو دو اور شعر لائے، اس کی تفصیل یہ کہ ان دو شعروں میں امطرت کا مقابلہ ساقطت سے کیا ہے اور لؤلؤ کا مقابلہ لؤلؤ سے اور نرجس کا مقابلہ خاتم سے اور ورد کا مقابلہ ''سنا قمر'' سے اور ''عضت علی العناب بالبرد'' کا مقابلہ ''وضرست البلور بالبدر'' سے اس طرح پہلے شعر کے مقابلہ میں اپنے فنی کمالات کا مظاہرہ کیا۔

(۲) آخرین: أَخَّرَ تَأْخِيْرٌ وتأخَّرَ تفعل وتفعیل دونوں سے آتا ہے۔ فجعلناھم سلفا ومثلا لآخرین ۔(الزخرف)۔ آخَرُ اور آخِرُ میں فرق: اگر یہ (بفتح الخاء) ہو تو مطلق مغائر پر بولتے ہیں، خواہ وہ ماقبل کے جنس سے ہو یا نہ ہو۔ اور اگر

(بکسر الخاء) ہوتو یہ مغائر ہم جنس پر بولتے ہیں، جیسے جاءَ نِیْ رَجُلٌ آخِر یعنی آیا میرے پاس دوسرا آدمی۔ اور بالفتح کی صورت میں مطلق دوسرے کے ہیں خواہ آدمی ہو یا نہ ہو۔ اور دوسرا فرق یہ ہے کہ آخَرُ کا مؤنث آخرۃٌ آتی ہے، اور آخِر کا مؤنث اُخریٰ ہے۔

(۳) اَنْشَدَ: بمعنی شعر پڑھا۔ از افعال۔ نَشَدَ (ن، ض) نِشْدَةً و نَشْدَانًا. بمعنی گم شدہ کو تلاش کرنا۔ مفاعلہ سے نَاشَدَمُنَا شَدَةً ونِشَادًا بمعنی قسم کھلانا۔

(۴) اَقْبَلْتُ: اقبال مصدر سے از افعال بمعنی متوجہ ہونا، متوجہ کرنا، سامنے آنا۔ اور اقبال ادبار کی ضد ہے۔ اس کا مجرد (ن) سے بمعنی پیش ہونا اور (س) سے قبول کرنا۔ اور تقبیل تفعیل سے بوسہ دینا. قَال تعالیٰ: واَقبل بعضهم علی بعض یتسألون ۔ (الصفّت)

(۵) یَوْمٌ: میں حرکت بنائی ہے یا اعرابی ہے۔ جمع ایام ہے۔

(۶) جَدَّ: یہ جَدٌّ سے مشتق ہے بمعنی ثابت کرنا یا ہونا و محقق ہونا۔ یہ ہزل کی ضد ہے۔ از (ض) جَدًّا. بڑا مرتبہ والا ہونا۔ جِدَّةً بمعنی نیا، تازہ ہونا، اگر مصدر جدًّا ہو تو بمعنی کاٹنا، (ن) جِدًّا بمعنی کوشش کرنا، جِدٌّ بمعنی محنت، وکوشش۔

(۷) اَلْبَینُ: جدائی، ملاپ اور یہ لفظ اضداد میں سے ہے. بَانَ (ض) بَیْنًا و بَیْنُونَةً ای فارق و وصل ۔ بیان ظاہر ہونا اور یہاں بَین بمعنی جدائی مراد ہے اور البین جسمانی دوری کے لئے بھی آتا ہے اور بَوْنٌ عزت وشرف کی دوری کیلئے آتا ہے۔

(۸) حُلَلٌ: یہ حُلَّةٌ کی جمع ہے بمعنی مطلق چادر یا یمنی چادر یا ازار، اور اس کے مجموعہ کو بھی کہتے ہیں۔ اور یہ حال ہے اقبلت کی ضمیر سے ای کائنةفی حلل۔ اور حلة سے مراد ازار اور رداء ہے۔ حَلَّ (ن) حُلُوْلًا اترنا، حلول ہونا (ض) سے حلال ہونا۔

(۹) سُوْدٌ: بمعنی سیاہ۔ یہ جمع ہے اسود کی ہے اس کا مؤنث سوداء اور اس کی جمع سُوْدَانٌ بھی آتی ہے۔ اور یہ بیاض کی ضد ہے اسود کی تصغیر اُسَیْوِدٌ، اُسَیِّدٌ. سَوِدَ (س) سَوَدًا بمعنی کالا ہونا۔ کمافی التنزیل: یوم تبیض وجوہ وتسود وجوہ ۔ (ال عمران)

(۱۰) تَعَضُّ: اس کا مصدر عَضٌّ ہے بمعنی دانت سے کاٹنے کے ہیں۔ دانت مارنا، منہ مارنا۔ از (ن) اور (س) سے بھی ہے۔

(۱۱) بَنَان: بمعنی انگلی یا انگلی کے پوروں۔ بَنَّ (ض) بَنًّا، اقامت کرنا، تبین. جلدی نہ کرنا۔ تفعیل سے بھی آتا ہے. قوله تعالیٰ: بلیٰ قادرین علی ان نسوی بنانه (القیمة) اصابع، انامل اور بنان میں فرق: بَنَانٌ: تو انگلیوں کے پوروں کو کہتے ہیں اور اَنامل کہتے ہیں انگلیوں کے سرے سے پہلے جوڑ تک کو اور انگلی کے سرے سے جڑ تک کو اصابع کہتے ہیں۔

(۱۲) اَلنَّادِمُ: نَدِمَ (س) یَنْدَمُ نَدَمًا بمعنی شرمندہ ہونا، نادم ہونا، مرتحقیقہ۔

(۱۳) اَلْحَصْرُ: یہ صیغہ صفت ہے حصر وہ شخص ہے جو بولنا چاہے اور بول نہ سکے۔ از (ن) بمعنی روکنا اور (س) بمعنی رک جانا۔ یہاں ثانی مراد ہیں اور اول متعدی ہے، لہٰذا احصر اور سکوت میں فرق واضح ہے. کقوله تعالیٰ: اوجاؤکم حصرت صدورهم ان یقاتلوکم۔ (النساء)

(۱۴) لَاحَ: یَلُوْحُ (ن) لَوْحًا بمعنی چمکنا ظاہر ہونا۔ یہ اجوف واوی ہے اور اس کے معنی چمکنے کے بھی آتے ہیں اور لَوْحٌ بمعنی تختی والجمعُ اَلْوَاحٌ. لَائِحَةٌ. ظاہری شکل، پروگرام، سرکاری قانون، جمع لَوَائِحُ. وقَالَ تعالیٰ: فِیْ لَوْحٍ مَحْفُوْظٍ ۔ (البروج)

(۱۵)لَیْلٌ: رات، جمع لَیَالِیْ یہاں بالوں کورات سے (لیل) سے تشبیہ دی ہے۔افعال سے اَلْأَلَ الْقَوْمُ اِلْأَلاً بمعنی رات میں داخل ہونا۔

(۱۶)صُبْحٌ: اول دن کو کہتے ہیں جومساء کی ضد ہے۔اس کی جمع اَصْبَاحٌ آتی ہےاور(ف) سے صَبَاحًا بمعنی صبح کے وقت آنا.

(س)صَبْحًاوصُبْحَةً بمعنی چمکدار ہونا۔(ک) سے بھی یہی معنی ہے۔صَبَاحَةً. یہاں چہرہ کو صبح سے تشبیہ دی ہے. والصباح هو اول ساعةالنهار، والبكوريكون بعدالصباح وقبل طلوع الشمس ثم الغدوةبعدطلوعها.ثم الضحٰى.قال تعالىٰ:اليس الصبح بقريب ۔(هود)

(۱۷)اَقَلَّهُمَا: یہ ماخوذ ہے قُلَّةٌ (بضم القاف) بمعنی بلندی یا پہاڑ کی چوٹی پر چڑھادینا۔یہاں یہی مراد ہےیعنی ان کواٹھار کھاتھا۔یا یہ ماخوذ ہےقلت سے بمعنی قلیل ہونے کے ہیں از(ض) کم وتھوڑا ہونا۔یااِقْلَالٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اٹھادینا، پہاڑ کی چوٹی پر پہنچادینا۔

(۱۸)غُصْنٌ: (بالضم) بمعنی درخت کی شاخ یا چھوٹی شاخ۔ وَالْجمعُ غُصُوْنٌ واَغْصَانٌ وغُصْنَةٌ. آتی ہیں۔یہاں ''غُصْنٌ'' سے قدوقامت کوتشبیہ دی ہے۔اور غُصْنٌ یہ فاعل ہےاَقَلَّهُمَا کااز(ض) بمعنی کاٹنا۔شاخ کو غُصْنٌ اس لئے کہتے ہیں کیونکہ شاخ بھی کاٹی جاتی ہے۔

(۱۹)ضَرَّسَتْ: ازتفعیل مصدر تَضْرِیْسٌ ہے بمعنی ڈاڑھوں سے دکھ پہنچانا،شدت میں ڈالنا،یاڈاڑھ سے خوب زور سے کاٹنا۔اور یہ ''ضِرْسٌ'' سے مشتق ہے۔جس کے معنی ڈاڑھ اوردانت کے آتے ہیں۔یُقَالُ ضَرَّست الرجل ضَرْسًاوضَرَّاسةًوتَضْرِيْسًا ۔ مجرد(ض) سے بمعنی تکلیف پہنچانا،ڈاڑھ سے کاٹنا۔ضِرْسٌ کی جمع ضُرَاسٌ وضُرُوْسٌ آتی ہیں اوراَضْرَاسٌ بھی ہے،بمعنی ڈاڑھ۔

(۲۰)اَلْبِلَّوْرُ: بمعنی شیشہ یاشیشہ نماپتھر۔یہ کئی طرح مستعمل ہے۔بِلَّوْر (بکسر الباء و تشدیداللام مع الفتح) بروزن سِنَّوْر۔ بَلُّوْر(بفتح الباء و تشدیداللام مضمومة)علی وزن تَنُّوْر.بِلْور(بکسرالباء و سکون اللام) بمعنی ایک قسم کا پتھر ہے۔

(۲۱)اَلدُّرَرُ: یہ دُرٌّ کی جمع ہے معنی موتی۔یہاں آگے کے دانت کوموتی سے تشبیہ دی ہے۔اور دُرٌّ، یہ دُرَّةٌ کی جمع ہے۔دَرَّ(س)دَرًّا وجهه بمعنی بیماری کے بعد نکھر آنا۔(ض) سے دَرِيْرًاالفرسُ تیز دوڑنا۔

(۲۲)فَحِيْنَئِذٍ: بمعنی اس وقت۔یہ حَانَ(ض)حَيْنًا بمعنی وقت کا آنا۔یاوقت کا ہونا۔اور حین بمعنی وقت، زمانہ،موقع۔جمع اَحْيَان آتی ہے،حَيْنٌ(بفتح الحاء) بمعنی ہلاکت۔فِيْ حِيْنٍ بمعنی بروقت. حِيْنًابَعْدَحِيْنٍ بمعنی موقع بہ موقع۔حِيْنَمَا. جب۔''حَانُ وَحَانَةٌ'' بمعنی شراب خانہ۔

(۲۳)اِسْتَسْنَى: بمعنی بڑااور بلندمرتبہ سمجھااور یہ ''سناءٌ'' سے ماخوذ ہے جسکے معنی بلندی اور بیش قیمت سمجھنے کے ہیں یہ سَنِيَ(س) سِناءً ای ارتفع،وصار ذارفعة یعنی بلندمرتبہ وصاحب مرتبہ ہوا۔

(۲۴)اِسْتَغْزَرُوْا: یہ استفعال سے ہے۔یہ ماخوذ ہےغَزْرٌیاغَزَارَةٌ سے بمعنی زیادہ ہونے کے ہیں اوراستغزر کے معنی زیادہ سمجھنے کے ہیں اس میں ''س،ت'' طلب کیلئے یامبالغہ کیلئے،مجرد غَزُرَ(ك)غَزَارَةً بمعنی زیادہ ہونا۔ومنه غَزِيْرٌ بمعنی کثیروالجمع غَزَائِرُ.

(۲۵)دِيْمَةٌ: وہ بارش جوہلکی اورلگاتار ہو یہ واوی اوریائی دونوں طرح ہے۔از(ن) دَيْمًا بمعنی بارش برسنا۔والجمع دِيَمٌ دُيُوْمٌ وعند

البعض وہ بارش جو بغیر بجلی کی کڑک کے ہو۔ یا وہ بارش جو برابر ہو اور گرج وچمک نہ ہو بعض نے کہا وہ بارش جو سکون کے ساتھ ہو۔ اور بعض نے کہا وہ بارش جو پانچ دن یا چھ دن تک ہو اور بعض نے کہا وہ بارش جو ایک دن ایک رات یا اکثر ہو۔ یہاں علم کو بارش سے تشبیہ دی ہے۔

☆......☆......☆

وَاَجْمَلُوْا عِشْرَتَهٗ وَجَمَّلُوْا قِشْرَتَهٗ "قَالَ الْمُخْبِرُ بِهٰذِهِ الْحِكَايَةِ فَلَمَّا رَاَيْتُ تَلَهُّبَ جَذْوَتِهٖ وَتَاَلُّقَ جَلْوَتِهٖ.

ترجمہ:۔ اور بہت اچھا خیال کیا اس کی صحبت کو اور آراستہ کیا اس کیلئے خوب صورت لباس کو راوی کہتا ہے پس جب کہ میں نے اس کے بھڑکتے ہوئے (علمی) شعلوں کو دیکھا۔ اور اس کے چمکتے ہوئے چہرے کو دیکھا۔

(۱) اَجْمَلُوْا. از افعال اِجْمَالٌ مصدر سے بمعنی خوبصورت کر دینا اور خوبصورت ہونا۔ یہاں اول مراد ہے تَجْمِيْلٌ بمعنی خوب صورتی والا کر دینا۔ یقال اجمل الشیء . خوشنما کیا یا زیادہ کیا یہ اور (ک) جَمَالًا بمعنی خوبصورت و خوب سیرت ہونا۔ ومنہ الجمال و الجمیل تفعیل سے بمعنی خوبصورت بنانا، سنوارنا. قال تعالٰی: واھجرھم ھجرا جمیلا (المزمل)

(۲) عِشْرَةٌ: بمعنی صحبت ومیل جول والجمع عِشَرٌ اور معاشرت کے معنی کسی کیساتھ اٹھنا بیٹھنا. عَشْرًا و عُشُوْرًا (ن) المال۔ دسواں حصہ لانا، اَعْشَرَ دس کر دینا۔ تفاعل، مفاعلہ، افتعال سے بھی آتا ہے. قال تعالٰی: وانذر عشیرتك الاقربین ۔(الشعراء)

(۳) جَمَّلُوْا: از تفعیل. تَجْمِيْلٌ مصدر بمعنی زینت وخوبصورتی. یقال جمل ای زین. مجرد (ک) سے ہے. قال تعالٰی: فَصَبْرٌ جَمِيْلٌ ۔(یوسف)

(۴) قِشْرَةٌ: (بالکسر) بمعنی چھلکا، کھال، غلاف، جھلی، درخت کی چھال، پوست، لباس کے معنی میں ہے اس کا واحد قِشْرٌ ہے اس کی جمع قُشُوْرٌ. (ن، ض) قَشْرًا بمعنی چھلکا اُتارنا، کھینچ لینا۔ درخت کی کھال خواہ پیدائشی ہو یا عارضی۔ پوشاک، لباس۔

(۵) اَلْمُخْبِرُ: بمعنی خبر دینے والا۔ از افعال اخبار مصدر ہے (ن) خُبْرًا و خِبْرَةً. آزمانا. (ك) خُبْرَةً وافتعال سے حقیقت حال سے واقف ہونا۔ تفعیل وافعال سے آگاہ کرنا۔ قال تعالٰی: یومئذ تحدث اخبارھا ۔(الزلزال)

(۶) حِكَايَةٌ: ۔ مصدر ہے از (ض) بمعنی باتیں اور کلام نقل کرنا، مر تحقیقہ۔

(۷) رَاَيْتُ: یہ صیغہ واحد متکلم ماضی، رؤیۃ مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ از (ف)، مر تحقیقہ۔

(۸) تَلَهُّب: یہ تفعل کا مصدر ہے بمعنی آگ کا شعلہ کا نکالنا۔ اور یہ لَهْبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بھڑکنا۔ اور مجرد (س) لَهَبًا و لَهِيْبًا ولَهَابًا و لَهَبَانًا، بمعنی بھڑکنا، روشن ہونا اور تَلْهِيْبٌ تفعیل سے بھی یہی معنی ہے۔ قال تعالٰی: لاظلیل و لایغنی من اللهب.

(۹) جَذْوَةٌ: (بالحرکات الثلثة) بمعنی آگ کی دہکتی ہوئی چنگاری، انگارہ اس کی جمع جُذًى و جِذًى و جُذَاءٌ ہیں (ن) سے استعمال ہے اور اس میں جذاءٌ قیاس کے موافق ہیں۔

(۱۰) تَاَلُّقَ: یہ تفعل کا مصدر ہے بمعنی چمکنا و روشن ہونا اور یہ اَلَقَ يَاْلِقُ (ض) اَلْقًا اَلِيْقًا. روشن ہونا۔ اور تألق و استالق البرق بمعنی چمکنا

اور اِلق الرجل (س) جھوٹ بولنا۔

(۱۱) جَلْوَۃٌ: کے اصل معنی ہیں کسی عورت کا اپنے منہ سے نقاب اٹھادینا یا بناؤ سنگھار کرنا۔ اور یہ مفعول کے معنی بمعنی چہرہ۔ یقال جلوت العروس اذا زالت نقابها واظهرت وجهها یہ جَلاً (ن) یَجْلُوْ جَلاءً بمعنی صاف کرنا اور زنگ کا دور کرنا، قال تعالیٰ: ولو لا ان كتب الله عليهم الجلاء لعذبهم فی الدنيا ۔(الحشر)

☆......☆......☆

اَمْعَنْتُ النَّظْرَ فِیْ تَوَسُّمِهٖ وَسَرَّحْتُ الطَّرْفَ فِیْ مِیْسَمِهٖ فَاِذَاهُوَ شَیْخُنَا السَّرُوْجِیُّ. وَقَدْ اَقْمَرَ لَیْلُهُ الدَّجُوْجِیَّ.

ترجمہ:۔ تو میں نے گہری نظر سے اس کو پہچاننے میں غور کیا۔ تو اس کی علامتوں پر نظر کو دوڑانے لگا۔ پس اچانک وہ ہمارا شیخ سروجی تھا۔ اور اس حال میں کہ روشن ہوگئی تھی اس کی تاریک رات (داڑھی سفید ہوگئی تھی)۔

(۱) اَمْعَنْتُ: اِمْعَانٌ مصدر ہے بمعنی غور سے دیکھنا (از افعال) ماخوذ ہے "مَعْنٌ" سے۔ مَعَنَ الماءُ بمعنی پانی کا تیزی سے بہنا۔ مجرد (ف) سے ہے بمعنی بہنا۔ اور امعان کے معنی گھوڑا دوڑانے کے بھی آتے ہیں۔ اور مَعَانٌ کے معنی گھوڑے کو دور تک دوڑانے کے ہیں۔

(۲) اَلنَّظْرُ: دیکھنا۔ از (ن) والجمع اَنْظَارٌ. ناظِرَۃٌ بمعنی آنکھ جمع نَوَاظِرُ. نَاظِرٌ. منیجر، ناظم، ڈائرکٹر۔ والجمع نُظَّارٌ. مِنْظَارٌ بمعنی دوربین جمع مَنَاظِیْرُ.

(۳) تَوَسُّمُه: یہ "وِسْمٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی علامت سے پہچاننے کے ہیں۔ از (ض) مصدر وَسْمًا و سِمَۃً بمعنی علامات کرنا یا لوہے کو گرم کر کے داغنا، نیز جمال کے معنی بھی ہیں۔ وَسُمَ (ك) وَسَامًا وَ وَسَامَۃً. وسیم بمعنی خوبصورت وحسین ہونا اور "مِیْسَمٌ" اسم آلہ ہے یعنی وہ لوہا یا کوئی چیز جس سے داغا جائے۔ قَالَ تَعَالیٰ: اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لأيات للمتوسمين ۔(الحجر)

(۴) سَرَّحْتُ: یہ تَسْرِیْحٌ مصدر ہے یا یہ "سَرْحٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی جانوروں کو چرانے کے ہیں اگر تسریح سے ماخوذ ہو تو چھوڑنے کے معنی میں ہے۔ مجرد (ف) سَرْحًا بمعنی چھوڑنا، چرانے کیلئے مویشی کو لے جانا یا ضرورت کیلئے جانا. کما فی القراٰن: او تَسْرِیْحٌ بِاِحْسَان ۔(البقرہ)

(۵) اَلطَّرْفُ: (بالفتح) جمع اَطْراف بمعنی آنکھ وگوشۂ چشم۔ والطِّرْفُ (بکسر الطاء) بمعنی تیز گھوڑا. طَرَفٌ (بالحرکات الثلثة) پارٹی، جماعت، جہت، عضو۔ طُرْفَۃٌ، چٹکلا، دلچسپ بات، جمع طُرُوْفٌ. طَرَفَ (ض) طَرْفًا بمعنی پلک جھپکنا۔ (ض) طَرْفَۃً بمعنی طمانچہ مارنا (ک) طَرَافَۃً، نیا مال ہونا۔ اَطْرَفَ. نئی عمدہ چیز لانا۔ قَالَ تَعَالیٰ: وعندهم قاصرات الطرف عين ۔(الصفت)

(۶) مِیْسَمَۃٌ: یہ واوی ہے یائی بھی آتا ہے۔ یہ اسم آلہ ہے، وہ لوہا یا اور کوئی چیز جس سے داغا جائے۔ یا وہ آلہ جس سے جانوروں پر نشان لگاتے ہیں۔ یہ "وِسْمٌ" سے ماخوذ ہے یا "وِسَامَۃٌ" سے ماخوذ ہے جسکے معنی خوبصورتی کے ہیں از (ک) اور مِیْسَمَۃٌ بمعنی لوہا یا اور کسی چیز کو داغا جائے۔ نشان، حسن وجمال۔ والجمع مَیَاسِمُ اور (ض) وِسْمًا بمعنی علامت لگانا۔ تَسْوِیْمٌ علامت لگادینا. تسامی بمعنی

علامت لگانا. قَالَ تَعَالٰی: ان فی ذلك لاٰیاتٍ للمتوسمین ۔(الحجر)

(۷)شَیْخٌ: بمعنی بوڑھا، استاد، بزرگ، عالم ۔ والجمع شُیوخ، اَشْیَاخٌ، شِیْخانٌ، شِخَةٌ ومَشِیْخَةٌ ومَشائِخُ ہیں، جمع الجمع مَشائِخُ، مَشَایِیْخ. تصغیر. شُیَیْخٌ، شَاخَ یَشِیْخُ(ض)شَیْخًاوشَیْخَةً، شُیُوخَةً شِیُوخَةً شَیْخُوْخَةً بمعنی بوڑھا ہونا.

قَالَ تَعَالٰی: وابوناشیخ کبیر ۔(القصص)

(۸)اَقْمَرَ: از افعال بمعنی قمر کے مانند ہونا یعنی روشن اور ماہتاب ہونا یہاں اس سے مراد سفید ہونا ہے. قَمِرَ(س)قَمَرًا بمعنی روشن ہونا، سفید ہونا، قَمَرَ(ض)قَمْرًا بمعنی جوا کھیلنا. قَمْرَةٌ بمعنی کمرہ ۔ قِمَارٌ، جوا ۔ قال تعالٰی: فلمار أی القمربازغاقال هذاربی ۔

(۹)لَیْلَةٌ: بمعنی رات ۔ والجمع لَیَالِیْ، لَیَائِلُ. وَلَیْلِیٌّ بمعنی رات کا، شبینہ ۔ افعال اَلْأَلَ اِلْآلًا بمعنی رات میں داخل ہونا ۔

(۱۰)اَلدَّجُوْجِیْ: یہ ماخوذ ۔ دُجٌّ و دُجَّةٌ سے ہے بمعنی تاریکی وسخت اندھیری اس میں یاء مبالغہ کی ہے ۔ اور دَجُوْجٌ صیغہ صفت ہے، تاریک رات کو کہتے ہیں ۔ اس کا مجرد دَجَّ یدِجُّ(ض) دَجِیْجًا ودِجْجَانًا، اور(ن) دَجْوًا، دُجُوًّا بمعنی اندھیرا ہونا ۔ ومنه دجی اللیل وادجیٰ اللیل یعنی رات تاریک ہوئی ۔

☆......☆......☆

فَهَنَّأْتُ نَفْسِیْ بِمَوْرِدِهٖ وَابْتَدَرْتُ اِسْتِلَامَ یَدِهٖ. وَقُلْتُ لَهٗ مَاالَّذِیْ اَحَالَ صِفَتَكَ حَتّٰی جَهِلْتُ مَعْرِفَتَكَ وَاَیُّ شَیْءٍ شَیَّبَ لِحْیَتَكَ.

ترجمہ: ۔ پس مبارک بادی میں نے اس کی آمد پر اپنے نفس کو ۔ اور اس کے ہاتھ چومنے میں ۔ میں نے جلدی کی ۔ اور کہا میں نے اس سے کس چیز نے متغیر کیا ہے آپ کی حالت کو یہاں تک کہ میں آپ کو پہچان نہ سکا ۔ اور کس چیز نے آپ کی ڈاڑھی کو سفید کر دیا ۔

(۱)فَهَنَّأْتُ: یہ "تَهْنِیَةٌ" مصدر سے بمعنی مبارک باد دینا ۔ اس کا مجرد (ک) سے ہے بمعنی حلق سے بغیر تکلف کے اتر جانا، کقوله تعالٰی: کلوا واشربوا هنیئابما کنتم تعملون ۔(المرسلت) ۔ اور (ض) سے بمعنی آسانی سے کھانا ہضم ہو جانے اور خوشگوار ہونے کے آتے ہیں اور (ف) بمعنی معلوم کرنے کے آتے ہیں ۔

(۲)مَوْرِدٌ: اسم ظرف، وَرَدَیَرِدُ(ض)وُرُوْدًا بمعنی وارد ہونا، آنا ۔ اور بعض نے کہا کہ یہ مصدر میمی ہے ظرف نہیں ہے. قال تعالٰی: وبئس الوردالمورود ۔(هود)

(۳)اِبْتَدَرْتُ: مصدر "اِبْتِدَارٌ" بمعنی جلدی کرنا از افتعال ۔ اس کا مجرد (ن) سے بمعنی سبقت کرنا ۔ ومنه البدر لانه یسبق من غروب الشمس.

(۴)اِسْتِلَامٌ: بمعنی بوسہ دینا یہ "سَلِیْمَةٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی پتھر اس کی جمع سِلَامٌ آتی ہے ۔ ومنه استلامُ الْحَجَرِ. اس کے معنی مطلق چومنے کے آتے ہیں اور (س) سے سلامت رہنے کے آتے ہیں اور استلام کے اصلی معنی چھونے کے ہیں کیونکہ ہاتھ چومنے میں چھونا ہوتا ہے ۔ یہاں مراد بوسہ دینا یا مصافحہ کرنا. قال تعالٰی: بل هم الیوم مستسلمون ۔(الصفت)

(۵) اَحَالَ: یہ اِحَالَۃً مصدر سے از افعال بمعنی متغیر کرنا۔ حَالَ یَحُوْلُ (ن) حَوْلاً بمعنی متغیر ہونا۔ یقال حال علیه الحول یعنی اس پر سال گذرا. قالَ تَعَالٰی: وحال بینهم الموج فكان من المغرقين ۔(هود)

(۶) صِفَتٌ: بمعنی حالت والجمع صِفَاتٌ. یقال تَفَصَّتِ الرَّجُلُ. قوی ومضبوط ہونا۔

(۷) مَعْرِفَۃٌ: بمعنی جاننا، پہچاننا۔ عَرَفَ (ض) عِرْفَانٌ مصدر ہے۔ عَرَّفَ تفعیل سے تعریفاً مصدر بمعنی بتانا یا خبر کرنا، وضاحت کرنا، کاہن کا پیشگوئی کرنا، تعارف کرانا۔ اعتراف افتعال بمعنی اقرار کرنا۔

(۸) شَیَّبَ: یہ تشبیب. مصدر تفعیل سے ہے بمعنی بوڑھا کر دینا یا بالوں کا سفید ہو جانا۔ یہ شَابٌّ کی ضد ہے واصله شَيْبًا و شَيْبَةً ای اَبْیَض شعْرُہٗ. از (ض) بمعنی بوڑھا ہو جانا۔ قَالَ تَعَالٰی: واشتعل الرأس شيبا ۔(مریم)

(۹) لِحْيَۃٌ: بمعنی داڑھی۔ لُحٰی ولِحٰی اس کی جمع ہے۔ لَحْیٌ بمعنی جبڑا جمع اَلْحَاءُ. لَحٰی یَلْحِی (ض) لَحْيًا بمعنی درخت کی چھال اُتارنا۔ اِلْتَحٰی افتعال سے بمعنی داڑھی رکھنا۔ قال تعالٰی: لاتأخذ بلحيتي ولا برأسي ۔(طٰه)

☆......☆......☆

حَتّٰی اَنْكَرْتُ حِلْيَتَكَ فَاَنْشَأَ يَقُوْلُ: ۔

(۱۳) وَقْعُ الشَّوَائِبِ شَيَّبْ	وَالدَّهْرُ بِالنَّاسِ قُلَّبْ
(۱۴) اِنْ دَانَ يَوْمًا لِشَخْصٍ	فَفِیْ غَدٍ يَتَغَلَّبْ

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ میں نے اس کو اُبرا سمجھا تمہاری ہیئت کو۔ پس وہ یہ اشعار پڑھنے لگا: ۔

(۱۳) حوادث ومصائب کے نزول نے مجھ کو بوڑھا کر دیا۔ اور زمانہ لوگوں اُلٹا پلٹتا رہتا ہے ۔(۱۴) اگر تابعدار ہو جائے زمانہ کسی دن کسی شخص کے لئے۔ پس دوسرے دن ہی اس پر غلبہ حاصل کر لیتا ہے'' ۔

(۱) انکرتُ: برا سمجھا میں نے۔ از افعال۔ مجرد (س) سے، مرتحقیقہ۔

(۲) حِلْيَتَكَ. (بکسر الحاء) بمعنی زیور، حِلْيَۃٌ (بالکسر) بمعنی ہیئت اچھی ہو یا بری ہو استعمال میں حسنہ ہی مراد ہوتا ہے۔ (بضم الحاء) خلقت والجمع حُلًی وحِلًی. حَلاَ (ن) حَلاوَۃٌ بمعنی شیریں ہونا، از (س) بمعنی آراستہ ومزین ہونا۔ حَلَّۃٌ (بفتح الحاء) بمعنی ڈھکن دار دیگچی. حُلَّۃٌ (بضم الحاء) بمعنی پوشاک، کپڑا۔ والجمع حُلَلٌ. حَلِیْلٌ بمعنی خاوند۔ جمع اَحِلاَّءُ. حَلِیْلَۃٌ بیوی جمع حَلاَئِلُ. قال تَعَالٰی: وتستخرجوا منه حِلْيَةً تلبسونها ۔

(۳) فَاَنْشَأَ: افعال سے مجرد (ن، ض) سے بمعنی گم شدہ کو تلاش کرنا، مرتحقیقہ۔

(۴) وَقْعٌ: یہ بلا واؤ و با واؤ دونوں صورتوں میں لازم استعمال ہوتا ہے بعض نے کہا کہ بالواؤ لازم ہے اور بلا واؤ متعدی ہے. وَقَعَ (ف) وُقُوْعًا بمعنی گرنا۔ وقع بمعنی واقع ہونا، جنگ کرنا، اور افعال سے یہ متعدی ہے اِیْقَاعٌ مصدر ہے بمعنی ٹوٹ پڑنا، حملہ کرنا، اور بارش کا برسنا۔ قَالَ تَعَالٰی: واذا وقع القول عليهم اخرجنالهم دابة ۔(النمل)

(۵) اَلشَّوَائِبُ: یہ شَائِبَۃٌ کی جمع ہے بمعنی عیب، آلودگی، آمیزش، مصیبت، حوادث۔ شَابَ یَشُوْبُ (ن) شَوْبًا شِیَابًا بمعنی خلط ملط کر دینا، ملا دینا۔ (ض) سے بمعنی بوڑھا ہونا۔

(۶) شَیَّبَ: یہ تَشْبِیْبٌ مصدر سے بمعنی بوڑھا کرنا۔ اس کا مجرد (ض) سے بمعنی سفید ہونا. قَالَ تَعَالٰی: یَوْمًا یجعل الْوِلْدَانُ شیبا.

(۷) اَلدَّھْرُ: زمانۂ دراز والجمع دُھُوْرٌ. دَھْرِیٌّ بمعنی عمر رسیدہ۔ از (ف) مصدر دَھْرًا ہے۔ وقال تعالٰی: ھل اتی علی الانسان حین من الدھر الخ۔ (الدھر)

(۸) قُلَّبٌ: یہ صیغۂ مبالغہ ہے بمعنی بہت زیادہ الٹنے پلٹنے والا۔ اب اس کے معنی دغابازی و مکاری کے ہو گئے اس لئے کہ وہ الٹ پلٹ کر کے فریفتہ کرتا ہے۔ یا اس لئے کہ وہ اپنے مطلب براری کیلئے ہر قسم کی کوشش کرتا ہوا انقلاب، تَقَلَّبَ۔ تقابل و مقابلہ. تقلیب۔ قَلَبَ (ن، ض) سے بمعنی قلب پر مارنا (س) سے الٹے ہونٹ والا ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی: ونقلب بہ افئدتھم وابصارھم.

(۹) دَانَ: از (ض) بمعنی قریب و مطیع و تابعدار ہونا۔ اور اس کے معنی قرض دینے کے بھی آتے ہیں۔ (ك) دَنَاءَۃً بمعنی کمینہ و ذلیل، خسیس، تنگ نظر ہونا، گھٹیا ہونا۔ دَنِیءٌ کی جمع دُنَاءٌ. دَنَا (ن) دُنُوًّا۔ قریب ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی: ثم دنافتدلی. فکانَ قاب قوسین اَوْ اَدْنٰی۔ (النجم)

(۱۰) یَوْمًا: بمعنی دن جمع اَیَّام. یَوْمًا فَیَوْمًا. دن بدن، رفتہ رفتہ۔ یَوْمِیَّۃٌ بمعنی روزنامچہ، ڈائری. یَاوَمَ مفاعلہ سے بمعنی دن کے حساب سے باری مقرر کرنا۔

(۱۱) لَشَخَصٌ: آدمی اس کی جمع اشخاص۔ از (ف) شَخَصًا بمعنی دیکھنا۔ قَالَ تَعَالٰی: انمایؤخرھم لیوم تشخص فیہ الابصار۔ (ابراھیم)

(۱۲) غَدٍ: بمعنی آئندہ کل (مستقبل). غَدَاءٌ بمعنی ناشتہ، دوپہر کا کھانا، غَدَّی تفعیل سے تَغْدِیَۃٌ بمعنی ناشتہ دینا غَدَاء بمعنی ناشتہ، دوپہر کا کھانا. غَدَّ (ض) غَدًّا بمعنی زخم سے پیپ نکلنا۔ قَالَ تَعَالٰی: ارسلہ معناغدایرتع ویلعب۔ (یوسف)

(۱۳) یَتَغَلَّبُ: از تفعل بمعنی غالب آجانا۔ مجرد غَلَبَ (ض) غَلَبًا وَغَلْبَۃً بمعنی وہ غالب ہوا۔ کمافی التنزیل: وھم من بعدغلبھم سیغلبون۔ (الروم)

☆......☆......☆

(۱۵) فَلَاتَثِقْ بِوَمِیْضٍ	مِنْ بَرْقِہٖ فَھُوَخُلَّبْ
(۱۶) وَاصْبِرْ اِذَاھُوَاَضْرٰی	بِكَ الْخُطُوْبَ وَاَلَّبْ

ترجمہ:۔ (۱۵) پس ہرگز اعتماد نہ کر بجلی کی چمک پر اس لئے کہ یہ دھوکہ دینے والی ہے۔ (۱۶) اور صبر کیجئے جب زمانہ تجھ پر مصیبتیں ڈالے (جمع کر کے)۔ (یعنی زمانہ تجھ پر مصائب کو برانگیختہ کر کے جمع کر دے)۔

(۱) فَلَاتَثِقْ: وَثِقَ (ح) ثِقَۃً، وُثُوْقًا، مَوْثِقًا بمعنی امین سمجھنا، بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا۔ اور مفاعلہ سے وِثَاقَۃً وثِقَۃً مصدر ہے ومنہ

اَلْمِیْثَاق بمعنی عہد مؤکد۔ قَالَ تَعَالٰی: حتی تؤتون موثقامن اللہ۔ (یوسف)

(۲) وَمِیْضٌ: از (ض) بمعنی چمکنا یا بجلی کے چمکنے کے آتے ہیں۔ مصادر اس کے وَمْضًا وَمِیْضًا وَمَاضًانًا۔

(۳) بَرْقِہٖ: بجلی والجمع بُرُوْقٌ۔ بَرَقَ (ن) بَرْقًا، بُرُوْقًا بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔ ومنہ قولہ تعالٰی: فیه ظلمات ورعدوبرق. (البقرہ) اور "بَرْقُه" کی ضمیر راجع ہے "دہر" کی طرف۔

(۴) خُلَّبٌ: وہ بجلی جو چمکے اور بارش نہ ہو۔ اور وہ ابر جو گڑگڑائے اور نہ برسے یہ مبالغہ کا صیغہ ہے اور یہ خَلَابَۃٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی دھوکا دینے کے اور فریفتہ ہونے کے ہیں۔ گویا اس نے لوگوں کو دھوکہ دیا ہے۔ نصر سے خَلَابَۃٌ مصدر ہے بمعنی دھوکہ دینا۔

(۵) اِصْبِرْ. یہ صبر سے ماخوذ ہے بمعنی صبر کرنا۔ از (ض) صَبَرَ عَنہ روک دیا گیا اس سے۔ صَبَرَ عَلَیْہِ اس کیلئے بیٹھ گیا. کمافی التنزیل: فاصبر کماصبر اولوالعزم۔ (احقاف)

(۶) اَضْرٰی: اس کا مصدر اِضْرَاءٌ ہے بمعنی جانوروں کا بھڑکانا اور (س) سے ناقص یائی ہے جس کے معنی شکار کرنے کے آتے ہیں۔ از افعال۔ مجرد (س) سے ہے بمعنی لازم کردینا، فریفتہ کردینا، حریص کردینا، برانگیختہ کرنا، آمادہ کرنا. یقال اضرٰی الکلب علی الصید. کتے کو شکار پر برانگیختہ کیا۔

(۷) الْخُطُوْبُ: یہ خَطْبٌ (بفتح الخاء) کی جمع ہے بمعنی بھاری چیز کو کہتے ہیں. ای امر عظیم وامر صغیر دونوں میں مستعمل ہے۔ قَالَ تَعَالٰی: قَالَ فَمَاخطبکم ایها المرسلون ۔ (الذاریات). از (ض) لیکن زیادہ، بیشتر اس کا استعمال امر عظیم مکروہ کے موقع پر ہوتا ہے۔

(۸) اَلَّبَ: اس کا مصدر تَاْلِیْبٌ ۔ ہے از تفعیل بمعنی جمع کرنا۔ مجرد (ن، ض) اَلْبًا سے ہے بمعنی جمع ہونا اکٹھا کرنا، سمیٹنا، اور اَلَّبَ، وَاَلَّبَ ۔ بمعنی جمع کرنا۔

☆......☆......☆

(۱۷) فَمَا عَلَی التِّبْرِ عَارٌ　　فِی النَّارِ حِیْنَ یُقَلَّبُ

ثُمَّ نَهَضَ مُفَارِقًا مَوْضِعَه وَمُسْتَصْحِبَانِ الْقُلُوْبَ مَعَهٗ.

ترجمہ: ۔ (۱۷) اس لئے کہ خالص سونے کو اگر آگ پر لوٹا پوٹا جائے تو یہ اس کے لئے کوئی عیب کی بات نہیں۔ پھر وہ وہاں سے کھڑا ہوا اس حالت میں کہ وہ جدا ہونے والا تھا اپنی جگہ سے اور حاضرین کے دلوں کو اپنے ساتھ لے جانے والا تھا۔

(۱) عَلٰی: کا مابعد اگر مجرور ہوگا تو یہ صرف جار ہے اور اگر منصوب ہوگا تو "عَلٰی" کے لام پر فتحہ پڑھیں گے تو اس وقت یہ فعل ماضی ہوگا۔ عَلَا (ن) عُلُوًّا بمعنی مکان میں بلند ہونا۔ اور اگر عَلِی کے لام پر کسرہ پڑھیں تو بھی یہ ماضی ہوگی از (س) بمعنی بلند مرتبہ ہونا۔ اور یاء متحرک ہو اور ماقبل مکسور ہو تو اس یاء کو ساکن پڑھیں گے اور بنوتمیم تو بجائے فتح یاء کے بالسکون پڑھتے ہیں۔

(۲) اَلتِّبْرُ: (بکسر الباء) بمعنی سونا جو پگھلایا نہ گیا ہو یا وہ سونا جس سے سکہ وغیرہ نہ بنایا گیا ہو۔ الواحد تِبْرَۃٌ ہے۔ اور جب پگھلایا

گیا ہوتو اس کو عین کہتے ہیں (ض،س) سے بمعنی ہلاک ہونا۔ ماخوذ "من التبار" ہے بمعنی ہلاکت از (ن) قال تعالیٰ:
ولاتزد الظالمین الا تبارا۔ (نوح)

(۳) عَارٌ: بمعنی عیب، وشرم۔ یا ہر وہ قول یا فعل جس سے عار دلائی جائے۔ یہ اجوف واوی و یائی دونوں طرح آتا ہے واوی بمعنی عیب دار ہونا اور یائی بمعنی متردد اور پریشان ہونا۔ اس کی جمع اَعْیَارٌ آتی ہے۔ عَارَ (ض) عَیْرًا. عیب لگانا۔

(۴) اَلنَّارُ: آگ اس کی جمع نِیْرَانٌ آتی ہے۔ نَارَ (ن) نُوْرًا بمعنی روشن ہونا "فی النار" یہ متعلق ہے "یقلب" کے ساتھ۔ اور اس کی جمع اَنْوَارٌ، نُورٌ، نِیَارٌ، نِیْرَانٌ بھی آتی ہیں۔ یا "فی النار" حال ہے "تبر" سے فَمَاعَلَى التِّبْرِ۔ یہ علت "اصبر" کی۔ قال تعالیٰ:
وقالوا لن تمسنا النار الا ایاما معدودة۔ (بقرہ)

(۵) حِیْن: (بالکسر) بمعنی وقت جمع اَحْیان وجمع الجمع اَحَایِیْن (ض) سے قریب ہونا۔ حَیْنٌ. (بالفتح) بمعنی موت، ہلاکت۔

(۶) یُقَلَّبُ: یہ تقلیب مصدر سے بمعنی ڈھالنا۔ اُلٹ پلٹ کرنا۔ مجرد (ض،س) سے ہے۔ باقی تحقیق گذر چکی ہے۔ قال تعالیٰ:
یَوْماً تتقلب فیه القلوب والابصار. (النور)

(۷) نَهَضَ: اسکے مصادر، نُهُوْضًا (ف) ونَهْضًا بمعنی اٹھنا، وکھڑا ہونا۔ اگر صلہ "عن" ہوتو بمعنی علیحدہ ہونا اگر صلہ "لام" ہوتو بمعنی تیار ہونا۔

(۸) مُفَارِقًا: از مفاعلت بمعنی جدا ہونا اور مجرد (ض،ن) سے ہے اور مُفَارِقًا یہ حال ہے "نَهَضَ" سے فرق۔ (ن) سے بمعنی جدا کردینا۔ اور (س) سے بمعنی ڈرنا۔ قَالَ تَعَالٰی: **قال هذا فراق بینی وبینك** ۔ (الکهف)

(۹) مَوْضِعَهُ: یہ وضع سے مشتق ہے بمعنی رکھنا، یہاں اس سے مراد جگہ ہے موضع کی جمع مواضع آتی ہے۔ قال تعالیٰ: **یحرفون الکلم عن مواضعه۔** (المائدۃ) اور "موضعه" یہ مفعول بہ ہے "مفارقا" کا۔

(۱۰) مُسْتَصْحِبًا: یہ اِسْتِصْحَابٌ مصدر سے از استفعال بمعنی ساتھ ہونا یا ساتھ رہنا یہ "صُحْبَةٌ" سے ماخوذ ہے اس میں "س، ت" طلب کیلئے یا مبالغہ کیلئے ہے، صَحِبَ مجرد (س) سے۔ اور مستصحبًا حال ہے "نَهَضَ" سے۔

(۱۱) اَلْقُلُوْبُ: یہ جمع ہے قلب کی بمعنی دل۔ قدمر تحقیقه. کماقال تعالیٰ: **سَأُلْقِی فِیْ قُلُوْبِ الَّذِیْنَ کَفَرُوا الرُّعْبَ ۔**

تمت المقامة الثانية

فالحمد لله رب العالمين.

فی ۱۶/صفر ۱۴۱۵ھ الموافق: ۱۹۹۴/۷/۲۶ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ الثَّالِثَةُ الدِّيْنَارِيَّةُ

''تیسرا مقامہ جو دیناریہ ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامے میں علامہ حریریؒ نے کل ۲۳، اشعار ذکر کیے ہیں، اور اشعار کے اندر مصنفؒ نے دینار کی بڑے خوبصورت انداز میں تعریف وتوصیف بھی کی اور ساتھ ساتھ مذمت بھی بیان کی ہے۔ اور راقم کے نزدیک اس مقامہ میں مصنف نے ادبی خصوصیت کے ساتھ طلباء وعلماء دونوں کو جھنجھوڑ کر رکھدیا ہے اور بتایا کہ دنیا اور دینار کی حقیقت کیا ہے۔ اور عملی منافقت کی حقیقت بھی کھول کر بیان کی۔ اور واقعہ یوں بیان کیا ہے، کہ علامہ حریری ایک دفعہ چند دوستوں کیساتھ شعر وشاعری کی مجلس میں بیٹھا ہوا تھا اتنے میں بوسیدہ کپڑوں میں ملبوس ایک لنگڑا شخص آیا اور بڑے فصیح وزود تا شیر انداز میں اپنی بدحالی اور مصائب زمانہ کا تذکرہ کر دیا، مصنف اسکے بلیغ الفاظ سے متاثر ہو کر ایک درہم نکال کر، اس سے کہتا ہے کہ اگر تم نے نظم میں اس کی تعریف کی تو تمہیں یہ دیدیا جائے گا، تو اس نے گیارہ شعروں میں اس کی تعریف کردی تو مصنف نے ایک دوسرا درہم نکال کر کہا کہ اگر تم نے اس کی مذمت اشعار میں بیان کردی تو تمہیں یہ بھی مل جائے گا، تو وہ فقیر نے نو اشعار میں دینا کی مذمت فی البدیہہ بیان کردی۔ تو اس طرح شاعر نے درہم کی تعریف اور مذمت بیان کر کے دونوں درہم وصول کر لئے۔ اس واقعہ کو اگر اس مقامہ کا خلاصہ کہا جائے تو بے جانہ ہوگا بلکہ یوں کہنا چاہیئے کہ یہ مذمت اس مقامہ کی جان ہے۔ تو اب مصنف کو اندازہ ہوا کہ یہ ابوزید سروجی ہی ہے، اور اس کا لنگڑا بننا مکر وفریب ہے، پھر مصنف اس کے پاس جا کر کہتا ہے کہ ''درست چال چلو، میں نے تمہیں پہچان لیا ہے کہ تم کون ہو، اور کیوں لنگڑے بنے ہوئے ہو'' تو ابوزید سروجی نے تین اشعار میں اپنی اس حرکت کی وجہ بیان کی، اسی کے ساتھ مقامہ کا اختتام بھی ہے۔

☆......☆......☆

رَوَىٰ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: قَالَ نَظَمَنِي وَاَخْدَانًا لِيْ نَادٍ لَمْ يَخِبْ فِيْهِ مُنَادٍ وَلَا كَبَا قَدْحُ زِنَادٍ وَلَا ذَكَتْ نَارُ عِنَادٍ فَبَيْنَا نَحْنُ نَتَجَاذَبُ اَطْرَافَ الْاَنَاشِيْدِ وَنَتَوَارَدُ طُرَفَ الْاَسَانِيْدِ اِذْ وَقَفَ بِنَا شَخْصٌ عَلَيْهِ سَمَلٌ وَفِيْ مِشْيَتِهِ قَزَلٌ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے روایت بیان کی ہے، کہ میں اور میرے چند دوست ایک ایسی مجلس میں جمع ہوئے۔ جس میں کوئی سائل محروم نہ جاتا تھا۔ اور چقماق کی مار۔ بے آگ نہ ہوئی (یعنی حاجت مند اپنی حاجت پوری کر کے اس مجلس سے لوٹتا تھا) اور نہ کبھی

بغض وعناد کی کی آگ اس مجلس میں بھڑکی تھی۔ پس اس دوران کہ ہم لوگ آپس میں اشعار کے دامن کھینچ رہے تھے۔ (بحث کرر ہے تھے)۔ اور آپس میں عجیب عجیب سندوں (اہم واقعات) پر تبصرہ کر رہے تھے۔ اچانک ایک شخص گدڑی پہنے ہوئے ہمارے پاس آیا۔ اس کی چال میں لنگڑا پن تھا۔

(۱) اَلدِّیْنَارِیَّۃُ۔ یہ ایک قبیلہ کا نام ہے۔ دینار اصل میں دنار تھا بدلیل دنانیر۔ ایک نون کو تخفیفاً حذف کر کے یاء سے بدل دیا، جمع دنانیر ہے۔ دَنَّرَ تَدْنِیر بمعنی دینار بنانا، وسکہ ڈھالنا۔ قَالَ تَعَالٰی: ومنهم من ان تأمنه بدينار لا يؤده اليك. (ال عمران)

(۲) نَظَمَنِیْ: ای جمعنی، نَظْمًا و نِظَامًا (ض) بمعنی لڑی میں موتیوں کو پرونا اور جمع کرنا، مرتحقیقہ۔

(۳) اَخْدَانًا: یہ خِدْنٌ (بکسر الخاء وفتحها) کی جمع ہے اس کے معنی خالص دوست، سفر کے دوست، عاشق اور معشوق کے آتے ہیں۔ یُقَالُ خادنه ای صاحبه از مفاعلہ دوستی رکھنا۔ وفی التنزیل: ولا متخذات اخدان۔ (النساء) اور مذکر ومؤنث میں ''خدن''، ہی مستعمل ہے اور اس میں ''لی'' اضافت کیلئے ہے ای اخدانی. مذکر ومؤنث دونوں کیلئے برابر ہے اس کی جمع خدناء بھی آتی ہے۔ (ض) خَذْیًا و خَذَیَانًا بمعنی چلنا یا تیز دوڑنا۔

(۴) نَادِ: بمعنی مطلق مجلس والجمع اَنْدِیَۃٌ و نَوَادٍ اس کی جمع الجمع اَنْدِیَاتٌ آتی ہے، مؤنث نَادِیَۃٌ ہے جمع نَادِیَاتٌ ہے، بعض کہتے ہیں نَادِ. دن کے بیٹھنے کی مجلس کو کہتے ہیں اور ''سَمَر'' (بکسر المیم وفتحها) رات کی مجلس کو کہتے ہیں۔ وعند بعض ''ناد'' اس کو کہتے ہیں جب تک لوگ اس میں موجود ہیں۔ نَدٰی (ن) نَدْوًا بمعنی جمع ہونا مجلس میں حاضر ہونا۔

(۵) لَمْ یَخِبْ: (بکسر الخاء المعجمة) اجوف یائی ہے، خَابَ یَخِیْبُ (ض) خَیْبًا و خَیْبَۃً اس کے مصدر ہیں بمعنی محروم ہونا، ناکام رہنا، امید منقطع ہونا، اور خَابَ یَخُوْبُ (ن) خَوْبًا و خَوْبَۃً بمعنی محتاج ہونا دونوں ابواب سے یہاں ہوسکتا ہے، خَبَأَ یَخْبَأُ (ف) بمعنی چھپا دینا۔

(۶) مُنَادِ: یہ نِدَاءٌ مصدر سے از مفاعلت بمعنی ندا کرنے والا، آواز دینے والا یہ ''لَمْ یَخِبْ'' کا فاعل ہے مراد سائل ہے. کمافی القرآن: یوم یناد المناد۔ (ق)

(۷) کَبَا: یہ ناقص واوی ہے از (ن) اس کے مصادر کَبْوًا و کُبُوًّا آتے ہیں بمعنی بے آگ ہونا یا روشن نہ ہونا اور اس کے معنی گھوڑے کی چوٹ کھا کر گرنے اور پتھر کو پتھر پر مارنا یا رگڑنا آگ نکالنے کیلئے مارنا اور اس سے آگ نہ نکلے۔

(۸) قَدَحَ: بمعنی عیب لگانا۔ اور پتھر کو پتھر پر مارنا، رگڑنا آگ نکالنے کے لئے از (ف) یعنی چقماق سے آگ نکالنا اور اس کی جمع اَقْدَاحٌ و قِدَاحٌ، وجمع الجمع اَقَادِیْحُ.

(۹) زِنَادٌ: یہ، زَنْدَۃٌ کی جمع ہے۔ ''زند'' وہ پتھر ہے جو آگ نکالنے کیلئے دوسرے پتھر پر مارا جائے، اس کی جمع اَزْنُدٌ و زُنُوْدٌ و اَزْنَادٌ بھی آتی ہیں۔ زند بمعنی چقماق جو اوپر رکھا جاتا ہے ''زندۃ'' نیچے والے پتھر کو کہتے ہیں۔ وہ حصہ جس پر آگ روشن کرنے کیلئے مارا جاتا ہے اور دونوں کو (زندان) کہیں گے۔ زَنَدَ (ن، ض) زَنْدًا بمعنی روشن کرنا یا آگ نکالنا۔ اور زندۃ میں تاء وحدت کیلئے ہے۔ اور عرب میں

تین طریقوں سے آگ نکالتے تھے (۱) لکڑی کو لکڑی پر مار کر (۲) لوہے کو لوہے پر مار کر (۳) پتھر کو پتھر پر مار کر۔

(۱۰) ذَكَتْ: (بالذال المعجمة) آگ کا شعلہ مارنا۔ (ن) ذَكْوًا و ذَكَاءً یعنی آگ کی لپٹ تیز ہوئی، بمعنی بھڑکنا۔ ذَكَاوَةٌ بمعنی سریع الفہم ہونا (ن، س) ذَكْوَةً بمعنی ذبح کرنا۔ کمافی الحدیث: ذَكَاةُ الجبین زكوة۔ یہاں بھڑکنا مراد ہے۔

(۱۱) نَارٌ: بمعنی آگ، یہ واوی ہے اس کی جمع نِیْرَانٌ و نِیَرَةٌ آتی ہیں اس کی تصغیر نُوَیْرَةٌ آتی ہے۔ نَارَ (ن) نَوْرًا. روشن ہونا۔ نوّرَ تفعیل سے بمعنی روشن کرنا۔ نیز باب تفعل و استفعال سے بھی مستعمل ہے۔

(۱۲) عِنَادٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی دشمنی۔ عِنَادًا و مُعَانَدَةً مصدر ہیں. کمافی القرآن: وخاب کل جبار عنید (ابراھیم) عَنَدَ یَعْنُدُ (ن، ض، س، ك) عُنُوْدًا ۔تجاوز کرنا. والجمع عُنُدٌ۔

(۱۳) فَبَیْنَا: یہ بَیْنٌ سے مشتق ہے بمعنی جدائی اس کے بعد کبھی الف بڑھا دیتے ہیں "بینا" جب جملہ کے شروع میں ہوتا ہے تب اس کے بعد اذا مفاجاتیہ ضرور ہوگا اور معنی مفاجات مراد لیں گے جمہور اس کے مابعد کو مرفوع پڑھتے ہیں اس بعد مبتدا اور خبر ہوا کرتے ہیں اور بینا و بینما میں الف اور کلمہ ما اوقات کے عوض میں ہیں پھر ان کو حذف کر کے الف اور ما کو جانشین بنایا گیا ہے اس کا مابعد مجرور ہوگا۔ بَانَ (ض) بَیْنًا. ظاہر ہونا، جدا ہونا۔ اِبَانَةٌ بمعنی ظاہر کرنا، جدا کرنا، وضاحت کرنا. تَبَیَّنَ ظاہر ہونا۔

(۱۴) نَتَجَاذَبُ. تَجَاذُبٌ از تفاعل ہے بمعنی ایک دوسرے کو کھینچنا۔ یہ جذبٌ سے ماخوذ ہے جو (ن، ض) سے آتا ہے بمعنی کھینچنا۔

(۱۵) اَطْرَاف: یہ طرف کی جمع ہے۔ جمع الجمع اَطَارِیْفُ بمعنی کنارہ یا ہر شئے کا آخری حصہ۔ طُرَفٌ یہ طُرْفَةٌ کی جمع ہے بمعنی چٹکلے، دلچسپ بات، نمکین، نہایت خوب، اور نئی بات۔ (ك) طَرَافَةً بمعنی طرفہ ہونا نادر ہونا، طِرْفٌ (بکسر الطاء) عمدہ گھوڑے کو کہتے ہیں والجمع طُرُوْفٌ و اَطْرَافٌ، مجرد (ض) سے طَرْفًا. اطرف افعال سے بمعنی تحفہ دینا، تطرف حد سے زیادہ بڑھنا۔

(۱۶) اَنَاشِیْدُ: یہ اُنْشُوْدَةٌ کی جمع ہے یعنی جس کو پڑھا جائے اور سنایا جائے نظم ہو یا نثر نِشْدَةٌ بمعنی طلب کرنا۔ اُنْشُوْدَةٌ۔ وہ اشعار جو آپس میں بیٹھ کر سنائے جائیں۔ بروزن افعولة ہے اور یہ وزن اکثر بمعنی مفعول آتا ہے بمعنی طلب کرنا۔ مَایُنْشَدُ یعنی وہ اشعار کہ جس کو گایا جائے یا آپس میں بیٹھ کر سنا جائے. نَشَدَ (ض، ن) بمعنی گم شدہ کو تلاش کرنا، اور لوگوں سے سبقت کرنا۔ نَاشَدَ مفاعلہ سے بمعنی قسم کھلانا۔

(۱۷) نَتَوَارِدُ: اس کا مصدر تَوَارُدٌ از تفاعل بمعنی مزاحمت کرنا، اور پانی پر جا کر ٹھہرے رہنا، یکے بعد دیگرے وارد ہونا۔ اس کا مجرد "ورود" (ض) سے جو صدور کی ضد ہے اور توارد کے اصلی معنی ہیں اونٹوں کا پانی پینے کے لئے ہجوم کرنا۔ وفی التنزیل: ولما ورد ماء مدین. پھر علامہ حریریؒ نے عجیب واقعات کے محفوظ کرنے میں انکی شرکت کو توارد الابل علی الماء کے قبیلہ سے قرار دیا ہے۔

(۱۸) طُرَفٌ: یہ طُرْفَةٌ کی جمع ہے بمعنی نمکین، نہایت خوب، عجیب اور نئی بات (ك) طَرَافَةً مصدر ہے بمعنی نادر ہونا۔ اور (ض) طَرْفًا بمعنی پلک جھپکنا۔ اَطْرَف: انوکھی بات، طرف: آنکھ، کنارہ، نوک، ہر چیز کا آخری حصہ جمع اَطْرَاف۔

(۱۹) اَسَانِیْد: یہ اِسْنَاد کی جمع ہے اور اسناد، سند کی جمع ہے بمعنی چٹان کے ہیں۔ اور خود اس کے معنی کلام نقل کرنے کے آتے ہیں۔ یقال استند الیه بمعنی اعتمد علیه از (ن) یا اسناد کی بات کو سلسلہ وار تک پہنچا دینا یہاں یہی مراد ہے۔

(۲۰) وَقَفَ: ای قام یعنی ٹھہرنا و کھڑا ہونا (ض) وَقْفًا و وُقُوْفًا مصدر ہیں وقف یہ لازمی اور متعدی دونوں طرح آتا ہے۔ کما قال تعالیٰ: وقفوھم انھم مسئولون۔ (الصفت)

(۲۱) سَمِلٌ: بمعنی پھٹا پرانا کپڑا، یا حوض میں بچا کچا پانی۔ والجمع اَسْمَالٌ۔ سَمَلَ (ن) سُمُوْلًا سے بمعنی پرانا، پھٹا ہونا، اور (ك) سَمَالَةً مصدر ہے بمعنی بوسیدہ و کہنہ ہونا۔ اور (س) سے بھی آتا ہے بمعنی پرانا ہونا۔

(۲۲) مِشْيَتِهِ۔ (بکسر المیم و فتحھا و بتشدید الیاء) بمعنی چلنے کی ہیئت کے ہیں۔ (بغیر تشدید الیاء) بمعنی مرتبہ کے ہیں (ض) سے بمعنی تیزی سے چلنا۔ سعی اور مشی کے درمیان فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ مشی عام ہے خواہ وہ جلدی سے چلے یا دیر سے چلے، اور سعی صرف تیز اور دوڑ کر چلنے کو کہتے ہیں۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۱۱۸)

(۲۳) قَزَلٌ: بمعنی لنگڑا پن یا بہت بڑا لنگڑا پن، از (ض) قَزْلًا و قَزْلَانًا بمعنی کودنا، لنگڑوں کی طرح چلنا، واز (س) قَزَلًا بمعنی برے طریقے سے لنگڑا پن ہونا، خلقی لنگڑا پن ہونا، کودنا۔

☆......☆......☆

فَقَالَ يَا اَخَائِرَ الذَّخَائِرِ وَبَشَائِرَ الْعَشَائِرِ عِمُوْا صَبَاحًا وَانْعِمُوْا اِصْطِبَاحًا وَانْظُرُوْا اِلٰى مَنْ كَانَ ذَانَدِيٍّ وَنَدًى وَجِدَةٍ وَجَدًى وَعَقَارٍ وَّقُرًى وَمَقَارٍ وَّقِرًى فَمَازَالَ بِهٖ قُطُوْبُ الْخُطُوْبِ وَحُرُوْبُ الْكُرُوْبِ وَشَرَرُ شَرِّ الْحَسُوْدِ وَانْتِيَابُ النُّوْبِ السُّوْدِ.

ترجمہ: کہنے لگا اے بہترین مال جمع کرنے والو! اور اپنوں کو خوشخبری دینے والو۔ تمہیں صبح مبارک ہو۔ اور صبح کی شراب خوشگوار ہو۔ (یعنی خوشحال رہو صبح کی شراب سے) نظرِ عنایت کرو اس شخص کی طرف جو کبھی مجلس والا، مالدار، بخشش والا، زمین دار، گاؤں والا، خوانوں والا و مہمانی کرنے والا تھا۔ پس ہمیشہ اوقات کی ترش روئی (نزول بلا) اور غموں کے حملے، اور حاسدوں کی شرارت (بدخواہی) اور پے در پے سخت مشکلات کا سامنا ہوتا رہا۔

(۱) اَخَائِرُ: یہ اَخْيَار کی جمع ہے اور اخیار یہ اَخْيَر (بالتشدید و التخفیف) کی جمع ہے، مؤنث خُوْرٰى ہے اور خَيْرٰى بھی آتا ہے (ض) خَيْرًا بمعنی صاحب خیر ہونا یا اَخْيَرُ کی جمع اخار ہے اور یہ اَخْيَرُ اسم تفضیل ہے بمعنی پسندیدہ، خَارَ يَخِيْرُ (ض) خِيْرَةً بمعنی پسند کرنا۔

(۲) الذخائر: یہ ذَخِيْرَةٌ کی جمع ہے بمعنی ڈھیر، گودام۔ یا وہ مال جو جمع کیا گیا ہو اور بیش قیمت بھی ہو۔ ذَخَرَ (ف) ذَخْرًا بمعنی وقت ضرورت کیلئے پوشیدہ رکھنا۔ ذَاخِرٌ بمعنی موٹا۔ وفی القران: وماتدخرون فی بیوتکم۔ (ال عمران)

(۳) بَشَائِرُ: یہ بَشَارَات جمع ہے۔ اَلْبُشْرٰى او الْبِشَارَةُ (بضم الباء و کسرھا) بمعنی خوشخبری، نیک شگون، حسن و جمال۔ اگر بُشَارت (بالضم) ہو تو وہ مال جو خوشخبری کے وقت مخبر کو بطور انعام دیا جائے۔ اگر بَشارت (بالفتح) ہو تو حسن و جمال کے معنی میں ہے اور اگر بِشَارت (بالکسر) ہو تو بمعنی خوشخبری کے ہیں۔ اور بَشَارَةٌ کے معنی مزدوری کے بھی آتے ہیں، بَشَرَ (ن) بَشْرًا و بُشُوْرًا بمعنی خوش کرنا، اور بَشِرَ (ض، س) بَشْرًا بمعنی مزدور ہونا، ہنس مکھ ہو کر ملنا۔ تَبْشِيْر تفعیل سے مبارک باد دینا۔ کما قال تعالیٰ:

فبشرناه بغلام حلیم۔ اور خوشخبری دینے والے کو بُشارت اور بُشریٰ کہتے ہیں۔

(۴) اَلْعَشَائِرُ: یہ عَشِیْرَۃٌ کی جمع ہے بمعنی قبیلہ، کنبہ۔ اس کی جمع عَشِیْرَات بھی آتی ہے۔ عَشَرَ (ض) عَشْرًا بمعنی دس میں سے لینا (ن) عَشْرًا و عُشُوْرًا بمعنی دسواں حصہ لینا۔ اَعْشَرَ افعال سے دس کر دینا. قَالَ تَعَالٰی: وازواجکم و عشیرتکم۔ (التوبة)

(۵) عِمُوْا: یہ وَعَمَ یَعِمُ (ض) بمعنی آرام سے شراب پینا (یہ مثال واوی ہے) یا یہ نَعِمَ (ح) یَنْعِمُ یعنی تمام وقت نعمت میں ہونا، یا صبح کے وقت نعمت میں ہونا۔ اور صبح کے وقت کی تخصیص اس لئے ہے کہ عرب والے صبح کے وقت لوٹ مار کیا کرتے تھے۔ اور رات بھر گپ شپ میں گذار دیا کرتے تھے۔

(۶) صَبَاحٌ: یہ صبح کی جمع ہے بمعنی اول دن جو "مساء" کی ضد ہے۔ یا صباح کے معنی وہ شراب جو صبح کے وقت پی جائے۔ اس وقت یہ صُبُوْحٌ کی جمع ہوگی۔ اور صَبَاحًا، صَبِیْحَۃً، اُصْبُوْحَۃً اول نہار کہتے ہیں (ف) صَبْحًا بمعنی صبح کے وقت آنا اور (س) صَبْحًا و صُبْحَۃً بمعنی چمکنا، روشن ہونا (ك) صَبَاحَۃً بمعنی روشن و خوب صورت ہونا۔

(۷) اَنْعِمُوْا: یہ افعال سے ہے اس کا مجرد (ن، ف، س) ہے اس کے مصادر نَعْمَۃً و مَنْعَمًا آتے ہیں، خوشگوار ہونا، خوشحال ہونا۔ اَنْعَمَ میں اکثر ہمزہ کو حذف کر کے بھی استعمال کرتے ہیں۔ یقال: عَمْ صَبَاحًا. عَمْ مَسَاءً۔

(۸) اِصْطِبَاحًا: یہ صُبُوْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی صبح کے وقت شراب پینا۔ اور صبح سے ماخوذ ہے اصطباحا باب افتعال کا مصدر ہے "ت" کو طاء سے بدل لیا ہے اور "غبوق" وہ شراب جو شام کو پی جائے۔

(۹) اِلٰی مَنْ: سے مراد خود اپنی ذات ہے۔

(۱۰) نَدَیّ: (بتشدید الیاء) نَدِیٌّ (بالهمزة) و نَادِیٌ تینوں کے معنی مجلس کے ہیں جمع۔ اَنْدِیَۃٌ. نَدَا (ن) نَدْوًا بمعنی جمع ہونا، مجلس میں حاضر ہونا۔

(۱۱) نِدٰیٌ: (بفتح النون و کسرها) یہ مصدر ہے بمعنی بزرگی، بخشش، بھلائی، گھاس، شبنم، مینہ۔ (س) نَدًا، نَدَاوَۃً، و نُدُوَّۃً بمعنی تر ہونا۔

(۱۲) وَجْدَۃٌ: بمعنی تونگری مالداری، یہ "وَجْدٌ" سے مشتق ہے اس میں واؤ کو حذف کر دیا اس کے عوض اخیر میں تاء لے آیا جیسے وَعَدَ سے عِدَۃٌ ہے۔ وَجَدَ (ن) یَجِدُ جَدْوًا بمعنی بخشش کرنا۔ اور (ض) وُجُوْدًا بمعنی پانا، جاننا، اور (وجد) مال کو بھی کہتے ہیں۔

(۱۳) جِدیٰ: (بالکسر) بمعنی عطاء، زیادہ بارش، مرتحقیقہ۔

(۱۴) عَقَارٌ: (بفتح العین) یہ مصدر ہے بمعنی زمین و منزل و متاع البیت ہے یا ہر وہ سامان جو منتقل نہ ہو سکتا ہو جیسے زمین، مکان وغیرہ۔ والجمع عَقَارَاتٌ اور عُقَارٌ (بضم العین) معنی شراب کے ہیں۔ اور یہاں ضمہ و فتحہ دونوں ہو سکتے ہیں اور اس کے معنی گھوڑے وغیرہ کے ہاتھ پیر کاٹ ڈالنا۔ کمافی التنزیل: فکذبوه فعقروها۔ اگر (بکسر العین) ہو۔ عَقَرَ (ض) عَقْرًا بمعنی زخمی کرنا، ذبح کرنا، (ك) عُقْرًا و عَقَارَۃً بمعنی بانجھ ہونا و از (س) عَقْرًا بمعنی حیران ہونا، کانپنا۔

(۱۵) قُرٰی: (بضم القاف) یہ قِرْیَۃٌ (بکسر القاف و فتحها) کی خلاف قیاس جمع ہے بمعنی گاؤں و بڑا شہر، اور قریۃ عام ہے اور

لوگوں کی جماعت کو بھی کہتے ہیں. قَرَأَ(ن) قَرْوًا بمعنی قصد کرنا، گاؤں کی طرف جانا۔ قَرٰی یَقْرِیْ (ض) بمعنی ضیافت کرنا یا جمع کرنا اور قریۃ الانصار. مدینہ شریف کو کہتے ہیں۔ قَرْیَتَانِ. مکہ معظمہ اور طائف۔ قَالَ تَعَالٰی: علی رجلٍ من القریتین عظیم۔

(۱۶) مَقَارٍ: یہ مِقْرَاۃ کی جمع ہے بمعنی حوض و بڑا پیالہ، دسترخوان والا جس میں مہمان کو کھلائیں از (ض) مہمان نوازی کرنا. یقال قری الضیف یعنی اس نے مہمان کی ضیافت کی. مِقْرٰی و مِقْرَاۃٌ (بکسر المیم) بمعنی میزبان۔

(۱۷) قِرٰی: (بالکسر) مصدر ہے بمعنی مہمانی کرنا کسی آنے والے کی۔ قِرٰی بمعنی جو چیز مہمان کے آگے رکھی جائے۔ اور وہ پانی جو حوض میں جمع ہو۔

(۱۸) قُطُوْب: یہ مصدر ہے بمعنی ترش روئی کرنا۔ از (ض) بمعنی ترش رو ہونا۔ یا بدخلقی کی وجہ سے منہ بگاڑنا۔

(۱۹) اَلْخُطُوْب: یہ خَطْبٌ کی جمع ہے بمعنی حوادث و مصائب۔ امر عظیم. خَطَبَ(ك،ن) خُطْبَةً. تقریر کرنا، منگنی کرنا۔ (س) خَطَبًا بمعنی نیزہ مائل سرخ زرد ہونا۔ افتعال سے منگنی کرنا۔

(۲۰) حُرُوْبٌ: یہ حرب کی جمع ہے بمعنی لڑائی، مقابلہ (ن) حَرْبًا. اس کی تصغیر حُرَیْبٌ۔ قَالَ تَعَالٰی: فأذنوا بحرب من الله و رسوله.

(۲۱) اَلْکُرُوْب: یہ کَرْبٌ کی جمع ہے، بے چین ہونا، وہ مصیبت جس کی وجہ سے انسان سانس نہ لے سکے۔ اور اس کے معنی دکھ، غم اور تکلیف کے آتے ہیں (ن) "کَرْبًا" بمعنی بے چین ہونا، مصیبت اٹھانا۔ کُرَبٌ بھی جمع ہے جیسے: ونجیناہ واھلہ من الکرب العظیم۔

(۲۲) شَرَرٌ: بمعنی شعلہ، یا آگ کی چنگاری اس کا واحد شَرَرَةٌ. (ن) شَرًّا و شَرَارَةً بمعنی ضد الخیر۔ شر کی جمع شرور ہے۔ قال تعالٰی: انھا ترمی بشرر کالقصر (المرسلات)

(۲۳) اَلْحَسُوْدُ: (بفتح الحاء) یہ حاسد کا مبالغہ ہے۔ (ن، ض) حَسَدًا و حَسَادًا بمعنی وہ شخص جس کی فطرت میں حسد بھرا ہوا ہو یہ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے یکساں ہے۔ حَسُوْد کی جمع حُسُدٌ ہے۔ اور حَاسِد کی جمع حُسَّاد، حَسَدَۃٌ و حُسَّدٌ آتی ہیں. قال تعالٰی: ام یحسدون الناس علی ما اتاھم الله ۔(النساء) حسد، غبطہ اور شماتت میں فرق یہ ہے کہ شماتت کہتے ہیں دشمن کا مصیبت میں خوش ہونا، اور غبطہ کہتے ہیں حصول نعمت کی آرزو کرنا جسے دوسروں میں ہے۔ اور حسد کہتے ہیں زوال نعمت غیر کی تمنا کرنا، اپنے نوہ حاصل ہو یا نہ ہو۔ (مسودہ مؤلف، ص: ۱۲۰)

(۲۴) اِنْتِیَابٌ: از افتعال بمعنی پے در پے آنا، قائم مقام ہونا۔ (اس میں واؤ کو یاء سے بدل لیا ہے) ۔ نَابَ (ن) نَوْبَةً، مَنَابًا، نِیَابًا ومنہ النَّائِبَةُ بمعنی مصیبت، واقعہ، نوبت بنوبت آنا۔ والجمع نَوَائِبُ و نَائِبَاتٌ ۔ عام واقعہ کے پیش آجانے کے معنی میں بھی استعمال کرتے ہیں. وجاء فی حدیث صلوٰۃ الجمعۃ: کان الناس یتنابون الجمعۃ من منازلھم.

(۲۵) نُوَبٌ: یہ نَوْبَةٌ کی جمع ہے بمعنی مصیبت۔ یا یہ نَوَائِبُ کی جمع ہے بمعنی وہ مصیبت جو ٹل نہ سکے، چاہے خیر ہو یا شر۔ اور یہاں یہی معنی ہے و منہ الانابۃ بمعنی رجوع کرنا. کما قال تعالٰی: خر راکعا و اناب ۔ اور نوب کے اصل معنی ہیں نازل ہونا۔

(۲۶) اَلسُّوْدُ: یہ سَوْدَاءُ کی جمع ہے بمعنی سیاہ اور یہ مشتق ہے سَوِدَ (بکسر الواو) سے۔ سَوِدَ یَسْوَدُ (س) سَوَدًا معنی صار اسود.
یا جمع ہے اَسْـــوَد کی۔ جیسے حمر جمع احمر کی ہے بمعنی کالا ہونا۔ یہاں مصیبت کو سیاہی سے تشبیہ دی ہے کیونکہ مصیبت بھی آنکھ کو سیاہ واندھا کر دیتی ہے۔ اور ''نوب سود'' سے مراد سخت مصیبت ہے۔

☆......☆......☆

حَتّٰى صَفِرَتِ الرَّاحَةُ وَقَرِعَتِ السَّاحَةُ وَغَارَ الْمَنْبَعُ وَنَبَا الْمَرْبَعُ وَاَقْوَى الْمَجْمَعُ وَاَقَضَّ الْمَضْجَعُ وَاسْتَحَالَتِ الْحَالُ وَاَعْوَلَ الْعِيَالُ وَخَلَتِ الْمَرَابِطُ وَرَحِمَ الْغَابِطُ وَاَوْدَى النَّاطِقُ وَالصَّامِتُ.

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ اس کا ہاتھ خالی ہو گیا (ہتھیلی) اور اس کا صحن صاف ہو گیا (ویران ہو گیا) اور اس کا چشمہ خشک ہو گیا۔ اور اس کا گھر ناموافق ہو گیا (رہنے کے قابل نہ رہا) اور خالی ہو گئی اس کی مجلس۔ اور اس کا بستہ کنکریوں والا ہو گیا (گرد آلود) اور اس کی حالت بگڑ گئی، بدل گئی۔ اور اس کے بال بچے چیخنے لگے۔ اور اس کے اصطبل خالی ہو گئے۔ اور اس کے حسد کرنے والے رحم کھانے لگے۔ اور ان کے مال ناطق (مواشی) اور خاموش دولت (سونا چاندی وغیرہ مال صامت) ہلاک ہو گئے۔

(۱) صَفِرَتْ: از (س) بمعنی خالی ہونا۔ یقال: صفر الاناء صفرا وصفورا صفورة ای خلا. صَفِرٌ بمعنی خالی جمع اَصْفَارٌ۔ از (ض) بمعنی ہاتھ سے سیٹی بجانا، یا آواز کرنا، اور (ک) سے زرد ہو جانا یہ معروف کم اور مجہول زیادہ مستعمل ہوتا ہے۔

(۲) اَلرَّاحَةُ: مصدر ہے بمعنی خوشی ہونا اور اسم جامد بمعنی ہتھیلی، میدان والجمع رَاحٌ ورَاحَاتٌ یہ اجوف واوی ہے۔ (از س) واصله رَوِحَ رَوَاحًا. (بفتح الواو) ای اتسع یعنی وسیع وکشادہ ہونا۔ اور رَاحَةٌ بمعنی آرام وشراب اور باطن الید کو بھی کہتے ہیں۔

(۳) قَرِعَتْ: از (س) خالی ہونا ویران ہونا۔ یقال قرع المكان قَرَعًا وقَرْعًا (بالتحريك والسكون) ای خلا (خالی ہوا) اور فتح سے بمعنی دروازہ کھٹکھٹانا. ومنه القارعة ای القيامة. كمافی التنزيل: القارعة ما القارعة.

(۴) اَلسَّاحَةُ: بمعنی فناءُ الدار، صحن ومیدان وآنگن کنارہ. والجمع سَاحٌ وسُوْحٌ وسَاحَاتٌ. سَاحَ (ض) سَيْحًا بمعنی سفر کرنا۔ ومنه اَلسَّيَّاحُ.

(۵) غَارَ: بمعنی پانی کا زمین میں جذب ہونا. یقال: غار یغور (ن) غَوْرًا یعنی پانی زمین میں چلا گیا۔ اجوف واوی ہے وفی التنزیل: ان اصبح ماء كم غورا۔ اور اجوف یائی ہو تو (ض، س) سے آتا ہے بمعنی لوٹنا۔

(۶) اَلْمَنْبَعُ: بمعنی پانی نکلنے کی جگہ، چشمہ، اور سُوتٌ. یَنْبُوْعٌ کے معنی بھی چشمہ کے آتے ہیں والجمع یَنَابِيْعُ۔ واصله یَنْبَعُ الْماءُ (ف) نَبْعًا ونُبُوْعًا ونَبْعَانًا (بالتحريك) ای خرج من العين. وفی التنزیل: الم تر ان الله انزل من السماء ماء فسلكه ينابيع الخ. یہاں پر منبع سے کنایہ ہے رزق سے. والجمع مَنَابِعُ ومَنَابِيْعُ. (ن، س، ك) مَنْبَعًا، نُبُوْعًا نَبْعَانًا بمعنی چشمہ سے پانی نکلنا۔

(۷) نَبَا: نَبَا یَنْبُو (ن) نَبْوًا ونَبْوَةً بمعنی ناموافق ہونا، بلند ہونا، ناسازگار ہونا۔ یہ ماخوذ ہے نبوة السيف سے جس کے معنی ناموافق ہونے

کے ہیں یا تلوار کا اچٹ جانا۔

(۸) اَلْمَرْبَعُ: اصل میں وہ مکان جو موسم ربیع کے لئے تیار کیا جائے۔لیکن اب مطلق مکان کے معنی ہوگئے ہیں۔والجمع مَرَابِعُ اور یہ مشتق ہے ربع المكان ربعا ای اقام فيه (ف) ٹھہرنا۔اور رَبْعٌ (گھر) جمع اَرْبَاعٌ ورُبُوْعٌ آتی ہیں۔

(۹) اَقْوٰی: مصدر قَوَايَةٌ۔اس کے معنی خالی ہونے اور متفرق ہونے کے آتے ہیں۔يقال قويت الدار قيا وقواية ای خلت من ساكنيها. قَوِیَ (س) قُوَّتًا بمعنی قوی ہونا، ضعیف ہونا۔من الاضداد. قال تعالٰی: ومتاعا للمقوين۔(الواقعة)، اور کبھی متعدی بنفسہ استعمال ہوتا ہے اور کبھی اس کا صلہ علی آتا ہے۔اَقْوٰی افعال سے اقواء مصدر بمعنی خالی ہونا ہمزہ سلب کیلئے ہے۔

(۱۰) اَلْمَجْمَعُ: بمعنی مجلس وموضع الاجتماع والجمع مَجَامِعُ كماقال الشاعر:

اُولٰئِكَ اٰبَائِیْ فَجِئْنِیْ بِمِثْلِهِمْ اِذَاجَاءَ تْنَا يَاجَرِيْرُ الْمَجَامِعُ

اور مجمع سے کبھی اہل مجمع مراد ہوتے ہیں۔(ف) جَمْعًا بمعنی ملانا، اکٹھا کرنا، عام کرنا۔

(۱۱) اَقَضَّ: ازافعال مضاعف ہے ای المضجع. بے چینی وبے قراری سے کنایہ ہے از (س) بمعنی کھانے میں کنکریوں کا پڑ جانا۔ بے چینی کی بناء پر نیند کا نہ آنا، واز (ن) بمعنی سوراخ کرنا یا سختی سے گرانا۔یہ لازم ومتعدی دونوں مستعمل ہوتا ہے۔وقال تعالٰی: فوجدافيهاجدارا يريدان ينقض فاقامه۔(الكهف)

فائدہ: ......ان الفاظ سے کنایہ ہے اپنی حالت کے بدلنے اور مال کے چلے جانے سے یعنی جس گھر میں ہم تھے اور ہمارا مال تھا سب تباہ ہوگیا۔

(۱۲) اَلْمَضْجَعُ: بمعنی بستر، والجمع مَضَاجِعُ. اور اس کے معنی خواب گاہ کے بھی آتے ہیں واصلہ ضَجَعَ الرجُلُ (ف) ضَجْعًا وضُجُوْعًا. ای وضع جنبه بالارض وتمدد بمعنی کروٹ لینا۔ومنه الاضطجاع. وفی التنزيل: تتجافى جنوبهم عن المضاجع۔(الم السجده)

(۱۳) اسْتَحَالَتْ: ازاستفعال يقال اِسْتَحَالَتِ الْحَالُ ای تغيرت یعنی حالت کا بدل جانا ومتغیر ہوجانا، حَلَّ (ض) حَلاَلًا بمعنی حلال ہونا، جائز ہونا. حَلَّ (ن) حَلًّا بمعنی کھلنا. حَلٌّ بمعنی تدبیر، رہائی، خاتمہ جمع حُلُوْلٌ. حُلَّةٌ بمعنی جوڑا جمع حُلَلٌ. حَلِيْلٌ بمعنی خاوند جمع اَحِلاَّءُ. حَلِيْلَةٌ بیوی جمع حَلاَئِلُ.

(۱۴) اَعْوَلُ: یہ عَوْلٌ سے مشتق ہے (اجوف واوی ہے) از (ن) بمعنی چلا چلا کر رونا۔اگر یائی ہو (ض) تو کثیر العیال ہونا۔اور اعال، اعول اور اعیل ان تینوں کے معنی محتاج ہونے کے بھی آتے ہیں۔وفی التنزيل: ان خفتم عَيْلَةً فسوف يغنيكم الله ۔ عَالَ (ض) عَيْلًا بمعنی کثیر العیال ہونا، بوجھل کردینا اور غمگین کردینا۔یا اہل خانہ وخورد ونوش کا ذمہ دار ہونا، مذکر ومؤنث سب پر اطلاق ہے عِيَالٌ (بالکسر) بمعنی بال بچے اور عَيَّالٌ (بالفتح) وہ شخص جو عیال کا ضامن ہو۔

(۱۵) اَلْعِيَالُ: (بالکسر) بال بچے، اس کا واحد عَيِّلٌ ہے (بتشدید الیاء) یعنی وہ لوگ جن کی کفالت میں نان ونفقہ واجب ہو۔اس

کی جمع عَیَائِلُ اور عَالَۃٌ آتی ہیں۔ یقال عال یعال وعولا ای کفاھم معاشھم.

(۱۶) خَلَتْ: (ن) خَلَا یَخْلُوْ خُلُوًّا و خَلَاءً یعنی جب کہ وہ خالی ہو۔ یا اس کے ساتھ تنہائی اور خلوت میں جمع ہوا. کمافی التنزیل: واذاخلوا الی شیاطینھم۔ (البقرہ)

(۱۷) اَلْمَرَابِطُ: یہ جمع ہے مَرْبَطٌ (بفتح المیم) کی بمعنی گھوڑا اور چوپایہ باندھنے کی جگہ (اصطبل) اور (بکسر المیم) بمعنی باندھنے کا آلہ اور یہ مشتق ہے "ربطٌ بِہٖ" سے ای شَدَّہٗ بِہٖ (ض، ن) بمعنی مضبوط باندھنا. وفی التنزیل: لو لاان ربطنا علی قلبھا.

(۱۸) اَلْغَابِطُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے بمعنی غبطہ کرنے والا غبطہ کی تعریف یہ ہے کہ کسی کے اچھے حال کو دیکھ کر یہ خواہش کرنا کہ میرا حال بھی اس جیسا ہو جائے مگر اس کی اچھی حالت بھی رہے اور اس سے وہ نعمت زائل نہ ہو۔ ورنہ وہ حسد ہو جائے گا. کقولہ علیہ السلام: المؤمن یغبط و لایحسد. والجمع غُبَّطٌ (ض، ف) غَبْطًا و غِبْطَۃً بمعنی غبطہ کرنا۔ اغتبط افتعال سے بمعنی خوش ہونا، اچھی حالت میں ہونا۔

(۱۹) اَوْدٰی: از (ض) بمعنی ہلاک ہونا یعنی لازم و متعدی دونوں کے معنی ہلاکت کے ہیں۔ اور یہ مادہ جس ترتیب سے بھی پایا جائے گا ہلاکت کے معنی ہونگے دوا۔ کو اس لئے دوا کہا جاتا ہے کہ یہ ہلاکت سے بچانے والی ہے۔ اور دیت کو دیت اس لئے کہتے ہیں کہ قاتل کو ہلاکت سے بچاتی ہے ہیں اس کے اصلی معنی بہادینے کے ہیں اس سے مراد ہلاکت ہے۔ افعال سے مصدر اِیْدَاءٌ ہے۔

(۲۰) اَلنَّاطِقُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے از (ض)۔ یقال نَطَقَ نَطْقًا یعنی ایسی اواز سے بات کرنا جس کے معنی سمجھ میں آسکیں۔ یہاں ناطق سے مراد جانور ہیں یا جاندار مال جیسے حیوان وغیرہ۔ کمافی القرآن: وماینطق عن الھوٰی۔ (النجم)

(۲۱) اَلصَّامِتُ: یہ اسم فاعل ہے، صَمَتَ (ن) صَمْتًا و صُمُوْتًا بمعنی چپ ہونا یا چپکا ہونا۔ یہاں اس سے مراد سونا چاندی ہے۔ یعنی وہ مال جس میں روح نہ ہوں جیسے سونا چاندی وغیرہ. وفی الحدیث: مَنْ صَمَتَ نَجَا. سکوت اور صموت میں فرق: ان دونوں کے درمیان تین قسم کے فرق ہیں (۱) ترک الکلام مع القدرت کو سکوت کہتے ہیں۔ اور صموت عام ہے خواہ مع القدرت ہو یا بلا قدرت ہو (۲) سکوت قول حق سے رُک جانا بخلاف صموت کے (۳) صموت میں بہت دیر تک چھپ رہنے کا اعتبار ہے بخلاف سکوت کے کہ اس میں وہ اعتبار نہیں۔

☆......☆......☆

وَرَثٰی لَنَا الْحَاسِدُ وَالشَّامِتُ وَاٰلَ بِنَا الدَّھْرُ الْمُوْقِعُ وَالْفَقْرُ الْمُدْقِعُ اِلٰی اَنْ اِحْتَذَیْنَا الْوَجٰی وَاغْتَذَیْنَا الشَّجٰی وَاسْتَبْطَنَّا الْجَوٰی وَطَوَیْنَا الْاَحْشَاءَ عَلَی الطَّوٰی وَاکْتَحَلْنَا السُّھَادَ وَاسْتَوْطَنَّا الْوِھَادَ.

ترجمہ:۔ اور ہماری حالت زار پر دشمن و بدخواہ (مصیبت پر خوش ہونیوالے) سب رونے لگے۔ اور حملہ کیا ہم پر مہلک زمانہ اور خاک میں ملانے والا فقر (محتاجی) نے۔ یہاں تک کہ پہنا لئے ہم نے فرسودگی پاؤں کے جوتے اور ہم نے غم و غصہ کو اپنی غذا بنالیا۔ اور چھپایا ہم نے اندرونی سوزش (جلن) کو۔ اور بہت زیادہ چھپایا ہے ہم نے اندرونی سوزش کو۔ لپیٹا ہم نے آنتوں کو بھوک کے اوپر۔

اور سرمہ لگایا ہم نے بیداری کا۔اور ہم پست زمین (گڑھے) کواپنا وطن بنالیا۔

(۱)وَرَثٰی: یہ فعل ماضی ازضرب بمعنی رحم کرنا ومرثیہ کہنا، رونا رَثَـا(ن) یَرْثُوا . رَثٰی یَرْثِی (س) رَیْثًا و رِثَاءً، رِثَایَةً، مَرْثَاةً، مَرْثِیَةً. رحم کھانا، مرثیہ کہنا۔مردہ کے محاسن بیان کر کے رونا۔رَثَّ (ض) رَثَاثَةً بمعنی پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا۔

(۲)اَلْحَاسِدُ: بمعنی حسد کرنے والا۔از (ن،ض) حَسَدًا و حَسَادَةً بمعنی حسد کرنا۔دوسرے کی خوشی دیکھ کر جلنا۔دوسرے کی نعمت کا زوال اوراپنے لئے خواہش کرنا۔

(۳)اَلشَّـامِتُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے۔بمعنی دشمن کے ضرر یا اس کی تکلیف پر خوش ہونا۔دشمنوں کا خوش ہونا یا کسی کی خرابی و بدحالی پر خوش ہونا۔یقـال شَـمِتَ (س) شَمَاتًا و شَمَاتَةً ای فرح ببلیة .وفی التنزیل:فلا تشمت بی الاعداء. والجمع شُمَّاتٌ ۔ اس کی واحد شَمَاتَةٌ بمعنی دشمن کی خوشی۔اورافعال سے اِشْمَاطٌ کے معنی ہے خوش کرنا تفعیل سے چھینکنے والے کا جواب دینا۔

(۴)اٰلَ بِنَا: بمعنی لوٹنا، رجوع کرنا. اٰلَ (ن) اِلًّا . یقال :اٰلَ اَوْلًا و مَالًا بمعنی لوٹنا وحملہ کرنا، واز (س) بمعنی درگذر کرنا اور ''اٰلَ بِنَا'' میں باءتعدیہ کیلئے ہے۔ومنه التاویل.

(۵)اَلدأهْرُ: زمانہ جمع اَدْهُرٌ، دُهُوْرٌ اور '' دہر، عصر وغیرہ میں فرق کا بیان گزر چکا ہے۔

(۶)اَلْمُوْقِعُ: یہ اسم فاعل کا صیغہ ہے افعال سے اِیْقَاعٌ مصدر بمعنی واقع کرنا، حملہ کرنا، نیزہ مارنا۔یقـال :اوقـع الدهر علیه یعنی زمانہ نے اس پر حملہ کیا. وقَّعَ توقیع تفعیل سے بمعنی دستخط کرنا۔مجرد (ض) سے۔

(۷)اَلْفَقْرُ: (ك) فَقَارَةٌ یعنی ضد الاستغناء محتاج ہونا، فقیر ہونا، صاحب ضرورت ہونا۔ومنه افتقار ای احتیاج یعنی مال وارنہ ہونا جو غنی کی ضد ہے اور یہ فَقَارَةٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی پشت کی ہڈی کے ہیں اب اس کے معنی محتاجی کے ہو گئے۔ومنه الفقیر والجمع فُقَرَاءُ اور مؤنث فقیرةٌ. جمع فَقِیْرَاتٌ، فَقَائِرُ (س) فَقْرًا بمعنی ریڑھ کی ہڈی میں درد پیدا ہونا اور (ن،ض) سے بمعنی کھودنا۔

(۸)اَلْـمُـدْقِعُ: اسم فاعل کا صیغہ ہے اگر یہ ''اِدْقَـاعٌ'' سے ماخوذ ہے تو اس کے معنی ہیں مٹی میں ملا دینا، ذلیل کرنا محتاج کرنا۔اور ذلیل ومحتاج ہونا اور مٹی میں گرا دینے کے معنی بھی آتے ہیں۔اگر ''دقعٌ'' سے ماخوذ ہے تو اس کے معنی کسی حقیر چیز پر راضی ہونے کے آتے ہیں۔مجرد (س) دَقْعًا بمعنی تھوڑی سی معیشت کے ساتھ راضی ہو جانا۔

(۹)اِحْتَذَیْنَا: از افتعال۔حِذَاءٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جوتا پہن لینا۔اگر اس کا مجرد حذوٌ ہے تو اس کے معنی برابر ہونے کے آتے ہیں تو احتذاء کے معنی برابر کر دینے کے ہوں گے۔مجرد حَذَا (ن) حَذْوًا و حِذَاءً بمعنی نمونہ پر جوتی قطع کرنا، کاٹنا۔

(۱۰)اَلْـوَجٰی: یہ اسم مقصور ہے بمعنی آسودگی یا اس کے اصلی معنی پیر کے گھس جانے کے آتے ہیں اب مجازاً گھس جانے کے ہو گئے، وَجِیَ (س) وَجًی، وَجِیَةً بمعنی ننگے پاؤں ہونا چلتے چلتے پاؤں کا گھس جانا اور پتلا ہو جانا۔

(۱۱)اِغْتَذَیْنَا: بمعنی غذا بنالینا۔از افتعال اس کا مجرد غَذَا (ن) غَذْوًا، بمعنی غذا دینا، خوراک دینا، کھلانا، غذاء بمعنی خوراک والجمع اَغْذِیَةٌ تفعیل سے غَذّٰی تَغْذِیَةً بمعنی خوراک دینا۔

(۱۲)اَلشَّجِی: بمعنی وہ ہڈی جو پھنس کررہ جائے، مراد اس سے غم وبدحالی ہے اور اس کے اصلی معنی رنج وغم اور عشق کی سوزش کے ہیں (کنایہ ہے بری حالت سے).شَجِی یَشْجُو(ن) شَجْوًا معنی غمگین کرنا، وجد میں لانا، من الاضداد،شَجِیَ(س)شَجیًا بمعنی غمگین وپریشان ہونا۔

(۱۳)وَاسْتَبْطَنَّا: از استفعال اس کا مصدر اِسْتِبْطَانٌ ہے بمعنی پیٹ بڑا کرلینا یہ "بَطْنٌ" سے ماخوذ ہے، بَطَنَ(ن)بَطْنًا وبُطُوْنًا بمعنی پیٹ میں چھپانے کے ہیں اور بَطِنَ(س)بَطَنًا(ك)بَطَانَةً بمعنی پیٹ بڑھنا، بڑے پیٹ والا ہونا.بَطْنٌ معنی پیٹ جمع بُطُوْنٌ، اَبْطُنٌ ہیں۔

(۱۴)اَلْجَوٰی: مصدر ہے بمعنی سخت سوزش (جلن) خواہ بطریق عشق کے ہو یا بطریق غم واندوہ (س) جَوًا، معنی سخت سوزش (جلن) کا پہنچانا، یاناسازگار ہونا۔

(۱۵)طَوَیْنَا: طَیٌّ مصدر (ض) بمعنی لپیٹنا، واز(س)طَوًیًا معنی بھوکا ہونا.قال تعالٰی:یوم نطوی السماء کطی السجل للکتب۔(الانبیاء)

(۱۶)اَلْاَحْشَاءُ: اس کا واحد حَشَاءٌ، حشیٌ ہے بمعنی آنت یا جو کچھ اندر بھرا ہوتا ہے (جو شکم میں ہو) حَشَا(ن) حَشْوًا وحَشَاءً بمعنی آنت کا بھرا ہونا۔

(۱۷)اَلطَّوٰی: بمعنی بھوک اصلی معنی لپٹنے کے ہیں یہاں مراد بھوک ہے.اَلطَّوٰی یہ مصدر ہے (س) بمعنی بھوکا ہونا. کمافی التنزیل: کطی السجل للکتب.

(۱۸)اِکْتَحَلْنَا: کُحْلٌ سے ہے بمعنی آنکھ میں سرمہ لگانا۔ازافتعال.یقال کَحَلَ الْعَیْنَ کَحْلًا ای جعل فیھا کَحْلًا مجرد، از (ف،ن) کَحْلًا بمعنی سرمہ لگانا. کَحَلَ، اِکْتَحَلَ، کَحَّلَ، تکَحَّلَ بمعنی آنکھوں میں سرمہ لگانا. کُحْلٌ وکِحَالٌ بمعنی سرمہ والجمع کُحُوْلٌ۔مکحول وہ شخص ہے جس کی آنکھ پیدائشی سیاہ ہو۔

(۱۹)اَلسُّھَادُ: مصدر ہے، بیداری بمعنی نیند کا کم ہونا، اور یہ "رُقَادٌ" کی ضد ہے۔ سُھْدٌ بمعنی بیداری، سَھِدَ(س)سَھَدًا بمعنی نہ سونا یا کم سونا۔"ارق" کہتے ہیں وہ شخص جو کسی درد کی وجہ سے نہ سو سکے۔"تہجد" کہتے ہیں کہ انسان کسی نیک کام کیلئے نہ سوئے اور "سہر" مطلق کم خوابی کو کہتے ہیں خواہ کسی درد کی وجہ سے ہو یا کسی اور وجہ سے۔اس سے سہاد، رقاد، سہر اور تہجد کے فرق بھی واضح ہو گیا ہے۔

(۲۰)اِسْتَوْطَنَّا: از استفعال بمعنی وطن بنالینا، اس میں "س، ت" طلب کیلئے یہ وطن سے ماخوذ ہے از (ض) یقال: وطن بالمکان وطنا ای اقام بہ.مصدر وَطْنًا بمعنی ٹھہرنا، اقامت کرنا۔ کمافی الحدیث: حب الوطن من الایمان.

(۲۱)اَلْوِھَادُ: (بالکسر) بمعنی پست زمین اور یہ وَھْدٌ کی جمع ہے، اس کی جموع اَوْھُدٌ، وُھُدٌ اور وُھْدَانٌ بھی آتی ہیں۔وَھَّدَ تفعیل سے بستر بچھانا، تَوَھَّدَ تفعل سے بچھنا، مجرد سے نہیں۔وِھَادٌ بمعنی گڑھا ونشیبی زمین۔

☆......☆......☆

وَاسْتَوْطَأْنَا الْقَتَادَ وَتَنَاسَیْنَا الْاَقْتَادَ وَاسْتَطَبْنَا الْحَیْنَ الْمُجْتَاحَ وَاسْتَبْطَأْنَا الْیَوْمَ الْمُتَاحَ فَھَلْ مِنْ حُرٍّ آسٍ! اَوْسَمْحٍ مُوَاسٍ فَوَالَّذِیْ اسْتَخْرَجَنِیْ مِنْ قَیْلَةَ لَقَدْ اَمْسَیْتُ اَخَا عَیْلَةٍ.

ترجمہ:۔اور ہم نے کانٹے دار درخت کو روندنا شروع کر دیا (نرم بستر کی طرح) اور بالکل بھول گئے ہم کجاوہ کو (یعنی اونٹوں کی سواری کو) اور اچھا سمجھا ہم نے ہلاک کرنے والی موت کو۔اور بہت دیر (بعید) خیال کیا ہم نے طبعی موت کو (موت کا دن) پس کیا ہے کوئی (آپ لوگوں میں) شریف غمخواری کرنے والا؟۔ یا کوئی جوان مرد جو مدد کرے۔پس قسم ہے اس ذات کی جس نے نکالا ہے (پیدا کیا ہے) مجھے قبیلہ سے (قبیلہ یا ماں سے) بیشک کہ میں محتاج ہو گیا ہوں۔

(۱)استوطأنا: ای وجدناه وطئًا. از استفعال بمعنی نرم جاننا اس کا مجرد، وَطُوَ(ك) وَطَاءَةً وَطُوْءَةً بمعنی نرم ہونا وطئی نرم زمین کو کہتے ہیں۔اور وَطِيْئَةٌ کی جمع وَطَايَا ہے، نرم نرم بستر کو کہتے ہیں۔اور باب حسب سے بمعنی وطی کرنا۔

(۲)اَلْقَتَادَ: بمعنی خاردار درخت جس کے کانٹے سوئی جیسے ہوتے ہیں (ببول کے کانٹے)۔یاقَتَادَةٌ بمعنی ببول کے کانٹے۔اور قَتَادٌ خاردار نبات کو بھی کہتے ہیں جو جمع ہے قَتَدٌ کی اور اس کی جمع أَقْتَدٌ و قُتُوْد بھی آتی ہیں. کمافی الحاشية الادرسية . . .

(۳)تَنَاسَيْنَا: . تناسی بمعنی شدت نسیان، مجرد (س) بمعنی بھولنا، تناسی از تفاعل، مرتحقیقہ۔

(۴)اَلْاَقْتَادُ: . یہ جمع ہے قتد کی بمعنی کجاوہ یا سامان مع کجاوہ، اس کی جمع أُقْتُدٌ و قُتُوْد بھی آتی ہیں، مرتحقیقہ۔

(۵)اِسْتَطَبْنَا: مصدر استطاب از استفعال اس کا مجرد طیبٌ ہے از (ض) بمعنی خوشبو دار اور اچھا سمجھنا اور ''س، ت'' ظن کیلئے ہے۔ یعنی طیب سمجھنا۔

(۶)اَلْحَيْنُ: (بفتح الحاء) بمعنی ہلاکت، بربادی، مشقت، موت۔یقال: قدحان الرجل ای هلك. حَانَ(ض) حَيْنًا بمعنی ہلاک ہونا. حِيْنٌ (بکسر الحاء) بمعنی قریب ہونا (ض) بمعنی وقت کا آنا۔اور حین وقت، زمانہ، موقع۔جمع اَحْيَان. اور جمع الجمع اَحَايِيْن. تَحَيَّنَ تفعل سے انتظار کرنا۔اِسْتَحَان استفعال سے بمعنی وقت مناسب کی آرزو کرنا۔

(۷)اَلْمُجْتَاحَ: صیغہ اسم فاعل، ہلاک کر دینے والا، از افتعال مصدر اِجْتِيَاحٌ ہے بمعنی بیخ کنی کرنا، ہلاک کرنا۔یقال: اجتاحه ای استاصله اور یہ مشتق ہے جَاحَ عَنِ الطَّرِيْقِ جَوْحًا ای عدل عن الطريق ای غيرها. جَاحَ(ن) يَجُوْحُ جَوْحًا بمعنی ایک راستہ چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کرنا یا اعراض کرنا۔

(۸)وَاسْتَبْطَأْنَا: مصدر اِسْتِبْطَاءٌ ہے بمعنی دیر کرنا از افتعال ہے بمعنی ہم نے دیر کرنے والا پایا۔اور ''س، ت'' ظن کیلئے ہے بمعنی دیر سے سمجھنا۔بُطْوء (بضم الطاء) بمعنی تاخیر ہونا۔بَطُؤَ يَبْطُؤُ(ك) بُطَاءً بِطَاءً، بُطُوْءً بمعنی دیر کرنا۔

(۹)اَلْيَوْمُ: یومٌ کے معنی مطلق دن کے ہیں اور الیوم کے معنی خاص دن، آج دن کے ہیں یوم کی جمع ایام آتی ہے اور جمع الجمع اَيَاوِيْم. یوم کا مقابل لیلة ہے اور لیل کا مقابل نہار ہے۔از مفاعلہ يَاوَمَ مُيَاوَمَةً وَيِوَامًا بمعنی دنوں کے لحاظ سے معاملہ کرنا یا دنوں کے اعتبار سے باری متعین کرنا۔(تفہیمات ص:۱۷۴)

(۱۰)اَلْمُتَاحُ: صیغہ اسم مفعول ہے بمعنی وہ مقرر کردہ دن ہے جس میں انسان کی موت واقع ہو۔یا امر مقدر ہے، یوم المتاح سے مراد موت ہے۔یقال: اتاح الله له خيرا وشرا وأتاح له الشيء. يتيح ای تهيّأ. تَاحَ(ض) تَيْحًا بمعنی مقدر، آمادہ۔

(۱۱)فَهَلْ: اگر اس پر الف لام داخل ہو تو اس کے معنی رغبت کے ہیں ورنہ یہ حرف استفہام ہے۔

(۱۲)حُرٌّ: بمعنی شریف یہ عبد کی ضد ہے اور اس کے معنی کریم کے بھی آتے ہیں و شریف کے بھی ہیں۔ والجمع اَحْرَار . یقال حر العبدحرارا.ای عتق و صار حُرًّا. از (س) بمعنی آزاد ہونا۔ از تفعل تَحَرَّرَ آزاد ہونا۔ رہائی پانا۔ تَحْرِیْر تفعیل سے آزادی دینا۔ اور حُرٌّ کے مقابلہ میں لئیم آتا ہے۔ اس کے مادہ میں تختی ہے یعنی حرارت گرمی اس میں پائی جاتی ہے اسی سے آزاد کے معنی میں آتا ہے۔

(۱۳)آسٍ: علی وزن دَاعٍ ۔ یہ صیغہ اسم فاعل ہے، اَسَا (ن، س) یَاْسُوْ اَسْوًا و أَسَاءً بمعنی علاج کرنا، ہمدردی کرنا۔ اور بمعنی غمگین ہونا بھی آتا ہے. والجمع اُسَاةٌ و اُسَاءٌ والمؤنث آسِیَةٌ والجمع آسِیَاتٌ.

(۱۴)سَمِحٌ: بمعنی کریم و سخی، والجمع سِمَاحٌ. سَمَحَ(ف)سَمْحًا. دینا، یا اجازت دینا، بخشش کرنا، دل کھول کر دینا۔ (ك) سَمَاحَةً بمعنی سخی ہونا، فراخ دل ہونا، مُسَامَحَةً مفاعلہ سے معاف کرنا، نرمی برتنا۔ اور تفاعل سے درگذر کرنا۔ استفعال سے بمعنی معافی طلب کرنا۔ و منه مسامحة بمعنی چھٹی، تعطیل، معافی۔

(۱۵)مُوَاسٍ: صیغہ اسم فاعل بمعنی غم خواری کرنے والا۔ یہ مُوَاسَاةٌ سے مشتق ہے جس کے معنی غم خواری کرنے کے ہیں اور مواسٍ کے اصلی معنی ہے ضروری حوائج میں مدد کرنا اور بعض کے نزدیک یہ عام ہے کہ ضرورت میں مدد کرنا یا بے ضرورت مدد کرنا۔ مجرد (ن، س) سے۔

(۱۶)اِسْتَخْرَجَنِیْ: از استفعال اس کے معنی ہیں کسی کو حقیقتاً نکالنے کے ہیں۔ اور اس کے مجازی معنی پیدا کرنے کے ہیں اس کا مجرد (ن) سے ہے جو دخول کی ضد ہے۔

(۱۷)قَیْلَةٌ: (بتشدید الیاء و تخفیفها) یہ قبیلہ بہادروں کا ہے عرب کا شریف قبیلہ ہے یا قبیلہ ارقم وغسانیہ کی بیٹی کا نام ہے۔ جو مسماة قیلہ بنت الارقم الغسانیة، قبیلہ اوس اور قبیلہ خزرج اس کے بطن سے ہیں۔ قَیْلٌ بمعنی رئیس حمیر کے بادشاہ کا لقب جمع اَقْیَالٌ وقُیُوْلٌ.

(۱۸)اَمْسَیْتُ: از افعال مصدر اِمْسَاءٌ ہے بمعنی شام کو جانا یا شام کرنا اور یہ فعل ناقص سے ہے جو صبح کی ضد ہے اور اس کے معنی صیرورت کے بھی آتے ہیں (معنی ہونا) اور یہی یہاں مراد ہے۔ کما جاء فی الحدیث: اللهم انی امسیت اشهدك واشهد حملة عرشك وملائكتك وجميع خلقك بانك انت الله الخ۔

(۱۹)عَیْلَةٌ: (ض) بمعنی شدت فقر محتاج ہونا محتاجی کے ہیں۔ کقوله تعالى: وان خفتم عيلة الخ (التوبة) اور یہ عَالَ(ض)یَعِیْلُ عَیْلًا وعَیْلَةً سے مشتق ہے یعنی فقر محتاج ہونا۔ والجمع عَالَةٌ. کمافی الحدیث: اعوذبك من القمو والقفلو العيلة. اور اَخَاعَیْلَةٍ میں اَخٌ کے معنی لازم کے ہیں جیسے اخو حرب. یعنی وہ جو لڑائی میں ہمیشہ رہتا ہے۔

☆......☆......☆

لَااَمْلِكُ بَیْتَ لَیْلَةٍ﴿قَالَ الْحٰرِثُ بْنُ هَمَّامٍ﴾فَاَوَیْتُ لِمَفَاقِرِهٖ وَلَوَیْتُ اِلٰی اِسْتِنْبَاطِ فِقَرِهٖ فَاَبْرَزْتُ دِیْنَارًا وَقُلْتُ لَهٗ اِخْتِبَارًا اِنْ مَدَحْتَهٗ نَظْمًا فَهُوَلَكَ حَتْمًا فَانْبَرٰی یُنْشِدُ فِی الْحَالِ مِنْ غَیْرِ اِنْتِحَالٍ .

ترجمہ:۔اور نہیں مالک ہوں میں نان شبینہ کا (یعنی میرے پاس ایک رات کی روزی نہیں) حارث بن ہمام نے کہا۔پس رحم کیا میں نے اس کی محتاجی (فقر) کی وجہ سے۔اور مائل ہوا میں اس کے مقفیٰ (قافیہ بند) کلام کی طرف۔پس نکالی میں نے اس کے لئے ایک اشرفی۔اور بغرض امتحان اس سے کہا۔اگر تو نظم میں اس کی تعریف کردے تو یہ (دینار) یقیناً تیرے لئے ہے۔پس اسی وقت سامنے آیا یہ شعر پڑھتا ہوا۔کسی کی طرف غلط نسبت کرنے کے بغیر۔

(۱) بِیْتٌ: (بکسر الباء) بمعنی وہ تھوڑا سا کھانا جسے انسان کھا کر گذارہ کر سکے۔اور قوت عام کھانا ہے۔یا غذاء کی وہ مقدار جس سے رات گذاری جا سکے۔اور لیلۃ کا مقابل یوم ہے اور لیل کا مقابل نہار ہے۔

(۲) فَاَوَیْتُ: بمعنی رحم کرنا۔اَوٰی یَاوِیْ (ض) اَوِیًّا بمعنی نرم ہونا۔یقال اوٰی له اوية و اية وماوية اى رَقَّ له ورحم. اور اس کا صلہ لام کے علاوہ الیٰ بھی آتا ہے بمعنی رحم کرنا، یا ٹھکانہ بنانا اور یہ متعدی بنفسہ ہے۔وفی التنزیل: قال ساوی الی جبل یعصمنی من الماء۔(ھود)

(۳) مَفَاقِرِہٖ: وفُقُوْرٌ. یہ جمع ہے فقر کی خلاف قیاس بمعنی محتاجی ای ضد الغنیٰ. فَقُرَ (ك) فَقْرًا بمعنی محتاج ہوا، فَقَرَ (ن) فَقْرًا بمعنی سوراخ کرنا، کھودنا۔اَفْقَرَ افعال سے بمعنی مفلس بنانا، اِفْتَقَرَ افتعال سے بمعنی ضرورت مند محتاج ہونا۔فَقْرٌ بمعنی افلاس، غربت، تہی دست، فِقْرَۃٌ بمعنی جملہ، پیراگراف، مقفیٰ کلام۔جمع فِقَرٌ اور فِقْرَۃٌ، فَقْرَۃٌ، فَقَارَۃٌ بمعنی ریڑھ کی ہڈی۔

(۴) اَوَیْتُ: بمعنی میلان کرنا۔از (ض) جب اس کا صلہ علیٰ آتا ہے، تو اس کے معنی میلان ہونے کے آتے ہیں اور یہ متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے۔بعض نسخوں میں "لَوَیْتُ" ہے تو یہ لَوٰی یَلْوِیْ (ض) لَیًّا و لَیَانًا سے جس کے معنی مائل ہونے کے ہیں اور موڑنے کے بھی آتے ہیں. کقوله تعالیٰ: یلوون السنتهم بالکتاب۔(البقرہ)

(۵) اِسْتِنْبَاطٌ: یہ استفعال کا مصدر ہے بمعنی نکالنا یقال استنبطه ای اظهره بعد خفاء. واصله نَبَطَ الْمَاءُ نَبْطًا و نُبُوْطًا. ای خرج از (ض، ن) ویقال نبط الماء من البئر ای استخرجه من البیر. یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔اور استنباط کے معنی اختراع کے بھی آتا ہے (بنانا) کقوله تعالیٰ: یعلم الذین تستنبطونه.

(۶) فِقَرِہٖ: یہ جمع ہے فِقْرَۃٌ کی (جو قیاس کے موافق ہے) بمعنی پسندیدہ جملہ یا کلام اور قصیدہ کا بہترین بیت۔اور اس کے اصلی معنی پشت کی ہڈی کے ٹوٹ جانے کے ہیں یا یہ فقیر کی جمع ہے بمعنی ریڑھ کی ہڈی۔فَقِیْر کی جمع فُقَرَاءُ۔بمعنی غریب، مفلس محتاج۔

(۷) اَبْرَزْتُ: از افعال بمعنی ظاہر کرنا اس کا مجرد بروزٌ ہے از (ن) بمعنی ظاہر ہونا۔باب مفاعلہ سے مُبَارَزَۃٌ بمعنی مقابلہ، باہم یکدیگر جنگ کرنا۔

(۸) اَلدِّیْنَار: سونے کا پرانا سکہ۔دینار: یہ اصل میں دِنَّار (بتشدید النون) بدلیل جمع تکثیر دنانیر۔اس کی تصغیر دُنَیْر آتی ہے اور دینار کی جمع بھی دنانیر ہے۔دَنَّرَ الدینارَ تَدْنِیْرًا. دینار بنانا۔دَنَّرَ الْوَجْهُ۔دینار کی طرح روشن و چمکدار ہونا. دُنِّرَ. دینار والا ہونا۔

(۹) اِخْتِبَار: از افتعال مصدر ہے بمعنی آزمانا، جانچنا۔اور یہ خبر سے مشتق ہے بمعنی جانچنا، بمعنی اسم فاعل بھی آتا ہے بمعنی جانچنے والا

ای مختبر اور خَبَّرَ تفعیل سے اَخْبَرَ افعال سے بمعنی بتانا، خبر دینا۔ خَبَرَ (ن) خُبْرًا و خِبْرَةً، بمعنی تجربہ سے جاننا۔ تجربہ کرنا، آزمانا، خبُرَ (ك) خُبْرًا بمعنی تجربہ کار ہونا، تجربہ حاصل کرنا، واقف کار ہونا۔

(۱۰)مَدْحَتَهُ: مَدْحًا از (ف) بمعنی تعریف کرنا۔ اور تفعل سے تَمَدَّحَ بمعنی فخر کرنا، اور مدح و مدیح بمعنی تعریف۔

(۱۱)نَظْمًا: یا یہ ناظم کے معنی میں ہے۔ حال ہے یا تمیز ہے بمعنی نظم کرنے نظم پرونے کے معنی میں بھی مستعمل ہے از (ض) نَظْمًا یہ مفعول مطلق کی صفت ہے۔ ای مدحته مَادِحًا نَظْمًا. اور نظام بمعنی طریقہ، سسٹم، قاعدہ۔ جمع اَنْظِمَةٌ. نِظَامِیٌّ. بمعنی با قاعدہ، باضابطہ۔

(۱۲)حَتْمًا. (ض) حَتْمٌ کے معنی ہے یقین، اور واجب کرنے کے معنی میں بھی ہیں۔ اس کی جمع حُتُوْمٌ ہے۔ اور تفعیل سے حَتَّمَ الشیء عَلَیْهِ تَحْتِیْمًا بمعنی لازم کرنا ضروری کر دینا واجب کر دینا تفعل سے تَحَتَّمَ بمعنی لازم ہو جانا، ضروری ہو جانا. حَتْمٌ بمعنی یقین، پختگی حَتْمًا، یقیناً، لازمی طور پر، حتمی، یقینی، لازمی، قطعی۔

(۱۳)فَانْبَرٰی. از انفعال اس کا مصدر اِنْبِرَاءٌ ہے بمعنی پیش آنا. یقال انبری ای اعترض وتقدم من بری القلم والسهم۔ مجرد (ض) بَرْیًا و بَرَاءَةً بمعنی بری ہونا۔ اور (س) سے مصدر بُرَاءٌ بمعنی برادہ (چھیلا ہوا)۔

(۱۴)یُنْشِدُ: بمعنی وہ اشعار جو پڑھا جائے از افعال اِنْشَادٌ مصدر ہے اور یُنْشِدُ. انبری کی ضمیر فاعل سے حال واقع ہو رہا ہے۔ نَشِیْدٌ و اُنْشُوْدَةٌ بمعنی ترانہ، گانا، جمع اَنَاشِیْدُ. نَشَدَهُ (ن، ض) سے گم شدہ کو تلاش کرنا۔

(۱۵)اِنْتِحَال: ای انتساب یہ مصدر ہے از افتعال اس کا ماخوذ "حلّة" ہے از (ف) بمعنی غیر کا قول کو اپنی طرف منسوب کرنا۔ یقال انتحل الشعر او القول کسی کے شعر کو اپنا ہونے کا دعویٰ کیا۔ حَالَ (ن) حَوْلًا و حُؤُوْلًا بمعنی ایک حالت سے دوسری حالت میں بدلنا۔ حال علیه الحول. سال پورا ہونا. حَوِلَ (س) حَوَلًا. عَیْنُهٗ بھینگا ہونا۔ حَوَّلَ تَحْوِیْلَ منتقل کرنا زائل کرنا، حَاوَلَ مفاعلہ سے مُحَاوَلَةً و حِوَالًا بمعنی حیلہ سے طلب کرنا۔ تفعل سے تحول بمعنی پھر جانا. احتال و احتیال بمعنی حیلہ کرنا۔ افعال سے بھی آتا ہے:

☆......☆......☆

(۱) اَكْرِمْ بِهٖ اَصْفَرَ رَاقَتْ صُفْرَتُهٗ	جَوَّابَ اٰفَاقٍ تَرَامَتْ سَفْرَتُهٗ
(۲) مَاْثُوْرَةٌ سُمْعَتُهٗ وَشُهْرَتُهٗ	قَدْ اُوْدِعَتْ سِرَّ الْغِنٰی اَسِرَّتُهٗ
(۳) وَقَارَنَتْ نَجْحَ الْمَسَاعِیْ خَطْرَتُهٗ	وَحُبِّبَتْ اِلَی الْاَنَامِ غُرَّتُهٗ

ترجمہ:۔(۱) یہ اشرفی کیا ہی اچھی ہے کہ جس کی زردی بھلی معلوم ہوتی ہے۔ تمام جہان کو قطع کرنے والی ہے اور دور دراز سفر کا کئے ہوئے ہے۔ (۲) اس کی نیک نامی اور خوبی (باعث مسرت ہونا) پوری دنیا میں مشہور ہے۔ اس کے نقوش و نگار میں مالداری کے بھید ودیعت رکھے گئے ہیں۔ (۳) اور اس کا حرکت کرنا۔ (آنا جانا) کوششوں کو کامیاب کر دینے والا ہے۔ اس کا روشن چہرہ تمام مخلوقات کی طرف محبوب و پسندیدہ کر دیا گیا ہے۔

(۱) اَکْرِمْ بِہٖ: "بہ" کی ضمیر راجع ہے "دینار" کی طرف۔ یہ فعل تعجب ہے افعل بہ کے وزن پر، بمعنی کس قدر شریف ہے یا کس قدر محترم ہے۔ اور افعال تعجب میں واحد و تثنیہ جمع سب برابر ہیں، صرف ضمیر سے فرق ہوتا ہے۔ جیسے: اکرم بہ، ہما، ہم اور کریم۔ وہ ذات ہے جو بلا سوال بخشش کرے۔ افعال تعجب کیلئے ثلاثی مجرد کے ہر باب کے ہر مصدر سے دو صیغے نکلتے ہیں، مگر تعجب یہ ہے کہ نکلتے تو ہیں ثلاثی مجرد سے لیکن ان کا وزن باب افعال سے ہے جس میں ایک ماضی ہے دوسرا امر ہے۔ ایک فعلِ تعجب خبر ہے دوسرا انشاء ہے، مگر معنی میں دونوں خبر ہیں۔ یہ ہیں تو واحد، مگر تثنیہ جمع سب کیلئے مستعمل ہیں۔

(۲) اَصْفَرَ: صیغہ صفت ہے۔ اور صُفْرَۃٌ سے ماخوذ ہے بمعنی زردی۔ اَصْفَرَ تمیز ہے اگر اصفر کی ضمیر دینار کی طرف راجع ہو تو اس وقت اصفر حال واقع ہوگا۔

(۳) رَاقَتْ: بمعنی صاف اچھا و پسندیدہ ہونا۔ رَاقَ (ن) رَوْقًا۔ بھلا معلوم ہونا، تعجب میں ڈالنا۔ اور رَاقَتْ کا فاعل صفرتہ ہے۔ اور صفرتہ کی ضمیر راجع ہے "دینار" طرف۔

(۴) جَوَّابَ: یہ جَوْبٌ سے مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت قطع کرنے والا۔ جَابَ یَجُوْبُ (ن) جَوْبًا و تَجْوَابًا بمعنی قطع کرنا، جواب دینا۔ کیونکہ جواب بھی سائل کے سوال کو قطع کر دیتا ہے اور طے کرنے اور پھاڑنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ مُجَاوَبٌ، مجاوبۃ۔ مفاعلہ سے گفتگو کرنا۔ اور افعال سے جواب دینا۔

(۵) اٰفَاق: یہ افق کی جمع ہے بمعنی دنیا، یا کنارۂ آسمان۔ اَفَقَ (ض) اَفْقًا بمعنی آفاق میں جانا۔ اَفِقَ (س) اَفَقًا بمعنی فائق ہونا علم وغیرہ میں۔

(۶) تَرَامَتْ: تَرَامِیٌ مصدر سے از تفاعل بمعنی دور پھینک دینا، مؤخر ہونا، ٹلجانا، آپس میں تیر اندازی کرنا۔ اور دور ہونا اور یہ "رَمْیٌ" سے مشتق ہے از (ض) رَمْیًا و رِمَایَۃً بمعنی تیر پھینکنا، ڈالنا، پھینکنا۔ وفی التنزیل: وَمَا رَمَیْتَ اذرمیت ولکن اللہ رمٰی۔ (الانفال)

(۷) سَفْرَتُہٗ: (بفتح السین) بمعنی سفر کرنا، غائب ہونا۔ از (ض) یقال سفر الرجل سُفُوْرًا۔ ای خرج للسفر۔ اگر (بضم السین) ہو تو اس کے معنی دسترخوان کے ہیں۔ یا وہ کھانا جو مہمان کے سامنے لایا جائے۔ اور توشۂ سفر کے معنی بھی آتے ہیں۔ سافر بمعنی مسافر۔ سفر کی جمع اَسْفَار، سُفُوْرٌ، سَفَرَۃٌ، سُفَّارٌ، جمع الجمع اَسَافِرُ۔ ترامت سفرتہ ای بعدت غیبتہ۔

(۸) مَاْثُوْرَۃٌ: یہ اسم مفعول کا صیغہ ہے بمعنی نقل کیا گیا۔ یقال اثر الحدیث ای نقلہ اَثْرًا و اَثَارَۃً (ن) بمعنی نقل کرنا۔ یہ خبر ہے اور "سمعتہ" اور "شہرتہ" دونوں مبتدا ہیں یا شہرۃ کی خبر محذوف ہے یا "ماثورۃ" شبہ فعل ہے اور "سمعتہ و شہرتہ" نائب فاعل ہے۔

(۹) سُمْعَتُہٗ: (بضم السین) اسکے معنی آواز، شہرت اور ذکر کے ہیں اگر (بکسر السین) ہو تو اس کے معنی اچھے نام کے ہیں اور نیک نامی کے معنی میں بھی مستعمل ہے۔ ریاء اور سمعت میں فرق: رِیَاءٌ اور سُمعت دونوں کے معنی میں دکھاوا مقصود ہوتا ہے مگر ریاء کا تعلق افعال سے ہے اور سُمعت کا تعلق اقوال سے ہے۔ (۲) دوسرا فرق یہ ہے کہ ریاء میں صرف دکھاوا مقصود ہوتا ہے دل میں کچھ نہیں ہوتا اور سُمعت میں دیکھاوا بھی مقصود ہوتا ہے اور دل میں کچھ ہوتا ہے۔

(۱۰) شُہْرَتُہٗ: (بضم الشین) بمعنی مشہور ہونا، یا رسوائی۔ یہ شہرۃ سے مشتق ہے از (ف) بمعنی مشہور کرنا۔

(۱۱) أُوْدَعَتْ: از افعال إِيْدَاعٌ مصدر سے ہے بمعنی امانت وودیعت رکھوانا، یا امانت رکھنا۔ وَدَعَ (ف) وَدْعًا بمعنی چھوڑنا، الوداع کرنا۔

(۱۲) سِرٌّ: بمعنی بھید جمع اَسْرَار آتی ہے پوشیدہ باتیں اور سَرِيْرَةٌ بمعنی امر مخفی جمع سَرَائِرُ ہے۔ سَرَّ (ن) سُرُوْرًا بمعنی خوش ہونا۔

(۱۳) اَلْغِنٰی: یہ فقر کی ضد ہے بمعنی کثرت مال والا ہونا، تو انگری (س) غِنَاءً۔ اور غَنِيٌّ بمعنی مالدار والجمع اَغْنِيَاءُ. غَنِيَ وَاِسْتَغْنٰی کے بعد اگر "عن" صلہ ہو تو بے نیاز ہونا، استغنی بغیر صلہ بمعنی مالدار ہونا۔ از افتعال اغتنی الرجل بمعنی مالدار ہوا، غنّی تفعیل سے تَغْنِيَةٌ مصدر ہے بمعنی گانا۔

(۱۴) اَسِرَّتُهٗ: تین لغات ہیں۔ (سِرٌّ وَسُرٌّ وسِرَارٌ) کی جمع اَسْرَارٌ واَسِرَّةٌ ہے جمع الجمع اَسَارِيْرُ آتی ہے بمعنی ہتھیلی کی لکیریں (خطوط باطن الکف) یا پیشانی کے خطوط نیز اَسَارِيْر چہرہ کے محاسن کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں نقش ونگار بھی مراد ہے۔ (دینار پر) بعض نے کہا کہ سِرٌّ بمعنی خطوط باطن کف اور سِرَارٌ بمعنی خطوط پیشانی. کمافی الحدیث: تبرق اساریر وجهه.

(۱۵) قَارَنَتْ: از مفاعلہ مُقَارَنَةٌ مصدر سے بمعنی ساتھ رہنا وملانا۔ مجرد از (ن،ض) یا قریب کر دینے والا۔ ملانے والا، باندھنے والا۔ اور یہاں مصاحبت مراد ہے مشارکت نہیں بلکہ مبالغہ ہے۔

(۱۶) نَجَحَ: از (ف) بمعنی کامیاب ہونا۔ آسان ہونا، فائز المرام ہونا. نَجْحًا ونُجْحًا ونَجَاحًا مصادر ہیں۔ ومنه الانجاح. اور نجح تفعیل سے وانجح افعال سے بمعنی کامیاب بنانا۔

(۱۷) اَلْمَسَاعِيْ: یہ مَسْعٰی کی جمع ہے اور مصدر میمی ہے بمعنی کوشش از (ف) اس کے معنی دوڑنے کے بھی آتے ہیں. کمافی التنزیل: وسعٰی فی خرابها. (البقرہ) لیس للانسان الاماسعٰی۔ (النجم)

(۱۸) خَطْرَتُهٗ: از (ض) بمعنی حرکت دینا، ہلانا. خَطِيْرًا وخَطَرَانًا مصدر ہیں۔ اور یہ فاعل ہے "قارنت" کا۔

(۱۹) حُبِّبَتْ: یہ تَحْبِيْبٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی محبوب وپسندیدہ ہو جانا، محبوب بنانا یا محبوب کر دینا۔ (ض) حُبًّا وحِبًّا بمعنی رغبت کرنا (س، ك) سے محبوب ہونا۔ حَابَهٗ (مفاعله) مُحَابَةً باہم محبت کرنا۔

(۲۰) اَلْاَنَام. بمعنی مخلوق اور ضرورت شعری کیلئے یہ "انیم" بھی مستعمل ہے۔

(۲۱) غُرَّةٌ (بضم الغین) گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی اور ہر چیز کے حصہ ومعظم کے معنی آتے ہیں. یقال غرة الرجل آدمی کا چہرہ والجمع غُرَرٌ. غَرَّ (ن) غَرًّا وغِرَّةً وغُرُوْرًا بمعنی دھوکہ دینا۔ واز (س) غَرَارَةٌ بمعنی شریف ہونا۔ غَرَّ (ض) غَرًّا وغَرَارَةً بمعنی تجربہ کے باوجود بچوں جیسا کام کرنا۔ یہ تفعیل، تفعل، افتعال، استفعال وغیرہ سے بھی مستعمل ہے۔

☆......☆......☆

(٤) كَأَنَّمَا مِنَ الْقُلُوْبِ نُقْرَتُهٗ	بِهٖ يَصُوْلُ مَنْ حَوَتْهُ صُرَّتُهٗ
(٥) وَاِنْ تَفَانَتْ اَوْ تَوَانَتْ عِتْرَتُهٗ	يَاحَبَّذَا نُضَارُهٗ وَنَضْرَتُهٗ
(٦) وَحَبَّذَا مَغْنَاتُهٗ وَنُصْرَتُهٗ	كَمْ اٰمِرٍ بِهٖ اسْتَتَبَّتْ اِمْرَتُهٗ

ترجمہ:۔(۴) گویا اس کا پگھلایا ہوا ٹکڑا دلوں کا ٹکڑا ہے۔اسی کے ساتھ حملہ کرتا ہے جس کی تھیلی نے اس کو (اشرفی کو) جمع کیا ہے (یا غالب آتا ہے)۔(۵) اگر چہ بالکل فنا ہو جائے یا ضعیف ہو جائے اس کا خاندان۔اے لوگو! کس قدر اچھا ہے اس کا خالص سونا اور کس قدر اچھی ہے اس کی تازگی (رونق)۔(۶) اور کیا ہی اچھی ہے اس کی بے نیازی اور مددگاری۔اور بہت سے آمر (حاکم) ایسے ہیں جن کی حکومت اس کے ذریعہ مضبوط ہوئی ہے۔

(۱) کَانَّمَا: ما کافہ ہے، کَاَنَّ اِنَّ کے معنی میں بھی ہوتا ہے۔(۲) قُلُوْبٌ: یہ جمع ہے قلب کی بمعنی دل۔قَلَبَ (ض) سے پلٹ دینا۔قَلْبًا (ن) سے دل پر مارنا۔(س) سے الٹے ہونٹ والا ہونا۔افعال تفعیل انفعال تفعل وغیرہ سے بھی آتا ہے۔

(۳) نُقْرَتُهٗ: (بضم النون) ای قطعة من الذهب و الفضة ۔یہاں مراد ''سونا'' ہے۔جو پگھلا ہوا ہو۔والجمع نُقَرٌ .نِقَارٌ (بفتح النون) بمعنی جانور کی چونچ (بکسر النون) بمعنی آپس میں سوال جواب کرنا۔(ن) نَقْرًا بمعنی مارنا۔(س) نَقَرًا بمعنی غضب ناک ہونا۔تفعل، تفعیل، مفاعلہ، افعال، افتعال وغیرہ سے بھی آتا ہے۔

(۴) بِهٖ یَصُوْلُ: اجوف واوی (ن) بمعنی حملہ کرنا، کودنا۔یقال صال علیه صولا و صولة، جب کہ وہ اس پر حملہ کرنے کیلئے کودے اور اس پر حملہ کرے۔''به'' کا متعلق یصول ہے بغرض حصر مقدم کیا گیا ہے۔

(۵) حَوْتَهٗ. حَوٰی یَحْوِیْ (ض) حَوَایَةً و حَیًّا بمعنی جمع کرنا، ہلاک ہونا، احاطہ کرنا۔یقال احتوی علیه ای جمعه. حَوٰی و احْتَوٰی الشیء و علیه ۔بمعنی مشتمل ہونا۔حاوی ہونا، تَحَوّٰی تفعل سے بمعنی سمٹنا، سکڑنا، گول ہونا۔اور محتویات بمعنی مندرجات. مُحْتَوٍ و حَاوٍ بمعنی شامل، جامع، محیط. قال تعالٰی: او الحوایا او مااختلط بعظم۔(الانعام)

(۶) صُرَّتُهٗ: (بضم الصاد) بمعنی تھیلی و الجمع صُرَرٌ. یقال: صَرَّ الصُّرَّةَ یعنی اس نے تھیلی باندھی۔صَرَّ (ن) صَرًّا، بمعنی باندھنا، یا تھیلی باندھنا. (بکسر الصاد) بمعنی برد شدید ہے. (بفتح الصاد) بمعنی ترش رو کرنا۔

(۷) تَفَانَتْ: تَفَانِیٌ مصدر سے از تفاعل یہ ''فَنَاءٌ'' سے مشتق ہے جو ''بَقَاءٌ'' کی ضد ہے۔فَنِیَ یَفْنٰی (س) فِنَاءً بمعنی فنا ہو جانا، معدوم ہونا۔اور تفانت میں مبالغہ ہے۔ومنه الشیخ الفانی بہت بوڑھا۔اور تفانت اور توانت کا ''عترتہ'' میں تنازع ہے۔

(۸) تَوَانَتْ: یہ تَوَانِیٌ مصدر سے از تفاعل اور یہ وَنَی یَنِیْ (ض) وَنْیًا مشتق ہے بمعنی ضعیف و سست ہونا، کمزور ہونا۔وَنِیَ یَوْنٰی (س) وَنْیًا، وَنِیًّا، وِنَاءً بمعنی تھکنا، سست ہو جانا۔

(۹) عِتْرَتُهٗ: بمعنی اولاد اہل و عیال. عَتَرَ یَعْتِرُ (ض) عَتْرًا و عَتَرَانًا بمعنی زیادہ ہونا۔یعنی اولاد اور رشتہ دار قریب۔جو دادا سے شروع ہو۔اور جو دادا اور اوپر والے رشتے ہیں، انکو عِشْرَتْ کہتے ہیں. کما فی الحدیث: اِنِّی تارکٌ فیکم الثقلین کتا ب الله و عترتی ۔اور اس سے عترت اور عشرت کا فرق بھی واضح ہو گیا۔

(۱۰) یَاحَبَّذَا. یاحبذا فاعل ہے اس میں دو تاویلیں ہیں ایک یہ کہ یَاقَوْمِیْ قُوْلُوْا کیف النضارة، یاقولوا یاقومی کیف نضارة. بہر حال منادیٰ محذوف ہے۔تقدیرہ: یاقومی قولوا احبذا. یہ مرکب ہے حب فعل ماضی اور ذا اسم اشارہ سے جو ہذا کے معنی میں ہے جو اس

کا فاعل ہے۔ یہ دونوں مرکب ہونے کے بعد کے نعم کے معنی میں ہیں، اے کیا ہی اچھا۔

(۱۱) نُضَارَةُ. خالص سونا اور نضرت کے معنی تروتازگی وخوب صورتی کے آتے ہیں۔ یہ متعدی ولازم دونوں طرح مستعمل ہے۔ وفی التنزیل: تعرف فی وجوھھم نضرۃَ النَّعِیْمِ ۔(المطففین) والجمع نِضَارٌ، اَنْضُرٌ، نُضَارٌ بمعنی خالص سونا یا ہر شئے کے خالص کو بھی کہتے ہیں۔ مصادر (ن، ک، س) نَضْرًا، نَضْرَةً، نُضُوْرًا، نَضَارَةً بمعنی حسین، جمیل، خوب صورت اور خوش نما ہونا۔

(۱۲) وَمَغْنَاهُ: اس کا مصدر غَنِیٌّ ہے بمعنی بے پرواہی و بے نیازی اور اِغْنَاءٌ کے معنی بے نیاز کرنے کے ہیں۔ (س) سے بمعنی مالدار ہونا، غنی کر دینا۔

(۱۳) نُصْرَتُهُ۔ نصرت مصدر ہے بمعنی مدد کرنا۔ جب کہ کسی کو نقصان پہنچ رہا ہو اور "مَعُوْنَتٌ" عام ہے چاہے نقصان پہنچے نہ پہنچے۔

(۱۴) اٰمِرٌ: صیغہ اسم فاعل ہے یہ امر سے ماخوذ ہے، از نصر بمعنی حکم کرنا، اس کا مصدر امر آتا ہے اور اس کے معنی امیر ہونے کے بھی ہیں جس کے مصادر اَمِرَةٌ و اِمَارَةٌ بھی آتے ہیں۔ اور "کَمْ اٰمِرٍ" مبتدا ہے اور کم خبر یہ ہے۔

(۱۵) اِسْتَتَبَّتْ: بمعنی مستقل ہونا، کامل ہونا، مضبوط ہونا۔ از استفعال اس کا مادہ "تَبٌّ و تَبَابٌ" ہے بمعنی نقصان و ہلاک ہونے اور قطع کرنے کے آتے ہیں۔ وفی القرآن: تبت یدا ابی لھب وتبَّ (اللھب)۔ (ن) تَبًّا و تَبَابًا الشیءَ بمعنی کاٹنا۔ فُلَانًا بمعنی ہلاک کرنا۔ تفعیل سے بھی آتا ہے۔

(۱۶) اِمْرَتُهُ۔ از (ک) یہ مصدر ہے۔ اَمِرَةٌ و اِمَارَةٌ بمعنی امیر ہونا۔ (صفت امیر ہے) از (ن) اَمْرًا و آمِرَةٌ و اِمَارَةٌ بمعنی حکم دینا۔ واز (س) اَمَرًا، اَمْرَةٌ و اِمَارَةٌ بمعنی امیر حاکم ہونا۔ تفعیل سے امیر بنانا۔ افعال اِیْمَارًا حکم دینا۔ مفاعلہ سے مُوَامِرَةٌ فی الامر۔ مشورہ کرنا اور باب تفعل، افتعال، استفعال سے بھی آتا ہے بمعنی مشورہ کرنا۔ اَمَارَةٌ علامت جمع اَمَارَات. اَمَّارٌ بمعنی بہت زیادہ حکم دینے والا، مؤنث اَمَّارَةٌ: کمافی التنزیل: ان النفس لامّارۃ بالسوءِ۔ (یوسف)

☆......☆......☆

(۷) وَمُتْرَفٍ لَوْلَاهُ دَامَتْ حَسْرَتُهُ	وَجَيْشِ هَمٍّ هَزَمَتْهُ كَرَّتُهُ
(۸) وَبَدْرِ تَمٍّ اَنْزَلَتْهُ بَدْرَتُهُ	وَمُسْتَشِيطٍ تَتَلَظّٰى جَمْرَتُهُ
(۹) اَسَرَّ نَجْوَاهُ فَلَانَتْ شِرَّتُهُ	وَكَمْ اَسِيْرٍ اَسْلَمَتْهُ اُسْرَتُهُ

ترجمہ:۔ (۷) اور بہت سے مالدار ایسے ہیں کہ اگر یہ (دینار واشرفی) نہ ہوتا تو ان کو ہمیشہ حسرت وافسوس ہوتا۔ اور بہت سے غموں کے لشکروں کو شکست دی ہے اس دینار کے حملے نے (پے در پے حملوں نے) (۸) اور بہت سے ماہ کامل (چاند جیسے خوب صورت چہروں) کو نیچے اتار لیا ہے (اونچے مرتبہ سے) اس دینار کی تھیلی نے (اس کی وجہ سے ان کا غرور وتکبر جاتا رہا) اور بہت سے غصے میں بھڑکنے والے کہ جن کے غصہ کی آگ بھڑک رہی ہے۔ (۹) پوشیدہ کیا اس دینار نے اپنی سرگوشی کو (نام لیا ان کا) پس ان کا غصہ جاتا رہا۔ اور بہت سے قیدی ایسے ہیں کہ چھوڑ دیا ہے ان کو ان کے خاندان نے۔

(۱)وَمُتْرَفٍ: میں واؤ رب کے معنی میں ہے۔مترف بمعنی ناز پروردہ،شیخی مارنے والا،اترانے والا۔یقال ترف الرجل ای تنعم . وفی القران:واذااردنا ان نهلك قريةً امرنا مترفيها ۔(بنی اسرائیل) از(س)یعنی صاحب نعمت وخوش عیش ہونا۔اور مترف کا عطف "کم امرٍ" میں "امر" پر ہے۔

(۲)حَسْرَتُهُ۔بمعنی شدت ندامت کے ہیں حَسِرَ (س) حَسَرًا وحَسْرَةً بمعنی تھکنا،ماندہ ہونا،افسوس کرنا،وپشیمان ہونا۔حسرت کی جمع حسرات آتی ہے.قال تعالیٰ:وانه لحسرة على الكافرين. (الحاقة)

(۳)جَيْشٌ: بمعنی لشکروسپاہی اس کی جمع جُيُوْشٌ واَجْيَاشٌ آتی ہیں،اجوف واوی از(ن)بمعنی جوش مارنا۔جیش اصل میں "جوش" تھا واؤ کو یاء سے خلاف قیاس بدل لیا اور جوش کے معنی رات بھر چلتے رہنے کے ہیں چونکہ لشکر بھی رات کے وقت چلتے ہیں تاکہ دشمن نہ معلوم کرسکے اس لئے اسے جیش کہتے ہیں۔یہ جَاشَتِ الْقِدْرُ سے ماخوذ ہے بمعنی ہانڈی جوش مارنا.جَاشَ (ض) يَجِيْشُ جَيْشًا، اجوف یائی بھی مستعمل ہے جس کے معنی ہانڈی کی طرح جوش مارنے کے آتے ہیں۔جیش،عسکر،سریہ اور خمیس میں فرق: جیش وہ لشکر ہے جس میں ایک ہزار سے چار ہزار تک آدمی ہوں،عسکر مطلق فوج یا مطلق لشکر کو کہتے ہیں۔اور سریہ وہ لشکر ہے جس میں پچاس سے چار سو تک سپاہی ہوں۔اور خمیس وہ لشکر ہے جس میں چار ہزار سے بارہ ہزار تک کے سپاہی موجود ہوں۔(مسودۂ مؤلف،ص:۱۳۳)

(۴)هَمٌّ: بمعنی غم اور ارادے کے معنی بھی آتے ہیں اس کی جمع هُمُوْمٌ آتی ہے۔هَمَّ يَهُمُّ (ن) هَمًّا سے رنجیدہ کرنا،اور(ض) هَمًّا و هَمِيْمًا. چلنا،ارادہ کرنا۔افعال،تفعل،افتعال،استفعال وغیرہ سے بھی آتا ہے۔

(۵)هَزَمَتْهُ: یہ هَزْمٌ مصدر سے ہے بمعنی شکست دینا،گرادینا،خراب کرنا۔از(ض) كقوله تعالىٰ:فهزموهم باذن الله (البقرہ) اور هَزَمَتْهُ کہ ضمیر مفعول راجع ہے جیش کی طرف۔انفعال سے اِنْهَزَمَ بمعنی شکست کھانا،ہارنا،"ہزیمۃ" بمعنی شکست۔

(۶)كَرَّتُهُ: كَرَّةٌ کے معنی ہے لوٹنا،یا حملہ کرنا،یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے اس کی جمع كَرَّاتٌ آتی ہے كَرَّارٌ مبالغہ ہے زیادہ حملہ کرنے والا،(ن) كَرًّا و كُرُوْرًا بمعنی لوٹنا،وبار بار آنا۔

(۷)بَدْرٌ: بمعنی پورا چاند یعنی تیرہویں چودھویں پندرہویں رات کے چاند کو کہتے ہیں۔وجہ تشبیہ یہ ہے کہ بدر کے معنی ظاہر ہونے کے ہیں اور یہ چاند بھی سورج کی طرح ان راتوں میں ٹھہرا رہتا ہے۔والجمع بدور اور "بَدْرِتِمٍّ" یہ اضافت الموصوف الی الصفت ہے۔اور "بدرتم" سے مراد وہ شخص ہے جو حسن میں بدر کی طرح ہو اور جب اس کی طلب میں دینار بھیجا جائے تو وہ اپنے مرتبہ سے گرجاتا ہے۔

(۸)تِمٌّ. (بحركات الثلثة) اور میم مشدد بمعنی تمام ہونا۔اور (بكسر التاء) تِمّ کے معنی ہے زمین کے کھودنے کے ہیں۔اور تَمٌّ (بفتح التاء) بھی جائز ہے بمعنی تمام کرنے والا۔اور تِمٌّ صیغہ صفت ہے (بكسر التاء) فصیح ہے (بفتح التاء) جائز ہے۔تَمَّ (ض) تَمًّا وتَمَامًا بمعنی تمام،پورا ہونا. تَمَّمَ تَتْمِيْمًا تفعیل سے بمعنی پورا کرنا،پایہ تکمیل تک پہنچانا.تَمْتَمَ "بعثر" سے بڑبڑانا،منہ ہی منہ میں بولنا.تَمِيْمَةٌ تعویذ جمع تَمَائِمُ.

(۹)اَنْزَلْتَهُ:انزال، افعال سے بمعنی اتارنا۔مجرد(ض) بمعنی اترنا، بھاؤ وغیرہ کم ہونا،کم ہونا۔نَزِلَ(س) نَزَلًا بمعنی نزلہ ہونا۔نَازَلَ مُنَازَلَةً مفاعلہ سے بمعنی میدان میں مقابلہ کیلئے آنا۔تَنَازَلَ،وتَنَزَّلَ عن بمعنی دستبردار ہونا،چھوڑ دینا.اِسْتَنْزَلَ از استفعال بمعنی

دست برداری کی درخواست کرنا۔ نِزَالٌ بمعنی لڑائی۔ نَزِیْلٌ بمعنی مہمان جمع نُزَلاءُ. نازلة بمعنی مصیبت ومنه القنوت النَّازِلَةُ اس کی جمع نَوَازِلُ۔

(۱۰) بَدْرَةٌ: بمعنی تھیلی یعنی وہ تھیلی جس میں دس ہزار درہم یا دینار آسکیں والجمع بُدُوْرٌ وبِدَرٌ وبُدُوْرَاتٌ ۔ اور بعض نے کہا کہ وہ تھیلی جس میں ایک ہزار دینار یا درہم آجائیں یا سات ہزار دینار یا درہم آجائیں۔ وعند المحشی وہ تھیلی جس میں دس ہزار دینار یا درہم آسکیں۔ وعند صاحب القاموس وہ تھیلی جس میں ایک ہزار درہم یا سات ہزار دینار یا دس ہزار دینار آسکیں (ن) سے جلدی کرنا۔ مفاعلہ، تفاعل، افتعال وغیرہ سے بھی آتا ہے۔

(۱۱) مُسْتَشِیْطٌ: از استفعال. اِسْتِشَاطٌ مصدر ہے بمعنی غصے سے بھڑک اٹھنا۔ اس کا مجرد (ض) سے ہے بمعنی بھڑکنا۔ مصادر شَیْطًا وشَیَاطَةً وشَیْطُوْطَةً بعض نے کہا کہ شیطان بھی اسی سے ہے کیونکہ وہ بھی غصہ سے بھڑکتا ہے. وقال بعض شَطَنَ ای بَعُدَ کیونکہ شیطان بھی اللہ تعالیٰ کی رحمت سے بعید ہے۔

(۱۲) تَتَلَظّٰی: از تفعل بمعنی آگ کا بھڑکنا۔ اس کا مجرد لَظِیَ یَلْظٰی (س) سے۔ کقوله تعالیٰ: فانذرتکم نارا تلظّٰی ۔ (اللیل) اور افتعال اِلْتَظٰی کے معنی بھی آگ بھڑکنا و مشتعل ہونا ہے۔

(۱۳) جَمْرَتُهٗ: بمعنی آگ کی چنگاری، انگارہ، اور دہکتی ہوئی آگ اس کی جمع جُمَرٌ، جِمَارٌ و جَمَرَاتٌ آتی ہیں۔ جَمَرَ (ن، ض) جَمْرًا و جَمْرَةً بمعنی آگ جلانا۔ جَمْرٌ بمعنی دہکتی ہوئی آگ۔ جَمْرَةٌ بمعنی انگارہ. مُجْمَرَةٌ بمعنی انگیٹھی۔ اور جب آگ تھوڑی ہو جائے تو اس کو "فَحَمٌ" کہتے ہیں۔ جمع مَجَامِرُ.

(۱۴) اَسَرَّ: از افعال اس کا مصدر اِسْرَارٌ ہے بمعنی کچھ پوشیدہ رکھتے ہوئے بات کرنا۔ اور "اَسَرَّ" کا فاعل "دینار" ہے اور "نجواہ" مفعول ہے "ہ" ضمیر مضاف الیہ کا مرجع "دینار" ہے. اَسِرَّةٌ والسِّرَارُ (بکسر السین) باطن الکف والجمع اَسْرَارٌ وجمع الجمع اَسَارِیْرُ. وفی الحدیث: تبرق اساریر وجهه.

(۱۵) نَجْوٰی: وہ بھید جو دو شخصوں کے درمیان میں رہے۔ اور وہ بات جو پوشیدہ کی جائے نَجْوًا (ن) نَجْوٰی نَجْوَةً نَاجِیَةً بمعنی سرگوشی کرنا یا راز کی بات کرنا۔ نَجَا نَجَاةً بمعنی نجات پانا۔ اور نَجْوَاةٌ بمعنی سرگوشی، بھید۔ اور یہ مفرد اور جمع سب میں یکساں ہے۔ والجمع نَجَاوٰی. قال تعالیٰ: لاخیر فی کثیر من نجواهم ۔ (النساء)

(۱۶) لَانَتْ: یہ لَیْنٌ مصدر سے اجوف یائی بمعنی نرم ہونا جو خشونت کی ضد ہے۔ لَانَ (ض) لِیْنًا و لِیْنَةً و لَیَانًا یعنی وہ نرم ہوا۔ اور (ن) سے اجوف واوی ہے جو صلابت کی ضد ہے بمعنی نرم زمین پر چلنے کے ہیں۔ اور لَیِّنٌ بمعنی نرم والجمع لُیُوْنٌ.

(۱۷) شِرَّتُهٗ: بمعنی تیزی و غصہ کے ہیں اور "ہ" ضمیر کا مرجع "مستشیط" ہے شَرَّ (ن) شَرَارَةً بمعنی شریر ہونا۔ شَرَرَةٌ و شَرَارَةٌ بمعنی چنگاری جمع شَرَرٌ و شَرٌّ، بدی، خرابی جمع شُرُوْرٌ. شِرِّیْرٌ مبالغہ ہے بمعنی فسادی، شرارتی۔ شَرَّارٌ بمعنی جس سے چنگاری نکل رہی ہو۔

(۱۸) اَسِیْرٌ: بمعنی قیدی یہ "اَسَرٌ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی قیدی کی زنجیر سے جس کو باندھیں اور اسیر، وہ قیدی ہے جو زنجیروں

سمیت بھاگ جائے۔(ض) اَسْرًا و اِسَارًا، قید کرنا، بند کرنا۔ اسیر بمعنی قیدی جمع اَسْریٰ، اُسَرَاءُ، اُسَاریٰ. وفی القراٰن: وان یأتو کم اُسریٰ تُفٰدُوْهُمْ۔(البقرہ)

(۱۹) اَسْلَمَتْهُ: یہ اسلام سے ماخوذ ہے بمعنی تسلیم وسپرد کرنا اور تَسَلَّمَ و اسْتَلَمَ بمعنی وصول کرنا لینا، پانا۔ استسلم استفعال سے مطیع ہونا، کسی کے سامنے اعتراف عاجزی کرنا۔

(۲۰) اُسْرَةٌ: بمعنی گھر کے لوگ، کنبہ وقبیلہ والجمع اُسَرَاتٌ (بفتح السین وضمها)۔ و اُسَرٌ۔

(۲۱) کَمْ: اور کم استفہامیہ اور کم خبریہ میں کچھ اشتراک بھی ہے، یعنی اسم ہونا۔ اور صدر کلام کو چاہنا، اور محتاج الی التمیز ہونا۔ اور چند چیزوں میں مبائن بھی ہیں۔ کم خبریہ میں متکلم کا مخبر ہونا۔ کم استفہامیہ میں مستخبر ہونا۔ اور خبریہ کے اور بشریہ کی تمیز مفرد اور جمع ہوتی ہے۔ بخلاف کم استفہامیہ کے وہ ہمیشہ مفرد ہوتی ہے۔ کم خبریہ میں تمیز واجب الجر والخفض ہے استفہامیہ واجب النصب۔ خبریہ کی تمیز میں "من" آتا ہے جب اس کے اور تمیز کے درمیان فاصلہ ہو تو "من" کا لانا واجب ہوتا ہے۔ وفی القراٰن: کم اهلکنامن قریة۔(القصص)

☆......☆......☆

(۱۰) اَنْـقَـذَهٗ حَتّٰی صَـفَـتْ مَسَـرَّتُـهٗ   وَحَـقِّ مَـوْلٰـی اَبْـدَعَـتْـهُ فِطْـرَتُـهٗ

لَوْلَا التُّقٰی لَقُلْتُ جَلَّتْ قُدْرَتُهٗ

ثُمَّ بَسَطَ یَدَهٗ بَعْدَمَا اَنْشَدَهٗ. وَقَالَ اَنْجَزَ حُرٌّ مَا وَعَدَ. وَسَحَّ خَالٌ اِذَا رَعَدَ.

ترجمہ:۔(۱۰) اس دینار نے رہا کرایا اس قیدی کو یہاں تک کہ صاف خالص ہوگئی اس کی خوشی۔ اور اس خدا کی قسم جس نے اپنی قدرت سے اس کو بے نمونہ بنایا (پیدا کیا)۔ اگر خدا کا خوف نہ ہوتا تو میں ضرور کہتا کہ اس دینار کی قدرت بڑی ہے۔

پھر پھیلایا اس نے اپنے ہاتھ کو ان اشعار کے پڑھنے کے بعد اور کہا ہر شریف ادمی جو وعدہ کرتا ہے اس کو پورا کرتا ہے۔ اور بادل جب گرجتا ہے تو برستا ہے۔

(۱) اَنْقَذَ: از افعال۔ بمعنی رہا کردینا، چھوڑ دینا، نجات دلانا۔ یقال انقذه ای انجاه یعنی اس نے اس کو نجات دلائی۔ اور یہ مشتق ہے نَقَذَ(ن) یَنْقُذُ نَقْذًا جس کے معنی نجات پانے، رہائی پانے کے ہیں (س) سے بھی آتا ہے مصدر نَقَذًا بمعنی نجات پانا۔

(۲) صَفَتْ: بمعنی صاف اور خالص ہونا، جوگدلے کی ضد ہے۔ صَفَا یَصْفُوْ (ن) صَفْوًا و صَفَاءً وَصُفُوًّا. صاف ہونا، خالص ہونا۔ صف بمعنی سیدھا خط، درجہ، لائن، کلاس۔ جمع صُفُوْف. صُفَّةٌ بمعنی دیوار میں لگا ہوا تختہ۔ تَصْفِیْف. تفعیل سے بمعنی مرتب کرنا، صف درصف کرنا۔ صَفَّ (ن) صَفًّا بمعنی ترتیب دینا، صف میں کھڑا کرنا۔ اِصْطَفٰی و اِسْتَصْفٰی بمعنی منتخب کرنا، چھانٹنا. مُصْطَفٰی بمعنی پسندیدہ، چیدہ۔ صَفْوٌ وصَفَاءٌ بمعنی صفائی، اخلاص۔

(۳) مَسَرَّتُهٗ: یہ مصدر میمی ہے از (ن) بمعنی خوش ہونا اس کا مصدر سُرُوْرٌ ہے جو حزن کی ضد ہے یقال سربه ای صار مسرورا. یعنی خوش کردینا۔

(۴) حَقٌّ: (ن) حَقًّا بمعنی ثابت ہونا۔ تحقق تفعل سے بمعنی ثابت ہونا، یقین حاصل ہونا۔ حَقَّقَ تحقیق تفعیل سے بمعنی ثابت کرنا، جانچ کرنا. حَقٌّ (بالفتح) بمعنی ٹھیک، صحیح، سچ۔ حُقٌّ وَحُقَّةٌ (بالضم) بمعنی برتن، ظرف۔

(۵) مَوْلیٰ: بمعنی مالک، سردار، غلام، آزاد کردہ غلام، مددگار، آزاد کرنے والا، دوست، صاحب، پڑوسی، بیٹا، بھتیجا، بھانجہ، چچا، خسر، داماد، وغیرہ جمع مَوَالِیْ ہے۔ ازحسب بعض کے نزدیک صفت ہے وعند البعض یہ مصدر ہے، اور جو مصدر کہتے ہیں ان پر اعتراض ہوتا ہے کہ اس کا مؤنث مَوْلَاةٌ آتا ہے تو اس کا جواب یہ ہے کہ مَوْلَاةٌ یہ مولیٰ کا مؤنث نہیں ہے بلکہ اصل میں مَوْلِیَةٌ تھا یا کو الف سے بدل لیا اس کے معنی آقا، غلام، ابن عم، مالک، غلام کے آتے ہیں۔

(۶) اَبْدَعَتْهُ: اِبْدَاعٌ مصدر سے بمعنی بنانا، احداث، بے نمونہ، بے مثل، کمال دکھانا، پیدا کرنا ہے۔ یقال: ایجاد الشیء من العدم الی الوجود. بَدَعَ (ف) بَدْعًا، افتعال سے اِبْتِدَاعًا بمعنی ایجاد کرنا، گھڑنا، نئی بات پیدا کرنا۔ بَدُعَ (ك) بَدَاعَةً بمعنی با کمال ہونا، انوکھا ہونا. بَدِیْعٌ بمعنی عجیب، عمدہ، خالق، موجد۔ وفی الفرقان: بدیع السموات والارض۔

(۷) فِطْرَتُهُ: بمعنی پیدائش، فطرت، دین اسلام، از (ن، ض) کمافی القرآن: فطرة الله التی فطر الناس علیها لاتبدیل لخلق الله (الروم) بمعنی چھیلنا، پھاڑنا، پیدا کرنا۔ افعال سے روزہ کھولنا، صبح کا ناشتہ کرنا۔ انفطر انفعال و تفطر تفعل سے یعنی پارہ پارہ ہونا، پھٹنا. فَطِیْرَةٌ بمعنی پراٹھ جمع فَطَائِرُ۔

(۸) لَوْلَا: کی خبر واجب حذف ہے۔ ای لَوْلَا تُقَاىَ مَوْجُوْدٌ لَقُلْتُ الخ۔

(۹) اَلتُّقٰی: ای الخوف. یہ مصدر ہے بمعنی پرہیز گاری، اور اللہ سے ڈرنا، اس کا مجرد وَقٰی (ض) وِقَایَةً بمعنی ڈرنا۔ اور تَقٰی یَتْقِیْ تَقْیًا و تُقَاءً بمعنی خوف کرنا، بچنا گناہ سے، ڈرنا، پرہیز گار رہنا، اس کی اصل وَقٰی (ض) وَقْیًا و وِقَایَةً بمعنی محفوظ رکھنا، بچانا، اذیت سے بچانا۔ اِتِّقَاءٌ افتعال سے بمعنی بچنا۔

(۱۰) جَلَّتْ: یہ جَلِیْلٌ او جَلَالٌ سے مشتق ہے بمعنی بڑا ہونے کے ہیں. یقال جل الشیء جَلَالًا و جَلَالَةً. ای عظم (ض) بمعنی عظیم ہونا، یہ لفظ صرف اللہ تعالیٰ کیلئے مخصوص ہے۔ جَلَّ (ن) جَلَالَةً بمعنی عظیم المرتبت ہونا، جَلَّلَ تفعیل سے بمعنی تعظیم کرنا، بڑا بنا دینا۔ جَلَا (ن) جَلْوًا بمعنی واضح کرنا، انْجِلَاءٌ انفعال سے روشن ہونا، جَلَاءٌ وضاحت استفعال سے استجلاء بمعنی تحقیق و تفتیش کرنا۔

(۱۱) قُدْرَتُهُ: قَدِرَ (س) قَدَرَ (ض) قُدْرَةٌ بمعنی قادر ہونا، افتعال سے اِقْتَدَرَ بمعنی طاقت رکھنا۔ قَدَّرَ تفعیل سے بمعنی مقدر کرنا، اندازہ لگانا، قسمت میں لکھنا، قیمت لگانا، تفعل سے تَقَدَّرَ بمعنی متعین ہونا۔ تَقْدِیْرٌ اندازہ، تخمینہ، تقدیری۔ تخمینی، قیاسی، فرضی، خیالی۔ قدر بمعنی تقدیر، فیصلہ خداوندی۔ مقدار، اندازہ جمع مَقَادِرُ۔ مقدر پوشیدہ، فرض کیا ہوا، ومقدرہ طاقت، ہمت، سکت۔ اَلْقَدْرِیَّةُ: ایک فرقہ کا نام ہے جو تقدیر الٰہی کا منکر ہے اور کہتا ہے کہ بندے اپنے افعال کے خود خالق ہیں اس کے برعکس فرقہ جبریہ ہے۔

(۱۲) بَسَطَ: (ن) بَسْطًا بمعنی پھیلا دینا، بچھانا، کشادہ کرنا، ہاتھ پھیلانا۔ وفی القرآن: والله یقبض ویبسط الآیة اور یہ بَسْطٌ سے مشتق ہے جو قبض کی ضد ہے۔ اور اس کے معنی پھیلانے کے آتے ہیں۔ اور (ك) بَسَاطَةً بمعنی معمولی ہونا سادہ ہونا، آسان ہونا، بِسَاطٌ بمعنی فرش، دری، جمع بُسُطٌ. اِنْبِسَاطٌ بمعنی خوش ہونا، کھلنا، کشادہ ہونا۔

(۱۳)مَااَنْشَدَ: ازافعال اس کا مصدر انشاد ہے بمعنی اشعار پڑھنا۔اور ماانشد میں ما مصدر یہ ہے مجرد (ن،ض) سے گم شدہ کو تلاش کرنا۔

(۱۴)اَنْجَزَ :اِنْجَازٌ مصدر سے بمعنی پورا کرنا ازافعال۔از(ن) حاضر ہونا،جلدی کرنا،اور(س) سے بمعنی فناء ہوجانا یا ختم ہوجانا۔ نَاجِزٌ بمعنی حاضر کے ہے۔مثل اَنْجَزَ حُرٌّ مَاوَعَدَ یہ مثل ایفاءوعدہ میں حرکیلئے عرب میں مستعمل ہے۔

(۱۵)حُرٌّ :(بالضم) بمعنی آزاد، کریم اور شریف جمع اَحْرَارٌ وحِرَارٌ آتی ہیں۔حَرَّیَحَرُّ (س) حَرَارًا بمعنی حر ہوجانا۔اور(ن،ض) سے بمعنی گرم ہونا جو برد کی ضد ہے یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور حرنکرہ مستعمل ہوا ہے لیکن جب یہ اثبات کے تحت میں ہوتا ہے تو معرفہ ہوتا ہے۔اور حَرٌّ (بالفتح) بمعنی گرمی۔حُرِّیَۃٌ بمعنی آزادی،خودمختاری،حَرَارَۃٌ گرمی.مِقْیَاسُ الْحَرَارَۃِ بمعنی تھرما میٹر،تحریر بمعنی آزادی دینا۔

(۱۶)مَاوَعَدَ: یہاں ما۔موصولہ،موصوفہ اور مصدر یہ تینوں ہوسکتے ہیں وَعْدٌ مصدر ہے از(ض) بمعنی وعدہ کرنا۔اور مَاوَعَدَای مَاوَعَدَہُ. اورنکرہ تحت الاثبات خاص ہوا کرتا ہے.کمامرّ انفا

(۱۷)سَحَّ. اس کا مصدر سُحُوْحٌ ہے جس کے معنی پانی کا تیز چلنا، بہنا اور جلدی کرنا، برسنا از(ن) یا بے انتہاء موٹا ہوجانا اور "سُحُوْحٌ" بہت زیادہ برسنے والی بارش کو کہتے ہیں.کمافی الحدیث:یَمِینُ اللہ مَلَائی سحاء.

(۱۸)خَالٌ: وہ ابر جو برسنے والا ہے، بادل، بجلی، تل، غرور.والجمع خِیْلَانٌ۔از(س) بمعنی گمان کرنا،اور خال کے معنی ماموں کے بھی آتے ہیں اس کی جمع اَخْوَالٌ واَخْوِلَۃٌ وخُوُلٌ وخُؤْلَۃٌ ہیں اور اجوف یائی (ض) سے بھی آتا ہے جس کے معنی ہیں حسین کے۔وہ تل جوان کے رخساروں پر ہوتے ہیں۔اور خَالَ(س) خِیَالاً،خَیْلًا، خِیْلَۃً،خِیْلَانًا بمعنی خیال کرنا،گمان کرنا۔اور خَلَا(ن) خُلُوًّا بمعنی خالی ہونا، فارغ ہونا.خَلّٰی تفعیل سے بمعنی چھوڑنا، آزاد کرنا،افعال سے اخلی،بمعنی خالی کرنا۔

(۱۹)رَعْدٌ: مصدر ہے بمعنی حرکت کرنا وابر کا گرجنا۔(ف،ن)افعال سے اِرْعَادٌ بمعنی خوف دلانا،دھمکی دینا۔اِرْتِعَادٌ افتعال سے کانپنا، لرزنا۔رَعْدَۃٌ بمعنی کپکپی،لرزہ۔

☆......☆......☆

فَنَبَذْتُ الدِّیْنَارَاِلَیْہِ.وَقُلْتُ خُذْہُ غَیْرَمَاسُوْفٍ عَلَیْہِ.فَوَضَعَہُ فِیْ فِیْہِ وَقَالَ بَارِکْ اَللّٰھُمَّ فِیْہِ.ثُمَّ شَمَّرَ لِلْاِنْثِنَاءِ بَعْدَ تَوْفِیَۃِ الثَّنَاءِ فَنَشَأَتْ لِیْ مِنْ فُکَاھَتِہٖ نَشْوَۃُ غَرَامٍ سَھَّلَتْ عَلَیَّ اِئْتِنَافَ اغْتِرَامٍ.

ترجمہ:۔پس پھینک دیا میں نے اس دینار کو اس کی طرف۔اور کہا میں نے اس سے لے لے تو اس اشرفی کو کہ اس پر افسوس نہیں کیا گیا ہے۔پس رکھا اس دینار کو اپنے منہ میں۔اور کہا برکت دے اس میں اے اللہ!۔پھر تیاری کرنے لگا واپسی کے لئے۔تعریف مکمل کرنے کے بعد۔پھر اس کی خوش طبعی (دل لگی) کی وجہ سے عشق کی مستی (نشہ) میرے لئے پیدا ہوگئی۔جس نے آسان کردیا (عشق ومستی نے) مجھے کو از سرنو تاوان اٹھانے کو۔

(۱)فَنَبَذْتُ: اس کا مصدر نَبْذٌ ہے بمعنی پھینکنا،ڈال دینا۔ویقال نبذت الشیء نبذا.ای طرحہ.(ض)ومنہ النبیذ.نبیذ اس لئے کہا جاتا ہے کہ وہ بھی آدمی کو مست کرکے پھینک دیتی ہے۔وفی التنزیل:فنبذوہ وراء ظھورھم۔(ال عمران)

(۲)مَاسُوْفٍ: ۔صیغہ اسم مفعول ہے اَسِفَ (س) افسوس کیا ہوا یا غم کھایا ہوا یا پشیمان ہوا۔بمعنی حسرت وافسوس اور غم کے معنی میں آتا ہے، اَسِیْفٌ بمعنی غمگین جو موٹا نہ ہو سکے جمع اُسَفَاءُ. اور "غَیْرَ مَاسُوْفٍ" یہ حال ہے خذہ کی ضمیر مفعول سے . آسِفٌ،اَسْفَانٌ، اَسُوْفٌ،اَسِیْفٌ صیغہ صفت ہیں بمعنی افسوس کرنے والا۔اور "علیه" یہ نائب فاعل ہے "ماسوف" کا جیسے غیر المغضوب علیهم۔

(۳)فِیْ فِیْهِ:ای فِیْ فَمِهٖ بمعنی منہ۔یہ اصل میں "فوہ" تھا کبھی واو کو میم سے بدل کر فَمٌ کہتے ہیں "ہ" ضمیر کو تخفیفاً حذف کر دیتے ہیں۔جمع افواہ ہے۔جب عامل بدلتا ہے، کیونکہ اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے یعنی فوہ فاہ فیه ای فمه،فمه اس کی تصغیر فُوَیْهٌ آتی ہے۔اور فوہ،فاہ،فیہ کی جمع افواہ آتی ہے۔فَاهَ(ن)فَوْهًا بمعنی منہ کھولنا۔اور الفوہ بمعنی الفم اور (س)فَوْهًا بمعنی دانت باہر کو نکلنے ہوئے ہونا۔اور فَمٌ اصل میں فَوْهٌ تھا بدلیل افواہٌ اور یہاں عبارت میں تین "فِیْ" جمع ہیں اول وثالث حرف جر ہیں اور ثانی اسمائے ستہ مکبرہ میں سے ہے۔بعض نے کہا کہ منہ میں رکھنا یہ کنایہ ہے شدت حرص سے۔

(۴)بَارِكْ: صیغہ امر از مفاعلہ بمعنی برکت کا ہونا۔مصدر مُبَارَكَةٌ ہے۔استبرك البعیر بیٹھنا۔یقال برك البعیر. اونٹ کو باندھنا،بِرْكَةٌ بمعنی حوض جمع بِرَكٌ. بَرَّكَ فِیْهِ تفعیل سے برکت کی دعا کرنا،تبرک تفعل سے برکت حاصل کرنا. اَبْرَكَ افعال سے اونٹ کو بٹھانا۔از (ن) مصدر بَرْكًا،بُرُوْكًا.

(۵)اَللّٰهُمَّ: اے اللہ! یہ "یَااللہ" "یا"اَللہ اُمَّ بِخَیْرٍ" یعنی اے اللہ! ہمارے ساتھ کا ارادہ فرما۔وغیرہ سے ماخوذ ہے بمعنی قبول کر۔

(۶)شَمَّرَ. صیغہ ماضی از تفعیل تشمیر مصدر سے بمعنی دامن سمیٹنا، کنایہ ہے مستعدی وتیاری ہونے سے اور مجرد از (ن ض)شَمْرًا مصدر ہے بمعنی دھوکا دیکر جانا،جھپٹنا،جلدی چلنا۔

(۷)اَلِانْثِنَاءُ: یہ مصدر ہے از انفعال بمعنی لوٹنا،واپس ہو جانا۔اس کا مجرد ثَنْیٌ ہے از (ض) بمعنی پھیرنا یا پھیر دینا۔

(۸)تَوْفِیَه: یہ ماخوذ ہے وَفَاءٌ از (ض) بمعنی پورا کرنا، تکمیل کرنا، پورا ہونا، حفاظت کرنا اور افعال سے اِیْفَاءٌ کے معنی بھی یہی ہیں یعنی پورا کر دینا یا تکمیل کر دینا. کمافی التنزیل: اوفوا الکیل ۔اور تَوْفِیَه کے معنی پورے طور پر کسی چیز کو لے لینا۔موت پر اس کا اطلاق ہوتا ہے مگر یہ حقیقی معنی نہیں ہے۔

(۹)اَلثَّنَاءُ: مصدر ہے بمعنی تعریف کرنا۔والجمع اَثْنِیَةٌ،مر تحقیقہ۔

(۱۰)فَنَشَاتْ: بمعنی پیدا ہونا، وظاہر ہونے کے ہیں (ف،ک) سے مستعمل ہے، مر تحقیقہ۔

(۱۱)فُكَاهَةٌ: بمعنی دل لگی یا مزاح کرنا، وہنسی کرنا۔فَكِهَ (س) فُكْهًا وفُكَاهَةً بمعنی مزاح کرنا، دل لگی کرنا۔

(۱۲)نَشْوَةٌ: ونَشْوَانٌ (بفتح النون و کسرها) بمعنی مستی و بیہوشی یا اول مستی۔واوی ہے۔نَشَا(س)نَشْوًا ونُشْوَةً بمعنی نشہ میں ہونا، مست ہونا۔نَشْوٰی کی جمع نَشَاوٰی ہے۔

(۱۳)غَرَامٌ: بمعنی شیفتگی، تاوان، عشق اور محبت یا اس کے معنی تاوان یا زیادہ حریص ہونا، تاوان کے اعتبار سے (س) سے آئے گا۔یہ اگر عشق محبت وزیادہ حریص کے معنی میں ہو تو افعال سے آئے گا۔

(۱۴)سَهَّلَتْ: تسہیل مصدر ہے از تفعیل بمعنی آسان کر دینا۔ یقال سَهَّلَ الامْرُسُهُوْلَةًای یُسْرًا. سَهُلَ(ك)سُهُوْلَةً بمعنی

آسان ہونا۔اور سہل کے معنی نرم زمین کے بھی ہوتا ہے۔

(۱۵) اِئْتِنَاف: بمعنی ازسرنو کرنا۔مصدر از افتعال۔اِسْتِینَاف و اِئْتِنَاف دونوں کے معنی ایک ہی ہیں اس کا مجرد، اَنِفَ(س) یَانَفُ بمعنی ازسرنو شروع کرنا، دوبارہ کرنا، مکروہ سمجھنا یا تکبر کرنا۔اور یہاں اِئْتِنَاف کے معنی اِسْتِینَاف کے ہیں بمعنی ازسرنو شروع کرنا، دوبارہ کرنا۔اور اَنْف کی جمع اُنُوْف، آنَاف، آنُف۔

(۱۶) اِغْتِرَامٌ: مصدر از افتعال بمعنی اپنے اوپر تاوان (ڈنڈ) ڈالنا، تاوان اٹھانا۔ماخوذ غَرِمٌ سے جو (س) سے ہے بمعنی نقصان اٹھانا، یا ادا کرنا۔مصادر غُرْمًا و غَرَامَةً و مَغْرَمًا بمعنی ادا کرنا، یا نقصان اٹھانا۔

☆......☆......☆

فَجَرَّدْتُ لَهٗ دِینَارًا اٰخَرَ. وَقُلْتُ لَهٗ هَلْ لَكَ فِيْ اَنْ تَذُمَّهٗ ثُمَّ تَضُمَّهٗ فَاَنْشَدَ مُرْتَجِلًا وَشَدَا عَجِلًا

الاشعار:۔

(۱۱) تَبًّا لَهٗ مِنْ خَادِعٍ مُمَاذِقِ	اَصْفَرَ ذِیْ وَجْهَیْنِ كَالْمُنَافِقِ
(۱۲) یَبْدُوْ بِوَصْفَیْنِ لِعَیْنِ الْوَامِقِ	زِیْنَةِ مَعْشُوْقٍ وَلَوْنِ عَاشِقِ

ترجمہ:۔پس نکالا میں نے اس کے لئے دوسرا دینار۔اور کہا میں نے اس سے کیا تو چاہتا ہے کہ اس کی مذمت کرے پھر اس دینار کو بھی اس کے ساتھ ملالے۔پس شعر پڑھا اس نے فی البدیہہ (یا اس حال میں کہ کہنے والا تھا) اور گایا اس حال میں کہ وہ جلدی کرنے والا تھا۔شعر: (۱۱) ہلاک ہو وہ دھوکہ دینے والا اور ملانے والا ہے دوستی کو دشمنی کے ساتھ۔زرد ہے دو چہروں والا ہے۔(دونوں طرف کے نقوش) مثل منافق ہے۔(۱۲) ظاہر ہوتا ہے دونوں صورتوں کے ساتھ، محبت کرنے والے کی نظر میں۔کبھی زینت معشوق اور کبھی عاشق کے رنگ میں۔

(۱) فَجَرَّدْتُ: یہ تجرید مصدر سے ہے بمعنی ننگا کرنا، کھینچنا، از تفعیل، اس کا مجرد (ن) سے ہے بمعنی نکالنا۔یہاں مراد نکالنا ہے۔اور اجرد کے معنی ہیں امرد جمع جُرْدٌ. وفی الحدیث: اَهْلُ الْجَنَّةِ جُرْدٌ مُرْدٌ.

(۲) تَذُمَّهٗ: ذَمَّ یَذُمُّ بمعنی مذمت کرنا، برائی بیان کرنا۔از (ن)۔اور زَمٌّ (بالزاء) بمعنی لگام لگا دینا۔

(۳) تَضُمَّهٗ: یہ ضَمٌّ مصدر سے بمعنی لینا، قبضہ کرنا، ملانا۔یقال ضمه الی نفسه ضَمًّا ای قبضه الیه (ن) ملانا۔

(۴) فَاَنْشَدَ: اِنْشَادٌ مصدر سے بمعنی شعر پڑھنا۔از افعال۔مجرد (ن،ض) سے ہے۔

(۵) مُرْتَجِلًا: فی البدیہ کلام کرنا۔یہ اِرْتِجَالٌ مصدر سے از افتعال بمعنی جلدی اور فی البدیہہ شعر پڑھنا۔یقال: اِرْتَجَلَ الکلام ای تکلم به من غیر ان یُهَیَّاَهٗ یعنی بغیر تیاری کے فوراً حکم پر اشعار پڑھنا۔مجرد رَجِلَ (س) رَجَلًا پیدل چلنا (ن) سے بھی آتا ہے۔مزید افعال، تفعیل، تفاعل، افتعال وغیرہ سے آتا ہے۔اَلرَّجَلُ پیدل چلنے والا۔جمع رِجَالٌ و رَجْلَةٌ۔

(۶) شَدَا: از (ن) بمعنی زور سے گانا، شعر کو گانے کے طور پر پڑھنا۔شَدَا یَشْدُوْا (ن) شَدْوًا، شعر کو گانے کے طور پر پڑھنا۔شَادٌ والجمع شُدَاةٌ و شَادُوْنَ مثل دُعَاةٌ و دَاعُوْنَ۔

(۷) عَجِلَا: یہ عَجَلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جلدی کرنا۔ جو بَطِئٌ کی ضد ہے یہ صیغہ صفت ہے از (س) بمعنی العاجل **کقوله تعالیٰ: اعجلتم امر ربکم**۔(اعراف) **و لاتعجل بالقرآن** (طٰہٰ) اور یہ ''شذا'' کی ضمیر سے حال واقع ہے۔

(۸) تَبًّا: مصدر ہے اور یہاں ''تبا'' بواسطہ حرف جر (لام) مضاف ہے بمعنی ہلاکت ونقصان ہونا۔ یہ مفعول مطلق ہے اس کا فعل سماعی طور پر حذف کیا گیا ہے از (ض) تَبَّ (ن) تَبَابًا بمعنی ہلاک ہونا۔ اور شارح رضی نے لکھا ہے کہ مفعول مطلق کا عامل چار مقامات پر قیاساً واجب الحذف ہے (ا) مصدر اپنے عامل کی طرف بہ واسطہ جر مضاف ہو جیسے تَبًّا لَّکَ (ب) مصدر اپنے فاعل کی طرف بلاواسطہ حرف جر مضاف ہو جیسے غُفْرَانَکَ (ج) مصدر اپنے مفعول کی طرف بواسطہ حرف جر مضاف ہو جیسے: شُکْرًا لله، اور حَمِدًا لله (د) مصدر اپنے مفعول کی طرف بلاواسطہ حرف جر مضاف ہو جیسے: مَعَاذَ اللهِ، سُبْحَانَ اللهِ بعض حضرات نے مفعول مطلق کے عامل کا حذف مذکورہ مقامات پر سماعاً کہا ہے۔

(۹) خَادِعٌ: اسم فاعل بمعنی دھوکہ دینے والا یا دھوکہ میں آنے والا از خَدَعَ (ن) خَدْعًا اس کے معنی کبھی ظاہر ہونا اور کبھی گم ہونے کے بھی ہوتے ہیں۔ اور (ف) خَدْعًا و خِدْعًا بمعنی دل میں کچھ ہو اور سامنے کچھ ظاہر کرنا۔ اس طور سے کہ برائی کسی کو معلوم نہ ہو۔ دھوکہ دینا، خَدْعٌ (بالفتح) بمعنی دھوکہ دینا۔ اس کے اصلی معنی چھپ جانے کے ہیں۔ **قال تعالیٰ: ومایخدعون الا انفسهم**.

(۱۰) مُمَاذِقٌ: وہ شخص ہے جس کی دوستی صاف نہ ہو۔ دوستی کے ساتھ نفاق وعداوت بھی ملائے۔ **واصله مذق اللبن مذقا ای خلطه ومزجه بالماء**۔ مجرد، مَذَقَ (ن) مَذْقًا سے بمعنی ملانا، خلط ملط کرنا۔

(۱۱) اَصْفَرَ: زردی، پھیکا رنگ، صیغہ صفت ہے از (ک)۔ اگر (ض) سے ہو تو صفر کے معنی ہے سیٹی بجانا۔ اور (س) صفر کے معنی خالی ہونے کے ہیں۔ جمع صُفْرٌ۔ صِفْرٌ (بکسر الصاد) بمعنی خالی، نقطہ، کچھ نہیں۔ صَفْرٌ (بفتح الصاد) بمعنی سیٹی، صُفْرٌ (بضم الصاد) بمعنی سونا، پیتل۔ اَصْفَرَ افعال سے خالی کرنا۔ صَفَّرَ تفعیل سے بمعنی سیٹی بجانا، زرد بنانا۔ اور صَفَرٌ بمعنی پیلیا (مرض یرقان)۔

(۱۲) ذِیْ وَجْهَیْنِ: دو چہرے والا۔ سے مراد منافق بھی ہوتا ہے مگر یہاں دینار کے دونوں طرف کے نقش ونگار مراد ہیں۔ یا یہ کہ دینار کبھی اس کے پاس ہے کبھی اس کے پاس۔ وَجْهَیْنِ یہ تثنیہ ہے ''وجہ'' کا بمعنی چہرہ۔ اور ''ذو وجهین'' سے مراد دل میں کچھ ہو اور زبان پر کچھ۔ یا ذی وجهین سے مراد دینار کے دونوں طرف کے نقش ونگار ہیں۔ **قال تعالیٰ: واقیموا وجوهکم عند کل مسجد**۔(الاعراف)

(۱۳) کَالْمُنَافِقِ. یہ نفقٌ (ن) سے ماخوذ ہے جس کے معنی ہلاک ہونے یا کم ہونے کے ہیں۔ منافق یہ نِفَاقٌ سے ماخوذ ہے۔ منافق کہتے ہیں جو باطن کے خلاف اظہار واقرار کرلے۔ اور (س) سے بھی آتا ہے بمعنی سوراخ میں داخل ہونا۔ اور نفاق کہتے ہیں۔ **هو الاظهار علی خلاف الباطن. انفق** افعال سے بمعنی محتاج ہونا۔

(۱۴) یَبْدُوْ: یہ بَدَا (ن) یَبْدُوْ سے بمعنی ظاہر ہونا۔ اور افعال سے اِبْدَاءٌ مصدر ہے بمعنی ظاہر کرنا۔ اور بَدَءَ (ف) بَدْءً بمعنی شروع کرنا۔

(۱۵) بِوَصْفَیْنِ: یہ وَصْفٌ سے ماخوذ ہے یا صفت سے، صفت کہتے ہیں جو موصوف کے ساتھ قائم ہو۔ وَصَفَ (ض) وَصْفًا **ای ماقام بالواصف. صفت ای ماقام بالموصوف**۔

(۱۶)اَلْعَینُ: بمعنی آنکھ والجمع اَعْیُنٌ و عُیُوْنٌ ۔اور عَیْنٌ کی جمع عَیناءُ بھی آتی ہے۔بمعنی بڑی آنکھ والی۔عَانَ یَعِیْنُ(ض)عَیْنًا نظر لگانا۔(س) سے آنکھ کی بڑی چوڑی پتلی والا ہونا۔افعال سے اَعَانَ اِعَانَۃً۔مدد کرنا۔

(۱۷)اَلْوَامِقُ: یہ وَمَقَ یَمِقُ(ض)مِقَۃً بمعنی دوست و عاشق ہونا،زیادہ محبت کرنا۔بعض نسخوں میں (ن) سے ہے بمعنی اپنی پوری آنکھوں سے محبوب کو دیکھنا، یا غلط انداز نظر سے دیکھنا۔اور وَمِیْقٌ،مَوْمُوْقٌ بمعنی محبوب پوری انکھ اٹھا کر دیکھنا۔

(۱۸)مَعْشُوْقٌ: صیغہ اسم مفعول۔عَاشِقٌ صیغہ اسم فاعل۔اس کا ماخذ "عِشْقٌ" ہے بمعنی عاشق ہونا محبت کرنیوالا۔والجمع عُشَّاق،عَاشِقُوْنَ. مصدر عشقا(س) بمعنی بے انتہاء محبت رکھنا۔اور زِیْنَۃُمَعْشُوْق،وَلَوْنُ عَاشِق. یہ دونوں بدل ہیں وصفین سے۔

(۱۹)زِیْنَۃٌ: زَانَ(ض)زِیْنَۃً بمعنی مزین کرنا،زینت دینا۔زینت معشوق سے دینار کے نقش ونگار مراد ہے۔اور یہاں زینت معشوق پر سوال پیدا ہوتا ہے کہ معشوق کی زینت اچھی ہوتی ہے پھر معشوق کی زینت سے دینار کی مذمت کس طرح ہوئی؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ دینار کی تشبیہ مجموعہ لون عاشق اور زینت معشوق سے ہے اور اس مجموعہ کا ایک جزء یعنی لون عاشق خراب ہے۔لہذا جز کی خرابی سے کل بھی خراب ہوجاتا ہے۔

☆......☆......☆

(۱۳) وَحُبُّہٗ عِنْدَذَوِی الْحَقَائِقِ — یَدْعُوْا اِلَی اِرْتِکَابِ سُخْطِ الْخَالِقِ

(۱٤) لَوْلَاہُ لَمْ تُقْطَعْ یَمِیْنُ سَارِقٍ — وَلَابَدَتْ مُظْلِمَۃٌمِنْ فَاسِقٍ

(۱۵) وَلَاشَکَاالْمَمْطُوْلُ مَطْلَ الْعَائِقِ — وَلَاشَکَاالْمَمْطُوْلُ مَطْلَ الْعَائِقِ

ترجمہ:۔(۱۳)اور اس دینار کی محبت حقیقت والوں (اولیاء کرام) کے نزدیک دعوت دیتی ہے خالق (خدا) کی ناراضی کے سبب کی طرف۔(۱۴)اگر یہ دینار واشرفی نہ ہوتا تو چور کا داہنا ہاتھ نہ کاٹا جاتا۔اور نہ ظاہر ہوتا کوئی گناہ کسی فاسق کی طرف سے۔(۱۵)اور نہ تنگ دل ہوتا کوئی بخیل رات کو آنے والے مہمان سے۔اور نہ شکایت کرتا قرض مانگنے والا،قرضدار کی تاخیر کی۔

(۱)حُبُّہٗ: از(ض) بمعنی محبت کرنا۔اور حبہ یا اضافۃ المصدر الی الفاعل ہے.ای حبہ احدا.او اضافۃ المصدر الی المفعول ہے ای حب احدایاہ۔

(۲)یَدْعُوْا: از(ن) بمعنی بلانا،پکارنا۔یہاں پر مراد "سبب بننا" ہے،مرتحقیقہ۔

(۳)اِرْتِکَابٌ: یہ مصدر ہے از افتعال بمعنی بمعنی مرتکب ہونا،مباشر ہونا،کوئی ناشائستہ فعل کرنا۔اس کا مجرد(س) سے ہے۔

(۴)لَوْلَاہُ: یہ مرکب ہے لو حرف شرط ہے اور لا نافیہ سے اور لا کی خبر واجب الحذف ہے۔

(۵)سُخْطٌ: وسُخْطٌ بمعنی غصہ،غیظ وغضب،ناراض ہونا۔یا علماء وامراء کے غصے کو کہتے ہیں۔سَخَطٌ،(بضم السین و بفتحتین)از (س) بمعنی ناراض ہونا۔غصہ وغضب کرنا۔السخطُ ضدالرضاء وقیل انہ لایکون الامن الکبراء والعظماء. غضب عام ہے چاہے غریب کا غصہ ہو یا امیر کا غصہ ہو۔اور سُخْطٌ متعدی بھی ہوتا ہے یعنی ناراض کرنا۔واِسْتِخَاطٌ بمعنی ناراض کرنا۔باب افعال سے بھی آتا ہے. کمافی التنزیل:ذلک بانھم اتبعوا مااسخط اللہ ۔(محمد)

(۶)اَلْخَالِقُ: یہ خلق سے ہے بمعنی پیدا کرنے والا اندازہ کرنے والا۔از(ن). کقولہ تعالیٰ:ھو اللہ الخالق الباریٔ۔(الحشر)

اور(س،ك) بمعنی پرانا ہونا۔

(۷)لَمْ تُقْطَعْ: یہ قَطْعٌ مصدر سے ہے بمعنی کاٹنا، جدا اور الگ کرنا۔ از(ف) یقال قطع یدہ اور اس کے مصادر مَقْطَعًا و تِقِطَّاعًا بھی آتے ہیں۔ کاٹنا، جدا کرنا، الگ کرنا۔ اور "لم تقطع" یہ جواب ہے۔ لَوْلَا کا، قَطْعٌ (بفتح القاف) بمعنی کسی چیز کو آلہ کے ذریعہ دو ٹکڑے کر دینا اگر (بکسر القاف) قِطْعٌ ہو تو معنی ہوگا بغیر آلہ کے کسی چیز کو دو ٹکڑے کر دینا۔

(۸)یَمِیْنٌ: یہ یسار کی ضد ہے بمعنی داہنا ہاتھ یا داہنی جانب والجمع اَیْمُنٌ، وَاَیْمَانٌ و اَیَامِنُ وَاَیَامِیْنُ. اور اگر یمین کے معنی قسم کے ہوں تو اس کی جمع اَیْمُنٌ و اَیْمَانٌ آتی ہیں۔ فی التنزیل: و تأتوننا عن الیمین (الصفت) اور یمین کی تصغیر یُمَیْنٌ آتی ہے جمع یَمَائِنُ ہے۔ یَمُنَ (ك،س) یَمْنًا مصدر ہے۔

(۹)سَارِقٌ: بمعنی چور۔ سَرَقَ(ض) سَرَقًا و سَرْقَانًا و سَرِقَةً بمعنی اس نے چرایا۔ یا خفیہ طور پر بطور حیلہ کے لینا۔ اور سارق کی جمع سُرَّاقٌ وَسَرَقَةٌ۔ قال تعالیٰ: ان یسرق فقد سرق اخ لہ۔ (یوسف)

(۱۰)بَدَتْ: یہ بَدَا(ن) یَبْدُوْ اَبْدُوًا بمعنی ظاہر ہونا۔ اِبْدَاءٌ از افعال بمعنی ظاہر کرنا۔ بَدَءَ یَبْدَءُ(ف) بَدْأً بمعنی شروع کرنا، آغاز کرنا۔

(۱۱)مَظْلَمَةٌ: یہ جمع ہے مَظَالِمٌ کی بمعنی وہ حق جو ظالم زبردستی چھین لے یا ظلم کے معنی نقص کے ہے۔ وہ مظلوم کا حق جو کسی ظالم سے چھین لیا جائے۔ اس سے مراد گناہ ہے۔ یہاں مَظْلَمَةٌ میں میم مصدر میمی ہے جو ظلم سے مشتق ہے۔ از(ض) بمعنی اندھیرا ہونا۔ اور سمع سے بھی آتا ہے۔

(۱۲)فَاسِقٌ: بمعنی بدکار و گنہگار۔ والجمع اَلْفُسَّاقُ وَالْفَسَقَةُ. فِسْقٌ ای خُروجٌ عن طریق الحق. کقولہ تعالیٰ: ففسق عن امر ربہ. (الکھف) مؤنث فَاسِقَةٌ جمع فَاسِقَاتٌ و فَوَاسِقُ. (ن،ض،ك) فِسْقًا، فُسُوْقًا مصادر ہیں بمعنی طریق حق اور اصلاح سے الگ ہونا۔ فسق و فجور میں مبتلا ہونا۔

(۱۳)اِشْمَأَزَّ: شَمَزَ(ن) شَمْزًا بمعنی نفرت کرنا، مکروہ سمجھنا، بچنا، اشمأز باب اقشعر سے بمعنی تنگ و منقبض ہونا یا دل کے تنگ و منقبض ہو جانے کے ہیں۔

(۱۴)بَاخِلٌ: یہ بُخْلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بخیلی کرنے والا، یا حسد کرنے والا. بَخِلَ(س) بَخَلًا بمعنی بخیل و کنجوس ہونا۔ والجمع بُخَّالٌ اور بَخِیل کی جمع بُخَلَاءَ ہے. کقولہ تعالیٰ: الذین یبخلون (الحدید) اور (ك) بُخْلًا بمعنی بخیل و کنجوس ہونا۔ اور بَخِلٌ کی کوئی جمع نہیں آتی۔

(۱۵)طَارِقٌ: اسم فاعل بمعنی رات کو آنے والا، اور دروازہ کھٹکھٹانے والا۔ طارق بمعنی مہمان کے ہیں، یا وہ مہمان جو رات کو آتا ہے۔ کیونکہ وہ بھی رات کو دروازہ کھٹکھٹاتا ہے۔ از(ن) بمعنی دروازہ کھٹکھٹانا۔ والجمع طُرَّقٌ وَاَطْرَاقٌ. یقال طَرَقَ(ن) طَرْقًا وَطُرُوْقًا. جب کہ وہ رات میں آئے، اور اس کے معنی طمانچہ مارنا، ہتھوڑا مارنا، پانی گدلا کرنے کے بھی آتا ہے. کما فی الحدیث: اعوذ بك من طوارق اللیل.

(۱۶)شَكَا: یَشْكُوْ(ن) شِكَايَةً، شَكْوًا، شَكْوٰی وَشَكَاوَةً وَشَكِيَّةً بمعنی شکایت و گلہ کرنا۔

(۱۷) اَلْمَمْطُوْل: یعنی وہ شخص جس کا حق دینے میں دیر کی گئی ہو۔ یہ مَطَلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کسی کے حق ادا کرنے میں تاخیر کرنا یہ مَطَلَ(ن) مَطْلًا بمعنی بار بار وعدہ کرنا یا ٹال مٹول کرنا، یا ممطول وہ قرض دینے والا کہ جس کے ادائیگی قرض میں تاخیر کی گئی ہو۔ یا کسی کے واجب حق کو ادا کرنے میں تاخیر کرنا و ٹالنا. کمافی الحدیث: مطل الغنی ظلم.

(۱۸) اَلْعَائِقُ: ۔وہ شخص ہے جو کسی کا حق روکے رکھے۔ عَاقَ(ن) عَوْقًا یہ واوی ہے بمعنی روکنا، ہٹانا۔ یا یائی ہے از (ض) بمعنی تاخیر یا دیر ہونا۔ والجمع عَوَائِقُ و عُوَّقٌ آتی ہیں. کمافی التنزیل: قدیعلم اللہ المعوقین الخ (احزاب) ای الصارفین عن طریق الخیر:

☆......☆......☆

(۱۶) وَلَا اُسْتُعِیْذَ مِنْ حَسُوْدٍ رَاشِقٍ	وَشَرُّ مَا فِیْهِ مِنَ الْخَلَائِقِ
(۱۷) اَنْ لَیْسَ یُغْنِیْ عَنْكَ فِی الْمَضَائِقِ	اِلَّا اِذَا فَرَّ فِرَارَ الْاٰبِقِ
(۱۸) وَاهًا لِمَنْ یَّقْذِفُهٗ مِنْ حَالِقٍ	وَمَنْ اِذَا نَاجَاهُ نَجْوَی الْوَامِقِ
(۱۹) قَالَ لَهٗ قَوْلَ الْمُحِقِّ الصَّادِقِ	لَارَأْیَ فِیْ وَصْلِكَ لِیْ فَفَارِقْ

ترجمہ:۔(۱۶) اور نہ پناہ مانگی جاتی کسی حسد کرنے والے کے حسد سے (طعن و تشنیع سے)۔(۱۷) اور اس دینار کی بری عادتوں میں ایک یہ ہے کہ نہیں نفع دیتا ہے یہ دینار تنگی کی حالت میں۔ (جب تھیلی میں بند ہو)۔ مگر جب کہ بھگوڑے غلام کی طرح بھاگے (ہاتھ سے جب خرچ کرے)۔(۱۸) خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جو اس دینار کو بلند مقام سے پھینک دیتا ہے (قدر نہیں کرتا)۔ اور خوشخبری ہے اس شخص کے لئے جب کہ اس نے دینار سے سرگوشی کی مانند سچے دوست کے (اپنا راز کہا)۔(۱۹) تو اس وقت اس نے اس دینار سے حق بات کہنے والے سچے انسان کی بات کہہ دی۔ رائے میری تیرے وصل کے متعلق نہیں ہے پس جدا ہو جا۔ یعنی میں تجھ سے ملنا نہیں چاہتا اور تو دور ہو جا۔

(۱) اُسْتُعِیْذُ: اس کا مصدر اِسْتِعَاذَۃٌ ہے از استفعال بمعنی پناہ طلب کرنا ''س، ت'' طلب کیلئے یہ ''عَوْذٌ'' سے ماخوذ ہے اور ''استعیذ'' یہ عطف ہے ''لم تقطع'' پر اس میں اشارہ ہے. قل اعوذ برب الفلق کی طرف عَاذَ(ن) عَوْذًا بمعنی پناہ چاہنا۔

(۲) حَسُوْدٌ: یہ حَسَدٌ کا مبالغہ ہے۔ بمعنی حسد کرنے والا۔ (از ن)۔ مرتحقیقہ۔

(۳) رَاشِق: وہ شخص ہے جو تیر نشانہ پر مارے اور لگ جائے۔ اصل معنی سیدھا تیر مارنے والا۔ رَشُقَ(ك) رَشَاقَۃً بمعنی لطیف و خوبصورت ہونا۔ وَمِنْهُ رَشِیْق. یہ (ض) سے ہے بمعنی سیدھے قد والا شخص (ن) رَشْقًا بمعنی پھینکنا، تیزی سے دیکھنا۔ یہ ''رَشْقٌ'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی دیکھنے کے ہیں. کمافی الحدیث: فرشقوهم رشقا.

(۴) شَرٌّ: مصدر ہے بمعنی برائی والجمع شُرُوْرٌ. شَرٌّ ہر قسم کی برائی کو کہتے ہیں۔ خطاء کیلئے شر اسم جامع ہے اور ''شر ما فیه'' یہاں مبتدا ہے۔ اور ''ان لیس'' اس کی خبر ہے۔

(۵) اَنْ لَیْسَ: یہ خبر ہے "شَرُّمَافِیْهِ" کی۔ لیس کی ضمیر دینار کی طرف راجع ہے اور لیس معنی میں لا نافیہ ہے ورنہ اشکال ہوگا کہ لیس فعل پر کیسے داخل ہوگیا؟۔

(۶) اَلْخَلَائِقُ: یہ خَلِیْقَةٌ کی جمع ہے بمعنی طبیعت از (ن)۔ اور اس کے معنی مخلوق و عادتِ شریفہ کے بھی آتے ہیں۔ اور خلائق کے معنی کنویں کے بھی آتے ہیں، جو کھودا جارہا ہو۔

(۷) یُغْنِیْ: اِغْنَاءٌ مصدر سے از افعال بمعنی بے پرواہ کردینا غنی کردینا نفع دینا۔

(۸) اَلْمَضَائِقُ: یہ مَضِیْقٌ کی جمع ہے بمعنی تنگ جگہ، تنگیٔ امر، و مشکل کام۔ یہ سَعَۃٌ کی ضد ہے ضَاقَ (ض) ضَیْقًا و ضِیْقًا بمعنی تنگ ہونا۔ اور فِی الْمَضَائِقِ. یہ حال ہے ای حال کونك فی المضائق. او حال کونه فی المضائق. اور بعض یہ فرماتے ہیں کہ ظرف ہے کہ اس سے مراد تنگ ہتھیلی ہے اس لئے کہ وہ بھی درہموں کے لئے تنگ جگہ ہے اول صورت یہ معنی ہونگے کہ یہ تکالیف میں نفع نہیں دیتا اور دوسری صورت میں یہ معنی ہونگے۔ کہ یہ نفع نہیں دیتا حالانکہ وہ ہتھیلی میں ہے۔

(۹) فَرَّ: (ض) فَرًّا، فِرَارًا و مَفَرًّا و مَفِرًّا بمعنی بھاگنا۔ اور یہ استثناء عموم حال سے ہے ای فی وقت من الاوقات الاھذا الوقت کیونکہ اذا ظرف زمان ہے۔ اور فَرَّ کے اصل معنی ہیں کشفِ حال ہے اور "فرار" یہاں مفعول مطلق للنوع ہے۔

(۱۰) اَلْاٰبِقُ: بھاگنے والا غلام (بھگوڑا) جمع اُبَّقٌ و اُبَّاقٌ آتی ہیں۔ از (ض، ن، س) بمعنی بھاگنا، انکار کرنا، او برا سمجھنا. اِبَاقًا. اِبْقًا. اَبَقًا. یعنی اپنے آقا کے پاس سے بھاگنا۔

(۱۱) وَاھًا. وَاہِ کلمہ تعجب ہے۔ جو اظہار پسندیدگی کے موقع پر استعمال ہوتا ہے۔ اور آھًا. افسوس ظاہر کرنے و حسرت کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے جیسے: وَاھًا علی مافات. وَاھًا، مفعول مطلق ہے مگر فعل میں لفظ نہیں آتا لہذا (فعل) طَابَ و حَسُنَ وغیرہ نکالتے ہیں۔

(۱۲) یَقْذِفُ: (ض) قَذْفًا بمعنی پھینکنا، ڈالنا فعل بد کی انتہاء کرنا، تہمت لگانا، اور بغیر سوچے سمجھے بک دینا. یقال قَذَفَهٗ بِکَذَا یعنی اس پر تہمت لگائی۔ وفی التنزیل: قل ان ربی یقذف بالحق ویقذفون بالغیب ۔(سبا)

(۱۳) حَالِقٌ: بمعنی نہایت بلند پہاڑ جس پر گھاس وغیرہ کچھ نہ ہو گویا وہ منڈا ہوا ہے۔ والجمع حَلَقَةٌ. یقال جاء مِنْ حَالِقٍ: وہ بلند جگہ سے آیا۔ ومنه التَّحْلِیْقُ بمعنی مونڈنا۔ وفی القراٰن: محلقین رؤسکم ومقصرین الخ (الفتح) حَلَقَ (ض، ن) بمعنی مونڈ دینا اور حَالِقَه: برے کام کو بھی کہتے ہیں۔ یہاں مراد "اونچا پہاڑ، بڑا پہاڑ، اونچے پہاڑ سے پھینک دینا" یا مراد عزت و قدر نہ کرنا ہے۔ اور حالق میں جو "من" داخل ہے وہ یقذف کا صلہ ہے۔ شیخ الادبؒ فرماتے ہیں یہاں مونڈنے والے کے معنی مراد لیں اور اس کو حال بنائیں یقذفه کی ضمیر منصوب سے۔ اس لئے کہ اس میں مبالغہ بہت ہے۔

(۱۴) نَاجَاہُ: اس کا مصدر مُنَاجَاۃٌ. از مفاعلہ آہستہ سے کلام کرنا۔

(۱۵) نَجْوٰی: وہ بھید جو آدمیوں کے درمیان ہو یا سرگوشی کرنا۔ اس میں ضمیر مفعول راجع ہے دینار کی طرف ہے۔ یعنی رازدارانہ گفتگو. نَجَا (ن) نَجَاۃً، نَجْوًا و نَجَاءً بمعنی نجات پانا۔ النجوٰی اسم ہے مناجات کا، بھید، راز یہ وصف بالمصدر ہے اس میں واحد جمع برابر ہے۔

(۱۶) اَلْوَامِقُ: بمعنی دوست و عاشق از (ح، ض) وَمْقًا و مِقَةً بمعنی محبت کرنا، ومنه اَلْوَمِیْقُ و الْمَوْمُوْقُ بمعنی محبوب۔

(۱۷)قَوْلُ الْمُحِقِّ: یہ مفعول مطلق للنوع ہے۔وھو قول علی بن ابی طالب کرم اللہ وجھہ: طلق الدنیاالدینار ثلثا. وقول عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ وھو .یاصفراءُ یابَیْضاءُ غُیّرْغیرِیْ.

(۱۸)لَارَأیَ لِیْ: میں لام اضافت کیلئے ہے۔ای لا رأیی اور رأیٌ کی جمع آراء ہے۔رَأیٰ(ف) رَأیًا۔

(۱۹)وَصَلِكَ: وَصَلَ(ض) یَصِلُ بمعنی ملنا،متصل ہونا۔اور اِیْصَال کے معنی ملا دینے کے ہیں،ازافعال۔اور"لا رأی فی وصلك" بعض فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا مقولہ و بقول بعض،حضرت علی رضی اللہ عنہ کا مقولہ ہے۔

(۲۰)فَفَارِقْ: صیغہ امر از مفاعلہ بمعنی جدا ہونا۔اس کا مجرد(ن) سے ہے،مرتحقیقہ۔

☆......☆......☆

فَقُلْتُ لَهٗ مَاأغْزَرَ وَبْلُكَ فَقَالَ الشَّرْطُ اَمْلَكُ فَنَفَحْتُهٗ بِالدِّیْنَارِ الثَّانِیْ.وَقُلْتُ لَهٗ عَوِّذْ هُمَا بِالْمَثَانِیْ فَأَلْقَاهُ فِیْ فَمِهٖ وَ قَرَنَهٗ بِتَوْأمِهٖ وَانْكَفَأ یَحْمَدُ مَغْدَاهُ وَیَمْدَحُ النَّادِیْ وَنَدَاهُ قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ،فَنَاجَانِیْ قَلْبِیْ بِاَنَّهٗ اَبُوْزَیْدٍ.وَاَنَّ تَعَارُجَهٗ لَكَیْدٌ.

ترجمہ:۔پس کہا میں نے اس سے کہ کثیر ہے تیری بارش (علم وحکمت) پس اس نے کہا کہ شرط پوری کرنا زیادہ مالک ہے(لازم ہے) پس دیا میں نے اس کو دوسرا دینار۔اور کہا میں اس سے ان دونوں کو تعویذ بنالے سورۂ فاتحہ ساتھ۔یعنی شکریہ میں فاتحہ پڑھ۔پس ڈال لیا اس نے دوسرے دینار کو بھی اپنے منہ میں۔اور ملا لیا اس نے جڑواں کے ساتھ (پہلے دینار کے ساتھ) اور واپس ہوا وہ شخص اس حال میں تعریف کرتا تھا اپنی صبح آنے کی۔اور مدح کرتا تھا مجلس کی اور اس کی عطاء کی۔حارث ابن ہمام نے کہا کہ پس آہستہ سے کہا میرے دل نے تحقیق کہ یہ ابوزید سروجی ہے۔اور لنگڑا بننا ضرور کسی دھوکہ سے ہے(از راہ مکر ہے) یا اس کی چال ہے۔

(۱)مَاأغْزَرَ: یہ فعل تعجب ہے،بمعنی کس قدر کثیر ہے اور غَزِیْرٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کثیر ہے از(ک) زیادہ ہونا۔

(۲)وَبْلٌ: بمعنی تیز بارش اور بڑی بوندوں کی بارش،یہاں کنایہ ہے"زیادتی بلاغت ومعرفت علم" سے(ازض) اور وبل مفعول واقع ہے. قَالَ تَعَالیٰ: فاصابه وابل۔(البقرہ)

(۳)اَلشَّرْطُ:(بسکون الراء) بمعنی کسی چیز کو لازم پکڑنا اس کی جمع شرائط آتی ہے۔(وبفتح الراء) شَرَطٌ بمعنی علامت اس کی جمع اَشْرَاطٌ ہے. کمافی الحدیث ان من اشراط الساعۃ ۔از(ن،ض) اور شَرَطٌ کے معنی کمینہ اور ذلیل کے بھی آتے ہیں اور یہاں یہ عبارت محذوف ہے"والشرط املك لنفسك منك" یا یہ"املك علیك منك" محذوف ہے اور والشرط الخ. یہ جملہ سب سے پہلے افعی جَرْهَمِیْ حکیم عرب نے کہا تھا،ان کے پاس دو شخص جھگڑتے ہوئے آئے ان میں سے ایک نے کوئی شرط کی تھی وہ اس کے پورا کرنے سے گریز کر رہا تھا تو،افعی نے کہا"والشرط املك الخ".وَالشَّرْطُ میں معطوف علیہ محذوف ہے ای انت مادح یاانت مدحتنی والشرط املك لك من غیرہ التزام الشیء.قال تعالیٰ:فقد جاء اشراطھا۔(محمد)

(۴)نَفْحَةٌ: مصدر. نَفَحَ(ف) نَفْحًا و نُفُوْحًا و نفاحًا و نَفَحَانًا بمعنی خوشبو پھیلنا،خوش بو کی مہک پھیلنا،یا ہوا کا چلنا اور خوشبو دینا. یقال نفحه بكذا ای اعطاه. خوشبو کا پھیل جانا،عطاء کرنا مہکنا.نَفْحٌ کے معنی خوشبو دینا،دیدینا،چوپائے کا لات مارنا۔یہاں"دیدینا" مراد ہے۔

(۵)عَوِّذْ: از تفعیل تَعْوِیْذٌ مصدر ہے بمعنی پناہ دینا یا پناہ مانگنا مجرد (ن) سے ہے اور جس کے ذریعہ پناہ طلب کی جاتی ہے اس پر ''باء'' داخل ہوتی ہے۔ اور جس چیز سے پناہ مانگی جاتی ہے اس پر ''من'' داخل ہوتا ہے۔

(۶)اَلْمَثَانِیْ: مَثْنیٰ کی جمع ہے بمعنی آیات قرآنی، یا الحمد شریف، یا دوسرا یا یہ ثِنْیٌ بالقصر کی جمع ہے بمعنی بربط یعنی باجہ کے پہلے تار کے بعد والے تار کو کہتے ہیں۔ اور وادی کے موڑ کے معنی میں بھی آتے ہیں۔ اور مثانی، قرآن کی آیتیں۔ یا مطلق کوئی سورت قرآن یا خاص سورۂ فاتحہ اسلئے کہ وہ دو دفعہ نازل ہوئی تھی۔ ایک مرتبہ مکہ میں دوسری بار مدینہ میں۔ یا اس لئے کہ نماز میں کم از کم دو بار پڑھی جاتی ہے۔ ثَنیٰ (ض) ثَنیًا بمعنی موڑنا، ثَنّٰی تفعیل سے دوہرا کرنا۔

(۷)فَاَلْقَاهُ: از افعال اس کا مصدر اِلْقَاءٌ ہے بمعنی ڈال دینا۔ مجرد (س) سے ملاقات کرنا۔ اور یہ اَلْقٰی متعدی بنفسہ ہے اور کبھی باء کے ذریعہ سے بھی متعدی ہوتا ہے۔ وفی القران: فکذلك القی السامریؔ۔ (طٰہ)

(۸)فَمُهٗ: (فُم۔ بحرکات الثلاثة بالفاء) وہ منہ جو کھانے یا بات کرتے وقت کھلتا ہے۔ اصل میں فَوْهٌ تھا والجمعُ اَفْوَاهٌ اور نسبت کی وجہ سے فَمِیٌّ اور فَمَوِیٌّ کہتے ہیں۔ کقوله تعالیٰ: ذلکم قولکم بافواهکم (احزاب) فَاهَ یَفُوْهُ (ن) فَوْهًا تصغیر فُوَیْهٌ، بھڑکنا۔ فَمٌ کا تثنیہ فَمَان، فَمَوَان، فَمْیَان و الجمع اَفْوَاهٌ لیکن باعتبار اصل جمع اَفْمَامٌ. فَوِهَ (س) فَوَهًا بمعنی فراخ دہن ہونا، تَفَوَّهَ تفعل سے بولنا. فَاوَهَ مُفَاوَهَةً، وِفَاهًا، مُفَاهَاةً. گفتگو کرنا، مفاخرت کرنا، استفعال و تفاعل سے بھی آتا ہے۔

(۹)قَرَنَ: مصدر (ض) سے ہے بمعنی ملانا و جمع کرنا. یقال قرن الشیء بالشیء قرنا. ای وصله الیه ۔ اور افتعال سے اقتران مصدر بمعنی ملنا۔ اور مفاعلہ سے قَارِنٌ بمعنی ہمنشینی کرنا، ساتھ رہنا. قَرْنٌ بمعنی سینگ، صدی، زمانہ، نسل۔ جمع قُرُوْنٌ. قِرْنٌ بمعنی ہم عمر، نظیر، مثل، جمع اَقْرَان. قُرْنَةٌ پیشانی۔ قَرِیْنَةٌ. علامت جمع قرائن۔

(۱۰)تواَمٌ: وہ دو بچے جو ایک بطن سے ایک ساتھ پیدا ہوں۔ والجمع تَوَائِمُ، وتَوْءَ امٌّ وتَوْاَمَةٌ۔ ہمزاد، جڑواں۔

(۱۱)فَانْکَفَاءَ: از انفعال اِنْکِفَاءٌ مصدر ہے ماخوذ کَفَأٌ سے بمعنی واپس ہونا، لوٹنا۔ یقال انکفاء القوم ای رجعوا. مجرد فتح سے ہے لوٹنا، پھیرنا۔ اور انکفأ کی ضمیر فاعل ہے جو راجع ہے شخص کی۔

(۱۲)مَغْدَاهُ: یہ غداءٌ سے مصدر میمی ہے بمعنی صبح کا وقت (ن) غَـدْوَةً سے بمعنی صبح کو آنا۔ بصورت مصدر میمی بمعنی صبح کو آنیکی جگہ، یا وقت مراد ہے۔ اگر اسم ظرف مراد ہو۔ اور یَحْمَدُ مَغْدَاهُ یہ موقع میں حال ہے ''انکفأ'' کی ضمیر سے۔

(۱۳)یَمْدَحُ: مَدَحَ (ف) مَدْحًا بمعنی تعریف کرنا۔ قد مر تحقیقه۔

(۱۴)النَّادِیْ: بمعنی مجلس از نصر یعنی جب تک لوگ اس میں موجود ہیں والجمع اَنْدِیَةٌ و نَوَادٍ و جمع الجمع اَنْدِیَاتٌ، مر تحقیقه۔

(۱۵)نَدَا: (ن) بمعنی عطاء کرنا فضل و خیر، بخشش کرنا، دینا. نَدًیٌ مصدر ہے و الجمع اَنْدَاءٌ و اَنْدِیَةٌ.

(۱۶)فَنَاجَانِیْ: از مفاعلہ مناجات مصدر ہے بمعنی سرگوشی و آہستہ سے کان میں بات کہنا اور ''نَاجَانِیْ'' کا مفعول ''بأنه'' ہے نجا (ض) نَجَاوِنَجْیًا جلدی کرنا. نَجَا (ن) نَجْوًا سے سرگوشی کرنا۔

(۱۷)تَعَارَجَهٗ: یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی بتکلف لنگڑا بننا۔ واصله عرج الرجل عَرَجًا بمعنی لنگڑا ہونا۔ والجمع عُرَجٌ

وعُرجانٌ (ف، س، ك) بمعنی لنگڑا ہونا۔ مؤنث عَرجاءُ اور نصر سے عُرُوْجٌ کے معنی ہے چڑھنا۔ ومنه المعراج۔

(۱۸) کَیْدٌ: بمعنی خفیہ تدبیر، بے خبری کی حالت میں دشمن کو تکلیف پہنچانا۔ نیز مکر و فریب دھوکہ کے معنی بھی مستعمل ہے۔ کما فی القران: ان کیدکن عظیم (یوسف) والجمع اَکْیادٌ، کِیادٌ۔ از (ض) کَیْدًا بمعنی مکر کرنا، مکر سکھلانا۔ اور سمع سے کَادَ یَکَادُ بمعنی قریب ہونا۔ کَیْدٌ یہ حیلہ کی ایک قسم ہے کبھی یہ مذموم ہوتا ہے۔ کبھی ممدوح لیکن اکثر ذم میں اس کا استعمال ہوتا ہے۔ اور مَکِیْدَۃٌ بمعنی دھوکہ بازی جمع مَکَائِدُ۔

☆......☆......☆

فَاسْتَعَدْتُهُ وَقُلْتُ لَهُ قَدْعَرَفْتُ بِوَشْيِكَ فَاسْتَقِمْ فِيْ مَشْيِكَ فَقَالَ اِنْ كُنْتَ ابْنَ هَمَّامٍ فَحُيِّيْتَ بِاِكْرَامٍ وَحَيِيْتَ بَيْنَ كِرَامٍ. فَقُلْتُ اَنَاالْحَارِثُ. فَكَيْفَ. حَالُكَ وَالْحَوَادِثُ .

ترجمہ:۔ پس میں نے واپسی چاہی اس سے اور کہا میں نے اس سے بیشک کہ پہچانا میں نے تیرے حسن کلام سے (رنگینی کلام سے) پس تو اپنی چال چلن میں سیدھا ہو جا۔ پس اس شخص نے (ابوزید سروجی) نے کہا کہ اگر تو حارث بن ہمام ہے۔ تو زندہ رکھے خدا تعالیٰ تجھے عزت کے ساتھ یا سلام کیا جائے اکرام کے ساتھ۔ اور تو بزرگوں کے درمیان زندہ رہے۔ پس اس نے کہا کہ میں حارث ہوں۔ پس تیرا کیا حال ہے حوادث زمانہ کے ساتھ۔

(۱) اِسْتَعَدْتُ: یعنی لوٹنے کو طلب کرنا۔ اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے۔ ای طلب العود یعنی لوٹنے کو طلب کرنا یا خواہش کرنا، دوبارہ لوٹوانا۔ از استفعال۔ اس کا مجرد۔ عَادَ (ن) عَوْدًا۔ اَعَادَ اِعَادَۃً افعال سے دُہرانا۔ اِعْتَادَ۔ عادی ہونا۔

(۲) عَرِفْتَ: معرفت سے بمعنی پہچاننا (ض) اور قَدْعَرِفْتُ صیغہ متکلم معروف یا صیغہ مخاطب مجہول ہے۔

(۳) بِوَشْيِكَ: یعنی وَشْيٌ و شِيَۃٌ (ض) بمعنی چغلی کرنا، جھوٹ بولنا، مزین کرنا، کپڑے پر نقش کرنا۔ بمعنی کپڑے کے نقش ونگار و منقش کپڑا۔ کقوله تعالیٰ: مسلمۃٌ لَاشِيَۃَ فِيْهَا (البقرہ) اور وَشْيٌ کی جمع وِشَاءٌ آتی ہے۔ (از ض) بمعنی رنگوں اور نقش ونگار سے مزین ہونا۔ شِيَۃٌ بمعنی داغ، دھبہ، غالب رنگ۔ وَالْجَمْعُ شِيَاهٌ۔ وَشْيٌ کے اصلی معنی ہیں زینت دینا اور جھوٹ میں بھی بناؤ سنگھار سے کام لیا جاتا ہے۔ لہذا اس کیلئے وشی مستعمل ہوتا ہے اس کے معنی رنگ برنگ کرنا، منقش کرنا، اور کثیر ہونا۔

(۴) مَشْيِكَ: بمعنی چال، رفتار۔ مَشْيًا و تَمْشَاءً (ض) بمعنی چلنا خواہ تیزی سے ہو آہستہ سے (س) سے بمعنی جلدی چلنا۔

(۵) حُيِّيْتَ: بمعنی سلام کرنا یا حَيَّاكَ الله کہنا تَحِيَّۃٌ مصدر ہے۔ اکرام و تعظیم کرنا از تفعیل اس کا مجرد (س) سے ہے (بغیر تشدید الیاء) حَيِيْتَ بمعنی زندہ رہنا، و باقی رکھنا۔

(۶) اِکْرَامٌ۔ مصدر از افعال بمعنی بزرگ ہونا۔ اور کِرَامٌ۔ کَرِيْمٌ کی جمع ہے اور کریم کی جمع کُرَمَاءُ بمعنی شریف، مہمان نواز، معزز، سخی، فیاض۔ وشرفاء جو لئیم کی ضد ہے۔ قَالَ تَعَالیٰ: انی القی اِلَيَّ كِتَابٌ كَرِيْمٌ۔ (النمل)

(۷) وَالْحَوَادِثُ: میں واو بمعنی مع کے ہے۔ یہ حادث کی جمع ہے یعنی وہ چیزیں جو تم پر آئیں خواہ وہ خیر ہو یا شر۔ یقال حوادث الدھر۔ یعنی زمانہ کے مصائب۔ اور الحوادث یا تو مرفوع ہے بطریق عطف ہے یا مفعول معہ ہونے کی بناء پر منصوب ہے افعال احدث، پیدا کرنا،

ایجاد کرنا۔ تحدث تفعل سے گفتگو کرنا۔ استحدث پیدا کرنا، حَدَثَ(ن) حُدُوْثًا۔ نو پید ہونا، واقع ہونا۔

☆......☆......☆

فَقَالَ: اَتَقَلَّبُ فِي الْحَالَيْنِ، بُؤْسٍ وَرَخَاءٍ وَانْقَلِبُ مَعَ الرِّيْحَيْنِ زَعْزَعٍ وَرُخَاءٍ فَقُلْتُ كَيْفَ ادَّعَيْتَ الْقَزَلَ.

ترجمہ:۔ پس اس نے کہا کہ زمانہ کی دونوں حالتوں یعنی کبھی سختی وکبھی فراخی میں الٹتا پلٹتا رہتا ہوں اور زمانہ کی دونوں ہواؤں (سخت ونرم) میں پھرتا رہتا ہوں۔ پس کہا میں نے (صاحب کتاب) نے کس طرح دعویٰ کیا تو نے لنگڑے پنی کا۔ یعنی کیوں لنگڑے بنے ہو۔

(۱) **اَتَقَلَّبُ**: بمعنی الٹ پلٹ ہونا۔ از تفعل، قَلَبَ (ض) قَلْبًا، پلٹ دینا (ن) سے دل پر مارنا (س) سے الٹے ہونٹ والا ہونا۔ افعال تفعیل انفعال تفعل وغیرہ سے بھی آتا ہے۔ **وفي التنزيل: تتقلب فيه القلوب والابصار** ۔(النور)

(۲) **بُؤسٌ**: بمعنی شدت، رنج، دکھ، فقر وفاقہ، سختی۔ جمع اَبْوَاسٌ ہے۔ از (س) بمعنی سخت محتاج ہونا، فقیر ہونا۔ بؤس اور رخاء یہ دونوں "**حالین**" سے بدل واقع ہیں۔ بُؤسٌ، بَأسٌ دونوں کے معنی سختی کے ہیں۔ اور ذو لگانے سے تخصیص ہوجاتی ہے۔ ذو بأس بمعنی شجاعت والا، ذو بؤس۔ مصیبت والا۔ بئیس سے ہے اور (ك) بَأسًا بمعنی شجاعت ہونا، سخت ہونا۔ **قال تعالیٰ: اخذنا اهلها بالبأساء والضراء** ۔(الاعراف)

(۳) **رَخَاءٌ**: بمعنی وسعت، عیش وتن آسانی، (ن، س، ف) بمعنی فراخی عیش میں ہونا، مبارک ہونا۔ **كمافي الحديث: اذكر الله في الرَّخَاءِ يَذْكُرُكَ فِي الشِّدَّةِ**۔ (ك) رُخَاوَةً بمعنی نرم ہونا۔ اور بؤس اور رخاء یہ دونوں بدل تفصیل ہیں۔ اور بدل تفصیل وہ ہے جو مبدل منہ کی تفصیل بیان کرے۔

(۴) **اَنْقَلِبُ**: اس کا مصدر انقلاب ہے از انفعال بمعنی پھرنا۔ **كمافي القران: وسيعلم الذين ظلموا اى منقلب ينقلبون** ۔ (الشعراء)۔ (ض، س، ن) سے۔ قدم تحقیقہ۔

(۵) **مَعَ**: اس کے اندر اختلاف ہے۔ بقول بعض حرف ہے اور حقیقت میں یہ اسم ہے۔ اور یہ مَعَ و مَعْ دونوں طرح مستعمل ہے اور اسم ہے جو مضاف ہو کر مستعمل ہے اور اس وقت اس کے تین معانی ہوتے ہیں (ا) اجتماع ومصاحبت، جیسے اَللّٰهُ مَعَكُمْ (ب) وقت اجتماع جیسے جِئْتُكَ مَعَ الْعَصْرِ (ج) بمعنی عند جیسے جِئْتُ مِنْ مَعَ الْقَوْمِ۔ (مصباح اللغات: ۸۲۷)

(۶) **رِيْحَيْن**: یہ تثنیہ ہے رِيْحٌ کا یعنی جو ہوا ضرر پہنچائے۔ اور جو ہوا نفع پہنچائے اس کو رِیَاحٌ کہتے ہیں لیکن شیخ الادب رحمۃ اللہ علیہ دونوں کو مشترک سمجھتے ہیں۔

(۷) **زَعْزَعٌ**: از باب بَعْثَرَ بمعنی تیز چلنے والی ہوا۔ یعنی وہ ہوا جو درختوں کو ہلا کر اکھیڑ دیتی ہو۔ اس کا ثلاثی مجرد سے استعمال نہیں ہوتا۔ یہ صیغہ صفت ہے بمعنی ہلانے والی چیز مراد تیز چلنے والی ہوا۔ اور زَعْزَعَةٌ کے اصلی معنی ہے کسی چیز کو اکھیڑنے کیلئے حرکت دینا۔

(۸) **رُخَاءٌ**: (بضم الراء) بمعنی آہستہ آہستہ چلنے والی ہوا۔ یعنی بھینی بھینی ہوا جس کو نسیم کہتے ہیں جو کسی چیز کو نہ ہلائے۔ جو زَعْزَعٌ کی ضد ہے۔ اور رُخَاءٌ اور زَعْزَعٌ یہ دونوں بدل ہیں، رِيْحَيْن سے۔ رُخَاءٌ اور نَسِيْم میں کچھ فرق ہے صبح کو جو ہوا چلتی ہے اس کو نسیم کہتے ہیں

اور رُخاء عام ہے، اور عام طور پر ہوا کے لئے ۲۳ تئیس الفاظ مستعمل ہیں جو پندرہ قسموں پر منقسم ہیں۔ وفی التنزیل: فسخرنا له الريح تجري بامره رخاء (ص) . (افاضات: ص ۱۲۵)

(۹) اِدَّعَیْتَ: اس کا مصدر اِدِّعَاءٌ ہے افتعال سے بمعنی دعوی کرنا، ناحق کسی چیز کو اپنے لئے ثابت کرنا۔ ماخوذ دعاء سے، بلانا۔

(۱۰) اَلْقَزَل: از (س) بمعنی لنگڑا ہونا، اس کے اصلی معنی ہیں وہ پنڈلی جو تپلی ہوگئی ہو یا ایسا لنگڑا پن جو تپلی پنڈلی سے ہو۔

☆......☆......☆

وَمَامِثْلُكَ مَنْ هَزَلَ فَاسْتَسَرَّ بِشْرُهُ الَّذِیْ كَانَ تَجَلّٰی ثُمَّ اَنْشَدَحِیْنَ وَلّٰی .

(۲۰) تَعَارَجْتُ لَارَغْبَةً فِي الْعَرَجِ وَلٰكِنْ لَاَقْرَعَ بَابَ الْفَرَجْ

(۲۱) وَاُلْقِيَ حَبْلِيْ عَلٰى غَارِبِيْ وَاَسْلُكَ مَسْلَكَ مَنْ قَدْ مَرَجْ

(۲۲) فَاِنْ لَامَنِي الْقَوْمُ قُلْتُ اعْذِرُوْا فَلَيْسَ عَلٰى اَعْرَجٍ مِنْ حَرَجْ

ترجمہ:۔ حالانکہ تم جیسا شخص مذاق نہیں کرسکتا۔ پس ان کے چہرے کی رونق (چمک) جاتی رہی (پژمردگی چھاگئی) پھر جاتے وقت اس نے یہ اشعار پڑھے:

(۲۰) لنگڑا بنا میں لنگڑاپن سے رغبت کی وجہ سے نہیں۔ بلکہ اس وجہ سے کہ خوش حالی وکشادگی رزق کے دروازہ کو کھٹکھٹاؤں۔ (۲۱) اور ڈال دیا میں نے اپنی رسی کو اپنے کوہان (گردن) پر۔ اور چلوں میں ان لوگوں کے راستہ پر جنہوں نے اچھے کو برے سے ملایا ہے۔ (جانوروں کی طرح اِدھر اُدھر منہ مارتا پھرتا ہے)۔ (۲۲) پس اگر ملامت کریں لوگ مجھے تو میں کہوں گا کہ تم مجھے معذور سمجھو۔ اس لئے کہ لنگڑے پر (اس میں) کوئی حرج (تنگی، مضائقہ) نہیں ہے۔

(۱) مِثْلٌ: جمع اَمْثَالٌ، مُثُلٌ، اَمْثِلَةٌ بمعنی نظیر، مقدار، شبہ۔ اَلْاُمْثُوْلَةُ۔ شعر جو مثال میں پیش کیا جائے۔ جمع اَمَاثِیْلُ و اُمْثُوْلَاتٌ۔ اَلتِّمْثَالُ۔ مجسمہ، تصویر۔ جمع تَمَاثِیْلُ۔ اَلْمَثِیْلُ بمعنی شبیہ، نظیر، عمدہ جمع مُثُل۔ الاَمْثَل جمع اَمَاثِیْلُ بمعنی افضل، مَثَلَ (ن) مُثُوْلًا بمعنی مانند ہونا۔ مَثَلَ (ض) مَثْلًا و مُثْلَةً بمعنی عذاب دینا۔ مَثُلَ (ك) مَثَالَةً بمعنی افضل ہونا۔

(۲) هَزَل: صیغہ ماضی (ن، ض) هَزْلًا بمعنی لغو باتیں کرنا، یعنی ایسی بات کرنا جس میں حکم کا کچھ قصد نہ ہو۔ اگر (س) هَزَلًا ہو بمعنی لاغر ہونا۔ وھَازِل بمعنی مزاح کرنے والا۔ وفی الحدیث: ثلث جدهن جدوهزلهن هزل. وقوله تعالٰى: وماهو بالهزل.

(۳) فَاسْتَسَرَّ: از استفعال مصدر اِسْتِسْرَارٌ بمعنی بہت زیادہ آہستہ سے بات کرنا، یا بہت زیادہ چھپ جانا۔ اس میں سین تاء مبالغہ کیلئے ہے۔

(۴) بِشْرٌ. (بکسر الباء) بمعنی چہرے کی کشادگی بَشَاشَةُ الْوَجْهِ یعنی چہرہ کی رونق۔ از (ض، س) اور اِبْشَارٌ کے معنی خوشخبری دینا اور اِسْتِبْشَارٌ کے معنی خوشخبری حاصل کرنا۔

(۵) تَجَلّٰی. یہ واوی اور یائی دونوں طرح آتا ہے۔ از تفعیل بمعنی ظاہر کرنا یا ہونا۔ اور جَلٰی یَجْلُوْ (ن) جَلْوًا بمعنی ظاہر ہونا یا ظاہر کرنا۔ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۶)وَلّٰی: یہ تَوْلِیَۃٌ مصدر سے بمعنی پیٹھ پھیر لینا۔ از تفعیل یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے. کقولہ تعالیٰ: یولوکم الادبار (الآیۃ) اور کبھی اقبال کے معنی بھی مستعمل ہے۔ اور تَوَلّٰی کے معنی بھی پیٹھ پھیرنے کے ہیں۔

(۷)تَعَارَجْتُ: از تفاعل بمعنی بتکلف لنگڑا بننا، ماخوذ مِنَ الْعَرَجِ (ك،ف) بمعنی پیدائشی لنگڑا۔ واز (ن) بمعنی اوپر کو چڑھنا اس کا مصدر عروج ہے، مر تحقیقہ۔

(۸)لَارَغْبَۃَ: بمعنی رغبت نہ کرنا، از (س) اور لا رغبۃ یہ مفعول لہ ہے۔ ترجمہ یوں ہے"نہ بوجہ رغبت کرنے کے" لا جزِ کلمہ بن گیا۔

(۹)اَلْعَرَجُ: (ن) مصدر عُرُوْجٌ بمعنی اوپر کو چڑھنا (س،ف) بمعنی پیدائشی لنگڑا ہونا۔

(۱۰)قَرْعٌ: بمعنی کھٹکھٹانا از (ف) یقال قرع الباب اور لاقرع میں لام کئی ہے۔

(۱۱)بَابٌ: بمعنی دروازہ، فصل، ابتداء. والجمع اَبْوَابٌ وبِیْبَانٌ. ومنہ اَلْبَوَّابُ بمعنی دربان۔ (ن) بَوْبًا بمعنی دربان ہونا، دروازہ کولازم پکڑنا۔

(۱۲)اَلْفَرَجُ. (بفتح الراء) بمعنی کشادگی یعنی وہ شخص جو دل میں کچھ نہ چھپا سکے۔ یقال فرج اللہ عنہ الغم. ای کشفہ واذھبہ. (بسکون الراء) بمعنی شرمگاہِ عورت، اور مصدر بھی از (ن،ض) کشادگی، کشادہ ہونا۔ ومنہ فرج. والجمع فُرُوْجٌ۔

(۱۳)اُلْقِیْ: صیغہ مضارع متکلم منصوب ہے اِلْقَاءٌ مصدر سے بمعنی ڈالنا۔ از افعال اور" القاء حبل علی الغارب" سے کنایہ ہے جہاں جی چاہے چلے جانے سے۔ اور یہ عطف ہے"اَقْرَعُ" پر یا یہ ماضی مجہول کا صیغہ ہے۔

(۱۴)حَبْلِیْ: بمعنی رسی، بندھن، یا باندھنے کی چیز والجمع حِبَالٌ وحُبُلٌ وحُبُوْلٌ واَحْبَالٌ وحُبُوْلَۃٌ. یقال حبلك علی غاربك یعنی تو آزاد ہے جو جی چاہے سو کر۔ از (ن) حَبْلاً بمعنی رسی سے باندھنا۔ اور اہل عرب عورتوں کو کہتے ہیں. حَبْلُكِ عَلٰی غَارِبِكِ. ای اَمْرُكِ اِلَیْكِ فتوجھی حیث شئتِ لامانعَ لَكِ لَاحَابِس ۔

(۱۵)غَارِبٌ: اونٹ کے کوہان کو کہتے ہیں (کندھا) لیکن مراد آزادی ہے۔ یقال حبلك علی غاربك یعنی آزاد ہو جو چاہے کرو۔ یا غَارِبٌ کے معنی ہے پیٹھ اور گردن یا کوہان اور گردن کے درمیان کا حصہ ہر چیز کا اعلیٰ حصہ والجمع غَوَارِبُ.

(۱۶)اَسْلُكُ: بمعنی چلنا، (ن) سَلْکًا وسُلُوْکًا ومنہ المسلك بمعنی راستہ والجمع مَسَالِكُ.

(۱۷)مَرَجَ: از (ن) مَرَجٌ مصدر سے بمعنی جانور چرنے کی جگہ۔ سبزہ زار۔ جمع مُرُوْجٌ ۔ اور اچھے کو برے کے ساتھ ملانے کے بھی آتے ہیں۔ یا آزاد لوگ اور مَرِجَ (س) مَرَجًا بمعنی فاسد ہونا، بگڑنا، خلط ملط ہونا۔ اور مرج کا مفعول محذوف ہے. ای مرج الحسنۃ بالسئیۃ. وفی القراٰن: مرج البحرین یلتقیان ۔(الرحمٰن)

(۱۸)لَامَنِیْ: لَامَ یَلُوْمُ. لَوْمًا ومَلَامًا ومَلَامَۃً بمعنی لعنت وملامت کرنا از (ن) اور لَائِم کی لُوَّامٌ ولُوَّمٌ، اجوف واوی ہے۔

(۱۹)اِعْذِرُوْا: صیغہ جمع مذکر حاضر۔ از (ض) بمعنی عذر قبول کرنا، یا عذر کرنا۔ از افتعال اِعْتِذَار ہو تو بمعنی عذر بیان کرنے کے ہیں۔ لیکن بقول شیخ الادبؒ اعتذار وعذر دونوں ایک دوسرے کے معنی میں مستعمل ہیں۔ وفی التنزیل: یعتذرون الیکم ۔(التوبۃ)

(۲۰)اَعْرَجُ: صیغہ صفت مشبہ بمعنی لنگڑا ہونا . والجمع عَرْجَانُ اسم تفضیل نہیں کیونکہ اسم تفضیل لون وعیب کیلئے نہیں آتا وزن

شعر کیلئے منصرف ہوگیا ہے۔ یہ ارشاد خداوندی کی طرف اشارہ ہے۔ای لیس علی الاعمٰی حرجٌ و لا عَلَی الاعرجِ حَرَجٌ ولاعَلَی الْمَرِیْضِ حَرَجٌ۔(الفتح)

(۲۱) حَــرَجٌ: بمعنی تنگی، گناہ، تنگ مکان، یعنی جس مکان میں درخت زیادہ ہوں اس کا مصدر حَــرَجٌ ہے از (س)، تنگ ہونا۔ یہ سب معنوں میں سمع سے آتا ہے۔اور (بفتح الراء) مستعمل ہے اور مِنْ حَرَجٍ. یہ اسم لیس کا اور "علی الاعرج" یہ خبر ہے لیس کی۔فلیس میں جو فاء ہے وہ تعلیلیہ ہے۔

تمت المقامةُ الثالثة.

بحمداللّٰه تعالٰی و توفیقه.

العبدمحمدنور حسین القاسمی غفرالله له ولوالدیه

جامعه اشرف المدارس غلشن کراتشی

فی یوم الخمیس، ۲۵ / صفر ۱٤۱۵ھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ الرَّابِعَةُ وَهِيَ الدِّمْيَاطِيَّةُ

''چوتھا مقامہ جو شہر دِمیاط کی طرف منسوب ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں کل چودہ (۱۴) اشعار ہیں، اس میں علامہ حریریؒ نے ایسے دو آدمیوں کی فصیح و بلیغ گفتگو نقل کی ہے، جن میں سے ہر ایک کا معاملہ اور برتاؤ ایک دوسرے سے بالکل جدا اور مختلف ہے، ایک کا برتاؤ یہ ہے کہ اس نے اچھائی اور دوسروں کے ساتھ نیکی کا طریقہ اختیار کیا، وہ ہر برائی کا بدلہ اچھائی سے دیتا ہے۔ اور دوسرے آدمی کا معاملہ اس سے بالکل جدا اور الگ ہے۔ اس کی عادت ہے کہ وہ اچھائی کا بدلہ اچھائی سے اور برائی کا بدلہ برائی سے دیتا ہے۔ اس کے بعد واقعہ یوں بیان کیا ہے کہ حارث بن ہمام اپنے ساتھیوں کے ساتھ ایک دفعہ سفر کرتے ہوئے اخیر رات میں ایک جگہ پڑاؤ ڈالتا ہے، لوگ سو جاتے ہیں تو ایسے میں دو آدمیوں کی آواز اس کو سنائی دیتی ہے، تو حارث بن ہمام کان لگا کر سنتا ہے، ان میں ایک آدمی دوسرے سے پوچھتا ہے کہ لوگوں کے ساتھ آپ کا معاملہ اور برتاؤ کیسا ہے؟ تو وہ بڑے فصیح و بلیغ انداز میں اس کا جواب دیتا ہے کہ میں برائی کا بھی جواب اچھائی سے دیتا ہوں، تو دوسرا کہتا ہے کہ میں تو ترکی بہ ترکی جواب دیتا ہوں یعنی اچھائی کا بدلہ اچھائی سے اور برائی کا بدلہ برائی سے۔ پھر گفتگو ختم ہوتی ہے اور صبح ہونے لگتی ہے، تو حارث بن ہمام چونکہ ان دونوں کی فصاحت سے بہت متأثر تھے، اسلئے جا کر ان سے ملتے ہیں، تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہاں ابوزید سروجی اور اس کا بیٹا ہے، اور دونوں بہت بری حالت میں ہیں، اس لئے حارث بن ہمام نے اصحاب خیر سے ان کیلئے تعاون کرنے کیلئے کہا، تو ان کے ساتھیوں نے ابوزید کی خوب مدد کی، اور ابوزید لوگوں کے پیسے خوب وصول کرنے کے بعد حارث بن ہمام سے اجازت لیکر قریبی بستی میں غسل کر کے ابھی آتا ہوں کہہ کر اور اپنے بیٹے کو لیکر فوراً وہاں سے چلا جاتا ہے، اور قافلہ کافی دیر تک ان کا انتظار کرتا رہتا ہے بالآخر وہ لوگ سمجھ جاتے ہیں کہ اس نے دھوکہ دیا ہے تو حارث بن ہمام اپنا کجاوہ کستا ہے تو پالان کی لکڑی پر ابوزید کے تین اشعار لکھے ہوئے پاتا ہے جن میں حارث کے احسان اور اپنے فرار کی وجہ ذکر کرتا ہے۔

☆......☆......☆

أَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: ظَعَنْتُ إِلَى دِمْيَاطَ، عَامَ هِيَاطٍ وَمِيَاطٍ؛ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ مَرْمُوقُ الرَّخَاءِ. مَوْمُوقُ الْإِخَاءِ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ میں نے ایک مرتبہ دمیاط کی طرف سفر کیا، سختی اور اضطراب کے سال۔ اور اس وقت میں

فراخیٔ عیش میں لوگوں کا منظورِ نظر تھا، اور بھائی چارے کیلئے پسند کیا جاتا تھا۔

(۱) اَلدِّمْيَاطِيَّةُ: یہ دمیاط کی طرف نسبت ہے یہ شہر دریائے شور کے ساحل پر واقع ہے۔ مصر سے تیس (۳۰) فرسخ پر واقع ہے۔ (ایک فرسخ = تین میل ہے یا ۵٫۴ ۸ر کلومیٹر ہے) دمياط بينه وبين المصر ثلثون فرسخا وهو على ساحل البحر الملح و ينتهى اليه ماء النيل. اوراس کتاب میں اکثر مقامات شہر کی طرف منسوب ہیں چنانچہ یہ مقام بھی شہر دمیاط کی طرف منسوب ہے۔ (کنوز اعزازیہ)

(۲) ظَعَنْتُ: یہ ظَعْنٌ مصدر سے از (ف) ظَعْنًا و ظُعُوْنًا و مَظْعُوْنًا بھی مصدر ہے بمعنی سفر کرنا، کوچ کرنا۔ قوله تعالىٰ: يوم ظعنكم ويوم اقامتكم. نیز ظعن کے بعد اگر ''من'' ہو تو خروج اور جب ''الى'' ہو تو معنی دخول کے ہوتے ہیں۔

(۳) عَامٌ: بمعنی سال (بتخفيف الميم) عام سے مراد قحط ہے۔ عَامَ (ن) عَوْمًا بمعنی تیرنا، حرکت کرنا۔ اور عام کا استعمال اُس سال پر زیادہ ہوتا ہے جس میں سختی اور قحط ہو یا عام اُس سال کو کہتے ہیں جس میں چاروں فصلوں کا برابر ہونا ضروری ہے۔ یعنی فصل ربیع، خزان، بہار، شتاء۔ بخلاف ''سنة'' کے کہ اس میں کمی زیادتی ہو سکتی ہے جمع اَعْوَامٌ اور اس کی تصغیر ''عُوَيْمٌ'' آتی ہے۔ قاعدہ ہے کہ جو لفظ فاعل کے وزن پر ہو اور اس کے عین کلمہ میں اگر حرف علت ہو تو اکثر وہ حرف ساقط ہو جاتا ہے، یہ اصل میں عائم تھا۔ (تفهيمات، ص: ۱۸۹)

(۴) هِيَاطٌ: اصل میں هَاطَ (ض) هَيْطًا بمعنی شور مچانا، چیخنا، غل مچانا، فریاد کرنا۔ اور هِيَاطٌ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی جمع ہونا اور شور مچانا اور اضطراب اور اقبال اور اس کے معنی جانوروں کو پانی پلانے کیلئے ہنکا کر لے جانا۔

(۵) مِيَاطٌ: اصل میں مَاطَ يَمِيطُ (ض) مَيْطًا و مِيْطَانًا بمعنی دفع کرنا، دور کرنا، جھڑکنا اور دور چلے جانا۔ پیٹھ پھیرنا۔ في قولهم اصبحوا في هياطٍ و مياطٍ۔ آنا جانا، آمد و رفت۔ اور اَمَاطَ اِمَاطَةً بمعنی دور کرنا یہ لازم و متعدی دونوں مستعمل ہوتا ہے۔ وفي الحديث: اماطة الاذىٰ عن الطريق.

(۶) مَرْمُوْقٌ. اى منظورٌ یہ ماخوذ رَمْقٌ سے ہے بمعنی پوری آنکھ سے دیکھنا از (ن) صیغۂ اسم مفعول ہے۔

(۷) اَلرَّخَاءُ: بمعنی کشادگی، فراخیٔ عیش و زندگی کا آسودہ ہونا۔ از (ف، س، ن، ک)، مر تحقیقہ۔

(۸) مَوْمُوْقٌ: بمعنی شدت عشق۔ ماخوذ ''وَمَقٌ'' سے ہے۔ صیغۂ اسم مفعول بمعنی محبت کیا گیا از (ح) یعنی معشوق، وَامِقٌ بمعنی عاشق از (ض، ح) اور موموق اور مرموق یہ مضاف ہے مفعول مالم يسم فاعله کی طرف۔

(۹) اَلْاِخَاءُ: یہ واوی ہے بمعنی بھائی یا دوست بننے کے ہیں از (ن) اور افعال سے بھی آتا ہے اِخَاءٌ۔ اور مفاعلہ سے مُوَاخَاةٌ بمعنی دوستی کرنا، بھائی چارہ قائم کرنا۔ اور افعال سے بھی بھائی چارہ اخوت کا رشتہ قائم کرنا۔ اور ایک بھائی جمع اِخْوَةٌ اِخْوَانٌ ہیں۔ اور یہ چاہیئے (ن) سے یا افعال سے یا مفاعلہ سے سب کے معنی بھائی یا دوست بننے کے ہیں۔

☆......☆......☆

أَسْحَبُ مَطَارِفَ الثَّرَاءِ، وَأَجْتَلِي مَعَارِفَ السَّرَّاءِ. فَرَافَقْتُ صَحْبًا قَدْ شَقُّوا عَصَا الشِّقَاقِ.

ترجمہ:۔ کھینچتا تھا میں مالداری کی چادروں کو اور دیکھتا تھا میں خوشی کے چہروں کو، پس شریک سفر بنایا میں نے چند ایسے لوگوں کو جنہوں

نے مخالفت کی لاٹھی کو پھاڑ دیا تھا (یعنی اختلاف کو ختم کر دیا تھا)

(۱) اَسْحَبُ: بمعنی زمین پر کھینچنا از فتح۔ کقولہ تعالیٰ: یسحبون فی الحمیم اور اسی سے سحاب (بادل) ہے لانہ یسحب من جانب الی جانب آخر. اور ''اَسْحَبُ'' یہ حال ثانی ہے۔

(۲) مَطَارِفَ: یہ مُطْرِفْ و مُطْرَفْ کی جمع، اور یہ جمع ہے مُطْرَفَةٌ کی ہے بمعنی منقش چادر اور یہ طَرْفَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی وہ چادر جس میں نقش و نگار بنے ہوں، ماخوذ طرف الشیء طرافة ای صار جدیدا۔ طَرُفَ (ك) طَرَافَةً بمعنی طریف اور نادر ہونا۔ طَرْفَة، اس پھول کو کہتے ہیں جو چادر پر بنایا جاتا ہے۔

(۳) اَلثَّرَاءُ: ثَرَاءُ و ثَرْوَةٌ بمعنی مال کا زیادہ ہونا۔ ثَرَی یَثْرُو (ن) ثَرَاءً. مالداری و تونگری یا۔ ثَرْوَةٌ بمعنی مال یا قوم اور جماعت کا بڑھنا۔ ثَرِیَ یَثْریٰ (س) ثَرًی بمعنی بہت زیادہ مالدار ہونا۔

(۴) اَجْتَلِیْ: از افتعال اِجْتِلَاءٌ مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ صیغہ واحد متکلم مضارع معروف ہے۔ مر تحقیقہ

(۵) مَعَارِفَ: یہ مَعْرِفَ (بفتح المیم وفتح الراء و کسرھا) کی جمع ہے بمعنی چہرہ، یا یہ جمع ہے معروف کی بمعنی نیکی، از ضرب، مر تحقیقہ

(۶) اَلسَّرَّاءِ: یہ سُرُوْرٌ سے مشتق ہے بمعنی خوشی اور عیش کی فراخی علی وزن فَعْلَاءُ ہر وہ شئے جو خوش کرنے والی ہو۔ بمعنی خوش کرنے والا، مراد اس سے ''نعمت و دولت'' ہے، از نصر۔

(۷) فَرَافَقْتُ: از مفاعلت اس کا مصدر ''مُرَافَقَةٌ'' ہے بمعنی ایک دوسرے کا ہم سفر یا سفری دوست بننا، نرمی کرنا۔ دوستی کرنا۔

(۸) صَحْبًا: یہ جمع ہے صاحب کی بمعنی ساتھی، صاحب کی جمع اَصْحَابٌ و صُحْبَةٌ و صِحَابٌ و صَحَابَةٌ، اَصَاحِبُ و اَصَاحِیْبُ صُحْبَانٌ آتی ہیں، از سمع۔

(۹) شَقُّوْا. یہ صفت ہے ''صحباء'' کی یہ شَقٌّ مصدر سے بمعنی پھاڑنا، چیرنا از (ن). کما فی القرآن: ثم شققنا الارض شقًّا. شِقَاقٌ بمعنی مخالفت، عداوت، شِقَاقٌ، مُشَاقَّةٌ بمعنی مخالفت، دشمنی۔ اور انفعال سے اِنْشِقَاقٌ بمعنی پھٹ جانا۔

(۱۰) عَصًا: واوی ہے بمعنی لاٹھی، سونٹا، ڈنڈا، چھڑی۔ والجمع عُصِيٌّ و عِصِيٌّ، اَعْصٍ، اَعْصَاءُ. اور تثنیہ عَصَوَانِ آتا ہے اور عَصٰی یَعْصُوْ (ن) عَصْوًا بمعنی لاٹھی سے مارنا، اور سمع سے عَصًا بمعنی عصا پکڑنا اور (ض) سے نافرمانی کرنا۔ اور عصاء، وہ لکڑی ہے جس پر ٹیک لگائی جائے۔

(۱۱) اَلشِّقَاقُ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی ایک دوسرے کو پھاڑنا اس سے مراد مخالفت و عداوت ہے، نا اتفاقی ہے یا مخالفت ہے. وفی التنزیل: ثم شققنا الارض شقا.

☆......☆......☆

وَارْتَضَعُوْا أَفَاوِيْقَ الْوِفَاقِ؛ حَتّٰى لَاحُوْا كَأَسْنَانِ الْمُشْطِ فِي الْاِسْتِوَاءِ، وَكَالنَّفْسِ الْوَاحِدَةِ فِي الْتِئَامِ الْاَهْوَاءِ.

ترجمہ:۔ اور اتفاق کے دودھ کو پیا تھا، یہاں تک کہ ظاہر ہوئے وہ کنگھی کے دانتوں کی طرح (برابری میں یا اخلاق کی یکسانیت میں) اور

ہم یک جان کی طرح ہوگئے اپنی خواہشات کے مل جانے میں (یا اجتماع اغراض میں) یعنی ہم سب وہ کرتے یا چاہتے تھے جو دوسرا چاہتا تھا یا کرتا تھا۔

(۱) اِرْتَضَعُوْا: یہ اِرْتِضَاعٌ مصدر سے ہے، از افتعال بمعنی دودھ پینا، رضاعت لازم ہے اور اِرضاع افعال سے متعدی ہے، دودھ پلانا۔ مجرد (ف، س، ض) سے رَضِعاً، مَرْضَعاً، رِضَاعاً و رِضَاعَةً بمعنی پستان یا تھن کو چوسنا۔ اور رَاضِعٌ کی جمع رُضَّعٌ آتی ہے۔

(۲) اَفَاوِيْقُ: یہ جمع ہے اَفْوَاقٌ، فِيْقَاتٌ، فِيَقٌ کی بمعنی وہ دودھ جو تھن میں ایک مرتبہ دوہنے کے بعد جمع ہو جاتا ہے، پھر دوبارہ نکالا جائے، اس کا واحد فِيَقٌ (بکسر الفاء، وفتح الياء) اور جو "فِيْقٌ" ہے (بکسر الفاء و سکون الياء) اس کا واحد "فِيْقَةٌ"، بمعنی وہ دودھ جو تھن میں ایک مرتبہ دوہنے کے بعد جمع ہو جاتا ہے اور اس کو دوبارہ نکالا جاتا ہے، اس کی جمع فِيْقَاتٌ بھی آتی ہے۔ فَاقَ يَفُوْقُ (ن) فَاقًا، فَوْقًا، فَوَاقًا بمعنی بلند ہونا، علم و فضل میں ساتھیوں سے آگے رہنا۔ **وفي التنزيل: مالها من فواق.**

(۳) وِفَاقٌ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا اور وَافقةً مُوَافقةً، وِفَاقًا بھی مصادر ہیں جو خلاف اور نفاق کی ضد ہے بمعنی موافق ہونا یا اتفاق کرنا مجرد حسب سے ہے اور "توفیق" تفعیل سے جیسے: **وماتوفيقي الابالله الآية. وايضًا: الاحميما وغساقا جزاء وفاقا.**

(۴) لَاحُوْا: یہ لَوْحٌ مصدر سے صیغہ جمع مذکر ہے از نصر بمعنی ظاہر ہونا، مر تحقيقه۔

(۵) كَأَسْنَانِ: یہ سِنٌّ (بکسر السين) کی جمع ہے بمعنی دانت، عمر و سال اس کی جمع اَسْنَانٌ و اَسِنَّةٌ و اُسُنٌ۔ آتی ہیں۔ اس کے معنی کنگھی وغیرہ کے دندانے بھی آتے ہیں۔ سَنَّ (ن) سُنَّةً بمعنی طریقہ جاری کرنا، قانون بنانا۔ اور ضرب سے تیز کرنا۔ كَأَسْنَانِ میں کاف اسمی ہے، حرفی نہیں ہے۔ **وفي التنزيل: السن بالسن والجروح قصاص.**

(۶) المِشط: اس میں پانچ لغات ہیں (بحركات ثلثة في الميم وسكون الشين) مَشِطٌ بروزن كَتِفٌ ہے۔ بمعنی کنگھی، یا کنگھا۔ اس کی جمع اَمْشَاطٌ و مِشَاطٌ آتی ہیں، (ن، س) بمعنی بعض کو بعض سے الگ کرنا، کنگھا کرنا۔ اور مُشَاطٌ (بضم الميم) بمعنی کنگھی کرنے کے بعد جو بال گر جاتے ہیں۔ اور مِشَاطٌ (بکسر الميم) بمعنی کنگھی کرنے کا طریقہ یا ہنر۔ **كمافي الحديث: سحر النبي ﷺ انَّهُ طُبَّ مِشاطٌ ومُشاطة.**

(۷) اِسْتَوَاءُ: یہ مصدر ہے از افتعال بمعنی برابری، سیدھا ہونا، معتدل ہونا، یا مستقیم رہنا۔ مجرد سمع سے سِوىً بمعنی درست ہونا، برابر ہونا **كمافي القران: الرحمن على العرش استواء.**

(۸) كَالنَّفْسِ: یہ مؤنث سماعی ہے، اگر اس سے مراد مذکر ہو تو مذکر استعمال کرتے ہیں اور اگر مؤنث مراد ہو تو مونث استعمال کرتے ہیں۔

(۹) اَلْوَاحِدَةُ: اس کا مذکر واحد ہے۔ اصل میں وَحَدَ يَحِدُ (ض) وَحْداً وَحْدَةً و حِدَةً بھی مصادر ہیں بمعنی تنہا ہونا، یکتا ہونا۔ اور اسی سے وحید ہے، وَحَّدَ تفعیل سے بمعنی خدا کی ذات وحدہ پر ایمان لانا۔ اور ذات الٰہی کو واحد یا احد کہا جاتا ہے۔

(۱۰) اِلْتِئَامُ: یہ مصدر ہے افتعال سے اس کے اصلی معنی زخم بھر جانے یا اچھا ہو جانے کے آتے ہیں، یہاں "پورا کرنا" مراد ہے۔ مجرد فتح سے بمعنی جمع ہونا و جمع کرنا. لَأَمَ يَلْئَمُ (ف) لَأْماً بمعنی درست ہونا یا کرنا، ملانا، باندھنا۔

(۱۱) اَلْاَھْوَاءُ: یہ جمع ہے ھَوٰی کی بمعنی خواہش، محبت وعشق، چاہے خیر ہو یا شر اور ھَوِیَ سمع سے بمعنی مائل ہونا، اگر ضرب سے ہو تو معنی ہے گرنا مصدر ھُوِیًّا بھی آتا ہے، ومنه الهاوية. وفي التنزيل: وامامن خفت موازينه فامه هاوية.

☆......☆......☆

وَكُنَّا مَعَ ذَالِكَ نَسِيْرُ النَّجَاءِ، وَلَا نَرْحَلُ إِلَّا كُلَّ هَوْجَاءَ، وَإِذَا نَزَلْنَا مَنْزِلًا، أَوْوَرَدْنَا مَنْهَلًا، اِخْتَلَسْنَا اللُّبْثَ، وَلَمْ نُطِلِ الْمُكْثَ.

ترجمہ:۔ اور ہم لوگ اسی اتحاد واتفاق سے تیزی کے ساتھ سفر کر رہے تھے، اور نہیں کستے تھے ہم کجاوے کو مگر ہر تیز رو (تیز رفتار) اونٹنی پر، اور جب ہم کسی جگہ پر اترتے یا کسی چشمہ پر ٹھہرتے (وارد ہوتے) تو اچک لیتے تھے ہم ٹھہرنے کو (دیر نہیں کرتے تھے) اور نہ ہم طویل کرتے تھے ٹھہرنے کو۔

(۱) نَسِيْرُ: یہ سَیْرٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی چلنا، سیر کرنا، از ضرب۔ عام ہے کہ رات یا دن میں سفر کرے اور سُرٰی کے معنی خاص رات میں جانے کے ہیں، ومنه اَلسَّيْرُ وَالسَّيَّارَةُ بمعنی قافلہ. کمافی الفُرقان: وجاء ت سيارة فارسلوا اردهم.

(۲) النَّجَاءُ: یعنی اَلسَّيْرُ السَّرِيْعُ. یہ مصدر بھی ہوسکتا ہے جس کے معنی نجات دینے کے ہیں، اور اس کے معنی تیز رفتار اونٹنی کے بھی آتے ہیں، نَجَا يَنْجُوْ (ن) نَجَاءً بمعنی تیز چلنا، سبقت کرنا، لپکنا۔ اگر مصدر کے معنی مراد لئے جائیں تو اس وقت یہ مضاف الیہ ہوگا، مفعول مطلق فعل محذوف کا۔ ای نَسِيْرُ سَيْرَ النَّجَاءِ. اگر تیز رفتار اونٹنی مراد ہو تو مقدر ماننے کی ضرورت ہی نہیں یعنی ہم سیر کرتے تھے تیز اونٹنی کی۔

(۳) نَرْحَلُ: یہ رَحْلٌ مصدر فتح سے بمعنی کجاوہ باندھنا. کمافی الحديث لاتشد الرحال الاالیٰ ثلثةمساجد۔ اور افتعال سے اِرْتِحَالٌ کے معنی بھی سفر کرنا، روانہ ہونا ہے، اور تفعل سے تَرَحُّلٌ بمعنی آمد ورفت کرنا یا نقل وحرکت کرنا۔ اور تفعیل سے تَرْحِيْلٌ بمعنی روانہ کرنا، سفر پر بھیجنا۔ اور "رَحْلٌ" کی جمع رِحَالٌ آتی ہے بمعنی اونٹ کا کجاوہ، قیامگاہ اور رِحْلَةٌ بمعنی مخصوص سفر، سیاحت کا سفر۔

(۴) هَوْجَاءُ: یہ اَهْوَجُ کا مؤنث ہے بمعنی تیز رفتار اونٹنی۔ ای ناقةسريعة کیونکہ اس طرح تیز دوڑنے والی اونٹنی کہ اپنی ہلاکت کی پرواہ نہ ہو گویا وہ بیوقوف ہوگئی ہے۔ هَوِجَ يَهْوَجُ (س) هَوْجًا بمعنی بہت زیادہ احمق ہونا، جلد مغلوب الغضب ہونا والجمع هُوْجٌ.

(۵) نَزَلْنَا: بمعنی اترنا۔ از ضرب مَنْزِلًا مصدر ہے یا منزل اترنے کی جگہ اور منزل، دار بیت اور حجرہ کے فرق: منزل وہ ہے کہ جو بیت، صحن، مسقف، مطبخ، وغیرہ پر مشتمل ہوتا ہے۔ اور منزل کے اندر ہر سقف کو بیت کہا جاتا ہے اور دار وہ ہے جو بیوت، منازل وصحن وغیرہ پر مشتمل ہو اور حجرہ قطعۂ بیت کو کہا جاتا ہے۔

(۶) وَرَدْنَا: یہ وَرَدَ يَرِدُ (ض) وُرُوْدًا سے بمعنی وارد ہونا، آنا۔ مرتحقیقہ

(۷) مَنْهَلًا: اس کی جمع مَنَاهِلُ، باب سمع سے نَهْلًا، مَنْهَلًا معنی پہلی مرتبہ پانی پینا یا پیاسا ہونا (یہ من الاضداد ہے) چشمہ یا پانی پینے کی جگہ، یا پہلی دفعہ پانی پینے کا گھاٹ۔ منزل اور منہل کے درمیان فرق: منزل وہ جگہ ہے جہاں انسان اُترے وہاں پانی بھی ہو اور منہل وہ جگہ ہے جہاں انسان اترے لیکن وہاں پانی نہ ہو لیکن تحقیق یہ ہے کہ دونوں لفظ اس جگہ کیلئے بولے جاتے ہیں جہاں پانی ہو۔

(۸) اِخْتَلَسْنَا: یہ اِخْتِلَاسٌ مصدر سے از افتعال بمعنی اچک لینا، جھپٹ کر لے لینا۔ مجرد یہ ضرب سے ہے خَلَسَ (ض) خَلْساً بمعنی اچک لینا. خِلْسٌ ٹاٹ کے معنی میں ہے۔

(۹) اَللُّبْثُ: از سمع بمعنی تھوڑی دیر ٹھہر جانا، یا ٹھہرنا۔ اس کے مصادر لُبْثًا و لَبْثًا و لُبَاثًا، لِبَاثَةً، لَبْثَاناً، لَبِيْثَةً: ہیں بمعنی ٹہرنا۔ اور اگر اَللَّبْثُ: (بفتح اللام) ہوتو معنی مقیم ہونا۔ اور (بفتح اللام) ہونا زیادہ صحیح ہے۔

(۱۰) نُطِلُّ: یہ اِطَالَةٌ مصدر سے بمعنی دراز ہونا، یہ کبھی مبالغہ کیلئے بھی استعمال ہوتا ہے۔

(۱۱) اَلْمَكْثُ: (بفتح الميم) یہ مصدر ہے بمعنی مطلق ٹہرنا اور اگر (بضم الميم) ہوتو کسی کے انتظار میں ٹہرنا باب نصر مصدر مَكْثًا، مَكَثًا، مُكُوثًا، مُكْثَانًا. بمعنی اقامت کرنا، ٹہرنا۔ اور باب تفعل سے معنی ہے انتظار کرنا۔

☆......☆......☆

فَعَنَّ لَنَا إِعْمَالَ الرِّكَابِ، فِيْ لَيْلَةٍ فَتِيَّةِ الشَّبَابِ، غُدَافِيَّةِ الإِهَابِ. فَأَسْرَيْنَا. إِلَى أَنْ نَضَا اللَّيْلُ شَبَابَهُ، وَسَلَتِ الصُّبْحُ خِضَابَهُ.

ترجمہ:۔ پس ظاہر ہوا ہمارے لئے کام میں لانے والے اونٹوں کو، ایسی رات میں جس کی جوانی نئی تھی (تاریک اور سخت رات تھی) جو کوے کے پروں جیسی تھی (یعنی کوّے کے پروں کی طرح سیاہ تھی) پس سفر کیا ہم نے رات کو یہاں تک کہ کھینچ لی تھی رات نے اپنی جوانی کو (تاریکی کو) اور پھینک دیا تھا صبح نے اپنا خضاب (رات کی اندھیری کو) اور صبح کی روشنی پھیل گئی۔

(۱) عَنَّ: (بتشديد النون) مصدر عَنًّا (ن) عَنْوًا بمعنی زبردستی لینا۔ عَنَالَهُ (ن) عَنْواً۔ جھکنا، مطیع ہونا، عَنَى (ض) عَنْيًا۔ بمعنی قصد وارادہ کرنا، ظاہر ہونا، پیش آنا، سامنے آنا. عَنِيَ (س) عَنًى. بمعنی تھکنا، تکلیف اٹھانا۔ اس کے مصادر عَنًّا، عُنُوْنًا، عَنَنًا و عَنَانًا بھی آتے ہیں۔ عَنَّنَ تفعیل سے عنوان قائم کرنا، نام رکھنا۔

(۲) اَعْمَالٌ: یہ عمل کی جمع ہے، بمعنی عمل میں لانا سمع سے مجرد ہے، بمعنی کام کرنا، ومحنت کرنا اور افعال سے مصدر عامل بنانا یا کام لینا یہاں یہی مراد ہے۔

(۳) اَلرِّكَابُ: سواری۔ یا تو اس کا واحد ہی نہیں، یا اس کا واحد رَاحِلَةٌ ہے، اور یہ جمع من غیر لفظہ ہے بمعنی سواری، پھر رِكَابٌ کی جمع رُكُبٌ مثل عُنُقٌ آتی ہے۔ رَكِبَ (س) رُكُوْبًا بمعنی سوار ہونا، اور افعال وتفعیل سے رَكَّبَ و اَرْكَبَ بمعنی سوار کرنا، جوڑنا۔

(۴) فَتِيَّةٌ یہ مؤنث ہے فَتِي کا یا یہ مشتق ہے "فتی" سے بمعنی جوانی۔ فَتِيَ يَفْتٰی (س) فَتًى جوان ہونا اس کی جمع فَتِيَّةٌ و فِتْيَانٌ آتی ہیں۔ اور فَتِيٌّ بمعنی ہر چیز کا اول جمع فِتَاءٌ، اَفْتَاءٌ. اس کا مؤنث فَتِيَّةٌ ہے، اور "فی لیلة فتية الشباب" سے مراد ایسی رات جو خوب اندھیری تھی، جیسے عنفوان شباب میں بال سیاہ ہوتے ہیں۔

(۵) اَلشَّبَابُ: (مذکر) جوان، یہ شَابٌّ کی جمع ہے، جوانی از ضرب، جوان ہونا۔ اس کی جمع شُبَّانٌ و شَبَبَةٌ بھی آتی ہیں۔ يقال: مَرْأَةٌ شَابَّةٌ اس کی جمع شَبَابٌ و شَابَّاتٌ و شَوَابٌّ و شَبَائِبُ آتی ہیں۔ شَبَّ يَشِبُّ (ن، ض) شَبَابًا، شَبِيْبَةً بمعنی جوان ہونا۔ اور

شباب کہتے ہیں بالغ ہونے سے لیکر تیس سال تک کا زمانہ، جو ہرم کی ضد ہے۔ یہاں اس سے مراد رات یا شروع مہینہ ہے۔

(۶) غُدَافِيَّةٌ: یہ غُدَاف کی طرف منسوب ہے بمعنی کالا کوا، یا ایک جانور جو گدھ کے برابر ہوتا ہے۔ اور اس کے بال کالے، لمبے اور سیاہ بازو کے بھی آتے ہیں۔ غَدَفَ (ن) غَدْفًا بمعنی بہت زیادہ سیاہ ہونا۔ اس کی جمع غِدْفَانٌ آتی ہے۔ یا غداف بقول بعض مطلق کوّے کو کہتے ہیں۔ یا بقول بعض غراب الصیف ہے، یا موٹے کوّے کے معنی ہیں، لیکن شیخ الادبؒ کے مطابق غراب الصیف اور غراب مطلق ایک ہی ہے۔ کیونکہ کوّے گرمی میں موٹے ہوتے ہیں اور سردی میں دبلے ہو جاتے ہیں۔

(۷) اَلْإِهَاب: (بکسر الهمزه). چمڑا یا کھال یا کچا چمڑا جو پکا ہوا نہ ہو۔ اور بعض مطلق کھال کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع اُهُبٌ و اَهِيْبٌ و اُهْبَةٌ ہیں۔

(۸) فَاَسْرَيْنَا: اس کا مصدر "اِسْرَاءٌ" ہے بمعنی رات کو چلنا، یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے قرآن میں ہے۔ سبحان الذی اسریٰ بعبده لیلا: یا یہ مصدر ہے سَرَايَةٌ سے بمعنی اثر کرنا۔ از ضرب، اور سُرًى، صرف رات کو چلنا، اسی سے "اسریٰ" ماخوذ ہے، اور بعبده میں باء تعدیہ کیلئے ہے۔

(۹) نضا: يَنْضُوْ (ن) نَضْوًا بمعنی کھینچنا۔ اور نِضْوٌ (بکسر النون) کی جمع اَنْضَاءٌ آتی ہے بمعنی دبلا اونٹ۔

(۱۰) سَلَتْ: یہ سَلَتٌ مصدر سے ہے بمعنی نکال کے پھینکنا، دور کر دینا۔ از ضرب ونصر اور یہاں مراد اس سے صبح کا روشن ہونا، اور تاریکی کا دور ہونا ہے۔

(۱۱) خِضَابٌ: مطلق رنگ کو کہتے ہیں، یا خاص مہندی کو۔ از ضرب خَضْبًا بمعنی رنگ کرنا، خضاب لگانا۔ اگر خضاب کو مرد کی طرف منسوب کریں اور کوئی قرینہ خارجیہ نہ ہو تو اس سے مراد یہ ہوتا ہے کہ اس نے اپنی داڑھی میں مہندی لگائی، اور اگر خضاب کے رنگ کو عورت کی طرف مضاف کریں اور وہاں بھی کوئی قرینہ خارجیہ نہ ہو تو اس سے یہ مراد ہوتا ہے کہ عورت نے اپنے ہاتھوں کو مہندی لگائی ہے۔

☆......☆......☆

فَحِيْنَ مَلِلْنَا السُّرٰى، وَمِلْنَا إِلَى الْكَرٰى، صَادَفْنَا أَرْضًا مُخْضَلَّةَ الرُّبَا، مُعْتَلَّةَ الصَّبَا.

ترجمہ:۔ پس جبکہ چلتے چلتے تھک گئے (رات کے سفر سے) اور مائل ہوئے ہم نیند کی طرف تو پایا ہم نے ایک ایسی زمین کو سبزہ زار تھے، ٹیلے اس کے، اور آہستہ آہستہ (بھینی بھینی) چل رہی تھی اس کی پروا ہوا (صبح کی ہوا جو مشرق سے ہو کر چلتی ہے)

(۱) مَلِلْنَا: یہ مَلَّ يَمَلُّ (س) مَلَلًا بمعنی تھکنا، اُکتا جانا، گھبرا جانا۔ یقال: مَلَّ الرجلُ مَلَلًا و مَلَالًا، و مَلَالَةً بمعنی طبیعت کو تنگی ہونا، یا دل کا تنگ واداس اور غمگین ہونا۔

(۲) السُّرٰى: رات کو چلنا۔ سَرٰى يَسْرِيْ (ض) سِرَايَةً و سُرًى و سُرْيَةً و سَرَيَانًا و مَسْرًى یعنی رات کو سیر کرنا۔ اور ابن السُّرٰى رات کا مسافر اس کی جمع سُرَاةٌ اور اس کا واحد سَارٍ ہے۔

(۳) مِلْنَا: یہ مَالَ يَمِيْلُ (ض) مَيْلًا. مائل ہونا، رجوع کرنا۔ اور اگر "مال" کا صلہ "الی" ہو تو اس کے معنی ہے رغبت کرنا، مائل ہونا۔ اگر

صلہ ''عن'' ہوتو معنی ہے اعراض کرنا۔اور اگر صلہ ''باء'' ہوتو اس کا معنی ہے حملہ کرنا۔

(۴) اَلْکَرٰی: نیند، سونا یا اونگھنا۔یقال کری الرجل ای نعس. اور کَرِیَ (س) کَرًی بمعنی سونا، اونگھنا۔

(۵) صَادَفْنَا: یہ صَادَفَ از مفاعلہ بمعنی پانا، یا مقابل میں ہونا، ملاقات کرنا خواہ بارادہ ہو یا بغیر ارادہ کے ہو، مجرد نصر وضرب سے ہے صَدْفًا و صُدُوْفًا بمعنی پھیرنا، لوٹنا۔اگر اس کا صلہ ''عن'' ہوتو اعراض کرنا، روکنا، جیسے صَدَفَ عنه. ای منعه.

(۶) اَرْضٌ: بمعنی زمین، دھرتی۔اس کی جمع اَرْضُوْن، اُرُوْضٌ و اَرَاضٍ آتی ہیں۔اَرَضَ (ن) اَرْضًا اور کرم سے اَرَاضَةً مصدر ہے۔ مزید تحقیق گزر چکی ہے۔

(۷) مُخْضَلَّةٌ: بمعنی تروتازہ وسبز ہونا۔اس کا باب افعلال ہے، مجرد خَضِلَ (س) خَضَلًا بمعنی شاداب ہونا۔یقال: عَیْشٌ خَضِلٌ۔شاداب زندگی۔اور خضل، اَخْضَلَ، اَخْضَلّ (احمرّ) اور اِخْضَوْضَلَ بمعنی تر ہونا، بھیگا ہونا۔

(۸) الرُّبَا: بمعنی ابھری ہوئی زمین (ٹیلہ) ای ارتفع من الارض اور یہ رِبْوَةٌ (بالحرکات الثلثۃفی الراء) کی جمع ہے۔اور اس کی جمع ''رَبْوَاتٌ'' بھی آتی ہے۔ کمافی القرآن: إلٰی ربوۃ ذات قرار الخ. رَبَا یَرْبُوْا (ن) رِبَاءً، رُبُوًّا معنی زیادہ ہونا، بڑھنا۔

(۹) مُعْتَلَّةٌ: یہ اِعْتِلَالٌ مصدر سے ہے بمعنی آہستہ سے ہوا کا چلنا، خوشگوار، یا بھینی بھینی ہوا کا چلنا۔یا دھیمی دھیمی ہوا چلنا، بیمار ہونا۔ اگر آہستہ آہستہ ہوا کا چلنا مراد ہے تو کوئی استعارہ نہ ہوگا، اگر بیمار ہونا مراد ہوتو ''صبا'' کو بیمار سے تشبیہ دی ہے نصر سے علوا، غالب ہونا، بلند ہونا۔عَلِیَ، سمع سے عَلَاءً معنی فوقیت لے جانا۔اِعْتَلٰی افتعال سے اوپر چڑھنا۔اور تفعیل سے بھی آتا ہے۔

(۱۰) الصِّبَا: (بکسر الصاد) بمعنی جوش وجوانی، اگر (بفتح الصاد) ہوتو معنی ہے پروا ہوا (بادِ مشرقی) اس کی جمع صَبَوَاتٌ و اَصْبَاءٌ آتی ہیں۔اور ''دَبُور'' بادِ مغربی یعنی پچھوا ہوا کو کہتے ہیں. صَبَا یَصْبُوْ (ن) صُبُوًّا، صَبَاءً بمعنی پروا ہوا چلنا، مائل ہونا۔یہاں مراد نرم ہوا ہے۔

☆......☆......☆

فَتَخَیَّرْنَاهَا مُنَاخًا لِلْعِیْسِ، وَمَحَطًّا لِلتَّعْرِیْسِ، فَلَمَّا حَلَّهَا الْخَلِیْطُ، وَهَدَأَ بِهَا الْاَطِیْطُ وَالْغَطِیْطُ.

ترجمہ:۔پس پسند کیا ہم نے اس جگہ کو اونٹوں کے بٹھانے، اور بقیہ شب گزاری کیلئے۔پس جب اتر پڑے وہاں ہمارے ہم سفر ساتھی۔اور رک گئیں اس میں کجاوے کی آوازیں اور سونے والوں کی آوازیں (خراٹے)

(۱) تَخَیَّرَ: بمعنی اچھی طرح سے پسند کر لینا، از تفعل، اس کا مجرد ضرب سے ہے اور باب تفعل سے بمعنی بتکلف اچھا سمجھ لینے کے ہیں۔خواہ وہ نفس الامر میں اچھا ہو یا نہ ہو۔

(۲) مُنَاخًا: یہ اسم ظرف ہے از افعال بمعنی جائے اقامت یا اونٹ بٹھانے کی جگہ اور اسی سے ''اناخ الابل'' یعنی اونٹ کو بٹھایا۔اور اس کا مجرد غیر مستعمل ہے اور یہاں یہ ''مُنَاخًا و مَحَطًّا'' مفعول لہ ہے بمعنی مصدری ہے یا تمیز ہے بمعنی اسم ظرف۔

(۳) لِلْعِیْسِ: عیس بمعنی وہ سفید اونٹ جس میں خفیف سی سیاہی ہو اور بھورے رنگ کا ہو، اور خاکی رنگ کے اونٹ کو بھی کہتے ہیں۔ اس کا واحد مذکر ''اَعْیَسُ'' اور مؤنث عَیْسَاءُ ہے، اور ''اَلْعِیْسُ'' عمدہ قسم کے اونٹ یا قوی اور بڑھیا وبیش قیمت اونٹ کو کہتے ہیں اگر یہ

واوی باب نصر سے ہوتو اس کے معنی ہے حال بیان کرنا۔

(٤) مَحطًّا: مَحطٌّ و مَحطَّةٌ از نصر بمعنی جائے نزول، اترنے کی جگہ، یا قیام کی جگہ صیغہ اسم ظرف مکان ہے، کمافی القران: وقولوا حطةٌ اور مَحطٌّ کی جمع مَحاطٌّ و مَحطَّاتٌ آتی ہیں۔ از نصر حَطًّا معنی اترنا، فروکش ہونا۔

(٥) اَلتَّعْرِيْسُ: بمعنی مطلق اترنا یا رات کے آخری حصہ میں سفر کر کے آرام کیلئے اترنا۔ اور یہ عُرُوْسٌ سے ماخوذ ہے، جس کے معنی دلہن کے ہیں۔ عَرَسَ (ن) عُرْسًا، عَرِسَ (س) عَرْسًا بمعنی خوش ہونا، شادی کرنا یا خوشی میں مشغول ہونا، اور "عِرَاسٌ" وہ رسی جس سے بیٹھے ہوئے اونٹ کی گردن وغیرہ باندھی جائے۔

(٦) حَلَّ: یہ حُلُوْلٌ مصدر نصر سے بمعنی اترنا، اور ضرب سے حِلًّا: حلال ہونا۔ اور تفعیل سے تحلیل بمعنی حلال قرار دینا۔ اور احتلال افتعال سے بمعنی قبضہ کرنا، اِنْحَلَّ انفعال سے بمعنی کھل جانا، الگ الگ ہونا، استحلال بمعنی حلال جاننا۔

(٧) اَلْخَلِيْطُ: بمعنی ساتھی و پڑوسی، شوہر، دوست یا شریک یا وہ جماعت جس کا طریقہ بالکل ایک سا ہو، خَلَطَ (ض) خَلْطاً: ملانا، آمیزش کرنا، اور خلیط اس کی جمع خُلُطٌ و خُلَطَاءُ آتی ہیں۔ اس کے معنی بھوسہ ملی ہوئی مٹی کے بھی آتے ہیں۔ اور تفعیل سے اس کے معنی فاسد کر دینا، یا خراب کر دینا. وفی القران: وان کثیراً من الخلطاء.

(٨) هَدَاءٌ: بمعنی آرام کرنا، بچے کو تھپکا کر سلانا و ساکن ہونا، یقالُ: هَدَأَ يَهْدَأُ (ف) هَدَأً و هُدُوأً بمعنی سکون ہونا، روکنا، خواہ آواز کا سکون ہو یا حرکت کا یا اور کسی حیثیت سے ہو، یہاں مراد سکون ہے۔

(٩) اَطِيْطٌ: یعنی کجاوہ کی لکڑی کی آواز یا اونٹوں کی بلبلاہٹ۔ یا وہ آواز جو دو غیر روح اجسام سے ٹکرانے سے پیدا ہو۔ اس سے یہاں مراد، اونٹنی کا کجاوہ ہے اس کی آواز (چر چرانے) کو کہتے ہیں۔ اَطَّ (ض) اَطِيْطاً: آواز نکالنا، چر چرانا، یا صرف اونٹ کی آواز۔

(١٠) اَلْغَطِيْطُ: وهو الصوت الذی یخرج مع نفس النائم یعنی سوتے ہوئے خراٹے لینا اور خرخر کرنا، غَطَّ (ن، ض) غَطًّا و غَطِيْطاً، خراٹے لینا سونے میں۔

☆......☆......☆

سَمِعْتُ صَيِّتًا مِنَ الرِّجَالِ، يَقُوْلُ لِسَمِيْرِهٖ فِي الرِّحَالِ: كَيْفَ حُكْمُ سِيْرَتِكَ مَعَ جِيْلِكَ وَجِيْرَتِكَ؟ فَقَالَ أَرْعَى الْجَارَ، وَلَوْجَارَ، وَ أَبْذُلُ الْوِصَالَ، لِمَنْ صَالَ.

ترجمہ: ۔سنا میں نے ایک بلند آواز والے کو (آدمی کی آواز سنی) لوگوں میں سے (ساتھیوں میں سے) کہ کہہ رہا تھا اپنے افسانہ گو ساتھی سے جو کجاوہ میں تھا، کیسا برتاؤ ہے تیرا اپنے لوگوں کے ساتھ اور رشتہ داروں کے ساتھ۔ پس اس نے کہا کہ میں بہت زیادہ رعایت کرتا ہوں پڑوسیوں کا، اگر چہ وہ مجھ پر ظلم ہی کیوں نہ کریں، اور دوستی کا برتاؤ کرتا ہوں اس کے ساتھ جو (مجھ پر) حملہ کرے۔

(١) صَيِّتًا: صَيِّتٌ، سخت آواز کو کہتے ہیں، یقال: صَيِّتٌ صَائِتٌ. اصل میں، صَاتَ (ن) صَوْتاً بمعنی آواز نکالنا، آواز دینا، بلانا۔ "صِیْتٌ" سے مشتق ہے یہ صیغہ صفت ہے، بمعنی بلند و بھاری آواز والا شخص، کمافی الحدیث: کان العباس رجلاً صَيِّتاً. یہ صیّتٌ

سے مشتق ہے اصل میں صَیوِتٌ تھا، اس میں واؤ کو یاء سے بدل دیا، اور صوت کی جمع اصوات آتی ہے، جس کے معنی آواز کے ہیں۔

(۲) لِسَمِیْرِہٖ: سمیر بمعنی رات کو قصہ کہنے والا، از نصر یا رات میں باتیں کرنے والا (افسانہ گو) کمافی الحدیث: نهى عن السمر بَعْدَالْعِشَاءِ. سَمَرَ (ن) سَمْرًا و سُمُوْرًا بمعنی رات کو نہ سونا، اور باتیں کرتے رہنا۔ اور سمر چاندی رات کو کہتے ہیں کیونکہ ایسی ہی رات میں کہانی کہا کرتے ہیں۔ لہذا کہانی والے کو بھی سمیر کہتے ہیں۔

(۳) اَلرِّحَالُ: یہ رَحْلٌ کی جمع ہے بمعنی کجاوہ و سواری، اس کی تصغیر رُحَیْلٌ آتی ہے، از فتح بمعنی کجاوہ باندھنا۔ وفی الحدیث: لاتشدوا الرحال الاّ الی ثلثۃِ مساجد.

(۴) سِیْرَۃٌ: عادت، طریقہ و طرز زندگی اس کی جمع سِیَرٌ ہے، سَارَ (ض) سَیْرًا بمعنی چلنا، روانہ ہونا، سَیَّرَ تفعیل سے چلانا، چلتا کرنا۔ یقال سیرۃُ الرجل سوانح عمری، قصہ شخصی۔

(۵) جِیْلٌ (بکسر الجیم) ایک قسم کے لوگوں کے گروہ کو کہتے ہیں۔ ای صنف من الرجال، جیسے ترکی، عربی، چینی، ہندی وغیرہ۔ اس کی جمع اَجْیَالٌ و جِیْلَانٌ.

(۶) جِیْرَۃٌ یہ جمع ہے جَارٌ کی بمعنی پڑوسی، ہمسایہ (پناہ چاہنے والا) اس کی جمع جِیْرَانٌ بھی آتی ہے۔ جَارَ (ن، ض) جَوْرًا بمعنی ظلم کرنا، اس کی جمع جِوَارٌ، اَجْوَارٌ، مُجَاوَرَۃٌ و جِوَارٌ بھی آتی ہیں بمعنی پڑوسی و گھر کے پاس رہنے والا۔ وفی التنزیل: والجار ذی القربٰی والجار الجنب.

(۷) اَرْعٰی: یہ رِعَایَۃٌ مصدر سے بمعنی حفاظت کرنا. کما یقال: رَعٰی (ف) رَعْیًا و رِعَایَۃً و مَرْعًی بمعنی حفاظت کرنا۔ اس کی جمع رُعَاۃٌ آتی ہے۔ وفی القرآن: فمارعوھا حق رعایتھا.

(۸) اَلْجَارُ: بمعنی پڑوسی، وہمسایہ، ماخوذ "جَوْرٌ" نصر سے بمعنی ظلم کرنا، جو عدل کی ضد ہے۔ جمع جِوَارٌ و اَجْوَارٌ آتی ہیں اور اس کے مصادر جَارَۃٌ، جَوْرَۃٌ و جُوْرَۃٌ ہیں۔

(۹) اَبْذُلُ: اس کا مصدر "بَذْلٌ" ہے بمعنی خرچ کرنا، از نصر وضرب، اور "بذل" جو بخیل و منع کی ضد ہے، اور افتعال سے اِبْتِذَالٌ بمعنی ناجائز استعمال کرنا۔

(۱۰) اَلْوِصَالُ: یہ باب مفاعلت کا مصدر ہے بمعنی ملنا، یا ملاقات کرنا، اس کا مجرد وَصَلَ (ض) وَصْلًا بمعنی ملنا، اتصال ہونا۔

(۱۱) صَالَ: یہ صَوْلٌ مصدر سے بمعنی حملہ کرنا، یقال صال علیہ کود پڑنا، حملہ کرنا۔ صَالَ (ن) صَوْلًا و صَوْلَۃً مصادر ہیں۔

☆......☆......☆

وَاَحْتَمِلُ الْخَلِيْطَ، وَلَوْ اَبْدَى التَّخْلِيْطَ، وَاَوَدُّ الْحَمِيْمَ. وَلَوْ جَرَّعَنِي الْحَمِيْمَ، وَاُفَضِّلُ الشَّفِيْقَ، عَلَى الشَّقِيْقِ.

ترجمہ: اور برداشت کرتا ہوں (دوستی کو) اگرچہ وہ منافقانہ (انداز) کیوں نہ ظاہر کرے (یعنی گڑبڑ ہی کیوں نہ کرے یا دشمنی وعداوت کیوں نہ کرے) اور دوست رکھتا ہوں قریب رشتہ داروں کو اگرچہ وہ گھونٹ گھونٹ پلادے مجھ کو گرم پانی (تکلیف دے) اور ترجیح

دیتا ہوں میں اپنے دوستوں کو اپنے حقیقی بھائیوں پر۔

(۱) اِحتَمِلُ: یہ اِحْتِمَالٌ مصدر افتعال سے بمعنی برداشت کرنا، یا بوجھ اٹھانا۔ یہاں برداشت کرنا مراد ہے، اس کا مجرد حَمَلَ (ض) حَمْلاً اٹھانا، اور تفعل سے تحمل معنی برداشت کرنا۔

(۲) اَلْخَلِیْطُ: بمعنی آمیزش و ملاوٹ اس کی جمع خُلُطٌ و خُلَطَاءُ ہیں، یہاں اس کا مضاف محذوف ہے ای ایذاء الخلیط ۔اور خُلَطَاء : وہ شخص ہے جو سفر میں ساتھ ہو۔

(۳) اَبْدَی: یہ اِبْدَاءٌ سے ہے بمعنی ظاہر کرنا، اس کا مجرد بَدَأَ (ن) بُدُوٌّ و بَدَاءَ ةٌ بمعنی ظاہر ہونا۔

(۴) اَلتَّخْلِیْطُ: یہ تفعیل سے بمعنی ملانا، یا کسی عمدہ چیز کو بری چیز میں ملا دینا، مجازاً فساد و نفاق مراد لیتے ہیں، اگر دونوں چیزیں ایک جنس سے ہوں تو اسے تخلیط نہ کہیں گے۔ اور اصل میں تخلیط سے مراد ہر وہ شخص ہے جو یہ ظاہر کرے کہ ہم دوست ہیں اور پھر وہ اس کو تکلیف دے اور اسلئے اس کا معنی فساد و اچھی و بری چیزوں کو ملا دینے کے بھی آتے ہیں۔ خَلَطَ (ض) خَلْطًا بمعنی ملانا۔

(۵) اَوَدُّ: (بتشدید الدال) بمعنی دوست رکھنا، از سمع وِدًّا، وَدُوْدًا و مَوَدَّةً وغیرہ بمعنی دوست رکھنا، محبوب رکھنا۔

(۶) اَلْحَمِیْمُ: معنی خالص دوست قریب و عزیز، جمع اَحِمَّاءُ مثل اَخِلَّاءُ ہے اس کے معنی گرم پانی و ٹھنڈا پانی کے بھی آتے ہیں۔ یہ لفظ من الاضداد ہے اگر گرم پانی ہو تو جمع حَمَائِمُ آتی ہے، اگر خالص دوست ہو تو جمع اَحِمَّاءُ آتی ہے۔ یہاں دونوں جگہ جدا جدا معنی مراد ہیں اول حمیم سے بڑی چیز کو تشبیہ دی ہے، اور ثانی حمیم میں استعارہ پایا گیا ہے. کمافی التنزیل: کانه ولی حمیم.

(۷) جَرِّعَ: یہ تَجْرِیْعٌ تفعیل سے ہے بمعنی گھونٹ گھونٹ کر کے پلانا۔ جَرِعَ (ف ،س) جَرْعًا فتح سے و جَرَعًا سمع سے گھونٹ گھونٹ پینا۔ اور جُرْعَةٌ: اس مقدار کو کہتے ہیں جس کو ایک دفعہ نگلا جائے۔

(۸) اُفَضِّلُ : یہ تفضیل سے بمعنی ترجیح دینا، فضیلت دینا۔ مجرد فَضِلَ یَفْضُلُ خود باب موجود ہے، مگر شاذ ہے۔

(۹) اَلشَّفِیْقُ: بمعنی دوست یقال شفق علیه شفقا ای حرص علی خیره .شَفِقَ (س) شَفَقًا بمعنی شفقت کرنا و منه الشفقةُ مہربانی، اِشْفَاق افعال سے معنی ہے ڈرنا، یہاں ہمزہ سلب مأخذ کیلئے ہے۔

(۱۰) اَلشَّقِیْقُ: بمعنی سگا بھائی، شَقِیْق کے اصلی معنی ہے ٹکڑا، نیز حقیقی بھائی کو شقیق اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بھی ایک شخص کے دو ٹکڑے ہیں یا وہ بھی بسبب شرکت کے رحم کا ٹکڑا ہوتا ہے اور باب نصر سے شَقٌّ بمعنی پھاڑنا، چیرنا۔ گویا وہ بھائی بھی ایک چیرا ہوا ٹکڑا ہوتا ہے اپنے دوسرے بھائی کیلئے۔

☆......☆......☆

وَأَفِي لِلْعَشِيْرِ، وَإِنْ لَمْ يُكَافِئَ بِالْعَشِيْرِ، وَاَسْتَقِلُّ الْجَزِيْلَ، لِلنَّزِيْلِ، وَأَغْمُرُ الزَّمِيْلَ، بِالْجَمِيْلِ.

ترجمہ:۔ اور پورا دیتا ہوں (ساتھیوں کا حق ادا کرتا ہوں) دوستوں کے واسطے (حق کیلئے) اگر چہ وہ دسواں حصہ بھی بدلہ میں نہ دے، اور کم سمجھتا ہوں کو عطاء کثیر کو (بڑی چیز کو) مہمانوں کیلئے اور ڈھانک لیتا ہوں ساتھیوں کو احسانات سے۔

(۱) اَفِيْ: یہ صیغہ مضارع واحد متکلم ہے، اس کا مصدر وَفَاءٌ ہے ضرب سے بمعنی پورا کرنا کمایقال وفی بالوعد او العهد. یعنی اس

نے وعدہ یا عہد پورا کیا۔اورافعال سے اِیْفَاءٌ کے معنی پورا کرنے کے آتے ہیں. کمافی القراٰن:فمن اوفی بماعاھد علیہ اللہ .

(۲)اَلْعَشِیْرُ : (بغیر تاء کے) بمعنی قریب رشتہ، یا معنی میں معاشر یعنی دوست،قبیلہ ساتھ رہنے والا۔خواہ وہ اولا د ہو یا غیر،اوراس کے معنی بیوی اور خاوند اور میل جول والے کے بھی آتے ہیں۔اس کی جمع عُشَرَاءُ . اور عَشِیْرَۃٌ بمعنی قبیلہ اسکی جمع عَشَائِرُ آتی ہے۔

(۳)لَمْ یُکَافِئْ : یہ مُکَافَاتٌ مصدر،صیغہ نفی جحد بلم در فعل مضارع از مفاعلہ بمعنی پورا کرنا۔

(۴)اَلْعَشِیْرُ : بمعنی دسواں حصہ اس کی جمع عُشَرَاءُ آتی ہے،اور عَشَرَ (ن) عَشْراً و عُشُوْراً بمعنی دسواں حصہ وصول کرنا۔اور معاشر مفاعلہ سے بمعنی مل جل کے رہنا،اور افعال سے اَعْشَرَ بمعنی دس بنانا یا عُشْرٌ دسواں حصہ اور ''عَشّارٌ''،عُشر وصول کرنے والا۔

(۵)اِسْتَقَلَّ: اس کا مصدر اِسْتِقْلَالٌ ہے بمعنی قلیل سمجھنا،اور یہاں یہی مراد ہے،اور یہ قِلَّۃٌ سے ماخوذ ہے، جو کثرت کی ضد ہے مجرد قَلَّ (ض) قَلِیْلاً کم ہونا۔اور قُلَّۃٌ سے بھی استقلال آتا ہے جس کے معنی ہے پہاڑ کی چوٹی پر چڑھنا یا چڑھادینا۔

(۶)اَلْجَزِیْلُ: یہ صیغہ صفت ہے بمعنی بڑی یا بڑی عطاو بخشش اس کی جمع اَجْزَالٌ و جِزَالٌ آتی ہیں. جَزُلَ(ك) جَزَالَةً عظیم ہونا،موٹا ہونا۔یہاں مراد عظیم ہے اور موصوف محذوف ہے اور عبارت بلیغ وفصیح کو بھی جزیل کہتے ہیں۔

(۷)لِلنَّزِیْلِ: بمعنی اترنے والا مہمان، یا وہ کھانا جس میں برکت ہو، نُزُلٌ مہمان اس کی جمع نُزَلاءُ آتی ہے .نَزَلَ(ض)نُزُولاً. اترنا اور نَزِلَ(س) نَزَلاً. نزلہ یا زکام کی بیماری میں مبتلا ہونا۔اور ''نُزُلٌ'' کھانے پینے کی وہ چیزیں ہیں جو مہمان کیلئے تیار کی جاتی ہیں، جیسے :ھٰذانزلھم یوم الدین. فَنُزُلٌ من حمیم.

(۸)اَغْمَرُ : یہ غَمْرٌ مصدر(ن) سے بمعنی ڈھانپنا یا ڈھانکنا،احاطہ کرنا،اور پانی کا بلند ہونا۔اور کرم سے غُمُوْرَۃٌ و غَمَارَۃٌ بمعنی زیادہ ہونا۔

(۹)اَلزَّمِیْلُ: رفیق سفر، ردیف، ساتھی اس کی جمع زُمَلاءُ آتی ہے اور اگر ایک اونٹ پر دو سوار ہوں تو یہ ہر یک دوسرے کیلئے زمیل ہوتا ہے. زَمَلَ(ن) زَمْلاً بمعنی ردیف بنالینا۔

(۱۰)اَلْجَمِیْلُ: یہ جَمَالٌ سے مشتق ہے، بمعنی خوبصورتی اور رونق اور وہ جو سیرت وصورت میں خوب ہو از کرم بمعنی جمیل وحسین ہونا، اور یہاں مضاف محذوف ہے ای بالعطاء الجمیل.

☆......☆......☆

أُنْزِلُ سَمِیْرِیْ،مَنْزِلَةَ أَمِیْرِیْ،وَأُحِلُّ اَنِیْسِیْ،مَحَلَّ رَئِیْسِیْ ، وَاُوْدِعُ مَعَارِفِیْ،عَوَارِفِیْ.

ترجمہ:۔اوراُتارتا ہوں میں اپنے قصہ گوساتھی کو اپنے حاکم کی رتبہ میں ،اور خیال کرتا ہوں اپنے دوست کو اپنے سردار کی جگہ میں اور امانت رکھتا ہوں اپنے عطیہ کو جاننے والوں کے پاس۔

(۱)اُنْزِلُ:اِنْزَالٌ افعال سے اتارنا اور مجرد ضرب سے اترنا۔اس کی تحقیق گزر چکی ہے۔

(۲)سَمِیْرِیْ:سَمِیْر وہ شخص ہے جو رات کو دوست کے ساتھ باتیں کرے اور اس کو قصہ سنائے ''افسانہ گو دوست'' اسکی جمع سُمَرَاءُ

آتی ہے اور سَامِر کی جمع سَمّار ہے۔
(۳) مَنْزِل: صیغہ اسم ظرف ہے از ضرب اترنے کی جگہ، اس سے قبل تحقیق گزر چکی ہے۔
(۴) اَمِیْرِیْ: بمعنی امیر وسردار یا شریف لوگ اس کی جمع اُمَرَاءُ اور نصر سے اَمْرًا و آمِرَۃً و اِمَارَۃً بمعنی حکم کرنا، طلب فعل کرنا، سمع سے مصدر امَرًا، اور کرم سے اِمَارَۃً و اِمْرَۃً بمعنی امیر ہونا، حاکم ہونا، والی بننا. قَالَ تَعَالٰی: وَاُولِی الْاَمْرِ مِنْکُمْ.
(۵) اُحِلُّ: اس کا مصدر اِحْلَالٌ ہے، از افعال معنی حلال کرنا، اتارنا، واجب کرنا، حَلَّ(ض) حَلَالًا حلال کرنا، حَلَّ(ن) حُلُوْلًا بمعنی اترنا، داخل ہونا، مہمان بننا. و منه المَحَلُّ (بفتح المیم) اترنے کی جگہ و الجمعُ مِحَال۔
(۶) اَنِیْسٌ: یہ اُنْسٌ سے مشتق ہے، بمعنی میل جول، دوست۔ اور اَنِیْس صیغہ صفت ہے از سمع وضرب وکرم بمعنی مُوَانِسُ یعنی دل بہلانے والا۔ یا انیس صیغہ اسم فاعل ہے از کرم۔
(۷) رَئِیْسٌ: ''رَیْسٌ'' سے مشتق ہے بمعنی سردار قوم اس کی جمع رُؤَسَا ہے کرم رَؤُسَ، رِئَاسَۃً رئیس ہونا، سردار ہونا۔ اور ضرب سے رأسًا، رئیس ہونا۔
(۸) اَوْدَعُ: یہ اِیْـدَاعٌ مصدر سے بمعنی ودیعت رکھنا، مجرد فتح سے الوداع کرنا۔ گزر چکا ہے۔ امانت اور ودیعت میں فرق: ودیعت تو یہ ہے کہ مالک اپنی مملوکہ شئے دوسرے کے پاس حفاظت کی غرض سے رکھے اور امانت: ''مَایَجِبُ حِفْظُهٗ'' (جس کی حفاظت لازم ہو) کو کہتے ہیں، اس کیلئے یہ ضروری نہیں کہ مالک نے خود وہ چیز کسی کے پاس امانت رکھی ہو جیسے لقطہ اس میں یہ صورت بھی داخل ہے کہ کسی کی کتاب کہیں سے ملی اس کو اٹھالیا، تو یہ امانت ہے ودیعت نہیں۔ خلاصہ یہ ہے کہ ودیعت خاص ہے اور امانت عام۔
(۹) مَعَارِفِیْ: یہ جمع ہے مَعْرَفٌ (بفتح الراء و کسرها) کی بمعنی چہرہ یا چہرے کے محاسن اور یہ (بفتح الراء و کسرها) دونوں طرح مستعمل ہے یہاں مراد ''عطایا'' ہیں۔
(۱۰) عَوَارِفِیْ: یہ جمع ہے عَارِفَۃٌ کی بمعنی عطیہ اور پہچاننے والا یا رزق واحسان کے معنی میں بھی مستعمل ہے، یہاں جاننے والے مراد ہیں۔

☆......☆......☆

وَأُوْلِیْ مُرَافِقِیْ، مَرَافِقِیْ، وَأُلِیْنُ مَقَالِیْ، لِلْقَالِیْ، وَأُدِیْمُ تَسْآلِیْ، عَنِ السَّالِیْ، وَأَرْضٰی مِنَ الْوَفَاءِ، بِاللَّفَاءِ.

ترجمہ: اور دیتا ہوں میں اپنے ساتھیوں کو منافع (اپنے ساتھیوں کی مدد کرتا ہوں) اور ملائم بات کرتا ہوں اپنے دشمنوں سے (اپنے دشمنوں سے بھی میٹھی بات کرتا ہوں) اور ہمیشہ خبر گیری رکھتا ہوں اس شخص کی جو مجھ سے بے غم ہے، یا بھول چکا ہے، اور راضی ہوتا ہوں تھوڑی چیز سے۔
(۱) اُوْلِـیْ: یہ اِیْلَاءٌ سے ہے بمعنی قسم کھانا، بخشش کرنا، بارش برسانا اگر یہ ولایت سے ماخوذ ہے تو معنی ہے حاکم بنانا۔ اگر ''ولی'' سے ماخوذ ہے تو معنی ہے نزدیک کرنا، یا ''الیة'' سے بمعنی قسم اس کی جمع ''الایـا'' ہے تو معنی ایـلاء کے قسم کھانا، یا ولـیٌّ سے معنی شروع ربیع کی بارش کی ہے، تو یہاں ''ایلاء'' کے معنی عطا کو برسانا۔ اور عطا کو بارش کیساتھ تشبیہ دی ہے، مراد عطاء ہی ہے۔

(۲)مُوَافِقِيْ: از مفاعلت بمعنی دوستی کرنا یہ مُوَافِقْ صیغہ اسم فاعل ہے مصدر مُوَافَقَةٌ ہے بمعنی سفر میں ساتھ رہنا، اور مرافق بمعنی رفیق سفر، یا سفر کا ساتھی۔ مجرد (ن، س، ک) سے ہے اس کے معنی نرمی کرنا، اور اس کے صلہ میں باء، لام، اور ''علیٰ'' آتے ہیں۔

(۳)مَرَافِقِيْ: (بفتح المیم) نفع اور یہ مرفق کی جمع ہے، کمافی القران: يُهَيِّئْ لكم من امركم مِرْفَقًا. اور مِرْفَق کُہنی کو بھی کہتے ہیں مجرد ''رِفْــق'' ہے اس کے صلہ میں ''باء، لام، علی'' آتے ہیں نصر سے نفع پہنچانا اور سمع و تفعیل سے بمعنی نرمی برتنا، رحم کرنا، ارتفاق افتعال سے فائدہ اٹھانا رفیق بمعنی ساتھی جمع رُفَقَاءُ آتی ہے۔

(۴)اُلِينُ: یہ لَيْنٌ سے مشتق ہے جس کے معنی نرمی کے ہیں، اس کے مصدر لَيْناً، لَيَاناً از ضرب، نرم جو ضد ہے صلب و خشن کی بمعنی نرم ہونا اور افعال سے ''اَلَانَ'' بمعنی نرم کرنا۔ اور لَيِّنٌ صیغہ صفت ہے۔ وفی القران: فبمارحمة من الله لنت لهم .

(۵)مَقَالِيْ: یہ قول سے مصدر میمی ہے معنی بات کرنا، از نصر و ضرب و منه مَقَالٌ بمعنی گفتگو اجوف واوی ہے۔ نصر سے بات چیت کرنا اور ضرب سے دو پہر کو قیلولہ کرنا، مر تحقیقه۔

(۶)لِلْقَالِيْ: شدت بغض و دشمنی رکھنے والا. قَلَى (ض) قَلَاءً وَقَلْيًا بمعنی گوشت بھوننا۔ قَلِيَ (س) قَلَاءً و مَقْلِيَةً مبغوض رکھنا۔ ای البغضة وفی القران: ماودعك ربك وماقلى .

(۷)اُدِيْمُ: یہ اِدَامَةٌ سے ہے بمعنی ہمیشگی کرنا، مداومت کرنا. دَامَ (ن) دَوْمًـا و دَوَامًـا. ای ثبت و استمرّ اور دَامَ يَدَامُ (س) دَوْمًا و دَوَامًا بمعنی ہمیشہ ہونا، ثابت ہونا، ساکن ہونا یا یہ ''ادامٌ'' سے ہے بمعنی ہمیشہ. وفی الفرقان: مادامت السموات والارض.

(۸)تَسَالِيْ: اس کے معنی ہے مبالغة فی السؤال یعنی بہت مانگنا۔ اس میں ''ت'' زائدہ ہے یا مبالغہ کیلئے ہے، اور تسالی مصدر مضاف ہے فاعل کی طرف۔

(۹)اَلسَّالِيْ: صیغہ اسم فاعل، سَلَا (ن) سَلْوًا و سُلُوًّا و سُلْوَانًا. محبت کو ترک کرنا،، بے غم ہو جانا، بھول جانا یا دوستی کو چھوڑنے والا۔ اور سَلِيَ (س) سُلِيًّا بمعنی فراموش کرنا۔

(۱۰)اَلْوَفَاءُ: مصدر از ضرب معنی وعدہ پورا کرنا۔ اور مفاعلہ وَافَامُوَافَاةً بمعنی اچانک آنا، اور تفعل سے تَوَفّٰی اور اِسْتَوْفٰی بمعنی پورا وصول کرنا۔

(۱۱)بِاللَّفَاءِ: (بفتح اللام) بمعنی قلیل الشئ اور حقیر چیز۔ یقال لفاحقه ای اعطاه. از فتح بمعنی پانا۔ لَفَاءَ (ف) لَفَاءً بمعنی کم کرنا، پورا کرنا۔ من الاضداد اور یہ مہموز لام ہے۔

☆......☆......☆

وَاَقْنَـعُ مِـنَ الْـجَزَاءِ، بِـاَقَلِّ الْاَجْـزَاءِ، وَلَااَتَـظَـلَّـمُ، حِيْنَ اُظْلَمُ، وَلَااَنْقِمُ، وَلَوْلَدَغَنِي الْاَرْقَمُ. فَقَالَ لَهُ صَاحِبُهُ: وَيْكَ.

ترجمہ:۔ اور قناعت کر لیتا ہوں تھوڑی سی جزا سے (یعنی تھوڑے سے بدلہ پر قناعت کر لیتا ہوں) اور نہ فریاد ظلم کرتا ہوں (ظلم کی

شکایت کرتا ہوں) جس وقت کہ میں ظلم کیا جاؤں اور کبھی بدلہ نہیں لیتا ہوں اگر چہ مجھے خبیث سانپ ہی کیوں نہ کاٹے۔ پس کہا اس شخص نے کہ افسوس ہے تجھ پر۔

(۱) اَقْنَعُ: صیغہ واحد متکلم از فتح بمعنی راضی وخوشی ہونا، قَنِعَ (س) قَنَعًا و قِنَاعَةً و قُنَاعًا بمعنی اپنی مقسوم پر راضی ہونا۔ از فتح قُنُوعًا بمعنی سوال کرنا، ذلیل ہونا۔ اور اس کے اصلی معنی ہے چھپانا، اور قانع کو قانع اسلئے کہتے ہیں کہ وہ کسی سے سوال نہیں کرتا۔ اور اپنی حالت کو چھپائے رکھتا ہے، لوگ اس کو غنی سمجھتے ہیں، اور اقتنع افتعال سے اِکتفاء کرنا، تفعیل سے بمعنی قانع بنانا۔

(۲) اَلْجَزَاءُ: کسی چیز کا بدلہ، یقال جزاه به وعليه. جَزَاءٌ مصدر از فتح وضرب اور جَازِيَةٌ کی جمع جَوَازِیْ ہے. جَزٰی یَجْزِی (ض) جَزَاءً معنی پورا کرنا، ادا کرنا، بدلہ دینا۔ وفی القران: جزاء وفاقا.

(۳) اَقَلُّ: یہ قلیل سے بمعنی بہت تھوڑا از ضرب قِلَّةً معنی کم ہونا، تھوڑا ہونا. قَلَّلَ تفعیل سے معنی کم کرنا، استقل استفعال سے قلیل سمجھنا، اور استقلال کے معنی خود مختاری۔

(٤) اَلْاَجْزَاءُ: یہ جُزْءٌ کی جمع ہے بمعنی بعض الشیٔ. جَزَأَ یَجْزَأُ (ف) جَزْأً بمعنی تقسیم کرنا، جز لینا اور جَزْءٌ (بفتح الجیم) مصدر ہے معنی ٹکڑا یا بعض۔

(۵) اَتَظَلَّمُ: از تفعل اس کا مصدر ''تَظَلُّمٌ'' ہے بمعنی ظلم کرنا، یا ظلم کی شکایت کرنا۔ تحقیق گزر چکی ہے۔

(٦) اُظْلَمُ: صیغہ واحد متکلم مضارع مجہول از ضرب ظلم کرنا، زیادتی کرنا۔ اور اصطلاح میں ظلم کہتے ہیں۔ وضع الشئ فی غیر محله.

(۷) اَنْقَمُ: صیغہ واحد متکلم از (ض، س) معنی بُرا سمجھنا، نفرت کرنا، عیب لگانا۔ اسی سے ''نَقِمَةٌ'' بمعنی عذاب وسزا آتا ہے۔ وفی القرآن: ومانقموا منهم الّا ان یؤمنوا. انتقم افتعال سے بمعنی بدلہ لینا۔

(۸) لَدَغَ: از فتح معنی بچھو کا ڈنک مارنا، وعند البعض لَدَغَ: سانپ کے کاٹنے کو یا منہ سے کاٹنے کو کہتے ہیں۔ اور ''لَسَعَ'' بچھو کے کاٹنے یا ڈنک مارنے کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع لَدْغٰی و لُدَغَاءُ آتی ہیں یہ ''لَدِغٌ'' مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۹) اَلْاَرْقَمُ: بہت زہریلا سانپ جس کی پشت پر سیاہ نقطہ یا لکیریں ہوں یا جس کے بدن پر سیاہ دھبے ہوتے ہیں۔ اس کی جمع اَرَاقِمُ ہے، جس کو چتکبرا، یا چتلا سانپ یا حبیث سانپ کہتے ہیں، اس کے مؤنث کو ''رَقْشَاءُ'' (بالشین والمد) کہتے ہیں رقماء نہیں کہتے، بقول بعض اُرقم مذکر سانپ کو کہتے ہیں. رَقَمَ (ن) رَقْمًا نقش نگار کرنا، تحریر کرنا، نقطہ اور زیروزبر وغیرہ لگانا. وَقَالَ تَعَالٰی: فی کتاب مرقوم.

(۱۰) وَيْلَكَ: میں ''کاف'' ضمیر خطاب ہے، اور ''وی'' کلمہ زجر وتنبیہ کیلئے یا تعجب کیلئے ہے اور یہ کبھی ''ویل'' کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور بعض کے نزدیک یہ اصل میں ''ویلك'' تھا لام کو حذف کر دیا اور کبھی لام کو ''ح'' سے بدل کر ''ویح'' کہتے ہیں۔ اور ''ویل'' کے معنی ہلاکت وشر کے بھی ہیں۔ ویل اور ویح میں فرق: ''ویل'' اس شخص کیلئے استعمال کرتے ہیں جو مستحق مصیبت ہو کر اس میں گرفتار ہو گیا ہو اور ویح۔ اس شخص کیلئے بولتے ہیں جو مستحق مصیبت نہ ہو اور اس میں گرفتار ہو گیا ہو۔

☆......☆......☆

يَـابُنَـيَّ إِنَّـمَـا يُضَـنُّ بِـالـضَّـنِيْـنِ، وَيُنَافَسُ فِي الثَّمِيْنِ، لٰكِنْ أَنَا لَا آتِي، غَيْرَ الْمُوَاتِي، وَلَا أَسِمُ الْعَاتِي، بِمُرَاعَاتِي.

ترجمہ۔اے میرے پیارے بیٹے! بیشک کہ بخل کیا جاتا ہے بخیل کے ساتھ، اور رغبت کی جاتی ہے قیمتی چیزوں میں، لیکن نہیں آتا ہوں میں ایسے شخص کے پاس جو غیر موافق (یعنی احسان سے پیش نہیں آتا) اور نہ نشانہ لگاتا ہوں کسی متکبر پر اپنی رعایتوں کا، یعنی مہربانی نہیں کرتا ہوں۔

(۱) بُـنَـيَّ: یہ ابن کی تصغیر ہے یہ اصل میں بنوی تھا، یہ بنی کی تصغیر ہے واؤ یاء ایک کلمہ میں جمع ہوئے واؤ کو یاء کر دیا اور اس کی یاء متکلم کی طرف اضافت کر دی تو تین یاء جمع ہو گئیں اس میں سے ایک یاء کو تخفیفاً گرا دیا پھر ایک یاء کو دوسری یاء میں ادغام کر دیا "بُـنَـيَّ" ہو گیا ابن کی جمع بَنُوْن و اَبْنَاءُ آتی ہیں۔

(۲) يُضَنُّ: مضارع از سمع معنی بخل کرنا، اور "ضَـائِن" وہ اشیاء ہیں جن کی نفاست کی وجہ سے ان پر بخل کیا جائے۔ اور اسی سے "ضنین" آتا ہے کمافي التنزيل: وما هو على الغيب بضنين. ضَنّ(س) ضِنًّا، ضَنَّةً، ضَنَانَةً و مُضَنَّةً بمعنی کنجوسی کرنا، بخیلی کرنا۔

(۳) بِـالضَّنِيْنِ: یعنی بخیل، اگر بالزاء ہو تو معنی ہے تہمت، اگر بـالظاء ہو تو گمان و یقین کرنے کے آتے ہیں۔ اگر بالذال ہو تو معنی ہے ریشہ۔

(۴) يُنَافَسُ: از مفاعلت بمعنی رغبت کرنا، اصله نفس الشيء نَفَاسَةً فهو نفيس اى صار مرغوبا اس کی جمع نَفَاسٌ مجرد کرم سے۔

(۵) اَلثَّمِيْنُ: بمعنی بیش قیمتی چیز، زیادہ قیمتی اشیاء۔ ثمن کی جمع اَثْـمَـانٌ و اَثْـمُنَةٌ و اَثْمُنٌ آتی ہیں۔ کـمـافـي الـحـديـث: ثامنوني بحائطكم. ثامنت الرجل في البيع اى ساومته.

(۶) آتِيْ: أَتٰى يَأْتِيْ (ض) إتيان مصدر ہے، آنا، و کرنا، اور افعال سے إيتاء معنی ادا کرنا، مر تحقیقہ۔

(۷) اَلْمُوَاتِيْ: مصدر مُوَاتَاةٌ از مفاعلہ بمعنی مطیع ہونا و موافق ہونا، اس کی ماضی و اتی يُوَاتِي مُوَاتَاةً.

(۸) اَسِمُ: صیغہ واحد متکلم مضارع معنی علامت یا داغ لگانا، ضرب سے اور یہاں خیر و کرم کا ظاہر کرنا، مراد ہے اس کا مصدر وِ سْـمًـا و سِمَةً ہے جبکہ وہ داغ لگائے۔

(۹) اَلْـعَـاتِـيْ: یہ عُتُوًّا یا عَتِيًّا، نصر سے معنی تکبر کرنا، حد سے بڑھنا، ظالم و متکبر جو کسی کی نصیحت نہ سنے یا حد سے تجاوز کرنا، اور سرکشی کرنا۔ اور عَاتِيْ کی جمع عِتَاةٌ آتی ہے۔ کمافي القران: وعتوا عُتُوًّا كبيراً.

(۱۰) مُرَاعَاتِيْ: یہ مُرَاعَاةٌ مصدر مفاعلہ ہے بمعنی محافظت و رعایت کرنا، کمایقال راع الامر جبکہ وہ حفاظت کرے یا نگہبانی کرے۔

☆......☆......☆

وَلَا أُصَافِيْ، مَنْ يَأْتِيْ إِنْصَافِيْ، وَلَا أُوَاخِيْ، مَنْ يُلْغِيْ الْأَوَاخِيْ، وَلَا أُمَالِيْ، مَنْ يُخَيِّبُ آمَالِيْ، وَلَا أُبَالِيْ، بِمَنْ صَرَمَ حِبَالِيْ.

ترجمہ:۔اور نہ خالص دوستی کرتا ہوں اس شخص سے جو انکار کرے میرے انصاف کا (میری خدمت کا) اور نہ بھائی چارہ کرتا ہوں اس

شخص سے جو میرے تعلقات کو لغو قرار دے، اور نہیں مدد کرتا ہوں اس شخص کی جو محروم کردے میری امیدیں (امید پوری نہ کرے) اور پرواہ نہیں کرتا ہوں اس شخص کی جس نے میرے رشتۂ محبت کو توڑ دیا۔

(۱) اُصَافِیْ: مُصَافَاتٌ مصدر مفاعلت سے بمعنی خالص دوستی کرنا، جو نفاق کے ساتھ نہ ہو مجرد (ن) صَفْوًا و صَفْوَۃً (بحرکات ثلثہ)۔

(۲) اَبٰی یَابٰی: از فتح بمعنی انکار کرنا و بے قدری کرنا۔ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی: ابٰی و استکبر و کان من الکافرین ۔ اور ضرب سے بھی مستعمل ہے۔

(۳) اِنْصَاف: بمعنی برابر و عدل کرنا، یہ "نصف" سے ماخوذ ہے، چونکہ مدعی و مدعا علیہ انصاف میں برابر رکھے جاتے ہیں اس میں رعایت نہیں کی جاتی ہے۔ کمایقال انصف بین الرجلین ای عدل بینھما. نَصَفَ (ن، ض) نِصْفًا بمعنی نصف کو پہنچنا۔

(۴) اُوَاخِیْ: یہ مُوَاخَاتٌ مفاعلہ سے ہے بمعنی بھائی چارہ قائم کرنا۔ اور یہ اخوت سے ماخوذ ہے جس کے معنی بھائی بنانے کے ہیں، کما یقال آخی الرجل مُوَاخَاۃً و إخَاءً . بھائی بنانا۔ مجرد اَخَا یأخو (ن) اُخُوَّۃً بمعنی بھائی یا دوست ہونا یا بننا. کمافی الحدیث: آخی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بین المھاجرین و الانصار.

(۵) یُلْغِیْ: یہ اِلْغَاءٌ مصدر سے معنی لغو کر دینا، باطل کر دینا، محروم کر دینا، از افعال، مجرد نصر سے لَغَا یَلْغُوْ (ن) لَغْوًا . بے ہودہ بکنا، باطل ہونا۔

(۶) اَوَاخِیْ: یہ اُخِیَّۃٌ کی جمع ہے بمعنی اسباب محبت، تعلقات، اور اس کے مفرد میں چار لغات ہیں: اٰخِیّۃٌ و اٰخِیَۃٌ (بالمد و القصر بتشدید الیاء و تخفیفھا) اس رسی کو کہتے ہیں جو گائے وغیرہ کے گلے میں ڈال کر کھونٹے سے باندھتے ہیں، اور وہیں پھرتی رہتی ہے، اس سے مراد تعلقات ہیں یعنی میں ان لوگوں سے بھائی بندی نہیں کرتا، جو تعلقات کو برباد کر دیتے ہیں۔

(۷) اُمَالِیْ: یہ مُمَالَاتٌ مصدر از مفاعلہ معنی ہے حسن خلق کے برتاؤ کرنا، یا مدد کرنا۔ اس کا واحد اَمَلٌ ہے بمعنی امید مجرد فتح سے مَلاءً و مِلاءَۃً پُر کرنا، بھر دینا اور سمع سے مَلْاً . بھر جانا۔

(۸) یُخَیِّبُ: از تفعیل معنی محروم کرنا۔ خَبَا (ن) خَبْوًا بمعنی آگ کا ٹھنڈا ہونا، بجھنا۔ وَقَالَ تَعَالٰی: و قد خاب من افتریٰ.

(۹) لَا اُبَالِیْ: اس کا مصدر مُبَالَاۃٌ از مفاعلہ معنی پرواہ کرنا بعض کہتے ہیں کہ یہ منفی ضرور استعمال ہوتا ہے، لیکن شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ فرماتے ہیں، مثبت بھی مستعمل ہے۔

(۱۰) صَرَمَ: از ضرب معنی کاٹنا، اور صَرْمٌ کے معنی دوست سے قطع تعلق کرنے کے بھی ہیں اور معشوق سے قطع تعلق کیلئے لفظ ہجر آتا ہے۔ وفی التنزیل: اذا قسموا لیصرمنھا مصبحین.

(۱۱) حِبَالِیْ: یہ حَبْلٌ کی جمع ہے معنی رسّی اس کی جمع اَحْبُلٌ و حُبُوْلٌ و اَحْبَالٌ آتی ہیں، اور نصر سے بمعنی رسی سے باندھنا۔

☆......☆......☆

وَلَا اُدَارِیْ، مَنْ جَھِلَ مِقْدَارِیْ، وَلَا اُعْطِیْ زِمَامِیْ، مَنْ یُخْفِرُ ذِمَامِیْ، وَلَا أَبْذُلُ وِدَادِیْ،

لِأَضْدَادِیْ، وَلَاأَدَعُ إِیْعَادِیْ، لِلْمُعَادِیْ.

ترجمہ:۔اورنہیں نرمی کرتا ہوں میں اس شخص سے جو میرے مرتبہ سے ناواقف ہو اور نہیں دیتا ہوں میں اس شخص کو اپنی لگام جو میرے وعدہ کو توڑ دے ،اور نہیں خرچ کرتا ہوں میں اپنی محبت کو اپنے دشمنوں کیلئے اور نہیں چھوڑتا ہوں میں اپنی دھمکی کو دشمنوں کیلئے (یعنی ہمیشہ دھمکاتا رہتا ہوں)

(۱)**أُدَارِیْ**:یہ مُدَارَاۃٌ سے ہے از مفاعلہ بمعنی نرمی کرنا اور مجرد دَرَی (ض) دَرْیًا حیلہ سے جاننے کے ہیں،مرتحقیقہ۔

(۲)**جَهِلَ**: از سمع جاہل و نہ جاننا،وان پڑھ ہونا،اس کی صفت جاہل اور جمع جُهَّال ہے،مرتحقیقہ۔

(۳)**مِقْدَارٌ**: بمعنی توانائی واندازہ و پیمانہ اس کی جمع مَقَادِیْرُ آتی ہے۔اور یہاں اس سے مراد قدر و مرتبہ اور عزت ہے تو معنی یوں ہوے کہ نرمی نہیں کرتا ہوں میں ان لوگوں سے جو ناواقف ہیں میرے رتبہ سے۔

(۴)**أُعْطِیْ**: اِعْطَاءٌ بمعنی دینا و بخشش کرنا از افعال،مرتحقیقہ۔

(۵)**زِمَامِیْ**: (بالزاء) بمعنی لگام ،نکیل، باگ، مہار اس کی جمع اَزِمَّةٌ ہے،اور زِمَامُ النَّعْلِ یعنی جوتے کا تسمہ۔اگر ذمام (بالذال) ہو تو اس کے معنی ہے وعدہ اور تاوان اور حق و مرتبہ کے آتے ہیں۔اس کی جمع اَذِمّۃ اور ذِمّۃ کی جمع ذُمَمٌ ہے،زَمّ (ن) زمًّا بمعنی لگام دینا یا لگام باندھنا۔اورزِمَامٌ کے معنی سردار کے بھی ہیں اور اگر ضَمَاد (بالضاد) ہو تو معنی ہے آپس میں ملانے کے ہیں۔**وفی القرآن: لایرقبون فی مؤمن الّا ولاذمّة.**

(۶)**یُخْفِرُ**: اِخْفَارٌ مصدر سے بمعنی وعدہ کو توڑنا،عذر کرنا، بے وفائی کرنا۔مجرد نصر و ضرب سے خُفَرٌ و خُفُوْرٌ مصدر ہیں بمعنی توڑنا، بے وفائی کرنا۔خَفَرَ (ض) خَفْرًا و خَفَرًا۔پورا کرنا (من الاضداد)

(۷)**ذِمَامِیْ**: اگر (بالذال) ہو تو بمعنی حق و عہد، تاوان ،امان، مرتبہ جمع اذمة و ذمة بھی ایسا ہی ذُمَمٌ بھی آتی ہے۔

(۸)**اَبْذُلُ**: صیغہ واحد متکلم از نصر اس کا مصدر بَذْلٌ ہے معنی خرچ کرنا جو منع کی ضد ہے۔

(۹)**وِدَادِیْ**: اس کے معنی محبت اور دوستی کے آتے ہیں۔سمع سے وَدًّا وَدُوْدًا مُوَدَّةً وغیرہ ہیں۔

(۱۰)**اَضْدَادِیْ**: یہ "ضِدٌّ" کی جمع ہے مخالف، دشمن از نصر ضِدًّا بمعنی دفع کرنا، غالب آنا، اور اس کی جمع ضِدٌ بلفظ مفرد بھی آتی ہے یعنی اور میں خرچ نہیں کرتا اپنی دوستی کو دشمنی کیلئے۔**و فی التنزیل:ویکونون علیهم ضِدًّا.**

(۱۱)**لَاأَدَعُ**: اس کا مصدر وَدَعٌ ہے بمعنی چھوڑنا از فتح اور اس کا فعل مصدر اور فعل ماضی بہت ہی قلیل الاستعمال ہیں۔

(۱۲)**إِیْعَادٌ**: اس کے معنی ڈرانے اور دھمکانے کے آتے ہیں،اور یہ مصدر ہے افعال کا یُقَالُ اَوْعَدَ اِیْعَادًا جبکہ وہ دھمکی دے اور وعدہ کرے یہ وعیدٌ سے ماخوذ ہے،بمعنی ڈانٹنا ،خوف دلانا۔علامہ جوہریؒ کہتے ہیں ،وعدہ کا استعمال خیر و شر دونوں میں ہوتا ہے اور "ایعاد" کہتے ہیں کسی کو ضرر پہنچانا کیلئے وعدہ کرنا، بخلاف وعدہ کے کہ وہ عام ہے چاہے اس میں کسی کے ضرر کیلئے وعدہ ہو یا نہ ہو۔اس سے ایعاد اور وعدہ میں فرق واضح ہوگیا۔

(۱۳) لِلْمُعَادِیْ: از مفاعلہ اس کا مصدر مُعَادَاتٌ آتا ہے جسکے معنی ظاہر و باطن دونوں طرح سے دشمنی کرنے کے آتے ہیں اور مُعَادَاۃٌ بمعنی دشمنی کرنا۔ معادی مخالف کو کہتے ہیں۔

☆......☆......☆

وَلَاأَغْرِسُ الْاَیَادِیْ، فِیْ أَرْضِ الْاَعَادِیْ، وَلَاأَسْمَحُ بِمُوَاسَاتِیْ، لِمَنْ یَفْرَحُ بِمَسَاآتِیْ، وَلَاأَرَی الْتِفَاتِیْ، إِلٰی مَنْ یَشْمَتُ بِوَفَاتِیْ.

ترجمہ:۔اور نہیں درخت لگاتا ہوں میں اپنی محبت کا دشمنوں کی زمین میں (دشمنوں کو نعمت نہیں دیتا) اور نہ میں غمخواری کرتا ہوں ایسے شخص کی جو میری برائی سے خوش ہو، اور نہ میں دیکھتا ہوں التفات سے (نظر عنایت سے) اس شخص کی طرف جو میری موت سے خوش ہو۔

(۱) اَغْرِسُ: غَرْسٌ و غِرَاسَةٌ مصدر سے بمعنی درخت لگانا،، بونا، ازضرب اور غَرْسٌ کی جمع اَغْرَاسٌ، وغِرَاسٌ آتی ہیں اور اَغْرَسَ افعال سے بمعنی زمین میں نصب کرنا، پودہ لگانا، غِرْسٌ (بکسر الغین) معنی چھوٹے چھوٹے پودے جو بوئے جاتے ہیں۔ یا بیج اور غَرْسٌ: (بفتح الغین) بمعنی پودا جمع اس کی اَغْرَاسٌ ہے۔

(۲) اَیَادِیْ: یہ یَدٌ کی جمع الجمع ہے اور یَدٌ کی جمع اَیْدِی بمعنی نعمت اور "ایادی" کا اکثر استعمال نعمت کے معنی میں ہوتا ہے۔ مرتحقیقہ

(۳) اَرْضٌ: زمین جمع اَرْضُوْنَ اَرَاضٍ، اَرُوْضٌ آتی ہیں، قد مرتحقیقہ۔

(۴) اَعَادِیْ: یہ واحد وجمع دونوں کیلئے مستعمل ہے یہ عَدُوٌّ سے ہے اور اس کی جمع اَعْدَاءُ آتی ہے اور اس کی جمع اَعَادٍ بھی ہے بمعنی دشمن اور عَدُوٌّ خود بھی بطورِ جمع مستعمل ہوتا ہے۔

(۵) اَسْمَحُ: ازکرم سَمْحٌ و سَمَاحَۃٌ بمعنی جوانمردی، بہادری اور سخاوت۔ مرتحقیقہ

(۶) مُوَاسَاۃٌ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی مدد کرنا، ہمدردی کرنا، ہرطرح سے غمخواری کرنا، یُقَالُ: آسی الرجلُ فی مالہ یعنی اس نے اس کے ساتھ مالی ہمدردی کی۔

(۷) بِمُسَااتِیْ: یہ جمع ہے مَسَأَۃٌ کی جو اسم مصدر ہے جسکے معنی بُرائی کے ہیں، سَأَ(ن) یَسُوْءُ سَوْئًا بمعنی بُراہونا، یا بُرا کرنا، تکلیف دینا۔

(۸) اِلْتِفَاتِیْ: یہ اِلْتِفَاتٌ مصدر از افتعال بمعنی جھکنا، متوجہ ہونا، گوشۂ چشم سے اچانک کسی کو دیکھنا، مجرد ضرب سے ہے لَفْتٌ بمعنی پھیرنا، گھمانا مصدر لَفْتًا اور تفعیل سے پھیرنا، ہٹانا تلفت تفعل سے متوجہ ہونا۔ وفی القرآن: لتلفتنا عمّا وجدنا علیہ آباء نا.

(۹) یَشْمِتُ: صیغہ مضارع از سمع وضرب اسکا مصدر شَمَاتَۃٌ ہے جس کے معنی دشمن یا کسی کی مصیبت پر خوش ہونے کے ہیں. ومنہ التشمیتُ وھو دعاء للعاطس کانّہ ازالۃ الشماتۃ عنہ بالدعاء لہ یعنی چھینکنے والے کیلئے دعا کرنا، اس میں خاصہ سلب ہے۔

(۱۰) وَفَاتٌ: موت اس کی جمع وَفِیَاتٌ ہے جیسے وفیات الاعیان. قد مرتحقیقہ۔

☆......☆......☆

وَلَاأُخَصُّ بِحِبَائِیْ، إِلَّاأَحِبَّائِیْ، وَلَاأَسْتَطِبُّ لِدَائِیْ، غَیْرَ أُوِدَّائِیْ، وَلَاأُمَلِّكُ خُلَّتِیْ، مَنْ لَایَسُدُّ خَلَّتِیْ، وَلَاأُصَفِّیْ نِیَّتِیْ.

ترجمہ:۔اور نہیں خاص کرتا ہوں میں اپنی عطاء کو اپنے احباب کے علاوہ (کسی کیلئے) اور نہیں بناتا ہوں معالج اپنے درد کیلئے اپنے دوستوں کے علاوہ اور نہیں مالک بناتا ہوں اپنی خالص دوستی کا اس شخص کو جو دور نہ کرسکے میری محتاجی کو۔اور نہیں صاف رکھتا ہوں اپنی نیت کو نہ میں نیک نیتی کرتا ہوں۔

(۱) اَخُصُّ: صیغہ واحد متکلم از نصر بمعنی خاص ہونا اسکے مصادر خَصًّا و خصُوْصًا و خُصُوْصِيَّةً ہیں بمعنی خاص ہونا۔

(۲) بِحِبَائِیْ: (بکسر الحاء) حِبَاءٌ، حَبْوَةٌ مصدر بمعنی بخشش۔بغیر عوض کے دینا۔بِحِبَائِیْ (بکسر الحا) یہ مصدر ہے جسکے معنی عطاء کے ہیں یقال حباة حبوا وحبوة بکذا ای اعطاه از نصر حَبأً، حَبْوًا بمعنی عطا کرنا ای عطائی۔سرین پر چلنا فی الحدیث: یأتوھا ولو کان حبوا.

(۳) اَحِبَّائِی: یہ حَبِیْبٌ کی جمع ہے بمعنی دوست و عاشق و معشوق اور حبیب کی جمع اَحِبَّةٌ و اَحْبَابٌ بھی آتی ہیں۔

(۴) اَسْتَطِبُّ: اس کا مصدر اِسْتِطَابٌ ہے از استفعال یعنی بہت مبالغہ سے علاج کرنا، اس میں "س، ت" مبالغہ کیلئے یا طلب کیلئے ہے بمعنی علاج طلب کرنا، مجرد طَبَّ يَطِبُّ (ن، ض) طَبًّا بمعنی دوا کرنا۔

(۵) لِدَائِیْ: یہ مہموز لام واجوف واوی ہے بمعنی بیماری اس کی جمع اَدْوَاءٌ ہے معنی مرض، بیماری. دَاءَ يَدَاءُ (ف) دَاءً، دَوَاءً، اَدْوَاءً اِدَّاءً و اَدَاوَةً بمعنی مریض ہونا، بیمار ہونا۔

(۶) اَوِدَّاءُ، اَوِدَّةٌ. یہ جمع ہے وَدِیدٌ کی بمعنی محبت یا محبّ کے ہیں، اور سمع سے معنی دوست کہنے کے ہیں۔اس کی جمع اَوِدَّةٌ بھی آتی ہے، اور وَدِیْدٌ اسم جمع ہے جو محبین کے معنی میں آتا ہے۔

(۷) اُمَلِّكُ: از تفعیل مصدر تَمْلِيْكٌ ہے بمعنی مالک بنانا۔مجرد ضرب سے مالک ہونا، مر تحقیقہ۔

(۸) خُلَّتِیْ: (بضم الخاء) خُلَّةٌ بمعنی دوستی اس کی جمع خِلَالٌ اور یہ عادت، بیوی محبوبہ، دوست یہ واحد تثنیہ، جمع مذکر و مؤنث سب کیلئے مستعمل ہوتا ہے، اگر خَلَّةٌ (بفتح الخاء) ہو تو بمعنی حاجت، فقر محتاجی اس کی جمع خَلَالٌ و خَلَلٌ۔اگر خِلَّةٌ (بکسر الخاء) ہو تو بمعنی تلوار کی میان کے ہیں، اس کی جمع خِلَلٌ و خَلَلٌ آتی ہیں۔کمافی القران: لابیع فیه ولا خلال.

(۹) لَا يَسُدُّ: یہ سَدٌّ مصدر (ن) سے بمعنی بند کرنا، روکنا، اصلاح کرنا۔یقال سدالشئ ای منعه وفی التنزیل: وجعلنا من بین ایدیھم سدّا ومن خلفھم سدّا ای عاجزا ومانعا. اور انفعال سے انسداد بمعنی بند ہو جانا۔

(۱۰) اُصَفِّیْ: از تفعیل مصدر تَصْفِيَةٌ بمعنی صاف کرنا، خالص کرنا، اور افعال سے اصفی لہ بمعنی اخلاص برتنا، یا خالص دوستی کرنا، اصطفی افتعال سے بمعنی منتخب کرنا، چھانٹا اور استفعال سے بھی یہی معنی آتا ہے۔

(۱۱) نِيَّتِیْ: بمعنی ارادہ، قصد اور دل کا عزم اس کی جمع نِيَّاتٌ یہ ماخوذ نَوَاةٌ سے بمعنی گٹھلی از ضرب کمافی الحدیث: انما الاعمالُ بالنیاتِ.

☆......☆......☆

لِمَنْ یَتَمَنّٰی مَنِیَّتِیْ، وَلَا أُخْلِصُ دُعَائِیْ، لِمَنْ لَایُفْعِمُ وِعَائِیْ، وَلَا أُفْرِغُ ثَنَائِیْ، عَلٰی مَنْ یُفْرِغُ إِنَائِیْ. وَمَنْ حَکَمَ بِأَنْ أَبْذُلَ وَتَخْزُنَ.

ترجمہ:۔ جوتمنا کرے میرے مرنے کی، اور نہیں خالص کرتا ہوں میں اپنی دعا کو اس شخص کیلئے جو میرے برتن کو نہ بھر دے اور نہیں بھرتا ہوں میں اپنی تعریف کو اس شخص پر جو خالی کرتا ہو میرے برتن کو اور کس نے حکم دیا کہ میں خرچ کروں اور تو جمع کرتا رہے۔

(۱) یَتَمَنّٰی: یہ منی سے ماخوذ ہے، بمعنی آرزو کرتا ہے، باب تفعل سے، آرزو کرنا۔

(۲) مَنِیَّتِیْ: یہ "مَنِیَّةٌ" (بفتح المیم) بمعنی موت اس کی جمع مَنَایَا، جیسے خطیۃ جمع خطایا۔ اور "مُنْیَةٌ" (بضم المیم و تخفیف الیاء) بمعنی آرزو اسکی جمع مُنیً ومِنیً، اور "اُمْنِیَةٌ" کی جمع آمَانِیْ بمعنی آرزو کرنا۔

(۳) أُخْلِصُ: یہ اِخْلَاصٌ مصدر سے از افعال بمعنی خالص کر لینا، وچن لینا۔ مرتحقیقہ

(۴) دُعَائِیْ: اس کی جمع اَدْعِیَةٌ ہے بمعنی دعا کرنا، از نصر، مرتحقیقہ۔

(۵) یُفْعِمُ: یہ اِفْعَامٌ مصدر سے از افعال بمعنی بھرنا۔ اور کرم سے بھر جانا اور فتح سے بھر دینا آتا ہے۔

(۶) وِعَـــاءٌ: بمعنی برتن اس کی جمع اَوْعِیَةٌ اور جمع الجمع اَوَاعٍ آتی ہے۔ باب ضرب سے جسکے معنی جمع کرنے اور حفاظت کرنے کے آتے ہیں۔ اسلئے کہ برتن بھی چیزوں کی حفاظت کرتا ہے۔

(۷) لَاأُفْرِغُ: یہ اِفْرَاغٌ مصدر سے بمعنی ڈال دینا، اور افعال سے بہانا۔ کـمـا یقال: أفرغ الماء ای صبّہ یعنی پانی گرایا۔ مجرد سمع سے فَرْغَ الماءُ بمعنی پانی گرا۔ کمافی القراٰن: ربناافرغ علیناصبرا. فاذافرغت فانصب.

(۸) ثَنَاءٌ: بمعنی تعریف کرنا۔ اس کی جمع اَثْنِیَةٌ ہے یہاں ثناء کو پانی سے تشبیہ دی ہے جس سے مراد تعریف ہے۔

(۹) یُفَرِّغُ: از تفعیل اس کا مصدر تَفْرِیْغٌ ہے بمعنی پانی کا گرانا، خالی کر دینا۔ اور یہ "فَرْغٌ" سے ماخوذ ہے، از نصر و سمع بمعنی خالی ہونا۔

(۱۰) إِنَاءٌ: برتن اس کی جمع آنِیَةٌ اور جمع الجمع اَوَانٍ آتی ہے۔ وفی القراٰن: واصبح فؤادُ اُمِّ مُوْسٰی فَارِغًا.

(۱۱) حَـکَمَ: یہ صیغہ ماضی از نصر معنی حکم کرنا، اور "مـن حکم" میں من استفہام انکاری ہے، اور "من" موصولہ بھی ہوسکتا ہے، تو اس وقت اس کا صلہ "فھو سفیۃ" محذوف مانا جائے گا۔

(۱۲) اَبْذُلُ: یہ بذل مصدر سے ہے بمعنی خرچ کرنا، از نصر وضرب، مرتحقیقہ۔

(۱۳) تَـخْزُنُ: یہ خزنٌ مصدر سے بمعنی جمع کرنا، جوڑنا۔ از نصر اور "خزانہ" وہ جگہ ہے جہاں کوئی چیز جمع کی جائے اس کی جمع خزائن آتی ہے، اور خَـزِنَ سمع سے بمعنی گوشت سڑ جانا، اور خَـزِنَ خَـزِیْنٌ بمعنی سڑا ہوا گوشت۔ نصر سے جمع کرنا۔ اور یہاں نصر سے ہے۔ کَقَوْلِہٖ تَعَالٰی: وإن من شیء الا عندناخزائنہ .

☆......☆......☆

وَأَلِیْـنَ وَتَـخْشُـنَ، وَأَذُوْبَ وَ تَـجْـمُـدَ، وَأَذْکُوَ وَتَخْمُدَ! لَا وَاللّٰہِ، بَلْ نَتَوَازَنُ فِی الْمَقَالِ، وَزْنَ الْمِثْقَالِ،

وَنَتحَاذٰی فِی الْفَعَالِ. حَذْوَ النِّعَالِ.

ترجمہ:۔اور میں نرمی کرتا رہوں اور تو سختی کرے اور میں پگھلتا رہوں (تیری محبت میں) اور تو جما رہے، اور میں جلتا رہوں اور تو ٹھنڈا رہے، نہیں خدا کی قسم بلکہ ہم وزن کرینگے باتوں میں مثقال کے وزن کو (یعنی رتی رتی ہم برابری کریں گے)

(۱) اَلِیْنُ: ازضرب اجوف یائی ہے بمعنی نرم ہونا یہ لین سے مشتق ہے جو''خشونت'' کی ضد ہے لَانَ یَـلِیْـنُ (ض) لَیْـنًـا۔نرم ہونا، کقوله تعالٰی: فبما رحمة من الله لنت لهم.

(۲) تَخْشُنُ: یہ ''خُشُوْنَةٌ'' مصدر سے ہے بمعنی سخت ہونا۔ازکرم مصادر خُشْـنَـةٌ و خَشَانَةٌ، خُشُوْنَةٌ، مَخْشَنَةٌ. سخت ہونا، کھردرا ہونا. خَشِنٌ صیغۂ صفت ہے اس کی جمع خِشَانٌ آتی ہے۔

(۳) اَذُوْبُ: ازنصر اسکا مصدر ذَوْبٌ و ذَوْبَانٌ ہے جسکے معنی پگھلنے کے ہیں یہ جمود کی ضد ہے۔یُقَـالُ ذاب دمعه ذوبا و ذوبانا. جب کہ آنسو پگھلے اور بہے اور افعال سے پگھلانا متعدی ہے۔

(۴) تَجْمُدُ: اسکا مصدر جُمُوْدٌ ہے بمعنی جم جانا۔جو ذَوْبٌ کی ضد ہے ازنصر۔جَمْدًا و جُمُوْدًا. ای قام.

(۵) اَذْکُوْ: ازنصر بمعنی آگ کا بھڑکنا، جلنا۔یقال ذکت النار ای اشتعلت مشتعل ہونا۔مرتحقیقه

(۶) تَخْمُدُ: یہ خُمُوْدٌ مصدر سے ازنصر بمعنی بجھ جانا۔یقال: خمدت النار خمودا ای اسکن طبعها و لم یطفا جمدها. ٹھنڈا ہوجانا۔افعال سے اِخْمَادٌ بمعنی بجھانا. وفی القراٰن: فاذاهم خامدون ای ساکتون.

(۷) نَتَوَازَنُ: ازتفاعل و از مفاعلہ. یـقـال وازنـه وِزَانًا و مُوَازَنَةً بمعنی مقابل ہونا۔وزن میں برابر کرنا یا دو چیزوں کے درمیان وزن معلوم کرنے کیلئے مقابلہ کرنا۔عمل کا بدلہ دینا۔

(۸) اَلْمَقَالَ: یہ مصدر میمی ہے قول سے مشتق ہے بمعنی گفتگو، بات چیت۔ازنصر، مرتحقیقه

(۹) وزن: بمعنی وزن کرنا، تولنا۔ازضرب ومنه المیزان و الموازین. وفی القراٰن: ونضع الموازین القسط.

(۱۰) اَلْمِثْقَالُ: بمعنی بوجھ چاہے کم ہو یا زیادہ، تولنا، یا تول۔لیکن اصطلاح میں مثقال اس وزن کو کہتے ہیں جو درہم کے برابر ہوتا ہے (یعنی ساڑھے چار ماشے ہوتا ہے) جمع مَثَاقِیْل اصل میں میزان کو کہتے ہیں، کبھی اس کا اطلاق دینار پر بھی ہوتا ہے، کرم سے ثِقْلًا و ثِقَالَةً بمعنی بوجھل ہونا. ثِقْلٌ، بوجھ جمع اَثْقَالٌ. ثَقِیْل بمعنی وزنی جمع ثِـقَـالٌ و ثُقَلَاءُ. فی الحدیث لایدخل الجنة من کان فی قلبه مثقال حبة من خردلٍ من کبرٍ.

(۱۱) نَتَحَاذٰی: اسکا مصدر تَـحَاذِیٌ ہے ازتفاعل بمعنی ایک دوسرے کے مقابل ہونا۔یہ حذاء سے ماخوذ ہے بمعنی جوتے کا تلا۔اور حذاء بمعنی قطع کرنا۔جوتے کو بھی حذاء اسلئے کہتے ہیں کہ وہ بھی کاٹ کر بنایا جاتا ہے جو پاؤں کے مقابل رہتا ہے۔اسلئے مقابل کے معنی پائے گئے ہیں. نتحاذٰی بمعنی ہم باہم مقابل رہیں گے کام میں مانند مقابل رہنے جوتوں کے۔

(۱۲) اَلْفَعَال: یہ فعل کی جمع ہے بمعنی کام کرنا۔باب فتح یہ (بکسر الفاء) زیادہ مشہور ہے۔

(۱۳)حَذْوَ: یہ فعل محذوف کامفعول مطلق ہے،اسکے معنی برابراور مقابل کے آتے ہیں۔یُقال: دَارِیْ حَذاءَ دَارِہٖ یعنی میرا گھر اسکے گھر کے بالمقابل ہے۔

(۱۴)النِّعَال: یہ نعل کی جمع ہے بمعنی جوتا۔اوراسکی جمع اَنْعُل بھی آتی ہے،ازسمع بمعنی جوتا پہننا. کما فی الحدیث: اذاابتلت النعال فالصلوۃفی الرجال. یانعل الارض الصلبة التی لا تنبت شیئًا یعنی'' وہ سخت زمین جہاں کچھ نہیں اگتا ہو''۔

☆......☆......☆
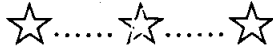
حَتّٰی نَأْمَنَ التَّغَابُنَ،وَنُکْفَی التَّضَاغُنَ؛ وَإِلَّافَلِمَ أُعِلُّكَ وَتُعِلُّنِیْ، وَأُقِلُّكَ وَتَسْتَقِلُّنِیْ،وَأَجْتَرِحُ لَكَ وَ تَجْرِحُنِیْ،وَأَسْرَحُ إِلَیْكَ وَ تُسَرِّحُنِیْ.

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ ہم مامون (محفوظ) ہوجائیں نقصان اٹھانے سے۔اورآپس کے کینہ سے بچائے جائیں۔ورنہ پھر کیاوجہ ہے کہ بار بار میں تجھے پلاؤں اورتو مجھے بیمار کرڈالے اور میں تیرے مرتبہ کو بلند کروں اورتو مجھے حقیر سمجھے اور کماؤں میں تیرے نفع کیلئے اورتو مجھ کوزخمی کردے اورچلوں میں تیری طرف اورتو مجھے چھوڑ دے۔

(۱)نَأْمَنَ: امن سے ماخوذ ہے بمعنی امن سے مطمئن رہنا۔فی التنزیل: أأمنتم من السماء ومنه الایمان کیونکہ مؤمن بھی اللہ ورسول کی تکذیب سے مطمئن کردیتا ہے۔اَمِنَ (س) اَمْنًا و اَمَانًا و اَمَنَۃً مصدر ہیں بمعنی امن وسکون سے ہونا۔

(۲)اَلتَّغَابُنُ: یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنی دھوکہ دینا۔ایک دوسرے کوگھٹادینا۔کسی دوسرے کی چیز چھین لینا. غَبَنَ(ن) یَغْبُنُ غَبْنًا ای خدعه. دھوکہ دینا ونقصان اٹھانے کے معنی ہیں۔وفی القرآن: ذالك یوم التغابن ،اورسمع سے بھی آتا ہے بھول جانا۔اورغبن سمع سے نقصان فی العقل ہونا بھی ہے۔

(۳)نُکْفَی: یہ اِکْفَاءٌ مصدر سے ازافعال بمعنی محفوظ رہنا۔مرتحقیقہ

(۴)اَلتَّضَاغُنُ: مصدر تفاعل ہے بمعنی ایک دوسرے کے ساتھ کینہ وحسد رکھنا۔ازتفاعل یہ'' ضغن'' سے ماخوذ ہے یعنی وہ کینہ جودل میں مخفی ہومجرداز سمع۔

(۵)وَاِلَّا: یہ مرکب ہے''ان'' شرطیہ و''لا'' نافیہ سے یہ صرف ''اِلَّا'' حرف استثناء نہیں ہے۔

(۶)اُعِلُّكَ : یہ علّ سے مشتق ہے بمعنی بار بار پینا، پلانا۔ازنصریقال علّه با لشراب یہ علًّا و عَلَلًا مصدر ہیں۔یااِعْلَالٌ بمعنی بار بار پلانا۔

(۷)تُعِلُّنِیْ: یہ افعال سے، عِلَّةٌ سے ماخوذ ہے۔بیمار کرنا۔اورعَلَّ(ض) یَعِلُّ سے مشتق ہے بمعنی بیمار ہونا اورافعال سے اِعْلَالٌ مصدر ہے، بمعنی بیمار کرنا۔

(۸)اُقِلُّكَ: افعال سے ہے. یقال اقل الشئی ای رفعه وحمله یعنی بلندمرتبہ کردینا۔یا پہاڑ کی چوٹی پر پہنچادینا۔یہ قُلَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پہاڑ کی چوٹی. کقوله تعالٰی: حتّٰی اذااقلت سحابا. یااقلال وقِلَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کم کردینا۔اگر قُلَّةٌ سے

ہوتو بمعنی پہاڑ کی چوٹی پر پہنچا دینا۔اس سے مراد بلند مرتبہ بنا دینا ہے۔

(۹) تَسْتَقِلُّنِیْ: از استفعال مصدر استقلال ہے، بمعنی برداشت کرنا۔حقیر سمجھنا۔یہاں مراد حقیر سمجھنا ہے۔س، تاء: ظن کیلئے ہے، بمعنی کم سمجھنا یا حقیر سمجھنا۔

(۱۰) اِجْتَرَحَ: یہ اِجْتِرَاحٌ مصدر سے بمعنی کمانا۔یہ جَرْحٌ سے ماخوذ ہے از فتح بمعنی کسب کرنا، کمائی کرنا. کقوله تعالٰی: وَيَعْلَمُ مَا جَرَحْتُمْ بِالنَّهَارِ. اور جرح زخم کے معنی میں بھی آتا ہے، کیونکہ کاسب مال کے حاصل کرنے میں بمنزلہ زخمی کے ہوجاتا ہے، تکلیف کی وجہ سے۔

(۱۱) تَجْرَحُ: یہ جَرْحٌ مصدر سے ہے بمعنی زخمی کرنا۔از فتح اور سمع سے بھی زخمی ہونا۔مر تحقیقہ

(۱۲) اَسْرَحُ: یہ سَرَحَ (ف) سَرْحًا و سُرُوْحًا مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی چھوڑنا یا چوپاؤں کا چرنے کیلئے جانا یا انکو جانے کیلئے بھیجنا، یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور سمع سے مصدر "سَرْحًا" بمعنی اپنے کام میں نکلنا۔

(۱۳) تُسَرِّحُ: از تفعیل بمعنی چھوڑ دینا، آزاد کردینا، جانوروں کو چرنے کیلئے چھوڑ دینا۔ کمافی التنزیل وسرحوهن سراحا جميلا. يقال سَرَّحَ الزوج ای طلقها۔مصدر تَسْرِيْحٌ ہے۔

☆......☆......☆

وَكَيْفَ يُجْتَلَبُ إِنْصَافٌ بِضَيْمٍ، وأَنّٰى تُشْرِقُ شَمْسٌ مَعَ غَيْمٍ، وَمَتٰى أَصْحَبَ وُدٌّ بِعَسْفٍ، وَأَيُّ حُرٍّ رَضِيَ بِخُطَّةِ خَسْفٍ! وَلِلّٰهِ اَبُوْكَ حَيْثُ يَقُوْلُ:

ترجمہ:۔اور کس طرح حاصل کیا جاتا ہے انصاف ظلم کے بدلہ میں، اور کب چمک سکتا ہے سورج بادل کیساتھ اور کیسے قائم رہ سکتی دوستی ظلم کیساتھ اور کونسا شریف ہے جو راضی ہو ذلت پر، اور اللہ ہی کے واسطے بھلائی ہے تیرے باپ کیلئے، جیسے کہا۔

(۱) يُجْتَلَبُ: یہ اِجْتِلَابٌ مصدر سے بمعنی حاصل کرنا، از افتعال بمعنی کھینچنا۔یہ "جَلْبٌ" سے ماخوذ ہے۔مجرد (ن،ض) بمعنی کھینچنا۔

(۲) بِضَيْمٍ: بمعنی ظلم مع التذليل والجمع ضُيُوْمٌ۔از ضرب، ظلم کرنا، زبردستی کرنا. ضَامَ يَضِيْمُ (ض) ضَيْمًا بمعنی ظلم کرنا، وزبردستی کرنا. ضَامَه مفاعله. استفعال سے استضامةً بمعنی کم کرنا۔ضیم اور ظلم میں فرق: ضیم: کا استعمال تو صرف مال کے چھن جانے پر ہوتا ہے اور ظلم: عام ہے چاہئے مال ہو یا غیر مال ہو سب پر ظلم کا اطلاق ہوتا ہے۔

(۳) تُشْرِقُ: یہ اشراق مصدر سے از افعال بمعنی طلوع ہونا، روشن ہونا، اسکا مجرد نصر سے ہے مصادر شَرْقًا و شُرُوْقًا بمعنی چمکنا، روشن ہونا، طلوع ہونا، سورج نکلنا۔اشراق کے دو معنی ہیں (الف) چمکنے و نکلنے کے ہیں (ب) مشرق میں جانے کے ہیں۔

(۴) شَمْسٌ: بمعنی سورج والجمع شُمُوْسٌ. از نصر و ضرب شَمْسًا، تصغیر شُمَيْسَةٌ اور سمع سے شَمَسًا (بفتح الميم) ہے اور (بفتح الشين) بمعنی سرکش گھوڑے کے بھی ہے اسکی جمع شُمَسٌ ہے۔

(۵) اَنّٰى: یہ تعمیم حال و کیفیت کیلئے آتا ہے، تعمیم مکان کیلئے نہیں آتا ہے، یہاں "اَنّٰى" متی کے معنی میں ہے اور کبھی "اَنّٰى" مِنْ اَيْنَ کے معنی

میں بھی آتا ہے، جیسے: انّٰی لَكِ هٰذَا. (القران): انی ظرف مکان ہے بمعنی اَیْنَ یہ مفعولین کو جزم کرتا ہے جیسے انّٰی تَجْلِسْ اَجْلِسْ کبھی ظرف زمان متی کے معنی میں آتا ہے جیسے انی جئتَ کبھی کیف استفہام کے معنی میں آتا ہے انی یکون ذلك.

(۶) غَیْمٌ: بمعنی بادل والجمع غُیُوْمٌ وغِیَامٌ. غَامَ یَغِیْمُ (ض) غَیْمًا بمعنی ابر آلود ہونا، بادل ہونا۔ واحد غَیْمَةٌ ہے۔

(۷) اَصْحَبَ: اسکا مصدر اِصْحَابٌ ازافعال بمعنی مدد کرنا، تابعدار ہونا، اگر اسکا صلہ "باء" ہو تو بمعنی ساتھ لینا۔ ورنہ اسکا معنی صَارَ ذَاصحب ہے۔

(۸) وُدٌّ: (بضم الواو وفتحها) بمعنی دوستی، محبت والجمع اَوِدَّة، اَوِدَّاءُ. مر تحقیقه.

(۹) عَسَفٌ: بمعنی ظلم، موت: ازضرب بمعنی ظلم کرنا عَسَفٌ مصدر ہے ای عدول عن الطریق المستقیم.

(۱۰) اَلْحُرُّ: بمعنی آزاد یا شریف جمع اَحْرَار آتی ہے۔ مر تحقیقه

(۱۱) رَضِیَ: رِضْوَانٌ مصدر سے بمعنی راضی ہونا ازسمع۔ مر تحقیقه

(۱۲) خُطَّةٌ: (بالضم) بمعنی خصلت، کام، امر مشکل۔ یقال: تلك خطة لیست لی. یہ کام میری شان کا نہیں ہے والجمع خُطَطٌ یا خِطَّةٌ (بالکسر) یعنی وہ زمین جس میں تم سے پہلے کوئی نہ آیا ہو یا وہ حصہ جو اپنے لئے خاص کیا ہو والجمع خِطَطٌ: اور خَطَّةٌ (بفتح الخاء) بمعنی خط کھینچنا ازنصر کمافی الحدیث: لایسئلونی خطة یعظمون فیها حرمات الله إلا اعطیتهم ایاها.

(۱۳) خَسَفٌ: مصدر ازضرب بمعنی چاند گرہن، زمین جل کر گر جانا، روشنی کا چلا جانا، زمین کا دھنس جانا۔ خَسْفًا و خُسُوْفًا (ض) ذلیل ہونا، نقصان ہونا. مستعار من خسوف القمر. کقوله تعالیٰ: لو لا ان من الله علینا لخسف بنا.

(۱۴) وِلِلّٰهِ اَبُوْكَ: یہ کلمہ تعجب ہے اس کی تقدیر "لله ابوك" ہے، یہ مدح کے وقت استعمال کرتے ہیں "اَبُوْكَ" سے مراد اس کا نفس ہے۔ یا یہ تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے جب کوئی شخص بہتر کام کرے۔ ندا کے وقت یا اَبِیْ، یا اَبَتِ کہتے ہیں، اس کی جمع اباء و اَبُوْنَ، آبا یأبو (ن) اِبَاوَةً و اُبُوَّةً اُبُوًّا بمعنی باپ ہونا۔

☆......☆......☆

(۱) جَزَیْتُ مَنْ أَعْلَقَ بِیْ وُدَّهُ　　　جَزَاءَ مَنْ یَبْنِیْ عَلٰی أُسِّهِ

(۲) وَكِلْتُ لِلْخِلِّ كَمَا كَالَ لِیْ　　　عَلٰی وَفَاءِ الْكَیْلِ أَوْبَخْسِهِ

ترجمہ:۔ (۱) بدلہ دیا میں نے اس شخص کو جو تعلق رکھتا ہو میرے ساتھ دوستی کا بدلہ اس شخص کا سا جو بنیاد رکھتا ہے اپنی بنیاد پر (یعنی جو شخص میرے قلب کیساتھ اس کی محبت کو معلق کرے اس کو اصل بنیاد ٹھہراتا ہوں دوستی کیلئے)۔ (۲) اور ناپتا ہوں اپنی دوستی کیلئے پیمانہ محبت کو جیسا کہ اس نے ناپا میرے لئے پورا کرنے یا کم کرنے کیساتھ۔

(۱) جَزَیْتُ: صیغہ متکلم ازضرب بمعنی بدلہ دینا کما یُقالُ: جزی الرجل بكذا وعلی كذا جزاء یعنی اس کو بدلہ دیا اس کا مصدر جَزَاءٌ ہے، کقوله تعالیٰ: یومًا لاتجزی نفس عن نفس شیئًا.

(۲)اَغْلَقَ: از افعال مصدر اِغْلَاقٌ ہے بمعنی معلق کر دینا، لٹکانا اور مجرد سَمِعَ سے بمعنی معلق ہونا، وسمٹ جانا واز تفعل ایضاً۔

(۳)وُدٌّ: (بضم الواو) بمعنی دوستی ومحبت۔ "وُدَّهُ" مفعول بہ ہے اور "جزَ أَمْنٌ" مفعول مطلق ہے۔

(۴)یَبْنِیْ: بَنَی یَبْنِیْ (ض) بِنَاءً. بمعنی بنیاد رکھنا۔ مر تحقیقہ

(۵)اُسّ: (بالحرکات الثلثۃ) یعنی وہ بنیاد جو سب سے نیچے ہو یعنی اصل البناء اسکی جمع اِسَاسٌ ہے، اَساس بنیاد اس کی جمع اُسُسٌ و آسَائِسُ آتی ہے۔ تأسیس تفعیل سے بھی مستعمل ہے۔ اور اساس، بناء بنیہ کے درمیان فرق: ان تینوں میں فرق یہ ہے کہ بِنیۃ تو مطلق نیچے کی عمارت کو کہتے ہیں اور اَساس وہ بنیاد ہے جو زمین میں مدفون ہو۔ لیکن ایک اور جگہ صاحب افاضات خود لکھتے ہیں کہ بِناء اور بِنیۃ کا اطلاق تو ہر سافل پر عالی کی نسبت سے کیا جاتا ہے اور اساس کا اطلاق اس بنیاد پر ہوتا ہے جو زمین میں مدفون کر دی جائے اور بنیان کا اطلاق اصل اور پوری دیوار پر ہوتا ہے اور بِناء کا اطلاق خاص دیوار پر کیا جاتا ہے۔

(۶)کِلْتُ: صیغہ ماضی متکلم، کَالَ (ض) کَیْلاً، مَکِیْلاً و مَکَالاً بمعنی ناپنا، یا کھانے کا اندازہ کرنا۔ یہ کبھی متعدی الی المفعولین ہوتا ہے، جیسے کِلْتُ زَیْدَ االطَّعَامَ۔ کبھی مفعول اول پر لام لے آتے ہیں، جیسے: کِلْتُ لِزَیْدِ الطَّعَامَ۔ اور اس کا ماضی مجہول کُوِلَ و کِیْلَ (یعنی بالواؤ وبالیاء دونوں طرح آتا ہے)۔ اور کیل واکتیال دونوں کے معنی ایک ہیں لیکن شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ کیل کہتے ہیں غیر کو ناپ کر کے دینا اور اکتیال کہتے ہیں غیر سے ناپ کر لینا. کماجاء فی القران: واوفوا الکیل والمیزان۔(افاضات، ۱/۱۳۹)

(۷)خِلٌّ: (بکسر الخاء وضمها) بمعنی دوست اسکی جمع اَخْلَالٌ و اَخِلَّاءُ آتی ہے اس میں مذکر ومؤنث دونوں برابر ہیں، اگر (بفتح الخاء) ہو تو اس کے معنی سرکہ کے ہیں، مر تحقیقہ۔

(۸)وَفَاء: مصدر ہے از ضرب بمعنی پورا کرنا، مر تحقیقہ۔

(۹)اَلْکَیْلُ: وہ چیز ہے جس سے ناپا جائے، از ضرب، اس کے مصادر کَیْلاً و مَکَالاً ہیں۔ کیل اور اکتیال میں فرق: شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ ان دونوں الفاظ میں فرق یہ ہے کہ کیل کہتے ہیں کسی غیر کو ناپ کر دینے کو۔ اور اکتیال کہتے ہیں کسی غیر سے ناپ کر لینے کو۔ (افاضات، ص: ۱۳۹ ج ۱)

(۱۰)بَخْسٍ: ناقص، کم۔ بَخَسَ (ف) بَخْسًا بمعنی کم کرنا ظلم کرنا، کقولہ تعالیٰ: فلا تبخسوا الناس ای لاتظلموهم. وشروه بثمن بخسٍ دراهم معدودة.

☆......☆......☆

(۳) وَلَمْ أُخَسِّرْهُ وَشَرُّ الْوَرٰی مَنْ یَّوْمُهُ أَخْسَرُ مِنْ أَمْسِهٖ

(۴) وَکُلُّ مَنْ یَّطْلُبُ عِنْدِیْ جَنًی فَمَالَهُ إِلَّاجَنٰی غَرْسِهٖ

ترجمہ:۔ (۳) اور نہیں نقصان پہنچاتا ہوں میں اس کو اور بدترین مخلوقات میں سے ہے وہ شخص جس کا آج، کل سے زیادہ نقصان والا ہو۔ (۴) اور وہ شخص جو طلب کرتا ہے میرے پاس اُس میوے کو جو میرے پاس ہے، پس نہیں ہے اسکے واسطے سوائے اس

پھل کے جو اس نے لگایا ہے۔

(۱) اُخسّرُ: یہ تفعیل سے ہے اس کا مصدر تَخسِیْرٌ ہے معنی نقصان میں ڈالنا، مجرد ضرب سے ہے خَسْرًا بمعنی ضائع کرنا، نقصان کرانا، خسارہ میں مبتلا ہونا. خَسِرَ (س) خَسَرًا و خَسَارَةً بمعنی نقصان اٹھانا، گمراہ ہونا ضائع ہونا، ہلاک ہونا۔ وفی التنزیل: **الذین خسروا انفسهم.**

(۲) شَرٌّ: یہ مصدر بھی ہے اور صیغۂ صفت بھی، اور اسم تفضیل بھی تینوں طرح مستعمل ہے، شَرٌّ جو خیر کی ضد ہے اس کی جمع شُرُوْرٌ اور کبھی اَشْرَارٌ آتی ہے، کمافی الحدیث: نعوذبالله من شرور انفسنا. اور ''شرالوریٰ'' یہاں مبتدا ہے. شَرّ یہ کرم و ضرب دونوں سے شَرًّا و شَرَارَةً بمعنی شریر ہونا، بدی کرنا۔ اور اگر ''شَرٌّ''، بمعنی برا شخص ہے تو اس کی جمع شِرَارٌ و اَشِرّاءُ آتی ہیں، اور اگر ''شَرٌّ''، بمعنی برائی ہو تو اس کی جمع شُرُوْرٌ آتی ہے، اور یہاں برا شخص مراد ہے۔

(۳) اَلْوَرٰی: مخلوق یعنی جو ماسوا اللہ موجودات ہیں۔ اور ''ابُو الْوَرٰی'' یہ زمانے کی کنیت ہے۔

(۴) یَوْمُهٗ: ''مَنْ یَوْمُهٗ'' یہ خبر ہے اور یومٌ دن، وقت اس کی جمع ایام اور جمع الجمع اَیَاوِیْم ہے۔ یوم مطلق دن کو کہتے ہیں اور اَلْیَوْمُ، خاص آج کے دن کو کہتے ہیں۔ کمایقال ایام الله یعنی خدا کے دن (خدا کے انعامات یا سزائیں)۔

(۵) اَخسَرُ: یہ صیغۂ اسم تفضیل ہے، اس کا مصدر خُسْرَانٌ ہے از ضرب بمعنی نقصان اٹھانا یا نقصان میں پڑنا، وفی التنزیل: **خسر الدنیاوالآخرة، ذٰلك هو الخسران المبین.**

(۶) اَمْسِ: یہ مبنی علی الکسر ہے بمعنی گذشتہ دن (گزرا ہوا دن) اور مطلق زمانۂ ماضی کے معنی میں بھی آتا ہے۔ اس کی جمع اَمُسٌ و اُمُوسٌ اور آماسٌ ہیں۔ اور ''اَمْسٌ''، معرب ہے یعنی گذشتہ دنوں میں سے کوئی دن۔ اور نسبت کے وقت خلاف قیاس اِمِسِیٌّ کہتے ہیں۔ اور لفظ اَمْسِ، تو مبنی ہے مگر اس کی جمع معرب ہے۔

(۷) جَنٰی: (ض) جَنْیاً بمعنی تازہ پھل اُتارنا، یا درخت سے میوہ چننا، خوشہ چینی کرنا یا حاصل کرنا۔ اور جَنٰی (ض) جِنَایَةً بمعنی گناہ کرنا، جرم کرنا۔ تَجَنّٰی تفعل سے بمعنی الزام لگانا۔ اس کی جمع الجِنٰی و اَجْناءٌ ہیں اور اَجْنِیَةٌ بھی منقول ہے۔ فقہاء کی اصطلاح میں جنایت کہتے ہیں ہاتھ پاؤں میں نقصان پہنچانا یا وہ چیز جس کے کرنے سے حالت احرام میں دم وغیرہ واجب ہوتا ہے۔ وفی القرآن: **تساقط علیك رطبًاجنیا.**

(۸) غَرْسٌ: (ض) غَرْساً. بمعنی درخت لگانا، اس کی جمع اَغْرَاسٌ و غِرَاسٌ آتی ہیں۔

☆......☆......☆

(۵) لَااَبْتَغِی الْغَبْنَ، وَلَااَنْثَنِی ‎ ‎ بِصَفْقَةِ الْمَغْبُوْنِ فِیْ حِسِّهٖ

(۶) وَلَسْتُ بِالْمُوْجِبِ حَقًّالِمَنْ ‎ ‎ لَّایُوْجِبُ الْحَقَّ عَلٰی نَفْسِهٖ

ترجمہ:۔ (۵) نہیں طلب کرتا ہوں میں نقصان والی بیع میں سے اس کی سمجھ میں۔ (۶) اور نہیں ہوں میں واجب کرنے والا کسی حق کو اس

شخص کے واسطے جو نہ واجب کرے میرے حق کو اپنے اوپر۔

(۱) اِبْتِغَاءٌ: یہ افتعال کا مصدر ہے، اس کا مجرد ضرب سے بمعنی طلب کرنا، مر تحقیقہ۔

(۲) اَلْغَبْنُ: (بفتحین وبفتح الاول وسکون الثانی) بمعنی مطلق نقصان۔ اور بعض کہتے ہیں کہ غبْنٌ (بسکون الباء) کے معنی نقصان عقل کے آتے ہیں، اور غَبَنٌ (بفتح الباء) دھوکہ، نقصان۔

(۳) لَا اَنْثَنِیْ: یہ اِنْثِنَاءٌ مصدر سے ہے از انفعال بمعنی پھر جانا، رجوع کرنا، مجرد ضرب سے ہے ثَنٰی (ض) ثَنْیًا بمعنی موڑنا، پھیرنا، لپیٹنا۔

(۴) بِصَفْقَةٍ: اس کے اصلی معنی ہے بیع کو لازم کرنا۔ یا ہاتھ پر ہاتھ مارنا، جیسے ایام جاہلیت میں دستور تھا اب معنی ہے بیع کو لازم کرنا، اور صَفَقَ (ن، ض) صَفْقًا بمعنی اس نے تالی بجائی یا ایک ہاتھ کو دوسرے ہاتھ پر اس طرح مارنا جس سے آواز نکلے (تالی بجانا) اور صَفْقٌ کے معنی کھولنا، بند کرنا، من الاضداد بھی ہے۔

(۵) اَلْمَغْبُوْن: یہ غَبَنٌ سے ماخوذ ہے یہاں الف لام عوض مضاف الیہ ہے یعنی وہ شخص جو نقصان اٹھایا گیا، جس کو نقصان پہنچا ہو۔ از نصر۔

(۶) حِسٌّ: بمعنی ادراک کرنا یا پاؤں کی آہٹ محسوس کرنا۔ یہ مضاعف ثلاثی، نصر وضرب سے احساس کرنا، یا قوت مدرکہ کے آتے ہیں، جیسے: فَلَمَّا اَحَسَّ عِيْسٰى مِنْهُمُ الْكُفْرَ.

(۷) اَلْمُوْجِبُ: از افعال یہ متعدی ہے اور مجرد سے لازم مستعمل ہے، وَجَبَ يَجِبُ (ض) وُجُوْبًا بمعنی واجب ہونا، ثابت ہونا، لازم ہونا، ضروری ہونا. کمافی الحدیث: الوتر حق. ای واجبٌ.

(۸) حَقًّا: یہ مصدر ہے بمعنی حق اس کی جمع حُقُوق آتی ہے اور یہاں "الحق" میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای حَقِّیْ یا حق الناس ہو تو مطلب زیادہ اچھا ہے۔

☆......☆......☆

(۷) وَرُبَّ مَذَّاقِ الْهَوٰى خَالَنِي أَصْدُقُهُ الْوُدَّ عَلٰى لَبْسِهٖ

(۸) وَمَادَرٰى مِنْ جَهْلِهٖ أَنَّنِيْ أَقْضِي غَرِيْمِيَ الدَّيْنَ مِنْ جِنْسِهٖ

ترجمہ:۔ (۷) اور بہت سے لوگ ملانے والے ہیں محبت کو (یعنی منافقانہ دوستی رکھنے والے) خیال کرتے ہیں میرے متعلق کہ سچی دوستی کرتا ہوں میں اس سے، اس کی تلبیس اور دھوکہ کے باوجود۔ (۸) اور نہیں جانا اس منافق نے اپنی نادانی کی وجہ سے کہ تحقیق میں ادا کرتا ہوں قرض خواہ کو قرضہ اسی جنس سے (یعنی جس سے اس نے ادا کیا)

(۱) رُبَّ: یہ حرف جار ہے بمعنی بہت۔ اگر اس کا مضاف الیہ مؤنث ہو تو "تاء" کا اضافہ کرتے ہیں، اور یہ یہاں "خالنی" کے ساتھ متعلق ہے۔

(۲) مَذَّاق: (صیغۂ مبالغہ) بمعنی ملانے والا اور غیر خالص دوستی کرنے والا یا دوستی کو دشمنی سے ملانے والا (مذاق الهوٰی)۔ از نصر

مُذُوْقًا اور مذیق وہ دودھ ہے جس میں پانی ملا ہوا ہو، لیکن دودھ زیادہ ہو اور مزق (بالزاء) بمعنی توڑنا اور اگر "مطق" (بالظاء المعجمۃ) ہو تو معنی ہے مکر وفریب دینے کے ہیں۔

(۳) اَلْھَوٰی: بمعنی خواہش، عشق، چاہے خیر ہو یا شر۔ ازضرب مگر یہ غیر محمود پر غلبہ ہو تو استعمال ہوتا ہے یعنی مذمت کے وقت۔

(۴) خَالَنِیْ: بمعنی خیال کیا مجھے، یا گمان کیا۔ خَالَ یَخُوْلُ (ن) خَوْلًا. یقالُ خال المواشی جبکہ وہ مویشیوں کی نگہبانی کرے اور ضرب سے بمعنی خیال کرنا، اور سمع سے گمان وخیال کرنا۔ صیغۂ واحد متکلم مضارع سے یہ اِخالُ (بکسر الھمزہ) خلاف قیاس فصیح ہے۔

(۵) اَصْدَقُ: صیغۂ واحد متکلم ازنصر صِدْقًا بمعنی سچ بولنا، مرتحقیقہ۔

(۶) الوُدّ: (بالحرکات الثلثۃ فی الواو) بمعنی محبت ودوستی۔ اس کی جموع اَوْدَادٌ، اَوُدٌّ، اَوِدٌّ، اَوِدَّۃٌ، اور اَوِدَّاءُ ہیں۔ باب سمع سے۔

(۷) لَبْسِہٖ: لَبْسٌ ازضرب (بفتح اللام) بمعنی التباس یعنی خلط ملط کرنا، اور مشتبہ ودشواری وعدم وضاحت کے بھی آتے ہیں اور لُبْسٌ (بضم اللام) بمعنی ایک قسم کا کپڑا اور لِبْسٌ (بکسر اللام) بمعنی لباس، جوڑا۔ اور یہاں "لَبْسِہٖ" کی ضمیر مذاق الھوی کی طرف راجع ہے یا متکلم کی طرف ای علی لبسی ایاہ. وفی القران: وللبسنا علیھم مایلبسون.

(۸) مِنْ جَھْلِہٖ: میں "من" سببیہ ہے جو اجل کے معنی میں ہے، اور "جھل" سمع سے بمعنی انجان وجاہل ہونا، جھلًا وجھالۃً. مصادر ہیں۔

(۹) اَقْضِیْ: قَضٰی یَقْضِیْ (ض) قَضَاءً۔ فیصلہ کرنا، قرض ادا کرنا، مرتحقیقہ۔

(۱۰) غَرِیْمٌ: یہ من الاضداد ہے، یعنی دائن ومدیون دونوں کے معنی میں آتا ہے اور اس کی جمع غُرَمَاءُ آتی ہے ازسمع۔ یہ کبھی قرض دار اور کبھی قرض خواہ کے معنی میں آتا ہے، یہاں پر بمعنی مقرض کے ہیں۔

(۱۱) اَلدَّیْنُ: بمعنی قرض اس کی جمع دُیون، یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے، دَانَ (ض) دَیْناً قرض دینا۔ اور دَین وقرض میں فرق یہ ہے کہ دین میں تو مدت متعین ہوتی ہے اور قرض میں مدت متعین نہیں ہوتی۔

(۱۲) جِنْسِہٖ: اس کی جمع اجناس ہے جو ماہیت عام وانواع متعددہ کو شامل ہو۔ اور مفاعلہ سے مُجَانَسَۃ کے معنی مشاکلت واتحاد فی الجنس ہے۔ یعنی ہم جنس ہونا، ہم قوم ہونا، مشابہ ہونا۔ جنّس تفعیل سے بمعنی قومیت کے حقوق عطا کرنا، ملکی بنانا، اور تفاعل سے تجانس بمعنی ایک نوع کا یا ہم شکل ہونا۔

☆......☆......☆

(۹) فَاھْجُرْ مَنِ اسْتَغْبَاکَ ھَجْرَ الْقِلٰی   وَھَبْہُ کَالْمَلْحُوْدِ فِیْ رَمْسِہٖ

(۱۰) وَالْبَسْ لِمَنْ فِیْ وَصْلِہٖ لُبْسَۃٌ   لِبَاسَ مَنْ یُرْغَبُ عَنْ اُنْسِہٖ

ترجمہ:۔ (۹) پس چھوڑ تو اس شخص کو جو تجھ کو غبی سمجھتے ہیں مانند چھوڑنے تیرے دشمن کو، اور مان تو اس (منافق) کو مانند اس شخص کے جو دفن کردیا گیا ہو اپنی قبر میں۔ (۱۰) اور پہنئے اس شخص کی ملاقات کے وقت جس سے ملنے میں شبہ ہو، لباس اس شخص کا کہ جس سے

اعراض کیا جاتا ہے اس کی محبت سے۔

(۱) فَاهْجُرْ: یہ صیغۂ امر معروف ہے، از نصر بمعنی چھوڑنا، ترک کرنا. هَجْراً و هِجْراناً مصدر ہیں بکواس کرنا بھی آتا ہے۔

(۲) اِسْتِغْبَاكَ: اس کا مصدر اِسْتِغْبَاءٌ از استفعال بمعنی غبی سمجھنا۔ اس میں ''س، ت'' ظن کیلئے ہے یعنی کم فہم سمجھنا، یا اس میں ''س ت'' معاملہ کیلئے ہے یعنی اسکے ساتھ غبی کا سا معاملہ کیا جائے، مجرد سمع سے غبِیَ (س) غَبَاءٌ و غَبَاوَةٌ بمعنی غبی ہونا، نا سمجھ ہونا، کند ذہن ہونا۔

(۳) اَلْقِلٰی: بہت سخت دشمنی کرنا، غصہ کرنا. قَلٰی (ض) قِلاءً و قَلْيًا اور سمع سے قَلِیَ قَلاءً بمعنی غصہ ہونا یا کرنا، کمافی القرآن: ماودعك ربك وقلٰی.

(۴) وَهَبْهُ: یہ اسم فعل ہے بمعنی امر حاضر یعنی گمان کر تو۔ یا مان لے تو۔ از فتح یا صیغۂ امر ہے بمعنی سلّم یا اسلم کے ہیں کیونکہ اس میں ہبہ پایا جاتا ہے۔

(۵) کَالْمَلْحُوْدِ: ای مَدْفُوْن یہ ''لَحْدٌ'' سے مشتق ہے یعنی وہ شخص جو قبر میں رکھا گیا ہو فتح سے بمعنی دفن کرنا۔ اگر اس کا صلہ لام ہو تو اس کے معنی قبر بنانا۔ لَحْدٌ قبر، اس کی جمع اَلْحَادٌ و لُحُوْدٌ آتی ہیں، کمافی الحدیث: اَللَّحْدُ لَنَا وَالشَّقُّ لِغَيْرِنَا۔ اور یہاں یہ ''ملحود'' حال واقع ہوا ہے ''وَهَبْهُ'' کی ضمیر مفعول سے، اور کالملحود میں ''ك'' اسمیہ ہے الف بمعنی الذی کے ہیں۔

(۶) رَمْسٌ: بمعنی پرانی قبر یا وہ قبر جو زمین کے برابر ہو چکی ہو، رَمَسَ (ن، ض) رَمْسًا مصدر بمعنی دفن کرنا، چھپا دینا، ڈھکنا۔ اس کی جمع اَرْمَاسٌ و رُمُوْسٌ آتی ہیں، اور اس کے اصلی معنی پوشیدہ کرنے کے ہیں پھر اس کا استعمال پرانی قبر اور نئی میں ہونے لگا۔

(۷) اَللُّبْسُ: بمعنی لباس پہننا۔ از سمع یقال لبس الثوب لُبْسًا. جبکہ وہ کپڑا پہنے، یہاں مراد اختیار کرنا یا بچنا ہے۔ اور ''لُبْسَةٌ'' اگر (بالضم) ہو تو معنی ہے دشواری، شبہ، عدم وضاحت۔ اگر ''لِبْسَةٌ'' (بکسر اللام) ہے تو بمعنی ہیئت، لباس۔ اور اگر ''لَبْسَةٌ'' (بفتح اللام) ہے تو معنی ہے دھوکہ دینا، اور یہاں پر. لَبسه ولُبسه (بفتح اللام وضمها) دونوں ہو سکتے ہیں۔ اور ضرب سے لَبْسًا بمعنی خلط ملط کرنا، مشتبہ بنانا۔ اور لُبْسَةٌ (بضم اللام) التباس کے معنی میں آتا ہے یعنی ابہام واشتباہ۔ اور لباس کی جمع اَلْبِسَةٌ، لُبُسٌ و لُبْسٌ آتی ہیں۔

(۸) وَصَلَه: یہ وَصَلَ يَصِلُ (ض) وَصْلاً بمعنی متصل ہونا، ملنا، مر تحقیقہ۔

(۹) يُرْغَبُ: صیغۂ مضارع مجہول از سمع رَغْبَاءٌ مصدر ہے بمعنی خواہش کرنا، اگر اس کا صلہ ''عَنْ'' ہو تو اعراض کے معنی کیلئے آتا ہے یہاں یہی مراد ہے، جیسے ومن یرغب عن ملة ابراهيم. اور رَغَبَ فِيْهِ، اِلَيْهِ دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے، مگر ''فيه'' میں مبالغہ ہے رَغِبَ اِلَيْهِ بمعنی مشتاق ہونا، مائل ہونا۔ رَغِبَ بِهٖ یعنی ترجیح دینا۔

(۱۰) اُنسِهٖ: (بضم الهمزة) بمعنی محبت کرنا، مانوس ہونا۔ از سمع اور اُنس والا ہونا، کماقیل: وماسمی الانسان الّا لأنسه.

☆......☆......☆

(۱۱) وَلَا تَرْجُ الْوُدَّ مِمَّنْ يَرٰى أَنَّكَ مُحْتَاجٌ إِلَى فَلْسِهٖ

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّا وَعَيْتُ مَادَارَ بَيْنَهُمَا، تُقْتُ اِلٰى أَنْ أَعْرِفَ عَيْنَهُمَا.

ترجمہ:۔(۱۱)اور مت امید رکھ محبت کی اس شخص سے جو تجھ کو خیال کرتا ہے کہ بے شک تو محتاج ہے اس کے پیسے (دولت) کا۔حارث بن ہمام کا کہنا ہے کہ پس جب میں نے حفظ کیا اُن باتوں کو جوان دونوں کے درمیان جاری تھی،تو شوق پیدا ہوا مجھے اس بات کی طرف کہ پہچانوں میں ان دونوں کو۔

(۱)تَرْجُ:یہ رَجَا(ن)رُجُوْءً،رَجَاءً بمعنی امید کرنا،امیدوار ہونا۔اور رجاء کے معنی خوف کے بھی ہیں کقولہ تعالٰی:مالکم لاترجون للہ وقارا۔ای لاتخافون عظمۃ اللہ!اور یہ الرّجَاءُ سے مشتق ہے اور یہ لازمی ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے یعنی امید کرنا،امید دلانا،اور اسکی ضد یَأسٌ ہے۔تفعل ترجی مصدر آتا ہے۔

(۲)اَلْوُدُّ:(بضم الواو وفتحھا وکسرھا) بمعنی دوستی،محبت۔اسکی جمع اَوْدَادٌ،اوُدٌّ۔اوِدٌّ، اَوِدَّۃٌ، اَوِدَاءُ۔آتی ہیں باب سمع سے محبت کرنا۔

(۳)یَرٰی:یہ رؤیۃ مصدر سے بمعنی دیکھنا،یہاں ظن اور اعتقاد کے معنی میں ہے از فتح،یہاں اس کے معنی دیکھنا ہے اور اس سے مراد رؤیتِ قلبیہ ہے۔

(۴)مُحْتَاجٌ:اس کا مصدر اِحْتِیَاجٌ ہے از افتعال بمعنی محتاج ہونا،ماخوذ ہے "حَوْجٌ" سے حَاجَ(ن)حَوْجًا۔فقیر ہونا،حاجتمند ہونا۔اور اسکی جمع حَاجٌ وحِوَجٌ وحَاجَاتٌ وحَوَائِجُ آتی ہیں۔

(۵)فَلْسٌ:بمعنی پیسہ،یا وہ چھلکا جو مچھلی کے پیٹ میں یا پیٹ پر رہتا ہے،اس کی جمع اَفْلُسٌ وفُلُوْسٌ آتی ہیں۔

(۶)وَعَیْتُ:معناہ حفظت یعنی میں نے حفاظت کی،یاد کیا۔وَعٰی(ض)وَعْیًا بمعنی نگاہ کرنا اور جمع کرنا۔واعی بمعنی حافظ اس کی جمع وُعَاۃٌ مثل قُضَاۃٌ آتی ہے۔

(۷)دَارَ:یَدُوْرُ(ن)دُوْرًا بمعنی چکر لگانا،پھرنا،گھومنا۔مرتحقیقہ

(۸)تُقْتُ:بروزن قُلْتُ:تَاقَ یَتُوْقُ(ن)تَوْقًا وتَوَقَانًا بمعنی مشتاق ہونا،آرزومند ہونا،شدت اشتیاق ہونا۔کمافی الفقہ،النکاح واجب عندالتوقان یعنی غلبۂ شہوت کے وقت نکاح واجب ہے۔

(۹)اَعْرِفُ:عَرَفَ(ض)عَرْفًا وعِرْفَانًا بمعنی جاننا وپہچاننا،مرتحقیقہ۔

(۱۰)عَیْنُھُمَا:عَیْنٌ بمعنی ذات،شخص اس کی جمع اَعْیُنٌ وعُیُوْنٌ واَعْیَانٌ آتی ہیں۔اور اس کی جمع الجمع اَعْیُنَاتٌ ہے۔

☆......☆......☆

فَلَمَّالَاحَ ابْنُ ذُکَاءَ،وَأَلْحَفَ الْجَوَّ الضِّیَاءُ،غَدَوْتُ قَبْلَ اِسْتِقْلَالِ الرُّکَابِ،وَلَااغْتِدَاءَ الْغُرَابِ.

ترجمہ:۔پس جب ظاہر ہوئی صبح صادق اور ڈھانپ لیا فضاء کو روشنی نے (یعنی ہر طرف روشنی پھیل گئی) تو چلا میں اونٹنیوں کی تیاری سے قبل،اور نہیں تھی میری روانگی مثل کوے کے (یعنی کوؤں کی بیداری سے قبل اٹھا)

(۱)لَاحَ:صیغۂ ماضی از نصر بمعنی چمکنا،ظاہر ہونا لَوْحًا،مصدر ہے،مرتحقیقہ۔

(۲)اِبنُ ذُکَاءَ:(بالمدوالقصر) صبح صادق،یہ سورج کے ناموں میں سے ایک نام ہے۔اور ابن ذکاء،صبح کو بھی کہتے ہیں۔اور یہ

غیر منصرف ہے، لہذا اس پر الف ولام نہیں داخل ہوتا، اور ماخوذ "من ذکت النار تذکو" سے۔

(۳) اَلْحفَ: صیغۂ ماضی از افعال مصدر اِلْحَاف ہے بمعنی چمٹ جانا، لپٹنا یا پیچھے پڑ جانا، یہ "لِحَاف" سے ماخوذ ہے جس کے معنی مطلق کپڑے پہننے کے ہیں، مجرد فتح سے ہے اور یہ متعدی بیک مفعول بھی آتا ہے بمعنی لحاف اوڑھنا، متعدی بدو مفعول بھی، جس کے معنی کپڑے پہنانے کے ہیں یا انسان کے اوپر کا لباس، جمع لُحف۔ اور افتعال وتفعل سے بمعنی لحاف اوڑھنا۔

(۴) اَلْجَوُّ: هو مابین السماء والارض یعنی جو آسمان وزمین کے درمیان خلاء ہے، یا درمیانی حصہ، کشادہ میدان۔ اس کی جمع جِوَاءٌ و اَجْوَاءٌ آتی ہیں اور "اَلْجَوّ" یہ مفعول بہ واقع ہوا ہے، "الحف" فعل کا۔

(۵) اَلضِّیَاءُ: بمعنی روشنی، ضَاءَ (ن) ضَوْأً، ضِیَاءً معنی روشن ہونا، اِضَاءَ ۃً لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور "اَلضِّیَاء" یہ فاعل ہے، اَلْحفَ فعل کا۔ ضوء اور نور میں فرق یہ ہے کہ ضوء: جو ذاتی روشنی ہو اور زیادہ ہو اور "نور" وہ روشنی جو زیادہ نہ ہو اور دوسرے سے مستفاد ہو، ولهذا یقال: نورُ القمر مُسْتَفَادٌ من نور الشمس.

(۶) غَدَوْتُ: غَدَا یَغْدُوْ (ن) غُدُوًّا صبح کے وقت چلنا، یا صبح کرنا. وفی القران: غدوها شهرٌ ورواحها شهرٌ. یقالُ غدوتُ ای بکّرْتُ.

(۷) اِسْتِقْلَالٌ: ای ارتحال مصدر ہے استفعال کا یعنی کوچ کرنا، سفر کرنا۔ مر تحقیقه

(۸) الرِّکَابُ: یعنی زین پوش کا وہ لٹکا ہوا حصہ جس میں سوار اپنا پیر ڈالتا ہے، اس کی جمع رُکُبٌ آتی ہے، اور "الرکابُ" کا اطلاق اونٹ کے سواری پر ہی ہوتا ہے، دوسرے پر نہیں، اس کا واحد من غیر لفظہ "رَاحِلَۃٌ" ہے رَکِبَ سمع سے ہے اور رِکَابٌ یہ راحلۃٌ کی جمع من غیر لفظہ ہے۔

(۹) اِغْتِدَاءٌ: یہ مصدر ہے از افتعال، ماخوذ "غُدُوٌّ" سے ہے بمعنی صبح کو یا صبح کے وقت چلنا۔ از نصر۔

(۱۰) الغُرَابُ: بمعنی کوّا، زاغ۔ اس کی جمع اَغْرُبُ، غُرُبٌ، غِرْبَانٌ، اَغْرِبَۃٌ آتی ہیں اور جمع الجمع غَرَابِیْن. اور اصل عبارت اس طرح تھی "ای لم یکن اغتدائی مثل اغتداء الغراب، بل فوقه.

☆......☆......☆

وَجَعَلْتُ أَسْتَقْرِئُ صَوْبَ الصَّوْتِ اللَّيْلِيِّ، وَأَتَوَسَّمُ الْوُجُوْهَ بِالنَّظَرِ الْجَلِيِّ، إِلَى أَنْ لَمَحْتُ أَبَازَيْدٍ وَابْنَهُ يَتَحَادَثَانِ.

ترجمہ:۔ اور میں ڈھونڈنے لگا رات والی آواز کو، اور داغ (نشان) لگاتا تھا (غور سے دیکھتا تھا) چہروں کو گہری نظروں سے یہاں تک کہ میں نے ابوزید سروجی اور اس کے بیٹے کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ آپس میں باتیں کر رہے تھے۔

(۱) اَسْتَقْرِئُ: یہ اِسْتِقْرَاءٌ مصدر سے از استفعال بمعنی تلاش کرنا، یا طلب کرنا، یہ "قراۃ" سے ماخوذ ہے جیسے: قَرَی الْبِلَادُ قَرْیاً وقِرْیاً۔ جبکہ شہر کو تلاش کرے، قَرٰی (ض) قَرًی وقَرْیًا. مہمان نوازی کرنا، اور قَرْیاً بمعنی تلاش کرنا۔

(۲) صَوْبٌ: جہت وطرف کَمَا یُقَالُ: فُلَانٌ مستقیم الصوب یعنی سیدھا چلا جا رہا ہے۔

(۳) الصَّوْتُ: آواز، اس کی جمع اصوات آتی ہے، صَاتَ (ن) صَوْتًا بمعنی پکارنا، بلانا۔ وفی القران: ان انكر الاصوات لصوت الحمير.

(۴) اللَّيْلِيْ: یہ لَيْلٌ سے ہے بمعنی رات، اسکی جمع لَيَالِيْ ہے اس کی خلاف قیاس جمع لَيَائِلُ بھی آتی ہے یہ مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۵) اَتَوَسُّمُ: تَوَسُّمٌ بابِ تفعل کا مصدر ہے بمعنی فراست سے معلوم کرنا، اور علامت سے ڈھونڈنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے، وِسْمٌ سے مشتق ہے بمعنی غور سے دیکھنا۔ یا تَوَسُّم یعنی علامت کے ذریعہ ڈھونڈنا۔

(۶) الوُجُوهُ: یہ وجہٌ کی جمع ہے معنی چہرہ اس کی جمع اَوْجُهٌ وَاَجْوُهٌ بھی آتی ہیں۔

(۷) اَلنَّظَرُ: ای النظر الجلی او النظر الظاهر. نَظَرَ (ن) نَظْرًا بمعنی دیکھنا، نگاہ ڈالنا۔ مرتحقیقہ

(۸) اَلْجَلِيُّ: جَلَا يَجْلُوْ (ن) جُلُوًّا و جَلَاءً، روشن ہونا، واضح، صاف ہونا، ظاہر کر دینا، اور صاف کرنا۔

(۹) لَمَحْتُ: یہ لَمْحٌ مصدر سے ہے بمعنی دیکھنا، نگاہ اٹھا کر دیکھنا۔ از فتح، کمافی القران: کلمح البصر او هو اقرب.

(۱۰) يَتَحَادَثَانِ: ای يتكلمان. تَحَادَثَ از تفاعل بمعنی آپس میں باتیں کرنا۔ حَدَثَ (ن) حُدُوْثًا. پیدا ہونا، حادث ہونا، نیا ہونا اور یہاں یہ حال واقع ہو رہا ہے اور "وعليهما بُرْدان" یہ حال ثانی ہے، یا حال متداخلہ ہے۔ واللہ اعلم

☆......☆......☆

وَعَلَيْهِمَا بُرْدَانِ رَثَّانِ، فَعَلِمْتُ أَنَّهُمَا نَجِيَّا لَيْلَتِيْ، وَصَاحِبَا رِوَايَتِيْ. فَقَصَدْتُهُمَا قَصْدَ كَلِفٍ بِدَمَاثَتِهِمَا، رَاثٍ لِرَثَاثَتِهِمَا.

ترجمہ:۔ اور ان دونوں کے اوپر دو پرانی چادریں تھیں، پس جان لیا میں نے کہ تحقیق یہی دونوں باتیں کرنے والے ہیں میری رات کے اور ساتھی ہیں میری روایت کے پس میں نے ان دونوں کا قصد کیا مانند قصد کرنے اس شخص کے جو عاشق ہوا بوجہ ان کی نرم عادت کے (یعنی ان کے حسن اخلاق کی وجہ سے) اور رحم کھاتے ہوئے ان کے بدحالی پر۔

(۱) بُرْدَان: یہ بُرْدٌ کا تثنیہ ہے بمعنی دھاری دار چادر، نیز سیاہ اونی چادر کو بھی کہتے ہیں۔ اور واحد "بُرْدَةٌ" ہے جمع بُرْدٌ ہے، اس کی جمع اَبْرَادٌ، و اَبْرُدٌ و بُرُوْدَةٌ آتی ہیں، اور "بُرْدَان" حال ثانی ہے۔ اگر باپ بیٹا دونوں کے پاس دو چاریں تھیں، تو یہاں مناسب نہیں معلوم ہوتا کیونکہ مفلس کیلئے تو ایک چادر بھی دقت سے خالی نہیں، لہذا ایک چادر ہونا مناسب معلوم ہوتا ہے۔

(۲) رَثَّان: یہ تثنیہ ہے رَثٌّ کا اور "رَثٌّ" صیغہ صفت ہے بمعنی پرانے کپڑے کے ہیں، اس کی جمع رِثَاثٌ آتی ہے، بقول بعض رَثّان بمعنی شیشہ اور رَثٌّ کا معنی ہے پرانا، بدحال، کمزور، جمع رِثَاثٌ. رَثَّ از ضرب بمعنی پرانا ہونا۔

(۳) نَجِيَّا: یہ تثنیہ ہے، نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا، نَجِيٌّ مفرد ہے بمعنی سرگوشی کرنا، بھید اور راز کی باتیں، اس کی جمع اَنْجِيَةٌ ہے اور نجی صیغہ صفت ہے بمعنی دوستوں سے آہستہ آہستہ باتیں کرنا۔

(٤) لَيْلَتَيْ: لَيْلَةٌ رات جمع لَيَالِيْ بعض نے کہا کہ لیلٌ واحد ہے جمع کے معنی میں مستعمل ہے اس کا واحد لَيْلَةٌ ہے جیسے تمر سے تمرۃٌ ہے۔

(۵) صَاحِبَا: یہ صاحب کا تثنیہ ہے بمعنی ساتھی، ایک ساتھ زندگی بسر کرنے والا، اور اس کے معنی مالک، وزیر، امیر اور گورنر کے بھی آتے ہیں اس کی جمع اَصْحَابٌ و اَصْحُبٌ، صُحْبَةٌ و صُحْبَانٌ و صِحَابَةٌ بھی آتی ہیں اور اَصْحَاب کی جمع اَصَاحِيْب آتی ہے۔

(٦) قَصَدْتُهُمَا: یہ قَصْدٌ مصدر سے بمعنی ارادہ کرنا یا توجہ کرنا، از ضرب اسکا مصدر قَصْدَةٌ بھی آتا ہے، یا بمعنی میانہ روی چلنا، كما في القرآن: واقصدفي مشيك.

(۷) كَلِفٌ: بمعنی عاشق ہونا اصل میں اس کا موصوف محذوف ہے، ای رَجُلٌ كَلِفٌ اور اسکے دو معنی ہیں (۱) چہرے پر بڑھاپے کی وجہ سے جھائیوں کا پڑ جانا (۲) عاشق و فریفتہ ہونا، یہاں ثانی مراد ہے، سمع كَلْفًا و كَلْفَةً مصدر ہیں بمعنی عاشق ہونا۔ اور کلف (بکسر اللام) ہوتو صیغۂ صفت ہے، اگر (بفتح اللام) ہوتو بمعنی کالا داغ۔

(۸) بِدَمَاثَتِهِمَا: یہ دِمَاثَةٌ سے مشتق ہے، از کرم دَمُثَ دَمَاثَةً بمعنی نرم عادت ہونا اور سمع سے دَمِثَ دَمَثًا بمعنی نرم ہونا۔

(۹) رَاثٍ: صیغۂ اسم فاعل، ناقص یائی از ضرب رَثْيًا و رَثَاثَةً و مَرْثِيَةً مصدر ہیں بمعنی رحم کرنے والا، مہربانی کرنیوالا، مرثیہ پڑھنے والا۔ اور اگر "رِثٌّ" (بالکسر) ہوتو بمعنی پرانا، اس کی جمع رِثَاثٌ آتی ہے، "رَثٌّ" (بالفتح) سے ماخوذ ہے اور "رَاثٍ" صفت ہے اس کا موصوف محذوف ہے، اور "لِرَثَاثَتِهِمَا" سے متعلق ہے۔

(۱۰) لِرَثَاثَتِهِمَا: یہ "رَثَاثَةً و رُثُوْثَةً" مصدر سے بمعنی بدحالی، بوسیدگی از ضرب، یہاں اس سے مراد بدحالی ہے۔

☆......☆......☆

وَأَبَحْتُهُمَا التَّحَوُّلَ إِلَى رَحْلِيْ، وَالتَّحَكُّمَ فِيْ كُثْرِيْ وَقُلِّيْ، وَطَفِقْتُ أُسَيِّرُ بَيْنَ السَّيَّارَةِ فَضْلَهُمَا، وَأَهُزُّ الْأَعْوَادَ الْمُثْمِرَةَ لَهُمَا.

ترجمہ:۔ اور مباح کیا میں نے ان دونوں کیلئے منتقل ہونے کو میرے کجاوہ (قافلہ) کی طرف اور مختار بنا دیا میں نے ان دونوں کو اپنے قلیل وکثیر مال میں (تصرف کی اجازت دیدی) اور مشہور کرنے لگا میں قافلہ والوں کے سامنے ان دونوں کی بزرگی کو، اور حرکت دی میں نے پھلدار شاخوں کو (سخیوں کو سخاوت کی ترغیب دی) ان دونوں کیلئے۔

(۱) اَبَحْتُهُمَا: یہ "اِبَاحَةٌ" سے بمعنی مباح کرنا، حلال کرنا، ظاہر کردینا، افعال سے اس کا مجرد۔ بَاحَ (ن) بَوْحًا و بُؤُوْحًا بمعنی ظاہر کرنا، ظاہر ہونا۔ یہ اجوف واوی ہے۔

(۲) التَّحَوُّلُ: مصدر از تفعل، پھیرنا، ایک حال سے دوسرے حال کی طرف منتقل ہونا، اس کا مجرد۔ حَالَ (ن) حَوْلًا. ای محوّل من حال الى حال.

(۳) رَحْلٌ: کجاوہ، منزل، قیامگاہ، يُقَالُ عَادَ الْمُسَافِرُ الى رحله یعنی مسافر اپنے قیامگاہ کی طرف واپس آیا۔ اس کی جمع رِحَالٌ، وَاَرْحُلٌ آتی ہیں۔ اور بعض کہتے ہیں کہ اس کے معنی ہیں کجاوہ مع سامان کے۔

(۴) اَلتَّحَكُّمُ: مصدر از تفعل بمعنی مختار و حاکم بنانا یا بہت زیادہ حکم کرنا، یقال: تحکم فی الامر یعنی بغیر وجہ ظاہر کئے اپنی رائے سے فیصلہ کیا یا حکم جاری کیا اور اپنی خواہش کے مطابق تصرف کیا۔

(۵) كُثْرِىْ: (بضم الکاف و سکون الثاء) بمعنی بہت، کثیر و بہتات۔ یقال الحمد لله علی القل والکثر اسی طرح قُلّىْ (بضم الکاف) بمعنی قلیل و کمتر۔

(۶) طَفِقْتُ: یہ طفق افعال مقاربہ میں سے ہے۔ یقال: طَفِقَ (س، ض) طَفْقًا و طُفُوْقًا. ای یفعل کذا یعنی جبکہ وہ شروع کرے۔

(۷) اُسَيِّرُ: از تفعیل مصدر تَسْيِيْرٌ ہے بمعنی چلانا، مشہور کرنا۔ اور اُسیر کا مفعول بہ فضلهما ہے۔

(۸) اَلسَّيَّارَةِ: بمعنی قافلہ یا بہت سیر کرنے والا، اسکی جمع سَيَّارَاتٌ آتی ہے اور یہ مؤنث ہے اَلسَّيَّار کا۔

(۹) فَضْلَهُمَا: فَضْلٌ بمعنی بزرگی، تفعیل سے تفضیل، بمعنی کسی کو دوسروں پر فضیلت دینا۔

(۱۰) اَهُزُّ: صیغۂ مضارع متکلم هَزَّ (ن) هَزًّا بمعنی حرکت دینا، ہلانا۔ یہ نصر سے متعدی اور افتعال سے لازمی مستعمل ہے۔ کقولہ تعالیٰ: وهزی الیك بجذع النخلة تساقط علیك رُطَبًا جنیا.

(۱۱) اَعْوَاد: یہ عَوْدٌ کی جمع ہے بمعنی لکڑی، ٹہنی، جبکہ کاٹ لیجائے۔ ایک قسم کی خوشبو جس کو سلگایا جاتا ہے۔ اس کی جمع عِيْدَانٌ و اَعْوُدٌ آتی ہیں۔ از نصر لوٹنا، شاخ۔ کیونکہ شاخ بھی ایک دفعہ کاٹنے کے بعد دوبارہ آجاتی ہے۔ اور ''عید'' بھی ہر سال دوبارہ لوٹ کر آتی ہے، یہ بھی عَــوْدٌ سے مشتق ہے۔ عود اور غصن میں فرق یہ ہے کہ عودٌ لکڑی یا درخت کی شاخ کو کہتے ہیں خواہ کٹی ہوئی ہو یا لگی ہوئی ہو۔ اور غُصْنٌ اس شاخ کو کہتے ہیں جو لگی ہوئی ہو۔

(۱۲) اَلْمُثْمِرَةَ: یہ اِثْمَارٌ مصدر سے از افعال بمعنی پھل دینا، سخی لوگوں کو صاحب کتاب نے ''اعواد مثمرہ'' کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

☆......☆......☆

اِلٰى اَنْ غُمِرَا بِالنُّحْلَانِ، وَاتُّخِذَا مِنَ الْخُلَّانِ. وَكُنَّا بِمُعَرَّسٍ نَتَبَيَّنُ مِنْهُ بُنْيَانَ الْقُرٰى، وَنَتَنَوَّرُ نِيْرَانَ الْقِرٰى.

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ ڈھانپ دئے گئے دونوں بخششوں سے، اور دونوں کو دوستوں میں شمار کر لئے گئے، اور تھے ہم ایسے مقام پر جہاں سے دیکھ رہے تھے گاؤں کے مکانات اور دیکھ رہے تھے مہمانی کی آگ بھڑکتی ہوئی۔

(۱) غُمِرَ: یہ غَمْرٌ مصدر سے بمعنی ڈھانپنا، از باب نصر اور یہاں ''الیٰ'' انتہائی غایت کیلئے ہے۔

(۲) بِالنُّحْلَانِ: (بضم النون) بمعنی عطیہ و ہبہ۔ اور باب فتح سے نَحْلاً ہبہ کرنا و عطیہ دینا۔ اور ''النِحْلَةُ وَالنَّحلَةُ'' بمعنی عطیہ اور ''عطیہ'' ہر ایسی چیز کو کہتے ہیں جو کسی کو بلا عوض دیجائے۔ اسکی جمع نُحُلٌ ہے اور ''نُحْلَان'' یہ مفعول بہ ہے بمعنی دی ہوئی چیز یعنی عطیہ۔ اور نَحْلَةٌ بمعنی ہبہ فتح سے اور اس سے نُحلہ و نِحلہ ہے۔

(۳) اِتُّخِذَا: صیغۂ تثنیہ مجہول از افتعال مصدر اِتِّخَاذٌ ہے مجرد۔ اَخَذَ (ن) يَاْخُذُ. لینا، پکڑنا۔ بقول بعض یہ ''تَخِذٌ'' سے ماخوذ ہے ضرب سے، لیکن مشہور یہ ہے کہ یہ اَخَذَ يَاْخُذُ نفعل سے ہے۔

(۴) اَلْخُلاَّن: یہ جمع ہے خلیل کی بمعنی دوست اور اس کی جمع اَخِلاَّءُ بھی آتی ہے۔ وفی القرآن: اَلاَخِلاَّءُ یَوْمَئِذٍ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ.

(۵) بِمُعَرَّسٍ: صیغۂ اسم ظرف از تفعیل مصدر تَعْرِیْسٌ ہے بمعنی اخیر شب میں آرام کیلئے اُترنے کی جگہ۔

(۶) تَتَبَیَّنُ: تَبَیَّنَ از تفعل بمعنی روشن ہونا، ظاہر ہونا۔ یہ "بَیَانٌ" سے مشتق ہے اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۷) بُنْیَانٌ: (بضم الباء) یہ مصدر ہے بمعنی دیوار، مشتق ہے "بِنَاءٌ" سے۔

(۸) اَلْقُرٰی: یہ قَرْیَۃٌ کی جمع ہے بمعنی گاؤں اور اسکے معنی جائے دادو لوگوں کی جماعت کے بھی آتے ہیں۔

(۹) تَتَنَوَّرُ: از تفعل یہ "نُوْرٌ" سے ماخوذ ہے یا "نَارٌ" سے مشتق ہے یقال تنور النار من بعید ای تبصرھا یعنی دور سے آگ دیکھنا پھر بعد میں مطلق دیکھنے کے معنی میں مستعمل ہونے لگا۔ کما یقال: تنوّر الشجرُ ای صار ذانَوْرٍ یعنی درخت کلی شگوفہ والا ہو گیا ہے۔ مجرد نصر سے روشن ہونا۔

(۱۰) نِیْرَانٌ: یہ نَارٌ کی جمع ہے اور نِیْرَۃٌ بھی جمع آتی ہے بمعنی آگ، یہ کلمہ مؤنث ہے کبھی مذکر کیلئے بھی استعمال کیا جاتا ہے، اسکی تصغیر نُوَیْرَۃٌ آتی ہے اور اَنْوَارٌ، نِیْرَانٌ و نِیْرَۃٌ بھی جمع ہیں۔

(۱۱) اَلْقِرٰی: (بکسر القاف) بمعنی مہمان کا کھانا، یا مہمان داری کرنا از ضرب یا وہ پانی جو حوض میں جمع کیا جائے۔ قَرٰی (ض) قَرْیًا۔ ضیافت کرنا، اور افتعال سے اِقْتَرَی الضیف، مہمان نوازی کرنا۔

☆......☆......☆

فَلَمَّا رَأٰی اَبُوْزَیْدٍ اِمْتِلاَءَ کِیْسِہٖ، وَانْجِلاَءَ بُؤْسِہٖ، قَالَ لِیْ: اِنَّ بَدَنِیْ قَدِ اتَّسَخَ، وَدَرَنِیْ قَدْ رَسَخَ.

ترجمہ:۔ پس جب کہ دیکھ لیا ابو زید نے اپنی تھیلی کو بھرتے ہوئے اور دور ہو جانے اپنی محتاجی اور فقر و فاقہ کو، کہا اس نے مجھ کو تحقیق کہ میرا بدن میلا ہو گیا ہے اور میرا میل جم گیا ہے۔

(۱) اِمْتِلاَءٌ: مصدر افتعال بمعنی بھرنا، اور مجرد۔ مَلَأَ یَمْلَأُ فتح سے بمعنی بھر دینا۔ مر تحقیقہ

(۲) کِیْسٌ: تھیلی، بٹوہ۔ اس کی جمع اَکْیَاسٌ و کِیَسَۃٌ از باب ضرب کَیْسًا و کِیَاسَۃً مصدر ہیں بمعنی ذہین وفطین ہونا۔

(۳) اِنْجِلاَءٌ: یہ مصدر ہے از انفعال بمعنی ظاہر ہونا، روشن ہونا۔ اور باب نصر سے بمعنی زنگ کا دور کر دینا، روشن کر دینا، انکشاف کرنا۔

(۴) بُؤْسٌ وَبَاْسٌ: دونوں کے معنی سختی کے ہیں ویسے محتاجی، تنگی اور فقر و فاقہ کیلئے بھی ہے جمع اَبْؤَاسٌ وَاَبْؤُسٌ ہیں نیز سختی، مصیبت کے معنی میں بھی مستعمل ہے مگر ذُوْبُؤْسٍ مصیبت والا اور بَاْسٌ بمعنی شجاعت والا۔

(۵) بَدَنِیْ: بدن انسان کے جسم کو کہتے ہیں اور جمع اَبْدَانٌ ہے۔ بَدَنَ (ن) بَدْنًا و بُدُوْنًا۔ اور کرم سے بَدَانَۃً بمعنی بھاری بدن والا اور زیادہ گوشت والا ہونا۔ اور بدن بمعنی لڑائی کے وقت پہننے کا چھوٹی سی زرہ جمع بُدُوْنٌ ہے۔

(۶) اِتَّسَخَ: یہ اِتِّسَاخٌ مصدر سے از افتعال مشتق وَسَخٌ سے بمعنی میلا ہونا، گندہ ہونا مجرد سمع سے اور "وسخ" وہ میل جو پسینہ کی

وجہ سے جسم پر جم جائے اور وَسَخٌ کی جمع اَوْسَاخٌ آتی ہے۔

(۷) دَرَنِــــیْ: دَرَنٌ میل کچیل، اس کی جمع اَدْرُنٌ وَاَدْرَانٌ آتی ہیں اور ''درن'' وہ میل کچیل ہے جو انسان کے جسم میں پیدا ہو۔ اس سے وسخ اور درن کا فرق بھی واضح ہو گیا۔

(۸) رَسَخَ: یہ رَسْخٌ مصدر سے از نصر رُسُوخًا بمعنی پختہ و مضبوط ہو جانا یا اپنے موضع پر قائم رہنا۔ اور یہ فتح سے بھی آتا ہے۔ کقولہ تعالیٰ: وَالرَّاسِخُوْنَ فِی الْعِلْمِ.

☆......☆......☆

أَفَتَأْذَنُ لِیْ فِیْ قَصْدِقَرْیَةٍ لِاَسْتَحِمَّ؛ وَاَقْضِیَ هٰذَا الْمُهِمَّ؟ فَقُلْتُ: اِذَاشِئْتَ فَالسُّرْعَةَ السُّرْعَةَ، وَالرَّجْعَةَ الرَّجْعَةَ، فَقَالَ: سَتَجِدُ مَطْلَعِیْ عَلَیْكَ.

ترجمہ:۔ پس کیا آپ مجھے اجازت دے سکتے ہیں، تاکہ میں گاؤں جاؤں، تاکہ میں غسل کروں۔ اور اس ضروری کام کو پورا کروں، پس میں نے کہا کہ اگر چاہتا ہے تو پس جلدی کر اور جلدی کر (یعنی جلد از جلد جائے) اور فوراً واپس آئے۔ پس ابوزید سروجی نے کہا تو پائے گا مجھے اپنے پاس۔

(۱) اَفَتَأْذَنُ: میں ہمزہ برائے استفہام ہے، تَأْذَنُ یہ اِذْنٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اجازت اسکے مصادر اِذْنًا، اَذَانًا، اَذَانَةً و اَذِیْنًا ہیں۔ از سمع بمعنی اجازت دینا. فی قولہ تعالیٰ: فأذنوا بحربٍ من الله ورسوله.

(۲) قَصْدٌ: مصدر ہے ارادہ کرنا، میانہ روی چلنا۔ اور ''قصد قریة'' میں اضافت المصدر الی المفعول ہے. وفی التنزیل: واقصد فی مشیك.

(۳) لِاَسْتَحِمَّ: یہ اِسْتِحْمَامٌ مصدر سے از استفعال اور مشتق ''حَمِیْمٌ'' سے بمعنی گرم پانی، اور اِسْتِحْمَام کے معنی گرم پانی سے غسل کرنا، پھر عام پانی سے غسل کرنے کیلئے مستعمل ہونے لگا، شیخ الادب فرماتے ہیں کہ ''حَمِیْمٌ'' گرم پانی کو بھی کہتے ہیں، تو یہ مناسب ہے کہ استحمام کے دونوں معنی ہونا چائیں ایک اصلی اور دوسرا عارضی معنی کیلئے ہو، یا یہ ''حَمَّامٌ'' سے مشتق ہو کیونکہ اس میں گرم پانی رہتا ہے۔

(۴) اَلْمُهِمُّ: نہایت ضروری، یہ صیغہ اسم فاعل ہے یعنی مشغول کرنیوالا، یا شدید معاملہ کرنے والا اس کی جمع مُهَامٌّ آتی ہے اور یہ ''هَمٌّ'' سے مشتق ہے، بمعنی ضرورت یہاں مراد صلوۃِ مکتوبہ ہو سکتی ہے یا اشارہ ہے اس چیز کی طرف جو غسل کو واجب کرے۔

(۵) شِئْتَ: یہ مَشِیْئَةٌ سے ماخوذ ہے، شَاءَ (س) یَشَاءُ بمعنی چاہنا اور اسکا مفعول بہ ہمیشہ محذوف ہوتا ہے ''إلّا اذا كان نادراً. ای اذاشِئْتَ الاستحمام فالسرعة السرعة ای الزم السرعة.

(۶) اَلسُّرْعَةُ: بمعنی جلدی کرنا، جو بُطُوْءٌ کی ضد ہے اور یہاں ''السرعة'' اور ''الرجعة'' دونوں فعل محذوف کے مفعول مطلق واقع ہیں، اور تقدیری عبارت، یوں ہے ای اطلب الرجعة او اطلب السرعة یا الزم السرعة۔ اور یہ فعل محذوف پر دلالت کرنے کیلئے مکرر لایا گیا ہے، جیسے سیراً سیراً مثل الطریق الطریق ہے، اسکی تقدیر ہے اسرع السرعة وارجع الرجعة اور

سرعة یہ کرم وسمع دونوں کا مصدر ہے۔فی القران: وسارعوا الی مغفرة.

(۷)اَلرَّجْعَةَ: یہاں بھی الرَّجْعَةَ دونوں فعل محذوف کے مفعول واقع ہیں ای اطلب الرجعة او الزم الرجعة الرجعة اور یہ فعل محذوف پر دلالت کرنے کیلئے مکرر لایا جاتا ہے اصل میں رَجَعَ(ض) رَجْعًا اور رُجُوعًا مَرْجِعًا و مَرْجِعَةً و رُجْعَانًا بمعنی لوٹنا، واپس ہونا، پھیرنا۔اور "رجعٌ" متعدی مستعمل ہے باقی مصادر لازمی استعمال ہوتے ہیں۔

(۸)سَتَجِدُ: یہ اَلْوِجْدَانُ مصدر سے بمعنی پانا، اس کا مفعول اول "مطلعی" ہے اور مفعول ثانی "اسرعی" ہے۔

(۹) مَطْلَعِیْ: یہ صیغہ اسم ظرف بھی ہوسکتا ہے اور مصدر میمی بھی، یعنی طلوع ہونا یا ظاہر ہونا، از فتح اور یہ مفعول اول ہے "سَتَجِدُ" کا اور اَسْرَعَ مفعول ثانی ہے "ستجد" کا۔

☆......☆......☆

أَسْرَعَ مِنْ اِرْتِدَادِ طَرْفِكَ اِلَيْكَ. ثُمَّ اسْتَنَّ اسْتِنَانَ الْجَوَادِ فِي الْمِضْمَارِ، وَقَالَ لِابْنِهٖ: بَدَارِ بَدَارِ! وَلَمْ نَخَلْ اَنَّهٗ غَرَّ، وَطَلَبَ الْمَفَرَّ.

ترجمہ:۔زیادہ جلدی بہ نسبت لوٹنے تیری نگاہ کے تیری طرف۔ پھر کودا مانند تیز گھوڑے کے میدان میں اور اپنے بیٹے سے کہا، جلدی کر جلدی کر، اور نہیں خیال کیا ہم نے اس بات کا تحقیق کہ دھوکہ دیا اس نے اور طلب کیا ہے بھاگنا (یعنی دھوکہ دیکر بھاگ گیا)

(۱) اَسْرَعَ: یہ صیغہ اسم تفضیل ہے مصدر "سُرْعَةٌ" سے بمعنی جلدی کرنا، اور مفعول ثانی واقع ہوا ہے "سَتَجِدُ" فعل کا۔

(۲) اِرْتِدَادُ: یہ مصدر ہے افتعال کا ماخوذ "رَدٌّ" سے ہے بمعنی لوٹنا. رَدَّ(ن) رَدًّا، مَرَدًّا و مَرْدُوْدَةً. لوٹنا، لوٹانا، پھیرنا۔ یہ نصر سے متعدی ہے: وقوله تعالیٰ: فلامَرَدَّلَهٗ.

(۳) طَرْفُكَ: طَرْفٌ بمعنی کنارہ نظر، اگر طَرَفٌ (بفتح الطاء وسكون الراء) ہو تو کنارہ مراد ہے۔ (بسکون الراء) بمعنی آنکھ یا آنکھ کی نگاہ، اور (بفتح الراء) بمعنی کنارہ۔لیکن شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ فرماتے ہیں کہ دونوں طرح مستعمل ہے یعنی ہر دو لغت کے ہر دو معنی آتے ہیں۔

(۴) اِسْتَنَّ: اس کا مصدر اِسْتِنَانٌ ہے افتعال سے بمعنی گھوڑے کا آگے پیچھے دوڑنا، کودنا۔ سَنَّاءٌ مجرد نصر سے بمعنی تیز کرنا، دانتوں کا صاف کرنا، صیقل کرنا۔اور "استنان الجواد" یہاں اضافۃ المصدر الی الفاعل ہے۔

(۵) اَلْجَوَادُ: بمعنی عمدہ، تیز رفتار گھوڑا، اس کی جمع اَجْوَادٌ، اَجَاوِدُ، اَجْيَادٌ، جِيَادٌ و اَجَادٌ اور جمع الجمع اَجَاوِيْدُ آتی ہیں، جَادَ يَجُوْدُ(ن) جُوْدَةً بمعنی جید ہونا۔ کمافی الحدیث: منهم من عرّ کاجاويد الخيل.

(۶) اَلْمِضْمَارُ: معنی میں اسم ظرف کے ہیں جمع مَضَامِيْرُ بمعنی ورزش گاہ، گھڑ دوڑ کا میدان یا وسیع میدان. ضَمُرَ(ك) ضَمَارَةً و ضُمُوْرًا بمعنی قلیل اللحم ہونا، دبلا ہونا اور نصر سے بھی آتا ہے۔اور "فی المضمار" یہ متعلق ہے "استنان" کے ساتھ، اگر مزمار (بالزاء) ہو تو معنی باجہ کے ہیں، اور یہ "تَضْمِيْرٌ" مصدر سے مشتق ہے بمعنی گھوڑے کو خوب کھلا کر موٹا کرنا، اور ضَامِرَةٌ کی جمع ضَوَامِرُ ہے

اور ضَامِرٌ کی جمع ضُمَّرٌ ہے۔وفي التنزيل:وعلى كل ضامرٍ يأتينَ من كل فج عميق.

(۷)بَدَار،بَدَار: یہ اسم فعل ہے بمعنی امر حاضر "مِنَ الْمُبَادَرَةِ" یعنی جلدی کرنا،اور "بدار" بہ وزن ثلاثی مجرد قیاسی ہے،اسمائے افعال کیلئے،امام سیبویہ نے کہا کہ یہ ثلاثی مجرد میں کثیر الاستعمال ہے۔وفي القراٰن: لاتأكلوها اسرافا وبدارا ان يكبروا.

(۸)لَمْ نخلْ: یہ خِيَالٌ مصدر سمع سے بمعنی خیال کرنا،گمان کرنا۔مر تحقیقہ

(۹)غَرَّ: بمعنی دھوکہ دینا۔از نصر اس کے مصادر غَرّاً،غِرًّا،غُرُوْرًا.اور اغترار افتعال سے دھوکہ کھانا ہے،وفي القراٰن: ماغرّك بربك الكريم.

(۱۰)اَلْمَفَرُّ: میں مصدر میمی ہے بمعنی بھاگنے کی جگہ فَرّ(ض)فِرَارًا و فَرًّا. بھاگنا اور "مَفَرٌّ" (بفتح الفاء)خلاف قیاس اسم ظرف ہے ورنہ ضرب سے قیاسًا (بکسر الفاء) ہونا چاہئے. في القراٰن: اين المفر. وايضًا. ففروا الى الله.

☆......☆......☆

فَلَبِثْنَا نَرْقُبُهُ رِقْبَةَ اَهِلَّةِ الْاَعْيَادِ،وَنَسْتَطْلِعُهُ بِالطَّلَائِعِ وَالرُّوَّادِ،إِلٰى اَنْ هَرِمَ النَّهَارُ وَكَادَ جُرُفُ النَّهَارِ يَنْهَارُ.

ترجمہ:۔پس انتظار کیا ہم نے اسکا عید کے چاند کی طرح،اور تلاش کرتے رہے ہم اس کو مانند مقدمۃ الجیش اور گھاس و پانی تلاش کرنے والی جماعت کی طرح، یہاں تک کہ دن بوڑھا ہوگیا اور قریب تھا کہ دن کا کنارہ ڈھے جائے (نیچے گر جائے)۔

(۱)فَلَبِثْنَا: اس کا مصدر لَبْثٌ ہے بمعنی ٹھہرنا اور سمع سے ٹھہر جانا اسکے مصادر لَبْثًا،لِبَاثًا ولَبَاثَانًا ولُبْثَانًا،ولَبَاثَةً۔آتے ہیں.وفي القراٰن: كَمْ لَبِثْتَ،قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْبَعْضَ يَوْمٍ.

(۲)نَرْقُبُهُ: رَقَبَ نصر سے انتظار کرنا،حفاظت کرنا،ومنه الرقيب، اس کے مصادر رَقْبًا،رُقُوْبًا،رُقْبَانًا،ورِقْبَةً.آتے ہیں۔رِقْبَةٌ اگر (بکسر الراء) ہوتو بمعنی انتظار کرنا۔اور یہاں "نرقب" حال واقع ہوا ہے "لَبِثْنَا" فعل سے:وفي التنزيل:ولم ترقب قولي.

(۳)اَلْاَعْيَادُ: یہ جمع ہے عید کی، بمعنی عید کا دن،خوشی اور جشن کا دن مِيْعَادٌ. عَادَ(ن)عَوْدًا. لوٹنا، کیونکہ عید بھی ہر سال لوٹتی رہتی ہے اس لئے اس کو عید کہتے ہیں:"لانه يعود في كل سنة" اور یہاں "رقبة" مفعول مطلق للنوع ہے اى رقبته مثل رقبة الناس الاعياد. اور عید اصل میں عود تھا،بقاعدۂ میزان واؤ کو یاء سے بدل دیا گیا ہے۔اى ابدال الواو ياءً للتمييز بين جمع العُوْدِ العيد.

(۴)اَهِلَّةٌ: اس چاند کو کہتے ہیں، جو کیم تاریخ سے تیسری یا ساتویں تاریخ تک کا ہو،اور چھبیسویں وستائیسویں تاریخ کے چاند کو بھی کہتے ہیں "اهلة" کا واحد هِلَالٌ ہے لیکن علی سبیل الندرۃ اس کی جمع الجمع اَهَالِيْلُ آتی ہے۔

(۵)نَسْتَطْلِعُهُ: اس کا مصدر اِسْتِطْلَاعٌ ہے از استفعال یہ مطلع سے ماخوذ ہے از نصر بمعنی شگوفہ یا شگوفہ والا ہونا، یا "طِلْعٌ" (بکسر الطاء) ہے بمعنی چمکنا یا چمکنے والی چیز۔اگر مجرد طَلْعَةٌ ہے تو اس کے معنی اطلاع پانے کے ہیں۔اور یہاں اسکے معنی اس کے آنے کی خبر پوچھنے کے ہیں۔

(۶) اَلطَّلَائِعُ: یہ طَلِیْعَۃٌ کی جمع ہے بمعنی وہ چھوٹا طائفہ جو باقی لشکر سے آگے بڑھ گیا ہو انتظام کیلئے، اس کو مقدمۃ الجیش بھی کہتے ہیں۔ تاکہ دشمن کے حالات معلوم ہو جائیں اور اسکو ہراول دستہ بھی کہتے ہیں۔ بعض تین چار آدمی کی تحدید کرتے ہیں اور یہ واحد جمع دونوں میں مستعمل ہے۔

(۷) اَلرُّوَّادُ: یہ رَائِدٌ کی جمع ہے یعنی وہ جماعت جو لشکر کیلئے گھاس، پانی طلب کرنے کیلئے گئی ہو یا روانہ کی گئی ہو، اب مطلق آگے بڑھنے کے معنی میں مستعمل ہے۔ رائد کے اصلی معنی ہیں مطلق طلب کرنا، اور اب استعمال میں خاص ہو گیا ہے یعنی گھاس و پانی کیلئے اور بسا اوقات صرف دو چیزیں ذکر کرتے ہیں مگر مراد تمام (استغراق) ہوتا ہے جیسے: رب المشرقین و المغربین ۔ اور یہاں بھی طلائع اور رُوَّادٌ سے مراد تمام قسم کے لوگ ہیں۔

(۸) هَرِمَ: صیغۂ صفت ہے، هَرَمٌ بمعنی بوڑھا ہونا، کمزور ہونا۔ سمع سے هَرَماً، مَهْرَماً، مَهْرَمَةً مصادر ہیں بمعنی ضعیف و بڈھا ہونا۔ اور هَرِمٌ کی جمع هَرِمُوْنَ و هَرْمٰی ہے اور مؤنث هَرْمَةٌ جمع هَرْمَاتٌ و هَرْمٰی ہے۔

(۹) اَلنَّهَارُ: دن جو لیل کی ضد ہے یعنی صبح سے مغرب تک کا وقت، (نہار شرعی جو صبح صادق سے غروب آفتاب تک ہے) اور نہار کی جمع اَنْهَارٌ، اَنْهُرٌ، نُهُوْرٌ، و اَنْهُرٌ آتی ہیں۔ نَهَرَ (ن، ض) نَهْراً بمعنی گہرنا، منہدم ہو جانا۔ اور اِنْهَارٌ انفعال سے گر پڑنا اور اصل لغت کے اعتبار سے مجرد نصر سے ہے یعنی هَارَ يَهُوْرُ (ن) هُوْراً منہدم ہونا یہ لازم متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ اور اِنْهِيَارٌ انفعال سے ہے بمعنی اِنہدام ہے یعنی منہدم ہو جانا، گر پڑنا کمافی القرآن: فانهاربه فی نار جهنم.

(۱۰) جُرُفٌ: (بضم الجیم و الراء او بسکون الراء) بمعنی دریا کا کنارہ جسے پانی نے کاٹ دیا ہو اور گرنے کے قریب ہو (یعنی جو پانی کی وجہ سے ٹوٹتا رہتا ہے) اس کی جمع جُرُوْفٌ، اَجْرَافٌ، اَجْرِفَةٌ ہیں۔ جُرُفٌ نصر سے برباد کرنا۔ یہ تفعیل، افتعال و تفعل سے بھی آتا ہے بمعنی کل شئے یا اسکا بڑا حصہ۔ وفی التنزیل: علی شفا جرف هارٍ.

☆......☆......☆

فَلَمَّا طَالَ اَمَدُ الْاِنْتِظَارِ وَلَاحَتِ الشَّمْسُ فِي الْاَطْمَارِ، قُلْتُ لِاَصْحَابِي: قَدْ تَنَاهَيْنَا فِي الْمُهْلَةِ، وَتَمَادَيْنَا فِي الرِّحْلَةِ.

ترجمہ: پس جبکہ طویل ہوگئی انتظار کی مدت، اور ظاہر ہونے لگا سورج اپنی پرانی چادر میں (یعنی غروب ہونے لگا) تو کہا میں نے اپنے دوستوں سے انتہائی وقت دیا ہم نے اس کو، اور دیر کر دی ہم نے کوچ کرنے میں۔

(۱) طَالَ: یہ طُوْلٌ سے مشتق ہے بمعنی لمبا جو قِصَرٌ کی ضد ہے۔ طُوْلٌ لمبائی جمع اَطْوَالٌ ہے، طَالَ (ن، ك) طُوْلاً، طِوَالَةً لمبا ہونا، بلند ہونا، احسان کرنا و انعام دینا۔ وفی القرآن: حتی طال علیهم الامد.

(۲) اَمَدٌ: مدت، آخری حد، غایت منتہی۔ اس کی جمع اٰمَادٌ، اگر امد مطلق استعمال ہو تو کسی کوئی نہایت کیلئے ہوگا مگر وہ متعین نہ ہوگی اور اگر یہ مقید مستعمل ہو تو اس کی تعیین ہوگی۔ اور ابد، اس زمانے کو کہتے ہیں جس کی کوئی انتہا نہ ہو۔ ابد اور امد میں فرق واضح ہو گیا ہے۔

(۳) لَاحَتْ: یہ لَاحَ یَلُوْحُ(ن) لَوْحًا بمعنی ظاہر ہونا، مرتحقیقہ۔
(۴) اَلشَّمْسُ: سورج، آفتاب، دھوپ والی جگہ، اس کی جمع شُمُوْسٌ آتی ہے، اور اسکی تصغیر شُمَیْسَۃٌ آتی ہے۔
(۵) اَلْاَطْمَارُ: اس کا واحد طِمْرٌ (بکسر الطاء) ہے بمعنی پرانا کپڑا یا پرانی چادر جو اونی نہ ہو، اور یہ کنایہ ہے اِصْفِرَارِ الشَّمْسِ سے یعنی سورج کے زرد ہونے سے جو غروب آفتاب کے وقت ہوتا ہے، ضرب سے طَمْرًا دفن کرنا، چھپانا، از نصر طُمُوْرًا بمعنی زمین میں گھسنا اور سمع سے بمعنی ورم والا ہونا۔ اور یہ ضرب المثل ہے "اطمار" ترکیب میں شمس سے حال واقع ہوا ہے، طَمَّرَ تفعیل سے دفن کرنا۔
(۶) تَنَاھَیْنَا: یہ تفاعل سے اس کا مصدر "تَنَاھِی" ہے یقال تنیاھینا الشیئ یعنی ہم انتہا کو پہنچے۔ مرتحقیقہ
(۷) اَلْمُھْلَۃُ: بمعنی تاخیر کرنا، دیر کرنا و آہستگی، فتح سے مَھْلًا و مُھْلَۃً مصدر ہیں یعنی اس نے آہستہ کام کیا جلد بازی نہیں کی۔ اور تَمَھَّلَ تفعل سے معنی ہے نہایت نرمی یا آہستگی سے کرنا۔ کمایُقال: مھل الرجُلُ فی عملہ.
(۸) تَمَادَیْنَا: ای تأخرنا. باب تفاعل سے ہے مَدٰی سے مشتق ہے جو مدت اور غایت کے معنی میں ہے، یہاں تَمَادَیْنَا کے معنی دیر کی ہم نے یا مہلت دی ہم نے۔ اور مدیٰ ضرب سے بمعنی ضائع کرنا۔
(۹) اَلرِّحْلَۃُ: یہ اسم مصدر ہے بمعنی کوچ کرنا، چلے جانا، سفر کرنا. کمایقال غدًا رِحْلتُنا. کل ہمارا سفر ہے۔ اور رَحَلَ (ف) رَحْلًا بمعنی جانا، کوچ کرنا۔

☆......☆......☆

إِلَی اَنْ أَضَعْنَا الزَّمَانَ، وَبَانَ أَنَّ الرَّجُلَ قَدْ مَانَ، فَتَأَھَّبُوْا لِلظَّعْنِ، وَلَا تَلْوُوْا عَلٰی خَضْرَاءِ الدِّمَنِ.

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ ضائع کیا ہم نے زمانہ کو اور ظاہر ہو گیا کہ اس نے جھوٹ بولا تھا، پس تیاری کرو تم چلنے کیلئے اور مت مائل ہو تم کوڑا کرکٹ کے سبزے پر (یعنی اس کے باطن خراب ہونے پر تم غمگین نہ ہو)۔
(۱) اَضَعْنَا: اس کا مصدر "إِضَاعَۃٌ" ہے افعال سے ضائع کرنا۔ اور مجرد ضرب سے ضَیْعًا، ضِیَاعًا، و ضَیْعَۃً بمعنی ضائع و تلف ہونا، بیکار رہنا۔
(۲) بَانَ: صیغۂ ماضی بمعنی ظاہر ہوا۔ مصدر بَیَانٌ، تِبْیَانٌ ہیں معنی ظاہر ہونا، واضح ہونا۔ اور بَانَ کے معنی جدا ہونے کے بھی آتے ہیں جس کے مصادر بُیُوْنٌ و بَیْنُوْنَۃٌ ہیں اور اسکا مادہ (ب، ی، ن) ہے۔
(۳) مَانَ: ماضی از ضرب مَیْنٌ مصدر ہے بمعنی جھوٹ بولنا۔ اس کی جمع مُیُوْنٌ آتی ہے اور مَانَ نصر سے بمعنی کسی کا خرچ برداشت کرنا.
کمایُقالُ: مَانَ الرَّجُلُ مَیْنًا. وفی الحدیث: ان اعظم النکاح برکۃ ایسرہٗ مؤنۃ.
(٤) فَتَأَھَّبُوْا: صیغۂ امر اس کا مصدر تَأَھُّبٌ تفعل سے ہے بمعنی سامان تیار کرنا، اور "اُھْبَۃٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی سامان۔ یُقالُ: تأھب للامر۔ جبکہ وہ تیار اور آمادہ ہوا، اور اسی طرح تَاھِیْبٌ ہے اس کا مجرد نہیں آتا ہے۔
(۵) اَلظَّعْنُ: یہ مصدر ہے باب فتح سے بمعنی کوچ کرنا، سفر کرنا۔ قدمرتحقیقہ
(٦) لَاتَلْوُوْا: یہ لَوَی یَلْوِی (ض) لَیًّا، لُوِیًّا بمعنی مائل ہونا، متوجہ ہونا، موڑنا. یقالُ لوی الحَبْلَ یعنی اس نے رسی کو بٹا،

یا موڑا. لَوٰی رَأسَهٗ، اس نے سر جھکایا۔ اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ وفی القراٰن: لَوّوا رُؤُوسَهُم.

(۷) خَضْرَاءُ: اس کا موصوف محذوف ہے ای علی نبات خضراء. اور خضراء کے معنی زرد کے ہیں اور یہ "اخضر" کا مؤنث ہے یقال: خَضِرَ (س) خَضَرًا ای صار اخضر یعنی سبزہ زار ہوا، اور خضر، سبز کو کہتے ہیں، اور خضراء، سبز گھاس کو کہتے ہیں۔ اس کی جمع خَضْرٰوَاتٌ آتی ہے اور "خُضْرَةٌ" بمعنی سبز رنگ، سبزی یعنی ساگ پات جمع خُضَرٌ و خُضَرٌ ہیں۔

(۸) اَلدِّمَنُ (بکسر الدال) یہ جمع ہے دِمْنَةٌ کی بمعنی کوڑا کرکٹ (مزبلہ) گوبر یا غلاظت وغیرہ کا ڈھیر اور یہ "خضراء الدمن" ضرب المثل ہے، جبکہ کسی شخص کا ظاہر اچھا ہو اور باطن برا و خراب ہو اس وقت بولا جاتا ہے۔ نصر سے زمین پر گوبر وغیرہ ڈالکر اصلاح کرنا۔ اور سمع سے دَمَنًا بمعنی بد بودار ہونا۔

☆......☆......☆
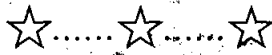
وَنَهَضْتُ لِاَحْدِجَ رَاحِلَتِیْ، وَأَتَحَمَّلَ لِرِحْلَتِیْ، فَوَجَدْتُ أَبَازَیْدٍ قَدْ کَتَبَ، عَلَی الْقَتَبِ حِیْنَ شَمَّرَ لِلْهَرَبِ.

ترجمہ:۔ اور یہ (کہہ کر) کھڑا ہو گیا میں تاکہ اپنی اونٹنی پر کجاوہ کس لوں اور بوجھ (سامان) لادوں، اپنے سفر کرنے کیلئے پس پایا میں نے (دیکھا میں نے) ابوزید سروجی کو کہ لکھ دیا (اشعار) اس نے کجاوہ کی لکڑی پر جس وقت بھاگنے کیلئے تیاری کر رہا تھا (جاتے وقت لکھ کر گیا تھا یہ اشعار)

(۱) نَهَضْتُ: یہ نُهُوْضٌ مصدر سے از فتح نَهْضًا و نُهُوْضًا بمعنی کھڑا ہونا۔ مر تحقیقہ

(۲) اَحْدِجُ: یہ صیغہ واحد متکلم از ضرب بمعنی اونٹ پر کجاوہ یا سامان باندھنا. حَدَجَ (ض) حَدْجًا و حِدَاجًا. کمایقال حدج البعیر و الناقة جبکہ وہ اونٹ پر کجاوہ باندھے، اور اَحْدَجُ: یہ اسم جامد ہے جو "حَدَجٌ" سے مشتق ہے بمعنی ہودج (کجاوہ) کے ہیں۔

(۳) رَاحِلَةٌ: بمعنی اونٹ کی سواری اس کی جمع رَوَاحِلُ آتی ہے اور یہ رِحْلَةٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی کوچ کرنا، سفر کرنا۔ از باب فتح ہے۔

(۴) اَتَحَمَّلُ: یہ اَتَقَبَّلُ تفعل سے بمعنی بوجھ اٹھانا اپنے سر پر یا دوسرے کے سر پر۔ مر تحقیقہ

(۵) فَوَجَدْتُ: وَجَدَ یَجِدُ (ض) وَجْدًا و وِجْدَانًا بمعنی پانا، دیکھنا۔ از باب ضرب، مر تحقیقہ۔

(۶) اَلْقَتَبُ: کجاوہ کی لکڑی (پالان) اس کی جمع اَقْتَابٌ آتی ہے، اس کے معنی آنت کے بھی آتے ہیں۔ یُقَالُ: قتبه قتبًا ای اطعمه الامعاء. قَتَبَ (ن) قَتْبًا بمعنی اونٹ پر پالان کسنا۔

(۷) حِیْنٌ: وقت جمع اَحْیَانٌ وَ اَحَایِیْنُ آتی ہیں از ضرب بمعنی وقت کا آنا۔ مر تحقیقہ

(۸) شَمَّرَ: یہ تَشْمِیْرٌ مصدر سے از تفعیل بمعنی تیز چلنا، تیار ہونا، دامن چڑھانا، کمر باندھنا، مستعد ہونا۔

(۹) لِلْهَرَبِ: هَرَبٌ مصدر ہے از نصر بمعنی بھاگنا۔ هَرَبًا و هُرُوْبًا بمعنی فرار ہونا و بھاگنا۔

(۱۲) یَا مَنْ غَدَا لِیْ سَاعِدًا ‌ ‌ ‌ وَمُسَاعِدًا دُوْنَ الْبَشَرْ

(۱۳) لَا تَحْسَبَنْ أَنِّیْ نَأَیْـ ‌ ‌ ‌ ـتُ عَنْ مَلَالٍ أَوْ أَشَرْ

(۱۴) لٰكِنَّنِىْ مُذْلَمْ اَزَلْ مِمَّنْ اِذَاطَعِمَ اِنْتَشَرْ

ترجمہ:۔(۱۲)اے وہ شخص! جو میرے لئے معین و مددگار بنکر لوگوں کے پاس جانے والا ہے۔(۱۳)مت خیال کرتو کہ تحقیق میں دور ہوا تجھ سے کسی رنج یا تکبر کی وجہ سے(۱۴)لیکن میں ہمیشہ ان لوگوں میں سے رہا ہوں، جب وہ کھالیتے ہیں تو وہ منتشر ہو جاتے ہیں (بھاگ جاتے ہیں۔ کھایا، پیا اور چلدیا)

(۱)غَدَا: یہاں صار کے معنی میں ہے، اور ''غدا'' صبح کے وقت جانے کے بھی آتے ہیں، اس وقت یہ فعل ناقص ہے۔

(۲)سَاعِدًا: اسکے اصلی معنی ہے کلائی اور اسکے معنی مددگار کے بھی ہیں، کیونکہ کلائی سے انسان کو قوت حاصل ہوتی ہے، اسکی جمع سواعد آتی ہے۔ ومنه يُقَالُ: طَائِرٌ شَدِيْدُالسَّوَاعِدُ یعنی پرندہ مضبوط بازوؤں والا ہے۔ اور مُسَاعِدُ کے معنی بھی مدد کرنے کے ہیں، از مفاعلہ يقالُ: ساعده على الامر جبکہ وہ کسی کی کام پر مدد کرے اور ساعد کے تین معنی ہیں (ا) اسم جامد بمعنی بازو (ب) رئیس (ج) اسم مشتق بمعنی سعادت والا۔

(۳)دُوْنَ: یہ یا تو نزدیکی کے معنی میں ہے، یا غیر کے معنی میں ہے اور ''دُوْنَ'' اس کا تعلق یا تو ''لِيْ'' کے ساتھ ہے یا ''سَاعِدْمُسَاعِدْ'' کے ساتھ ہے، لہذا اس کے دو معنی ہونگے۔

(۴)لَاتَحْسَبَنْ: یہ ''حَسْبٌ'' سے ماخوذ ہے لغت فصیحہ میں یہ باب سمع سے آتا ہے، معنی گمان کرنا۔ جبکہ یہ کلام پاک میں (بفتح العين) بھی استعمال ہوا ہے۔

(۵)نَأَيْتُكَ: یہ نَأىٰ سے ماخوذ ہے، بمعنی دوری نَأىٰ (ف) نَأْيًا بمعنی دور ہونا، جدا ہونا. كقوله تعالٰى: اَعْرَضَ وَنَأَى بِجَانِبِهٖ، اَىْ تَكَبَّرَ وَاَعْرَضَ.

(۶)مَلَالٌ: اور مَلَلٌ دونوں کے معنی دل کی تنگی، تکلیف رنج، طبیعت کی اداسی، رنجیدگی کے ہیں۔ اور ''مُلَالٌ'' (بضم الميم) بمعنی مرض یا غم میں لوٹ پوٹ ہونا۔ مَلَّ (ن) مَلَلاً، مَلَالاً تکلیف پہنچنا۔ اور سمع سے مَلَلاً، مَلَالاً، وَمَلَالَةً بمعنی رنجیدہ ہونا دل تنگ ہونا اور ''عَنْ ملال'' میں ''عن'' تجاوز کیلئے بھی آتا ہے، اور بدل، تعلیل اور استعلال کیلئے بھی آتا ہے، اور استعانت و تعلیل کیلئے بھی آتا ہے اور یہاں یہی مراد ہے۔ وفي الحديث: اكلفوا من العمل ماتطيقون به فان الله لايمل حتى تملوا.

(۷)اَشَرْ: (بفتحتين) اَشَرًا سمع سے بمعنی تکبر کرنا، اکڑنا، اترانا۔ اور ضرب سے بمعنی غصہ کی وجہ سے دانت پیسنا اور ''اَشَرٌ'' (بفتح اول و كسر ثانى) بمعنی متکبر، حد سے زیادہ گزرنے والا، شیخی مارنا اس کی جمع اَشِرُوْنَ وَاَشَارٰى ہیں اور اگر اَشَر (بفتح الشين) ہو تو یہ مصدر ہے، اگر ''اَشِر'' (بضم الشين يابالكسر) ہو تو یہ صیغۂ صفت ہے، صیغۂ صفت اَشَر، اشران، اشرونٌ (بضم الشين و كسرها) آتی ہیں كمافي الحديث: ذكر الخيل، ورجل اتخذها اشرًا ومرحًا اى بطرًا.

(۸)مُذْ لَمْ اَزَلْ: بمعنی ہمیشہ رہا، افعال ناقصہ سے ناقص یائی ہے اور سمع و نصر سے فعل تام مستعمل ہے اور ''مُذْلَمْ اَزَلْ'' یہ مبتدا واقع ہوا ہے اس کی خبر محذوف ہے اى مخلوق فيه يقول بعض لكنني مذلم ازل. محل خبر ہے مذلم ازل اى لم ازل موجودًا. لم ازل فعل

ناقص ہے اس کیلئے نفی لازم ہے۔

(۹) طَعِمَ: سمع سے طَعَمًا و طُعْمًا۔ کھانا کھانا یا چکھنا، اور فتح سے طَعْمًا بمعنی آسودہ ہو کر کھانا، سیر ہونا، پیٹ بھرنا۔ اور "اذا طعم" یہ لکِنّ کی خبر ہے۔ وفی القران: فاذا طعمتم.

(۱۰) اِنْتَشَرَ: یہ اِنْتِشَار مصدر سے از افتعال بمعنی پھیل جانا، اور اس کا مجرد نصر وضرب سے بمعنی پھیلانا نَشْرًا مصدر ہے اور علامہ حریری کا قول "اذا طَعِمَ اِنْتَشَرَ" یہ اس ارشاد خداوندی کی طرف اشارہ ہے: وَاِذَا طَعِمْتُمْ فَانْتَشِرُوْا.

☆......☆......☆

قَالَ: فَاَقْرَأْتُ الْجَمَاعَةَ الْقَتَبَ، لِيَعْذِرَهُ مَنْ كَانَ عَتَبَ فَأُعْجِبُوْا بِخُرَافَتِهِ، وَتَعَوَّذُوْا مِنْ آفَتِهِ. ثُمَّ اِنَّا ظَعَنَّا، وَلَمْ نَدْرِ مَنِ اعْتَاضَ عَنَّا.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے کہا کہ پڑھوایا میں نے جماعت والوں کو اس پالان کی لکڑی کو، تاکہ معذور سمجھیں مجھ کو (ابوزید کو) تو وہ لوگ جو مجھ پر (یا ابوزید پر) ناراض ہو رہے تھے۔ پس سب متعجب ہوئے اس کے مضحکہ خیز کلام پر اور پناہ مانگنے لگے اس کی آفات سے، پھر ہم چل دئے اور نہیں معلوم کس نے بدلہ لیا ہماری طرف سے (ابوزید سے)

(۱) فَاَقْرَأْتُ: یہ "قِرَأَةٌ" سے ماخوذ ہے پڑھنا، مگر یہاں اس کے معنی پڑھانے کے ہیں، اور افعال سے اِقْرَاءٌ پڑھوانا ہے اور فتح سے پڑھنا۔

(۲) جَمَاعَةٌ: سمیٹنا، اکٹھا کرنا، ملانا۔ اس کی جمع جماعات آتی ہے از باب فتح۔ مر تحقیقہ

(۳) اَلْقَتَبُ: کجاوے کی لکڑی اس کی جمع اَقْتَابٌ آتی ہے اس کی تحقیق گزر گئی۔ یہاں اَلْقَتَبُ مفعول ثانی واقع ہو رہا ہے "اقرأت" کا۔

(٤) لِيَعْذِرَهُ: یہ عَذَرَ (ض) عُذْرًا بمعنی عذر کرنا، یا عذر قبول کرنا۔ اور یہاں "ليعذر" کا فاعل "مَنْ كَانَ الخ" ہے۔

(۵) عَتَبَ: یہ صیغہ ماضی ہے از نصر مصدر عِتَابٌ ہے بمعنی ڈانٹنا، عتاب کرنا، زجر کرنا۔ مر تحقیقہ

(٦) فَأُعْجِبُوْا: یہ إِعْجَابٌ مصدر سے از افعال بمعنی تعجب میں ڈالنا، حیرت میں ڈالنا۔ مجرد عجب سمع سے عَجَبًا تعجب کرنا۔

(۷) بِخُرَافَتِهِ: اس کی جمع خُرَافَاتٌ آتی ہے بمعنی افسانہ، نمکین باتیں، جھوٹ، باطل بات۔ سمع و کرم دونوں سے ہے خُرَفًا بمعنی بڑھاپے کی وجہ سے عقل کا فاسد ہو جانا، اور نصر سے جھوٹ کہنا، خَرْفًا و خِرَافًا ہیں۔

(۸) تَعَوَّذُوْا: تَعَوُّذٌ مصدر ہے بمعنی پناہ مانگنا، حفاظت کی دعا کرنا، اور اس کا مجرد نصر سے۔ مر تحقیقہ

(۹) آفَتِهِ: بمعنی دُکھ، مصیبت، خراب کرنے والی چیز۔ اس کی جمع آفَاتٌ. يقال افه اَوْفًا. فاسد کیا ہے اس کو۔ از نصر اور ضرب سے ضرر پہنچانا، فاسد کرنا۔

(۱۰) ظَعَنَّا: صیغہ جمع متکلم ماضی یہ "ظَعْنٌ" مصدر سے یا ظُعُوْنٌ سے بمعنی کوچ کرنا، سفر کرنا از فتح۔

(۱۱) وَلَمْ نَدْرِ: یہ دِرَايَةٌ مصدر سے از ضرب معنی ہے جاننا۔ مر تحقیقہ

(۱۲) اِعْتَاضَ: یہ افتعال کا مصدر ہے اصل میں اِعْتِيَاضٌ تھا بمعنی بدلہ لینا یا عوض میں لینا، اور یہ عَوَضٌ سے ماخوذ ہے عَاضَ (ن)

عَوْضًا یعنی بدلہ لینا، بدلہ دینا. ومنہ العِوَضُ اس کی جمع اَعْوَاضُ ہے استفعال سے استعاض بمعنی بدلہ چاہنا۔ عِوَضٌ جو کسی چیز کا قائم مقام ہو جمع اَعْوَاضٌ ہے، اور مفاعلہ سے عَاوَضَ بمعنی بدلہ وعوض دینا۔

تمت المقامة الرابعة

والحمد لله على ذالك

آج بروز اتوار ۱۲، ربیع الاول ۱۴۱۵ھ کو

رات پون ایک بجے مقامہ چہارم اختتام پذیر ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ الْخَامِسَةُ الْكُوْفِيَّةُ

''پانچواں مقامہ جوشہر کوفہ کی طرف منسوب ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں علامہ حریریؒ شہر کوفہ کے اندر اپنے چند ساتھیوں کے ساتھ کسی رات کو قصہ گوئی میں مشغول تھا، کہ اچانک ایک فقیر دروازہ پر آ کر صدا لگانے لگا اور ان لوگوں سے کھانا اور ٹھکانہ طلب کیا، انہوں نے دروازہ کھولا اور فقیر کو کھانا وغیرہ کھلایا تو دیکھا کہ وہ ابوزید سروجی تھا، تو ان لوگوں نے ابوزید سے مطالبہ کیا کہ ہمیں کوئی اپنا واقعہ سنائے، تو ابوزید سروجی نے ایک عجیب واقعہ سنایا کہ کل رات میں ایک گھر کے پاس جا کر اشعار کہہ کر صدا لگانے لگا تو ایک بچہ نکلا اور اس نے اشعار ہی میں جواب دیا کہ ہمارے پاس خود کھانے کیلئے کچھ نہیں، فقیر کو کیا کھلا سکتے ہیں، ابوزید بچہ کی برجستگی سے بڑا متاثر ہوا، اور اس سے پوچھا کہ بیٹے آپ کا تعارف؟ کہنے لگا، میرا نام زید ہے اور میں ''فید'' کا رہنے والا ہوں اور یہاں میں مسافر ہوں، میرے باپ نے شادی کی، بیوی جب حاملہ ہوگئی تو وہ غائب ہوگیا، معلوم نہیں کہ اب وہ زندہ ہے کہ مردہ؟ ابوزید نے کہا، میں نے جان لیا کہ یہ میرا ہی بیٹا ہے کیونکہ یہ حرکت میں نے ہی کی تھی، یہ عجیب واقعہ سننے کے بعد حاضرین نے سروجی سے پوچھا کہ آپ بیٹے سے اب کب ملیں گے؟ کہنے لگا جب کچھ رقم ہاتھ آئے تب ملوں گا، فقر کی حالت میں ملنے سے کیا فائدہ؟ تو حاضرین میں سے ایک نے اپنے ذمہ کچھ رقم لے لی اور اسے دیدی، وہ روانہ ہوا تو حارث بن ہمام بھی ان کے ساتھ جانے لگا تا کہ اس کے بیٹے سے اس کی بھی ملاقات ہو سکے، اور ابوزید نے حارث بن ہمام کی طرف دیکھا تو قہقہہ لگایا اور اشعار میں کہا کہ یہ ساری کہانی من گھڑت ہے، یہ رقم لینے کا ایک حربہ ہے جو میں نے استعمال کیا۔ اس مقامہ میں کل چوبیس (۲۴) اشعار ہیں۔

☆......☆......☆

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: سَمَرْتُ بِالْكُوْفَةِ فِي لَيْلَةٍ اَدِيْمُهَا ذُوْلَوْنَيْنِ، وَقَمَرُهَا كَتَعْوِيْذٍ مِّنْ لُجَيْنٍ، مَعَ رُفْقَةٍ غُذُوْا بِلِبَانِ الْبَيَانِ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ قصہ گوئی کی میں نے کوفہ میں ایک ایسی رات میں کہ جس کی کھال دورنگی تھی (یعنی کہیں اندھیرا کہیں روشنی تھی) اور اس رات کا چاند چاندی کے تعویذ کی طرح تھا۔ (ناقص دائرہ میں تھا) ایسے دوستوں کیساتھ جنکی پرورش فصاحت وبلاغت کے دودھ سے کی گئی تھی۔

(۱) اَلْکُوْفَۃُ: یہ ایک شہر کا نام ہے جو عراق میں ہے، اور ''کوفہ'' کے معنی ریت کا ٹیلہ یا سرخ ٹیلہ کو کہتے ہیں، چونکہ یہاں کی زمین میں ریت کے ٹیلے تھے، اسلیئے اس کا نام کوفہ پڑ گیا ہے اور اس کے معنی جمع ہونے کے بھی آتے ہیں۔

(۲) سَمَرْتُ: یہ سَمْرٌ مصدر سے مشتق ہے، از نصر بمعنی قصہ گوئی کرنا، گپ شپ کرنا۔ اور سمر کے اصلی معنی ہے رات اور اس کی اندھیری، چاند کا سایہ، اور اسکے معنی چاندنی میں بیٹھ کر بات کرنے کے بھی آتے ہیں، سمع اس کے معنی سُفیدی اور سیاہی کے درمیان رنگ والا ہونا (گندم گوں ہونا) اور کرم سے گندمی ہونا اور ضرب سے معنی ہے دودھ کو پانی میں ملا کر پتلا کرنا، شراب پینے کے معنی بھی آتے ہیں، اور تفعیل سے کیل لگانا۔

(۳) اَدِیْمٌ: کھال، پکا چمڑا، گندم گوں ہونا، اس کی جمع اُدُم، آدِمَۃٌ، آدَامٌ ہیں اور اَدِیْمُ النَّھَارِ. دن کی روشنی، سفیدی باب ضرب سے ملا دینا۔ اور ''اَدِیْمُھَا ذُوْلَوْنَیْنِ'' سے مراد اس کے کچھ حصے میں روشنی تھی، اَدِمَ (س) اَدْماً، کرم سے اُدْمَۃٌ بمعنی گندم گوں ہونا (گیہوں کا رنگ ہونا) اور ادیم: پکی کھال اور اس کے بالمقابل کو إھَابٌ (کچا چمڑا، بے دباغت چمڑے) کہتے ہیں۔

(۴) لَوْنَیْنِ: یہ ''لون'' کا تثنیہ ہے بمعنی رنگ اس کی جمع اَلْوَانٌ اور ''ذولونین'' سے مطلب یہ ہے کہ بعض کے نزدیک وہ اول شب تھی اور اسکی چاندنی مستدیر نہ تھی بلکہ کسی پر سیاہی اور کسی پر سفیدی تھی، اور بعض کے نزدیک اول رات تو سفیدی تھی اور آخر رات سیاہی ہے یعنی چاندنی موجود تھی تو رات سفید تھی چاند غروب ہو گیا تو رات تاریک ہوگئی، یا بعض بعض جگہ روشنی تھی اور بعض جگہ درخت وغیرہ کی وجہ سے روشنی نہ تھی۔

(۵) قَمَرُھَا: قَمَرْ چاند کو کہتے ہیں۔ یعنی شروع تین رات کے بعد آخر ماہ تک قمر کہتے ہیں۔ اور شروع تین تاریخ تک کے چاند کو ''ھلال'' کہتے ہیں۔ اس کی جمع اَقْمَار ہے، اور ''قَمَرُھَا کَتَعْوِیْذٍمِنْ لُجَیْنٍ'' سے مراد یہ ہے کہ قمر کا دائرہ ناقص تھا جیسا کہ چاندی کے تعویذ کے دائرہ کا حصہ ہوتا ہے۔

(٦) تَعْوِیْذٌ: فال، ہر اس چیز کو کہتے ہیں جس سے پناہ حاصل کی جائے، مُعَوِّذٌ پناہ دینے والا، کیونکہ اس میں بھی کلام الٰہی لکھا ہوا ہے، یا یہ اسم مفعول کے معنی میں ہے، اس کی جمع تَعَاوِیْذ ہے۔

(۷) لُجَیْن: سونا، چاندی اور یہ تصغیر ہی کے وزن پر استعمال ہوتا ہے اور یہ تحقیر کیلئے نہیں بلکہ تعظیم کیلئے یا پیار کیلئے ہے، جیسے یَا بُنَیَّ وغیرہ لَجَنَ نصر سے بند کرنا۔ وجہ ظاہر ہے کہ چاندی کو بھی صندوق یا بکس میں بند کر کے رکھا جاتا ہے، جیسے دینار کی حفاظت کی جاتی ہے اور سمع سے بمعنی عاشق ہونا، چاندی بھی معشوق ہے۔

(۸) رُفْقَۃٌ: (بحرکات الثلثۃ فی الراء) بمعنی ساتھیوں کی جماعت اس کی جمع رِفَاقٌ، رُفُقٌ و اَرْفَاقٌ آتی ہیں۔ اور رِفْقٌ بمعنی نرمی، رحم، مہربانی، رَفَقَ نصر سے بمعنی فائدہ پہنچانا۔

(۹) غُذُوْا: یہ غِذَاءٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی غذا دینا، پالنا. یقالُ غذوتُ الصبیّ باللبن. غِذَأ (ن) غذا دینا، کھانا دینا۔ اس کی جمع اَغْذِیَۃٌ آتی ہے اور ''غُذُوا'' یہ صفت ہے ''رُفقۃٌ'' کی۔

(۱۰) بِلِبَانِ (بکسر اللام) یہ لَبَنٌ سے مشتق ہے، خاص کر عورتوں کے دودھ کو کہتے ہیں اور "لَبن" عام ہے انسان غیر انسان کے ہر دودھ کو کہتے ہیں، اور "حلیب" اس دودھ کو کہتے ہیں جو ابھی دوہ کر نکالا ہو اور اس کا ذائقہ بھی نہ بدلا ہو۔ اور "حـمـیـم" اس تازہ دودھ کو کہتے ہیں جو حلیب سے بھی خاص ہے، اور "لبـان" وہ دودھ ہے جو گائے بکری کے بچے کی ولادت کے بعد ہو اور قابل استعمال نہ ہو۔ اس کی جمع البـان ہے اور "لَبَان" (بفتح اللام) ہو تو معنی سینے اور وسط الصدر کے ہیں جو مـابیـن الثـدیین اور اعلیٰ الصدر کے معنی میں آتا ہے اگر "لُبَان" (بضم اللام) ہو تو بمعنی خوشبو والا گوند۔ اور غُذُوْ بلبَانِ اَلْبَیَانِ سے مراد سب کے سب فصیح وبلیغ تھے گویا فصاحت ان کی ماں ہے، وفی القراٰن: وانهارٌ من لبن لم يتغير طعمه.

(۱۱) اَلْبَیَانُ: مصدر ہے ضرب سے بمعنی بیان، واضح یا ظاہر کرنا۔ اور اصطلاح میں بیان اس فصیح گفتگو کو کہتے ہیں جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے۔ مر تحقیقه

☆......☆......☆

وَسَحَبُوْا عَلٰی سَحْبَانَ ذَیْلَ النِّسْیَانِ، مَافِیْهِمْ إِلَّامَنْ یُحْفَظُ عَنْهُ وَلَایَتَحَفَّظُ مِنْهُ، وَیَمِیْلُ الرَّفِیْقُ إِلَیْهِ، وَلَایَمِیْلُ عَنْهُ. فَاسْتَهْوَانَا السَّمَرُ.

ترجمہ:۔ اور کھینچا تھا انہوں نے سحبان بن وائل پر بھولنے کا دامن (یعنی انہوں نے سحبان بن وائل جیسے فصیح وبلیغ شاعر کو بھی بھلا دیا تھا) اور نہیں تھا ان میں سے کوئی مگر ہر شخص ایسا تھا (اس قابل تھا) اور یاد کیا جائے اس سے (علم وفضل کے اشعار) اور نہ اس قابل تھے کہ اس سے اجتناب کیا جائے، اور مائل ہوتے تھے دوست ان کی طرف اور ان سے اعراض نہیں کرتے تھے، پس فریفتہ کیا ہے ہم کو قصہ گوئی نے۔

(۱) سَحَبُوْا: ماضی از فتح بمعنی زمین پر گھسٹنا، کھینچنا و منـه السحاب لانه یسحب الماء من طرف الیٰ طرف آخر، قدمر تحقیقه۔

(۲) سَحْبَان: سحبان بن زفر بن ایاس بن عبدالشمس الوائلی ہیں، جو عرب کے مشہور قبیلہ وائل بن ربیعہ سے تعلق رکھتے تھے، ظہور اسلام کے بعد مسلمان ہو گئے تھے، حضرت معاویہؓ کے ساتھ رہے اور انہی کی خلافت میں ۵۴ھ میں ایک سو اسی سال کی عمر میں انتقال فرمایا، سحبان، فن فصاحت وبلاغت میں اور خطابت میں ضرب المثل تھے، ایک مرتبہ عرب کے مختلف قبائل کے خطیب حضرت معاویہؓ کے دربار میں جمع تھے، حضرت سحبان نے انہیں دیکھ کر ایک شعر کہا، پھر تقریر کرنے لگے، اور ظہر سے عصر تک ایسی برجستہ سلیس تقریریں کیں کہ نہ اٹکے، نہ رکے اور نہ ہی کسی لفظ کو مکرر استعمال کیا، حاضرین اس سے حیران ہو گئے، حضرت معاویہؓ نے فرمایا کہ "عرب کے سب سے بڑے خطیب ہیں" کہنے لگے "صرف عرب کے؟ نہیں بلکہ انس وجن اور سب مخلوقات میں سب سے بڑا خطیب ہوں" حضرت معاویہؓ نے فرمایا بے شک آپ ایسے ہی ہیں، انہوں نے سب سے پہلے "اَمَّـا بَـعْـد" کو کہا اور زمانہ جاہلیت میں بعثت بعد الموت پر ایمان لائے۔

(۳) ذَیْلٌ: دامن و آخرُ کُلِّ شَیْءٍ۔ اسکی جمع اَذْیَالٌ، اَذْیُلٌ و ذُیُوْلٌ ہیں۔ یُقَالُ: ذال الثوب ذیلاً، ای طوّلہ ذَالَ (ض) ذَیْلاً دامن کولمبا کرنا، اور تفعیل سے بھی دامن کولمبا کرنا۔ ذیّال: لمبے دامن کو کہتے ہیں۔

(۴) اَلنِّسْیَان: یہ مصدر ہے سمع کا بمعنی بھولنا، اسکے مصادر نَسِیًّا و نِسْیَاناً و نَسَایَۃً ہیں اور ذیل النسیان سے مراد لغوی معنی قدموں کے نشان مٹ جانا۔ مرتحقیقہ۔

(۵) یَحْفَظُ: یہ "حِفْظٌ" مصدر سے بمعنی حفاظت کرنا، یاد کرنا، از سمع حفظ جو نسیان کی ضد ہے اور اسی سے تحفظ ہے بمعنی تھوڑا تھوڑا یاد کرنا اور تفعل سے پرہیز کرنا۔ اور یہاں عبارت میں "اِلاّ مَنْ یَحْفَظُ" میں "اِلاّ" کا مستثنیٰ منہ "اَحدٌ" محذوف ہے اور جب تحفظ کے صلہ میں "من" ہوتا ہے تو اس کے معنی بچنا، ہٹ جانا ہے۔

(۶) یَمِیْلُ: مَیْلاً و مَیْلَاناً (ض) مائل ہونا، رغبت کرنا۔ یعنی اگر مَالَ کا صلہ "اِلیٰ" ہو تو بمعنی رغبت کرنا، اگر "مَالَ" کا صلہ "عن" ہو تو معنی ہے اعراض کرنا۔

(۷) فَاسْتَهْوَانَا: یہ استفعال سے اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے اور مادہ "ہوی" ہے ضرب سے بمعنی اوپر سے نیچے گرنا، بلند ہونا اور چڑھنا ہیں. وقیل من ھوی از سمع بمعنی عاشق ہونا، اور بعض کے نزدیک "س، ت" تعدیہ کیلئے ہے بمعنی عاشق بنالینا، مست کرلینا۔ اور استفعال سے استَهْوٰی کے معنی ہیں حیران بنادینا، مدہوش کرنے اور عاشق بنانے کے معنی بھی آتے ہیں۔ کمافی التنزیل: کالذی استھوتہ الشیطین ای حملتہ علی اتباع الھوٰی.

(۸) سَمَرٌ: یہ مصدر ہے از نصر بمعنی قصہ گوئی، گپ شپ کرنا۔ اور سمع و کرم سے بھی آتا ہے۔ مرتحقیقہ

☆......☆......☆

اِلٰی اَنْ غَرُبَ الْقَمَرُ، وَغَلَبَ السَّهَرُ. فَلَمَّا رَوَّقَ اللَّیْلُ الْبَهِیْمُ، وَلَمْ یَبْقَ اِلَّا التَّهْوِیْمُ، سَمِعْنَا مِنَ الْبَابِ نَبْأَۃَ مُسْتَنْبِحٍ.

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ چاند غروب ہوگیا اور بیداری غالب ہوگئی، پس جب رات نے اپنی تاریکی پھیلادی، اور سونے کا وقت بہت تھوڑا باقی رہ گیا۔ سنی ہم نے اس وقت دروازے پر کتے کے بھونکنے جیسی آواز۔

(۱) غَرِبَ: یہ باب نصر، سمع، کرم سے بمعنی غروب ہونا، غائب ہونا، یقال: غروب النجمُ. ستارہ غائب ہوا۔ یہ غروب مصدر ہے۔

(۲) اَلْقَمَرُ: چاند جمع اَقْمَارٌ یہ تین تاریخ سے اخیر ماہ تک کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ مرتحقیقہ

(۳) اَلسَّهَرُ: بیدار ہونا، جاگنا۔ باب سمع سے بمعنی رات کو نہ سونا۔ مرتحقیقہ.

(۴) رَوَّقَ: یہ تَرْوِیْقٌ مصدر سے بمعنی کھینچنا، تان دینا. رُوَاق (بضم الراء و کسرھا) سے ماخوذ ہے، بمعنی برآمدہ وسائبان، چھت سے لیکر نیچے تک کا پردہ. یُقَالُ: روق اللیلُ اذا اظلم منہ۔ اور یہ سمع سے بھی ہے نصر سے اس کا معنی ہے تعجب میں ڈال دینا، خوش کرنا، یا دانت لمبا ہونا اور رواق کی جمع رواقات آتی ہے بمعنی تاریک ہوجانا، یہ لازم مستعمل ہے، متعدی نہیں۔

(۵) اَلْبَهِيْمُ: بمعنی، بہت زیادہ سیاہ اس کی جمع بُهُمٌ و بُهُمٌ (بضم الباء و سکون الهاء و بضم الباء و الهاء) یعنی بروزن قُفْل و عُنُق ہے۔

(۶) لَمْ يَبْقَ: بَقِيَ (س) بَقَاءً باقی رہنا۔ واز ضرب بَقَى بَقْيًا. ہمیشہ رہنا و ثابت رہنا۔ اور یہ بقاء جو فناء کی ضد ہے لیکن بقول شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ یہ سمع سے آتا ہے، ضرب سے نہیں۔

(۷) اَلتَّهْوِيْم: بمعنی اونگھ، یا نوم ضعیف، ہلکی نیند یا وہ نیند جس میں سر ہلتا ہو۔ اور یہ صورت نیند سے پہلے ہوتی ہے اس کا مجرد استعمال نہیں ہوتا، باب تفعیل سے آتا ہے۔

(۸) بَابٌ: دروازہ اس کی جمع اَبْوَابٌ و بِيْبَانٌ آتی ہیں اور "بَوَّابٌ" دربان کو کہتے ہیں نصر سے بمعنی دربانی کرنا۔

(۹) نَبْأَةٌ: آہستہ آواز، پست آواز یا کتے کی آواز۔ نَبَأَ (ف) نَبْأَةً بمعنی آہستہ آہستہ آواز نکالنا یا خبر دینا نَبَاءً نَبْوًا بمعنی اُچٹ جانا۔

(۱۰) مُسْتَنْبِحٌ: یہ اِسْتِنْبَاحٌ مصدر استفعال سے اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے یعنی وہ مہمان جو کتے کی طرح آواز نکالے یا راستہ بھول جائے، یہ نَبَاحٌ سے ماخوذ ہے۔ نَبَحَ (ض، ف) نَبْحًا، نُبُوْحًا، نِبَاحًا، نَبِيْحًا بمعنی بھونکنا۔ جمع نَوَابِحُ و نُبُوْحٌ ہیں۔ اہل عرب جب رات کو جنگل بیابان میں راستہ بھول جاتے تو آبادی کا پتہ چلانے کیلئے کتے کی طرح آواز نکالتے جس کو سن کر آبادی کے کتے بھی بھونکنے لگتے تھے، ایسے شخص کو مستنبح کہتے تھے۔

☆......☆......☆

ثُمَّ تَلَتْهَا صَكَّةُ مُسْتَفْتِحٍ، فَقُلْنَا: مَنِ الْمُلِمُّ فِي اللَّيْلِ الْمُدْلَهِمِّ؟ فَقَالَ:

(۱) يَا أَهْلَ ذَا الْمَغْنٰى وُقِيْتُمْ شَرًّا وَلَا لَقِيْتُمْ مَا بَقِيْتُمْ ضُرًّا

ترجمہ:۔ پھر دروازہ کھلوانے کی دستک سنی، پس کہا ہم نے کہ کون شخص ہے جو اندھیری رات میں آنے والا ہے؟ پس انہوں نے جواباً یہ اشعار پڑھے۔ (۱) "اے اس گھر کے رہنے والو! بچائے جاؤ تم شر سے (خدا تمہیں محفوظ رکھے) اور نہ ملاقات کرو تم جب تک باقی رہو (زندہ ہو) کسی ضرر سے۔"

(۱) تَلَتْهَا: یہ تَلَا يَتْلُوْ (ن) تُلُوًّا بمعنی پیچھے ہونا، تابع ہونا اور تِلَاوَةً بھی مصدر ہے بمعنی پڑھنا۔ اور "تِلْوٌ" (بکسر التاء) بمعنی ہے اونٹنی کا بچہ، جس کا دودھ چھڑا دیا جائے اور وہ اپنی ماں کے پیچھے پیچھے چلے اس کی جمع اَتْلَاءٌ ہے اور مؤنث "تِلْوَةٌ" ہے۔

(۲) صَكَّةٌ: بمعنی زور سے مارنا، اگر "صك" معرب ہے "چیک" ہو تو اس کے معنی دستاویز و اقرار نامہ کے آتے ہیں، صك (ن) صَكًّا زور سے مارنا تھپڑ مارنا، طمانچہ مارنا اور سمع سے بھی آتے ہیں بمعنی گھوڑے یا اونٹنی کے چلنے میں گھٹنے اور ایڑیوں کے ٹکرانے کے آتے ہیں۔ وفی التنزیل: فصکت وجهها.

(۳) مُسْتَفْتِحٌ: یہ صیغہ اسم فاعل مصدر اِسْتِفْتَاحٌ ہے از استفعال بمعنی کھلوانے والا مجرد فتح سے کھولنا۔

(۴) اَلْمُلِمُّ: یہ اِلْمَامٌ مصدر سے از افعال بمعنی اترنے والا، فروکش ہونے والا، تھوڑی دیر ٹھہرنے والا۔ یقال: لَمَّ بفلانٍ لَمًّا الْمَّبه ای نزل مجرد نصر سے بمعنی زیارت کرنا، فروکش ہونا۔

(۵) اَلْمُدْلَهِمُّ: یہ اِدْلِهْمَامٌ، اِقْشِعْرَارٌ مصدر سے بمعنی سخت ترین سیاہ ہونا، یُقَالُ: اِدْلَهَمَّ اللَّيْلُ یعنی رات سخت تاریک ہوگئی۔ اور اسکے بارے میں دو قول ہیں بعض نے کہا کہ اس میں لام زائدہ ہے اور دَهْمَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سخت تاریکی اور بقول بعض یہ دَلْهَمٌ سے مشتق ہے بمعنی سیاہ یا سخت سیاہی۔

(۶) اَهْلٌ: بمعنی خاندان، کنبہ، اہل خانہ۔ اس کی جمع اَهْلُوْنَ، واَهْلَاتٌ و آهَالٍ ہیں۔ یقال اهل الرجل (بیوی) اہل الامر (حکام) اہل المذہب، متبعین مذہب۔

(۷) ذَاالْمَغْنٰی: ذا اسم اشارہ ہے، اور "الـمغنٰی" بمعنی مکان و منزل۔ اس کی جمع مَغَانٍ ہے اور باب سمع سے مستعمل ہے، یقال: غنی بالمکان اس میں اقامت کی۔ اسکے مصادر غَنًی و مَغْنًی ہیں یعنی اقامت کرنا، ٹھہرنا۔

(۸) وُقِيْتُمْ: وَقٰی (ض) وَقْيًا، وِقَايَةً، وَاقِيَةً بمعنی بچانا، محفوظ کرنا، نگاہ رکھنا. فی التنزیل: فَوَقَاهُمُ اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ.

(۹) شَرًّا: برائی، یہ ہر قسم کی برائی اور خطاء کیلئے اسم جامع ہے۔ اس کی جمع شُرُوْرٌ آتی ہے۔ یہ صیغہ تفضیل، صفت اور مصدر بھی ہوسکتا ہے، کثرت استعمال کی وجہ سے (أ) ہمزہ حذف کیا گیا ہے جیسے خیر میں ہے. فی القران: شرا ذالك اليوم.

(۱۰) لَقِيْتُمْ: لَقِيَ (س) لِقَاءً مصدر ہے معنی ملاقات کرنا۔ اسکے مصادر لِقَاءَ ةً، لِقَايَةً، لُقْيَانًا، لِقْيَانَةً، لَقْيًا و لَقْيَةً ہیں۔

(۱۱) بَقِيْتُمْ: بَقِيَ (س) بَقْيًا بمعنی باقی رہنا، اور بقٰی (ض) بَقْيًا بمعنی ثابت و ہمیشہ رہنا۔

(۱۲) ضُرًّا: (بضم الضاد) بدحالی، خراب حالت۔ اس کی جمع اَضْرَارٌ ہے، اور "ضَرٌّ" (بفتح الضاد) بمعنی نقصان جو نفع کی ضد ہے، اور ضِرٌّ (بکسر الضاد) بمعنی سوکن بنا کر لانا. ضَرٌّ (ن) ضَرًّا بمعنی صدمہ و نقصان پہنچانا۔ اور اسکے معنی مصیبت کے بھی ہیں۔ وفی التنزیل: اذامس الانسان ضرٌّ دعانا.

☆......☆......☆

(۲) قَدْ دَفَعَ اللَّيْلُ الَّذِيْ اِكْفَهَرَّا — إِلٰى ذَرَاكُمْ شَعِثًا مُغْبَرًّا

(۳) أَخَا سِفَارٍ طَالَ وَاسْبَطَرَّا — حَتّٰى اَنْثَنٰى مُحْقَوْقِفًا مُصْفَرًّا

ترجمہ:۔ (۲) تحقیق کہ دفع کیا ہے (بھیجا ہے) اس تاریک رات نے تمہارے گھر کی طرف ایسے شخص کو جو پراگندہ وغبار آلود ہے۔ (۳) ایسے سفر والا ہے کہ جس کا سفر لمبا اور دراز ہوگیا ہے، یہاں تک کہ لوٹا وہ اس حال میں وہ زرد (چہرہ) و کوزہ پشت ہو کر یعنی اس کا چہرہ زرد ہوگیا اور اس کی کمر ٹیڑھی ہوگئی۔

(۱) اِكْفَهَرَّ: اس کا مصدر اِكْفِهْرَارٌ ہے باب اِقْشِعْرَارٌ سے بمعنی رات کی اندھیری یا رات کا اندھیرا ہوجانا. کَمَا یُقَالُ: اِكْفَهَرَّ اللَّيْلُ (رات بہت زیادہ تاریک ہوگئی) اور بعضوں نے کہا کہ یہ لفظ "کفر" سے ماخوذ ہے بمعنی چھپانا، اسی سے کافر ہے اور مشرک کے بھی اور بعضوں نے کہا کہ یہ "کفھر" سے ماخوذ ہے بمعنی پردہ ڈالدینا۔

(۲) ذَرًی: (بفتح الذال) بمعنی گھر کے سامنے کا صحن اور اس کے اطراف یا ہر وہ جگہ جہاں تم چھپ سکو۔ جائے پناہ۔ ذری یلذروا

(ن) ذَرْوًا، اور ذَرْیٌ (ض،) ذَرْیًا بمعنی اُڑا لے جانا، یا پراگندہ کرنا. وَفِی الْقُرْاٰن: وَالذّٰرِیَاتِ ذَرْوًا یعنی الریاح.

(۳) شَعْثًا: یہ شَعِثَ (س) شَعْثَانٌ بمعنی منتشر ہونا، پراگندہ بال ہونا، یا وہ شخص جس کے بال اُلجھے ہوئے ہوں، یا گردآلود ہونا۔ اور "شَعْثٌ"، کا مؤنث، شَعْثَاءُ ہے، جمع شُعْثٌ ہے یہ صفت کا صیغہ ہے، ویسے سمع سے مستعمل ہے، اور "شَعِثًا" یہاں "دفع"، فعل کا مفعول بہ واقع ہوا ہے، یا شَعِثًا صفت ہے اور موصوف محذوف ہے ای رَجُلاً شَعِثًا.

(۴) مُغْبَرًّا: بمعنی غبارآلود ہونا، مصدر اِغْبِرَارٌ باب اِفْعِلَّال ہے، مجرد غَبَرَ (ن) غُبُوْرًا بمعنی مٹیالے رنگ کا ہونا، یا گرد وغبار چڑھنا۔ غَبِرَ (س) غَبَرًا: بمعنی غبارآلود ہونا۔ وفی القراٰن: وجوہ یومئذٍ علیہا غبرۃٌ.

(۵) اَخًا: یہ اَخٌ سے مشتق ہے بمعنی بھائی، اسکی جمع اِخْوَۃٌ، اِخْوَانٌ، اُخْوَنٌ، اِخَاءٌ ہیں، "اَخَاسِفَارٍ" سے مراد سفر کرنیوالا۔ مر تحقیقہ

(٦) سِفَارٌ: (بکسرالسین) یہ مصدر ہے بمعنی "المسافرۃُ" یا یہ سفر کی جمع سفار ہے، سَفَرَ (ن) سُفُوْرًا بمعنی سفر کیلئے نکلنا قطع کرنا۔ یا یہ مفاعلہ سے سِفَارٌ اور مُسَافَرَۃٌ مصدر ہیں بمعنی مسافر ہونا، حالت سفر میں ہونا۔ یقال: سافرتُ الیٰ بلدٍ. یعنی میں نے ایک شہر کی طرف سفر کیا۔ اور بقول شیخ الادب "اخاسفار" یہ صفت بعد صفت ہے۔ اور اَخٌ کے معنی بھائی، ملازم، واحدمن الناس کے بھی آتے ہیں، اور "سِفَارٍ" کی دوصورتیں ہیں (ا) یہ کہ سفار مصدر ہے اور "طال" اس کی صفت ہے (ب) یہ کہ سفار جمع ہے سفر کی، تو اس وقت طال فعل میں تاویل کرنی پڑے گی، کہ "سفار" یہ مصدر مفاعلہ ہو بمعنی سفر کرنا، اور "طال" فعل از نصر ہو بمعنی دراز ہونا۔

(۷) طَالَ: یہ نصر سے ہے طَوْلٌ مصدر ہے اجوف واوی ہے بمعنی لمبا ہونا۔ اور تفعیل سے تطویل بمعنی لمبا کرنا. کمافی الحدیث: من طوّل شاربہ لم یجد شفاعتی.

(۸) اِسْبَطَرَّ: یہ بروزن اِقْشَعَرَّ ہے مصدر اِسْبِطْرَارٌ و اِسْبِطْرَاءُ ہیں بمعنی دراز ہونا، طویل ہونا پھیلنا، جلدی کرنا۔ اور یہ امتداد وسرعت کیلئے بھی مستعمل ہے۔

(۹) اَنْثَنٰی: اس کا مصدر "اِنْثِنَاءٌ" ہے از انفعال بمعنی پھر جانا، اور مجرد ثَنٰی ضرب سے مستعمل ہے بمعنی موڑنا۔ مر تحقیقہ

(۱۰) مُحْقَوْقِفًا: کوزہ پشت کو کہتے ہیں، اس کا مصدر "اِحْقِیْقَافٌ" ہے از اخشیشانٌ بمعنی کوزہ پشت ہونا، کبڑا، یا کج وٹیڑھا ہونا۔ مجرد حَقَفَ (ن) حُقُوْفًا بمعنی کج ہونا، ٹیڑھا ہونا، اسکی جمع اَحْقَافٌ وحُقُوْفٌ ہیں اور حِقْفٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ریت کا اونچا ٹیلہ جو ٹیڑھا ہونے کے باعث گرنے کے قریب ہو. کمافی قولہ تعالیٰ: اِذْ اَنْذَرَ قَوْمَہٗ بِالْاَحْقَافِ۔ اور یہ "حَقَفٌ" سے بھی مشتق اور حقف اس گھاس کو کہا جاتا ہے جو کمان کی طرح ٹیڑھی نکلے اور اس کے بعد گرنے لگے، اور اس کے معنی دراز وپیچیدہ تودۂ ریت کے بھی آتے ہیں۔

(۱۱) مُصْفَرٌّ: اس کا مصدر اِصْفِرَارٌ ہے باب احمرار سے بمعنی زرد رنگ ہونا، متغیر اللون ہونا۔ مجرد صَفِرَ سمع سے خالی ہونا، اور ضرب سے سیٹی بجانا۔ مر تحقیقہ

☆......☆......☆

(٤) مِثْلَ هِلَالِ الْاُفُقِ حِيْنَ افْتَرَّا وَقَدْ عَرَا افْنَاءَ كُمْ مُعْتَرًّا

(۵) وَأَمَّكُمْ دُوْنَ الْاَنَامِ طُرًّا يَبْغِيْ قِرًى مِنْكُمْ وَمُسْتَقَرًّا

ترجمہ:۔(۴) پہلی تاریخ کے چاند کی طرح، جبکہ وہ طلوع ہوتا ہے، اور آیا ہے وہ تمہارے گھر میں سائل بنکر۔(۵) اورارادہ کیا ہے اس نے تمہاری طرف کا، نہ کہ تمام مخلوق کا (تمام مخلوق کو چھوڑ کر تمہاری طرف آیا ہے) اور طلب کرتا ہے تم سے مہمان نوازی، اور ٹھہرنے کی جگہ کو۔

(۱) مِثْلُ: یہاں ''مثل'' یا مفعول مطلق محذوف کی صفت ہے، ای إِحْقِيْقَافًامِثْلَ إِحْقِيْقَافِ هِلَالٍ. مر تحقيقه مرارا.

(۲) هِلَالٌ: یہ ''هَـــالٌ'' کا مصدر ہے بمعنی نیا چاند یا تیسری تاریخ تک کے چاند کو ہلال کہتے ہیں، یا سات راتوں کے چاند کو ہلال کہتے ہیں، بقول بعض مہینے کی ۲۶ و ۲۷ تاریخ کے چاند کو بھی ہلال کہتے ہیں، ان کے علاوہ بقیہ تاریخ کے چاند کو قمر کہتے ہیں۔ اسکی جمع اَهِلَّةٌ ہے، اور هلال یہ منصوب بنزع الخافض ہے. وفي القران: يسئلونك عن الاهلة.

(۳) اُفُقٌ: (بضمتين) یعنی کنارۂ ارض یا کنارۂ آسمان کو کہتے ہیں، یا اس کے معنی ہواؤں کے چلنے کی جگہ، یا وہ دائرہ جس کی وجہ سے آسمان آدھا آدھا ہو جائے۔ اس کی جمع آفاق ہے۔ اَفَـقَ (ض) اَفْـقًـا گھومنا، سیاحت کرنا، آفاق میں گم ہونا۔ افـاق مبالغہ ہے یعنی بہت سفر کرنے والا. وفي القران: سنريهم آياتنافي الآفاق.

(۴) إِفْتَرًا. اس کا مصدر اِفْتِرَارٌ ہے بمعنی ہنسنا، مسکرانا، چمکنا وظاہر اور طلوع ہونا۔ الف اشباع کیلئے ہے اس کا مجرد نصر سے آتا ہے۔

(۵) عَرَا: يَعْرُو (ن) عَرْوًا بمعنی پیش آنا، قصد کرنا، چاہنا۔ عرا اصل میں عَرْوَ تھا اور یہ اعتراء افتعال سے بھی آتا ہے۔

(۶) فِنَاءَ كُمْ: فِنَاء بمعنی صحن، میدان اس کی جمع اَفْنِيَةٌ وفُنِيٌّ سمع سے فناء بمعنی فنا ہونا۔ جو بقاء کی ضد ہے، کیونکہ گھر یہاں تک ختم ہوتا ہے اور سمع سے ختم ہونا یا ختم ہو جانا ہے۔

(۷) مُـعْـتَـرًّا: وہ فقیر وسائل جو کسی کے پاس بغرض سوال جائے مگر وہ شرافت کی وجہ سے سوال نہ کرے۔ بخلاف قانع کے جو اسکو دیا جائے وہ راضی ہو جائے اور بعض نے کہا کہ معتر کے فقیر کے ہیں۔ عَـرَّ يَـعُرُّ (ن) عَرًّا بمعنی طالب معروف بنکر آنا۔ وفي القران: و اطعموا القانع والمعتر.

(۸) اَمَّكُمْ: اَمَّ يَؤُمُّ (ن) اَمًّا بمعنی ارادہ کرنا، قصد کرنا. قوله تعالى: ولا آمّين البيت الحرام.

(۹) اَنَامٌ: اس میں تین لغات ہیں، آنَامٌ، اَنَامٌ، آنِيْمٌ. بمعنی مخلوق، جمع اِنِيْمٌ ہے اس کا اطلاق صرف اشعار میں ہوتا ہے اور یہاں ''دون الانام'' یہ متعلق ہے، ''اَمّ'' کے ساتھ تو یہ معنی ہوگا کہ قصد کیا اس نے تمہارا نہ کہ ساری مخلوق کا۔ یا یہ متعلق ہوگا ''كُم'' کیساتھ تو معنی ہوگا کہ قصد کیا اس نے تم سب کا نہ کہ اور مخلوق کا۔

(۱۰) طُرًّا: اى جميعا یعنی سب کے سب طَرَّ (ن) طُرًّا بمعنی گزرنا اور یہ نصب، حال کی وجہ سے ہے، وقال يونس الطّرّ الجماعة، اور یہاں فعل محذوف کا مفعول مطلق ہے اى طَـرَّ طُـرًّا. یا مفعول مطلق من غیر لفظہ ہے جیسے جاؤ اطُـرًّا. اور بقول شیخ الادب مولانا اعزاز علی صاحبؒ طُرًّا مصدر منصوب کے سوا استعمال نہیں ہوتا اور موقع میں حال کے آتا ہے بمعنی جميعًا طررت القوم اى سررت بهم۔

(۱۱) قِرٰی: (بالکسر) بمعنی مہمانی کا کھانا یا وہ پانی جو حوض میں جمع ہو جائے، اگر "قُرٰی" (بضم القاف) ہو تو یہ جمع ہے قَرْیَۃ کی بمعنی گاؤں۔

(۱۲) مُسْتَقَرٌّ: اس کا مصدر اِسْتِقْرَارٌ ہے از استفعال بمعنی جائے قرار ٹھہرنے کی جگہ، یا یہ اسم ظرف ہے یا اسم مفعول جو معنی میں ظرف کے ہے۔ مجرد ضرب وسمع سے ہے۔ قَرّ (ض،س) قَرَاراً، قُرُوْراً بمعنی ساکن رہنا، ٹھہرے رہنا، جما رہنا۔ وفی القرآن: وفی الارض مستقرٌ ومَتَاعٌ اِلٰی حِیْنٍ.

☆......☆......☆

(٦) فَدُوْنَكُمْ ضَيْفًا قَنُوْعًا حُرًّا يَرْضٰى بِمَا احْلَوْلٰى وَمَا أَمَرًّا
وَيَنْثَنِي عَنْكُمْ يَنُثُّ الْبِرَّا

ترجمہ:۔ (٦) پس لے لو تم ایسے مہمان کو جو شریف اور قناعت کرنے والا اور راضی ہونے والا ہے وہ ہر اس چیز سے جو میٹھی اور کڑوی ہے، اور واپس ہوگا وہ تم سے اس حال میں کہ پھیلا تا جائے گا تمہاری بھلائی کو۔

(۱) دُوْنَكُمْ: یہ اسمائے افعال میں سے ہے، بمعنی امر حاضر یعنی لازم پکڑ۔ یقال: دُوْنَكَ زَيْداً ای خذه. اور "دُوْنَ" بمعنی نیچے یا کم مرتبہ کیلئے بھی آتا ہے جیسے هُوَ دُوْنَهُ. وہ اس سے کم مرتبہ میں ہے، اور آگے کے معنی میں بھی آتا ہے اور دون حقیر، گھٹیا، کم مرتبہ سب معانی کیلئے مستعمل ہے۔

(۲) ضَيْفًا: معنی مہمان یا بلایا ہوا مہمان، یہ لفظاً واحد، جمع اور مذکر و مؤنث سب کیلئے آتا ہے اور اسکی جمع اَضْيَافٌ، ضُيُوْفٌ، ضِيْفَانٌ، ضِيَافٌ، و اَضَائِفُ آتی ہیں۔ ضَافَ (ض) ضَيْفًا و ضِيَافَةً مصدر ہیں بمعنی مہمان نوازی کرنا۔ اور "الضيفن" کے معنی طفیلی شخص (بن بلایا مہمان) اور یہاں پر مقتضائے حال کے مطابق "ضِيْفَنٌ" لانا چاہئے تھا مگر "ضیف" لا کر اس بات کی طرف اشارہ کر دیا ہے کہ میری مہمانی مثل بلائے ہوئے مہمان کے ہوں۔

(۳) قَنُوْعًا: اس کی جمع قُنُعٌ ہے اور یہ "قَانِعٌ" سے ماخوذ ہے جس کے معنی عاجزی سے سوال کرنے والا، اور قَنُوْعٌ (بفتح القاف) اس (قانع) کا مبالغہ ہے اور سمع سے قِنَاعَةٌ مصدر بمعنی قناعت کرنا۔ اور قُنُوْعٌ (بضم القاف) بمعنی سامنے سے ہاتھ پھیلا کر سوال کرنا، یہاں پر قناعت مراد ہے۔

(۴) حُرٌّ: (بالضم) آزاد، شریف، عمدہ حصہ۔ جمع اَحْرَارٌ و حِرَارٌ آتی ہیں اور "حَرٌّ" (بفتح الحاء) بمعنی گرمی جمع حرور آتی ہے اور یہ حَرَارَةٌ سے ماخوذ ہے یعنی شریف آدمی بُرے کام پر گرم ہو جاتا ہے یا یہ "حَرْوَةٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی سینہ کی جلن اور حلق کی جلن اور سر کی جلن جو غصہ کے سبب سے پیدا ہوتی ہے ایسا ہی شریف آدمی کو بھی سینہ اور سر میں بُرے کام سے جلن پیدا ہوتی ہے۔ اور تفعیل سے بمعنی آزاد کرنا، رہا کرانا اور تفعل سے بمعنی آزاد ہونا و خود مختار ہونا۔

(۵) يَرْضٰى: بمعنی راضی ہونا، سمع سے اس کے مصادر رِضْوَانٌ و رُضْوَانٌ، مَرْضَاتٌ و رِضًى و رُضًى آتے ہیں۔ رضا جو سخط کی ضد ہے اور یہ متعدی بنفسہ بھی ہوتا ہے اور لازمی بھی مستعمل ہے، یقال: رضی به وعنه ورضیه. کمافی التنزیل: فان اعطوا منها رضوا.

(۶) اِحْلَوْلٰی: یہ حُلْوٌ یاحَلَاوَۃٌ (شیرینی) سے ماخوذ ہے بمعنی بہت زیادہ میٹھا ہونا۔ حَلَایَحْلُوْ (ن) حَلُوَ (ك) وحَلِیَ (س) حَلْوًا و حُلْوَانًا بمعنی میٹھا ہونا، خوش ذائقہ ہونا، پاکیزہ یالذیذ شیریں ہونا۔

(۷) اَمَرَّ: یہ "اِمْرَارٌ" سے بمعنی کڑوا کردینا، کڑوا ہونا، سمع سے مَرَارَۃٌ کڑوا ہونا۔ ونصر سے مَرًّا. گزرنا یا یہ "ماامر" فعل تعجب ہوتو یہ جملہ مستقلہ ہوگا یعنی سائل بنکر آنا میرے لئے کس قدر کڑوا ہے۔

(۸) یَنْثَنِیْ: یہ اِنْثِنَاءٌ مصدر سے از انفعال بمعنی پھرنا ولوٹنا۔ ثناء ہوتو ضرب سے ہے۔ مرتحقیقہ

(۹) یَنِثُّ: نَثًّا مصدر سے از نصر بمعنی پھیلانا، شائع کرنا، پراگندہ ہونا، ضرب سے بھی آتا ہے اور یہاں "ینثُّ البرُّ" یہ جملہ حال واقع ہوا ہے، ینثنی فعل کی ضمیر سے۔

(۱۰) اَلْبِرُّ: (بکسر الباء) بھلائی، نیکی، جزاء۔ طاعت، صلاحیت، سچائی جمع اَبْرَار، ازضرب وسمع سے بِرًّا، بَرَارَۃً، بُرُوْرًا بمعنی سچا ہونا، فرمانبردار ہونا، اور "بَرٌّ" (بفتح الباء) نیک کام، بھلائی، خشک زمین. بُرٌّ: (بضم الباء) گیہوں، اس کا واحد بُرَّۃٌ آتا ہے۔

☆......☆......☆

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّاخَلَبَنَابِعُذُوْبَةِنُطْقِهٖ، وَعَلِمْنَامَاوَرَاءَ بَرْقِهٖ، اِبْتَدَرْنَافَتْحَ الْبَابِ، وَتَلَقَّيْنَاهُ بِالتَّرْحَابِ، وَقُلْنَالِلْغُلَامِ: هَيَّا هَيَّا، وَهَلُمَّ مَاتَهَيَّأ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے بیان کیا، پس جبکہ عاشق بنایا ہے اس نے ہم کو اپنے شریں کلام سے، اور جان لیا ہے ہم نے اس چیز کو جو اس کی بجلی (فصاحت وبلاغت) کے پیچھے تھی، تو جلدی کی ہم نے اور دروازہ کھولدیا۔ اور ملے ہم اس سے مرحبا کہنے کے ساتھ اور کہا ہم نے خادم سے جلدی کر جلدی کر، اور جو کچھ موجود ہے اس کو حاضر کر۔

(۱) خَلَبَنَا: از نصر بمعنی دھوکہ دینا، فریفتہ ہونا، عاشق کردینا۔ اور افتعال وتفعیل سے بمعنی نرم گفتاری سے دھوکہ دینا۔ اور سمع سے بیوقوف ہونا، اور نصر و ضرب سے بمعنی خراش لگانا، یا زخمی کرنا۔

(۲) بِعُذُوْبَة: "عُذُوْبَةٌ" مصدر ہے کرم کا، یہاں "ب" استعانت کیلئے ہے اور "عُذُوبَۃٌ" شیرینی کلام کو کہتے ہیں۔ اور جہاں کہیں بھی مادہ "ع، ذ، ب" یہ تینوں حروف پائے جائینگے تو ضرور منع کے معنی میں ہونگے جیسے، عذاب۔ مجرم کو گناہ سے روکنا اور "مـــاء عذب" شیریں پانی جو پیاس کو روکتا ہے۔

(۳) نُطْقٌ: گویائی اس کا اطلاق خارجی وباطنی دونوں پر ہوتا ہے یعنی نطق داخلی یا باطنی یعنی فہم وادراک کلیات پر بھی ہوتا ہے۔

(۴) وَرَاءَ: سامنے، پیچھے یہ من لفظ اضداد ہے، متقدمین کہتے ہیں کہ "وراء" ساتر کے ہے، چاہئے سامنے سے ہو یا پیچھے سے ہو اور "وراء" سواء کے معنی میں بھی ہے۔ کمافی القران: ومن ابتغی وراء ذلك.

(۵) اِبْتَدَرْنَا: مصدر اِبْتِدَارٌ ہے بمعنی جلدی کرنا، سبقت لے جانا اس کا مجرد نصر سے معنی جلدی کرنا، دوڑنا اور تفعیل سے تَبْدِيْرٌ اور مفاعلہ سے مُبَادَرَۃٌ بھی آتا ہے بمعنی عجلت کرنا، سبقت کرنا۔

(٦) تَلَقَّيْنَاهُ: یہ تلقی مصدر سے بمعنی ملاقات کرنا۔ لَقِیَ سمع سے ہے۔ مر تحقیقہ

(٧) اَلتَّرْحَابُ: یہ مصدر تفعیل ہے بمعنی بہت زیادہ وسیع وکشادہ ہونا یہاں "ب" مصاحبت کیلئے ہے۔ تَرْحَاب بمعنی مرحبا کہنا، دعا دینا، کشادگی اور وسعت کی طرف بلانا۔ رَحِبَ (س) رَحْبًا و مَرْحَبًا بمعنی مرحبا کہنا اور یہ "رَحْبٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی کشادہ، کرم سے رَحْبًا و رَحَابَةً کشادہ ہونا۔

(٨) اَلْغُلَامُ: نوجوان (جس کی موچھیں نکل رہی ہوں) وزرخرید غلام، نوکر، ملازم۔ جمع اَغْلِمَةٌ، غِلْمَةٌ و غِلْمَانٌ آتی ہیں۔ غَلِمَ وَاغْتَلِمَ افتعال وسمع سے بمعنی صاحب شہوت ہونا، اور جن کو ہم غلام کہتے ہیں، اہل عرب ان کو عبد کہتے ہیں۔ وفی القرآن: انّی یکون لی غلام.

(٩) هَيَّاهَيَّا: اسم فعل بمعنی امر یعنی عَجِّلْ عَجِّلْ، جلدی کر جلدی کر۔ یہ اصل میں هَيِّئْ هَيِّئْ تھا اس میں ہمزہ کو الف سے بدل دیا گیا اب اس کے معنی جلدی کر، جلدی کر (اسرع اسرع) ہوگئے، یا یہ دونوں صیغۂ امر ہے تخفیف کی غرض سے کسرہ کو فتحہ سے بدل دیا گیا ہے، یہاں پر یہ متعدی ہے۔

(١٠) هَلُمَّ: یہ اسم فعل بمعنی امر یعنی تَعَالْ، اِيْتِ، آ ؤ، جلدی آ ؤ یہ اکثر لازم مگر کبھی متعدی آتا ہے جیسے هَلُمَّ شُهَدَاءَ كُمْ ای احضروا۔ یہ مذکر، مؤنث، واحد اور جمع سب میں اسی طرح استعمال ہوتا ہے هُلُمَّا، هَلُمُّو، هَلُمِّی، هَلُمْنَ بھی استعمال کرتے ہیں۔

(١١) مَاتَهَيَّأَ بمعنی جو کچھ تیار ہے، اس کا مصدر تَهَيُّءٌ بمعنی کوئی چیز موجود ہونا، تَهَيَّأَ یہ باب تفعل سے ہے۔

☆......☆......☆

فَقَالَ الضَّيْفُ: وَالَّذِیْ أَحَلَّنِیْ ذَرَاكُمْ، لَاتَلَمَّظْتُ بِقِرَاكُمْ، اَوْ تَضْمَنُوْا لِیْ أَنْ لَّاتَتَّخِذُوْنِیْ كَلًّا وَلَاتَجَشَّمُوْا لِاَجْلِیْ أَكْلًا.

ترجمہ:۔ پس مہمان نے کہا کہ قسم ہے اس ذات کی جس نے اُتارا ہے مجھ کو تمہارے گھر میں نہیں چکھوں گا میں تمہاری مہمانی کو، یہاں تک کہ ضامن ہو جاؤ تم میرے لئے یہ کہ نہ بناؤ گے تم مجھ کو بار خاطر، اور نہ تم میری وجہ سے تکلیف اُٹھاؤ گے کھانے کی۔

(١) اَلضَّيْفُ: مہمان، جمع اَضْيَافٌ، ضُيُوْفٌ، ضِيْفَانٌ، اضَائِفُ آتی ہیں، اس میں واحد جمع سب لفظاً برابر ہیں۔ ضَافَ (ض) ضَيْفًا مہمان بننا۔ تفعیل سے تضییف مہمان بنانا۔ ضیافت کرنا، مُضِيْف بمعنی میزبان، مَضِيْف مہمان خانہ۔

(٢) اَحَلَّنِیْ: یہ اِحْلَالٌ مصدر سے بمعنی اُتارنا، حلال کرنا۔ اور حَلَّ ضرب سے حلال ہونا اور حَلَّ (ن) حُلُوْلًا و حَلًّا۔ اترنا، مہمان بننا، اور یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے یقالُ: احله المكان.

(٣) ذَرَاكُمْ: گھر کے سامنے کا صحن اور اس کے اطراف، جائے پناہ یا ہر وہ جگہ جہاں چھپا جا سکے۔ مر تحقیقہ

(٤) تَلَمَّظْتُ: یہ تقبلتُ کے وزن پر صیغہ واحد متکلم "لَمْظٌ" سے مشتق ہے بمعنی زبان کی نوک سے چکھنا یا کھانے پینے کے بعد زبان سے اپنے ہونٹوں کو چاٹنا، یا کھانے کے بعد دانتوں میں الجھی ہوئی چیز کو زبان پر پھرانا۔ اور مجرد نصر سے لَمَظَ بمعنی چکھنا۔ اور تَلَمَّظْتُ یہ

"والذی احلنی" کا جواب قسم ہے. اور "بقِرَاکُم" میں باء زائدہ ہے۔

(۵) تَضْمَنُوْا: یہ "ضَمِنٌ" مصدر سے بمعنی ضامن ہونا، کفیل ہونا۔ ضَمَاناً بھی مصدر ہے از سمع اور باب تفعل سے بھی ہوسکتا ہے۔

(۶) تَتَّخِذُوْا: یہ اِتِّخَاذٌ مصدر سے از افتعال بمعنی بنا دینا، کر دینا، اور مجرد یہ نصر سے ہے بمعنی لینا، پکڑنا۔

(۷) کَلّاً: کَلٌّ بمعنی ثقیل اور بوجھ اور باب ضرب سے کَلَالاً، کِلَّۃً، کُلُولاً، کَلَالَۃً، کُلُوْلَۃً بمعنی تھکنا، درماندہ، یتیم، عاجز ہونا، کمزور ہونا۔ اور کَلَالَۃ: وہ شخص جس کی اولاد اور والدنہ ہو۔ اور کَلّ کا اطلاق واحد، جمع سب پر ہوتا ہے، بقول بعض مذکر و مؤنث کی جمع کُلُوْلٌ آتی ہے. وفی القراٰن: وھو کَلٌّ علی مولاہُ ای ھو الثقیل الذی لاخیر فیہ .

(۸) تَجَشَّمُوْا: یہ تَجَشَّمَ مصدر از تفعل سے بمعنی تکلیف برداشت کرنا، تکلیف اُٹھانا، اس کا مجرد جَشِمَ سمع سے جَشْمًا و جَشَامَۃً مصدر ہیں۔

(۹) لِاَجْلِیْ: ای لِسَبَبِیْ اور یہاں لام سبب کیلئے ہے از نصر اور اَجَّلَ تفعیل سے بمعنی تاخیر کرنا۔ اور اجل (س) اجَلًا بمعنی ملتوی ہونا، مؤخر ہونا۔ اَجَلٌ موت جمع آجال آتی ہے۔

(۱۰) اَکْلاً: (بفتح الهمزہ) بمعنی مطلق کھانا، اُکُلٌ او اُکْلَۃٌ: (بضم الهمزہ) کھانے کی مقدار یعنی لقمہ، نوالہ از نصر، اس کی جمع اُکَلٌ ہے اور "اُکُلٌ" بمعنی ایک بار کھانا اور "اُکُلٌ" بمعنی پھل۔ کمافی القراٰن: اُکُلُھا دائِمٌ۔

☆......☆......☆

فَرُبَّ اُکْلَۃٍ ھَاضَتِ الْاٰکِلَ، وَحَرَمَتْہُ مَاٰکِلَ، وَشَرُّ الْاَضْیَافِ مَنْ سَامَ التَّکْلِیْفَ، وَآذَی الْمُضِیْفَ.

ترجمہ:۔ پس بہت سے کھانے ایسے ہیں کہ ہیضہ (بیماری) پیدا کر دیتے ہیں کھانے والے کو اور بہت سے کھانوں سے محروم کر دیتے ہیں (بیماری کی وجہ سے) اور بدترین مہمان وہ ہے جو اپنے میزبان کو تکلیف اور رنج دے۔

(۱) فَـرُبَّ: یہ حرف جر ہے، کلام کے تقاضے کے مطابق تکثیر و تقلیل کا فائدہ دیتا ہے اور نکرہ پر داخل ہوتا ہے اور زائد کے حکم میں ہوتا ہے اور نکرہ کیلئے شرط ہے کہ موصوف ہو اور جب اس کے آخر میں "ما" لاحق ہوتا ہے تو یہ عمل نہیں کرتا اور اس صورت میں فعل اور معرفہ پر بھی داخل ہوتا ہے جیسے: رُبَّمـا الخلیل مُقبِل. و رُبّما اقبلَ الخلیل اور کبھی اس صورت میں بھی عمل کرتا ہے جیسے: رُبّما ضَرْبَۃ بِسیفٍ صیقلٌ۔

(۲) ھَاضَتْ: یہ ھَیْضاً مصدر ضرب سے بمعنی ہیضہ کی بیماری کا ہونا، اور اصلی معنی جوڑنے کے بعد توڑنے کے ہیں۔

(۳) حَرَمَتْہُ: ای منعتہ. حَرَمَ یَحْرِمُ (ض) حِرْماً، حَرَامًا، حِرْمَاناً، و حَرِیْمًا، حُرْمَۃً، حَرِیْمَۃً. مصادر ہیں از باب ضرب سمع کرم وغیرہ بمعنی محروم کرنا۔

(٤) شَـرٌّ: برائی جمع شُـرُوْرٌ ہے یہ ہر قسم کی برائی و خطاء کیلئے اسم جامع ہے اس کی اصل اَشَـرُّ صیغہ تفضیل ہے اس میں ہمزہ کو کثرت استعمال کی وجہ سے حذف کر دیا، جیسے خیر میں ہے اور "شرّ الاضیاف" یہ مبتدا ہے اور اس کی خبر "من سام الخ" ہے۔

(۵) سَـامَ: (ن) سَـوْمـاً مصدر بمعنی قصد کرنا، تکلیف دینا، معاملہ کرنا وغیرہ اور یہ اجوف واوی اور یائی دونوں طرح آتا ہے اس کے حروف اصلی (س، و، م) ہیں بمعنی عقد کرنا۔ اور اس کا اکثر استعمال شر کیلئے ہوتا ہے اور باب سمع سے بمعنی تکلیف پانا، اور یہاں قصد کرنا ہی مراد ہے۔ وفی القرآن: یسومونکم سوء العذاب.

(۶) اَلتَّـكْـلِيفُ: بمعنی مشقت ومحنت اس کی جمع تکالیف مجرد سمع سے اور مزید میں تفعیل سے بمعنی مشقت میں ڈالنا. کـمـا فـی التنزیل: لایکلف الله نفسا الا وسعها.

(۷) اَذیٰ: یہ ''اِیْذَاءٌ'' سے مشتق ہے از افعال بمعنی تکلیف پہنچانا اور سمع سے اَذِیَ اَذیً و اذاۃً تکلیف پہنچنا۔

(۸) الْمُضِيْفُ: (بضم المیم) میزبان اور ''مَضِيْفٌ'' (بفتح المیم) بمعنی وہ شخص جس کو مہمان نوازی کی عادت ہو۔

☆......☆......☆

خُـصُـوْصًـا أَذًى يَـعْـتَـلِقُ بِالْاَجْسَامِ، وَيُفْضِيْ إِلَى الْاَسْقَامِ. وَمَاقِيْلَ فِي الْمَثَلِ الَّذِيْ سَارَسَائِرُهٗ: ''خَيْرُ الْعَشَاءِ سَوَافِرُهٗ''

ترجمہ: خصوصاً وہ تکلیف جو جسموں سے متعلق ہے، اور بیماریوں میں مبتلا کردے، اور نہیں کہا گیا اس مشہور کہاوت میں ''کہ رات کے کھانوں میں بہترین وہ ہے جو شام کی روشنی میں کھالیا جائے''۔

(۱) خُصُوْصًا: یہ مفعول مطلق ہے فعل محذوف کا ای خصّ خصوصًا. قدمر تحقیقه.

(۲) يَعْتَلِقُ: یہ اِعْتِلَاقٌ مصدر سے از افتعال بمعنی محبت کرنا، اور متعلق ہوجانا۔ مجرد عَلِقَ (س) يَعْلَقُ عَلْقًا بمعنی چمٹنا، لگنا۔

(۳) اَلْاَجْسَامُ: یہ جسم کی جمع ہے بمعنی بدن، یا ہر وہ چیز جس کا طول، عرض اور عمق ہو اس کی جمع جُسُوْمٌ و اَجْسُمٌ بھی ہیں۔ اور نسبت کیلئے جسمی وجسمانی استعمال کرتے ہیں، جَسُمَ (ك) جَسَامَةً بمعنی عظیم الجسم ہونا، موٹا ہونا۔

(۴) يُفْضِيْ: یہ افضاءٌ مصدر افعال سے بمعنی پہنچا دینا، اس کا مجرد نصر سے فَضَا (ن) فُضُوًّا و فَضَاءً بمعنی کشادہ ہونا۔ کمایقال: فضاالمكان اذاوسع. وفی القرآن: وقدافضٰی بعضكم الٰی بعضٍ.

(۵) اَلْاَسْقَامُ: یہ سَقْمٌ وسُقْمٌ کی جمع ہے بمعنی مرض، بیماری، دُکھ از سمع مریض ہونا، اور کرم سے سُقْمًا وسَقَمًا وسَقَامَةً بمعنی مریض ہونا یا بیماری کا طول پکڑنا سقیم صفت ہے جمع سِقَامٌ، وسُقَمَاءُ، ومـنه قوله تعالی: فقال انی سقیم. افعال سے بمعنی بیماری ڈالنا، یا بیمار کرنا۔

(۶) اَلْمَثَلُ: (محرکه) بمعنی مشابہ، نظیر، صفت، بات یا کہاوت، عبرت، دلیل وغیرہ اس کی جمع مثلات آتی ہے۔

(۷) سَارَ: سُوْرًا مصدر نصر سے چڑھنا، یقال: سرت الحائط، دیوار پر چڑھا۔ وفی التنزیل: اذتسوروا المحراب. اور ضرب سے اس کے مصادر سَيْرٌ، مَسِيْرٌ، مَسِيْرَةٌ، سَيْرُوْرَةٌ آتے ہیں بمعنی چلنا، سفر کرنا اسی سے اسم فاعل سَائِر ہے۔ اور سارسائرهٗ، یہ کنایہ ہے شہرت اور کثرت انتشار سے۔

(۸) **العَشَاءُ**: (بفتح العین) بمعنی شام کا کھانا، جمع اَعْشِیَۃٌ ہیں اور عَشَا (ن) عَشِیًّا، و عَشْوًا بمعنی رات کا کھانا، اور سمع سے بھی یہی معنی ہے اور عِشَاءٌ (بکسر العین) بمعنی عشاء کا وقت۔ اگر عِشَاء کا صلہ ''عن'' ہو تو بمعنی اعراض کرنا، اور یہ متعدی بدو مفعول ہوتا ہے نیز سمع سے ضعیف البصر ہو جانا، اندھا ہونا، شام کو کم دیکھنا۔

(۹) **سَوَافِرُ**: یہ سَافِرَۃٌ کی جمع ہے بمعنی وہ عورت جو سفر کرتے وقت اپنے نقاب کو اُٹھائے رکھے اور جس کا منہ کھلا رہے یا ایسے وقت کھائے جب لقمہ نظر آئے۔ اس کے معنی لُقمہ کے ہو گئے ہیں اسلئے کہ اس کا چہرہ کھلا ہوگا تو وہ دیکھ کر کھائے گی اور ''سَوَافِرُ'' سے مراد اوائل وظواہر ہیں یقالُ: خیر العشاء سوافرہُ و خیر الغذاء بواکرہ یہ ضرب المثل ہے یہاں بقیہ کو حذف کر دیا گیا ہے، اور باب نصر سے سُفُوْرًا۔ اور سوافر سے مراد ''اوائل اور ظواہر'' ہے کیونکہ وہ ظاہر بھی ہوتا ہے۔ از باب ضرب۔

☆......☆......☆

إِلَّا لِيُعَجَّلَ التَّعَشِّي، وَيُجْتَنَبَ اَكْلُ اللَّيْلِ الَّذِيْ يُعَشِّيْ، اَللّٰهُمَّ إِلَّا اَنْ تَقِدَنَارُ الْجُوْعِ، وَتَحُوْلَ دُوْنَ الْهُجُوْعِ.

ترجمہ: مگر یہ اسلئے کہا گیا ہے کہ جلدی کی جائے شام کے کھانے میں، اور پرہیز کیا جائے رات کے کھانے سے جو ضعف بصر پیدا کر دیتا ہے، اے اللہ! مگر اس شخص کو محفوظ رکھ کہ جس کی بھوک کی آگ بھڑک رہی ہو، اور حائل ہو اس کی نیند میں (یہ بھوک اسے سونے سے باز رکھے ہوئے ہو)۔

(۱) **لِيُعَجَّلَ**: یہ تَعْجِيْلٌ مصدر سے بمعنی جلدی کرنا، سبقت کرنا، برانگیختہ کرنا۔ مجرد سمع سے جلدی کرنا، عاجلہ مفاعلہ سے سبقت کرنا، تفعیل تفعل اور استفعال سے تیز کرنا، دوڑانا۔ اور یہاں ''إِلَّا لِيُعَجَّلَ'' میں إِلَّا کا تعلق ماقبل کے ''ما'' نافیہ سے ہے۔

(۲) **اَلتَّعَشِّيْ**: یہ عَشَاءٌ سے مشتق ہے بمعنی رات کا کھانا یا شام کا کھانا۔ از نصر، قد مر تحقیقہ۔

(۳) **يُجْتَنَبُ**: یہ اجتنَابٌ مصدر افتعال سے بمعنی بچنا، پرہیز کرنا۔ مجرد جَنَبَ (ن) جَنْبًا۔ دور و دفع کرنا۔ اور جَنْبٌ پہلو جمع اَجْنَابٌ و جُنُوبٌ آتی ہیں، اور تفعیل سے تَجْنِيْبٌ کے معنی بھی بچنا و پرہیز کرنا۔ وفی القراٰن: فَاجْتَنِبُوا الرِّجْسَ مِنَ الْاَوْثَانِ الخ .

(۴) **يُعَشِّيْ**: یہ تَعْشِيَۃٌ مصدر تفعیل سے بمعنی شام کو کھانا کھلانا، اندھا کر دینا۔ یا یہ عَشْوَاءُ سے ماخوذ ہے جس کے معنی اندھا کر دینے ہیں۔ اور یہاں یہی مراد ہے، عَشَا (ن) عَشْوًا اور عَشِيَ (س) عَشَاءً بمعنی دن میں نظر آنا نہ رات میں، یا تو دن میں دیکھتا ہے اور رات کو کچھ نہیں دیکھتا۔

(۵) **اَللّٰهُمَّ إِلَّا اَنْ**: یہ امر غریب کیلئے استثناء ہے ''إلّا یجتنب'' سے اور مستثنٰی سے پہلے اُس وقت آتا ہے جبکہ مستثنٰی منہ عجیب چیز ہو یعنی مستثنٰی منہ نادر و عجیب ہو تو اس صورت میں ''اللھمّ إلّا انْ'' آتا ہے۔

(۶) **تَقِدُ**: (ض) وَقْدًا، وُقُوْدًا و قِدَۃً و قَدَانًا بمعنی روشن ہونا، چمکنا، بھڑکنا۔ قولہ تعالیٰ: وقودھا الناس و الحجارۃُ. اور ''وَقُوْدٌ'' اگر (بفتح الواو) ہو تو بمعنی لکڑی اور ایندھن کے ہیں، اگر (بضم الواو) ہو تو یہ مصدر ہے۔ کما فی الآیۃ اور اسی سے

استو قد متعدی ہے۔

(۷) نَارٌ: آگ یہ مؤنث کیلئے ہے مگر کبھی مذکر کیلئے بھی مستعمل ہے اس کی تصغیر "نُوَيْرَةٌ" اور جمع نِيْرَانٌ، نِيرَةٌ و اَنْوُرٌ آتی ہیں۔

(۸) اَلْجُوْعُ: بمعنی بھوک۔ جَاعَ (ن) جُوْعًا، جَوْعَةً، مَجَاعَةً بمعنی بھوکا ہونا اور جَوْعٌ کی جمع مَجَاوِعٌ ہے۔ بھوک کا پہلا درجہ جوع ہے، پھر سغب، پھر غرث، پھر طوی، پھر، خمصۃ، پھر ضرم، پھر سعار، پھر لینس ہیں. وفی القرآن: واطعمهم من جوع.

(۹) تَحُوْلُ: حَالَ (ن) حَوْلًا، حُؤُلًا، حَيْلُوْلَةً بمعنی حائل وعاجز ہونا، دو کے درمیان آنا. وفی التنزیل: واعلموا ان الله يحول بين المرء وقلبه.

(۱۰) اَلْهُجُوْعُ: یہ هَجَعَ سے مشتق ہے بمعنی رات کو سونا یا نیند۔ هَجَعَ (ف) هُجُوْعًا بمعنی سونا، بقول بعض خصوصاً رات کو سونا مراد ہے۔ اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے. وفی القرآن: كانوا قليلاً من الليل مايهجعون.

☆......☆......☆

قَالَ: فَكَأَنَّهُ اِطَّلَعَ عَلٰى إِرَادَتِنَا، فَرَمٰى عَنْ قَوْسِ عَقِيْدَتِنَا، لَاجَرَمَ إِنَّا اٰنَسْنَاهُ بِالْتِزَامِ الشَّرْطِ، وَأَثْنَيْنَا عَلٰى خُلُقِهِ السَّبْطِ.

ترجمہ: ۔کہا (حارث بن ہمام نے) پس گویا کہ وہ شخص (ابوزید سروجی) مطلع ہوگیا ہمارے ارادے سے، تو تیر مارا اس نے ہمارے عقیدے کی کمان سے (یعنی اس نے دلی ارادے کی کمان سے تیراندازی کی) مجبوراً ہم نے اس کی شرط کو لازم کرلیا۔ (قبول کرلیا) اور تعریف کی ہم نے اس کی نرمی اخلاق کی۔

(۱) اِطَّلَعَ: یہ اِطِّلَاعٌ مصدر سے از افتعال بمعنی مطلع ہونا، واقف حال ہونا، یعنی ہمارے دل میں جو تھا وہ اسے سمجھ گیا مجرد وقف واقف ہونا ضرب سے. وفی القرآن: فهل انتم مطلعون.

(۲) اِرَادَتُنَا: یہ "اِرَادَةٌ" مصدر افعال سے بمعنی چاہنا، خواہش کرنا، راغب ہونا۔ مجرد رَادَ يَرُوْدُ (ن) رَوْدًا ہے۔

(۳) فَرَمٰى: رَمٰى (ض) رَمْيًا و رِمَايَةً پھینکنا، تیر پھینکنا، ارادہ کرنا، اور ضرب سے قصد کرنے کے معنی بھی آتے ہیں۔

(۴) قَوْسٌ: کمان، یہ مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے مگر زیادہ تر مؤنث ہے، مذکر کی تصغیر قُوَيْسٌ اور مؤنث کی تصغیر قُوَيْسَةٌ آتی ہے، اور اس کی جمع قُسِيٌّ، قِسِيٌّ، اَقْوَاسٌ، اَقْيَاسٌ، اَقْوُسٌ، قِيَاسٌ ہیں۔ قَاسَ (ن) قَوْسًا بمعنی قیاس کرنا، اور سمع سے قَوَسًا ٹیڑھی کمر ہونا، اور قوّس تفعیل و استقوس استفعال سے بمعنی اپنی پشت کو ٹیڑھا کرلینا، جھکالینا۔

(۵) عَقِيْدَةٌ: یعنی جس پر قلب وضمیر کا بھروسہ ہو، مذہب، جمع عَقَائِدُ. عَقَدَ (ض) عَقْدًا بمعنی گرہ لگانا، معاہدہ کرنا، محکم کرنا۔ اور عقیدہ وخیال ہے جو دل میں بیٹھ جائے اور یہ "عَقْدٌ" سے ماخوذ ہے اس میں "ۃ" اسمیت کیلئے ہے۔ وفی القرآن: ولكن يؤاخذكم بماعقدتم الايمان.

(۶) لَاجَرَمَ: بمعنی لابد، لامحالہ، ضرور بالضرور۔ جَرَمَ (ض) جَرْمًا و جَرَامًا و جَرِيْمَةً بمعنی جرم کرنا، قطع کرنا، توڑنا، حاصل کرنا۔

یہاں پر یہ "قسم" کے معنی میں ہے، اور جُرْم (بضم الجیم) بمعنی گناہ اسکی جمع جُرُوْمٌ و اَجْرَامٌ ہیں۔ اور (بفتح الجیم) مصدر ہے ضرب کا۔ اور (بکسر الجیم) جِرْمٌ بمعنی جسم، باڈی، حصہ۔ لیکن فلاسفہ کی اصطلاح میں ستارۂ آسمان کو کہتے ہیں اس کی جمع اَجْرَام، جُرُمٌ، وجُرُوْمٌ ہیں۔ وفی القرآن: لاجرم ان الله یعلم مایسرون ومایعلنون.

(۷) اٰنَسْنَاہُ: آنس بروزنِ قَاتَلَ از مفاعلہ مصدر مُوَانَسَۃٌ بمعنی مانوس کرنا، آشنا ہونا، معلوم کرنا، اُنس بنالینا، دیکھنا یا اُنس دلانا۔

(۸) اِلْتِزَامٌ: یہ افتعال کا مصدر ہے معنی لازم کرلینا، اس کا مجرد سمع سے لَزْمًا، ولِزَامًا ہیں بمعنی لازم ہونا۔

(۹) اَلشَّرْطُ: کسی چیز کالازم کرنا۔ اس کی جمع شُرُوْطٌ ہے اور "شَرَطٌ" بمعنی علامت اس کی جمع اَشْرَاطٌ آتی ہے۔ مرتحقیقہ

(۱۰) اَثْنَیْنَا: یہ اِثْنَاءٌ افعال سے جو خیر وشر دونوں میں مستعمل ہوتا ہے اور مجرد ضرب سے آتا ہے بمعنی روکنے، موڑنے، لپٹنے اور بعض کو بعض پرتہ کردینے کے آتے ہیں۔

(۱۱) خُلُقُہُ: (بسکون اللام وضمھا) بمعنی عادت وطبیعت اس کی جمع اخلاق آتی ہے فی القرآن: وانك لعلی خلق عظیم.

(۱۲) اَلسَّبْطُ: اس کی جمع سِبَاطٌ آتی ہے بمعنی نرم وسیع۔ یا وہ بال جو سیدھے ہوں۔ سَبِطَ (س) سَبَطًا بمعنی بال لٹکا ہوا ہونا۔ سَبُطَ (ك) وسُبُوْطَۃً وسَبَاطَۃً زیادہ ہونا۔ کمافی الحدیث: لیس بالسبط ولابالجعدالقطط (شمائل ترمذی) سَبِطٌ جو نقیض ہے جَعَدٌ کی یعنی وہ بال جو گھنگریالے نہ ہوں یعنی لمبے سیدھے اور لٹکے ہوئے ہوں۔ اور سِبْطٌ: (بکسر السین) بمعنی پوتا، خاندان جمع اَسْبَاطٌ ہے اور سُبَاطَۃٌ، کوڑادان۔

☆......☆......☆

وَلَمَّا أَحْضَرَ الْغُلَامُ مَارَاجَ، وَاَذْکٰی بَیْنَنَا السِّرَاجَ، تَأَمَّلْتُہُ فَإِذَا ھُوَ اَبُوْزَیْدٍ، فَقُلْتُ لِصَحْبِی: لِیَھْنِئْکُمُ الضَّیْفُ الْوَارِدُ، بَلِ الْمَغْنَمُ الْبَارِدُ!.

ترجمہ:۔ اور جب حاضر کیا غلام نے ماحضر کو اور روشن کیا اس نے ہمارے درمیان چراغ کو، غور سے دیکھا میں نے اس کو، پس اچانک وہ ابوزید سروجی تھا، پس کہا میں نے اپنے دوستوں سے (مبارک ہوتمکو) نووارد مہمان سے بلکہ بے محنت مال غنیمت سے مبارک ہو۔

(۱) مَارَاجَ: رَاجَ (ن) رَوْجًا ورَوَاجًا بمعنی رائج کرنا، مہیا ہونا۔ اور "ماراج" ای ماتیسر یعنی جو کچھ میسر ہو۔

(۲) اَذْکٰی: از افعال مصدر "اِذْکَاءٌ" ہے بمعنی روشن کرنا، بھڑکا دینا۔ مجرد نصر سے ذَکَاءً وذُکُوًّا بھڑکا، ذبح کرنا۔ روشن ہونا۔

(۳) اَلسِّرَاجُ: بمعنی چراغ اس کی جمع سُرُجٌ ہے اور "سَرْجٌ" بمعنی زین پوش، جمع سُرُوْجٌ اور سمع سے سَرَجًا بمعنی چہرے کا چمکنا، سَرَجَ نصر سے جھوٹ بولنے کے معنی ہیں یعنی سراج، اس چراغ کو کہتے ہیں جس کی روشنی صاف نہ ہو بلکہ مائل بہ سرخی ہو یا وہ چراغ جس کی روشنی صاف ہو اور زیادہ روشن ہو (مصباح) اور چراغ دان کو "مَسْرَجَۃٌ" کہتے ہیں (ڈیوٹ) سَرَّجَ تفعیل وافعال سے بمعنی زین کسنا۔

(۴) تَاَمَّلْتُہُ: اس کا مصدر تَاَمُّلٌ ہے از تفعل بمعنی غور وفکر سے دیکھنا۔ مرتحقیقہ

(۵) لِصَحْبِی: یہ صاحب کی جمع ہے بمعنی ساتھی، دوست، ایک ساتھ زندگی بسر کرنے والا۔ یہاں یہ اصحابی کے معنی میں ہے۔ صحب

سمع سے ہے۔

(۶) لِیُهْنِئْکُم: یہ بالہمزہ وبغیر ہمزہ دونوں طرح مستعمل ہے یعنی تم کو مبارک ہو۔ هَنَاءَ (ن) هَنَاءً و هَنَاءً بمعنی کھانا کھلانا۔ واز ضرب بمعنی خوشگوار ہونا۔ هَنَاءَ سمع سے بمعنی سیر ہونا، خوش ہونا کرم سے هَنَاءَ ةً بمعنی بغیر مشقت وتکلیف حاصل ہو جانا۔

(۷) اَلضَّیْفُ: مہمان، اس کی جمع ضُیُوْف و اَضْیَاف و ضِیْفَانٌ آتی ہیں۔ مر تحقیقہ

(۸) اَلْوَارِدُ: یہ صیغۂ اسم فاعل یہ وُرُوْدٌ مصدر سے مشتق ہے بمعنی وارد ہونا، اترنا. ولمّا ورد ماء مدین. (الآیۃ)

(۹) اَلْمَغْنَمُ: بمعنی مال غنیمت اس کی جمع مَغَانِمُ ہے، از سمع یعنی وہ مال جو بلا مشقت قتل وقتال حاصل ہو یا یہ مصدر میمی ہے اور وہ مال لوٹ کا جو جہاد وغیرہ میں ملے، غنیمت کی جمع غَنَائِمُ ہے. وفی القران: اذا انطلقتم الی مغانم

(۱۰) اَلْبَارِدُ: یہ بُرُوْدَةٌ سے مشتق ہے نصر سے بَرْدًا، کرم سے بُرُوْدًا بمعنی ٹھنڈا ہونا۔ اور "المغنم البارد" سے مراد وہ مال ہے جو بلا مشقت ومحنت اور بغیر ہاتھ پیر ہلائے حاصل ہو گیا ہو۔ یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے اور یہ نصر سے متعدی ہے بَرْدًا بمعنی ٹھنڈا کرنا۔

☆......☆......☆

فَاِنْ یَّكُنْ أَفَلَ قَمَرُ الشِّعْرٰی، فَقَدْ طَلَعَ قَمَرُ الشِّعْرِ، اَوِ اسْتَسَرَّ بَدْرُ النَّثْرَةِ، فَقَدْ تَبَلَّجَ بَدْرُ النَّثْرِ. فَسَرَتْ حُمَيَّا الْمَسَرَّةِ فِيْهِمْ.

ترجمہ: پس اگر شعریٰ کا چاند غروب ہو گیا ہے (تو کوئی حرج نہیں) تحقیق کہ طلوع ہو گیا ہے، شعر کا چاند اور اگر نثرہ کا ماہ کامل چھپ گیا ہے (تو کوئی بات نہیں) کیونکہ ظاہر ہو گیا ہے اب نثر کامل (یعنی نثر کا چاند نکل آیا ہے) پس ظاہر ہو گئے دوستی کے اثار، ان کے چہروں پر۔

(۱) اَفَلَ: بمعنی غائب ہونا، غروب ہونا اَفَلَ (ن، ض، س) اَفْلاً و اُفُوْلاً بمعنی چمکتی ہوئی چیز کا غائب ہونا۔ صفت آفِلٌ ہے جمع اُفَلٌ، اُفُوْلٌ ہیں اور اَفِلَ (س) اَفَلاً بمعنی خوش ہونا اور دودھ کا ختم ہونا. وفی القران: فلما افل قال لا أحب الآفلین.

(۲) الشِّعْرٰی: ایک مشہور ستارہ ہے یا وہ ستارے جو چاند کے ساتھ ہوتے ہیں، یا وہ ستارہ جو 'جوزاء' میں موسم گرما کے وقت طلوع ہوتا ہے، یہاں "قَمَرُ الشِّعْرٰی" سے مراد ابوزید سروجی ہے۔ بسا اوقات جزاء کو حذف کر کے علت جزاء کو اس کے قائم مقام کر دیتے ہیں۔ وفی التنزیل: وانه هو ربُّ الشِّعْرٰی.

(۳) طَلَعَ: (ن) طُلُوْعاً، نکلنا، طلوع ہونا اور یہ فتح وسمع سے بھی لکھا ہے اور "فَقَدْ طَلَعَ" یہ علت ہے جزاء محذوف کی، ای لاباْس به.

(۴) اَلشِّعْرُ: منظوم کلام کو کہتے ہیں اس کی جمع اشعار ہے اور "قمرُ الشعر" سے مراد ابوزید سروجی ہے اور یہ "شَعْرٌ" (بال) سے ماخوذ ہے کیونکہ شعر میں بھی بال کی طرح باریک باتیں ہوتی ہیں۔

(۵) اِسْتَسَرَّ: یہ اِسْتِسْرَارٌ مصدر ہے از استفعال بمعنی چھپنا، یا زیادہ چھپ جانا اور یہ "ستر" سے ماخوذ ہے بمعنی پوشیدہ، اور اس میں "س، ت" مبالغہ کیلئے ہے یعنی بہت زیادہ چھپ جانا۔

(۶) اَلنَّثْرَةُ: بقول بعض یہ چاند کی منزلوں میں سے ایک منزل ہے۔"بدراورنثر" یہ دو پاس پاس ستارے ہیں، جو چاند کے برج اسد کی منزل میں ہوتے ہیں۔اور یہاں "بدر النثرة" سے مراد ہے وہ دوستارے ہیں جو چاند کے برج اسد میں ہوتے ہیں. النثرةُ: کوکبٌ فی السماء کانّه لطخُ سحابٍ حیال کوکبین تسمیه العرب نثرةالاسد ۔(اقرب الموارد)

(۷) تبلّج: اس کا مجرد بَلَجَ (ن) بُلُوجًا بمعنی روشن ہونا، ظاہر ہونا۔ جیسے بَلَجَ الصُّبْحُ اور سمع سے بَلَجًا انشراح ہونا ای بلج صدرُہ اور تفعل سے بمعنی بہت زیادہ ظاہر ہونا۔اور "بلج" اس شخص کو کہتے ہیں جس کی بھنویں کشادہ اور متفرق ہوں۔

(۸) اَلنَّثْرُ: وہ کلام جو منظوم نہ ہو باب نصر سے بکھیر دینا اور ضرب سے بمعنی متفرق کرنا یا نثر عبارت کو کلام میں لانا۔ جو خلاف نظم وشعر ہو. فی القران: واذالکواکبُ انتثرت. وفی الحدیث: من توضأفلینثر.

(۹) فَسَرَتْ: صیغہ ماضی ازضرب سیر کرنا، سفر کرنا، سَیْرٌ، مَسِیْرٌ، مَسِیْرَةٌ مصدر ہیں اور "سریٰ" کے معنی رات کے وقت چلنا، سرایت کے معنی اثر کرنا۔

(۱۰) حُمَیَّا: یہ "حُمَیَّاالْمسرّة" اضافت مشبه به الی المشبه ہے، یعنی ہر شئے کا اول۔اور "حُمَیَّا" کے معنی شراب یا شراب کی تیزی اور شدت غضب کے آتے ہیں اور باب سمع سے معنی ہے آگ کا تیز ہونا، گرم ہونا. کما فی القران: نارٌحامیةٌ. بقول صاحب الصحاح الجوہری کہ جو پانی شراب کے اندر ڈالا جائے اس سے جو تیزی پیدا ہو اس کو "حُمَیَّا" کہتے ہیں۔

☆......☆......☆

وَطَارَتِ السِّنَةُعَنْ مَآقِیْهِمْ،وَرَفَضُواالدَّعَةَالَّتِیْ کَانُوانَوَوْهَا، وَثَابُوْااِلٰی نَشْرِالْفُکَاهَةِبَعْدَمَاطَوَوْهَا.

ترجمہ:۔اور اُڑ گئی نیند ان کی آنکھوں سے اور ترک کر دیا انہوں نے اس آرام کو جس کی وہ نیت کر چکے تھے۔اور لوٹے وہ طرف پھیلانے علمی لطیفوں کے، بعد اس کے کہ ان کو لپیٹ چکے تھے۔(اور اس خوش طبعی و مذاق کی طرف لوٹے جس کو ان لوگوں نے بند کر دیا تھا)

(۱) طَارَتْ: یہ طَیْرٌ و طَیْرَانٌ مصدر سے۔ازضرب اُڑنا چڑیا کا۔اور طائر کی جمع طُیُوْرٌ واَطْیَارٌ ہیں اس کا مادہ (ط،ی،ر) ہے۔وفی القران: ولاطائریطیر بجناحیه.

(۲) اَلسِّنَةُ: بمعنی غنودگی، اُونگھ۔ای النُّعَاسُ من غیر نوم. وَسِنَ(س) وَسَنًاوسِنَةً بمعنی جاگنا، اُونگھنا یہ من الاضداد ہے، مادہ (و،س،ن) ہے معتل واوی ہے اور "سَنَةٌ" بمعنی سال بقول بعض یہ ناقص واوی ہے جمع سَنَوَاتٌ ہے وعند بعض سَنَةٌ صحیح ہے اس کی جمع سَنَهَاتٌ ہے اور نیند کے ابتدائی درجہ کو نعاس کہتے ہیں۔اسی حالت میں انسان سونے کی ضرورت محسوس کرتا ہے پھر "وسن" ہے جبکہ اونگھنے سے گرانی پیدا ہو جائے، پھر ترنیق ہے جبکہ نیند کا نشہ آنکھوں میں گھل مل جائے، پھر "کریٰ" اور "غمض" ہے جبکہ انسان جاگنے اور سونے کی درمیانی حالت میں ہو پھر "تغفیق" کہ اس طرح سونا کہ لوگوں کی باتیں سنائی دیں، پھر "اغفاء" ہے یعنی ہلکی نیند، پھر "تهویم"، پھر غرار، پھر تهجاع، تھوڑی نیند پھر رُقاد لمبی نیند، پھر هجود، پھر هجوع، هبوع یعنی گہری نیند سو جانا پھر تسبیخ، شدید قسم کی نیند۔(کذافی فقه اللغة)

(۳) مَآقِیْهِمْ: اصل میں "ماق" ہے یاء اس (ماقی) میں الحاقیہ ہے "مَاقٌ، مُؤْقٌ، مُوْقٌ، مَاقِ بمعنی گوشۂ چشم جو ناک کی طرف ہے

(یعنی آنکھ کا کویا) باب سمع سے بمعنی گوشۂ چشم سے دیکھنا۔

(۴) رَفَضُوْا: یہ "رَفْض، وَرَفَض" مصدر سے نصر وضرب سے بمعنی چھوڑنا و ترک کرنا، پھینکنا" ومنہ الرافضی" کیونکہ انہوں نے حضرت ابوبکرؓ و عمرؓ کی تعظیم چھوڑ دی اس کی جمع رَوَافِض، رَافِضُوْنَ، رَفَضَۃٌ و رُفّاضٌ ہیں۔

(۵) الدَّعَۃُ: (بفتح الدال) مصدر بمعنی چھوڑنا۔ اور دَعَۃً، وَدَاعَۃً، کرم سے مطمئن ہونا" وَدَعٌ "فتح سے چھوڑنا و امانت رکھنا اس فعل کا مصدر اور ماضی کا استعمال قلیل ہے۔

(۶) نَوَوْھَا: اس کا مصدر "نِیَّۃٌ" ہے معنی قصد کرنا، نیت کرنا، از ضرب کما یقالُ: نوی القوم منزلاً بکذا۔ جبکہ قوم کسی مکان کی طرف ارادہ کرے۔ مر تحقیقہ

(۷) ثَابُوْا: اس کا مصدر "ثَوْبٌ" ہے۔ ثَابَ (ن) ثَوْبًا، ثُوُبًا، رجوع ہونا، جمع ہونا۔ یہ اجوف واوی ہے اور جہاں بھی یہ مادہ ہوگا وہاں لوٹنے کے معنی ضرور ہونگے۔ وفی التنزیل: اذجعلنا البیت مثابۃً للناس وامنا.

(۸) نَشْرٌ: کھولنا، زندہ کرنا، پراگندہ کرنا، پھیلنے کے ہیں از باب نصر جو طیؔ کی ضد ہے اور اس سے "اِنْتِشَارٌ" لازمی مستعمل ہے. وفی القران: واذا الصحف نشرت.

(۹) الفُکَاھَۃُ: (بضم الفاء) بمعنی خوش طبعی، "فَکَاھَۃٌ" (بفتح الفاء) بمعنی جس کے ذریعہ منہ کا مزہ بدلا جائے۔ اگر مفاعلہ سے ہو تو اس کے معنی مذاق کرنے کے آتے ہیں اور یہاں اس کو ایسے علم سے تشبیہ دی ہے جس سے دل خوش ہو۔

(۱۰) طَوَوْھَا: اس کا مصدر طَیٌّ ہے بمعنی لپیٹنا از ضرب جو نَشْرٌ کی ضد ہے، کقولہ تعالیٰ: یوم نطوی السماء کطیّ السجل للکتب.

☆......☆......☆

وَاَبُوْزَیْدٍ مُکِبٌّ عَلٰی اَعْمَالِ یَدَیْہِ، حَتّٰی اِذَا اسْتَرْفَعَ مَالَدَیْہِ، قُلْتُ لَہٗ: اَطْرِفْنَا بِغَرِیْبَۃٍ مِنْ غَرَائِبِ اَسْمَارِکَ، اَوْعَجِیْبَۃٍ مِنْ عَجَائِبِ اَسْفَارِکَ.

ترجمہ:۔ اور ابوزید متوجہ ہونے والا تھا، اپنے دونوں ہاتھوں کے کاموں پر (دونوں ہاتھوں سے کھانے میں مصروف تھا) یہاں تک جب اس نے (ابوزید نے) کھانا اُٹھانے کی درخواست کی (جو چیز سامنے تھی) تو کہا میں نے بیان کیجئے اب اپنے نادر افسانوں اور عجائبات سفر میں سے۔

(۱) مُکِبٌّ: اس کا مصدر "اِکْبَابٌ" ہے بمعنی جھک جانا، والٹا ہونا، اوندھا ہو جانا اور متوجہ ہونا یا اندھا ہو جانا بھی آتا ہے، یہ باب افعال سے لازمی استعمال ہوتا ہے اور یہاں پر لازمی ہے یعنی اوندھا ہو جانا۔ اور مجرد نصر سے متعدی ہے بمعنی اوندھا کر دینا یا اوندھے منہ گرانا۔

(۲) اِعْمَال: (بکسر الھمزہ وفتحھا) اعمال افعال کا مصدر ہے بمعنی کام کا ارادہ کرنا، یا کام میں لانا۔ یا اَعمال یہ جمع ہے عمل کی بمعنی کام، مجرد سمع سے معنی ہے کام کرنا۔ مر تحقیقہ

(۳) یَدَیْہِ: یہ تثنیہ ہے "ید" کا بمعنی ہاتھ یہاں نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا۔ تحقیق گزر چکی ہے۔

(۴) اِسْتَرْفَعَ: یہ اِسْتِرْفَاعٌ مصدر سے از استفعال، اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے بمعنی اُٹھانے کی درخواست کرنا۔ رفعٌ سے ماخوذ ہے مجرد فتح سے مصدر رَفْعٌ ہے بمعنی اُٹھانا۔ کمافی القرآن: خَافضةٌ رافعةٌ.

(۵) اَطْرِفْنَا: یہ اِطْرَاف مصدر سے، از افعال بمعنی عمدہ ونئی بات کہنا، یا عجیب چیز بیان کرنا۔ یا نادر افسانہ اور یہ "طُرْفَةٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی وہ پھول جس سے کپڑا منقش کیا جاتا ہے، طَرَفَ (ض) طَرْفًا بمعنی عجیب غریب باتیں سنانا، بیان کرنا۔ طَرَّفَہٗ تفعیل سے کنارہ پر کرنا، اَطْرَفَ افعال سے انوکھی بات کہنا، تَطَرَّفَ تفعل سے بمعنی حد سے زیادہ پڑھنا، انتہا پسندی، طَرَفٌ، کنارہ، آنکھ جمع اَطْرَاف. طَرَفٌ فریق پارٹی، عضو. طُرْفَةٌ، بمعنی چٹکلا، جمع طُرَفٌ اور طَرِیْفَۃٌ تحفہ، ہدیہ، انوکھی بات جمع طَرَائِفُ آتی ہے۔

(۶) بغریبۃٍ: اس کی جمع غَرَائِبُ یہ مؤنث ہے غَرِیْب کا، کرم سے غَرَابَۃٌ مصدر بمعنی غریب ہونا، مخفی ہونا، پوشیدہ ہونا اور غیر مانوس ہونا۔ یہاں اس کی صفت محذوف ہے ای بواقعۃٍ غریبۃٍ.

(۷) اَسْمَار: یہ جمع ہے سَمَرَ کی بمعنی رات کو قصہ کہانی سنانا۔ پہیلی، افسانہ شب باب نصر سے ہے۔

(۸) عَجِیْبَۃٌ: یہ مؤنث ہے عجیب کا، اس کی جمع عجائب ہے باب سمع سے عَجِیْبَہ وہ چیز ہے جس پر تعجب کیا جائے۔ مر تحقیقہ

(۹) اَسْفَارِکَ: یہ جمع ہے سفر کی، جو حضر کی ضد ہے، بمعنی مسافت کو طے کرنا، سفر کرنا۔

☆......☆......☆

فَقَالَ: لَقَدْ بَلَوْتُ مِنَ الْعَجَائِبِ مَالَمْ یَرَهُ الرَّاؤُوْنَ، وَلَارَوَاهُ الرَّاوُوْنَ، وَاِنَّ مِنْ اَعْجَبِهَا مَاعَایَنْتُهُ اللَّیْلَۃَ قُبَیْلَ اِنْتِیَابِکُمْ، وَمَصِیْرِیْ اِلٰی بَابِکُمْ؛ فَاسْتَخْبَرْنَاهُ عَنْ طُرْفَۃِ مَرْاٰهُ.

ترجمہ:۔ پس کہا ابوزید نے بے شک کہ آزمایا میں نے ایسے عجائبات میں سے جو نہ کسی دیکھنے والے نے دیکھے ہوں گے اور نہ کسی بیان کرنے والے نے بیان کئے ہوں گے اور ان عجائبات میں سے عجیب ترین وہ واقعہ ہے جس کو دیکھا میں نے آج رات تمہارے پاس آنے سے کچھ پہلے، (تمہارے پاس آنے سے قبل اور میرے رجوع کرنے تمہارے دروازے کی طرف) پس دریافت کیا ہم نے نادر واقعہ کے دیکھنے کے متعلق۔

(۱) بَلَوْتُ: یہ بَلْوٌ و بَلَاءٌ مصدر سے بمعنی آزمانا، نصر سے یہ اجوف واوی ہے اور "لقد" میں لام قسم کیلئے ہے اور "بَلَاءٌ" کے اصلی معنی ہیں مصیبت، کیونکہ مصیبت سے ہی آزمائش ہوتی ہے، لہٰذا ابلاءَ بمعنی آزمائش کرنے کے استعمال کرتے ہیں۔

(۲) اَلْعَجَائِبُ: یہ عَجِیْبَۃٌ کی جمع ہے بمعنی وہ چیز جس پر تعجب کیا جائے، سمع سے اور "مِنَ الْعَجَائِبِ" میں "مِنْ" تبعضیہ ہے ہے اور "منہ اعجب" یعنی سب سے زیادہ تعجب خیز۔

(۳) لَمْ یَرَهُ: یہ "رُؤْیَۃً، رَاْیًا، رَائَۃً، رَیْئَانًا مصدر سے از فتح بمعنی بصارت یا بصیرت سے دیکھنا۔ ومنہ الراون ای المبصرون والناظرون. اور "الراؤن" دو طرح مستعمل ہے اول "راؤن" لفیف ہے جس کا مصدر "روایۃ" ہے اور دوسرا مہموز العین و

ناقص یائی ہے جس کا مصدر "رُؤیۃٌ" ہے۔

(۴) رُوَاۃٌ: یہ رِوَایۃٌ مصدر سے ہے بمعنی روایت کرنا، نقل کرنا، بیان کرنا۔ اور "رُوَاہ" کا مطلب ہے ای المبصرون و الناظرون.

(۵) عَایَنْتُہٗ: اس کا مصدر "مُعَایَنَۃٌ" ہے از مفاعلہ بمعنی آنکھ سے مشاہدہ کرنا، یُقَالُ: عَایَنَہٗ عِیَاناً و مُعَایَنَۃً یعنی اذا رأہ بعینہ.

(۶) اِنْتِیَابِکُمْ: یہ افتعال سے اِنْتِیَابٌ مصدر ہے بمعنی نوبت بنوبت آنا، یا باری باری آنا، از نصر بمعنی سامنے آنا، پہنچنا۔ نَابَ (ن) نَوْبًا ونَوْبَۃً، قال الراغب: النَوْبُ رجوعُ الشیء مرّۃً بعد اُخریٰ. الانابۃُ الی اللہ الرجوع الیہ بالتوبۃ و الاخلاص. وفی الحدیث الجمعۃ: کان الناس ینتابون الجمعۃ من منازلھم ومن العوالی.

(۷) مَصِیْرِیْ: صَیْرًا، مَصِیْرًا، وَصَیْرُوْرَۃً مصدر ہیں، خلاف قیاس ہے، مگر نادر ہے اور قیاس کے موافق معاش کے وزن پر مَصَارٌ ہونا چاہئے، ضرب سے بمعنی لوٹنا، پھرنا، اگر اسکے بعد صلہ "اِلیٰ" ہو تو فعل تامہ ہوتا ہے۔ کمافی التنزیل: والی اللہ المصیر.

(۸) اِسْتَخْبَرْنَا: یہ اِسْتِخْبَارٌ مصدر سے بمعنی خبر طلب کرنا، از استفعال اور فتح و کرم سے خُبْرًا و خُبْرَۃً و مَخْبَرَۃً بمعنی تجربہ سے معلوم کرنا اور حقیقت کو جان لینا۔ اور نصر سے جاننا۔ ومنہ الخبیر.

(۹) طُرْفَۃٌ: (بضم الطاء) بمعنی عجیب وغریب باتیں۔ انوکھی کہانی۔ اس کی جمع طُرَفٌ و طُرُفَاتٌ آتی ہیں، مر تحقیقہ۔

(۱۰) مَرْاٰہُ: بمعنی دیکھنا، یہ مصدر میمی ہے یا اسم ظرف مکان ہے، مصدر "رُؤیۃ" ہے از فتح دیکھنا، مر تحقیقہ۔

☆......☆......☆

فِیْ مَسْرَحِ مَسْرَاہُ، فَقَالَ:

اِنَّ مَرَامِی الْغُرْبَۃِ، لَفَظَتْنِیْ اِلٰی ھٰذِہِ التُّرْبَۃِ، وَاَنَاذُوْمَجَاعَۃٍ وَّبُؤْسٰی، وَجِرَابٍ کَفُؤَادِ اُمِّ مُوْسٰی.

ترجمہ:۔ رات ہی رات چلنے میں (یعنی رات ہی رات چلنے میں کیا نادر واقعہ پیش آیا؟) پس اس نے (ابوزید نے) کہا تحقیق کہ مسافرت کے تیروں (گردش سفر) نے پھینکا مجھے اس سرزمین کی طرف، اس حال میں کہ میں زیادہ بھوک والا اور حاجتمند تھا، اور ایسا توشہ دان والا تھا، جو موسیٰ کی والدہ کے دل کی طرح تھا (خالی، بے قرار) توشہ وغیرہ سے۔

(۱) مَسْرَحٌ: یہ اسم ظرف ہے بمعنی چراگاہ، اس کی جمع مَسَارِحُ ہے اور یہ "سَرْحٌ" سے مشتق ہے بمعنی چرنے کیلئے جانور کو چھوڑ دینا، سَرَحَ (ف، س) سَرْحًا سُرُوْحًا بمعنی چرنا، چراگاہ میں چرنے کیلئے چھوڑ دینا۔

(۲) مَسْرَاہُ: یہ مصدر میمی ہے بمعنی رات کو چلنا، سفر کرنا، اور یہ "مَسِیْرٌ" سے ماخوذ ہے سَارَ یَسِیْرُ (ض) سَیْرًا. سیر کرنا، سفر کرنا۔

(۳) مَرَامِیْ: یہ جمع ہے مَرْمیٰ کی بمعنی تیر کا ہدف، تیر کا نشانہ، یا تیر پھینکنے کی جگہ، ٹارگٹ۔ اور یہ "رَمْیٌ" سے مشتق ہے، یا یہ "مِرْمَاۃٌ" سے مشتق ہے بمعنی تیر پھینکنے کا آلہ، کمان یا منجنیق۔

(۴) اَلْغُرْبَۃُ: یہ مصدر ہے، غریب، مسافر، اجنبی، وطن سے دور ہونا، پردیسی، نامانوس، غیر ملکی عجیب غریب، نادر۔ اس کی جمع غرائب اور غَارِبٌ بمعنی کندھا جمع غَوَارِبُ. غَرُبَ (ك) غَرَابَۃً بمعنی نامانوس ہونا، نصر سے غُرُوْبًا غروب ہونا، چھپنا اور غَرَّبَ تفعیل سے

جلاوطن کرنا، یا مغرب کی طرف جانا۔ اَغْرَبَ افعال سے مبالغہ کرنا، اور اِغتِرَاب افتعال سے پردیسی ہونا، بے وطن ہونا۔

(۵) لَفَظَتْنِیْ: یہ لَفظٌ سے مشتق ہے بمعنی پھینکنا، یا ڈالنا۔ ازضرب وسمع۔ مرتحقیقہ

(۶) التُرْبَۃُ: (بضم التاء) بمعنی مٹی اس کی جمع اَتْرَابٌ، اَتْرِبَۃٌ، تِرْبَانٌ ہیں باب سمع سے غبار آلود ہونا، مٹی کا زیادہ ہونا، فقیر محتاج ہونا، ذلیل ہونا۔ اور "تُرْبَۃٌ" کے معنی مٹی اور قبرستان کے بھی آتے ہیں اس کی جمع تُرَبٌ آتی ہے۔ یلیتنی کنت ترابا. الآیۃ.

(۷) مَجَاعَۃٌ: یہ جُوْعٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بھوک اور سمع سے بھوکا ہونا، ذُوْمَجَاعَۃٍ ای شِدَّۃُ جُوْعٍ، اس کی جمع مَجَادِعُ ہے یا یہ مَجَاعَۃٌ مصدر میمی ہے اور اجوف واوی ہے۔

(۸) بُؤْسٰی: بمعنی بہت زیادہ محتاج ہونا یا سخت ہونا یا غریب ہونا جو نعمت کی ضد ہے از سمع بُؤْسٰی جو نُعْمٰی کی ضد ہے۔

(۹) جِرَابٌ: بمعنی توشہ دان، یا چمڑے کا برتن اس کی جمع اَجْرِبَۃٌ، جُرُبٌ و جُرْبٌ آتی ہیں۔

(۱۰) کَفُؤَادِ: دل اس کی جمع اَفْئِدَۃٌ ہے بسا اوقات فُؤَادٌ کا اطلاق عقل پر بھی ہوتا ہے۔ کمافی التنزیل: فاجعل افئدۃً من الناس تھوی. اور "کَفُؤَادِ" میں کاف اسمیہ ہے اور فُؤَادٌ کے معنی بقول بعض قلب ہے بقول بعض وسط قلب یا بمعنی غشاء القلب ہے جو اشارہ ہے "کفؤادامّ موسیٰ فارغًا" کی طرف اور "جِرَابٌ کفوادِ اُمِّ مُوْسٰی" کا مطلب یہ ہے کہ میرا توشہ دان ایسا خالی تھا جیسے حضرت موسیٰؑ کی والدہ کا قلب، صبر سے خالی تھا، اور یہ اشارہ ہے ارشاد خداوندی کی طرف: و اصبح فوادام موسیٰ فارغًا.

(۱۱) اُمّ موسیٰ: اُمٌّ، ماں یا کسی چیز کی اصل اس کی جمع اُمَّھَاتٌ و اُمَّاتٌ ہیں بقول بعض اُمَّھَاتٌ کا استعمال انسان کیلئے ہے اور اُمَّاتٌ کا استعمال جانوروں کیلئے۔ اور "موسیٰ" یہ حضرت موسیٰؑ کا نام یا علَم ہے اس کے معنی چھری یا اُسترے کے بھی آتے ہیں اس کی جمع مَوَاسٍ و مُوْسِیَاتٍ ہیں۔

☆......☆......☆

فَنَهَضْتُ حِيْنَ سَجَا الدُّجٰی، عَلٰی مَابِیْ مِنَ الْوَجٰی، لِاَرْتَادَ مُضِيْفًا، أَوْ اَقْتَادَ رَغِيْفًا، فَسَاقَنِیْ حَادِی السَّغَبِ، وَالْقَضَاءُ الْمُكَنّٰی أَبَا الْعَجَبِ.

ترجمہ:۔ پس اٹھا میں اس وقت جبکہ خوب اندھیرا ہوگیا (رات خوب تاریک ہوگئی) ساتھ اس چیز کے جو میرے ساتھ تھی (یعنی اپنے فرسودگی پاؤں کے ساتھ) تاکہ میں تلاش کروں کسی میزبان کو یا کہیں سے حاصل کروں روٹی کو پس لے گیا مجھ کو بھوک کا حدی خواں، اور وہ تقدیر جس کی کنیت ابوالعجب رکھی گئی ہے۔

(۱) فَنَهَضْتُ: اس کا مصدر "نُهُوْضٌ" ہے باب فتح بمعنی کھڑا ہونا، اُٹھنا۔ اور اسکے مصدر نَهْضًا، و نُهُوْضًا ہیں۔ مرتحقیقہ

(۲) سَجَا: یہ ناقص یائی اور واوی دونوں مستعمل ہے باب نصر سے واوی ہے۔ سَجَا (ن) سَجْوًا و سُجُوًّا بمعنی رات کا اندھیرا زیادہ ہونا، اور آواز کا بند ہونا، اسلئے کہ سَجَا، سَكَنَ کے معنی میں ہوا کقولہ تعالیٰ: واللیل اذا سجی.

(۳) الدُّجٰی: بمعنی اندھیری، تاریکی رات یا تاریک شب یہ "دُجۃٌ" یا "دُجِيَۃٌ" کی جمع ہے دَجٰی (ن) دَجْوًا و دُجُوًّا ای سوادُاللیل

مع غیم وان لاتری نجماولاقمرًا. کمایقال: دجی اللیل یعنی رات اندھیری ہوگئی۔

(۴)اَلْوَجٰی: ننگے پاؤں ہونایاپاؤں کا گھسنا از سمع وَجِیَ یقالُ: وجی الماشی توجی.

(۵)لِاَرْتَادٌ: یہ اِرْتِیَادٌ مصدر سے از افتعال بمعنی طلب کرنا، وتلاش کرنا۔ مجرد نصر سے رَادَ یَرُوْدُ(ن) رَوْدًا. وجاء فی الحدیث: اِذَااَرَادَاحدکم ان یبول فلیرتدلبوله الخ.

(۶)مُضِیفًا: یہ صیغہ اسم فاعل از افعال بمعنی ضیافت کرنا، میزبانی کرنا، یہ "ضِیَافَۃٌ" سے مشتق ہے۔

(۷)اِقْتِیَادٌ: او "اِقْتَاد" از افتعال بمعنی کھینچنا، یہاں مراد حاصل کرنا۔ کمایقالُ: اقتاد الدابۃُفاقتادت. یعنی اس نے جانور کو کھینچا پس وہ کھنچ گیا۔ یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے مجرد اسی معنی میں نصر سے ہے مصدر "قَوْدًایاقِیَادَۃً" ہیں بمعنی قائد ہونا، یا سردار ہونا، اور نصر سے قوَدًا بمعنی قصاص لینا، اور سمع سے قَوَدًا بمعنی گردن وپیٹھ کا لمبا ہونا۔

(۸)رَغِیْفًا: چپاتی، پتلی روٹی، نان روٹی، گندھے ہوئے آٹے کا پیڑا، اس کی جمع اَرْغِفَۃٌ ورُغُفٌ ورُغْفَانٌ آتی ہیں، رَغَفَ (ف) رَغْفًا بمعنی روٹی پکانا۔ اور خَبْزٌ (بفتح الخاء) مصدر فتح معنی روٹی پکانا، اور (بضم الخاء) خُبْزٌ بمعنی موٹی یا پتلی روٹی، اور خِبْزٌ (بکسر الخاء) سوکھی روٹی کو کہتے ہیں۔

(۹)فَسَاقَنِیْ: سَاقَ(ن) سَوْقًا، سِیَاقًا، سِیَاقَۃً، مَسَاقًا، اِسْتَاقًا، واِسْتِیَاقًا مصدر ہیں بمعنی ہانکنا یا جانوروں کو پیچھے سے ہانکنا۔ از نصر بمعنی پیچھے سے چلانا۔

(۱۰)حَادِیْ: یہ "حُدُوٌّ" سے مشتق ہے بمعنی حُدی پڑھنے والا، اسم فاعل ہے۔ حَدَایَحْدُوْ(ن) حَدْوًا، حَدَاءً، وحُدَاءً بمعنی حدی پڑھنا، گا گا کر اونٹ کو ہانکنا۔ اصل میں دستور یہ ہے کہ اونٹ چلانے والا کچھ اشعار وغیرہ پڑھتا ہے، اسے (حدی خواں) ساربان کہتے ہیں. وقال الجوهری الحدو سوق الابل والغناء لها یعنی عربوں کا دستور تھا کہ اونٹ چلانے والا کچھ اشعار وغیرہ پڑھتے تھے، اس کو حدی کہتے ہیں۔

(۱۱)اَلسَّغَبُ: یہ اسم مصدر ومصدر دونوں طرح مستعمل ہے (سخت بھوک، شدۃ الجوع) اس کا مؤنث سَبْغٰی ہے جمع سِغَابٌ آتی ہے اور "حَادِیَ السغب" میں مشبہ بہ کی اضافت مشبہ کی طرف ہے۔ سَغَبَ(ن،س) سَغْبًا، سُغُوْبًا، سَغَبًا، سَغَابَۃً، مَسْغَبَۃً بمعنی بھوکا ہونا۔ قال اللہ تعالٰی: فی یوم ذی مسغبۃٍ (سخت بھوک)

(۱۲)اَلْقَضَاءُ: حکم خداوندی، جب مطلق بولا جائے تو تقدیر یا حکم خداوندی مراد ہوتی ہے اس کی جمع "اَقْضِیَۃٌ" ہے۔ از ضرب

(۱۳)اَلْمُکَنّٰی: کَنّٰی یکنّی تکنیۃً تفعیل سے بمعنی کنیت رکھنا، اور مجرد ضرب سے کَنٰی کِنَایَۃً بمعنی کنایہ کرنا، اشارہ کرنا۔

(۱۴)اَبَاالْعَجَبِ: یعنی تعجب کا باپ، یہاں اس سے مراد "تقدیر خداوندی" ہے. کماشرح الشراحون.

☆......☆......☆

اِلٰی اَنْ وَقَفْتُ عَلٰی بَابِ دَارٍ، فَقُلْتُ عَلٰی بِدَارٍ: شعر

(۷) حُیِّیْتُمْ یَااَھْلَ ھٰذَاالْمَنْزِلِ وَعِشْتُمْ فِیْ خَفْضِ عَیْشٍ خَضِلِ

(۸) مَاعِنْدَكُمْ لِابْنِ سَبِيْلٍ مُرْمِلٍ. نِضْوِسُرًى خَابِطِ لَيْلٍ أَلْيَلِ

ترجمہ:۔ یہاں تک ٹھہر گیا میں ایک گھر کے دروازہ پر، پس میں نے فی البدیہہ یہ اشعار کہے:

(۷) حیاک اللہ کہے جاؤ! تم (زندہ رہو تم اے گھر والو!) اور زندگی گزارو تم عیش وعشرت میں (تم فراخی اور تروتازگی میں زندگی گزارو)۔ (۸) کیا تمہارے پاس کچھ ہے؟ ایسے مسافر کیلئے جو محتاج محض ہے (جس کا توشہ بالکل خالی ہو گیا ہے۔ جو دبلا ہو گیا ہے رات کو زیادہ سفر کرنے کی وجہ سے اور رات کی تاریکی میں ہاتھ پیر مارنے والا ہے)۔

(۱) وَقَفْتُ: صیغۂ واحد متکلم ماضی وَقَفَ (ض) وَقْفًا وُقُوفًا کھڑا ہونا، ٹھہرنا، یہ لازم متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ مر تحقیقہ

(۲) دَارٌ: مکان، گھر، اس کی جمع دِيَارٌ، دُوْرٌ، اَدْوُرٌ، باب نصر سے دَوْرًا چکر لگانا، گھومنا، اور یہاں "علی بدار" حال ہے۔

(۳) بِدَار: (بکسر الباء) بمعنی جلدی کرنا، یہ اسم فعل بھی ہے بمعنی امر یعنی جلدی کر، یا بَادَرَ مُبَادَرَةً مفاعلہ سے بمعنی اسرع الیہ اور مجرد نصر سے ہے۔

(۴) حُيِّيتُم: اس کا مصدر تَحِيَّةٌ ہے از تفعیل بمعنی سلام کرنا، یا "سلامٌ علیکم" کہنا یا "حیاکم اللہ" کہنا (اللہ تمہیں زندہ رکھے) کمافی القرآن: واذاحییتم بتحیۃٍ الخ.

(۵) اَلْمَنْزِلُ: اترنے کی جگہ چاہے وہ تعمیر ہو یا نہ ہو صیغۂ اسم ظرف مکان ہے اس کی جمع منازل ہے باب ضرب سے اترنا۔

(۶) عِشْتُم: اس کے مصادر عَيْشٌ، وعَيْشَةٌ ہیں بمعنی زندہ رہنا، اور مَعَاشًا ومَعِيْشَةً (ض) بمعنی صاحب حیات ہونا، زندہ رہنا۔

(۷) خَفْضٌ: اس کے اصلی معنی ہے نرمی وفراخی حالی کے ہیں، اور اب اس کے معنی سہولت وعیش کے ہو گئے اور ضرب سے نرم ہونا اور کرم سے فراخی زندگی یا آرام سے رہنا "خَفْضُ الْعَيْشِ" سے مراد فراخی زندگی، عمدہ زندگی یا مبارک زندگی کے ہیں۔ اور "خفض الکلمۃ" ای کسر آخرھا.

(۸) خَضِلٌ: (بکسر الضاد) بمعنی تروتازہ، پاکیزہ ہونا۔ از سمع خَضَلًا بمعنی تر ہونا، بھیگا ہوا ہونا، جو نہ زیادہ نہ کم ہو۔

(۹) عِنْدَ: دو ہیں ایک "عِنْدَ" مکانیہ ہے، دوسرا اعتقادیہ ہے، اور یہاں "مکانیہ" مراد ہے۔

(۱۰) اِبْنُ سَبِيْلٍ: مسافر اور زیادہ سفر کرنے والا اور محض "سبیل" کے معنی راستہ کے یا واضح راستہ کے ہیں اس کی جمع سُبُلٌ وسُبْلٌ واسْبُلٌ واُسْبِلَةٌ وسُبُوْلٌ ہیں، اور ابن کے معنی ملازم کے یا مسافر پردیسی کے بھی ہیں. فی التنزیل: والغارمین فی سبیل اللہ.

(۱۱) مُرْمِلٍ: اس کا مصدر اِرْمَالٌ ہے از افعال یعنی وہ شخص جس کا توشہ ختم ہو گیا. یقالُ: ارمل القومُ یعنی ان کا توشہ ختم ہو گیا، یا قوم فقیر یا محتاج ہو گئی، رَمَلَ (ن) رَمْلًا بمعنی رمل یعنی ریت ملانا. كَمَا يُقَالُ: رَمَلَ الطعامَ یعنی کھانے میں ریت ملائی۔

(۱۲) نِضْوٌ: بمعنی وہ لاغر حیوان جو رات کے وقت چلنے سے بہت دُبلا ہو جائے، اس کی جمع اَنْضَاءٌ اور نِضَا (ن) نَضْوًا بمعنی قطع کرنا۔

(۱۳) سُرًى: یہ بروزن "هُدًى" مصدر ہے بمعنی رات کا سفر، اور عرب کا قول ہے عند الصباح یحمد القوم السُّرى ۔ یہ مثال ایسے وقت بولتے ہیں کہ تکلیف برداشت کرنے میں آرام کی امید ہو اور "ابن السُّرى" یعنی رات کا مسافر۔

(۱۴)خَابِطٌ: صیغہ اسم فاعل معنی ہاتھ پیر مارنے والا۔ اور پتے جھاڑنے والا، اور "خَابِطُ لَيْلٍ" سے مراد هُوَ الَّذِیْ يَسِيْرُ فِي اللَّيْلِ عَلٰى غَيْرِ هُدىً، یعنی چلنے کا ایک طریقہ۔

(۱۵)أَلْيَلُ: یہ صیغہ اسم تفضیل ہے اور لَيْلٌ سے مشتق ہے اور لَيْلٌ وَأَلْيَلٌ سے مراد سخت سیاہ رات (لگاتار رات کو سفر کرنا۔ اور أَلْيَلُ بمعنی سخت کالی لمبی رات جیسے: لَيْلٌ لَائِلٌ، لیلٌ أَلْيَلُ. یہ تاکید کیلئے استعمال کیا جاتا ہے جیسے عَرَبٌ الْعَرْبَاءِ یعنی خالص عرب۔

☆......☆......☆

(۹) جَوَى الْحَشٰى عَلَى الطَّوٰى مُشْتَمِلٍ مَـاذَاقَ مُـذْيَـوْمَيْـنِ طَعْمَ مَأْكَلٍ

(۱۰) وَلَالَــهُ فِـيْ أَرْضِـكُمْ مِـنْ مَـوْئِـلٍ وَقَـدْدَجَـاجُنْحُ الظَّلَامِ الْمُسْبِلِ

ترجمہ:۔(۹) جل رہا ہے اس کا باطن اور شامل ہونے والا ہے بھوک پر کہ نہیں چکھا ہے اس نے دو دن سے کسی کھانے کی چیز کو۔

(۱۰) اور نہیں ہے اس کیلئے تمہاری زمین میں کوئی ٹھکانہ، اور اس حال میں کہ تحقیق کہ سیاہ ہو گیا تاریکی کا ٹکڑا، لٹکانے والی رات کا۔

(۱) جَوِیٰ (بکسر الواو) یہ صفت ہے اس کے معنی ہیں درد والا، یہ جَوىً سے ماخوذ ہے جو مصدر ہے بمعنی بہت زیادہ غمگین رہنا یا عشق میں فراق کی وجہ سے رنجیدہ رہنا۔ باب سمع سے الجوی وهو شدة الوجد من الحزن.

(۲) اَلْحَشٰى: حَشَاءٌ بمعنی انتڑیاں، جوف، اندرونی حصہ اس کی جمع أَحْشَاءٌ ہے۔ یا حَشٰى سے مراد دو چیز کے درمیان زائد چیز اس کی جمع أَحْشَاءٌ ہے اور حَشَا (ن،س) حَشْوًا بمعنی بھرنا، اور سمع سے بمعنی لپیٹنا، اس سے مجازاً بھوک مراد ہے۔

(۳) الطَّوٰى: بھوک (سمع) سے مر تحقیقہ اور یہاں "عَلَى الطَّوٰى" یہ مشتمل سے متعلق ہے اگر "على الطوىٰ" میں "على" بمعنی مع کے ہو تو یہ مشتمل سے حال ہے۔

(۴) مُشْتَمِلٌ: یہ صیغہ اسم فاعل ہے مصدر اِشْتِمَالٌ ہے، از افتعال مجرد شَمَلَ (ن،س) سے بمعنی شملہ سے ڈھانپ لینا۔ یقالُ: اشتمل فی الحاجة، جبکہ وہ آمادہ ہو یا ارادہ کرے۔

(۵) مَاذَاقَ: یہ اجوف واوی ہے، ذَاقَ (ن) ذَوْقًا، ذُوَاقًا، مَذَاقًا بمعنی چکھنا۔ کما فی القرآن: فذاقت وبال امرها الخ.

(٦) طَعْمٌ: (بفتح الطاء) بمعنی لذت، مزہ اس کی جمع طُعُوْمٌ ہے اور سمع سے طَعْمًا بمعنی مزہ چکھنا۔ مر تحقیقہ

(٧) مُذْ اور مِنْ میں فرق یہ ہے کہ مُذْ ابتداء زمان کیلئے ہے، اور "مِنْ" ابتداء مکان کیلئے ہے۔

(٨) مَأْكَلٌ: بمعنی ماکول (مفعول) کے ہیں بمعنی خوراک اور اس کی جمع ماکل ہے، از نصر۔

(٩) مَوْئِلٌ: یہ اسم ظرف ہے اس کی جمع مَوَائِلُ آتی ہے، وَئَلَ (ض) وَئْلًا بمعنی ٹھکانہ لینا، اور "مَوْئِلٌ" جائے پناہ، ٹھکانہ۔ اگر اس کا صلہ "مِنْ" ہو تو بمعنی طلب کرنا، اور اگر صلہ "إِلٰى" ہو تو بمعنی جگہ پکڑنا۔

(١٠) دَجَا: (ن) دَجْوًا بمعنی تاریک رات ہونا، جیسے: دَجَى اللَّيْلُ رات تاریک ہو گئی۔

(١١) جُنْحٌ: (بضم الجیم) بمعنی پارۂ شب، رات کا حصہ اور جِنْحٌ (بکسر الجیم) بمعنی جانب، طرف، کنارہ، حصہ، اور جَنَاحٌ، بازو

عمارت کا حصہ اس کی جمع اَجْنِحَۃٌ ہے اور جُنَاحٌ بمعنی جرم، گناہ جَنَحَ (ن، ف، ض) جَنْحًا، جُنُوحًا ہیں اور اگر اس کا صلہ "إلی" ہو تو بمعنی مائل ہونا، اگر بغیر صلہ ہو تو بمعنی گنہگار رہونا۔

(۱۲) اَلظَّلَامُ: و ظَلْمَاءُ (بفتح الظاء) بمعنی ظلمت واوّل لیل، نور کا جاتا رہنا۔ باب سمع سے بمعنی تاریک ہونا، اندھیرا ہونا۔

(۱۳) اَلْمُسْبِلُ: اس کا مصدر اِسْبَالٌ ہے، از افعال بمعنی لٹکانے والا اور تفعیل سے سَبَّلَ الْمَالَ یعنی مال کو راہ خدا میں خیرات کرنا، سَبَّلَ الشَّیْءَ عام ومباح کرنا۔

(۱۱) وَهُوَمِنَ الْحَيْرَةِفِيْ تَمَلْمُلِ فَهَلْ بِهٰذَاالرَّبْعِ عَذْبُ الْمُنْهَلِ

(۱۲) يَقُوْلُ لِيْ أَلْقِ عَصَاكَ وَادْخُلِ وَابْشِرْبِبِشْرٍوَقِرًى مُعَجَّلِ!

ترجمہ:۔(۱۱) اور وہ شدت بے قراری میں ہے بوجہ شدت غم کے، پس کیا اس گھر میں کوئی شیریں چشمہ (مردسخی) ہے؟ (۱۲) وہ کہہ رہا تھا مجھ سے کہ ڈال دو تم اپنی چھڑی کو (ٹھہر جاؤ) اور داخل ہو جاؤ (مکان میں) اور خوش ہو جاؤ تو ساتھ خندہ پیشانی اور فوری مہمان نوازی کے ساتھ۔

(۱) اَلْحَيْرَةُ: مصدر سمع سے بمعنی حیرت یا متحیر ہونا۔

(۲) تَمَلْمُلُ: یہ باب تفعلل کا مصدر ہے بمعنی اضطراب و بے قراری ہے یہ "مَلَّۃٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی چنگاری یا یہ مَلَالٌ سے نکلا ہے بمعنی اضطراب و گھبراہٹ۔ یا مَلٌّ سے ہے بمعنی اُلٹ پُلٹ کرنا، یا مَلَالٌ سے بمعنی رنج و غم کی وجہ سے بستر پر کروٹیں بدلنا، تکلیف کی وجہ سے کسی پہلو قرار نہ پکڑنا. مَلَّ (ف) مَلَالًا بمعنی اُکتانا، بے چین ہونا۔

(۳) اَلرَّبْعُ: (بفتح الراء) گھر یا گھر کے اردگرد، اترنے کی جگہ یا وہ گھر جس کو موسم ربیع (بہار) کیلئے بناتے ہیں (بکسر الراء) ای حبس الابل عن الماء ثلاثۃ ایام وورودها فی الرابع، حمی الربع هی التی تنوب کل یوم ۔ اور اس کی جمع اَرْبَاعٌ، رِبَاعٌ، رُبُوْعٌ، اَرْبُعٌ. از فتح اور مَرْبَعٌ کی جمع مَرَابِعُ ہے۔

(٤) عَذْبٌ: شیریں، میٹھا پانی، خوشگوار کھانا اور "عُذُوبَۃٌ" شیرینی، عذاب، سزا، تکلیف اور عَذَّبَ تفعیل سے بمعنی میٹھا کرنا، عذاب دینا، تکلیف پہنچانا۔ اور تفعل سے سزا پانا، تکلیف میں مبتلا ہونا۔

(۵) اَلْمَنْهَلُ: صیغہ اسم ظرف بمعنی گھاٹ، سیرابی کی جگہ، چشمہ، راستہ پر پانی پینے کی جگہ اس کی جمع مَنَاهِلُ سمع سے پہلی مرتبہ پینا، اور "عذب المنهل" میں صفت کی موصوف کی طرف اضافت ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ اضداد میں سے ہے یعنی پیاسا ہونا اور سیراب ہونا، لیکن حقیقت یہ ہے کہ "الشرب اوّل مرۃ" ہے۔

(٦) اَلْقِ: یہ إِلْقَاءٌ مصدر سے از افعال بمعنی ڈال دینا، یا ڈالنا، مجرد سمع سے ملاقات کرنا۔ اور "اَلْقِ عَصَاكَ" سے مراد کنایہ ہے مہمان بننے سے کیونکہ جب انسان اپنی منزل ومقصود پر پہنچتا ہے تو اپنے سامان اور لاٹھی وغیرہ سب رکھ دیتا ہے۔

(۷) عَصَا: بمعنی لاٹھی، ڈنڈا۔ اس کی جمع عُصِیٌّ، عِصِیٌّ، اَعْصَاءٌ، اَعْصٍ ہیں، عَصَا (ن) عَصْوًا بمعنی ڈنڈے سے مارنا. کما

یقالُ: عَصَا الرجُلَ: ڈنڈے سے مارا۔ اور یہاں "اَلْقِ عَصَاكَ" سے مراد یہ ہے کہ ٹھہر جائیے، اقامت کیجئے۔

(۸) اَبْشِرْ: صیغہ امر از افعال (ف،ب،ض) بمعنی خوش ہو جانا، خندہ پیشانی ہونا۔

(۹) بِشْرِ: (بکسر الباء) چہرہ، خندا پیشانی، کشادہ روئی، چہرے کی رونق۔

(۱۰) قِرىً: (بکسر القاف) بمعنی مہمانی کا کھانا، مہمان نوازی۔ اور وہ پانی جو حوض میں جمع کیا جائے۔ اور (بضم القاف) قُرىً: یہ قَرْيَةٌ کی جمع ہے بمعنی گاؤں۔ مر تحقیقہ

(۱۱) مُعَجَّلٌ: یہ تَعْجِيْلٌ مصدر سے از تفعیل اور "قری معجل" سے مراد وہ کھانا، ہے جو مہمان کے سامنے پیش کیا جائے، یا وہ کھانا جو کچھ تیار ہے۔ مجرد سمع سے جلدی کرنا۔

☆......☆......☆

قَالَ: فَبَرَزَ اِلَيَّ جَوْذَرٌ، عَلَيْهِ شَوْذَرٌ، وَقَالَ:

(۱۳) وَحُرْمَةِ الشَّيْخِ الَّذِيْ سَنَّ الْقِرىٰ وَأَسَّسَ الْمَحْجُوْجَ فِيْ أُمِّ الْقُرىٰ

(۱٤) مَا عِنْدَنَا لِطَارِقٍ إِذَا عَرَىٰ سِوَى الْحَدِيْثِ وَالْمُنَاخِ فِي الذَّرىٰ

ترجمہ:۔ ابوزید نے کہا کہ پس ظاہر ہوا میری طرف ایک حسین لڑکا جو نیل گائے کے بچہ سے مشابہ تھا، اور اس پر چھوٹی چادر تھی (چادر اُڑا ہوا تھا) اور کہنے لگا۔ (یعنی یہ اشعار کہا)۔

(۱۳) اور قسم ہے اس شیخ کی عزت کی (مراد ابراہیمؑ ہیں) جنہوں نے مہمانی کے طریقے کو رائج کیا، اور بنیاد رکھی، بیت اللہ شریف میں۔

(۱۴) نہیں ہے ہمارے پاس رات کو آنے والے مہمان کیلئے، سوائے باتیں کرنے اور ٹھہرنے کی جگہ کے، (یعنی ان کے علاوہ کچھ نہیں)

(۱) جَوْذَرٌ: اس میں تین لغات ہیں، (ا) بفتح الجیم والذال وضمہا ایضًا (ب) بضم الجیم وسکون الواؤ (ج) وضم الجیم وسکون الھمزہ بمعنی نیل گائے کا بچہ اس کی جمع جَوَاذِرْ وجَاذَرٌ ہیں، بعض اہل لغت نے ہرن کے بچہ کو کہا ہے، لیکن یہاں مراد خوبصورت غلام یا لڑکا ہے یعنی خدمت گار۔

(۲) شَوْذَر: اس کی جمع شَوَاذِرْ ہے بمعنی چادر بعض نے کہا کہ یہ معرب ہے چادر سے یا چھوٹی چادر کو کہتے ہیں۔ لیکن چادر کا معرب ہونا صحیح نہیں ہے، یا وہ کپڑا جو بغیر آستین اور گریبان کے استعمال کیا جائے (بے آستین قمیص) شیخ الادبؒ فرماتے ہیں کہ اس کا اطلاق دونوں پر ہوتا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ وہ چادر کہ جس کو پھاڑ کر عورت گردن میں ڈالتی ہے اور اس میں آستین وگریبان نہ ہو۔

(۳) حُرْمَةُ: (بسکون الراء وضمہا وفتحہا) بمعنی ذمہ، ہیبت، ہر وہ چیز جس کی ادائیگی ضروری ہے یا وہ چیز جس کے اندر کوتاہی حرام ہو یا اس کے معنی محترم اور وہ حصہ جو قابل حفاظت ہو اور "وحُرْمَةُ" میں واؤ قسمیہ ہے، بمعنی حرم، محروم اور عزت کے معنی میں استعمال ہے یہاں عزت مراد ہے۔ اور حُرْمَةٌ کے معنی محروم کرنا، اور عزت کے بھی ہیں یا وہ چیز جس کی پردہ دری حرام ہو اس کی جمع

حُرُم و حُرُمات آتی ہیں۔

(۴) اَلشَّیخ: بمعنی بوڑھا آدمی جمع شُیُوْخ و اَشْیَاخ، شِیْخَة، شَیْخَانٌ، مَشِیْخَةٌ اور جمع الجمع اَشَائِیْخ و مَشَائِخ ہیں اور یہاں شیخ سے مراد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہیں، اور "شیخ" کا اطلاق، استاد، عالم، سردار قوم، اور ہر اس شخص پر بھی ہوتا ہے جو لوگوں کے نزدیک علم و فضیلت مرتبہ کے لحاظ سے بڑا ہوتا ہے اور "شیخ النار" سے کنایہ ہوتا ہے "ابلیس" سے۔

(۵) سَنَّ: سُنَّةً نصر سے بمعنی طریقہ جاری کرنا، اور تفعیل سے سَنَّنَ بمعنی دانت کا نکل آنا، اور "سِنٌّ" بمعنی دانت جمع اَسْنَانٌ ہے اور سِنٌّ کے اصلی معنی ہے بہانا۔ مر تحقیقہ

(۶) اَسَّسَ: تَأسِیْسٌ مصدر تفعیل سے بنیاد رکھنا یہ "اَسَاسٌ" سے ماخوذ ہے۔ مر تحقیقہ

(۷) اَلْـمَـحْجُوْج: یہ حَجٌّ سے مشتق ہے (بیت اللہ) یا قصد کرنا، چونکہ حج میں بھی مقامات مخصوصہ کی زیارت کرنا مقصود ہوتا ہے یہاں خانۂ کعبہ مراد ہے، اور "اُمّ الْـقُرىٰ" سے مکہ مکرمہ ہے، اور اس کو "اُمّ الْـقُرىٰ" اسلئے کہتے ہیں کہ سب سے پہلے یہی گھر بنایا گیا تھا۔ اور حج نصر سے مفعول مَحْجُوْجٌ ہے، یعنی خانہ کعبہ اور بیت الحرام کو کہتے ہیں۔

(۸) اُمُّ الـقُرىٰ: سے مراد مکہ مکرمہ، جیسے ام القرآن سے سورۂ فاتحہ مراد ہے اور "اُمّ الـکـتـاب" سے لوح محفوظ مراد ہے، اور قُرىٰ کی جمع موافق قیاس قریاتٌ آنی چاہئے۔

(۹) لِـطَـارِقٍ: طارق کے اصلی معنی رات کو چلنے والے کے ہیں، لیکن اب خاص رات میں آنے والے کے ہیں اس کی جمع طُـرّاق و اَطْرَاقٌ ہیں۔ اور طارق صبح کے ستارے کو بھی کہتے ہیں اسلئے کہ وہ رات میں ظاہر ہوتا ہے، کـمـاقـیـل: وعبّرعن النجم بالطارق لاختصاص ظهوره بالليل. كمافي القران: والسماء والطارق.

(۱۰) عَرَا: یَعْرُوْ (ن) عَرْوًا بمعنی پیش آنا، اترنا، بیٹھنا، اور سمع سے بمعنی ننگے پاؤں ہونا یا صرف ننگے ہونا۔

(۱۱) سِوَی: برابر، غیر، مانند سواء کے یہ حروف استثناء میں سے ہے جیسے: جَاء واسِوٰی زَیْدٍ.

(۱۲) اَلْـمُنَاخُ: (بـضـم الـمـيـم) صیغۂ اسم مفعول اسم ظرف یا مصدر میمی ہے یعنی اونٹ کے بیٹھنے کی جگہ، اقامت گاہ، گھر کے باہر کا حصہ۔ ای هی مواضع بروكِ الابلِ.

(۱۳) اَلذَّرٰی: (بفتح الذال) بمعنی گھر کے سامنے کا صحن اور اسکے اطراف، جائے پناہ یا وہ جگہ جہاں چھپا جاسکے اور اسکے معنی گرتے ہوئے آنسو کے بھی ہے۔

☆......☆......☆

(۱۵) وَ کَیْفَ یَقْرِیْ مَنْ نَفٰی عَنْهُ الْکَرٰی طَوًی بَرٰی أَعْظُمَهُ لَمَّا انْبَرٰی
فَمَاتَرٰی فِیْمَاذَکَرْتُ مَاتَرٰی.

ترجمہ:۔ (۱۵) اور وہ کیسے مہمانی کرسکتا ہے کہ جس کی بھوک نے نیند دور کردیا ہے، کاٹ ڈالا ہو بھوک نے اس کی ہڈیوں کو جبکہ وہ پیش

آئی ہو وہ بھوک، (یا بھوک لگی ہو) پس کیا دیکھتا ہے تو اس چیز میں جو ذکر کیا میں نے (یعنی اس میں تیری کیا رائے ہے؟)

(۱) نَفٰی: یہ "نَفْیٌ" مصدر سے معنی انکار کرنا، دفع کرنا باب ضرب سے دور کرنا، جدا کرنا، زائل کرنا بھی آتے ہیں اور "مَنْ نَفٰی" یہ فاعل ہے "یقری" فعل کا۔

(۲) اَلْکَرٰی: (مقصورًا) بمعنی نیند، اونگھ۔ کَرِیَ (س) کَرًی بمعنی اونگھنا۔ اور لفظ "کری" یہ مفعول ہے "نفی" فعل کا۔

(۳) طَوًی: (بفتح الطاء) اس میں تنوین تعظیم کیلئے ہے اور طَوِیَ (س) طَوًی بھوکا ہونا۔ اور طَوًی فاعل ہے برا فعل کا، یا بری صفت ہے طوی کی بمعنی کاٹ دینا۔

(۴) بَرٰی: یہ فعل ماضی ہے از بَرٰی یَبْرِیْ (ض) بَرْیًا بمعنی تراشنا، یا چھیل کو صاف کرنا اور اس کا فاعل طوی ہے۔ ومنہ برہ یعنی وہ حلقہ جس کو اونٹ کی ناک میں ڈالتے ہیں۔

(۵) اَعْظُمُہٗ: یہ عَظْمٌ کی جمع ہے بمعنی ہڈی اس کی جمع عِظَامٌ و اَعْظُمٌ و عِظَامَۃٌ بھی آتی ہیں، اور عظم کرم سے بمعنی بڑا ہونا (ضد الصغیر) اور نصر سے عَظْمًا ہے یُقَالُ عَظَمَ الرَّجُلَ ہڈی پر مارا یا ہڈی کھلائی۔ وفی التنزیل: فکسونا العظام لحمًا.

(۶) اِنْبَرٰی: از انفعال بمعنی چھل جانا۔ بَرٰی (ض) بَرْیًا، تراشنا، چھیلنا، پیش آنا۔ یقالُ: بری السھم و القلم اس نے تیر اور قلم چھیلا، فَانْبَرٰی پس وہ چھل گیا۔

☆......☆......☆

فَقُلْتُ: مَا أَصْنَعُ بِمَنْزِلٍ قَفْرٍ، وَمُنْزِلٍ حِلْفِ فَقْرٍ! وَلٰکِنْ یَافَتٰی، مَا اسْمُکَ، فَقَدْ فَتَنَنِیْ فَھْمُکَ؟ فَقَالَ: اِسْمِیْ زَیْدٌ، وَمَنْشَئِیْ فَیْدٌ.

ترجمہ:۔ پس میں نے کہا کیا کرونگا کہ خالی گھر میں اور حاجتمند میزبان کے ساتھ، اور لیکن اے جوان! تیرا کیا نام ہے؟ تحقیق کہ فتنہ میں ڈالدیا ہے مجھ کو تیری سمجھ نے (فریفتہ کرلیا) پس اس نے کہا کہ میرا نام زید ہے، اور میرا مولد (جائے پیدائش) فید شہر ہے۔

(۱) مَنْزِل: (بضم المیم) افعال سے بمعنی مہمان، جائے نزول کو کہتے ہیں۔ اس کے معنی مکان و چشمہ کے بھی ہیں، مجرد ضرب سے نازل ہونا، اترنا۔

(۲) قَفْرٍ: بمعنی چٹیل میدان،، خیالی میدان یا وہ زمین جو گھاس پانی ہو اور آدمی سے خالی ہو، یہاں مراد خالی عن الاسباب ہونا۔ اس کی جمع قِفَارٌ، قُفُورٌ ہیں اور قَفْرَۃٌ کی جمع قَفَرَاتٌ آتی ہے۔ یُقَالُ: اَرْضٌ قَفْرٌ یعنی بے آب و گیا، چٹیل میدان از باب سمع کم ہونا و از نصر بمعنی خالی ہونا۔

(۳) مُنْزِلٌ: (مضیف) افعال سے انزال مصدر ہے اور "مُنْزِلًا" بمعنی مہمان اتارنا۔ یُقَالُ: انزل الضیف۔ یعنی مہمان کو اُتارا۔

(۴) حِلْفٌ: (بکسر الحاء) مصدر ہے بمعنی عہد و پیمان، دوستی اور وہ دوست جس نے بے وفائی نہ کرنے کی قسم کھائی ہو۔ اس کی جمع اَحْلَافٌ آتی ہے ضرب سے بمعنی قسم کھانا، اور حِلْفٌ وَحَلِیْفٌ میں فرق: دونوں صیغہ صفت ہیں، اور حلیف وہ شخص ہے جس سے چند

دن کا عہد ہوا ہو۔حلف کی تعریف گزری ہے. في القرآن: يحلفون بالله انهم لمنكم.

(۵)فَقْرٌ: مفلسی محتاجی، غم اس کی جمع فُقُوْرٌ و مَفَاقِرُ آتی ہیں از کرم فقیر ہونا محتاج ہونا۔وفی القرآن: يا ايها الناس انتم الفقراء.

(۶)فَتىٰ: نوجوان، فَتِيَ (س) فَتىً جوان ہونا، طاقتور ہونا۔اس کی جمع فِتْيَانٌ، فِتْيَةٌ، فَتْوَةٌ، فُتُوَّةٌ، فُتُوٌّ، فُتِيٌّ، فِتِيٌّ ہیں۔

(۷)فَتَنَنِيْ: فَتَنَ يَفْتِنُ (ض) فَتْنًا، فُتُوْنًا بمعنی فتنہ میں ڈالنا، پسند آنا، متحیر کردینا، تعجب میں ڈالنا، مائل کرنا، عاشق بنانا اور یہاں یہی مراد ہے۔اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۸)فَهْمُكَ: یہ فَهْمٌ مصدر سے از سمع بمعنی سمجھنا اور اس کے مصادر فَهْمًا، فَهَامَةٌ و فَهَامِيَةٌ بھی ہیں اور یہاں "فهمك" فاعل ہے فتنني فعل کا۔

(۹)مَنْشِئُ: بمعنی پیدا ہونے کی جگہ، مولد، یہ صیغہ اسم ظرف ہے از ضرب وفتح۔مر تحقیقہ

(۱۰)فَيْدُ: یہ مکہ مکرمہ کے راستہ میں ایک جگہ کا نام ہے یا دجلہ وبغداد کے درمیان ایک شہر کا نام ہے۔اور اس کے معنی چٹیل میدان کے بھی ہیں جس میں سرسبز ٹکڑا ہو اور اس میں جو جانور چرتے ہیں ان کو "فید" کہتے ہیں یا سب سے پہلے یہاں فید بن حام آکر رہا تھا، بعد میں اسی کے نام سے یہ شہر مشہور ہوا اس میں ایک پہاڑ بھی ہے کہ جس پر قبیلہ بنی طی کے لوگ رہا کرتے تھے۔

☆......☆......☆

وَوَرَدْتُ هٰذِهِ الْمَدَرَةَ أَمْسِ، مَعَ أَخْوَالِيْ مِنْ بَنِيْ عَبْسٍ. فَقُلْتُ لَهُ: زِدْنِيْ إِيْضَاحًا، زَادَكَ اللّٰهُ صَلَاحًا، عِشْتَ وَنُعِشْتَ.

ترجمہ:۔اور آیا ہوں میں اس سرزمین میں (شہر میں) گزشتہ کل اپنے ماموؤں کے ساتھ جن کا تعلق بنی عبس سے ہے، اور تم زندہ رہو اور تمہارا مرتبہ بلند ہو۔

(۱)وَرَدْتُ: (صیغہ واحد متکلم ماضی) وَرَدَ (ض) وَرْدًا، وُرُوْدًا بمعنی آنا، وارد ہونا، اترنا، از ضرب، یہ وُرُوْدٌ سے مشتق ہے بمعنی شہر میں آنا۔مر تحقیقہ

(۲)اَلْمَدَرَةَ: (بالتحريك) بمعنی کلوخ، گھر، مٹی کا ایک ڈھیلا، ڈھیلے کا ٹکڑا۔یا مَدَرَہ سے مراد وہ گاؤں جو گارے وغیرہ سے بنایا (بسایا) گیا ہو یعنی شہر، یہاں شہر ہی مراد ہے۔اس کی جمع مُدَرٌ ہے۔مَدَرَ (ن) مَدْرًا. مٹی لگانا یا وہ مٹی کہ جس میں پانی ہو لیکن سخت ہو نیز گاؤں اور دیہات کے بھی معنی میں آتا ہے کیونکہ وہ بھی مٹی ہی سے بنائے جاتے ہیں۔

(۳)اَمْسِ: یہ اسمائے ظروف میں سے ظرف زمان ہے اور مبنی علی الکسر ہے، مگر یہ نکرہ اور معرفہ کیا جاتا ہے یعنی دونوں طرح مستعمل ہے کما تَقُوْلُ في النكرة اعجبني امس وامسٌ آخر.

(۴)اَخْوَالٌ: یہ جمع خَالٌ کی بمعنی ماموں، ماں کا بھائی اس کی جمع اَخْوِلَةٌ، خُؤُوْلٌ، خُوَّلٌ، خُؤُوْلَةٌ بھی آتی ہیں. خَالَ (ن) خَوْلًا وخِيَالًا بمعنی تدبیر کرنا۔اور خال کے معنی تل کے بھی آتے ہیں، اب اس کا اطلاق ان رشتہ داروں پر ہوتا ہے جو ماں کی طرف سے ہوں۔

(۵) بَنِيْ عَبَسٍ: یہ ایک مشہور قبیلہ ہے "عَبْسٌ" (بسکون الباء وغیر السکون الباء) یہ دونوں طرح مستعمل ہے اور یہاں یہ "من بنی عبس" اخوالی کی صفت ہے۔

(۶) زِدْنِيْ: یہ زَادَ (ض) زَیْدًا، زِیَادَۃً، مَزِیْدًا، زَیْدَانًا، زَیْدًا مصادر ہیں بمعنی بڑھنا، زیادہ ہونا۔ یہ لازم ومتعدی دونوں مستعمل ہے لیکن یہاں متعدی ہے اور متعدی بیک مفعول وبدو مفعول دونوں طرح مستعمل ہے، ایک زیادت ہے جو نقصان کے خلاف ہے یُقالُ: زادالشیء وزادہٗ جبکہ وہ زیادہ ہو۔ استفعال سے بمعنی زیادتی طلب کرنا۔

(۷) إِیْضَاحًا: مصدر باب افعال اَوْضَحَ سے بمعنی نسب اور اپنی حالت کا ظاہر کرنا، مجرد ضرب سے وَضَحًا وُضُوْحًا بمعنی ظاہر ہونا، منکشف ہونا۔ ومنہ وَاضِح وَضّاحٌ.

(۸) صَلَاحًا: جو فساد کی ضد ہے بمعنی نیکی صَلَحَ (ن، ف، ك) صُلُوْحًا، صَلَاحًا، وصَلَاحِیَۃً. فساد کو زائل کرنا، اصلاح کرنا، اور امام مبرد کے نزدیک ایک مفعول ہوتا ہے جیسے زاد اللہ صلاحًا۔ اور امام اخفش کے نزدیک اس کے دو مفعول ہوتے ہیں۔

(۹) عِشْتَ: یہ "عَیْشٌ" مصدر سے مشتق ہے ضرب سے آرام سے زندگی بسر کرنا، زندہ رہنا۔ مر تحقیقہ

(۱۰) نُعِشْتَ: یہ "نَعْشٌ" مصدر سے مشتق ہے بمعنی اُٹھایا جانا، آواز کو بلند کیا جانا، یا ہلاکت سے بچانا۔ ومنہ النعشُ یعنی المیتُ لانہ یرفع علی السریر اور نعش کے معنی تخت رواں، جس پر سلاطین کو بحالت مرض اٹھایا جاتا ہے، یا وہ تخت جس پر مردہ اٹھایا جاتا ہے۔ یعنی نعش کے معنی میت یا تخت ہے۔ کمافی حدیث عمرؓ: انعش نعشك اللہ یعنی ارتفع رفعك اللہ.

☆......☆......☆

فَقَالَ: أَخْبَرَتْنِیْ أُمِّیْ بَرَّۃٌ، وَهِیَ كَاسْمِهَا بَرَّۃٌ؛ أَنَّهَا نَكَحَتْ عَامَ الْغَارَۃِ بِمَاوَانَ، رَجُلًا مِّنْ سَرَاۃِ سَرُوْجٍ اَوْغَسَّانَ، فَلَمَّا آنَسَ مِنْهَا الْاَثْقَالَ.

ترجمہ:۔ پس کہا اس نے کہ خبر دی مجھ کو میری ماں نے جن کا نام برہ ہے اور وہ اپنے نام کی طرح نیکوکار ہیں، بے شک نکاح کر لیا انہوں نے لوٹ مار (لڑائی) کے سال شہر ماوان میں ایک شخص سے جو سروج اور غسان کے سرداروں میں سے تھا، پس جبکہ دیکھا اس نے ان میں (میری والدہ میں) حمل کو۔

(۱) بَرَّۃٌ: بمعنی نیک کام کرنے والی، اور بَرٌّ (بَرَّۃٌ وبارَّۃٌ) یہ صیغۂ صفت ہے۔ اور برٌّ وبارٌّ دونوں کے معنی ایک ہے یعنی نیک نیکوکار، بھلائی کرنیوالا اور اَعلامِ انسان میں سے ہے۔ بَرَّۃٌ (بفتح الباء) یہ عَلَمْ ہے اور یہ "اُمِّی" کا بدل واقع ہوا ہے، از سمع وضرب۔

(۲) نَكَحَتْ: یہ نَكَحَ مصدر سے از فتح نِكَاحًا بمعنی نکاح کرنا، شادی کرنا، (ای عقد نکاح) اور نکاح کے اصلی معنی ہے وطی کرنا صحبت کرنا۔ اور اب اس کا معنی ہو گیا ہے مرد کا عورت سے شادی کرنا۔ اور یہاں "رَجُلًا" مفعول بہ ہے نکحت فعل کیلئے۔

(۳) عَامٌ: بمعنی سال اس کی جمع اَعْوَام ہے اور "عام" خود بھی جمع ہے عامّۃ کی، یقالُ عام فی الماء عَوْمًا (ن) ای سبح بمعنی تیرنا۔ وفی القرآن: الاخمسین عامًا ۔ سنۃ اور عام میں فرق: واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان فرق یہ ہے کہ سَنَۃٌ تو پورے سال کو کہا جاتا

ہے کہیں سے بھی اس کو شروع کر دیا جائے اور عامٌ کہتے ہیں ایسے سال کو جس میں گرمی اور جاڑے پوری ہو جائیں۔

(۴) اَلْغَارَۃُ: (اسم الغارۃ وقعۃ قدیمۃ للعرب) یہ مصدر ہے بمعنی لوٹ مار، غارت گری۔ اس کی جمع غارات آتی ہے، نیز تیز رفتار غارت ڈالنے والے گھوڑے کو بھی کہتے ہیں۔

(۵) بِمَاوَانَ: یہ مکہ شریف کے راستہ میں بالائی نجد کے ایک شہر کا نام ہے۔ یہاں پر ''باء'' بمعنی ''فی'' ہے۔

(۶) رَجُلاً: مرد، پیدل چلنے والا، جمع رِجَالٌ، رَجلَۃٌ، اَرَاجِلُ و رَجَلاتٌ آتی ہیں۔ مر تحقیقہ

(۷) سَرَاۃٌ: یہ واحد ہے اس کی جمع سَرِیٌّ ہے خلاف قیاس بمعنی شریف، سخی۔ اور اس کے معنی ہر چیز کے اعلیٰ، عمدہ اچھے کے ہیں۔ باب نصر، سمع وکرم سے بمعنی صاحب مروت اور سخی اور سردار ہونا۔ کمافی حدیث ام زرع، فنکحت بعدہٗ سریًّا اوشریفًا۔ نیز اس کی جمع سُرِیٌّ، سُرَاۃٌ، اَسْرِیَاءُ، وسُرَوَاءُ بھی آتی ہیں۔ اس کا مؤنث سَرِیَّۃٌ ہے جمع سَرَایَا ہے۔

(۸) سَرُوْجُ: (بفتح السین) یہ ایک شہر کا نام ہے، جیسے: ابوزید سروجی۔ مر تحقیقہ

(۹) غَسَّانُ: یہ یمن میں ایک مشہور قبیلہ کا نام ہے۔

(۱۰) اَنَسَ: یہ ''اِیْنَاسٌ'' مصدر افعال سے بمعنی جاننا، دیکھنا، دل بہلانا، تسلی دینا، محبت کرنا۔ مجرد سمع وکرم سے اُنْسًا بمعنی مانوس ہونا۔ وآنِسَۃٌ بمعنی نوجوان خاتون جمع آنِسَاتٌ ہے۔ وفی القرآن: انس من جانب الطور نارًا۔ (یعنی موسیٰ نے جانب طور سے آگ کو دیکھا)۔

(۱۱) اَثْقَالُ: یہ جمع ہے ثِقْلٌ کی بمعنی بوجھ، بھاری ہونا۔ بوجھل از کرم ثِقلاً وثقالۃً بمعنی گرانی و بوجھل ہونا، بھاری پن ہونا، حاملہ ہونا۔ یُقالُ: اثقلت المرأۃُ ای ثقل حملها فی بطنها یعنی عورت کی ولادت کا وقت قریب ہوا۔

☆......☆......☆

وَكَانَ بَاقِعَةً فِيمَا يُقَالُ: ظَعَنَ عَنْهَا سِرًّا، وَهَلُمَّ جَرًّا، فَمَا يُعْرَفُ أَحَيٌّ هُوَ فَيُتَوَقَّعُ، أَمْ أُودِعَ اللَّحْدَ الْبَلْقَعَ.

ترجمہ:۔ اور وہ بڑا چالاک شخص تھا، جیسا کہ کہا جاتا ہے (مشہور ہے) تو چلا گیا وہ اس سے چپکے سے (میری ماں سے الگ ہو گیا) اور اب تک غائب ہے۔ پس نہیں معلوم کہ آیا وہ زندہ ہے کہ اس کا انتظار کیا جائے (امید کیجائے) یا امانت رکھدیا گیا ہے خالی قبر میں۔

(۱) بَاقِعَۃٌ: یہ اَبْقَعُ کا مؤنث ہے سمع سے بمعنی مختلف اللون ہونا یا ہوشیار وچالاک مرد کو بھی کہتے ہیں، جس کو کوئی فریب نہ دے سکے اس کی جمع بَوَاقِعُ و بقْعَانٌ ہیں۔ اور ''بَاقِعَۃٌ'' میں تاء، مؤنث کیلئے نہیں بلکہ تاء مبالغہ کی ہے، اصل میں ''باقعۃ'' ایک چالاک پرندہ کو کہتے ہیں، جو پانی پیتے وقت دائیں بائیں دیکھتا ہے۔ اور ''اَبْقَعُ'' اس کوے کو کہتے ہیں، جو سیاہ وسفید ہو تیز ہوشیار جانور بھی کہتے ہیں، پھر ہوشیار وچالاک شخص کیلئے استعمال ہونے لگا یا اس پرندے کو کہتے ہیں جو نہایت چالاک ہو۔

(۲) ظَعَنَ: (ف) ظَعْنًا و ظُعُوْنًا بمعنی کوچ کرنا، چلے جانا، سفر کرنا۔ مر تحقیقہ

(۳) سِرًّا: (بکسر السین) جمع اَسْرَار بمعنی بھید، راز۔ پوشیدہ باتیں۔ مر تحقیقہ

(۴) هَلُمَّ: یہ اسم فعل ہے بمعنی امر ای تعالِ و اقبل اور اس میں ''ھـ'' تنبیہ کیلئے ہے یہ اصل میں ''لُمّ من قولهم لَمّ اللہُ

شعثہٗ، ای جمعہ کانّہ ارادلُمّ نفسك الینا ای اقرب. اور سیبویہ نے کہا کہ یہ غیر منصرف ہے بعض نے کہا کہ یہ منصرف ہے اور بنوتمیم اور اہل نجد اس کو یوں استعمال کرتے ہیں: هَلُمَّ، هَلُمَّا، هَلُمُّوا، هَلُمِّي، هَلُمَّا، هَلُمَّنْ، هَلُمُّنْ. **وفی القران: هلُمَّ شُهَدَاء کم.**

(۵)جَرًّا: یہ مصدر ہے نصر کا، بمعنی کھینچنا، جاری کرنا، اور "جرّ الکلمة" یعنی کلمہ کو کسرہ دینا۔ یہاں یہ حال واقع ہے۔

(۶)حَیٌّ: بمعنی زندہ اس کا مؤنث حَیَّةٌ ہے اور نسبت کے وقت حَیَوِیٌّ ہے، یقال: ارض حیۃ یعنی سرسبز زمین، اور "حَیٌّ" کے معنی محلہ کے بھی ہیں۔ اور عرب کے قبیلوں میں سے ایک چھوٹا قبیلہ ہے۔ اس کی جمع احیاء ہے۔

(۷)فَیَتَوَقَّعُ: اس کا مصدر تَوَقُّعٌ ہے از تفعل بمعنی امید کرنا۔ اس میں بہتر یہ ہے کہ اسے منصوب پڑھا جائے کیونکہ جمہور کے نزدیک جواب نفی میں یہی قانون ہے۔

(۸)اُودِعُ: اس کا مصدر اِیْدَاعٌ ہے افعال سے ماضی مجہول کا صیغہ ہے بمعنی ودیعت وامانت رکھنا۔ وَدَعَ (ف) وَدْعًا. الوداع کرنا، چھوڑنا۔ مر تحقیقہ

(۹)اللّحْدُ: (بالفتح و الضم) بمعنی بغلی قبر، یعنی وہ قبر جو بجانب قبلہ شق ہو، اس کی جمع اَلْحَادٌ و لُحُوْدٌ آتی ہیں، **وفی الحدیث: اللحدُلنا و الشّقُّ لغیرنا.**

(۱۰)اَلْبَلْقَعُ: معنی خالی قبر یا خالی زمین اس کی جمع بَلَاقِعُ ہے اور "بَلْقَع" اصل میں چٹیل میدان کو کہتے ہیں۔ یعنی وہ زمین جس میں گھاس وغیرہ نہ ہو یعنی خالی ہو۔

☆......☆......☆

قَالَ اَبُوْزَیْدٍ: فَعَلِمْتُ بِصِحَّةِ الْعَلَامَاتِ أَنَّهُ وَلَدِیْ، وَصَدَفَنِیْ عَنِ التَّعَرُّفِ إِلَیْهِ صَفْرُیَدِیْ، فَفَصَلْتُ عَنْهُ بِکَبِدٍ مَرْضُوْضَةٍ.

ترجمہ:۔ کہا ابوزید نے پس جان لیا میں نے بسبب صحیح علامتوں کے بے شک کہ وہ میرا بچہ ہے اور بازرکھا مجھے اپنے تعارف کرانے سے، میری تنگی ومحتاجی نے، پس جدا ہوا میں اس لڑکے سے اس حال میں کہ میرا جگر پارہ پارہ ہو رہا تھا۔

(۱)فَعَلِمْتُ: یہ عِلْمٌ مصدر سے بمعنی جاننا، سمع سے اور اسی سے علامات ہے جو جمع ہے عَلَامَةٌ کی بمعنی نشانی وراستہ اور اس کی جمع عَلَام بھی ہے اور سمع سے عَلَمًا مصدر ہو تو معنی ہے اوپر کے ہونٹ کا پھٹا ہونا، اگر "عِلْمًا" مصدر ہو تو بمعنی جاننا اور نصر وضرب سے عَلْمًا بمعنی علامت لگانا، ضرب سے شفۃ علیا کا پھٹا ہوا ہونا۔

(۲)وَلَدِیْ: بمعنی المولود (بچہ) یہ مذکر ومؤنث واحد وجمع سب کیلئے استعمال ہوتا ہے، اس کی جمع وِلْدَانٌ، اَوْلَادٌ ہیں ضرب سے وَلَدًا بمعنی جننا، کبھی کبھی جمع بھی استعمال کرتے ہیں۔

(۳)صَدَفَنِیْ: یہ صَدَفٌ مصدر سے بمعنی پھیرنا، روکنا وبازرکھنا۔ ازنصر وضرب اس کے مصدر صَدْفًا وصُدُوْفًا ہیں، اگر اس کا صلہ

''عن'' ہوتو معنی ہے اعراض کرنا، روکنا،منع کرنا. وفی القران: وسنجزی الذین یصدفون عن آیتِنا.

(۴) اَلتَّعَرُّفُ: مصدر ہے تفعل کا بمعنی پہچاننا، یقال تعرف الضالۃَ اس نے گمشدہ کوتلاش کرلیا۔ وتعرف بفلان یعنی وہ آشنا ہوا۔ وتعرف الیہ جبکہ اس نے واقف کرایا۔ مرتحقیقہ

(۵) صِفْرٌ: (بفتح الصادو کسرھاو ضمھا) بمعنی خالی، جمع اَصْفَارٌ، یُقالُ بَیْتٌ صِفْرٌ من المتاع یعنی گھر سامان سے خالی ہے، اور صفر الید سے مراد خالی ہاتھ ہے اسکے مصدر صَفْرًا و صُفُورًا (س) سے خالی ہونا اور ضرب سے صَفْرًا بمعنی سیٹی بجانا۔ اور صَفْرٌ فاعل ہے صدف فعل کا۔

(۶) یَدٌ: ہاتھ، ہتھیلی تثنیہ یَدَانِ جمع اَیْدِیْ، یُدِیٌّ جمع الجمع اَیَادِیْ اور ''ایادی'' کا استعمال اکثر نعمت کیلئے ہوتا ہے اور ''الایدی'' کی جمع ''الایدِیْن'' بھی آتی ہے اور اس کا لام کلمہ محذوف ہے.

(۷) فَصَلْتُ: یہ فَصْلٌ مصدر ہے ضرب سے بمعنی جدا کرنا، جدا ہونا، یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۸) بِکَبِدٍ: (بفتح الکاف و کسرھا،او بفتح الکاف و کسر الباء) بمعنی جگر، کلیجہ۔ جمع اَکْبَادٌ وَ کُبُوْدٌ (ن ض) سے بمعنی جگر پر مارنا، اور سمع سے مرض جگر میں مبتلا ہونا۔ اور الکَبِدُ. (یعنی بفتح الاول و کسر الثانی) معنی جگر، دل، کلیجہ وغیرہ، اور یہاں ''بکبد'' حال ہے فَصَلْتُ کی ضمیر سے۔

(۹) مَرْضُوْضَۃٌ: بمعنی ٹکڑے ٹکڑے ہونا، ای مَدْقُوْقَۃٌ. رَضَّ (ن) رَضًّا بمعنی پارہ پارہ ہونا، یا کردینا، کوٹنا، توڑنا۔ ومنہ فی الحدیث: اِنَّ یَھُوْدِیًّا رَضَّ رأس جاریۃٍ.

☆......☆......☆

وَدُمُوْعٍ مَفْضُوْضَۃٍ. فَھَلْ سَمِعْتُمْ یَااُولِی الْاَلْبَابِ، بِأَعْجَبَ مِنْ ھٰذَاالْعُجَابِ! فَقُلْنَا: لَاوَمَنْ عِنْدَہٗ عِلْمُ الْکِتَابِ، فَقَالَ: أَثْبِتُوْھَافِیْ عَجَائِبِ الْاِتِّفَاقِ، وَخَلِّدُوْھَابُطُوْنَ الْاَوْرَاقِ.

ترجمہ:۔ اور میرے آنسو بہہ رہے تھے، پس کیا سنا ہے تم نے اے عقلمندو! اس سے زیادہ عجیب کوئی واقعہ!، پس ہم نے کہا نہیں۔ اور قسم ہے اس ذات کی جس کے پاس کتاب (لوح محفوظ) کا علم پس کہا ابوزید نے لکھو تم اس قصہ کو عجائب الاتفاق میں اور ہمیشہ رکھو تم اس واقعہ کو بطون اوراق میں (کاغذ وغیرہ میں)۔

(۱) دُمُوْعٌ: یہ دَمْعٌ کی جمع ہے بمعنی آنسو، دَمِعَ (س) دَمَعًا آنسو بہانا، اور فتح سے دَمْعًا بمعنی آنسو آنا، اور دَمْعَۃٌ، ایک قطرہ آنسو ''مَدمعٌ'' آنسو بہنے کی جگہ مجازاً آنکھ جمع مَدَامِعُ ہے۔

(۲) مَفْضُوْضَۃٌ: (ای مصبوبۃٌ) یہ فَضٌّ سے ماخوذ ہے، فَضَّ (ن) فَضًّا بمعنی آنسو بہانا، توڑنا۔ اور یہاں ''فض الدموع'' سے مراد آنسو بہانا ہے۔ اور اس کے معنی متفرق کرنا، تقسیم کرنے کے بھی آتے ہیں۔ کمافی التنزیل: لاانفضوامن حولك ای تفرقوا.

(۳) اُوْلِیْ: اُولو، یہ ذو کی جمع من غیر لفظہ، اس کا واحد ذات ہے اس کی جمع اُولات آتی ہے۔ یُقالُ: جاء نی اولوالعلم و اولات

الفضل. فی القران: اولوا بأسٍ شدیدٍ.

(۴) اَلْبَابُ: یہ جمع ہے لُبٌّ کی بمعنی خالص عقل اور ہر چیز کا خالص، عمدہ، تیز عقل۔ لَبَّ (ن) لَبًّا کالنا، قیام کرنا، ضرب وسمع سے لَبًّا ولَبَابَۃً بمعنی صاحب عقل ہونا، وتیز عقل ہونا، اور کرم سے بھی آتا ہے مگر یہ صورت نادر ہے اور "لَبِیْبٌ" صفت ہے یعنی عقلمند، دانشمند جمع اَلِبَّاءُ ہے۔ اور "لُبٌّ" اصل میں ہڈی کے گودے کو کہتے ہیں کیونکہ زندگی کا مدار بھی اسی پر ہے اس کے بعد عقل کو بھی کہنے لگے، کمافی التنزیل: ومایذکر إلّا اولوا الالباب.

(۵) اَلْعُجَابُ: یعنی ہر وہ چیز جس پر تعجب کیا جائے، یاحد سے زیادہ تعجب کیا جائے، اَعْجَبُ سب سے زیادہ تعجب خیز، صیغہ اسم تفضیل ہے سمع سے عجب کی جمع عجائب یہ عَجِیْبَۃٌ کی جمع بھی ہے اور عجائب وعجیب دونوں ایک ہی ہیں۔ اور "باعجب" یہ صفت ہے اس کا موصوف محذوف ہے ای بخبر اعجب اس میں "ب" زائدہ ہے۔

(۶) عِلْمُ الْکِتَابِ: (ھو القران المجید واللوح المحفوظ) سے مراد یا قرآن مجید یا لوح محفوظ ہے اور "ومن عندہ علم الکتاب" میں واؤ قسمیہ ہے۔

(۷) اُثْبُتُوْھَا: ای اکتبوھا، ثَبَتَ (ن) ثَبَاتًا وثُبُوْتًا بمعنی لکھنا، ثابت کرنا، مستحق کرنا وغیرہ ہے اور یہاں "ھا" ضمیر ماقبل واقعہ کی طرف راجع ہے۔

(۸) اَلْاِتِّفَاقُ: یہ مصدر ہے افتعال کا مجرد حسب سے وَفَقًا بمعنی موافقت کرنا، موافق ہونا اور "واقعۃ العجائب فی الاتفاق" ایک کتاب کا نام ہے جس میں عجائبات لکھے جاتے ہیں، یہاں لفظی معنی مراد ہے۔

(۹) خَلِّدُوْھَا: یہ تَخْلِیْدٌ مصدر تفعیل سے بمعنی ہمیشہ کیلئے رکھنا، اس کا مجرد نصر سے ہے ای خَلَدَ (ن) خُلُوْدًا وخُلْدًا. باقی رہنا اور یہ کنایہ ہے تحریر کرنے وحفظ کرنے سے بمعنی ہمیشہ رہنا اور اخلاد متعدی ہے کمافی التنزیل: ایحسب انّ مالہ اخلدہٗ.

(۱۰) بُطُوْنٌ: یہ بَطْنٌ کی جمع ہے بمعنی پیٹ اور ہر خالی چیز کو بھی کہتے ہیں باب سمع وکرم سے، پوشیدہ ہونا اس کی جمع اَبْطُنٌ وبِطَانٌ بھی ہیں. بَطِنَ سمع سے عظیم البطن ہونا۔

(۱۱) اَلْاَوْرَاقُ: یہ ورق کی جمع ہے بمعنی پتے جیسے ورق الشجر از ضرب وَرْقًا پتے نکلنا یا پتے چننا، جھاڑنا، توڑنا اس کا واحد وَرَقَۃٌ ہے۔

☆......☆......☆
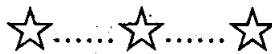
فَمَاسُیِّرَ مِثْلُھَا فِی الْاٰفَاقِ. فَأَحْضَرْنَا الدَّوَاۃَ وَأَسَاوِدَھَا، وَرَقَشْنَا الْحِکَایَۃَ عَلٰی مَاسَرَدَھَا. ثُمَّ اسْتَبْطَنَّاہُ عَنْ مُرْتَاہُ.

ترجمہ: پس نہیں مشہور ہوا ایسا واقعہ جہاں بھر میں، پس ہم دوات اور قلم لائے اور لکھا ہم نے اس قصہ کو جس طرح اس نے بیان کیا تھا، پھر ہم نے اس کا اندرونی حال معلوم کیا، اس کی رائے سے (اس کے لڑکے سے ملنے کے بارے میں رائے طلب کی)

(۱) سُیِّرَ: ماضی مجہول از تفعیل مصدر تَسْیِیْرٌ ہے بمعنی مشہور کرنا، اور ضرب سے سَیْرٌ سفر کرنا، سیر کرنا اور یہ سَارَیَسِیْرُ (ض) سَیْرًا کا

متعدی ہے کما قال شیخ الادب یعنی تفعیل سے متعدی اور ضرب سے لازمی ہے۔

(۲) مِثْلُهَا: مثل، نظیر،شبہ،مشابہ جمع اَمْثَال یہ مذکر مؤنث، واحد، تثنیہ، جمع کیلئے آتا ہے۔

(۳) اٰفَاق: یہ جمع ہے اُفُق کی بمعنی دنیا، کنارہ آسمان، اطراف، ہواؤں کے چلنے کی جگہ اور اُفُق کے اندر دولغات ہیں (ا) بضم الفاء (ب) بسکون الفاء۔ مرتحقیقہ

(۴) فَاَحْضَرْنَا: یہ إِحْضَارٌ مصدر سے از افعال بمعنی حاضر کرنا، اور مجرد نصر سے حُضُوْرًا و حَضَارَةً بمعنی حاضر ہونا۔

(۵) اَلدَّوَاةُ: اس کی جمع دَوَيَاتٌ، دُوِیٌّ، دِوِیٌّ و دَوَيَاتٌ ہیں بمعنی دوات، ای هی مایکتب منه یعنی وہ برتن جس میں لکھنے کیلئے سیاہی رکھی جاتی ہے اور اس کی اصل مُدَاوَاةٌ ہے جو بمعنی علاج معلوم ہوتی ہے اور مناسبت ظاہر ہے کہ دوات میں جو سیاہ چیز موجود ہے وہ مشابہ مرض ہے۔ اور دَوٰی یَدْوِیْ (ض) سے سرایت کرنا، اور سمع سے بیمار ہونا۔ دَوَايَةٌ مصدر ہے۔

(۶) اساودها: یہ اَسْوِدَةٌ کی جمع ہے بمعنی سیاہ سانپ اور اَسْوِدَةٌ جمع ہے سَوَادٌ کی بمعنی سیاہ سانپ، لیکن یہاں مراد قلم ہے کیونکہ قلم بھی لکھنے کی وجہ سے سیاہ ہوجاتے ہیں۔ اور بعض نے کہا ہے کہ یہ "سَوَادُ الْعسکر" سے ہے یعنی وہ آلات حرب جو لشکروں کے پاس ہوتے ہیں باب سمع سے سَوَدًا مصدر بمعنی کالا ہونا، سیاہ ہونا یا یہ "اَسَاوِدُ" جمع ہے اَسْوَدُ کی بمعنی سیاہ سانپ یہاں پر مراد قلم ہے جو مثل سانپ کے سیاہ ہوتا ہے۔

(۷) رَقَشْنَا: یہ رَقْشًا مصدر سے بمعنی نقش کرنا، لکھنا، زینت دینا، نقطہ لگانا، صاحب اساس الحکمات کے نزدیک اس کے اصلی معنی ہے نقش کرنا۔

(۸) اَلْحِکَایَةُ: مصدر ہے از ضرب کسی سے بات نقل کرنا، وحکی الخبر جب کہ وہ بیان کرے۔ مرتحقیقہ

(۹) سَرْدَهَا: (ای تابع ذکرها) یہ سَرْدًا مصدر سے از ضرب بمعنی پے در پے تکلم کرنا، اور نصر سے متابعت کرنا، جلدی کرنا۔ یہاں مراد تکلم ہے۔ کمافی الحدیث فی کلامه ﷺ: لم یکن یسرد الحدیث سردًا۔

(۱۰) اِسْتَبْطَنَّاهُ: یہ استفعال سے مصدر اِسْتِبْطَانٌ ہے ای سألناه و طلبناهُ منه معرفة باطنه. اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے گویا ہم نے اس سے پیٹ کی بات پوچھی، یہ بطن سے ماخوذ ہے بمعنی باطن کا حال معلوم کرنا، مشورہ لینا۔ ای طلب مافی بطنه.

(۱۱) مُرْتَاهُ: ای رایهٔ و غرضه یعنی غور و تدبر کیا۔ اس کا مادہ "رأی" ہے بمعنی رائے، غرض، مدعا، یہ اصل میں "مُرتای" تھا ہمزہ بقاعدہ حذف کر دیا اور یاء کو تخفیفاً حذف کر دیا ہے مصدر میمی ہے افتعال سے اور اس میں "ہٗ" ضمیر ابوزید کی طرف راجع ہے۔

☆......☆......☆

فِیْ اِسْتِضْمَامِ فَتَاهُ، فَقَالَ: اِذَاثَقُلَ رُدْنِیْ، خَفَّ عَلَیَّ أَنْ أَكْفَلَ اِبْنِیْ؛ فَقُلْنَا: إِنْ كَانَ يَكْفِيْكَ نِصَابٌ مِنَ الْمَالِ، أَلْفَيْنَاهُ لَكَ فِي الْحَالِ.

ترجمہ:۔ اس لڑکے سے ملنے کے بارے میں، پس جبکہ میری آستین بھاری ہو جائیگی (مالدار ہو جاونگا) آسان ہو جائے گی مجھ پر

میرے لڑکے کی کفالت، تو کہا ہم نے اگر کافی ہو تجھ کو بقدر نصاب مال، جمع کر دیتے ہیں ہم اس کو فی الحال (یعنی ابھی)۔

(۱) اِستِضمَامٌ: یہ استفعال کا مصدر ہے ماخوذ "ضَمٌّ" سے ہے بمعنی ضم کرنا، جمع کرنا، طلب کرنا ضَمّ (ن) ضَمًّا جمع کرنا، ملانا۔ اس میں "س، ت" مبالغہ کیلئے ہے یا طلب کیلئے یعنی ضم کو طلب کرنا۔

(۲) فَتَاهُ: فَتىٰ، نوجوان، غلام، سخی، اس کا تثنیہ فَتَوَانِ ہے جمع فِتيَةٌ و فِتيَانٌ، فَتَاةٌ بمعنی نوجوان لڑکی جمع فَتَيَاتٌ آتی ہے سمع جوان ہونا، طاقتور ہونا۔

(۳) ثَقُلَ: کرم سے بمعنی ثقیل ہونا، بھاری و بوجھل ہونا، اور یہاں "ثقل رُدنه" سے مراد مال کی کثرت ہے یعنی مالدار ہونا۔ مر تحقیقہ

(۴) رُدنِی: رُدنٌ، آستین کا اگلہ حصہ یا آستین کا کشادہ حصہ، یا پوری آستین جمع اَرْدَانٌ، اَرْدَانٌ و اَرْدِيَةٌ ہیں یہاں مجازاً کل آستین مراد ہے کیونکہ اہل عرب آستین میں دراہم و دنانیر رکھا کرتے تھے، اسلئے "ثَقُلَ رُدنِي" فرمایا۔ اور "كُمٌّ" کا معنی پوری آستین ہے مگر مجازاً اگلہ حصہ مراد لیتے ہیں۔ رَدَنَ (ض) رَدْنًا آستین لگانا۔ الرُّدْنُ: قيل هو مقدم الكم و قيل اسفل الكم وقيل هو الكم كله. لیکن اس کے مشہور معنی آستین کے اندر جیب کے ہیں کیونکہ اہل عرب اس میں دراہم دنانیر رکھتے تھے۔

(۵) خَفَّ: (ض) خَفًّا، خِفَّةً، خَفَّةً مصادر ہیں بمعنی خفیف ہونا، ہلکا ہونا۔ (ضد الثقل) خفیف کی جمع خِفَافٌ ہے۔ کما فی التنزیل: اِنْفِرُوْا خِفَافًا وَّ ثِقَالًا اور یہاں خَفَّ جواب ہے "اذا" کا۔

(۶) اَكْفُلُ: مضارع واحد متکلم، كَفَلَ (ن، ض، س، ك) كَفْلًا و كُفُوْلًا و كِفَالَةً بمعنی ضامن ہونا، کفیل ذمہ دار ہونا، یا اپنی ذمہ داری میں لینا، تفویض کرنا. في التنزيل: و كفلها زكريا.

(۷) نِصَابٌ: بروزن فِعَالٌ بمعنی مفعول یعنی مقرر کیا ہوا، نیز اس جانور کو بھی کہتے ہیں جس کو سامنے کھڑا کر کے نشانہ بازی کی جائے اسی سے تشبیہ دیکر ہر اُس چیز کو کہنے لگے جو کسی کام کیلئے مقرر کی گئی ہو۔ اور شریعت میں نصاب مال کی وہ مقدار ہے جس پر زکوٰۃ واجب ہو، جیسے دوسو درہم، یا بیس مثقال سونا یا پانچ اونٹ ہوں اس کی جمع نُصُبٌ ہے۔

(۸) اَلْمَالُ: مال و دولت جمع اَمْوَالٌ یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے اور اہل بادیہ کے نزدیک اس کا اطلاق چوپایوں پر ہوتا ہے جیسے اونٹ، بکری وغیرہ مَلَّ (ف) مَلَالًا اُکتانا، بے چین ہونا۔ اور نصر و ضرب سے مَيْلًا بمعنی مائل ہونا۔ وفي القران: المال و البنون زينة الحيوة الدنيا.

(۹) اَلْـفَـنَـاهُ: مصدر تالیف ہے تفعیل سے جمع کرنا، تالیف کرنا، مجرد سمع سے الفت کرنا، محبت کرنا، اور افعال سے بھی آتا ہے مصدر ایلاف ہے بمعنی محبت کرنا، الفت کرنا۔ کمافی القران: لايلف قريش.

(۱۰) اَلْحَالُ: اس کی جمع اَحْوَالٌ و اَحْوِلَةٌ ہے۔ حَالَ (ن) حَوْلًا حُؤُوْلًا یعنی ایک حالت سے دوسری حالت کی طرف منتقل ہونا، اور حال خود بھی جمع ہے حَالَةٌ کی اور یہ مشتق حَوْلٌ سے ہے۔

☆......☆......☆

فَقَالَ: وَكَيْفَ لَايُقْنِعُنِي نِصَابٌ، وَهَلْ يَحْتَقِرُ قَدْرَهُ إِلَّامُصَابٌ.

قَالَ الرَّاوِيْ: فَالْتَزَمَ كُلٌّ مِّنَّاقِسطًا، وَكَتَبَ لَهُ بِهِ قِطًّا، فَشَكَرَعِنْدَذَالِكَ الصُّنعِ.

ترجمہ:۔ پس کہا ابوزید نے اور کیونکر نہ قانع بنائے گا مجھ کو ایک نصاب، اور کوئی حقیر نہیں سمجھتا اسی قدر مال کو سوائے پاگل کے۔ راوی نے کہا کہ لازم کرلیا اپنے اوپر ہم میں سے ہر ایک نے ایک ایک حصہ اور لکھدیا اس کیلئے (ابوزید کیلئے) اس کے بدلہ (مال کے بدلہ) ایک دستاویز، پس شکریہ ادا کیا اس نے اس وقت اس کارروائی کا۔

(۱) وَكَيْفَ: اس میں واؤ زائدہ ہے، کیونکہ کلام عرب میں قول ومقولہ کے درمیان بسا اوقات واؤ زائدہ ہوتا ہے، ایسا ہی بعض اور جگہ بھی زائدہ ہوتا ہے جیسے: وسیق الذین کفروا الی جھنم زُمراحتی اذاجاؤ وھاوفتحت ابوابھا میں واؤ زائدہ ہے۔ اور کَیْفَ اسم مبہم ہے، استفہام تعجب کیلئے مستعمل ہے۔

(۲) لَايُقْنِعُنِيْ: یہ إِقْنَاعٌ مصدر سے از افعال بمعنی قانع بنانا. قَنِعَ (ف) قَنْعًا. صبر کرنا، قانع ہونا۔

(۳) یَحْتَقِرُ: یہ اِحْتِقَارٌ مصدر سے بمعنی حقیر سمجھنا، ذلیل کرنا، یا حقیر کرنا. حَقَرَ (ض) حَقْرًا و حَقْرِیَةً. حقیر سمجھنا۔ سمع سے حَقَرًا، کرم سے حَقَارَةً بمعنی ذلیل ہونا۔

(۴) مُصَابٌ: بمعنی مجنون یا وہ شخص جس کے اندر کچھ جنون ہو اور اس کے معنی مصیبت زدہ بھی ہے، مجرد ضرب سے بمعنی حملہ کرنا، تیر مارنا، مصیبت زدہ ہونا۔ اور یہ "اُصِیْبَ بعقله" سے ماخوذ ہے یعنی اس کی عقل پر مصیبت نازل ہوئی، اسی وجہ سے مجنون و پاگل کو بھی مُصاب کہتے ہیں، اور ضرب سے بمعنی پہنچنا، یا درستگی میں پہنچنا ہے اور کبھی اصاب، قتل کے معنی میں بھی مستعمل ہے اور یہاں "إلاّ مُصاب"، مستثنیٰ مفرغ ہے۔

(۵) فَالْتَزَمَ: اس کا مصدر اِلْتِزَامٌ ہے افتعال سے بمعنی اپنے اوپر کوئی چیز لازم کرلینا، اس کا مجرد سمع سے ہے، لَزِمَ (س) لَزْماً، لِزَاماً، لُزُوْمًا، ملازمةً مصدر ہیں بمعنی لازم ہونا۔ اور یہاں "كُلٌّ مِنَّا" میں تنوین عوض مضاف الیہ ہے ای كُلٌّ وَاحِدٍمِنَّا ہے۔ في التنزیل: فسوف یکون لزاماً. ای عذاباًلِزَاماً.

(۶) قِسطٌ: (بکسر القاف) جمع اَقْسَاطٌ ہے بمعنی حصہ، مقدار، عدل، ترازو، یا انعامی چیک و فیصلہ کے کاغذ کو کہتے ہیں۔ یا حصہ معین کی تحریر قرضہ کی ادائیگی، یا وہ دَین جو ماہواری قرضہ کی شکل میں دیا جائے جس کا اس نے وعدہ کرلیا ہو. وفی القرآن: لیجزی الذین آمنوا وعملوا الصَّالحاتِ بِالْقِسْطِ.

(۷) قِطٌّ: (بکسر القاف) بمعنی انعامی چیک، ضمانت نامہ، کتاب المحاسبه، قُبالَه یا وہ دستاویز ہے جو روٴسا انعام کیلئے لکھ دیتے ہیں، اس کی جمع قُطُوْطٌ ہے اور "به قِطًّا" میں ضمیر قِطٌّ کی طرف راجع ہے اور قِطٌّ بمعنی بلی جمع قِطَاطٌ مذکر کیلئے قِطَطٌ اور مونث کیلئے قِطَّةٌ ہے۔

(۸) فَشَكَرَ: (ن) شُكْرًا، شُكُوْرًا، شُكْرَانًا مصدر ہیں بمعنی شکریہ ادا کرنا، جو ضد الکفر ہے یعنی احسان کے بدلے میں تعریف کرنا، شکریہ ادا کرنا، قال تعالیٰ: لئن شکرتم لأزیدنکم.

(۹) الصُّنعُ: بمعنی احسان، صَنَعَ(ف) صُنْعًا، وَصُنْعًا مصدر ہیں اور یہاں "الصُّنعُ" یا تو مفعول ہے شکر فعل کا یا مجرور ہے، تو اس قت یہ مشار الیہ ہے۔

☆......☆......☆

وَاسْتَنْفَدَ فِي الثَّنَاءِ الْوُسْعَ، حَتّٰى اَنَّنَا اسْتَطَلْنَا الْقَوْلَ، وَاسْتَقْلَلْنَا الطَّوْلَ. ثُمَّ اِنَّهُ نَشَرَ مِنْ وَشْيِ لسَّمَرِ، مَا أَزْرٰى بِالْحِبَرِ.

جمہ:۔ اور بہت خرچ کیا اس نے ہماری تعریف میں (حتی الوسع) یہانتک کہ طویل سمجھا ہم نے اس کے قول (تعریف) کو اور بہت کم سمجھا ہم نے اپنی بخشش واحسان کو، پھر جبکہ وہ رنگ برنگ کے مختلف قصے سنانے لگا، جس نے حقیر کر دیا تھا یمنی چادروں کو۔

۱) اسْتَنْفَدَ: یہ اِسْتِنْفَادٌ مصدر سے از استفعال بمعنی اپنی طاقت کو خرچ کرنا، تمام طاقت صرف کر دینا۔ اس میں "س،ت" مبالغہ کیلئے ہے، نی بہت زیادہ ختم کر دینا۔ مجرد سمع سے نَفِدَ(س) نَفَدًا و نِفَادًا بمعنی ختم ہونا، منقطع ہونا یا فنا ہونا۔

(۲) اَلْوُسْعُ: (بالحرکات الثلثة بالواو) معنی طاقت. وَسِعَ(س، ح) وُسْعًا، وِسْعًا، وَسِعَةً مصدر ہیں بمعنی گھیر لینا، اور کرم سے سَعَةً کشادہ ہونا، وسیع ہونا. کمافی القراٰن: وسع کل شیء علمًا.

۳) اِسْتَطَلْنَا: یہ اِسْتِطَالَةٌ مصدر سے بمعنی طویل سمجھنا یہ طَوِیْلٌ سے مشتق ہے بمعنی طویل ہونا، اس میں "س، ت" ظن کیلئے ہے۔

۴) اِسْتَقْلَلْنَا: یہ اِسْتِقْلَالٌ مصدر سے بمعنی قلیل سمجھنا، اس کا مجرد ضرب سے آتا ہے، قَلَّ(ض) قِلًّا، قُلًّا وقِلَّةً بمعنی کم ہونا۔ اور یہاں بھی س، ت" ظن کیلئے ہے۔

(۵) الطَّوْلُ: (بفتح الطاء) بمعنی احسان، زیادہ دینا، بزرگی عطاء کرنا، قدرت غنا اور فضل کے بھی آتے ہیں۔ مجرد طَالَ(ن) طَوْلًا دراز ونا، بلند کرنا۔ یہاں "الطول" میں الف ولام عوض مضاف الیہ ہے۔

(۶) وَشْيٌ: بمعنی منقوش، منقش کرنا، اور رنگ برنگے کپڑے، اس کی جمع وِشَاءٌ ہے اور اس کے معنی جھوٹ بولنا، چغلی کھانا وغیرہ اور ہاں "وشی السمر" بیان مقدم کیا گیا ہے اور یہ مفعول بھی آتا ہے یہاں ایسا ہی ہے۔ ای اضافة الصفة الی الموصوف ای سمر الموشی. وَشٰی(ض) وَشْيًا وشِيَةً بمعنی جھوٹ بولنا، چغلی کھانا یا عمدہ قسم کے رنگوں سے رنگنا۔

۷) السَّمَرُ: قصہ، کہانی، رات کو باتیں سنانے والا اس کی جمع اَسْمَارٌ ہے اس کے معنی رات کی تاریکی اور رات کو باتیں کرنے والوں کی لس کے بھی آتے ہیں۔

۸) اَزْرٰی: یہ اِزْرَاءٌ مصدر سے از افعال بمعنی عیب لگانا، عتاب کرنا اور ضرب سے بھی آتا ہے۔ زَرْیًا اور "ما ازرٰی" یہ مفعول ہے نشر ل کا۔ کماقال الامام الشافعیؒ: لو لا الشعر بالعلماء یزری = لکنت الیوم اشعر من لبید

۹) اَلْحِبَرُ: (بکسر الحاء) یہ حُبْرَةٌ یا حِبَرَةٌ کی جمع ہے اس کی جمع حِبَرٌ وحَبَرَاتٌ بھی آتی ہیں بمعنی ایک قسم کی پھول دار چادر، یمنی چادر۔

☆......☆......☆

إِلٰى أَنْ أَظَلَّ التَّنْوِيْرُ، وَجَشَرَ الصُّبْحُ الْمُنِيْرُ، فَقَضَّيْنَاهَا لَيْلَةً غَابَتْ شَوَائِبُهَا، إِلٰى أَنْ شَابَتْ ذَوَائِبُهَا.

ترجمہ:۔ یہاں تک کہ سایہ ڈالا روشنی نے اور صبح کا اجالا ظاہر ہونے لگا، پس گزارا ہم نے اس رات کو کہ غائب تھے جس کے مکروہات (جھوٹ وغیرہ سے پاک تھی) یہاں تک کہ سفید ہو گئے اس کے بال۔

(۱) اَظَلَّ: یہ إِظْلَالٌ مصدر سے بمعنی سایہ دار ہونا، سایہ ڈالنا، قریب ہونا۔ مجرد سمع سے ہے، یہ ظِلٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی سایہ. فی القرآن: وظللنا عليكم الغمام. مر تحقيقه.

(۲) اَلتَّنْوِيْرُ: تفعیل مصدر سے بمعنی منور کرنا، یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے یہ "نُوْرٌ" سے مشتق ہے بمعنی روشنی مجرد نصر سے، وفي الحديث: اِنَّهُ نُوْرٌ بالفجر اور "اِنَار" بھی لازمی و متعدی ہے۔ في التنزيل: الله نور السموات و الارض.

(۳) جَشَرٌ: جَشَرَ (ن) جَشْرًا و جُشُوْرًا بمعنی ظاہر ہونا، پھٹ جانا۔ کما یقال: جَشَرَ الصُّبْحُ صبح ظاہر یا طلوع ہوئی، اور سمع سے اس کا معنی ہے کھانسی ہو جانا۔

(۴) اَلْمُنِيْرُ: اس کا مصدر اِنَارَةٌ ہے افعال سے، روشن کرنیوالا، یا روشن ہونے والا۔ اور اصل عبارت یوں ہے: مَازَالَ سائر الٰى ان اظلّ التنويرُ: یہ بھی "نُوْرٌ" سے مشتق ہے یعنی روشنی، بقول بعض "نور" اس کیفیت کا نام ہے جس کو قوت باصرہ اولاً ادراک کرتی ہے، اور اسی کے واسطے سے مبصرات کا ادراک کرتی ہے۔

(۵) لَيْلَةٌ: معنی رات اور لَيْلٌ تو "نَهَارٌ" کے مقابل ہے اور "لَيْلَةٌ" یہ يَوْمٌ کے مدمقابل ہے، اور لَيْلٌ واحد ہے مگر یہ معنی میں جمع کے ہے، اور لَيْلٌ کا واحد "ليلةٌ" ہے جیسے تَمْرٌ سے تَمْرَةٌ ہے، اور "ليل" یہ مذکر و مؤنث دونوں میں مستعمل ہے، اور لَيْلٌ کی جمع لَيَالِىْ ہے اور اس میں یاء کی زیادتی خلاف قیاس ہے اس کی جمع لَيَائِل بھی کہی گئی ہے۔

(۶) فَقَضَّيْنَا: (ای اتممنٰها) یہ تَقْضِيَةٌ مصدر سے اس تفعیل بمعنی پورا کرنا، اس میں ضمیر مبہم ہے اس کا مرجع نہیں ہے اور "ليلة" اس مبہم کا بیان ہے۔

(۷) غَابَتْ: یہ غَابَ (ض) غَيْبًا، غَيْبَةً، غِيَابًا، غُيُوْبًا، مَغِيْبًا مصادر ہیں بمعنی غائب ہونا مخفی ہونا، جدا ہونا، دور ہونا۔ نیز غَيْبَةٌ بمعنی غیبت کرنا۔ قد مر تحقیقہ

(۸) شَوَائِبُ: یہ شَائِبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سفید ہونا، بوڑھا ہونا. شَابَ (ض) شَيْبًا بمعنی بوڑھا ہونا اور نصر سے شَوْبًا، آمیزش کرنا، اور "شَوَائِبُ" یہ جمع ہے شَائِبَةٌ کی یعنی وہ چیز جو خالص نہ ہو اور اس میں کوئی چیز مل جاتی ہے، تو اس کو شَوَائِبُ و شَيْبٌ کہتے ہیں اور اس کے معنی رنج و حوادث کے بھی آتے ہیں۔

(۹) ذَوَائِبُهَا: (ای ضفائرها، وهي مقدم شعر الرأس) یہ ذَوَابَةٌ کی جمع ہے بمعنی پیشانی کے بال۔ سر کے اگلے حصہ کے بال (گیسو) اور تلوار کا علاقہ منہ۔ مراد ظہور صبح ہے۔

☆......☆......☆

وَكَمُلَ سُعُوْدُهَا، إِلٰى أَنِ انْفَطَرَ عُوْدُهَا. وَلَمَّا ذَرَّ قَرْنُ الْغَزَالَةِ، وَطَمَرَ طُمُوْرَ الْغَزَالَةِ.

ترجمہ:۔اور کامل ہوگئی نیک بختی اس کی، یہاں تک کہ پھٹنے لگی صبح کی لکڑی (صبح ہونے لگی) یا ستون شب مراد ہے) پس جبکہ آفتاب کا کنارہ طلوع ہوا، اور ہرنیوں کی طرح چھلانگ لگا کر کہنے لگا۔(یا کودا وہ مانند کودنے ہرنی کے)۔

(۱) كَمُلَ: بمعنی کامل ہونا، تمام ہونا، پورا ہونا۔ كَمُلَ (ك،ن،س) كَمَالاً وكُمُوْلاً مصدر ہیں اور یہاں ''کمل'' عطف ہے ''غابة'' پر اور صفت ہے ''ليلة'' کی. وفي القران: اليوم اكملت لكم دينكم. قدمر.

(۲) سُعُوْدٌ: مصدر ہے فتح سے بمعنی نیک بخت یا بابرکت ہونا۔ اور یہ ''نحس'' کی ضد ہے۔

(۳) اِنْفَطَرَ: یہ إِنْفِطَارٌ مصدر سے از انفعال بمعنی پھٹ جانا، شق ہوجانا. فَطَرَ (ض،ن) فَطْرًا پھاڑنا، چیرنا۔ اختراع کیا، گھڑا، شروع کیا اور ''انفطار عود'' کے معنی ہے درخت کی شاخ سے شاخ کا نکلنا لیکن یہاں پر بیاض صبح مراد ہے. في القران: اذا السماء انفطرت.

(۴) عُوْدٌ: لکڑی جمع اَعْوَادٌ، عِيْدَانٌ، واَعْوُدٌ ہیں اور بعض نسخوں میں یہاں ''عُمُوْدٌ'' ہے جو جمع ہے عمد کی بمعنی ستون اور عود کے معنی کٹی ہوئی ٹہنی کے بھی آتے ہیں، اور ایک قسم کی خوشبو جس کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے، اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی کے بھی آتے ہیں یہاں پر صبح کی سفیدی و روشنی مراد ہے۔ عوۡد اور غصن کا فرق گزر چکا ہے۔

(۵) ذَرَّ: یہ نصر سے ذَرًّا، ذُرُوْرًا مصدر ہیں بمعنی طلوع ہونا، چمکنا۔ مر تحقیقه

(۶) قَرْنٌ: زمانہ، کنارہ جمع قُرُوْنٌ وقِرَانٌ ہیں اور ''قَرْنٌ'' کنارہ یا سینگ کو بھی کہتے ہیں، اور قرن الشمس سے مراد سورج کا وہ حصہ جو سب سے پہلے ظاہر ہو، آفتاب کی پہلی شعاع کو بھی کہتے ہیں اور ''قرن'' سو سال کا وقفہ، ایک زمانہ کے لوگ اور ایک گروہ کے بعد ایک گروہ۔ اور افتعال سے اقتران بمعنی ملنا۔ قَرْنًا (ن) ملانا۔

(۷) غَزَالَةٌ: یہ غَزَالٌ کا مؤنث ہے، طلوع کے وقت سورج کے ناموں میں سے ایک نام ہے، لہٰذا غربت الغزالة کہنا جائز نہیں، اور ''غزالة'' ہرنی کو بھی کہتے ہیں۔ اور ''قرن الغزالة'' سے مراد چڑھتا ہوا سورج، اوّلُ مايبدو من الشمس. غَزَلَ (ض) غَزْلاً کاتنا، غَزِلَ (س) غَزَلاً عورتوں سے بات چیت کرنا۔

(۸) طَمَرَ: کودنا، چھلانگ لگانا، دفن کرنا، چھپانا، نصر و تفعیل سے بمعنی دفن کرنا۔ طَمَرَ (ض) طُمُوْرًا، طَمَرًا، طِمَارًا وطَمَرَانًا مصدر ہیں بمعنی کودنا، خواہ نیچے اوپر ہو یا اوپر سے نیچے کی طرف ہو۔ اور ''طِمْرٌ'' پرانا کپڑا، جمع اَطْمَارٌ وطُوْمَارٌ ہیں یا کاغذ و کپڑے وغیرہ کا رول۔

(۹) اَلْغَزَالَةُ: ہرن کے بچے کو کہتے ہیں یا ہرن کو۔ واعلم ان اول مايولد الظبي فهو طلٌّ، ثم خشفٌ، ورشاءٌ، ثمّ غزالٌ وشادنٌ، ثمّ شصرٌ، ثمّ جذعٌ، ثمّ ثنيٌّ الى ان يموت۔(والتفصيل في افاضات، ص:۱۷۵)

☆......☆......☆

وَقَالَ: اِنْهَضْ بِنَا لِنَقْبِضَ الصِّلَاتِ، وَلِنَسْتَنِضَّ الْإِحَالَاتِ، فَقَدْ اِسْتَطَارَتْ صُدُوْعُ كَبِدِيْ، مِنَ الْحَنِيْنِ إِلٰى وَلَدِيْ.

ترجمہ:۔اور کہا کہ اُٹھ تو ہمارے ساتھ تاکہ قبضہ میں لیں ہم بخششوں کو اور نقد کریں ہم حوالہ جات کو (وعدہ شدہ رقموں کو نقد لے لیں) اسلئے کہ تحقیق کہ اُڑ گئے ہیں میرے کلیجے کے ٹکڑے، شوق ملاقات سے اپنے بچے کی طرف (میرا دل بچے کے شوق ملاقات میں پراگندہ ہوگیا)۔

(۱) إنْهَضْ: اس کا مصدر "نُهُوْضٌ" ہے از فتح بمعنی کھڑا ہونا، اُٹھنا۔ قدمر

(۲) لِنَقْبِضَ: یہ "قَبْضٌ" مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی کسی چیز کو ہاتھ سے قبضہ کرنا، یا ہاتھ سے پکڑنا۔ از ضرب، قدمر

(۳) اَلصِّلَاتُ: یہ "صِلَةٌ" کی جمع ہے بمعنی عطیہ واحسان اور انعام کے ہیں، ای مایوصل به الانسان.

(۴) لِنَسْتَنِضَّ: یہ اِسْتِنْضَاضٌ مصدر سے بمعنی تھوڑا تھوڑا کر کے وصول کرنا، یہ "نَضٌّ" سے ماخوذ ہے، جس کے معنی درہم ودینار کے ہیں، نَضَّ (ض) نَضْضًا بمعنی نقد کرنا یا نقد حاصل کرنا، نقد ہونا، نقد کر لینا۔

(۵) اَلْاِحَالَات: یہ "اِحَالَةٌ" کی جمع ہے بمعنی حوالہ کرنا، یا وہ دین یا قرض جو کسی دوسرے پر ڈال دیا جائے، اب مطلق دین کو کہنے لگے۔ اور یہاں "اِحَالَاتٌ" مفعول کے معنی میں ہے یعنی حوالہ کیا گیا۔

(۶) اِسْتَطَارَتْ: یہ اِسْتِطَارَةٌ مصدر سے بمعنی اڑ جانا، منتشر ہو جانا، متفرق ہو جانا۔ اس میں "س، ت" مبالغہ کیلئے ہے، یہ "طَيْرٌ" سے مشتق ہے، طَارَ (ض) طَيْراً، طَيْرَانًا۔ اُڑنا۔ اور یہاں "فقد استطارت" میں فاء تعلیلیہ ہے۔

(۷) صُدُوْعٌ: یہ "صَدْعٌ" کی جمع ہے بمعنی شگاف، ٹکڑا، اور (بکسر الصاد) معنی ہے آدمیوں کی جماعت۔ قدمر

(۸) كَبِدٌ: اس میں تین لغات ہیں، (بکسر الباء وفتحها وضمها) بمعنی جگر، کلیجہ، یہ مذکر ومؤنث دونوں کیلئے مستعمل ہے، جمع اَكْبَادٌ، كُبُوْدٌ ہیں اور "كَبِدٌ" کے معنی اندرون، پہلو، اور وسط شئے اور معظم شئے کے بھی آتے ہیں۔

(۹) اَلْحَنِيْنُ: ای حنینی شدۃ اشتیاق یعنی شوق سے رونا، حَنَّ (ض) حَنِيْنًا وحَنَانًا بمعنی شوق ملاقات۔ یا "حَنِيْن" کے معنی ہے آواز کا نکالنا، بالخصوص وجد وطرب یا غم واندوہ میں۔

(۱۰) وَلَدٌ: (محرکة) لڑکا، یہ مذکر ومؤنث واحد جمع تثنیہ سب کیلئے مستعمل ہے، یہ لفظاً مذکر ہے، کبھی اس کی جمع اولاد آتی ہے، اور "وُلْدٌ" (بضم الواو) اور "وِلْدٌ" (بکسر الواو) جمع وِلْدَان، اولاد آتی ہیں۔

☆......☆......☆

فَوَصَلْتُ جَنَاحَهُ، حَتّٰى سَنَّيْتُ نَجَاحَهُ، فَحِيْنَ أَحْرَزَ الْعَيْنَ فِيْ صُرَّتِهٖ، بَرَقَتْ أَسَارِيْرُ مَسَرَّتِهٖ.

ترجمہ:۔پس ملایا میں نے اس کے بازو کو (اس کی مدد کی) یہاں تک آسان کر دیا میں نے اس کی کامیابی کو (اس کی حاجت پوری کردی) پس جس وقت جمع کر لیا اس نے سونے کو اپنی تھیلی میں (مال کو جھولی میں بھر لیا) تو چمکنے لگے خوشی کے آثار اس کے چہرے پر۔

(۱) وَصَلْتُ: یہ "صِلَةٌ" سے ماخوذ ہے، وَصَلَ (ض) وَصْلاً، صِلَةً مصدر ہیں بمعنی ملنا، ملانا، مدد کرنا، صلہ رحمی کرنا۔ قدمر

(۲) جَنَاحَهُ: (بفتح الجیم) بمعنی پرندہ کے بازو، پر کے ہیں، اور انسان کے جناح، ہاتھ، بغل، بازو اور پہلو وغیرہ ہیں، جمع اَجْنِحَةٌ وَاَجْنِحٌ ہیں اور جُنَاحٌ (بضم الجیم) بمعنی گناہ، جرم۔ کمافی القرآن: لاجناح علیکم. جَنَحَ (ف) جَنْحًا وجُنُوْحًا بمعنی مائل

ہونا۔ اور "جُنُوحٌ" اس اونٹ کو کہتے ہیں جو ادہر اُدہر گرتا ہے۔ کماواحفض لھماجناح الذلّ من الرحمۃ.

(۳) سَنَّیتُ: یہ تَسْنِیَۃٌ مصدر از تفعیل، بلند کرنا، روشن کرنا، قیمتی کر دینا، روشن کرنا، سہل کر دینا، یہاں پر یہی مراد ہے۔ سَنیٰ (ض) سَنْیًا، کھولنا، آسان بنانا اور سمع سے سَنَاءً بلند ہونا، کرم سے بھی آتا ہے اور استفعال سے بمعنی بڑا سمجھنا، زیادہ سمجھنا، بلند مرتبہ ہونا. فی القرآن: یَکَادُسَنَابَرْقِہٖ.

(۴) نَجَاحَۃٌ: (بفتح النون) بمعنی کامیابی، فتح سے نَجْحًا، نُجْحًا و نَجَاحًا. کامیاب ہونا۔

(۵) اَحْرَزَ: یہ اِحْرَازٌ مصدر از افعال بمعنی جمع کرنا، اکٹھا کرنا، گھیر لینا، محفوظ کرنا، ذخیرہ کرنا مجرد نصر سے حَرْزٌ حفاظت کرنا۔ اور سمع سے پرہیزگار ہونا، اور کرم سے مضبوط ہونا۔

(۶) اَلْعَیْنُ: یہ مشترک الفاظ میں سے ہے اس کے معنی یہاں سونے کے ہیں اس کی جمع اَعْیُنٌ وَعُیُوْنٌ آتی ہیں۔

(۷) صُرَّتُہٗ: (بضم الصاد) بمعنی تھیلی، بٹوے کے ہیں جمع صُرَرٌ ہے صَرَّ (ن) صَرًّا بمعنی رکھنا یا تھیلی میں رکھنا، اور "صَرَّۃٌ" (بفتح الصاد) بمعنی شور و شرابہ، چیخ و پکار، لڑائی یا گرمی کی تیزی، ترش روئی، جماعت اور تعویذ کی مُہر، اور "صِرَّۃٌ" (بکسر الصاد) بمعنی سردی، سخت ٹھنڈی۔ تیز آواز والی ہوا۔

(۸) بَرَقَتْ: بَرَقَ (ن) بَرْقًا، بُرُوْقًا و بَرْقَانًا مصادر ہیں بمعنی چمکنا، روشن ہونا اور نصر و سمع سے بمعنی متحیر ہونا۔

(۹) اَسَارِیْرُ: اس کا واحد اَسِرَّۃٌ ہے بمعنی پیشانی کے خطوط، لکیریں۔ یا یہ اسرار کی جمع ہے اور جمع الجمع اَسَارِیْرُ ہے۔ یہ "سَرَرٌ" یا "سُرٌّ" سے ماخوذ ہے بمعنی ہتھیلی یا پیشانی کے خطوط اور اَسَارِیْرُ کے معنی چہرے کی خوبیوں کے بھی آتے ہیں۔

(۱۰) مَسَرَّۃٌ: بمعنی خوشی، اور سُرور سے مشتق ہے اور نصر سے آتا ہے متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور سمع سے بھی بمعنی ناف میں درد ہونا۔

☆......☆......☆

وَقَالَ لِیْ: جُزِیْتَ خَیْرًا عَنْ خُطَا قَدَمَیْكَ، وَاللّٰہُ خَلِیْفَتِیْ عَلَیْكَ! فَقُلْتُ: اُرِیْدُاَنْ اَتْبَعَكَ لِاُشَاهِدَوَلَدَكَ النَّجِیْبَ، وَاُنَافِقَہٗ لِکَیْ یُجِیْبَ.

ترجمہ:۔ اور کہا مجھ سے کہ جزائے خیر دیجائے تجھے، (جزاک اللہ) تیرے دونوں قدموں کے چلنے کے بدلے میں اور اللہ تعالیٰ میرا قائم مقام ہو تجھ پر (خدا حافظ ہو) پس کہا میں نے کہ ارادہ کرتا ہوں اس بات کا یہ کہ میں آپ کے ساتھ چلوں تاکہ دیکھوں میں آپ کے برگزیدہ بچے کو، اور باتیں کروں میں اس سے تاکہ وہ جواب دے۔

(۱) جُزِیْتَ: یہ جَزَاءٌ مصدر سے از ضرب بمعنی بدلہ دینا، اگر مجہول کا صیغہ ہے تو معنی ہے بدلہ دیا جائے تجھے۔ قدم تحقیقہ

(۲) خَیْرًا: بمعنی نیکی، بھلائی یہ شر کی ضد ہے اسکی جمع خُیُوْرٌ آتی ہے اس کا معنی مال کا بھی آتا ہے تو اس کی جمع اَخْیَار و خِیَار آتی ہے، اور اس کے معنی بہت نیکی والے کے بھی ہیں، تو خَیْرٌ اسم تفضیل ہوگا جو اَخْیَرُ کا مخفف ہے اس کی مؤنث خَیْرَۃٌ ہے۔

(۳) خُطَا: (بضم الخاء) بمعنی قدم اور اس کی جمع قلت خُطُوَاتٌ ہے اور جمع کثرت خُطَطٌ آتی ہے۔ اور "خطط" بمعنی چلنے

وقت دوقدموں کے درمیان کا فاصلہ۔ اور خطاء کا اسم مرۃ خَطْوَۃٌ ہے اور خَطَا (ن، ف) خَطْوًا و خُطْوَۃً مصدر ہیں۔ اور خُطَی اس کا واحد خُطْوَۃٌ ہے بمعنی وہ فاصلہ جو مابین القدمین ہوتا ہے۔

(۴) خَلِیْفَتِیْ: بمعنی خلیفہ، قائم مقام، جانشین، اور بڑا بادشاہ کہ اس سے اوپر کوئی بادشاہ نہ ہو، یا وہ امام جس پر کوئی بالا دست امام نہ ہو۔ اس کی جمع خُلَفَاءُ و خَلَائِفُ ہیں یہ مذکر ہے اس میں تاء تانیث کی نہیں بلکہ وصفیت سے اسمیت کی طرف نقل کی گئی ہے۔ یُقَالُ: ھذا خلیفۃٌ اور کبھی ھذہ خلیفۃٌ بھی استعمال کرتے ہیں۔ خَلَفَ (ن) خَلْفًا بمعنی خلیفہ یا قائم مقام ہونا۔ وفی القرآن: انی جاعل فی الارض خلیفۃً.

(۵) لُأُشَاھِدُكَ: یہ مُشَاھَدَۃٌ مصدر سے از مفاعلہ بمعنی معائنہ کرنا، دیکھنا، مجرد سمع سے حاضر ہونا۔ شَھْدًا و شُھُودًا مصدر ہیں اور کرم سے شَھَادَۃً گواہی دینا۔ شاہد بمعنی گواہ اس کی جمع شواہد آتی ہے۔ وفی القرآن: یوم تشھد علیھم السنتھم الخ.

(۶) وَلَدٌ: بچہ جمع اولاد ہے یہ مذکر، مؤنث، واحد، تثنیہ، جمع سب پر اطلاق ہوتا ہے۔ لفظاً مذکر ہے اس کی جمع اَوْلَادٌ، وِلْدَۃٌ، اِلْدَۃٌ، وُلْدٌ آتی ہیں، وَلَدَ (ض) وَلْدًا جننا۔

(۷) اَلنَّجِیْبُ: بمعنی شریف، اور شریف خاندان، جمع اَنْجَابٌ، نُجُبٌ، نُجَبَاءُ ہیں نَجُبَ (ك) نَجَابَۃً بمعنی شریف ہونا یا اَلنَّجِیْبُ بمعنی نفیس اور بزرگ مؤنث نَجِیْبَۃٌ ہے صفت نَجِیْب جمع نَجَائِبُ ہے۔ یا وہ آدمی جو اقوال وافعال میں محمود ہو۔

(۸) اُنَافِثُہٗ: یہ مُنَافَثَۃٌ مصدر مفاعلہ سے بمعنی باتیں کرنا اور مخاطب ہونا۔ نَفَثَ (ن، ض) نَفْثًا بمعنی پھینکنا، تھوکنا، پوشیدہ طریقہ سے گفتگو کرنا۔ خطاب کرنا۔

(۹) یُجِیْبُ: یہ اِجَابَۃٌ مصدر سے بمعنی جواب دینا۔ کما یقال: اجاب عن سُؤَالِہٖ. جَابَ (ن) جَوْبًا قطع کرنا، طے کرنا. ومنہ لجوب البلاد مع المتربۃ. اور اسی سے اجابت ہے بمعنی لبیک کہنا۔

☆......☆......☆

فَنَظَرَ اِلَیَّ نَظْرَۃَ الْخَادِعِ اِلَی الْمَخْدُوْعِ، وَضَحِكَ حَتّٰی تَغَرْغَرَتْ مُقْلَتَاہُ بِالدُّمُوْعِ، ثُمَّ اَنْشَدَ:

ترجمہ:۔ پس دیکھا اس نے میری طرف مانند دیکھنے دھوکہ دینے والے کے اس شخص کی طرف جس کو دھوکہ دیا گیا ہو، پھر وہ ہنس پڑا۔ یہاں تک کہ ڈبڈبا گئیں اُس کی دونوں آنکھیں آنسوؤں سے اس کے بعد یہ اشعار پڑھے:

(۱) نَظَرَ: (ن) بمعنی دیکھنا۔ نَظْرًا و مَنْظَرًا و مَنْظَرَۃً مصادر ہیں، اور اِنْتِظَار افتعال سے بمعنی غور سے دیکھنا، اور سمع سے بھی آتا ہے اسی نظرۃ کنظرۃ الخادع اور تنظر تفعل سے بمعنی وقف کرنا، غور کرنا۔ اور "نَظْرَۃٌ" یہ نظر کا اسم مرّۃ ہے بمعنی ایکبار دیکھنا، ایک نگاہ ڈالنا۔

(۲) اَلْخَادِعُ: صیغہ اسم فاعل بمعنی دھوکہ دینے والا "خَدْعٌ" سے ماخوذ ہے، خَدَعَ (ف) سے دھوکہ دینا، چھپانا۔ اور "اَلْمَخْدُوْعُ، خَدِیْعٌ، خِدَاعٌ" اور خَدَّاعٌ، سب کے معنی ایک ہیں۔ یہ صفت کے صیغے ہیں اور اس کے اصلی معنی ہے بغیر اطلاع دشمن کو تکلیف پہنچانا۔

(۳) تَغَرْغَرَتْ: یہ غَرْغَرَۃٌ سے ماخوذ ہے از باب بعثر بمعنی غرغرہ کرنا، ڈبڈبانا، پانی کو حلق میں ڈال کر لوٹانا۔ ہانڈی کا جوش کے وقت

آواز دینا۔ یُقالُ: غرغرت القدرُ.

(۴) مُقْلَتَاہُ: یہ مُقْلَۃٌ کا تثنیہ ہے بمعنی آنکھ یا آنکھ کی سیاہ پتلی، یا آنکھ کی سفیدی اور سیاہی۔ مجرد نصر سے بمعنی دیکھنا، نظر کرنا۔

(۵) الدُّمُوْعُ: یہ ''دَمعٌ'' کی جمع ہے بمعنی آنسو، اس کی جمع اَدْمُعٌ بھی ہے۔ کَمَایُقالُ: دمعت العین بمعنی آنسو بہانا۔

(۶) اَنْشَدَ: بمعنی اشعار پڑھنا۔ افعال سے اِنْشَادٌ مصدر ہے، اسی سے اُنْشُوْدَۃٌ ہے جس کی جمع اَنَاشِیْدُ آتی ہے۔ مرتحقیقہ

☆......☆......☆

(۱۶) یَـامَنْ تَـظَنَّی السَّرَابَ مَـاءً لَـمَّـارَوَیْـتُ الَّذِیْ رَوَیْـتُ

(۱۷) مَـاخِـلْـتُ أن یَّسْتَسِرَّمَکْرِیْ وَأنْ یُّـخِـیْـلَ الَّـذِیْ عَـنَـیْـتُ

ترجمہ:۔(۱۶) اے وہ شخص (بیوقوف) کہ جس نے گمان کیا ہے، ریت کو پانی، جبکہ روایت کیا میں نے اس کو (یعنی جو میری روایت کی ریت کو پانی سمجھ بیٹھا، جب میں نے یہ قصہ بیان کیا)۔(۱۷) نہیں خیال کیا میں نے کہ پوشیدہ رہے گا میرا مکر، اور مشتبہ ہو جائیگا میرا مقصد (جس کا میں نے ارادہ کیا ہے وہ لوگوں سے چھپارہ جائے گا) بلکہ یہ واقعہ جھوٹ و مزاح ہے جو ہر ایک کو معلوم ہو جائے گا۔

(۱) تَـظَنَّی: (یہ اصل میں تـظنن بروزن تفعل تھا، نون ثانی خلاف قیاس'' کیونکہ مضاعف میں اکثر یہ عمل کیا جاتا ہے'' یاء سے بدل دیا گیا ہے) یہ ظَنٌّ سے مشتق ہے از نصر بمعنی گمان کرنا، خیال کرنا۔ کمافی القرآن: ان بعض الظن اثم.

(۲) السَّرَابُ: (بفتح السین) بمعنی بالو، ریت، جو گرمیوں کی دوپہر میں یا کبھی کبھی چاندنی رات میں بہتا ہوا پانی جیسی معلوم ہوتی ہے، سخت گرمی میں جو چیز ہلتی ہو اور چمکدار ہو جس پر پانی کا وہم ہو۔ سَـرَبَ (ن) سَـرْبًـا، سُـرُوْبًـا اور سمع سے سَـرَبًـا بمعنی بہنا اور ''سَرْبٌ'' نیل گائے جمع اَسْرَابٌ ہے اور ''سِرْبٌ'' جماعت، قطار، بڑی تعداد جمع اسراب، و سُرْبَۃٌ. اور ''مَسْرَبٌ'' بمعنی پانی کی نالی، اور اُسْرُبٌ بمعنی رانگ، سیسہ، اور یہاں ''سرب'' مفعول اول ہے۔ کماقال الشاعر: و کل سراب دونہ کسرابِ.

(۳) مَاءٌ: پانی اصل میں مَوَہٌ تھا اس کی جمع مِیَاہٌ و اَمْوَاہٌ آتی ہے۔ مَاہَ (ن) مَوْھًا و مُوُوْھًا. پانی پلانا، اور فتح سے بھی آتا ہے، اس کی تصغیر ''مُوَیْۃٌ'' ہے اور موّہ تفعیل سے بمعنی ملمع کرنا، پالش کرنا۔

(۴) رَوَیْتُ: یہ رِوَایَۃٌ مصدر سے از ضرب یـقـال روی الحدیث نقل کرنا، روایت بیان کرنا۔ اس کی جمع رُوَاۃٌ، رَاوُوْنَ آتی ہیں اور صیغہ صفت ''رَاوٍ'' ہے روی سمع سے سیراب ہونا۔

(۵) خِلْتُ: گمان کرنا، خَـالَ (س) خِـیَـالًا، خَیْلًا، خَـالًا، خِـیْـلَۃً، خَیْلَانًا، خَیْلُوْلَۃً، مَخَالَۃً، مَخْلَۃً مصادر ہیں اس کا مضارع واحد متکلم کا صیغہ اِخَالُ و اَخَالُ آتا ہے مگر بکسر الہمزہ زیادہ فصیح ہے، یہ افعال قلوب میں سے ہے۔

(۶) یَسْتَسِرُّ: اس کا مصدر ''اِسْتِسْرَارٌ'' ہے، از استفعال اس میں ''س، ت'' مبالغہ کیلئے ہے اور یہ ''سِرٌّ'' سے ماخوذ ہے بمعنی بہت زیادہ چھپنا، اور ''سِرٌّ'' راز، پوشیدہ، بھید کے ہیں جمع اَسْرَار ہے۔ مرتحقیقہ

(۷) مَکْرِیْ: مکر معنی دھوکہ، فریب، یا دھوکا فریب کی سزا، خفیہ تدبیر کرنا، اور ''مَکْرٌ'' مصدر نصر ہے بمعنی خفیہ تدبیر کرنا، مراد دھوکہ دہی ہے اور

یہاں ''مکری'' فاعل ہے ''یستسر'' فعل کا۔وفی القرآن: ومکروا ومکر الله والله خیر الماکرین.

مکراور حیلہ کا فرق: ''حیلہ'' وہ ہے کہ جس میں غیر کو ضرر پہنچانا مقصود نہ ہو اور ''مکر'' کہتے ہیں جس سے کسی کو ضرر پہنچائے خواہ اس سے پہلے معاہدہ ہو چکا ہو یا نہ ہو۔

(۸) یُخِیلُ: اس کا مصدر ''إخَالَة'' ہے از افعال بمعنی مشتبہ ہونا اور اَخَالَ بمعنی بارش ہونا، اگر اس کا صلہ ''علیٰ'' ہو تو معنی مشتبہ ہونا ہے اور یہاں اصل میں ''ان یخیلُ علیٰ'' تھا۔

(۹) عَنَیْتُ: (ض) عَنْیًا، عِنَایَةً بمعنی قصد کرنا، اردہ کرنا۔اور باب سمع سے عَنَاءً مصدر بمعنی اُٹھانا۔

☆......☆......☆

(۱۸) وَاللّٰهِ مَا بَرَّةٌ بِعِرْسِیْ وَلَا لِیَ ابْنٌ بِهٖ اکْتَنَیْتُ

(۱۹) وَإِنَّمَا لِیْ فُنُوْنُ سِحْرٍ أَبْدَعْتُ فِیْهَا وَمَا اقْتَدَیْتُ

(۲۰) لَمْ یَحْکِهَا الْاَصْمَعِیُّ فِیْمَا حَکٰی، وَلَا حَاکَهَا الْکُمَیْتُ

ترجمہ:۔(۱۸) خدا کی قسم نہ برّہ میری بیوی ہے اور نہ میرے لئے کوئی ایسا بیٹا ہے، جس کے ساتھ میں نے کنیت رکھی (جس کی میری کنیت ہے)۔(۱۹) اور بے شک میرے لئے طرح طرح کے جادو ہیں، ایجاد کیا میں نے ان کو اور نہیں تقلید کی میں نے کسی کی اس میں۔(۲۰) نہیں بیان کیا ہے اس کو اصمعیؒ نے اور نہ کمیت شاعر نے اس کو بُنا ہے۔

(۱) بَرَّةٌ: یہ نام ہے عورت کا، یہ غیر منصرف ہے۔قدمر تحقیقہ

(۲) بِعِرْسِیْ: (بکسر العین) یہ دولہا، دولہن، بیوی خاوند۔دونوں کو کہتے ہیں جمع اَعْرَاس ہے۔عَرَسَ (ن) عَرْسًا بمعنی مسرت میں رہنا، خوش ہونا۔یُقَالُ: عرس الرجلُ. ہجوم نعمت کے وقت حیران ہونا۔عَرِسَ به (س) لازم پکڑنا۔

(۳) إکْتَنَیْتُ: یہ اِکْتِنَاء مصدر از افتعال بمعنی کنیت رکھنا، یا کنیت ہونا، مجرد ضرب سے کِنَایَةً بمعنی کنایہ کرنا، اشارہ کرنا، غیر مدلول کا ارادہ کرنا. تَکَنّی تفعل سے کنیت بیان کرنا۔اور یہاں ''به اکتنیتُ'' میں ''بہ'' متعلق مقدم ہے۔

(۴) فُنُوْنُ: یہ فَنٌّ کی جمع علم و فن بمعنی قسم علم، نوع حال اور ''فنٌّ'' شاخ جمع اَفْنَان اور جمع الجمع اَفَانِیْن آتی ہے. فَنَّ (ن) فَنًّا بمعنی زینت دینا، دھوکا دینا، نقصان پہنچانا۔

(۵) سِحْرٌ: (بکسر السین) جادو، جمع اَسْحَار و سُحُوْرٌ. سَحَرَ (ف) سَحْرًا بمعنی جادو کرنا، دھوکہ دینا، مسلوب العقل کرنا، سونے سے ملمع سازی کرنا۔وفی الحدیث: إنّ من البیان لسحراً. اور سحر، ہر اس حیلہ و فساد کو کہتے ہیں جس کے حاصل کرنے میں شیطانی تقرب کی ضرورت ہو۔

(۶) اَبْدَعْتُ: یہ اِبْدَاعٌ افعال سے بمعنی بغیر نمونہ کے ایجاد کرنا، اور مجرد۔بَدَعَ (ف) بَدْعًا بمعنی عمدہ ہونا، اور یہاں ابدعتُ یہ صفت ہے ''فنون'' کی۔

(۷) اِقْتِدَيْتُ: یہ اِقْتِدَاءٌ مصدر سے از افتعال بمعنی پیروی کرنا، دوسرے کے مانند کام کرنا۔ مجرد قَدْوَ قَدْوًا و قَدْوَةً بمعنی قریب ہونا اور یہ واوی اور یائی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

(۸) لَمْ يَحْكِهَا: یہ حِكَايَةٌ مصدر سے بمعنی بیان کرنا، حکایت کرنا نقل کرنا۔ از باب ضَرَب۔

(۹) الْاَصْمَعِيْ: یہ ایک متبحر، نہایت زیرک، وبڑے ذہین وعقلمند عالم تھے، جن کا نام ابوسعید عبدالمالک بن قریب بن علی بن عاصم بن عبد الملک بن اصمع ہیں اپنے جد امجد کی طرف منسوب کر کے "اصمعی" کہلاتے ہیں، ان کو اشعار عرب بہت زیادہ تعداد میں مع اسماء شعراء یاد تھے، ان کی عادت تھی کہ عربی اصطلاحات اور خالص زبان کی تلاش میں جنگلوں میں مارے مارے پھرتے تھے، اور اہل بادیہ سے لطف زبان حاصل کیا کرتے تھے۔ خلیفہ ہارون الرشید کے خاص مقرب درگاہ ومصاحب تھے، ان کے متعلق مشہور ہے کہ چالیس ہزار نوادر قطعات ان کو یاد تھے۔ اور اصمع بمعنی لاغر، چونکہ یہ بھی لاغر تھا اس لئے ان کا نام اصمع رکھا گیا اور اصمع کے معنی سیف قاطع بھی ہے۔ یا بقول بعض یہ اصمع سے مشتق ہے بمعنی زیادہ ذکی وپختہ رائے اور اس میں یاء مبالغہ کی ہے نہ کہ یاء نسبت کی یہ امام مسلم کے استاد لغت میں سے ہیں۔

(۱۰) حَاكَهَا: یہ حَوْكًا، حِيَاكًا، حِيَاكَةً مصدر ہیں بمعنی کپڑا بننا، تاثیر کرنا۔ ومنه الحَائِكُ بمعنی کپڑا بننے والا، اس کی جمع حاکۃ وحوکۃ ہیں۔

(۱۱) اَلْكُمَيْتُ: یہ بصورت تصغیر ان کا نام كُمَيْت بن زيد الاسدی ہے، یہ بہت نازک خیال اور کثیر الاشعار شاعر گزرا ہے ان کے باپ حضرت زید، حضور ﷺ کے مداح تھے۔ اس کی نظمیں بہت طویل ہوتی تھیں اور قصائد بھی اچھے ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

(۲۱) تَخِذْتُهَا وُصْلَةً اِلٰى مَا تَجْنِيْهِ كَفِّيْ مَتٰى اشْتَهَيْتُ

(۲۲) وَلَوْ تَعَافَيْتُهَا لَحَالَتْ حَالِيْ وَلَمْ اَحْوِ مَا حَوَيْتُ

ترجمہ:۔ (۲۱) بنایا میں نے ان کو (فنون سحر کو) وسیلہ، ہر اس چیز کی طرف، کہ پھل توڑ لیتا ہے میرا ہاتھ جب چاہتا ہوں، (جس چیز کو چاہتا ہوں حاصل کر لیتا ہوں)۔ (۲۲) اور اگر چھوڑ دیتا (ان حیلوں کو) تو البتہ بدل جاتا میرا حال اور نہیں جمع کر سکتا میں اس مال کو جو میں نے جمع کر لیا ہے۔

(۱) تَخِذْتُ: اس کا مادہ "تخذ" ہے بمعنی پکڑنا، لینا۔ ایک لغت اخذ بھی ہے۔ باب سمع سے، اگر اخذ باب نصر سے ہو تو اس کا معنی ہے لینا، پکڑنا۔

(۲) وُصْلَةً: (بضم الواو) مصدر ہے اس کی جمع وُصَلٌ ہے بمعنی تعلق اور دو چیزوں کو ملانے والی چیز، ہم سفر جماعت، دور کی زمین، الوُصلةُ: ای مایتوسل به الی الشیء ای وسیلة۔

(۳) تَجْنِيْهِ: یہ جَنْیٌ مصدر سے از ضرب جنیًا: بمعنی پھل یا میوہ توڑنا۔ اگر مصدر جِنَايَةٌ ہے تو بمعنی جنایت کرنا، یہاں مراد "پھل چننے" کے ہیں۔ اور افتعال سے اِجْتِنَاءٌ بمعنی کسب کرنا۔

(۴) کَفِّیْ: یہ کَفٌّ سے، ہاتھ، پنجہ یا ہتھیلی مع انگلی اس کی جمع اَکُفٌّ، کُفُوْفٌ وَاَکْفَافٌ آتی ہیں۔ یہ لفظ مؤنث ہے۔ کَفّ(ن) کَفًّا بمعنی روکنا، چونکہ انسان ہاتھ سے روکتا ہے اسلئے اس کو "کف" کہا جاتا ہے۔

(۵) اِشْتَهَیْتُ: اس کا مصدر اِشْتِهَاءٌ ہے از افتعال بمعنی خواہش کرنا۔ اس کا مجرد۔ شَهْوَةٌ خواہش، رغبت، جذبہ۔ شَهِيَ (س) شَهْوَةً خواہش کرنا، راغب کرنا۔

(۶) تَعَافَیْتُهَا: یہ "عفت الشيء اذا کرهته" سے مشتق ہے اس کا مصدر عِیَافَةٌ ہے۔ مجرد عَفَا یَعْفُوْ (ن) عُفُوًّا بمعنی معاف کرنا، درگذر کرنا، مٹا دینا۔ اور یہ "عفة" سے ماخوذ ہے شیخ الادب فرماتے ہیں کہ یہاں صاحب سریشیؒ نے اس کی تحقیق میں غلطی ہے، اور تعافیت کا معنی "کرهت" لکھا ہے لیکن مجھے لغت میں یہ نہیں ملا اور آپ نے فرمایا کہ یہ "عفت" سے ماخوذ ہے جس کے معنی کرھت ہے مگر یہ اجوف یائی ہے اور تعافیت ناقص ہے۔ بلکہ یہ مستقل فعل ہے بمعنی چھوڑ دینا اور انکار کرنا۔

(۷) لَحَالَتْ: (ن) حَوْلاً بمعنی ایک حال سے دوسری حالت کی طرف بدلنا، پلٹ جانا، حائل ہو جانا متغیر ہو جانا۔ اور حَالٌ بمعنی کیفیت وہیئت۔ یہ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے مستعمل ہے اور اس کے معنی گرم راکھ و کالی مٹی کے بھی آتے ہیں۔

(۸) اَحْوِیْ: حَوٰی یَحْوِیْ (ض) حَیًّا وحَوَایَةً بمعنی جمع کرنا، حاصل کرنا، یا مالک ہونا۔ ومنه حویت اور "لم احوی" یہ عطف ہے "لحالت" پر۔

☆......☆......☆

(۲۳) فَمَهِّدِ الْعُذْرَ اَوْ فَسَامِحْ — اِنْ کُنْتُ اَجْرَمْتُ اَوْ جَنَیْتُ

(۲۴) ثُمَّ اِنَّهٗ وَدَّعَنِیْ وَمَضٰی — وَاَوْدَعَ قَلْبِیْ جَمْرَ الْغَضَا

ترجمہ:۔ (۲۳) پس میرا عذر قبول کیجئے یا چشم پوشی کریں (معاف کیجئے) اگر میں نے کوئی جرم کیا یا کوئی قصور کیا ہو (اگر چہ میں خطا کار و گنہگار کیوں نہ ہوں)۔ (۲۴) پھر تحقیق کہ رخصت کیا اس نے مجھے اور چلا گیا اور امانت چھوڑ گیا ہے، میرے دل میں غضا درخت کی چنگاری۔

(۱) فَمَهِّدْ: یہ تَمْهِیْدٌ مصدر تفعیل سے بمعنی کسی کو عذر کرنے کا طریقہ سکھانا یا عذر قبول کرنا۔ یہاں یہی مراد ہے اور یہ مَهْدٌ سے ماخوذ ہے، مجرد فتح سے بمعنی بچھونا مَهَدَ (ف) مَهْدًا بمعنی ہموار کرنا، برابر کرنا، راستہ ہموار کرنا، تمہید کرنا۔ مهد الفراش بستر بچھانا۔

(۲) اَلْعُذْرَ: بمعنی وہ حجت جس کی بناء پر عذر کیا جائے، اس کی جمع اَعْذَار اس کے معنی غلبہ اور کامیابی کے بھی آتے ہیں۔ اسی سے جنگ کے موقع پر کہا جاتا ہے "لمن العُذر" یعنی کس کیلئے غلبہ ہے۔

(۳) فَسَامِحْ: صیغہ امر از مفاعلہ مصدر مُسَامَحَةٌ بمعنی چشم پوشی کرنا، معاف کر دینا، نرمی کا برتاؤ کرنا۔

(۴) اَجْرَمْتُ: یہ اِجْرَامٌ مصدر از افعال بمعنی جرم کرنا، خطا کرنا، یہ "جُرْمٌ" سے ماخوذ ہے اس کی جمع جُرُوْمٌ واَجْرَامٌ آتی ہیں، اور کبھی یہ قسم کے معنی میں آتا ہے، جیسے لاجرم لافعلن کذا یعنی بخدا میں ایسا کرونگا اور جرم و جنایت میں تھوڑا سا فرق ہے جرم وہ

گناہ ہے جو اپنے نفس سے تعلق رکھے (یعنی اپنا نقصان ہو) اور جنایت وہ گناہ ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے۔

(۵) جَنَیْتُ: یہ جِنَایَةٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی گناہ کا مرتکب ہونا۔ جس میں دوسرے کا نقصان بھی ہو اور جَنَایَةٌ کی جمع جنایات آتی ہے۔ قد مر تحقیقہ

(۶) وَدَّعَنِیْ: یہ تَوْدِیْعٌ مصدر سے از تفعیل بمعنی رخصت کرنا، کسی کو چھوڑ دینا، مجرد فتح سے وَدَعٌ بمعنی چھوڑنا۔

(۷) مَضٰی یَمْضِیْ (ض) مَضٰی یَمْضُوْ (ن) مُضُوًّا و مُضِیًّا بمعنی جانا، خالی ہونا۔

(۸) اَوْدَعَ: از افعال مصدر اِیْدَاعٌ بمعنی ودیعت رکھنا، کسی کے پاس امانت رکھنا اور رکھوانا اور چھوڑ دینا اصل عبارت اس طرح ہے "اودع قلبی غمًّا مثل جمر الغضا"۔

(۹) جَمْرٌ: بمعنی چنگاری، انگارہ، یہ "جَمْرَةٌ" کی جمع ہے، جیسے تَمْرٌ جمع ہے تَمْرَةٌ کی اس کی جمع جَمَرَاتٌ آتی ہے۔ از نصر وضرب جَمْرًا بمعنی انگارہ دینا۔

(۱۰) اَلْغَضَا: یہ غَضَاةٌ کی جمع ہے یعنی جھاؤ کا درخت، یا یہ ایک درخت ہے جس میں آگ دیر تک جلتی رہتی ہے، جس کی لکڑی سخت ہوتی ہے اور اس کی چنگاری دیر تک نہیں بجھتی۔ بقول بعض یہ ایک ہرے درخت کا نام ہے جس میں آگ ہوتی ہے اور یہ ایک وادی کا بھی نام ہے۔ یا بقول بعض یہ "اثل" یعنی جھاؤ (جس کو فارسی میں گز کہتے ہیں) کی قسم کا ایک درخت ہے۔

تمت المقامة الخامسة

بعون الله تعالٰی وتوفیقه

یوم الاثنین من حادی عشر ونصف ساعةً لیلا.

و ۲۷ ربیع الاول ۱٤۱۵ھ الموافق: ۱۹۹٤/۹/۵ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ السَّادِسَةُ الْمَرَاغِيَّةُ (وَتُسَمّٰى بِالْخَيْفَاءِ)

(چھٹا مقامہ مراغیہ ہے، اس کا نام "خیفاء" بھی ہے)

اس مقامہ کا خلاصہ

چھٹے مقامے کا خلاصہ یہ ہے کہ علامہ حریریؒ نے ایک خاص ادبی صنعت کا خط لکھا ہے۔ اس خط میں کمال یہ ہے کہ اس خط کا ہر پہلا کلمہ ایسے حروف پر مشتمل ہے جن میں نقطے نہیں ہیں اور دوسرے کلمہ کے تمام حروف نقطے والے ہیں، اور یہی خط اس مقامے کا ادبی معیار وخلاصہ ہے۔ واقعہ کی ترتیب اس طرح ہے کہ حارث بن ہمام ایک ادبی مجلس میں بیٹھے تھے، وہاں ذکر چل رہا تھا کہ موجودہ دور میں جتنے بھی ادیب ہیں وہ پرانے ادیبوں کے تابع، خوشہ چین اور مقلد ہیں، وہ اپنی طرف سے کوئی انوکھی اور نئی ادبی صنف ایجاد نہیں کر سکتے، مجلس کے ایک کونہ میں ایک بوڑھا بیٹھا تھا، اس نے کہا کہ تمہاری اس بات سے مجھے اتفاق نہیں، کیونکہ اس دور میں بھی ایسا ادیب موجود ہے جو کلام کی تمام اصناف پر قادر ہے، لوگوں نے پوچھا کون ہے؟ کہنے لگا "میں ہوں" تو امتحان کے طور پر اس سے کہا گیا کہ اگر آپ اپنے دعوی میں سچے ہیں تو ایسا خط لکھیں جس میں ایک کلمے کے تمام حروف غیر منقوط اور دوسرے کے تمام حروف منقوط ہوں، تو انہوں نے کچھ دیر سوچا اور سامعین سے کہا کہ قلم ودوات اٹھاؤ اور لکھو، چنانچہ پورا خط اس طرح لکھوا دیا کہ پہلا کلمہ غیر منقوط اور دوسرا کلمہ منقوط تھا۔ اور یہ حیرت انگیز خط لکھ کر لوگوں نے اس سے اپنا تعارف پوچھا تو انہوں نے اشعار میں اپنا تعارف پیش کیا کہ میں ابوزید سروجی ہوں، حاکم کو جب یہ خبر پہنچی تو انہوں نے ابوزید سروجی کو مجلس ادبی کا نگران بنانا چاہا، لیکن انہوں نے اس سے معذرت کر لی اور اشعار میں کہا کہ شہر شہر گھومنا مجھے پسند ہے، کیونکہ حکام کے مزاج کا کچھ پتہ نہیں چلتا، کیونکہ وہ پل میں تابع فرمان تو پل میں نالاں ہو جاتے ہیں۔ اور اس مقامہ میں کل انیس (۱۹) اشعار ہیں۔

☆......☆......☆

رَوَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ قَالَ: حَضَرْتُ دِيْوَانَ النَّظَرِ بِالْمَرَاغَةِ، وَقَدْجَرَى بِهِ ذِكْرُ الْبَلَاغَةِ؛ فَأَجْمَعَ مَنْ حَضَرَمِنْ فُرْسَانِ الْيَرَاعَةِ.

ترجمہ:۔ حارث ابن ہمام نے بیان کیا ہے کہ میں حاضر ہوا (ایک مرتبہ) مجلس مناظرہ میں جو شہر مراغہ میں واقع ہے، اور بیشک جاری

تھا اس میں بلاغت کا ذکر (یعنی علم بلاغت کی بحث ہورہی تھی) پس اتفاق کرلیا ان لوگوں نے جو حاضر تھے قلموں کے شہسواروں میں سے۔(اہل قلم واہل کمال نے اتفاق کرلیا)

(۱) اَلْـمَرَاغَةُ: بروزن سَحَابَةٌ یہ شہر مراغہ کی طرف منسوب ہے، جو آذربائجان کے ایک شہر کا نام ہے یا آذربائجان کے قریب واقع ہے، اور "بِالْمَرَاغَة" میں "با" بمعنی "فی" ہے، جو دیوان کی صفت ہے۔

(۲) اَلْخِيْفَاء: یہ ماخوذ ہے مِنَ الْخِيَفِ (بالتحريك) یعنی ایک آنکھ سفید اور دوسری کا سیاہ ہونا۔ اس مقامہ کو "خِيْفَاء" کہنے کی وجہ یہ ہے کہ اس مقامہ میں ایک لفظ نقطہ والا اور دوسرا غیر منقوط ہے۔

(۳) حَضَرْتُ: از نَصَرَ، حُضُوْراً. حاضر ہونا، جانا، مر تحقیقہ مراراً۔

(٤) دِيْوَان: اس کی جمع دَوَاوِيْن، دَيَاوِيْن آتی ہیں، ابن اثیرؒ نے لکھا ہے کہ دیوان اس رجسٹر کو کہا جاتا ہے کہ جس میں لشکر اور اہل بخشش کے نام لکھے جاتے ہوں یا وہ کتاب جس میں شعر کے قصیدے جمع کئے جائیں، دفتر کچہری یعنی جہاں مقدمات کا فیصلہ ہوتا ہے یا امور سلطنت میں غور کیا جاتا ہے (پارلیمینٹ ہاؤس) یا وہ دفتر جہاں فوجیوں کے نام درج ہوں اسکے معنی عدالت اور کونسل کے بھی آتے ہیں، اگر دیوان سے مراد "ریاعا" کی تحقیق ہو (جیسے یہاں ہے) تو عدالت مراد ہے ورنہ اس سے مناظرہ مراد ہے۔

(٥) اَلنَّظَرُ: بمعنی دیکھنے کے ہیں۔ "دیوان النظر" ای موضع اجتماع الناس فيه للنظر فی امور الملك والتدبير. یہاں "دیوان النظر" سے مراد مجلس مناظرہ ہے۔ اور نظر کبھی "تَـحَيَّرَ" کے معنی میں بھی استعمال ہوتا ہے۔ قال تعالیٰ: فاخذتكم الصاعقة وانتم تنظرون ای مشاهدون بالتحير اور کبھی اس کے معنی انتظار کے بھی آتے ہیں۔ اور نظر "سمع" اور "کرم" سے بھی آتا ہے بمعنی غور سے دیکھنے کے۔

(٦) جَرٰی: يَجْرِیْ (ض) جَرْيًا وجِرْيَاناً بمعنی جاری ہونا، چلنا۔ قدمر تحقيقه.

(۷) اَلْبَلَاغَةُ: یہ مصدر ہے "کرم" کا بمعنی بلیغ ہونا اور یہاں اس سے مراد "فصاحت وبلاغت کا کلام" ہے۔

(۸) فَاَجْمَعَ: یہ اجماع مصدر سے ماخوذ ہے از افعال بمعنی اتفاق کرنا اور پختہ ارادہ کرنا، جمع کرنے کے معنی میں نہیں آتا۔

(۹) فُرْسَان: یہ فارس کی جمع ہے جیسے "رُكْبَان" رَاكِب کی جمع ہے بمعنی شہسوار، خلاف قیاس اس کی جمع "فَوَارِسُ" بھی آتی ہے، از "کرم" فَرَاسَةً وفُرُوْسَةً بمعنی فن شہسواری میں ہوشیار ہونا، ماہر ہونا۔

(۱۰) اَلْيَرَاعَةُ: بمعنی ناتراشیدہ قلم (نرکل) یعنی وہ قلم جو کاٹ کر بنایا گیا ہو یہ جمع يَرَاعٌ کی اور اس کے معنی چرواہے کی بانسری، قلم، بیوقوف، بزدل، جھاڑی، شترمرغ کے بھی آتے ہیں "فرسان اليراعة" سے مراد "قلم کے شہسوار ہیں" یعنی اہل قلم وباکمال اشخاص ہیں۔

☆......☆......☆

وَاَرْبَابِ الْبَرَاعَةِ، عَلٰى اَنَّهُ لَمْ يَبْقَ مَنْ يُنَقِّحُ الْاِنْشَاءَ، وَيَتَصَرَّفُ فِيْهِ كَيْفَ شَاءَ، وَلَاخَلَفَ، بَعْدَ السَّلَفِ، مَنْ يَبْتَدِعُ طَرِيْقَةً غَرَّاءَ.

ترجمہ:۔اور اہل کمال لوگوں نے اس بات پر کہ نہیں باقی ہے ایسا شخص جو عمدگی پیدا کرے انشاء میں (یعنی صاف تصنیف کر سکے) اور تصرف کرے اس میں جیسا چاہے (حسب منشاء کانٹ چھانٹ کر سکے) اور نہ کوئی خلف پیدا ہوا ہے سلف کے بعد (یعنی نہ اگلے لوگوں کا کوئی جانشین پیدا ہوا ہے) جو ایجاد کر سکے کوئی عمدہ طریقہ۔

(۱) اَرْبَابٌ: یہ رَبٌّ کی جمع ہے بمعنی پالنے والا، یہ صفت مشبہ بھی ہے اور مصدر بھی ہے بمعنی مالک، صاحب رَبًّا (ن) بمعنی تربیت کرنا، یہاں اس سے مراد "مالک" ہے اور جہاں رب مطلق بغیر اضافت کے مستعمل ہوتا ہے تو اس سے ذات خداوندی مراد ہوتی ہے اور جب اضافت کے ساتھ ہو تو اس سے مراد غیر خدا ہوتا ہے، جیسے: رب الدار، رب الفرس ورب الابل وغیرہ۔ وفی القراٰن: ارباب متفرقون خیر ام الله الواحد القهار.

(۲) اَلْبَرَاعَةُ: بمعنی فضیلت اور بزرگی کے ہے اور نصر سے بمعنی بڑھ جانا، فائق ہو جانا اور کرم سے بھی آتا ہے بَرَاعَةً وبُرُوْعاً بمعنی صاحب کمال ہو جانا اور "براعت" سے مراد بلاغت لیتے ہیں، کیونکہ اگر بری چیز کو بھی بلاغت کے ساتھ بیان کیا جائے تو بھی اچھی معلوم ہوتی ہے۔ بَرَعَ (ن)، بَرِعَ (س)، بَرُعَ (ك) بَرَاعَةً وبُرُوْعاً بمعنی صاحب کمال ہونا و ماہر ہونا۔

(۳) لَمْ يَبْقَ: بَقِيَ يَبْقيٰ (س) بَقَاءً بمعنی باقی رہنا۔ کمافی القراٰن: وَمَاعِنْدَاللّٰهِ خَيْرٌ وَّ اَبْقٰى.

(٤) يُنَقِّحُ: تَنْقِيْحٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی درست کرنا، ہڈی سے گودا نکالنا اور عیوب سے پاک کرنا، مجرد فتح سے بمعنی چھانٹنا، یہاں مراد پاکیزہ کرنے کے ہیں۔ تنقیح کہتے ہیں کھجور کے پتے کاٹ ڈالنا اور بقدر ضرورت کاٹنے کو "تھذیب" اور ضرورت سے زیادہ کاٹنے کو "تَشْذِيْب" کہتے ہیں۔

(٥) اَلْاِنْشَاءَ: بمعنی تصنیف کرنا، کتابت کرنا، رسائل کی تالیف کرنا، مضمون بنانا، یہ افعال کا مصدر ہے اس سے "علم الانشاء" مراد ہے۔ يقال انشاء الشیء جبکہ وہ نئی چیز پیدا کرے۔

(٦) يَتَصَرَّفُ: از تفعل، يقال تصرف فی الامر کسی معاملہ میں تصرف کرنا۔ مر تحقیقہ

(۷) شَاءَ: يَشَاءُ هٗ (ف) شَيْئًا، مَشِيْئَةً و مَشَائَةً و مَشَايَةً بمعنی چاہنا۔ اور صفت فاعلی کیلئے "شاءٍ" آتا ہے اور صفت مفعولی کے لئے "مَشِيْئٌ" آتا ہے، يقال شاء الله شيئا یعنی اللہ تعالیٰ نے مقدر کیا اور تعجب کے وقت ماشاء اللہ کہا جاتا ہے۔

(۸) خَلَفٌ: (محرکۃ) بمعنی ولد یا ولد صالح۔ وفی القراٰن: فخلف من بعدهم خلف. مصدر از نصر بمعنی پیچھے رہنا، بعد میں آنا، پیچھے آنا۔ خَلْفٌ و خَلَافَةٌ بمعنی پیچھے آنے والا اور بقول بعض (بسکون اللام) وہ جو سابقین کے طریقہ پر چلے اور (بفتح اللام) وہ جو سابقین کے طریقہ پر نہ چلے اور بعض نے برعکس کہا ہے لیکن صحیح یہ ہے کہ دونوں ایک دوسرے کی جگہ پر مستعمل ہیں اور "وَلَا خَلَفٌ" یہ عطف ہے "لَمْ يَبْقَ" پر۔

(۹) سَلَفٌ: بمعنی گزرے ہوئے لوگ، اس کی جمع اَسْلَافٌ وسُلُوْفٌ ہے۔ کمافی القراٰن: فله ماسلف. سَلَفَ (ن) سَلْفاً و سُلُوْفاً بمعنی گزرنا، سابق ہونا، گزرے ہوئے لوگ جو ذوی القربیٰ یا آباء واجداد میں سے ہو اور اس کے معنی قرض اور ہر عمل

صالح کے بھی آتے ہیں اور سَلَفٌ (بفتح السین) مصدر بمعنی توشہ دان و الجمع سُلُوْفٌ و اَسْلُفٌ اور سِلْفٌ (بکسر السین) بمعنی ہم زلف، ساڑھو جمع اسلاف اور "سُلَافٌ" (بضم السین) بمعنی عمدہ شراب۔

(۱۰) یَبْتَدِعُ: اس کا مصدر اِبْتِدَاعٌ ہے از افتعال بمعنی ایجاد کرنا اور "من یبتدع" یہ "خلف" کا فاعل ہے۔

(۱۱) طَرِیْقَةٌ: بمعنی عادت، مذہب، حالت، مستطیل کپڑا، بنا ہوا لمبا کپڑا، کھجور کا لمبا درخت، خیمے کا ستون، سائبان اور قوم کا شریف اور افضل، یہ واحد جمع دونوں میں مستعمل ہے۔ والجمع طَرَائِق. یقال ھو طریقة قومه، وھم طریقة قومھم وھم طرائق قومھم.

(۱۲) غَرَّاءُ: یہ غُرَّةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پیشانی پر سفیدی کا ہونا، وہ گھوڑے جن کی پیشانی پر سفیدی کی نشانی ہو، یقال کف اغر من الخیل کہتے ہیں یا غَرَّاءُ یہ اَغَرُّ کا مؤنث ہے بمعنی خوبصورت و ہر چیز کا سفید و سردار اور شریف اور اَغَرُّ کی جمع غُرٌّ و غُرَّانٌ آتی ہیں۔

☆......☆......☆

اَوْیَفْتَرِعُ رِسَالَةً عَذْرَاءَ، وَاَنَّ الْمُفْلِقَ مِنْ كُتَّابِ هٰذَا الْاَوَانِ، الْمُتَمَكِّنَ مِنْ اَزِمَّةِ الْبَيَانِ، كَالْعِيَالِ عَلَى الْاَوَائِلِ.

ترجمہ:۔ یا کوئی نیا رسالہ نکال سکے (یا لکھے کوئی رسالہ جو کنواری لڑکی کے مشابہ ہو) اور تحقیق کہ وہ لوگ جو کہ ماہر ہیں کاتبوں میں سے اس زمانے کے، جو ماہر قادر ہیں فصاحت کی لگاموں کے (جن کے قبضہ میں فصاحت کی لگام ہے) مانند محتاج ہیں وہ پہلے لوگوں کے۔

(۱) یَفْتَرِعُ: افتراعٌ مصدر سے مشتق ہے از افتعال۔ یقال افترع البکر یعنی بکارت کا زائل کرنا، یا پھاڑ دینا، مجرد "فتح" سے ہے بمعنی چھڑنا، اترنا، اور بلند ہونا مصدر فَرْعاً و فُرُوْعاً یہاں پر اس سے مراد "ایجاد کرنا" ہے۔ اور مراد "ایک ایسا رسالہ لکھنا ہے جس کی طرف کسی نے سبقت نہیں کی ہو" یا یہاں نیا رسالہ کو "باکرہ عورت" سے تشبیہ دی ہے۔

(۲) رِسَالَةٌ: بمعنی صحیفہ، پیغام، پیغامبری، خط اور جمع رَسَائِل و رِسَالَاتٌ ہیں اور "افترع رسالة" سے مراد ایسا رسالہ لکھنا جس کی طرف کسی نے سبقت نہیں کیا ہو، اور یہاں نئے رسالہ کو "باکرہ عورت" سے تشبیہ دی ہے۔

(۳) عَذْرَاءُ: بمعنی کنواری لڑکی (بن بیاہی لڑکی) والجمع عَذَارٰی و عَذَارِی اور عَذْرَاتٌ آتی ہیں۔

(۴) اَلْمُفْلِقُ: ماہر ہونا یہ اِفْلَاقٌ مصدر سے ہے، از افعال بمعنی پھاڑنا، ماہر ہونا، عجیب کام کرنا، فَلَقَ (ض) فَلْقاً بمعنی چیرنا، پھاڑنا، فَلَقٌ بمعنی ٹکڑا اور اس کی جمع اَفْلَاقٌ ہے یہاں مراد ہے "حاذق، عجیب کام کرنے والا"۔ یقال شاعر مُفْلِقٌ یعنی نئی بات پیدا کرنے والا ہے، عجیب بات کہنے والا اور فَلَقَ اللّٰهُ الصُّبْحَ. پھاڑنا، عجیب کام کرنا۔

(۵) کُتَّابٌ: یہ جمع ہے کاتب کی اور کاتب کی جمع کَاتِبُوْنَ اور کَتَبَةٌ بھی آتی ہے بمعنی لکھنے والا عالم محرر۔ پیش کار اور کاتب اس کو بھی کہتے ہیں جو ادبیت میں ماہر ہو، اور کاتب خاص جو شاعر کے مقابلہ میں مستعمل ہوتا ہے۔ اور کاتب کے ایک معنی یہ ہے کہ جو نثر میں ماہر ہو۔

(۶) اَوَانٌ: یہ جمع ہے "اٰنٌ" کی بمعنی وقت، لمحہ، زمان، لحظہ۔ اسکی جمع اٰوِنَةٌ، اَوَانَاةٌ بھی ہے۔ اٰنَ یَئِیْنُ (ض) اِئْنًا بمعنی وقت کا آنا یا وقت کا ہونا۔

(۷) اَلْمُتَمَكِّنُ: از تفعل تَمَكُّنٌ مصدر ہے بمعنی قادر ہونے کے ہیں۔ اسکا صلہ جب "علیٰ" آتا ہے تو بمعنی قادر ہونے، قدرت رکھنے

کے استعمال ہوتا ہے، اور یہاں اس کے معنی قادر ہونے کے ہیں۔

(۸) اَزِمَّۃٌ: یہ جمع ہے زِمَـامٌ کی بمعنی لگام نکیل، باگ اور مہار بھی ہے۔ از نصر بمعنی لگام لگانا۔ یہاں پر مراد "وہ ہے جس سے کوئی چیز باندھی جائے"۔

(۹) اَلْبَیَانُ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی فصیح گفتگو کرنا، جو مافی الضمیر کو ظاہر کرے۔ بَیَانًا و تِبْیَانًا مصادر ہیں۔

(۱۰) اَلْعِیَالُ: یہ عَیِّلٌ (بتشدید الیاء) کی جمع ہے بمعنی فقیر محتاج کے ہیں، یہاں اس سے مراد متاخرین کا متقدمین کے محتاج ہونا ہے اور "کالعیال" یہ خبر اِنَّ ہے اور اس کی جمع عیائِل، عَالَۃٌ اور عِیَالٌ بھی آتی ہیں۔

(۱۱) اَلْاَوَائِلُ: یہ اول کی جمع ہے اور اس کی جمع اَوَال، اَوَّلُـوْنَ بھی آتی ہیں بمعنی پہلا، اور مؤنث اولیٰ آتا ہے اس کی جمع اُوَلٌ اور اُوْلَیَاتٌ آتی ہیں، اوّل جب صفت واقع ہوتا ہے تو یہ غیر منصرف ہوتا ہے جیسے: لقیتـہ عـامًا اوّلَ اور اس کے علاوہ اور صورتوں میں منصرف ہوتا ہے۔ مارأیتُ له اوّلًا ولا آخِرًا۔

☆......☆......☆
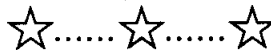
وَلَوْ مَلَكَ فَصَاحَۃَ سَحْبَانَ بْنِ وَائِلٍ، وَكَانَ بِالْمَجْلِسِ كَهْلٌ جَالِسٌ فِي الْحَاشِيَۃِ، عِنْدَ مَوَاقِفِ الْحَاشِيَۃِ، فَكَانَ كُلَّمَا شَطَّ الْقَوْمُ فِي شَوْطِهِمْ.

ترجمہ:۔ اگر چہ وہ مالک کیوں نہ ہو سحبان بن وائل کی فصاحت کے، اور تھا مجلس میں ایک ادھیڑ عمر کا بڈھا جو بیٹھا ہوا تھا کنارے پر خدام کے بیٹھنے کی جگہ کے پاس، پس اس کی حالت یہ تھی کہ جب لوگ اپنے چکر میں دور ہوتے تھے (لوگ میدان کلام میں گردش کرتے تھے، حد سے آگے بڑھ جاتے تھے)

(۱) مَلَكَ: مالک ہونا از ضرب، تَمْلِیْكٌ تفعیل سے مالک بنانا و بننا، دینا، مر تحقیقہ۔

(۲) فَصَاحَۃٌ: بمعنی کلام کا سلیس ہونا، جید اللغۃ ہونا، تعقید سے خالی ہونا۔ اس کی جمع فُصَحَاءُ، فِصَاحٌ آتی ہیں اور فصیح صیغہ صفت ہے، فَصَحَ (ف) فَصْحًا و فَصَاحَۃً مصادر ہیں بمعنی جید اللغۃ ہونا اور نہایت طمطراق و روانی سے گفتگو کرنا۔ فَصَاحَۃً (ك) فصیح ہونا، اور یہ لفظ فصاحت کرم سے متکلم، کلام اور کلمہ تینوں کی صفت واقع ہوتی ہے، جیسے رجل فصیح و کلام فصیح و کلمۃ فصیحۃ کرم سے خوش بیان اور فصیح ہونا۔

(۳) سَحْبَانُ بنْ وَائِلٍ: یہ مشہور فصیح و بلیغ شاعر عرب میں گزرے تھے اور یہ قبیلہ بنو باہلہ سے تعلق رکھتے تھے، حضرت معاویہؓ نے ان کو عرب کے سب سے بڑے فصیح و بلیغ شاعر ہونے کی شہادت دی تھی۔

(٤) بِالْمَجْلِسِ: یہاں باء بمعنی "فی" ہے ای فی المجلس و الجمع مَجَالِسُ از ضرب۔ مر تحقیقہ

(۵) كَهْـلٌ: میانہ سال، ادھیڑ عمر، جو نہ جوان ہو اور نہ بوڑھا۔ یہ تقریباً تیس (۳۰) سے چالیس (۴۰) تک کی مدت ہوتی ہے، بعض نے کہا کہ یہ تیس (۳۰) سے پچاس (۵۰) تک کی مدت ہوتی ہے۔ اس کی جمع كهول، كهلانـا، كهلون آتی ہیں، فتح سے مصدر

كَهْلًا و كُهُوْلًا(ك) و كُهُوْلَةً بمعنی ادھیڑ عمر کا ہونا۔ والجمع كهال، كهلا اور كهلون ہیں از فتح وکرم۔ وفی القران: ويكلم الناس في المهد و كهلا. جب تک بچہ ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے "جنين"، جب پیدا ہو جائے تو" منفوس" اور اس کی ماں کو "نُفَسَاء" اور بچے کو "طفل" اور "رضيع" کہتے ہیں اور جب ذرا بڑا ہو جائے اور کچھ کھانے لگے تو جفر (حفعر) مؤنث جفرة ہے اور جب دودھ چھڑا دیا جائے تو "فطيم" اور جب کچھ طاقت آجائے اور چلنے لگے تو" جَزَّدَر" جب اس سے بھی بڑا ہو جائے تو "يافع" جب قریب البلوغ ہو تو "مُراهق" جب بالغ ہو جائے تو محتلم (حالم) جب چہرہ پر سبزا گنے لگے تو "طار" ہے. جب نکاح کی عمر سے تجاوز کر جائے ، اور نکاح تک تو "عانس" ہے، پس جب اس سے بڑھ جائے چالیس سال کی عمر کو تو " كهل" ہے اور جب بالوں میں سفیدی آنے لگے تو "اشيب و اشمط" ہے، پھر "شيخ" ہے پھر "مسن" ہے، پھر "دالف" ہے یا تو (دانف) ہے، جب چھوٹے چھوٹے قدم چلنے لگے تو "هرف" ہے، پھر "حذف" ہے جب عقل بھی جاتی رہے۔ (کمافی افاضات و کنوزاعزازیه)

(٦) اَلْحَاشِيَةُ: طرف، جانب، مجلس کے کنارہ کو کہتے ہیں والجمع حَوَاشِيْ، الحاشية بمعنی کنارہ، کونہ، اہل خانہ اور خاص لوگ، نوکر، خدمت گار والجمع حَوَاشٍ. حَشَا يَحْشُوْ(ن) حَشْوًا بمعنی بھرا ہونا، یا بھر جانا و پُر ہونا اور اس میں دوسرے حاشیہ سے مراد بمعنی خادم مجازاً ہے۔

(٧) مَوَاقِفُ: یہ موقف کی جمع ہے بمعنی ٹھہرنے کی جگہ، از ضرب بمعنی ٹھہرنا و چپ چھاپ کھڑا رہنا، اس کے اور معنی بھی آتے ہیں۔

(٨) شَطَّ: اى بَعُدَ. شَطًّا و شُطُوْطًا(ن، ض) بمعنی دور ہونا، ظلم کرنا یا دور ہونا، حق سے تجاوز کرنا۔ کمافی حديث ابن مسعود: لهامهر نساء هالاوكس ولاشطط اى لازيادة ولانقصان. یہاں اس کے معنی تجاوز ہونے اور حد سے بڑھنے کے ہیں وفی القران: ولا تشطط.

(٩) اَلْقَوْمُ: لوگوں کی جماعت، والجمع اَقْوَامٌ و اَقَائِمُ، و اَقَاوِيْمُ و اَقَاوِمُ بھی آتی ہیں۔ اور "القوم" میں الف لام عہد کا ہے۔ اى من حضر.

(١٠) شَوْطَهُمْ: تیزی کے ساتھ چلنا، انتہاء، غایت، چکر، ایک مرتبہ دوڑنا، اسکی جمع اَشْوَاطٌ بمعنی بھڑکنا و مشتعل ہونا۔ وفی الحديث: طاف بالبيت سبعة اشواط. شَاطَ يَشُوْطُ(ن) شَوْطًا بمعنی بھڑکنا، مشتعل ہونا۔

☆......☆......☆

وَنَثَرُوا الْعَجْوَةَ وَالنَّجْوَةَ مِنْ نَوْطِهِمْ، يُنْبِئُ تَخَازُرُ طَرْفِهِ، وَتَشَامُخُ اَنْفِهِ، اَنَّهُ مُخْرَنْبِقٌ لِيَنْبَاعَ.

ترجمہ:۔ اور بکھیر چکے اپنی عمدہ کھجواروں کو (اچھی باتوں کو) اور بری چھواروں کو (ردی باتوں) کو اپنے توشہ دانوں سے (اپنے منہ سے) خبر دیتا تھا اس کا (بوڑھے کا) گوشۂ چشم سے دیکھنا اور اس کی ناک چڑھانا (اس بات کی) کہ تحقیق وہ سر جھکانے والا ہے تاکہ حملہ کرے (کہ وہ بحث و مباحثہ کے لئے تیار ہے)

(۱)نَشَرُوْا: اس کا مصدر نَشَرٌ ہے از نصر وضرب بمعنی بکھیرنا یا نثر میں گفتگو کرنا، نِشَار: وہ روپئے ہیں جو کسی کے سامنے اٹھانے کیلئے پھینک دئے جائے، اور ضرب سے اس کے معنی چھینکنے کے بھی آتے ہیں۔ یقال نثرت الدابة چوپایہ نے چھینکا اور ''نثروا العجوة والنجوة'' سے مراد ''عمدہ کلام اور ردی کلام کرنا ہے'' یا ''مذاق سے کلام کرنا'' ہے۔

(۲)اَلْعَجْوَةَ: عمدہ قسم کی کھجور کو کہتے ہیں، صاحب جوہری کی رائے ہے کہ عمدہ کھجوروں کی ایک قسم کا نام ہے، جس کی نسبت یہ مشہور ہے کہ رسول ﷺ نے خود اپنے دست مبارک سے اس کا پودا، درخت لگایا تھا، بقول بعض یہ درخت نہ مدینہ میں ہے اور نہ مکہ میں ہے اس کے بعد اس میں اختلاف ہے کہ یہ عربی لفظ ہے یا نہیں، بعض یہ فرماتے ہیں کہ یہ عربی لفظ نہیں ہے بلکہ بصری ہے اور بقول بعض یہ عربی لفظ ہے۔

(۳)اَلنَّجْوَةَ: ردی قسم کے کھجور کو کہتے ہیں، اسی طرح ابن جھورؒ نے بیان کیا ہے کہ غالباً یہ لغت بصریہ ہے اسی وجہ سے یہ مشہور کتب لغت میں نہیں ہے، بعض نے کہا ہے یہ مطلق ردی چھوارہ ہے۔(والتفصیل فی کنوزاعزازیہ)

(۴)نَوْطٌ: ٹوکری، توشہ دان یا اس قسم کا کوئی اور برتن ہو جس میں خرما وغیرہ ہو جو کجاوہ میں با آسانی لٹکایا جاسکے۔ والجمع اَنْوَاطٌ، نِیَاطٌ. نَاطَ یَنُوْطُ(ن) نَوْطاً، نِیَاطاً مصدر ہیں بمعنی لٹکانا کیونکہ چھواروں کی تھیلی (ٹوکری) بھی کجاوے میں لٹکائی جاتی ہے۔

(۵)یُنْبِئُ: یہ اِنْبَاءٌ مصدر ہے، ماخوذ نَبَاءٌ سے ہے از افعال بمعنی خبر دینا، عظیم الشان خبر، خبر سنانا۔ نَبَاءَ یَنْبَیءُ(ف) نَبَاءً، نُبُوْئاً مصدر ہیں بمعنی بلند ہونا اور مہتم بالشان خبر کو کہتے ہیں جو ذو فائدہ ہو جس کے ساتھ علم یا غلبہ ظن حاصل ہو جب یہ فوائد پائے جائے تو نباء کہتے ہیں ورنہ نہیں۔ وفی القراٰن: قل ھو نبأعظیم انتم عنه معرضون.

(۶)تَخَاذُرٌ: اس کے معنی ہے کسی کو گھور کر دیکھنا، یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنی نگاہ تیز کر کے پلکوں کو سمیٹنا (گھورنا) خَزَرَ(ن) خَزْراً بمعنی گوشۂ چشم سے دیکھنا و از سمع خَزَراً. یقال خزرعینه بمعنی اس کی آنکھ تنگ ہوگئی (گھورنا) والجمع خُزَرَاءُ۔

(۷)طَرْفٌ: بمعنی آنکھ یا کسی چیز کا کنارہ ہر شئے کا انتہاء۔ طَرَفَ(ض) طَرْفًا بمعنی دیکھنا۔ یقال طرف فلان اور طرف بمعنی کسی چیز کا کنارہ ہر چیز کی انتہاء والجمع اَطْرَافٌ اور ''عَیِّنٌ'' جس کی آنکھ بڑی ہو۔ وفی القراٰن: لایرتدالیھم طرفھم.

(۸)تَشَامُخٌ: تفاعل کا مصدر ہے بمعنی تکبر سے ناک چڑھانا یا ناک کو بلند کرنا اپنے کو بڑا سمجھ کر، یہ ''شَمْخٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی غرور، تکبر مجرد فتح سے ہے شَمْخًا و شُمُوْخًا مصدر ہیں تکبر کرنا۔ وفی الحدیث: فشمخ بانفه.

(۹)اَنْفٌ: بمعنی ناک، پہاڑ کا نکلا ہوا کونہ، اور ہر چیز کی ابتداء اس کی جمع اُنُوْفٌ، آنَافٌ و آنف. انف فلان از سمع بمعنی ناگوار سمجھنا۔

(۱۰)مُخْرَنْبِقٌ: یعنی وہ شخص جو سر جھکائے کسی دشوار کام کو سوچ رہا ہو۔ اس کا مصدر اِخْرِنْبَاقٌ (ابرنشاق) یعنی بغیر کسی رکاوٹ کے زمین پر بیٹھنا۔ یا سر جھکانا اور زمین سے چمٹنا از اِفْعِنْلَالٌ اس کے معنی سر جھکانے اور زمین سے چمٹنے کے ہیں۔

(۱۱)لِیُنْبَاعَ: یہ افعال سے، بَوْعٌ سے مشتق ہے، باع کے معنی ہے مسافت (بین المنکبین) یا ممتد ہونا۔ بَاعَ یَبُوْعُ(ن) بَوْعاً بمعنی باع پھیلانا، بچھانا (ن) بَوْعًا بمعنی بخشش کیلئے ہاتھ کھولنا۔ جمع اَبْوَاعٌ، بَاعَاتٌ و بِیْعَانٌ۔

☆......☆......☆

وَمُجْرَمِّزٍ سَيَمُدُّ الْبَاعَ، وَنَابِضٍ يَبْرِيْ النِّبَالَ، وَرَابِضٍ يَبْغِي النِّضَالَ، فَلَمَّا انْتُثِلَتِ الْكَنَائِنُ.

ترجمہ:۔اور سمٹ کر بیٹھنے والا ہے کہ عنقریب دراز کریگا دونوں ہاتھوں کو اور کمان چڑھانے والا ہے، درست کر رہا ہے تیروں کو (بحث کرنے کے لئے گویا تاک میں ہے) اور گھٹنے ٹیکے ہوئے تیر اندازی کی فکر میں ہے، (بات کرنے بحث ومباحثہ کرنے کے لئے بالکل تیار ہے، پس جبکہ خالی ہوگئے تمام ترکش (یعنی کلام کے ظروف)۔

(۱) مُجْرَمِّزٌ: بروزن مُجْلَوِّزٌ صیغہ اسم فاعل بمعنی کودنے کیلئے ہاتھ پیر کا سمیٹنے والا، بعض نے مُقْشَعِرٌّ کے وزن پر بتایا ہے۔اسکا مصدر اِجْرِمَّازٌ ہے از باب اجلواز بمعنی سکڑنا، بعض حصہ کو بعض حصہ سے ملانا، برگشتہ ہونا، پکڑ کر بیٹھنا، دامن سمیٹ کر بیٹھنا۔

(۲) سَيَمُدُّ: اس کا مصدر ہے مَدٌّ بمعنی کھینچنا، پھیلانا، دراز کرنا اور بڑھانا۔یمد(ن) یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

(۳) اَلْبَاعُ: بمعنی دونوں ہاتھوں کے پھیلانے کی مقدار والجمع اَبْوَاعٌ، بَاعَاتٌ، بِيْعَانٌ، اور ''سيمد الباع'' یہ کنایہ ہے کودنے اور حملہ کرنے سے۔

(٤) نَابِضٌ: اس کا اصل معنی ہے حرکت دینا، صیغہ اسم فاعل اس کا مصدر نَبْضٌ بمعنی کمان کو اس طرح کھینچنا کہ اس سے آواز نکلے یا کمان کا چلہ کھینچنا، نَبَضَ (ض) نَبْضًا و نَبَضَانًا مصدر حرکت کرنا۔نابض جو شخص تیر کو پھینکنے کیلئے کھینچے والجمع نَبَضَة، نَبَّاضٌ وَنَابِضُوْنَ ہیں اور یہاں ''نابض'' سے مراد تیر مارنے والا ہے۔

(۵) يَبْرِيْ: ازضرب بَرْيًا بمعنی چھیلنا، صاف کرنا یقال بری السهم والقلم یعنی قلم بناتے وقت جو ریزہ گرتا ہے۔

(٦) اَلنِّبَالَ: نَبْلٌ کی جمع ہے اور نَبْلٌ اس کا واحد نَبْلَةٌ ہے بمعنی تیر اس کی جمع اَنْبَالٌ و نِبْلَانٌ بھی آتی ہیں بمعنی تیر ازنصر نَبْلًا مصدر ہے بمعنی تیر مارنا، تیر چلانا۔

(۷) رَابِضٌ: صیغہ اسم فاعل ہے ازضرب رَبْضًا و رُبُوْضًا و رَبْضَةً مصادر ہیں بمعنی گھٹنے ٹیک کر بیٹھنا۔

(۸) يَبْغِيْ: ازضرب بُغْيَةً و بُغَايَةً مصدر ہیں بمعنی طلب کرنا، مر تحقیقہ۔

(۹) اَلنِّضَالَ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی تیر پھینکنا، نَاضَلَةً، مُنَاضَلَةً و نِضَالًا بمعنی آپس میں تیر پھینکنا، مجرد نصر سے نَضْلًا مصدر ہے بمعنی تیر اندازی میں سبقت لیجانا اور غلبہ حاصل کرنا۔

(۱۰) نُثِلَتْ: ازضرب ونصر مصدر نَثْلًا ہے بمعنی جھاڑ دینا، نکال دینا اور خالی ہونا، یہاں لوگوں کے اذہان کو کنائن سے تشبیہ دی ہے ''کن'' بمعنی ترکش اور اس کی جمع کنانات آتی ہے۔

(۱۱) اَلْكَنَائِنُ: یہ كَنَانَةٌ کی جمع ہے بمعنی تیردان، ترکش خواہ لکڑی کا ہو یا چمڑے کا۔ كَنَّ يَكُنُّ (ن) كَنًّا و كُنُوْنًا چھپانا، پوشیدہ کرنا اور كِنٌّ (بحر الكاف) بمعنی کوٹھری، حجرہ، کمرہ اور گھر جمع اَكْنَانٌ و اَكِنَّةٌ ہیں یعنی وہ چیز جس میں کسی چیز کی حفاظت کی جائے، اور اسکو ڈھک کر رکھا جائے۔وفی القرآن: وجعل لكم من الجبال اكناناً.

☆......☆......☆

وَفَاءَتِ السَّكَائِنُ، وَرَكَدَتِ الزَّعَازِعُ، وَكَفَّ الْمُنَازِعُ، وَسَكَنَتِ الزَّمَاجِرُ، وَسَكَتَ الْمَزْجُوْرُ وَالزَّاجِرُ.

ترجمہ:۔اوروالپس ہوئے ان لوگوں کے سکون (سناٹا چھا گیا مجلس میں) اور تیز ہوائیں رک گئیں اور رک گئے جھگڑا کرنے والے (جھگڑے) سے اور رک گئی غصہ کی آوازیں (شور وغوغا بند ہوگیا) اور چپ ہوگئے غالب ومغلوب (جس کو ڈانٹا گیا اور ڈانٹنے والا)۔

(۱) فَاءَتِ: ای رَجَعَتْ فَاءَ يَفِيْءُ (ض) فَيْئًا بمعنی لوٹنا، واپس ہونا، اور فاءت یہ مہموز اللام ہے اور اجوف واوی ہے بمعنی لوٹنا، اور اگر اجوف یائی ہے تو اس کے معنی سایہ کے ہٹ جانے کے آتے ہیں ومنه الفیء بمعنی سایہ کیونکہ وہ بھی لوٹتا ہے۔ ومنه الفيئة بمعنی وہ جماعت جو ایک دوسرے کی مدد کرے، قوت حاصل کرنے کی غرض سے ایک دوسرے کی طرف رجوع کرے وفی القرآن: کم من فئة قليلة غلبت فئة كثيرة باذن الله.

(۲) اَلسَّكَائِنُ: یہ سَكِيْنَةٌ کی جمع ہے بمعنی سکون، وقار وہیبت بھی ہے عزت واطمینان۔ سکناو سکونا (ن) مصدر ہیں بمعنی ٹھہرنا وآرام کرنا اور سُكَّان بھی سَكِيْنَةٌ کی جمع ہے۔ قال تعالیٰ: فانزل السكينة عليهم.

(۳) رَكَدَتْ: اس کا مصدر ''رُكُوْدٌ'' ہے اس کے اصلی معنی آفتاب اور کشتی کے ٹھرنے کے ہے اب اس کا معنی مطلق ٹھہرنا از نصر ومنه الماءُ الراكدُ بمعنی ٹھہرا ہوا پانی۔

(۴) اَلزَّعَازِعُ: یہ زَعْزَعَةٌ کی جمع ہے از بابِ بعثر بمعنی حرکت دینا اور منع کرنا اسکے اصلی معنی ہے وہ تیز وتند ہوا جو چیزوں کو ہلا ڈالے یعنی آندھی، یہاں مقصود یہ ہے کہ اہل مجلس نے کلام ختم کردیا اور خاموش ہوگئے یا خاموش ہوکر بیٹھ گئے۔ زعزعة وہ ہوا جو تیز چلے۔

(۵) كَفَّ: مصدر ہے از نصر بمعنی روکنا اور اسکے معنی روکدینا، واپس آنا، روکنا۔ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوا ہے۔ کف بمعنی ہتھیلی والجمع اَكُفٌّ، اَكْفَاف، كُفَّ یہ معروف ومجہول دونوں طرح ہوسکتا ہے۔

(۶) اَلْمُنَازِعُ: صیغہ اسم فاعل از مفاعلہ اس کا مصدر نِزَاعٌ ہے بمعنی جھگڑا کرنے والا مجرد نَزَعَ نَزْعًا (ض) سے بمعنی پھینکنا۔ اور امتنع المنازع ومنع منازعة بمعنی منازعہ ومجادلہ کرنا اگر مجرد میں مصدر نزاعا ونُزُوْعًا (ض) ہوتو بمعنی مشتاق ہونا۔

(۷) سَكَنَتْ: از نصر سکون۔ سَكَنٌ مصدر ہے بمعنی ٹھہرنا وساکن ہوجانا، وقد مرتحقیقه۔

(۸) اَلزَّمَاجِرُ: ای اصوات شديدة از باب بعثر، زَمْجَرَةٌ مصدر ہے بمعنی سخت آواز دینا، جمع ہے زَمْجَرَة کی بمعنی بہت زیادہ چیخنا، چلانا، سخت آواز اور غصہ اس کی جمع زَمَاجِيْر بھی آتی ہے اور یہ اصل میں زَجْرٌ سے مشتق ہے اور اس میں میم لاحق کردی گئی ہے۔

(۹) سَكَتَ: اس کے مصادر سَكْتًا وسُكُوْتًا وسُكَاتَةً وسَاكُوْتَةً (ن) ہیں بمعنی خاموش ہونا، چھپ ہوجانا۔

(۱۰) اَلْمَزْجُوْر: مفعول۔ زَجَرَ (ن) زَجْرًا مصدر ہے، روکنا، منع کرنا، ڈانٹنا۔ یہ لازم متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ المزجور بمعنی المغلوب. الزاجر بمعنی غالب۔ وفی القرآن: فانما هي زجرة واحدة. اور الزاجر اسم فاعل ہے بمعنی غالب بمعنی ڈانٹنے والا۔ اور نصر سے بمعنی غالب آنا اور مزجور اسم مفعول ہے بمعنی مغلوب۔

☆......☆......☆

اَقْبَلَ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَقَالَ: لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْئًا اِدًّا، وَجُزْتُمْ عَنِ الْقَصْدِ جِدًّا، وَعَظَّمْتُمُ الْعِظَامَ الرُّفَاتَ، وَاَفْتَنْتُمْ فِي الْمِيْلِ اِلَى مَنْ فَاتَ.

ترجمہ:۔تو متوجہ ہوا وہ (بوڑھا) لوگوں کی طرف اور کہا بیشک تم لوگ لائے ہو عجیب بات (خدا کی قسم تم لوگوں نے نا معقول بات درمیان میں کہی) اور تجاوز کیا تم نے میانہ روی سے (تم راہ راست سے بہت دور ہو گئے ہو) اور تم نے بہت بڑا خیال کیا ہے بوسیدہ ہڈیوں کو، اور تجاوز کیا تم نے مائل ہونے میں ان لوگوں کی طرف جو فوت ہو گئے (فوت شدہ لوگوں کی محبت میں تم لوگوں نے غیر ضروری کلام کیا)۔

(۱) اَقْبَلَ: یہ اقبال مصدر سے ہے از افعال بمعنی متوجہ ہونا، سامنے آنا، رخ کرنا۔ اور اقبل علی الجماعة یہ "لَمَّا" کا جواب ہے۔

(۲) اَلْجَمَاعَةُ: اس کی جمع جماعات ہے، از فتح بمعنی لوگوں کی گروہ، جماعت، اکٹھا ہونا، جمع ہونا اور اجتماع یا مبالغہ ہے جامع کے یا مجموعہ کے معنی میں ہے یا جمع اسم ظرف بمعنی مجتمع، غرضیکہ سب الفاظ میں اجتماع موجود ہے۔

(۳) جِئْتُمْ: جَاءَ يَجِيْءُ (ض) جِيْئًا، جِيْئَةً، مَجِيْئًا و مَجِيْئَةً مصادر ہیں بمعنی آنا۔ جاء به بمعنی لانا، مؤنث جائية ہے اور مجيئة اور اِتْيان میں تھوڑا سا فرق ہے۔ والاتيان المجئى بسهولة فالمجئى اعم. لقد جئتم شيئا الخ یہ جواب قسم ہے عبارت محذوف کا ای جاء جيئة مجيئاً.

(۴) شَيْئًا: بمعنی چیز، والجمع اشیاءٌ۔ سمع سے۔ مر تحقيقه.

(۵) اِدًّا: سخت و دشوار کلام، مصیبت، امر منکر، وہ امر جو گھبرا ڈالے۔ قَالَ تَعَالٰى: لقد جئتم شيئًا اِدًّا. ای امر امنكرا والجمع اِدَادٌ، اِدَدٌ، اَدًّا مصدر ہے (ن، ض) بمعنی مصیبت میں ڈالنا، بوجھل کر دینا۔ اِدٌّ یہ صیغہ صفت ہے بمعنی شئے منکر۔

(۶) جُزْتُمْ: اس کا مصدر جَوْزٌ ہے بمعنی گزر جانا، تجاوز کرنا، آگے بڑھنا۔ از نصر اس کا صلہ عن وعلی آتا ہے، تو اس کے معنی تجاوز کرنے کے آتے ہیں اور کبھی یہ جواز سے ماخوذ ہوتا ہے، جسکے معنی جائز ہونے کے ہیں، اور یہاں جَوْزٌ سے ہیں جسکے معنی وسط کے ہیں۔

(۷) اَلْقَصْدُ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی ارادہ کرنا یا اوسط درجہ کی چال چلنا، یہاں یہی مراد ہے۔

(۸) جِدًّا: (بکسر الجیم) بمعنی کوشش، سنجیدگی، اچھی طرح ثابت شدہ، واقعی بات جو ہزل کی ضد ہے اور جَدٌّ (بالفتح) بمعنی دادا، نانا والجمع اَجْدَادٌ، جُدُوْدٌ، جَدُوْدَةٌ. جُدٌّ (بضم الجیم) بمعنی حصہ۔ جَدًّا (ض) بمعنی بڑے مرتبے والا ہونا، اور "جدا" یہ صیغہ صفت مفعول مطلق ہے ای جَوَازًا جِدًّا. جَدَّ جَدًّا (ض) جِدَّةً بمعنی نیا ہونا، تازہ ہونا جَدَّ (ض) جَدًّا بمعنی کاٹنا۔ جَدَّ (ن) جِدًّا بمعنی کوشش کرنا، محنت کرنا۔

(۹) عَظَّمْتُمْ: یہ تعظیم مصدر ہے از تفعیل بمعنی بڑا سمجھنا، تعظیم کرنا، توقیر کرنا اور عَظُمَ (ك) عظامَةً بمعنی بڑا ہونا۔ وفي التنزيل: فكسونا العظام لحمًا.

(۱۰) اَلْعِظَامُ: یہ اَعْظُمٌ کی جمع ہے، اور یہ عَظْمٌ کی جمع ہے بمعنی ہڈی اصل میں ہر بڑی چیز کو کہتے ہیں اور اس کی جمع اَعْظُمٌ و عِظَامَةٌ

بھی آتی ہے از کرم بمعنی بڑا ہونا اور نصر سے بمعنی ہڈی کھلانا۔

(۱۱) اَلرُّفَاتِ: بمعنی بوسیدہ ہڈی، یا ہر وہ چیز جو شکستہ اور بوسیدہ ہو۔ رَفَتَ (ض، ن) رَفْتًا بمعنی کہنہ ہونا یا شکستہ ہونا اور یہ لازمی و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے وَرُفَاتٌ بمعنی بوسیدہ ہڈی۔ رَفَةٌ ای کَسْوَةٌ اور یہ مادہ جہاں بھی ہو، کسر کے معنی ہونگے۔ وفي القران: أئذا كنا عظاما ورفاتا.

(۱۲) اِفْتَتُّمْ: یہ فوت سے ماخوذ ہے، از افتعال بمعنی فوت کرنا، تجاوز کرنا۔ اِفْتِيَاتٌ مصدر ہے مجرد۔ فَاتَ يَفُوْتُ (ن) فَوْتًا و فَوَاتًا فوت کر دینا۔ قَالَ تَعَالٰی: وان فاتكم شيء من ازواجكم الى الكفار۔ اور یہاں تجاوز کرنا مراد ہے۔

(۱۳) اَلْمَيْلُ: مائل ہونا، مصدر ہے از ضرب مائل ہونا، لوٹنا، رغبت کرنا (مال اليه) مَيْلًا، تَمِيْلًا، مَيْلَانًا، مَيْلُوْلَةً، مُمِيْلًا بمعنی لوٹنا۔

☆......☆......☆

وَغَمِصْتُمْ جِيْلَكُمْ الَّذِيْنَ فِيْهِمْ لَكُمُ اللِّدَاتُ، وَمَعَهُمْ اِنْعَقَدَتِ الْمُوَدَّاتِ، اَنَسِيْتُمْ يَاجَهَابِذَةَ النَّقْدِ، وَمَوَابِذَةَ الْحَلِّ وَالْعَقْدِ.

ترجمہ:۔ اور حقیر سمجھا ہے تم نے اپنی جماعت کو جن میں کچھ تمہارے ہم عصر ہیں اور ان کے ساتھ تمہاری دوستی قائم ہو چکی ہے اے پرکھنے والے! ماہرین (ماہرین کو پرکھنے والوں) اور اے صاحبان حل و عقد کیا تم بھول گئے (اے کھولنے باندھنے کے حاکموں) کیا بھول گئے ان چیزوں کو۔

(۱) غَمَصْتُمْ: یہ غَمْصٌ مصدر سے (از ضرب و سمع) بمعنی حقیر سمجھنا، حقارت کرنا، ڈبو دینا، ناشکری کرنا۔

(۲) جِيْلَكُمْ: جِيْلٌ واحد ہے اس کی جمع اَجْيَالٌ و جِيْلَانٌ آتی ہیں بمعنی لوگوں کا گروہ، صدی، ہم زمانہ، اہل زمانہ، ایک زمانے کے لوگ، اور "الذین" صفت ہے جیل کی اور اس میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے۔ ای لداتکم یہ جمع لدۃ کی ہے ای الذی ولد معك من غير بطن واحد.

(۳) اَللِّدَات: یہ صفات کے وزن پر ہے یہ لِدَةٌ کی جمع ہے اس کی جمع لِدُوْن بھی آتی ہے بمعنی ہم زاد جن کی ایک ساتھ پیدائش ہوئی ہو، ہم عصر و ہم عمر، ایک ساتھ پرورش یافتہ یہ اصل میں وَلَدَ تھا اس کا تثنیہ لِدَانِ اور تصغیر وُلَيْدُوْن، وُلَيْدَاتٌ ہیں. وَلَدَيَلِدُ (ض) لِدَةً وَلَادَةً، وِلَادًا وَمَوْلِدًا بمعنی بچہ جننا، وضع حمل ہونا۔

(۴) اِنْعَقَدَتْ: انعقاد مصدر سے ہے از انفعال بمعنی منعقد ہونا، گرہ لگنا۔ مجرد نَقْدًا (ن) بمعنی پرکھنا، نقد ادا کرنا، تنقید کرنا۔ اگر عَقَدَ (ض) يَعْقِدُ سے ہو تو بمعنی باندھنا۔

(۵) اَلْمُوَدَّاتُ: یہ مُوَدَّةٌ کی جمع ہے بمعنی دوستی اور کسی چیز کی پرزور خواہش کرنا، محبت کرنا۔ از سمع اور "المودات" میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای موداتکم (س) بمعنی محبت کرنا۔

(۶) اُنْسِيْتُمْ: یہ اِنْسَاءٌ مصدر سے، از افعال بمعنی بھلا دینا۔ اور اگر سمع سے ہو تو اس میں ہمزہ استفہام کا ہوگا، اور یہ جملہ انشائیہ ہوگا،

اور اگر ہمزہ استفہامیہ نہ مانا جائے تو جملہ خبریہ ہوگا بہر حال انشائیہ کی صورت میں ہمزہ ضرور ہوگا چاہے افعال سے ہو یا سمع سے، مجرد سمع سے ہے بمعنی بھول جانا۔

(۷) جَهَابِذَةٌ: یہ جمع ہے جَهْبَذٍ کی بمعنی ماہر، عقلمند، حاذق کھرے، کھوٹے کو پرکھنے والا اس کی جمع جَهَابِذَاتٌ بھی آتی ہے۔

(۸) اَلنَّقْدُ: یہ مصدر ہے بمعنی پرکھنا از نصر نَقْدًا و تَنْقَادًا بمعنی کھرے کھوٹے کی پہچان کرنا، پرکھنا۔ یہاں نقد بمعنی منقود ہے اور اس کی جمع نُقُوْدٌ ہے۔

(۹) مَوَابِذَةٌ: بمعنی کثیر الجاہ جمع موبذ کی ہے (بفتح المیم و کسر الباء) بمعنی حاکم اور (بفتح الباء) فارسی کا لفظ ہے اس کے اصلی معنی مجوسی حاکم کے ہیں اب حاکم یہود، فقیہ فارس کو کہتے ہیں یہ عجمی لفظ ہے اور صاحب قاموس نے اس لفظ کو (و، ب، ذ) کی فصل میں بیان کیا ہے اور صاحب اقرب الموارد نے ان پر یہ اعتراض کیا ہے کہ صاحب قاموس کو (م، و، ب، ذ) کی فصل میں اس کو بیان کرنا چاہیے تھا۔

(۱۰) اَلْحَلُّ: حُلُوْلٌ سے مشتق ہے بمعنی کھولنا از نصر، مرتحقیقہ۔

(۱۱) اَلْعَقْدُ: یہ مصدر ہے بمعنی باندھنا از ضرب، مرتحقیقہ۔

☆......☆......☆

مَا اَبْرَزَتْهُ طَوَارِفُ الْقَرَائِحِ، وَبَرَّزَفِيْهِ الْجَذَعُ عَلَى الْقَارِحِ، مِنَ الْعِبَارَاتِ الْمُهَذَّبَةِ، وَالْاِسْتِعَارَاتِ الْمُسْتَعْذَبَةِ.

ترجمہ:۔ جن کو ظاہر کیا ہے طبائع جدیدہ نے (نئی نئی باتوں کو ایجاد کرنے والی طبعیتوں نے) اور غالب آگیا ہے اس میں دو سالہ بچے، پانچ سالہ بچے پر (جس میں جوان بوڑھے پر غالب رہا) یعنی وہ مہذب عبارتیں ہیں اور ان استعارات میں (تشبیہ) جو شیریں سمجھی گئی ہے۔

(۱) اَبْرَزَتْهُ: مفاعلہ سے مُبَارَزَةٌ بمعنی مقابلہ کرنا، تَبَرَّزَ تفعل سے بمعنی پاخانہ کرنا۔ ابراز مصدر از افعال بمعنی نکالنا، ظاہر کرنا، پیش کرنا، ایجاد کرنا، پیدا کرنا مجرد کرم سے بَرْزًا و بَرَازَةً بمعنی فضل یا شجاعت میں اپنے ہم عمروں سے فوقیت لے جانا، بڑھ جانا۔ بَرَزَ (ن) بُرُوْزًا و بَرْزًا بمعنی ظاہر ہونا، مشہور ہونا، نمایاں ہونا، ابھرنا اور "ما ابرزته" یہ مفعول ثانی ہے "انسیتم" کا اگر یہ باب افعال سے ہو، اور اگر یہ سمع سے ہے تو مفعول بہ ہے۔

(۲) طَوَارِفُ: یہ طَارِفَةٌ کی جمع ہے بمعنی طبائع جدیدہ، نئی طبیعتیں، طَرِيْفٌ از کرم بمعنی جدید ہونا، عمدہ ہونا۔ اور یہاں اس سے مراد نئی چیز ہے، اور طَوَارِفُ القرئح ای طبائع جدیدۃ اور طوارف القرائح میں اضافۃ الصفت الی الموصوف ہے ای القرائح الطوارف۔

(۳) اَلْقَرَائِحُ: یہ قَرِيْحَةٌ کی جمع ہے بمعنی طبیعت اور "قَرْحٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی زخمی کرنا، کیونکہ طبعیت ہی میں زخم ہوتا ہے، از فتح و سمع اور یہاں اضافت صفت الی الموصوف ہے، اور اس کے معنی ہر چیز کے اول، اور کنویں کے پہلے پانی کے بھی آتے ہیں۔

(۴) بَـرَّزَ: یہ تَبـرِیـزٌ مصدر سے ہے از تفعیل بمعنی غالب آنا، میدان میں سبقت لے جانا، مجرد کرم سے ہے بَـرَازَۃٌ بمعنی فوقیت و سبقت لے جانا، غالب کردینا۔

(۵) اَلْجَذَعُ: چھوٹی عمر کا چوپایہ، نوجوان جانور، گھوڑے کا نوعمر بچہ جو دوسرے سال میں لگ جائے، یا نوجوان، والجمع جِذَاعٌ، جُذْعَانٌ. جَـذَعَ (ف) جَذْعًا۔ یقال جذعة الدابة جانور کو بغیر چارہ کے بند کرنا، جذع گھوڑے کا نوعمر بچہ جو دوسرے سال میں لگ گیا ہو اور "قارح" پانچویں سال والا بچہ کو کہتے ہیں اور رِبَاع جو چوتھے سال میں لگ جائے، پھر آخر عمر تک کے گھوڑے کو مذك کہتے ہیں۔

(۶) اَلْقَارِحُ: وہ سم دار یا کھر دار جانور جس کے مسوڑھے پھٹ کر دانت نکل آئے ہو مثل شتر و درندہ والجمع قَـوَارِحُ ومَقَارِيْحُ قَرَحَ از فتح و سمع بمعنی مسوڑھوں سے دانت نکلنا، مؤنث قَارِحَۃٌ جمع قَارِحَات، واضح ہو، کہ گھوڑے کا بچہ جب پیدا ہو تو اس کو "مهره" کہتے ہیں پھر "فلو" کہتے ہیں پھر جب سال پورا ہو تو "حـولـى" اور دوسرے سال میں لگ جائے تو "جَذَع" تیسرے میں لگ جائے تو "ثنى" کہتے ہیں چوتھے سال میں لگ جائے تو "رِبَاع" پانچویں سال میں ہو تو "قَارِح"، پھر اخیر عمر تک "مذك" کہتے ہیں۔

(۷) اَلْعِبَارَاتُ: یہ عِبَارَۃٌ کی جمع ہے بمعنی الفاظ جو معنی پر دلالت کرے، بیان۔ عَبَرَ (ن) عَبْرًا، عُبُوْرًا و عِبَارَۃً مصادر بیانات، یقال عَبَّرَ الرؤیاء خواب کی تعبیر یا تفسیر بیان کی۔ ''عبارت'' یہ عبر کا اسم ہے یعنی معنی پر دلالت کرنے والے الفاظ۔

(۸) اَلْمُهَذَّب: تَهْذِيْبٌ مصدر سے از تفعیل بمعنی وہ بات جو زوائد سے خالی ہو۔ هَـذَبَ (ض) هَذْبًا بمعنی صاف کرنا، قطع کرنا اور المهذب بمعنی مزین، پاکیزہ، نفیس وغیرہ۔

(۹) اَلْاِسْتِعَارَات: یہ استعارة کی جمع ہے بمعنی کسی چیز کو عاریت لے لینا، اور یہ "عَارٌ" سے مشتق ہے جس کے معنی شرم کے ہیں اصطلاح میں استعارہ کہتے ہیں اس عبارت کو جس میں ایک چیز بول کر دوسری مراد لیجائے، اور دونوں کے درمیان قرینہ مانعہ اور علاقہ تشبیہ موجود ہو۔

(۱۰) اَلْمُسْتَعْذَبَۃُ: بمعنی شیریں سمجھا گیا یہ "عَذْبٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی میٹھا، عمدہ۔ کقـولـه تـعـالٰی: هذاعذب فرات. المستعذبة از استفعال بمعنی شیریں سمجھا گیا از سمع و کرم اس کے اصلی معنی ہے روکنا، دفع کرنا۔ کمامر تحقیقه

☆......☆......☆

وَالرَّسَائِلِ الْمُوَشَّحَةِ، وَالْاَسَاجِيْعِ الْمُسْتَمْلَحَةِ، وَهَلْ لِلْقُدَمَاءِ اِذَا اَنْعَمَ النَّظَرَ، مَنْ حَضَرَ غَيْرُ الْمَعَانِى الْمَطْرُوْقَةِ الْمَوَارِدِ.

ترجمہ:۔ اور ایسے رسائل جو کہ مزین ہیں (مضامین سے) اور ایسی مقفی عبارتیں جو نمکین سمجھی گئی (قافیہ بند، نمکین کلام)، اور نہیں ہے متقدمین کے لئے (کوئی فضیلت) جبکہ اچھی طرح نظر کرے وہ آدمی جو حاضر ہے (حاضرین اگر اچھی طرح دیکھیں کہ متقدمین کے لئے کوئی فضیلت نہیں ہے) سوائے ان مضامین کے کہ جن کے چشمے (کثرت آمد و رفت سے) گدلے ہو چکے ہیں (یعنی نیا مضمون نہیں ہے بلکہ پرانا ہے)۔

(۱) اَلرَّسَائِل: یہ رسالۃ کی جمع ہے بمعنی پیغام، پیغمبری، خط اور اس کی جمع رِسَالَات بھی آتی ہے۔ رَسِلَ (س) رَسَلًا بمعنی لٹکنا، راسل

وتراسل مفاعلہ وتفاعل سے بمعنی خط وکتابت کرنا، ارسال بمعنی بھیجنا، ترسل تفعل سے بمعنی آہستگی سے کام کرنا، نرمی برتنا، استرل از استفعال بمعنی جاری رکھنا۔

(۲) اَلْمُوَشَّحَۃ: تَوْشِیْحٌ مصدر ہے از تفعیل اور یہ ''موشح'' کا مؤنث ہے یعنی وہ اشعار جو کہ ایک خاص وزن اور قافیہ پر نظم کئے جاتے ہیں مگر اس میں ایک ہی قافیہ کی پابندی نہیں ہوتی، اور یہ اندلسی شعراء کا ایجاد ہے، اور جب وِشَاحٌ کی نسبت عورت کی طرف ہو تو اس سے مراد ہار ہوتا ہے، اور جب اس کی نسبت مرد کی طرف ہو تو اس سے مراد تلوار کا غلاف ہوتا ہے، مجرد وِشَاحٌ سے ماخوذ ہے یعنی جس چیز سے زینت حاصل کی جاتی ہے۔

(۳) اَسَاجِیْعُ: اَسْجَاع کی جمع ہے، اور یہ سَجْعٌ کی جمع بھی ہے، بمعنی مقفّی کلام از فتح مقفّی کلام کرنا۔ بقول بعض یہ جمع اُسْجُوْعَۃٌ کی ہے، اور سجع قافیہ بند کلام کے ایک حصہ کو کہتے ہیں، اور سَجْعٌ کبوتر کی آواز کو بھی کہتے ہیں۔

(۴) اَلْمُسْتَمْلَحَۃ: اِسْتِمْلَاحٌ مصدر ہے از استفعال بمعنی نمکین سمجھنا، اور یہ مِلْحٌ (بکسر المیم) سے ماخوذ ہے بمعنی نمک المستملحۃ صیغہ اسم مفعول واحد مؤنث بمعنی نمکین سمجھا گیا، ملح سے ماخوذ ہے۔

(۵) ھَلْ لِلْقُدَمَاءِ: ھل استفہام انکاری ہے یا نافیہ ہے، قدماء یہ قدیم کی جمع ہے بمعنی پرانا قَدُمَ (ك) قَدَمًا و قَدَامَۃً بمعنی پرانا ہونا، قدیم ہونا۔ قَدِمَ سمع سے بمعنی آنا۔ قدم تقدیما از تفعیل بمعنی آگے کرنا، پیش کرنا، ذکر کرنا، ترقی دینا، آگے بڑھنا، جاری رہنا، کامیاب ہونا، استقدم استفعال سے بمعنی طلب کرنا، حاضر کرنا۔ ہل اور ہمزۂ استفہام میں فرق: ہَل: خاص ہے ایجاب کے ساتھ بخلاف ہمزہ کے اور ہل اسم پر نہیں آسکتا، بخلاف ہمزہ کے اور ''ھَلْ زَیْدٌقَائِمٌ'' کہنا غلط ہوگا اور ''اَزَیْدٌقَائِمٌ'' کہنا صحیح ہے۔

(۶) اَنْعَمَ: اِنْعَام مصدر ہے از افعال بمعنی غور سے دیکھنا، خوب اچھی طرح دیکھنا، اِنْعَام میں کیفیت کا اعتبار ہے اور اِمْعَان میں کمیت کا اعتبار ہے، اور اسکے (انعم النظر) کے معنی خوب دیر تک سوچنے کے ہے۔

(۷) اَلنَّظَر: مصدر ہے از نصر و سمع بمعنی نگاہ، دانائی، نَظْرًا، مَنْظَرًا و مَنْظَرَۃً، نَظَرَانًا مصادر ہیں تفعل سے بمعنی غور کرنا، توقف کرنا۔

(۸) حَضَرَ: حَضْرًا، حُضُوْرًا، حَضَارَۃً (ن) بمعنی موجود ہونا، اور سمع سے بمعنی حاضر ہونا، اور ''من حضر'' فاعل ہے ''انعم'' کا۔

(۹) اَلْمَعَانِیْ: جمع ہے معنی کی اور غیر المعانی کا تعلق ھل کے ساتھ ہے۔ عَنٰی یَعْنِی (ض) عَنْیًا، عِنَایَۃً بمعنی ارادہ و قصد کرنا۔ عَنِیَ (س) عَنَاءً بمعنی تھکنا، تکلیف اٹھانا، عَانٰی مُعَانَاۃً بمعنی تکلیف اٹھانا، تَعَنّٰی بمعنی تھکنا، تکلیف جھیلنا۔

(۱۰) اَلْمَطْرُوْقَۃ: یہ صیغہ اسم مفعول ہے، طَرْقٌ مصدر سے۔ یقال طرق الماء ای اذاشرب الماء الکدر (جبکہ وہ گدلا اور پلید پانی پیئے، اور نصر سے بمعنی کھٹکھٹانا اور رات کو آنا، اور پانی کو گدلا کرنا، طَرْقًا و طُرُوْقًا (س) مصدر ہیں بمعنی گندا کرنا، گدلا کرنا، پانی خراب کرنا، (پلید کرنا) طَرَقَ (ن) طَرْقًا بمعنی کوٹنا، اور ''معطروقۃ المراد'' سے مراد پرانے معانی استعارہ مصرحہ مراد ہے۔

(۱۱) اَلْمَوَارِدُ: مَوْرِدٌ کی جمع ہے بمعنی گھاٹ (پانی کی طرف اترنے کا راستہ) از ضرب، مرتحقیقہ

☆......☆......☆

اَلْـمَعْقُوْلَةِ الشَّوَارِدِ، اَلْمَأْثُوْرَةِ عَنْهُمْ لِتَقَادُمِ الْمَوَالِدِ، لَا لِتَقَدُّمِ الصَّادِرِ عَلَى الْوَارِدِ! وَاِنِّی لَأَعْرِفُ الْاٰنَ مَنْ اِذَا اَنْشَاءَ، وَشَّی.

ترجمہ:۔ جو کہ باندھے گئے ہیں بدکنے والے جانور سے (نومولود معانی سے) یا غیر مانوس لغات سے، جو کہ منقول ہیں ان سے بوجہ زمانے ولادت کے متقدم ہونے (ان کے تقدم زمانی کی وجہ سے) نہ کہ اس وجہ سے کہ واپس ہونے والا آنے والے پر فضیلت اور فوقیت رکھتا ہے، اور تحقیق کہ میں ایک ایسے شخص کو پہچانتا ہوں (اسوقت) جبکہ وہ تصنیف کرے تو خوب مزین کرے۔

(۱) اَلْمَعْقُوْلَةَ: المحبوسة. ای مشدودة صیغہ اسم مفعول مؤنث ہے بمعنی باندھی ہوئی۔ عِقَالٌ سے ماخوذ ہے، عقال اس رسی کو کہتے ہیں جس سے اونٹ کے پیر باندھے جاتے ہیں از ضرب باندھنا، روکنا۔ اس کی جمع عُقُلٌ و عُقْلٌ بروزن قفل ہے۔ اور عِقَال، دیت کو بھی کہتے ہیں اور "معقولة الشوارد" سے مراد "نوادر معانی" ہے اور نوادر معانی کو بھاگنے والے اونٹوں کے ساتھ تشبیہ دی ہے۔

(۲) اَلشَّوَارِدُ: شَارِدَةٌ کی جمع ہے بمعنی نفر کرنے والے، بھاگنے والے۔ شَرَدَ (ن) شَرْدًا و شُرُوْدًا بمعنی بھاگنا، چلا جانا۔ صفت شَارِدٌ ہے جمع شَرَدٌ و شُرُوْدٌ ہیں، شاردة مؤنث جمع شَوَارِدٌ و شُرَدٌ. اور "شوارد اللغة" بمعنی نادر و غریب اللغۃ ہونا۔

(۳) اَلْمَاْثُوْرَةُ: ای المنقولة نقل کیا ہوا. یقال اثر الحدیث ای نقله. اَثَرَ (ن، ض) اَثْرًا و اَثَارَةً۔

(۴) تَقَادُم: بمعنی لوٹنا و سابق ہونا، اور سمع سے "علی، من" صلات کے ساتھ استعمال ہوتا ہے اور سمع سے بمعنی لوٹنا، خوش ہونا، تفاعل کا مصدر ہے اور اس کا معنی ہے زمانہ کی وجہ سے پرانا ہونے کے ہے۔ تقادم بمعنی پرانا۔

(۵) اَلْـمَوَالِدُ: یہ اسم ظرف مَوْلَدٌ کی جمع ہے بمعنی پیدائش کی جگہ یا وقت از ضرب بمعنی پیدا ہونا۔ مولد کی جمع ہے اس میں مصدر میمی ہے یا ظرف ہے بمعنی زمانہ ولادت۔

(۶) تَـقَدُّم: تفعل کا مصدر ہے بمعنی آگے بڑھنا، یا پیش قدمی کرنا۔ قَـدُمَ (ك) قَدَمًا و قَدَامَةً پرانا ہونا، اور لا لتقدم کے معنی یہ ہے کہ اس لئے نہیں کہ وہ متاخرین پر فضیلت رکھتے ہیں۔

(۷) اَلصَّادِرُ: صیغہ اسم فاعل، صدر (ن، ض) صَدْرًا و صُدُوْرًا مصدر ہیں بمعنی لوٹنے والا۔ اور صادر کے اصلی معنی ہے وہ جانور جو پانی پی کر لوٹ آئے تو نصر سے صُدُوْرًا بمعنی جانا، پیدا ہونا، پیش ہونا۔ وقال تعالٰی: یومئذ یصدر الناس اشتاتا، مراد متقدمین ہیں۔

(۸) اَلْوَارِدُ: اسم فاعل اس کا مصدر وُرُوْدٌ ہے بمعنی وہ جگہ جہاں جانور پانی پیتے ہیں، از ضرب گھاٹ پر پانی پینے کیلئے جانا، اس سے مراد متاخرین ہیں۔ وَقَالَ تَعَالٰی: فاوردھم النار وبئس الورد المورود.

(۹) اَعْرِفُ: اس کا مصدر عِرْفَانٌ و عُرْفٌ ہیں از ضرب، مر تحقیقہ۔

(۱۰) اَنْشَأَ: اِنْشَاءٌ مصدر ہے از افعال بمعنی ابتداء، انشاء پردازی اور قافیہ کی ضرورت سے اس میں خلاف قیاس ہمزہ کو الف سے بدل دیا، بمعنی ابتداء، کتب اور اس کے معنی انشاء پردازی کے بھی آتے ہیں۔ انشاء مہموز اللام ہے، ہمزہ کو خلاف قیاس الف سے بدلا ہے۔

(۱۱) وَشّٰی: تَوْشِیَةٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی کپڑے کا منقش کرنا۔ وَشٰی (ض) وَشْیًا، وشْیَةً بمعنی مزین کرنا، اور چغل خوری کرنا

اور اس سے مراد مضامین مختلفہ ہیں اور ''وشی'' کا مفعول نسیا منسیا محذوف ہے۔

☆......☆......☆

وَاِذَاعَبَّرَ، حَبَّرَ، وَاِن اَسْهَبَ، اَذْهَبَ، وَاِذَااَوْجَزَ، اَعْجَزَ، وَاِنْ بَدَهَ، شَدَهَ، وَمَتیٰ اِخْتَرَعَ، خَرَعَ، فَقَالَ لَهُ نَاظُوْرَةُالدِّیْوَانِ.

ترجمہ:۔اور جب وہ کلام کرتا ہے تو عمدہ کرتا ہے، اور اگر کلام کو طویل کرے تو سنہری کردے (سامعین کے عقلوں کو لے جائے) اور جبکہ وہ مختصر کرتا ہے تو لوگوں کو عاجز کردے، اور اگر فی البدیہ کہے تو لوگوں کو متحیر کردے، اور جب کوئی نئی بات نکلتی ہے تو حاسدین کے دل کو پھاڑ دیتی ہے، پس کہا ان سے دفتر کے حاکم نے (صدر مجلس نے)۔

(۱) عَبَّرَ: از تفعیل اس کا مصدر تَعْبِیْرٌ بمعنی مافی الضمیر کا اظہار کرنا. یقال عبر عمافی نفسه. عَبْرًا (ن) مصدر بمعنی گزرنا۔

(۲) حَبَّرَ: از تفعیل اس کا مصدر تَحْبِیْرٌ ہے بمعنی مزین کرنا، عمدہ بنانا، اچھا کرنا۔ مجرد اس کا حَبْرًا (ن) سے بمعنی مزین کرنا، اچھا ہونا۔ اور سمع سے حَبْرًا و حُبُوْرًا بمعنی خوش ہونا، حَبَرَۃٌ بمعنی منقش چادر جمع حبرٌ ہے، افعال سے خوش کرنا، حَبْرٌ بمعنی پوپ جمع اَحْبَار۔

(۳) اَسْهَبَ: اِسْهَابٌ مصدر ہے از افعال بمعنی بات کو لمبی کرنا یا طویل کلام کرنا، مجرد فتح سے سَهْبًا بمعنی پکڑنا، اختیار کرنا اور سهب ایک قسم کی گھاس ہے جو لمبی لمبی ہوتی ہے۔

(۴) اَذْهَبَ: یہ ''اذهب العقول'' سے مشتق ہے جسکے معنی یہ ہوئے کہ وہ عقلوں کو لیجائے۔ یہ افعال سے اذهاب مصدر ہے، ''ذَهَبٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی سونا، اور اِذْهَابٌ کے معنی ہے سنہری کردینا یعنی سونے کا ملمع کرنا، اور مجرد سمع سے ذَهَبًا اور فتح سے ذَهَابًا، ذُهُوْبًا، مَذْهَبًا بمعنی گزرنا، مرنا۔ یہاں اَذْهَابَ بمعنی لیجانا، تو مفعول محذوف ہوگا ای ذهب العقل یہاں دونوں ہوسکتے ہیں۔

(۵) اَوْجَزَ: اس کا مصدر اِیْجَازٌ ہے از افعال بمعنی مختصر کرنا۔ اور وَجَزَ (ض) وَجْزًا کے بھی یہی معنی آتے ہیں اور کرم سے وَجْزًا وُجُوْزًا و جَازَۃً بمعنی مختصر ہونا۔ یعنی بطور ایجاز کے کلام کرنا۔

(۶) اَعْجَزَ: اِعْجَازٌ مصدر ہے از افعال بمعنی کسی کو اپنے جیسے مضمون بیان کرنے سے عاجز کرنا مجرد عَجْزًا و عُجُوْزًا (س، ض) بمعنی عجز ہونا، قدرت نہ ہونا صفت عاجز ہے جمع عَوَاجِزُ ہے۔ وفی القران: اعجزت ان اکون مثل هذا الغراب. یعنی اتنا مختصر کلام کرتے ہیں کہ ان جیسا کلام یا مقال لانے سے عاجز رہ جاتے ہیں۔

(۷) بَدَهَ: فتح سے بَدْهًا مصدر بمعنی اچانک جا پہنچنا، یا فی البدیہ کلام کہنا، کوچ کرنا۔ صفت بَادِہٌ. و الجمع بَوَادِہ ہے۔

(۸) شَدَهَ: شَدْهًا مصدر فتح سے بمعنی متحیر ہونا، وحشت میں ڈالنا۔ ضرب سے شَدْهًا بمعنی حیران کرنا، حیرت میں ڈالنا۔

(۹) اِخْتَرَعَ: اِخْتِرَاعًا مصدر ہے از افتعال بمعنی بغیر نمونہ کے پیدا کرنا، یا بغیر کسی مثال کے پیدا کرنا، ایجاد نو کرنا، کرم سے خَرُوْعٌ خَرْعًا بمعنی کمزور ہونا، ٹوٹنا، پھٹنا، سست ہوجانا۔ خَرَاعَۃٌ بمعنی ڈھیلے جسم کا ہونا۔

(۱۰) خَرَعَ: از فتح خَرْعًا مصدر ہے بمعنی پھاڑنا، چیرنا۔ اور سمع سے بھی آتا ہے۔ مر تحقیقه

(۱۱) نَاظُوْرَةٌ: بمعنی وہ سردار یا بزرگ جو منظورِ نظر ہو، اس کا اطلاق واحد، جمع، مذکر، مؤنث سب پر ہوتا ہے اور یہ "ناطورة" (بالطاء) بھی استعمال ہوا ہے بمعنی انگور اور کھجور کے درختوں کی حفاظت کرنے والا، اس کی جمع نَوَاطِيْرُ ہے اور نَاظُوْرَة کی جمع نَوَاظِيْرُ ہے۔

(۱۲) اَلدِّيْوَان: بمعنی مجموعہ کتب، اشعار و قصائد کا مجموعہ اور وہ رجسٹر جس میں وظیفہ خوروں یا فوجیوں کے نام درج ہوتے ہیں، جمع دَوَاوِيْنُ و دَيَاوِيْنُ ہیں اور اسکے معنی عدالت اور کونسل کے بھی آتے ہیں اور یہاں پر یہی مراد ہے۔

☆......☆......☆

وَعَيْنُ اُوْلٰئِكَ الْاَعْيَانِ: مَنْ قَارِعُ هٰذِهِ الصَّفَاةِ، وَقَرِيْعُ هٰذِهِ الصِّفَاتِ؟ فَقَالَ: اِنَّهُ قِرْنُ مَجَالِكَ، وَقَرِيْنُ جِدَالِكَ، وَاِذَاشِئْتَ ذَاكَ فَرُضْ نَجِيْبًا.

ترجمہ:۔ اور بڑے لوگوں کے سردار نے پوچھا کون ہے اس سفید پتھر کو توڑنے والا، (بڑی باتیں بتانے والا) اور کون سردار ہے ان صفتوں کا (ان خوبیوں سے متصف کون ہے) پس اس بوڑھے نے کہا کہ تحقیق ایسا شخص تیری جولانگاہ کے سامنے ہے اور تیری لڑائی کا ہم نشین ہے۔ اور اگر تم یہ بات چاہو، تو تم ایک بہترین گھوڑے کو قابو کرو۔

(۱) عَيْنٌ: بمعنی آنکھ، سردار، شریف قوم، کمانڈر اور فوج کا ہراول دستہ بھی آتے ہیں والجمع اَعْيُنٌ، عُيُوْنٌ و اَعْيَانٌ وجمع الجمع اَعْيُنَاتٌ اور اس کی تصغیر عُيَيْنَةٌ آتی ہے اور عین کے معنی آنکھ یا آنکھ کے ڈھیلے کے بھی آتے ہیں اور یہاں سردار ہی مراد ہے۔

(۲) قَارِعٌ: اسم فاعل بمعنی توڑنے والا، کھٹکھٹانے والا۔ از فتح، اور اسکے معنی مارنے والا بھی ہے یعنی ضارب کسی چیز کو کسی چیز پر مارنے والا و قال تعالیٰ: القارعة ما القارعة.

(۳) اَلصَّفَاةُ: یہ ناقص واوی ہے اور قرآن میں جو "صفوان" آیا ہے اس کے بھی یہی معنی ہیں یعنی بڑا و چکنا سفید سخت پتھر والجمع صَفْوَاتٌ و صِفِيٌّ، صُفِيٌّ آتی ہیں بمعنی صاف سخت بڑا پتھر یہاں مراد "امر عظیم" ہے یا کلام دشوار سے استعارہ ہے یا اچھے استعارات مراد ہیں اور صَفَاةٌ یہ صفا کی جمع اور اس کی جمع صَفَوَاتٌ بھی آتی ہے اور جمع الجمع اَصْفَاءٌ.

(۴) قَرِيْعٌ: بمعنی سردار و رئیس قوم جو تلوار سے مقابلہ کرے اور اس کے معنی قرعہ اندازی کرنے والا اور غالب اور مغلوب بھی ہیں اضداد میں سے، قرعہ ڈالنے والا و الجمع قَرْعٰى. یقال هو قريع الكتيبة یعنی وہ فوج کا سردار کمانڈر ہے اور یہاں یہی معنی مراد ہے۔

(۵) قِرْنٌ: قَرَنَ (ن، ض، ف) قَرْنًا بمعنی ملانا، اقتران بمعنی ملنا۔ قَارَنَ مفاعلہ سے بمعنی ساتھ رہنا، قَرْنٌ (بفتح القاف) بمعنی سینگ، صدی، سال و زمانہ اور نسل جمع قُرُوْنٌ. قُرْنَةٌ بمعنی پیشانی اور "قرن مجالك" سے مراد جو تمہارے مقارن ہے یعنی ساتھی ہے، قِرْنٌ (بالکسر) بمعنی ہم عمر، ہم نشین، جمع اَقْرَانٌ اور یہ "قَرْنٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی ملانا۔ قَرِيْنٌ بمعنی ساتھی، رفیق جمع قُرَنَاءُ.
قال تعالیٰ: فهو له قرين. و قيضنا له قرناء.

(۶) مَجَالٌ: یہ اسم ظرف ہے بمعنی جولان گاہ یعنی وہ جگہ جہاں گھڑسواری سکھائی جاتی ہے، یہاں اس سے مراد ای من كبول معك في الحرب. جَالَ (ن) يَجُوْلُ جَوْلًا پھرنا، گھومنا و گشت لگانا ہے۔

(۷) جِدَالِكَ : یہ جِدَالٌ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی لڑائی، جھگڑا، یا دشمنی کرنا۔ یہاں اس سے مراد مناظرہ کرنا ہے، مجرد سمع سے بمعنی سخت لڑنا۔ جَدِلَ (س) جَدَلاً سخت جھگڑا کرنا۔ جَدَلاً (ن، ض) بمعنی زمین پر پچھاڑنا، پھینکنا۔ تَجَدَّلَ تفعل سے بمعنی جا پڑنا، گر جانا، قال تعالیٰ: فلارفث ولافسوق ولاجدال فی الحج.

(۸) شِئْتَ: ای واذاشئت ذاك ای تصدیق ذالك واردت ان تعلم حقیقةهذه الدعوة فرُضْ الخ.

(۹) فُرُضْ : صیغۂ امر ہے از نصر اجوف واوی بمعنی گھوڑے کو ورزش کیلئے دوڑانا۔ مصادر رَوْضًا، رِیَاضَةً و رِیَاضًا ہیں، اس میں فاء الگ ہے اور رَاضَ (ن) یَرُوْضُ رِیَاضَةً بمعنی رَابِض یعنی ورزش کرنے والا۔

(۱۰) نَجِیْبًا: بمعنی شریف، مراد ''عمدہ گھوڑا'' ہے۔ والجمع اَنْجَابٌ، نُجَبَاءُ، نُجَبٌ از کرم اور یہاں مراد ''فرس کریم'' کے ہیں۔

☆......☆......☆

وَادْعُ مُجِیْبًا، لِتَرَی عَجِیْبًا، فَقَالَ لَهُ: یَاهَذَا، اِنَّ الْبُغَاثَ بِاَرْضِنَا لَا یَسْتَنْسِرُ، وَالتَّمْیِیْزُ عِنْدَنَا بَیْنَ الْفِضَّةِ وَالْقِضَّةِ مُتَیَسِّرٌ.

ترجمہ:۔ اور بلالو جواب دینے والے کو، تاکہ دیکھ سکو تم عجائبات کو، پس کہا صدر مجلس نے اس شخص (بوڑھے) سے: اے شخص! بے شک چھوٹا پرندہ ہمارے زمین پر گدھ نہیں بن سکتا (ہر کس و ناکس معزز و محترم نہیں ہوتا) اور تمیز کرنا ہمارے نزدیک چاندی اور کنکری کے درمیان آسان ہے۔

(۱) وَادْعُ: یہ دَعْوَةٌ مصدر سے بمعنی بلانا، پکارنا۔ از نصر و فتح، مر تحقیقہ۔

(۲) مُجِیْبًا: صیغہ اسم فاعل از افعال اِیْجَابٌ مصدر ہے بمعنی جواب دینے والا یا لبیک کہنے والا۔ اور اس کے معنی اصطلاح اور محاورہ جاننے والا بھی ہے مگر یہاں یہی معنی مراد لئے جاسکتے ہیں۔ افعال سے جب کوئی مصیبت میں پکارے تو اس کا جواب دینے والا مجیب کہلاتا ہے۔

(۳) لِتَرَی: رُؤْیَةٌ مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ از باب فتح، مر تحقیقہ۔

(۴) عَجِیْبًا: بمعنی جس پر تعجب کیا جائے، مبالغہ کیلئے عُجُبٌ و عُجَابٌ، عَجَبٌ و عَجِیْبٌ کہا جاتا ہے، مجرد سمع سے بمعنی تعجب کرنا۔

(۵) اَلْبُغَاثُ: یہ ایک پرندہ کا نام ہے جو مردار کھاتا ہے، بعض کہتے ہیں کہ یہ گدھ ہے اور بقول بعض یہ ایک سبزی مائل سفید رنگ کا پرندہ ہوتا ہے جو کہ گدھ سے چھوٹا ہے، یہ ایک آبی پرندہ ہے جس کی گردن لمبی ہوتی ہے، خاکستری رنگ ہوتا ہے اور گدھ سے چھوٹا ہوتا ہے، بعض نے کہا کہ اس کو بھی گدھ کہتے ہیں اور یہ مردار کھاتا ہے اور اس کی جمع بِغْثَانٌ آتی ہے، بقول بعض بغاث ایک چڑیا ہے جو گدھ سے چھوٹی ہوتی ہے، آہستہ آہستہ اُڑتی ہے اور مولے کی طرح وہ آہستہ چلتی ہے یہاں یہی معنی مراد ہے۔

(۶) لَایَسْتَنْسِرُ: یہ نَسْرٌ سے ماخوذ ہے (بفتح النون) صحیح ہے بمعنی گدھ، کرگس۔ والجمع نُسُوْرٌ، اَنْسُرٌ، نِسَارٌ. یقال استنسر الطائر پرندہ قوت میں گدھ جیسا ہو گیا۔ از استفعال استنسارٌ ہے، نَسْرٌ بمعنی گدھ اِسْتَنْسَرَ الْبُغَاثُ یعنی گدھ کے مانند ہو گیا۔

(۷) اَلتَّمْیِیْزُ: از تفعیل بمعنی تمیز کرنا، جدا کر دینا، مجرد۔ مَیْزًا (ض) مصدر ہے بمعنی جدا فرق کرنا۔ وفی القرآن: لیمیز الله.

(۸) اَلْفِضَّةُ: بمعنی چاندی۔ اور فَضَّ (ن) فَضًّا بمعنی ٹکڑا ہونا یا توڑنا۔ یقال فض الشیء. توڑا۔

(۹) اَلْقَضَّةُ: بمعنی سنگریزہ، اس کی جمع قِضَاضٌ ہے بمعنی تہ بتہ پتھر، چھوٹا ٹیلہ وکنکری والی زمین ازسمع یقال: ارض قضة. اور یہ "قَضٌّ" کا اسم مرہ اور قِضَاضٌ کا واحد ہے۔ قَضَّ (ن) قَضًّا بمعنی سوراخ کرنا، منہدم کرنا، اُکھاڑنا. وقال تعالیٰ: یریدان ینقض فأقامه.

(۱۰) مُتَیَسِّرٌ: بروزن متقبل ازتفعل یہ "یُسْرٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی آسان، مجرد یَسَرَ (ض) یُسْرًا بمعنی نرم ہونا ومطیع ہونا۔ یَسُرَ یَوْسُرُ (ك) یُسْرًا بمعنی کم ہونا۔ یَسِرَ (س) یَسَرًا بمعنی آسان ہونا۔ قال تعالیٰ: یریدالله بکم الیسر ولا یریدبکم العسر.

☆......☆......☆

وَقَلَّ مَنْ اِسْتَهْدَفَ لِلنِّضَالِ، فَخَلَصَ مِنَ الدَّاءِ الْعُضَالِ، اَوْاِسْتَثَارَ نَقْعَ الْاِمْتِحَانِ، فَلَمْ یُقْذَ بِالْاِمْتِهَانِ.

ترجمہ:۔ اور ایسے بہت کم لوگ ہونگے جو تیراندازی کیلئے نشانہ بنے ہوں، پس چھٹکارا پالیا ہو سخت بیماری سے، یا تو اس نے امتحان کا غبار اڑایا ہو پھر نہیں ڈالا گیا ہو ذلت ورسوائی کا کوڑا کرکٹ اس کی آنکھ میں۔

(۱) قَلَّ: ازضرب قِلَّةً بمعنی کم ہونا اور اس کے معنی عدم بمعنی معدوم ہونے کے بھی ہیں اور "قَلَّ" کا فاعل "من استهدف" ہے۔

(۲) اِسْتَهْدَفَ: یہ هَدَفٌ سے ماخوذ ہے جس کے معنی نشانہ بننے کے ہیں۔ ومنہ "مَنْ صَنَّفَ فَقَدْاسْتَهْدَفَ" یعنی جس نے کوئی کتاب تصنیف کی وہ نشانہ بنا۔

(۳) لِلنِّضَالِ: یہ مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی آپس میں تیراندازی کرنا اور ایک دوسرے پر فخر کرنا، ای عندالنضال اور یہ مجرد میں نصر سے آتا ہے مغالبہ کیلئے یعنی تیراندازی میں غالب آنے کیلئے۔

(۴) خَلَصَ: خُلُوْصًا وخَلَاصًا. ازنصر بمعنی نجات پانا، وسلامت ہونا، وخلاصی پانا۔ مرتحقیقہ۔

(۵) اَلدَّاءُ: بمعنی بیماری والجمع اَدْوَاءُ. دَوِیَ (س) دَوًی بمعنی بیمار ہونا اور دَوَاةٌ بمعنی دوات والجمع دُوِیٌّ۔

(۶) اَلْعُضَالُ: بمعنی سخت بیماری، عاجز کردینے والی بیماری، عَضَلَ (ن) عَضْلًا بمعنی سخت ہونا، بند ہوجانا۔ یقال داء عضال. مرض نے جڑ پکڑلی ہے اور اس کے معنی روکنا وباز رکھنا بھی آتے ہیں۔ وقال تعالیٰ: فلا تعضلوهن ان ینکحن ازواجهن.

(۷) اِسْتِثَارًا: واِثَارَةً دونوں کے معنی زمین سے غبار اُڑانے کے ہیں، مجرد نصر سے۔ ثَارَثَوْرًا، ثَوَرَانًا. بھڑکنا، بلند ہونا، حرکت دینا یہ استفعال سے ہے اور نصر سے اجوف واوی اور لازمی ہے۔

(۸) نَقْعٌ: بمعنی غبار والجمع نِقَاعٌ ونُقُوْعٌ. نَقْعًا (ف) بمعنی غبار اُڑانا۔ اگر نقع کی جمع اَنْقُعٌ ہے تو بمعنی ٹھہرا ہوا۔ اور رکا ہوا پانی۔

(۹) اِمْتِحَانٌ: مصدر ازافتعال بمعنی آزمائش کرنا، امتحان لینا۔ مجرد مَحَنَ (ف) مَحْنًا بمعنی مشقت اٹھانا، مصیبت میں ڈالنا، آزمانا مِحْنَةٌ بمعنی آزمائش وسختی۔

(۱۰) یُقْذَ: یہ قَذِیٌ سے ماخوذ ہے ازسمع بمعنی آنکھ میں تنکا پڑنا۔ قَذِیَ یَقْذٰی (س) قَذْیًا وقَذْیَانًا بمعنی کوڑا کرکٹ کا پڑنا، یا خس

وخاشاک کا پڑنا۔فلم یقذانی لم یجعل فی عینه القذی.

(۱۱)اِمْتِهَان: یہ بھی افتعال کا مصدر ہے ''اِهَانَة'' سے ماخوذ ہے بمعنی ذلت، ذلیل سمجھنا۔ مجرد نصر وفتح سے ہے مصدر مَهْنًا و مَهْنَةً اور کرم سے مَهَانَةً بمعنی حقیر وناتواں ہونا۔

☆......☆......☆

فَلَا تُعَرِّضْ عِرْضَكَ لِلْمَفَاضِحِ، وَلَاتُعْرِضْ عَنْ نَصَاحَةِ النَّاصِحِ. فَقَالَ: كُلُّ امْرِیءٍ اَعْرَفُ بِوَسْمِ قِدْحِهِ.

ترجمہ:۔ پس مت پیش کرو تم اپنی عزت کو رسوائی کیلئے، اور روگردانی نہ کرو تم نصیحت کرنیوالے کی نصیحت سے پس کہا اس بوڑھے نے: ہر شخص زیادہ پہچاننے والا ہے اپنے تیر کے نشانے کو (ذہن)۔

(۱)فَلَا تُعَرِّضْ: تَعْرِیْضٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی پیش کرنا۔ مجرد ضرب سے بمعنی پیش کرنا وظاہر ہونا۔ عَرَّضَ (ض) تَعْرِیْضًا تفعیل سے بمعنی چوڑا بنانا بھی آتا ہے عَارَضَه مُعَارَضَةً مفاعلہ سے مقابلہ کرنا، افعال سے اعراض کرنا۔

(۲)عِرْضٌ: بمعنی آبرو، اچھی عادت، باعث فخر وعزت، والجمع اِعْرَاضٌ (بکسر الهمزه) اور عَرْضٌ (بالفتح) پیش کش، پھیلاؤ، چوڑائی، التجاء وگزارش، سامان۔ والجمع اَعْرَاضٌ وعُرُوْضٌ. عُرْضٌ (بالضم) بمعنی جانب، کنارہ دامن کوہ، عَرَضَ (ض) عَرْضًا بمعنی ظاہر کرنا، پھیلانا، درخواست کرنا، عَرُضَ عَرَاضَةً کرم سے بمعنی چوڑا ہونا۔

(۳)اَلْمَفَاضِیْحُ:۔ یہ مِفْضَحٌ کی جمع ہے اور مصدر میمی ہے بمعنی رسوائی، فضیحت۔ فَضْحًا (ف) بمعنی رسوا کرنا یعنی ایسا کام کرنا جس کی وجہ سے رسوائی ہو۔

(۴)لَاتُعْرِضْ: اِعْرَاضٌ مصدر ہے از افعال بمعنی روگردانی کرنا، یہ تفعیل، مفاعلہ، ضرب وکرم اور افتعال سب سے آتا ہے۔

(۵)نَصَاحَةٌ: مصدر ہے از فتح بمعنی نصیحت وخیر خواہی کرنا۔ ومنه الناصح صیغہ اسم فاعل۔ نَصْحًا ونُصْحًا و نَصَاحَةً و نَصَاحِیَةً مصادر ہیں بمعنی نصیحت کرنا اور ناصح کی جمع نُصَّاحٌ ونُصَّحٌ آتی ہیں۔

(۶)اِمْرِیْءٍ: بمعنی مرد، ہمزہ وصل کے ساتھ اور ''راء'' کی جرکت حرف اخیر کی حرکت کے موافق کر دیتے ہیں جیسے جاء امرُأُورَأَیْتُ امرءً اومَرَرْتُ بِامْرِءٍ. اور ہر حال میں ''راء'' پر ضمہ اور فتحہ پڑھنا بھی جائز ہے۔ اور جب تصغیر بنائینگے تو ہمزہ وصل ساقط ہو جائیگا جیسے: مُرَیْءٌ ومُرَیْئَةٌ اور ''اِمْرَءٌ'' میں الف لام تعریف کا داخل نہیں ہوتا۔ اور اس کا مؤنث ''امرأة'' آتا ہے جس کی جمع نِسَاءٌ و نِسْوَةٌ. من غیر لفظه آتی ہے، اور ''کل امرء'' مبتدا ہے اور بعد والا ''اعرف'' خبر ہے۔ اور امرء کی جمع رجال من غیر لفظه ہے کبھی کبھی شاذ ونادر طریقہ پر اس کی جمع اِمْرُؤُوْنَ بھی مستعمل ہے۔

(۷)اَعْرَفُ: صیغہ اسم تفضیل بمعنی پہچاننا۔ عَرْفًا، عِرْفَانًا، مَعْرِفَةً وعَرْفَةً (ض) مصادر ہیں اور یہ اسم تفضیل خبر ہے۔ ''کل امرء'' مبتدا کی اور اس کا مفضل علیہ محذوف ہے ای من غیره ای کل امرء اعرف بحال نفسه من غیره.

(۸)بِوَسْمِ: مصدر ہے بمعنی علامت ونشانی۔ والجمع وُسُوْمٌ۔ وَسَمَ (ض) وَسْمًا وسِمَةً مصادر ہیں بمعنی علامت لگانا، داغ لگانا اور

بوسم یہ متعلق ہے اعرف کے ساتھ، اور ''وسم قداح'' سے مراد اپنے نفس کی حالت ہے ای انااعلم ان اکون غالبافی البحث.

(۹) قِدْحٌ: (بکسر القاف) بمعنی تیر کی لکڑی جو سیدھی کی گئی ہو یا بمعنی قمار بازی کا تیر۔ قَدْحًا (ف) بمعنی مذمت کرنا۔ قَدْحٌ (بفتح القاف) پیالی کو کہتے ہیں خواہ پیالی چھوٹی ہو یا بڑی اور خالی پیالی کو قَدْح بھی کہتے ہیں اور اگر پیالی (برتن) میں کچھ ہو تو اس کو ''کَاسٌ'' کہتے ہیں اور (بسکون الدال) قَدْحٌ مصدر ہے بمعنی دانت یا لکڑی کا کیڑا۔ والقدح (بکسر القاف) بمعنی بغیر پر اور دھار کا تیر اور جوئے کا تیر۔ والجمع اَقْدَاحٌ، قِدَاحٌ، اَقْدُحٌ، قَدْحَانٌ وجمع الجمع اَقَادِيْحُ.

☆......☆......☆

وَسَيَتَفَرَّى اللَّيْلُ عَنْ صُبْحِهِ، فَتَنَاجَتِ الْجَمَاعَةُ فِيْمَا يُسْبَرُ بِهِ قَلِيْبُهُ، وَيُعْمَدُ فِيْهِ تَقْلِيْبُهُ، فَقَالَ اَحَدُهُمْ: ذَرُوْهُ فِيْ حِصَّتِيْ.

ترجمہ:۔ اور عنقریب کھل جائے گی رات اپنی صبح سے، (رات دن آفتاب سے کھل جائے گی یا معاملہ واضح ہو جائے گا) پس لوگ آپس میں مشورہ کرنے لگے، کہ کس چیز سے ناپا جائے اس کا پرانا کنواں (اس کی علم کی گہرائی معلوم کی جائے) اور قصد کیا جائے گا اس کے الٹنے پلٹنے کا (شرمندہ کرنے کا) پس ان میں سے ایک نے کہا چھوڑ دو تم اس کو میرے حصے میں۔

(۱) سَيَتَفَرَّى: تَفَرِّیٌ از تفعل بمعنی پھاڑنا، کھل جانا، پھٹ جانا۔ اور تَفْرِيَةٌ مصدر تفعیل سے بمعنی ٹکڑے ٹکڑے ہونا اور کاٹنا و پھاڑنا۔ فَرٰی (ض) يَفْرِیْ فَرْيًا. جھوٹ گھڑنا یا کسی پر جھوٹا الزام لگانا اور اس کے معنی زمین پر چلنے اور بجلی چمکنے اور توشہ دینے کے بھی آتے ہیں اور ''سیتفری اللیل عن صبحه'' کسی چیز کے واضح ہونے کیلئے ضرب المثل ہے۔

(۲) صُبْحِهٖ: صبح کے معنی دن کے ابتدائی حصہ کے آتے ہیں۔ والجمع اَصْبَاحٌ، صُبُوْحٌ. صَبَحَ (ف) صَبْحًا بمعنی صبح کو آنا، یہ مساء کی ضد ہے صَبُحَ (ك) صَبَاحَةً بمعنی روشن ہونا۔ صَبَّحَ تفعیل سے صبح کو آنا۔

(۳) فَتَنَاجَت: اس کے مصدر تَنَاجِیٌ و مُنَاجَاةٌ ہیں بمعنی سرگوشی کرنا، مشورہ کرنا۔ وفی القرآن: یآیها الذین آمنوا اذاتناجیتم فلا تتناجوا بالاثم والعدوان.

(۴) اَلْجَمَاعَةُ: بمعنی آدمیوں کا گروہ۔ والجمع جَمَاعَاتٌ، از باب فتح۔

(۵) يُسْبَرُ: ای یمتحن. سَبْرٌ مصدر ہے از نصر و ضرب بمعنی آزمائش کرنا، امتحان لینا، ناپنا. سَبَرَ (ن) سَبْرًا بمعنی آزمانا، جانچنا اور اَسْبَرَ و اِسْتَسْبَرَ افعال و استفعال سے بمعنی گہرائی معلوم کرنا، تجربہ کرنا، آزمائش کرنا۔

(۶) قَلِيْبٌ: پرانا کنواں جس کا کھودنے والا معلوم نہ ہو، یہاں مراد اس کے علم و فضل کی گہرائی و زیادتی ہے۔ والجمع قُلُبٌ و قُلْبٌ و اَقْلِبَةٌ۔ اور ''قلیب'' یہ مذکر اور کبھی مؤنث استعمال کیا جاتا ہے۔

(۷) يُعْمَدُ: عَمْدٌ مصدر ہے ضرب سے بمعنی قصد و ارادہ کرنا۔ وفی القرآن: ومن قتل مؤمنامتعمدا.

(۸) تَقْلِيْبُهٗ: تَقْلِيْبٌ مصدر ہے تفعیل سے بمعنی لوٹنا پوٹنا یا پلٹانا، یہاں مراد ''شرمندگی'' ہے یعنی اوپر کا نیچے کرنا اور اندر کا باہر کر دینا.

وفی القران: فاصبح یقلب کفیه.

(۹) ذَرُوْهُ: ای اتـرکوہ صیغۂ امر ہے اس کا اسم فاعل استعمال نہیں ہوتا، بلکہ اس کا اسم فاعل ''تَـارِكٌ'' آتا ہے بمعنی جان بوجھ کر چھوڑ دینا، از فتح، یہ معتل واوی ہے۔

(۱۰) حِصَّةٌ: اس کی جمع حِصَصٌ ہے بمعنی نصیب اور حصہ، از باب نصر، مر تحقیقہ۔

☆......☆......☆

لِاَرْمِيَهُ بِحَجَرِ قِصَّتِیْ، فَاِنَّهَا عُضْلَةُ الْعُقَدِ، وَمَحَكُّ الْمُنْتَقِدِ. فَقَلَّدُوْهُ فِیْ هٰذَا الْاَمْرِ الزَّعَامَةَ، تَقْلِيْدَ الْخَوَارِجِ اَبَانَعَامَةَ.

ترجمہ: تاکہ ماروں میں اسکو اپنے قصہ کے پتھر سے (اپنی گفتگو کے پتھر سے میں اس کو امتحان کی تکلیف دوں) اسلئے کہ وہ ایسی گرہ ہے جس کا کھلنا مشکل ہے (وہ سخت گرہ عقدہ لانیحل ہے) اور پرکھنے کی کسوٹی ہے، پس تقلید کی لوگوں نے (حاضرین نے) اس معاملہ میں (امتحان لینے میں سردار بنایا) مانند تقلید کرنے میں (سردار بنانا) خوارج کا ابونعامہ کی۔

(۱) لِاَرْمِيَهُ: یہ ''رَمْیٌ'' مصدر (ض) سے ہے، لام کی فعل پر داخل ہے بمعنی پھینکنا، تیر چلانا۔

(۲) بِحَجَرٍ: بمعنی پتھر و الجمع اَحْجَارٌ و حِجَارٌ، حِجَارَةٌ و اَحْجُرٌ۔ حَجَرَ (ن) حَجْرًا بمعنی روکنا۔ تَحَجَّرَ و اسْتَحْجَرَ بمعنی پتھر کے مانند ہوگیا۔

(۳) قِصَّةٌ: بمعنی قصہ و حکایت، کہانی و خبر و امر حادث۔ والجمع قِصَصٌ و اَقَاصِيْص: قَصَصًا (ن) بمعنی قصہ بیان کرنا، اگر قَصًّا مصدر ہو تو بمعنی کاٹنا اور قَصَّ (ن) قَصًّا بمعنی کاٹنا۔ ومنه مِقَصٌّ بمعنی قینچی اس کی جمع مَقَاصٌّ. فَقَالَ تَعَالٰی: نحن نقص علیك احسن القصص.

(۴) عُضْلَةٌ: بمعنی سخت یا وہ مصیبت جس سے نجات دشوار ہو اور جمع عُضْلٌ و عُضَلٌ ہیں، عَضَلَ (ن) عَضْلًا بمعنی روکنا منع کرنا، تنگی کرنا اور ''عضلة العقد'' یہ اضافت بیانیہ ہے یعنی وہ گرہ جو کھولی نہ جاسکے۔

(۵) اَلْعُقَدُ: یہ عُقْدَةٌ کی جمع ہے بمعنی گرہ یا وہ گرہ جو کھولی نہ جاسکے اسکے معنی شہر کی حکومت، حاکموں کی بیعت یہاں اول معنی مراد ہے۔

(۶) مَحَكٌّ: یہ حَكٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی رگڑنا، گھسنا۔ حَكًّا (ن) مصدر ہے اور مَحَكٌّ بمعنی کسوٹی یعنی وہ پتھر جس پر سونا چاندی وغیرہ کی جانچ پڑتال کی جاتی ہے۔

(۷) اَلْمُنْتَقَد: اِنْتِقَادٌ مصدر ہے از افتعال یہاں یہ مصدر میمی ہے بمعنی پرکھ لینا یا وہ مال جو پرکھا جاتا ہے نقد وصول کرنا یہاں پر مصدر ہے۔

(۸) قَلَّدُوْهُ: تقلید مصدر ہے از تفعیل بمعنی ہار ڈالنا یا اتباع کرنا یہاں مراد ''حاکم بنانا'' ہے اور مجرد قَلْدًا (ض) بمعنی رسی بٹنا، قلادہ ڈالنا۔ ومنه تقلید بمعنی اتباع کرنا، تقلید کے اصلی معنی ہے ہار پہنانا، سپرد کرنا، اتباع کرنا یہاں اس سے مراد ''حاکم بنانا'' ہے۔

(۹) اَلْاَمْرُ: بمعنی کام، شان، حکم، فرمان۔ والجمع اُمُوْر. از نصر، مر تحقیقہ۔

(۱۰) اَلزَّعَامَةُ: یہ مصدر ہے از فتح ونصر بمعنی امیری وسرداری، ریاست، شرف، بہترین مال، زیادہ مال واز نصر بمعنی امیر وحاکم بنانا، کفیل وضامن ہونا۔ زَعَمَ (ن، ف) زَعْمًا بمعنی بے حقیقت دعوی کرنا۔ زَعِیْم بمعنی لیڈر جمع زُعَمَاءُ. زَعَامَةٌ بمعنی لیڈری ولیڈر شپ اور یہ ''قلد'' کا مفعول ثانی ہے اور زَعَمَ (ن، ف) زَعَامَةً بمعنی لیڈر بننا وسردار بننا. قَالَ تَعَالٰی: و انابه زعیم.

(۱۱) اَلخَوَارِجُ: تَقْلِیْدُ الْخَوَارِجِ میں اضافت المصدر الی الفاعل ہے، یہ خارجی کی جمع ہے بمعنی بادشاہ کا باغی اور جماعت کا مخالف اور مذہب خوارج کا معتقد، یہاں خوارج سے مراد حضرت علیؓ کے باغی ہیں اور ''تقلید الخوارج ابونعامہ'' کا اصل واقعہ یوں ہے کہ امیر خوارج زبیر بن علی کے قتل کے بعد خوارج نے عبید بن ہلال یشکری کو اپنا امیر بنانا چاہا تو اس نے کہا کہ میں تم لوگوں کو ہر حیثیت سے اپنے سے بہتر شخص بتلائے دیتا ہوں چنانچہ اس نے کہا کہ ابو نعامه قطری بن فجاءة مازنی ہر اعتبار سے مجھ سے بہتر ہے چنانچہ سب نے اس سے بیعت کر لی، حضرت علی کے باغیوں نے ''ابونعامہ قطری بن فجاءۃ'' کو اپنا امیر بنایا تھا یہ بہادر، سمجھدار تھا حضرت مصعب بن زبیر کے زمانہ میں تھا۔

(۱۲) اَبَانُعَامَةَ: اس کریم یا شجاع کو کہتے ہیں جس کا باپ کریم یا شجاع ہو پھر اس گھوڑے کو کہنے لگے جو تیز رو ہو اور اس کا باپ وغیرہ تیز رو نہ ہو اب فرقہ خارجیہ کو کہا جانے لگا کیونکہ ان کا سردار ابونعامہ تھا خارجیوں نے بیس (۲۰) سال تک اس کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کیا ''ابانعامه'' یہ ترکیب میں تقلید کا مفعول ہے۔ ابو نعامه قطری جو منسوب ہے قطر کی طرف۔

☆......☆......☆

فَاَقْبَلَ عَلَى الْكَهْلِ، وَقَالَ: اِعْلَمْ اَنِّیْ اُوَالِیْ، هٰذَا الْوَالِیْ، وَاُرَقِّعُ حَالِیْ، بِالْبَيَانِ الْحَالِیْ. وَكُنْتُ اَسْتَعِيْنُ عَلَى تَقْوِيْمِ اَوَدِیْ، فِیْ بَلَدِیْ.

ترجمہ:۔ پس وہ شخص متوجہ ہوا بوڑھے کی طرف اور کہا جان لو تحقیق کہ میں دوستی رکھتا ہوں اور اصلاح کرتا ہوں میں اپنی حالت کا شیریں بیان کے ساتھ (میں ہمیشہ اپنی حالت کی شیریں فصاحت وبیان کے ساتھ اصلاح کرتا ہوں) اور مدد حاصل کرتا تھا میں اوپر سیدھا کرنے کیلئے اپنی کجی کو اپنے شہر میں (اہل وعیال کم ہونے کے باوجود میں شہر میں اپنے مال ونفع کی مدد چاہتا تھا)۔

(۱) اَقْبَلَ: یہ اِقْبَالٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی متوجہ ہونا مجرد سمع سے ہے بمعنی قبول کرنا، مر تحقیقہ۔

(۲) اَلْكَهْلُ: بمعنی ادھیڑ عمر کا آدمی یا تیس (۳۰) سے پچاس (۵۰) سال کی عمر والا آدمی، والجمع كُهُوْلٌ، كَهْلَان و كُهَّلٌ، كِهَالٌ اور ''شاب'' کہتے ہیں بلوغ سے تیس (۳۰) سال تک کے جوان کو اور ''حدث'' اس نوجوان لڑکے کو کہتے ہیں جس کی عمر سولہ (۱۶) سال تک کی ہو، اور شیخ جس کی عمر چالیس (۴۰) سال سے زائد ہو۔ اس سے شیخ اور کہل کا فرق بھی واضح ہو گیا۔

(۳) اِعْلَمْ: صیغۂ امر سمع سے اَلْعِلْمُ مصدر ہے بمعنی جاننا، مر تحقیقہ۔

(۴) اُوَالِیُ: یہ موالات سے ماخوذ ہے ای اتخذت ولیا صدیقا از مفاعلہ بمعنی دوستی کرنا وِلَاءٌ بمعنی مصدر ہے اور یہ صیغۂ مضارع واحد متکلم ہے، از مفاعلہ۔

(۵) اَلْوَالِي: بمعنی حاکم شہر والجمع وُلَاۃٌ. وَلِیَ، حسب سے اور وِلَایَۃٌ مصدر بمعنی نزدیک ہونا، باعتبار کان کے یا تعلق کے موالات بمعنی قریب ہونا، باعتبار تعلق کے۔

(۶) اُرَقِّحُ: تَرْقِیْحٌ مصدر سے از تفعیل بمعنی اصلاح کرنا، کسب کرنا، مال کو بڑھانا، کوشش کرنا۔ رَقَحَ (ف) رَقَاحَۃٌ بمعنی تجارت کرنا سوداگری کرنا یہاں مراد ہے اصلاح کرنا اور ''رقاحی'' سوداگری کو کہتے ہیں۔

(۷) حَالِیْ: بمعنی حالت والجمع اَحْوَالٌ واَحْوِلَۃٌ. اگر یہ حَلَا (ن) ہو اور حَلُوَ (ك) حَلَاوَۃٌ تو معنی ہے شیریں ہونا اور سمع سے حَلِیَ حَلَاوَۃً و حلْوَانًا بمعنی پسند آنا اور سمع یائی سے حُلِیًّا بمعنی زیور سے آراستہ ہونا اور مزین ہونے اور زیور پہننے کے بھی آتے ہیں اور حِلْیَۃٌ یائی ضرب سے حِلِیًّا بمعنی مزین کرنا۔ اگر واوی ہے حَلَاوَۃٌ مصدر تو یہ نصر سے ہے بمعنی شیریں ہونا۔ یہاں سب صورتیں مراد ہو سکتی ہیں۔ اور ''حالی'' یہ مرکب اضافی ہے۔

(۸) اَلْبَیَان: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی ظاہر کرنا، بیان کرنا، وقد مر تحقیقہ۔

(۹) اَسْتَعِیْنُ: صیغہ واحد متکلم مضارع ہے از استفعال مصدر اِسْتِعَانَۃٌ و اِسْتِعَانٌ ہیں بمعنی مدد طلب کرنا اور یہ ''عون'' سے ماخوذ ہے۔

(۱۰) تَقْوِیْم: مصدر تفعیل ہے بمعنی سیدھا کرنا یہ ''قیام'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی تعدیل کے ہیں اور ثقیف کے معنی بھی سیدھا کرنے کے ہیں مگر فرق یہ ہے کہ ثقیف آلہ کے ذریعہ سیدھا کرنا، بخلاف تقویم کے چاہے ہاتھ سے ہو یا آلہ سے سیدھا کرے مجرد نصر سے ہے۔ اس سے ثقیف اور تقویم میں فرق واضح ہو گیا۔

(۱۱) اَوْدِیْ: بمعنی مشقت، کجی۔ اَوِدَ (س) یَاوَدُ اَوْدًا بمعنی ٹیڑھا ہونا، کج رو ہونا اور یہ واوی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہے، واوی سمع سے بمعنی ٹھہرانا، ہنکا دینا۔ اور یائی ضرب سے بمعنی طاقت۔ یقال ادو الشیء اَدْوًا. ای اعوج اور نصر سے کج ہونا۔ اَوْدًا. ٹھکانہ دینا۔ یہاں ''کج ہونا ہی'' مراد ہے۔

(۱۲) بَلَدِیْ: بمعنی شہر والجمع بِلَادٌ و بُلْدَان اور بَلْدَۃٌ کے معنی بھی شہر کے ہیں بَلَدَ (ن) بُلُوْدًا بمعنی اقامت کرنا، دیس بنانا، وطن بنانا اور بلد کے معنی لغت عرب میں بمعنی شہر نہیں ہے بلکہ قرینہ عام ہے چاہے شہر ہو یا گاؤں، قال تعالیٰ: لا اقسم بھذا البلد.

☆......☆......☆

بِسَعَةِ ذَاتِ یَدِیْ، مَعَ قِلَّةِ عَدَدِیْ. فَلَمَّا ثَقُلَ حَاذِیْ، وَنَفِذَ رَذَاذِیْ، اَمَّمْتُهُ مِنْ اَرْجَائِیْ، بِرَجَائِیْ، وَدَعَوْتُهُ لِاِعَادَةِ رُوَائِیْ، وَاَرْوَائِیْ.

ترجمہ:۔ باوجود (اہل وعیال کی) تعداد کم ہونے کے، پس جبکہ بھاری ہو گئی ہے میری پیٹھ (زیادہ خرچ سے یا کثیر اولاد سے) اور ختم ہو گئی میری تھوڑی بارش (قلیل مال) تو ارادہ کیا میں نے اپنے وطن کے کناروں سے اس حاکم کا اپنی امید کے ساتھ اور پکارا میں نے اس والی کو میری خوشحالی اور سیرابی کو لوٹانے کے واسطے۔

(۱) بِسَعَةِ: بمعنی وسیع ہونا، گھیر لینا، طاقت رکھنا، از سمع مصدر سَعَةٌ، وَسْعًا اور ''بسعة ذات یدی'' سے مراد کثرت مال ہے اور مال کو

''ذات یــد'' اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ مال ہاتھ سے ہی کمایا جاتا ہے اور خرچ بھی کیا جاتا ہے اور مال کا ہر قسم کا تصرف بھی ہاتھ سے کیا جاتا ہے اور یہ بھی ممکن ہے کہ لفظ ''ذات'' زائد ہو اور ''ید'' سے مراد قدرت وطاقت ہو کقوله تعالىٰ: لينفق ذو سعة من سعته.

(۲) قِلَّةٌ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی قلیل ہونا، کم ہونا۔ ''قلة عددی'' ای مع قلة عیالی و اهلی.

(۳) عَدَدِیْ: اس کی جمع اعداد آتی ہے بمعنی گنتی، عدد وشمار یہاں اس سے مراد اہل وعیال وقرابت دار ہیں۔ عد (ن) یعد بمعنی گننا وشمار کرنا۔

(۴) ثِقَلَ: از کرم بمعنی بھاری ہونا، ثِقَلًا وثِقَالَةً مصدر ہیں۔ ''ثِقْلٌ'' بمعنی بوجھ، جمع اَثْقَال، مر تحقیقه.

(۵) حَـاذِیْ: ای ظهری اس کی جمع آحَاذ ہے بمعنی پیٹھ اور جانوروں کی دم کے دونوں کناروں کو بھی کہتے ہیں حَـاذَ (ن) یَـحُوْذُ حَوْذًا بمعنی ہنکانا وغالب ہونا، مراد ''کثرت عیال'' ہیں اس کے حروف اصلی (ح، و، ذ) ہے اور يقال فلان خفيف الحاذ یقلیل المال. قَالَ تَعَالىٰ: استحوذ علیهم الشیطن.

(۶) نَفِدَ: (س) نفادًا مصدر ہے بمعنی ختم ہونا۔ کمافی التنزیل: ماعندکم ینفد وماعندالله باقٍ. مر تحقیقه.

(۷) رَذَاذِیْ: اس کے اصلی معنی قلیل بارش کے ہے یہاں اس (رَذَاذ) سے مراد ''قلیل مال'' ہے۔ یقـال: رذت السماء رذاذا ای امطرت مطرا خفیفا. کم بارش برسنا۔ رَذَّ یَرُذُّ (ن) رَذَاذًا بمعنی کم بارش ہونا۔

(۸) اَمَّمْتُهٗ: تَأمِیْمٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی قصد کرنا۔ مجرد اَمَّ یَؤُمُّ (ن) اَمًّا وَاِمَامًا بمعنی قصد کرنا، امامت کرنا، امام بننا، رہنما بننا اور اس میں ضمیر مفعول (ہٗ) ''والی'' کی طرف راجع ہے اور ''امممته'' یہ ''فلما ثقل'' کا جواب ہے۔

(۹) اَرْجَاء: یہ جمع ہے رَجَاءٌ کی بمعنی کنارہ، گوشہ۔ وقـال تَعَالىٰ: والملك علی ارجائها. رَجَا (ن) رَجَاءً بمعنی امید کرنا، امید رکھنا، تَرَجّی تفعل سے ارتجی افتعال سے بمعنی توقع رکھنا، امید قائم کرنا، ڈرنا۔ رَجَاءٌ، رَجَاةٌ، مَرْجَاتٌ بمعنی امید۔

(۱۰) دَعْوَتُهٗ: دَعْوَةٌ مصدر ہے از نصر دُعَاءٌ بھی مصدر ہے بمعنی پکارنا، دعا کرنا، مر تحقیقہ۔

(۱۱) اِعَادَةٌ: مصدر ہے از افعال بمعنی لوٹانا، دہرانا۔ مجرد عَادَ (ن) یَعُوْدُ عَوْدًا بمعنی لوٹنا، نصر سے لازمی ہے، مر تحقیقہ۔

(۱۲) رُوَائِیْ: (بضم الراء) بمعنی حسن منظر واچھی حالت، تازگی، خوشنمائی، چہرہ کی رونق۔ رَوَاءٌ (بفتح الراء) میٹھا پانی، خوشگوار پانی اور سیراب کرنے والا بہت پانی اور رِوَاءٌ (بکسر الراء) بمعنی جانور پر بوجھ باندھنے کی رسی، ڈول باندھنا کی رسی (بکسر الراء) کی جمع اَرْوِیَةٌ آتی ہے۔ رَوِیَ یَرْوٰی (س) رِیًّا ورَوِیًّ بمعنی سیراب ہونا۔ ومنه رَیَّانٌ جمع رُوَاءٌ ہے۔

(۱۳) اِرْوَائِیْ: افعال سے بمعنی سیراب کرنا، مجرد سمع سے رَوِیَ یَرْوٰی رَیًّا بمعنی سیراب ہونا یہاں اس سے مراد اپنی حالت کی خوبی ہے۔

☆......☆......☆

فَهَشَّ لِلْوِفَادَةِ وَارْتَاحَ، وَغَدَا بِالْاِفَادَةِ وَرَاحَ. فَلَمَّا اسْتَاْذَنْتُهٗ فِی الْمَرَاحِ، اِلَی الْمُرَاحِ، عَلٰی كَاهِلِ الْمِرَاحِ.

ترجمہ:۔ پس میرے آنے کی وجہ سے (والی) بہت خوش ہوئے اور صبح شام یعنی ہر وقت مجھ کو فائدہ پہنچاتے رہے (اور صبح کی اس نے ساتھ فائدہ دینے کے اور شام کی اس نے) پس جبکہ اجازت مانگی میں نے شام کو اس سے روانہ ہونے وطن کی طرف خوشی کے

کاندھوں پر (یعنی جب میں فرحت وانبساط کے کندھے پر سوار ہو کر وطن جانے کی اجازت چاہی)۔

(۱) هَشَّ: ازضرب بمعنی خوش ہونا بھلائی پر، نشاط میں ہونا، ہنسنا، ازسمع هَشَاشَةً وهَشَاشًا بمعنی مسکرانا۔ اورضرب سے بھی آتا ہے۔

(۲) لِلْوِفَادَةِ: "وِفَادَه" امیروں کے پاس سوال کرنے کیلئے جانا، اس کو پیشہ بنالینا جانے والے کو "وافد" کہتے ہیں۔ وَفَدَيَفِدُ(ض) وَفْدًا، وُفُوْدًا، وِفَادَةً، اِفَادَةً مصادر ہیں بمعنی آنا، قاصد بن کر آنا، اس کی جمع وَفْدٌ، وُفُوْدٌ، اَوْفَادٌ اور حقیقت میں وفد اس جماعت کو کہتے ہیں جو بادشاہ یا امیر کے پاس جائے۔ بقول بعض یہ واوی ہے یا یائی ہے، بعض کہتے ہیں کہ یہ دونوں طرح آتا ہے۔ بعض کے نزدیک یہ نہ واوی ہے نہ یائی۔ یہاں پر وفد سے مراد "قدوم" ہے اور "للوفادة" میں لام سبب کیلئے ہے. قال تعالیٰ: یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا.

(۳) رَاحَ: رَوْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی خوش ہونا۔ رَوَاحًا، رَاحًا ورَاحَةً (ن،س) مصادر ہیں دوسرا "رَاحَ، رَوَاحًا (ن)" سے ماخوذ ہے بمعنی شام کو جانا، واپس آنا، اور سمع سے رَوَاحًا، رَاحًا، رَاحَةً، رِيَاحَةً بمعنی خوش ہونا، متوجہ ہونا۔

(۴) غَدَا: یہ غَدْوَةٌ سے مشتق ہے بمعنی صبح کو آنا۔ غَدَ(ن) يَغْدُوْ غُدُوًّا، غَدْوَةً بمعنی صبح کو آنا اور قرآن مجید میں غُدُوٌّ کے بالمقابل "آصال" آتا ہے اور غَدَاةٌ کے بالمقابل "عَشِيَّةٌ" آتا ہے۔ وفی القرآن: بالغدو والآصال. وایضا. غدوها شهر ورواحها شهر.

(۵) اِفَادَةٌ: مصدر ہے اَفَادَ يُفِيْدُ اِفَادَةً از افعال بمعنی حاصل کرنا، کمانا۔ فَادَ(ن) يَفُوْدُ فَوْدًا، فَائِدَةً بمعنی فائدہ پہنچانا، ثابت ہونا وَفَدَ(ض) وَفْدًا وُفُوْدًا وِفَادَةً، اِفَادَةً بمعنی قاصد وایلچی بن کر آنا۔ اور وَفْدٌ، وُفُوْدٌ، وُفَادٌ، اَوْفَادٌ جمع ہیں وافد کی بمعنی وہ قوم جو مجتمع ہو کر شہروں کا گشت کرے اور وہ لوگ جو حاکم کے پاس جائیں۔ وقال تعالیٰ: یوم نحشر المتقین الی الرحمن وفدا.

(۶) اِسْتَأْذَنْتُهُ: اِسْتِيْذَانٌ مصدر ہے از استفعال بمعنی اجازت طلب کرنا اور یہ "اِذْنٌ" سے ماخوذ ہے مجرد سمع سے اور اس میں (س،ت) طلب کیلئے ہیں اور "اُذنٌ" بمعنی کان ہے اس مناسبت سے اس شخص کو بھی کہتے ہیں جو ہر ایک کی بات کو سنے۔ وفی القرآن: فأذنوا بحرب من الله ورسوله.

(۷) اَلْمَرَاحُ: اجوف واوی ہے "رَوَاحٌ" سے مشتق ہے بمعنی شام کو آنا اور مصدر میمی ہے از نصر بمعنی شام کو جانا (بفتح المیم) جو غُدُوٌّ کی ضد ہے بمعنی شام یا زوال سے رات تک چلنا یہ افعال تامہ ہے۔ کمافی القرآن: غدوها شهر ورواحها شهر.

(۸) اَلْمُرَاحُ: (بضم المیم) صیغۂ اسم مفعول از افعال بمعنی اسم ظرف یعنی شام کو لوٹنے کی جگہ یا شام کو آرام کرنے کی جگہ، راحت دینے کی جگہ، مراد "وطن" ہے اصل میں معنی اونٹ، گائے، بیل، بھیڑ، بکری کے ٹھکانہ کو کہتے ہیں۔

(۹) کَاهِل: اسم جمع کَوَاهِل ہے بمعنی پیٹھ کا بالائی حصہ (کندھا) مونڈھا۔ اور "علی کاهل المراح" یہ اجوف نہیں ہے بلکہ صحیح ہے (وهو اعلی الظهر ممایلی العنق) اور "مابین کفین" کو کہتے ہیں یہاں مراد "کندھا" ہے۔

(۱۰) اَلْمِرَاحُ: (بکسر المیم) یہ "مَرَحٌ" سے ماخوذ ہے یعنی بہت زیادہ خوش ہونا مَرِحَ(س) بمعنی شِدَّةُ الْفَرِحِ، زیادہ خوش ہونا اور اس

کے حروف اصلی (م،ر،ح) ہیں اور اس سے صیغۂ صفت "مَرِحٌ ومَارِحٌ" ہے اور اس کے معنی اترنے اور ناز سے چلنے کے بھی آتے ہیں۔
کمافی القرآن: ولاتمش فی الارض مرحا. اور یہ حال ہے استأزنته سے۔

☆......☆......☆

قَالَ: قَدْ اَزْمَعْتُ اَلَّا اُزَوِّدُكَ بَتَاتًا، وَلَا اَجْمَعُ لَكَ شَتَاتًا؛ اَوْتُنْشِيْءَ لِيْ اَمَامَ اِرْتِحَالِكَ، رِسَالَةً تُوْدِعُهَا شَرْحَ حَالِكَ.

ترجمہ:۔ کہا اس نے تحقیق کہ میں پختہ ارادہ کر چکا ہوں کہ نہ توشہ دونگا میں تجھ کو اور نہ جمع کرونگا میں تیرے لئے مختلف طریقوں سے (مال کو) یہاں تک کہ تو لکھے میرے لئے تیرے کوچ کرنے سے پہلے ایک رسالہ (تم جانے سے پہلے میرے لئے ایک ایسا رسالہ نہ لکھدو) امانت رکھے تو اس رسالہ میں اپنی حالت کی شرح (جس میں تمہارے مفصل حالات ہو)

(۱) اَزْمَعْتُ: اِزْمَاعٌ مصدر ہے از افعال بمعنی پختہ ارادہ کرنا، ثابت قدم رہنا، اور یہ متعدی ہے۔

(۲) اُزَوِّدُ: تفعیل سے تَزْوِیْدٌ مصدر ہے بمعنی توشہ دینا، مجرد نصر سے۔ اور "لاازودك" اصل میں یہ "ان لاازودك" تھا بمعنی ان لااعطیتکہ ہے۔ زَادًا مصدر سے بمعنی توشہ دینا۔

(۳) بَتَاتًا: بمعنی توشہ (سامان گھر) جہیز والجمع اَبِتَّةٌ، بَتَاتٌ۔ بَتَّ یَبُتُّ (ن، ض) سے بمعنی کاٹنا۔ قطع کرنا، اور توشہ کو بھی کہتے ہیں کیونکہ اسکے ذریعہ سے راستہ کٹ جاتا ہے یا اس لئے کہ یہ مال کا ایک ٹکڑا ہوتا ہے اور بِتَاتٌ یہ فعال کے وزن پر ہے بمعنی مفعول کے ہیں۔

(۴) اَجْمَعُ: یہ اِجْمَاعٌ مصدر سے از افعال جمع کرنا۔ مجرد فتح سے ہے، مرتحقیقہ۔

(۵) شَتَاتًا: بمعنی متفرق امر، شَتَّ یَشِتُّ (ض) شَتًّا، شَتَاتًا، شَتِیْتًا مصادر ہیں بمعنی متفرق ہونا۔ شِتَاتٌ اصل میں یہ مصدر ہے اس کی جمع اَشْتَاتٌ آتی ہے اس سے مراد متفرق حال ہے اور "لك شتاتا" میں لام اضافت کیلئے ہے ای شتاتك ای احوالك المتفرقة. شَتِیْتٌ بمعنی متفرق جمع شَتّٰی ہے. قَالَ تَعَالٰی: یومئذیصدرالناس اشتاتا.

(۶) تُنْشِئُ: اِنْشَاءٌ مصدر ہے از افعال بمعنی لکھنا اور "او تنشئ" میں "اوْ" بمعنی اِلٰی اَنْ ہے یا اِلَّا اَنْ کے ہے۔

(۷) اَمَامَ: بمعنی آگے، ومنہ امام لانہ یقدم من الناس اَمَّ (ن) اَمًّا بمعنی امام بننا، رہنما بننا، امام (بفتح الھمزہ) جوضدالوراء ہے (آگے)۔ اَمَّ (ن) اُمُوْمَةً بمعنی ماں بننا۔

(۸) اِرْتِحَالُكَ: یہ اِرْتِحَالٌ مصدر افتعال سے ہے بمعنی کوچ کرنا، یہ "رَحْلٌ" سے ماخوذ ہے، مجرد فتح سے۔

(۹) رِسَالَةً: (بکسرالراء وفتحھا) بمعنی پیغام، پیغامبری، خط۔ والجمع رَسَائِلُ ورِسَالَاتٌ اور "رسالة" یہ "تنشئ" فعل کا مفعول بہ ہے۔

(۱۰) تُوْدِعُهَا: اِیْدَاعٌ مصدر ہے از افعال بمعنی امانت رکھنا، ور "تودعها" یہ "رسالة" کی صفت اول ہے۔

(۱۱) شَرْحٌ: بمعنی تفصیل، کھولنا، اچھی طرح بیان کرنا۔ شَرَحَ (ف) شَرْحًا، مرتحقیقہ۔

(۱۲) حَالُكَ: بمعنی حالات، کیفیت، والجمع اَحْوَال، مرتحقیقہ۔

☆......☆......☆

حُرُوْفُ اِحْدَى كَلِمَتَيْهَا يَعُمُّهَا النَّقْطُ، وَحُرُوْفُ الْاُخْرَى لَمْ يُعْجَمْنَ قَطُّ؛ وَقَدِ اسْتَانَيْتُ بَيَانِيْ حَوْلًا، فَمَا اَحَارَ قَوْلًا.

ترجمہ: اس کے دوکلموں میں سے ایک کے حروف نقطہ والے ہوں اور دوسرے کلمہ کے حروف بغیر نقطہ ہوں (بالکل) اور تحقیق کہ میں نے مہلت دی اپنے بیان کو ایک سال تک (اپنی فصاحت کو ایک سال مہلت دی) پس کوئی جواب نہیں دیا اس فکر نے کوئی (کسی جملہ کا)۔

(۱) حُرُوْفُ: یہ جمع ہے حرف کی بمعنی طرف الشیئ، وحروف الهجاء، الحرف الكلمه والجمع اَحْرُوف، حُرُوْف يقال هذا الحرف ليس فى القاموس یعنی یہ کلمہ اور حروف احدی یہ صفت ثانیہ ہے رسالہ کی وہ مبتدا ہے اور یعمها النقط اس کی خبر ہے۔

(۲) كَلِمَتَيْهَا: یہ كَلِمَةٌ کا تثنیہ ہے "ها" ضمیر "رسالہ" کی طرف راجع ہے، مرتحقیقہ۔

(۳) يَعُمُّ: فعل مضارع. عَمَّ (ن) عَمًّا مصدر ہے بمعنی شامل کرنا، مرتحقیقہ۔

(۴) اَلنُّقَطُ: یہ نُقْطَةٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع نِقَاطٌ بھی آتی ہے۔ نَقَطَ (ن) نَقْطًا و نقاطًا بمعنی حروف کو نقطے لگانا۔

(۵) الْاُخْرٰى: ای الكلمة الاخرىٰ، مرتحقیقہ۔

(۶) لَمْ يُعْجَمْنَ: عَجْمٌ مصدر سے ہے از نصر یقال عجم الكتاب او الحرف بمعنی سیاہی سے نقطے لگانا۔ اور یہ اِعْجَامٌ مصدر سے بھی آتا ہے بمعنی نقطہ دینا۔ یقال حروف معجمة یعنی وہ حروف جو نقطے والے ہوں۔

(۷) قَطُّ: یہ اسم ظرف ہے، برائے نفی تاکید وضع کیا گیا ہے قَطُّ بمعنی بالکل نہیں، اب تک نہیں قَطِطَ (س) قَطَطًا بمعنی گھنگریالا ہونا "قَطِطَ الشعر" قَطَّ (ن) قَطًّا بمعنی چھیلنا، نقش کرنا، کھودنا۔ قَطْ بمعنی صرف، نقط۔ قَطَّطَ تَقْطِيْطًا بمعنی ہموار کرنا، چھیلنا، قَطٌّ: بالوں کی صفت بمعنی گھنگریالے ہونا۔ قِطٌّ بمعنی بلا جمع قِطَطٌ مؤنث قِطَّةٌ بلی تصغیر قُطَيْطَةٌ جمع قُطَيْطَاتٌ.

(۸) اِسْتَانَيْتُ: ای انتظرتُ او استمهلتُ بمعنی مہلت دینا از استفعال مجرد اَنِيَ يَانٰى (س) اَنِيًا، اِنًى بمعنی متاخر ہونا اور کبھی یہ واوی ہوتا ہے اور اس کے معنی آدھی رات کے آتے ہیں یا یہ یائی ہے۔ اَنٰى يَانِيْ (ض) بمعنی مہلت دینا، دیر کرنا اور یہاں یائی ہے۔

(۹) حَوْلًا: حَوْلٌ بمعنی سال والجمع حُوُوْلٌ و اَحْوَالٌ. حَالَ (ن) يَحُوْلُ حَوْلًا بمعنی گزرنا۔ لانه يتحول من حال الى حال. يقال حال عليه الحول.

(۱۰) اَحَارَ: یہ حَارَ (ن) يَحُوْرُ حَوْرًا بمعنی لوٹنا اور حِوَرٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جواب دینا اور اَحَارَ بمعنی متحیر ہونے کے بھی آتے ہیں ضرب سے، اور سمع سے حَوِرَتِ الْعَيْن. آنکھ کی سفیدی اور زیادہ ہوگئی یا اس کی سیاہی اور زیادہ سیاہ ہوگئی اور مادہ "حور" ہے. وفی القرآن: والله يسمع تحاوركما.

☆......☆......☆

وَنَبَّهْتُ فِكْرِيْ سَنَةً، فَمَا ازْدَادَ اِلَّا سِنَةً، وَاسْتَعَنْتُ بِقَاطِبَةِ الْكُتَّابِ، فَكُلٌّ مِنْهُمْ قَطَّبَ وَتَابَ، فَاِنْ كُنْتَ صَدَعْتَ عَنْ وَصْفِكَ بِالْيَقِيْنِ.

ترجمہ:۔اور بیدار کرتا رہا میں اپنی فکر کو ایک سال، پس نہیں زیادہ کیا اس فکر نے سوائے نیند کے (اس کی نیند اور غفلت زیادہ ہوگئی) اور مدد چاہی میں نے تمام مضمون نگاروں سے، پس ہر ایک نے ترش روئی کی اور توبہ کی۔ (آنکھیں چرائی اور کانوں پر ہاتھ رکھے) پس اگر تو نے اپنی صفت یقین کے ساتھ بیان کی ہے۔

(۱) نَبَّهْتُ: تَنْبِيْهٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی بیدار کرنا، مجرد نَبَاهَةً (ك) بمعنی بزرگ و شریف ہونا۔ نَبَهَ (ف) نَبْهًا بمعنی سمجھنا، تہ کو پہنچنا، نَبِهَ (س) نُبْهًا مِنْ نَوْمِهٖ. بیدار ہونا۔

(۲) فِكْرِيْ: بمعنی غور و فکر سوچ و بچار و الجمع اَفْكَار۔ فِكْرًا و فَكْرًا (ض) ہیں اور ''فکری'' مفعول بہ ہے نَبَّهْتُ فعل کا۔

(۳) سَنَةً: (بفتح السین) بارہ مہینہ، ایک سال والجمع سُنُوْنٌ، سِنُوْنٌ، سَنَوَاتٌ، سَنَهَاتٌ. نیز خشکی کے سال کو بھی کہا جاتا ہے۔ سَنِهَ از سمع بمعنی سال کا گزر جانا، اس کی تصغیر سُنَيَّةٌ و سُنَيْنَةٌ و سُنَيْهَةٌ ہیں۔ واکثر ماتعمل السنة فی الحول الذی فیه الجدب. وفی التنزیل: سبع سنین دأبا.

(۴) سِنَةً: (بکسر السین) بمعنی نیند، اُونگھ۔ غفلت یقال هو فی سنة ای فی غفلة. وَسِنَ يَوْسَنُ (س) وَسَنًا و سِنَةً بمعنی اُونگھنا، جاگنا۔ من الاضداد. قال تعالٰی: لاتأخذه سنة ولا نوم.

(۵) اِسْتَعَنْتُ: یہ عَوْنٌ سے مشتق ہے بمعنی مدد طلب کرنا۔ از استفعال، قد مر تحقیقه۔

(۶) بِقَاطِبَةِ: بمعنی تمام، سب۔ قَطَبَ (ض) قَطْبًا، قُطُوْبًا مصدر ہیں بمعنی جمع کرنا، ترشروئی اختیار کرنا، پژمردہ ہو جانا، پیشانی پر بل پڑنا۔ قَاطِبَةً ای جمیعا والنصب علی الحالیه یعنی بطریق حال مستعمل ہوتا ہے جیسے طرا. عربی لغت میں اضافت کے ساتھ استعمال نہیں ہوتا، یہاں غلط استعمال ہے صرف قافیہ کی رعایت نے مصنف کو مجبور کیا ہے۔

نوٹ:...... یہ ترکیب اہل عرب کے یہاں درست نہیں کیونکہ قاطبة مضاف استعمال نہیں ہوتا بلکہ حال ہوتا ہے لیکن صرف قافیہ کی رعایت کے واسطے مصنفؒ نے اس طرح مجبوراً کیا ہے۔

(۷) اَلْكُتَّاب: یہ کاتب کی جمع ہے بمعنی عالم، محرر اس کی جمع كَتَبَةٌ و كَاتِبُوْنَ بھی آتی ہیں از نصر اور متاخرین اس کو بمعنی مکتب کے لیتے ہیں کُتَّاب بمعنی نثر لکھنے والے اور کُتَّاب کی جمع کتاتیب ہے۔

(۸) قَطَّبَ: تَقْطِيْبٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی ترش روئی اختیار کرنا اور پیشانی پر شکن ڈالنا۔ اور مجرد ضرب سے ہے بمعنی جمع کرنا چیں بجبیں ہونا، منہ ترش کرنا۔

(۹) تَابَ: (ن) تَوْبًا و تَوْبَةً، تَابَتًا و مَتَابًا سب مصادر ہیں بمعنی توبہ کرنا، رجوع کرنا۔ لقد تاب الله. ان الله تواب.

(۱۰) صَدَعْتَ: یہ صَدْعٌ و صُدُوْعٌ مصدر ہے از فتح بمعنی پھاڑنا، کھولنا، ظاہر کرنا و ارادہ کرنا، واضح کرنا، کسی چیز کی حقیقت کو مبالغہ

کے ساتھ ظاہر کرنا اور یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے یا اس کے بعد "باء" آتی ہے اور یہاں عن سے استعمال کیا ہے یوں کہنا چاہئے تھا "صدعت بوصفك" تو اس کا جواب یہ ہے کہ اس میں تضمین کرلی ہے۔قال تعالیٰ: فاصدع بماتؤمر.

(۱۱) وَصْفٌ: بمعنی تعریف، وصف از ضرب، قدمرتحقیقہ۔

(۱۲) اَلْيَقِيْنُ: بمعنی شک وشبہ کا ازالہ کرنا، تحقیق امر یقِنَ یَیْقَنُ (س) یَقْنًا، یَقَنًا بمعنی امر یقین، او الفهم مع ثبات الحکم. قال تعالیٰ: کلا لوتعلمون علم الیقین.

☆......☆......☆

فَـاْتِ بِـاٰيَةٍ اِنْ كُـنْـتَ مِـنَ الصَّـادِقِيْنَ. فَقَالَ لَهُ: لَقَدِ اسْتَسْعَيْتَ يَعْبُوْبًا، وَاسْتَسْقَيْتَ اُسْكُوْبًا، وَاَعْطَيْتَ الْقَوْسَ بَارِيْهَا.

ترجمہ:۔پس لاؤ تم کوئی نشانی اگر تم سچے ہو (اپنے دعوے میں) پس کہا اس بوڑھے نے، بیشک طلب کیا تونے دوڑانے کو تیز رو گھوڑے (تونے تیز رفتار گھوڑے کو دوڑانا چاہا) اور سیرابی طلب کی تونے موسلادھار بارش سے، اور حوالہ کیا تونے تیر، بنانے والے کو۔

(۱) فَاْتِ: یہ اصل میں اِیْتِ ہے صیغۂ امر حاضر معروف۔اِتْیَان (ض) بمعنی آنا لیکن اگر "ایت" فعل کے باء صلہ ہو تو متعدی کے معنی میں ہوتا ہے بمعنی لانا۔

(۲) بِاٰيَةٍ: اس میں تعدیہ کیلئے ہے، آیت بمعنی نشانی، علامات والجمع آیات.

(۳) اَلصَّادِقِيْنَ: یہ صادق کی جمع ہے بمعنی سچا اور صدق کا تعلق قول کے ساتھ ہوتا ہے نہ کہ فعل کے ساتھ۔

(۴) قَالَ: یہ قول مصدر سے بمعنی کہنا از نصر فقال ای ذالك الکهل ،قدمرتحقیقہ۔

(۵) اِسْتَسْعَيْتَ: سَعْیٌ سے ماخوذ ہے از استفعال بمعنی دوڑانا اور کوشش طلب کرنا۔اور سَعٰی یَسْعٰی (ف) سَعْیًا بمعنی دوڑنا۔

(۶) يَعْبُوْب: بمعنی تیز رفتار گھوڑا یا پانی کا دھارا جو تیز رفتاری سے بہہ رہا ہو، اس کی جمع یَعَابِیْبُ. عَبَّ (ن) یَعُبُّ عُبَابًا بمعنی موجیں مارنا، ٹھاٹھیں مارنا اور یَعْبُوْب سے مراد "اپنا نفس" ہے اور اس میں تنوین تعظیم کیلئے ہے اور اس کے معنی بہت زیادہ پانی کے ہیں، نہر اور بادل جو پانی والا ہو اور یعبوب اور عمر میں تھوڑا فرق ہے "عمر" وہ گھوڑا جو کثیر الجری ہے اور "یعبوب" وہ گھوڑا جو سریع الجری ہو.

(۷) اِسْتَسْقَيْتَ: یہ اِسْتِسْقَاءٌ مصدر سے بمعنی سیرابی طلب کرنا اور "سقیٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی سیراب کرنا۔سَقٰی (ض) یَسْقِي سَقْيًا سیراب کرنا، اس میں (س، ت) طلب کیلئے ہے۔وفي التنزیل: واذا استسقی موسی لقومه.

(۸) اُسْكُوْب: بمعنی موسلادھار بارش، نہ تھمنے والی بارش اور شور سے برسنے والا بادل یا وہ پسینہ جو بہت نکلے کما فی التنزیل: وَمَاءٍ مَسْكُوْبٍ. اور نصر سے سَكْبًا بمعنی پانی کا بہانا، بہنا۔لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔کمافی الشعر: وتسکب عینائی الدموع لتجمدا: اور "اسکوب" سے مراد "اپنی ذات" ہے۔

(۹) اَعْطَيْتَ: اعطی یعطی اِعْطَاءً از افعال بمعنی دینا، بخشش کرنا یا حوالہ کرنا۔مرتحقیقہ

(۱۰)اَلْقَوْسُ: بمعنی کمان والجمع اَقْوَاسٌ، قُوُوْسٌ، قِسِیٌّ، قَوِسَ(س) قَوْسًا بمعنی کمان کی طرح پیٹھ ٹیڑھی ہونا یہ جب مذکر کی صفت ہو تو اس کی تصغیر قُوَیْسَةٌ آتی ہے اور جب مؤنث ہو تو اس کی تصغیر قوس آتی ہے۔ کما قال الشاعر: یاباری القوس لیس بحسنه: لاتظلم القوس اعط القوس باریها. وفی القرآن: قاب قوسین او ادنی.

(۱۱)بَارِیْهَا: بمعنی تیر کا بنانے والا، تراشنے والا ''باری'' اسم فاعل بمعنی تیر بنانے والا امراد ''واقف کار'' ہے۔ بری (ض) بمعنی قطع کرنا۔ اور اعط القوس باریها یہ امثال عرب میں سے ہے یعنی کمان تراشنے والے کو دو۔

☆......☆......☆

وَاَنْزَلْتَ الدَّارَ بَانِیْهَا. ثُمَّ فَکَّرَ رَیْثَمَا اسْتَجَمَّ قَرِیْحَتُهٗ، وَاسْتَدَرَّ لِقْحَتَهٗ، وَقَالَ: اَلْقِ دَوَاتَكَ وَاقْرُبْ.

ترجمہ:۔ اور ٹھہرایا تو نے گھر میں اس کے بنانے والے کو (تم مجھ سے جو کچھ چاہتے ہو میں اس کا اہل ہوں) پس غور و فکر کیا اس نے اتنی دیر کہ جس سے یکسوئی حاصل ہو طبیعت کو اور دودھ طلب کیا اس نے دودھ دینے والی اونٹنی سے (یعنی اپنے ذہن سے مضمون نکالنا چاہا) اور کہنے لگا ڈالو تم اپنی دوات میں روشنائی وغیرہ اور قریب آجاؤ۔

(۱)اَنْزَلْتَ: یہ اِنْزَالٌ مصدر سے از افعال بمعنی اتارنا، ٹھہرانا، مجرد ضرب سے، قد مرتحقیقہ۔

(۲)اَلدَّارُ: بمعنی گھر والجمع دِیَارٌ و دُوْرٌ. دَارَ یَدُوْرُ (ن) دَوْرًا۔ گھومنا، چکر لگانا، قد مرتحقیقہ۔

(۳)بَانِیْ: یہ بِنَاءٌ سے ماخوذ ہے جو ہدم کی ضد ہے اس کا واحد بُنْیَانٌ ہے اس کی جمع نہیں آتی، کقوله تعالٰی: لایزال بنیانهم الذی بنوا ریبة فی قلوبهم.

(۴)فَکَّرَ: تَفْکِیْرٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی غور و فکر کرنا، قد مرتحقیقہ۔

(۵)رَیْثَمَا: ای قدر ما یعنی مقدار، مہلت زمانہ۔ رَاثَ (ض) رَیْثًا بمعنی دیر کرنا، تاخیر کرنا۔

(۶)اِسْتَجَمَّ: یہ جَمٌّ سے ماخوذ ہے از استفعال مصدر اِسْتِجْمَامٌ ہے بمعنی جمع کر دینا، راحت حاصل کرنا، زیادہ جمع ہونا۔ جَمَّ (ن، ض) جُمُوْمًا مصدر ہے بمعنی زیادہ اکٹھا کرنا، یکسو ہونا اور یہ متعدی ہے بمعنی جمع. وفی القرآن: وتحبون المال حُبًّا جَمًّا.

(۷)قَرِیْحَتَهٗ: وہ ملکہ جس کی وجہ سے شاعر عمدہ شعر نظم کر سکے، خوب لکھ سکے والجمع قَرَائِحُ. اور یہ قَرْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جَرْحٌ۔

(۸)اِسْتَدَرَّ: از استفعال مصدر اِسْتِدْرَارٌ بمعنی دودھ طلب کرنا۔ دَرَّ (ن، ض) دَرًّا بمعنی زیادہ ہونا۔ دِرَّةٌ بمعنی تھن، دودھ۔ دُرَّةٌ بمعنی موتی جمع دُرَرٌ آتی ہے۔ کقوله تعالٰی: یرسل السماء علیکم مدرارا. اور دودھ طلب کرنے سے مراد اپنے ذہن سے مضامین نکالنا۔

(۹)لِقْحَةٌ: لَقُوْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی دودھ دینے والی اونٹنی یا دودھ پلانے والی عورت لَقِحَ (س) لَقَحًا بمعنی گابھن ہونا، حاملہ ہونا۔ والجمع لِقَاحٌ و لُقُحٌ بمعنی وہ ناقہ جو مادہ منویہ کو قبول کرے اور افعال سے بمعنی حاملہ کر دینا۔

(۱۰)اَلْقِ: صیغہ امر از افعال اِلْقَاءٌ مصدر ہے بمعنی ڈال دینا مجرد لَاقَ یَلِیْقُ (ض) لَقْیَةً و لَیْقًا روشنائی وغیرہ، درست کرنا۔

(۱۱)دَوَاتٌ: بمعنی دوات والجمع دَوىً، دُوِيٌّ، دِوِيٌّ و دَوَيَاتٌ۔ اسکے معنی انگور، خربوزہ کے چھلکے کے بھی آتے ہیں۔

(۱۲)وَاقْرُبْ: بمعنی قریب ہونا، از کرم وسمع صیغہ امر قُرْبًا و قُرْبَانًا مصدر ہیں یہ بُعد کی ضد ہے، قدمر تحقیقہ۔

☆......☆......☆

وَخُذْ أَدَاتَكَ وَاكْتُبْ: اَلْكَرَمُ ـ ثَبَّتَ اللّٰهُ جَيْشَ سُعُوْدِكَ ـ يَزِيْنُ، وَاللُّؤْمُ ـ غَضَّ الدَّهْرُ جَفْنَ حَسُوْدِكَ يَشِيْنُ.

ترجمہ:۔ اور قلم وغیرہ (سامان) لے لو اور لکھو، فیاضی و بخشش (ثابت رکھے اللہ تعالی تیری سعادت کی لشکر کو) زینت دیتی ہے (یعنی بخشش باعث زینت ہے یا زینت دیتی ہے) اور بخل (پست کرے زمانہ تیرے حاسدوں کے پلکوں کو) عیب دار کرتا ہے۔

(۱)خُذْ: صیغہ امر حاضر بمعنی پکڑنا، لینا، الاخذُ (ن) اَخَذَ يَاْخُذُ اَخْذًا بمعنی لے لینا، قدمر تحقیقہ۔

(۲)اَدَاتٌ: بمعنی سامان، آلات یہاں مراد "دوات، قلم وغیرہ" ہے والجمع اَدَوَاتٌ، قدمر تحقیقہ۔

(۳)اَلْكَرَمُ: مصدر كَرُمًا (ك) و كَرَامَةً بھی ہیں بمعنی بزرگ ہونا، شریف ہونا جو کمینگی وغیرہ کی ضد ہے (اللوم) اور الکرم مبتدا ہے اس کی خبر "یزین" ہے اور ثَبَّتَ الله یہ جملہ دعائیہ بین المبتدا والخبر ہے۔

(۴)ثَبَّتَ: تَثْبِيْتٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی ثابت رکھنا، مجرد ثَبَتَ (ن) يَثْبُتُ ثَبَاتًا بمعنی ثابت رہنا اور ثبت الله جيش سعودك یہ جملہ دعائیہ ہے اور یہ "ثبات" سے ماخوذ ہے جو کہ زوال کی ضد ہے۔

(۵)جَيْشٌ: بمعنی لشکر والجمع جُيُوْشٌ. جَاشَ يَجِيْشُ (ض) جَيْشًا بمعنی جوش مارنا، ابلنا، قدمر تحقیقہ۔

(۶)سُعُوْدٌ: یہ فُعُوْل کے وزن پر بمعنی سعادت والا۔ سَعَدَ (ف) سَعْدًا و سُعُوْدًا مصدر ہے بمعنی مبارک ہونا، نیک بختی جو کہ نحوست کی ضد ہے اور سعود، یہ صفت کا صیغہ بھی ہے جو سعید کے معنی میں آتا ہے۔

(۷)يَزِيْنُ: زَانَ يَزِيْنُ (ض) زَيْنًا بمعنی زینت دینا، مر تحقیقہ۔

(۸)اَللُّؤْمُ: بمعنی بخیل ہونا، کمینہ ہونا و خوار ہونا۔ لَؤُمَ (ك) يَلْؤُمُ لُؤْمًا، مَلَامَةً، لَآمَةً بمعنی لئیم ہونا یا بمعنی بخل کرنا یا ملامت کرنا والجمع لِئَامٌ، لُؤَمَاءُ یہ لَئِيْمٌ کی جمع ہیں اور اللؤمُ یہ "الکرم" کی ضد ہے اللؤم مبتدا ہے اور "يَشِيْنُ" اس کی خبر ہے۔

(۹)غَضَّ: بمعنی بند کرنا، پست کرنا۔ غَضَّ (ن) غَضًّا، غَضَاضًا مصدر ہیں۔ وقال الراغب "الغض النقصان من الطرف والصوت کمافی القران: قل للمؤمنین یغضوا من ابصارهم. اِغْضَاضٌ انعال سے بمعنی کاٹنا۔

(۱۰)الدهر: بمعنی زمانہ، وقت جمع دهور و ادهر، قدمر تحقیقہ۔

(۱۱)جَفْنٌ: بمعنی پلک ای غطاء العین والجمع اَجْفَانٌ، جُفُوْنٌ، اَجْفُنٌ، جِفَانٌ، قدمر تحقیقہ۔

(۱۲)حَسُوْدٌ: حَاسِد کا مبالغہ ہے، جمع حُسُدٌ و حَسَدَةٌ ہیں۔ حَسَدَ (ن، ض) حَسَدًا بمعنی حسد کرنا، مذکر و مؤنث دونوں کیلئے ہے یعنی جس کی طبیعت میں حسد ہو، اور حسد کہتے ہیں دوسروں کی نعمت زائل ہونے کی تمنا کرنا، اور اپنی طرف منتقل ہونیکی تمنا کرنا۔ اور

حَسُوْدٌ کی جمع حُسَدٌ ہے۔

(۱۳)یَشِیْنُ: صیغہ مضارع ازضرب بمعنی عیب دار کردینا۔وفی القرآن:ان شانئك هو الابتر. مہموز اللام اوراجوف یائی ہے۔

☆......☆......☆

وَالْاَرْوَعُ یُثِیْبُ،وَالْمُعْوِرُ یُخِیْبُ،وَالْحَلَاحِلُ یُضِیْفُ،وَالْمَاحِلُ یُخِیْفُ،وَالسَّمْحُ یُغْذِیْ،وَالْمَحِكُ یُقْذِیْ،وَالْعَطَاءُ یُنْجِیْ.

ترجمہ:۔اورشریف النفس آدمی اچھا بدلہ دیتاہے اور عیب دار محروم کرتا ہے اور سردار مہمان نوازی کرتا ہے اور دھوکہ باز خوف دلاتاہے(ڈراتا ہے)اورسخی کھانا کھلاتا ہے اوربخیل آنکھوں میں دھول جھونکتا ہے اوربخشش نجات دلاتی ہے۔

(۱)اَلْاَرْوَعُ: بمعنی متعجب اور یہ معتل فاء ہے یعنی وہ شخص جو اپنے حسن یا شجاعت کے ذریعہ دوسرے کوتعجب میں ڈالے صاحب اخلاق حمیدہ، باوقار، ذکی وفطین رَاعَ(ن)یَرُوْعُ رَوْعًا بمعنی تعجب میں ڈالنااور رَوْعٌ بمعنی فَزَعٌ (گھبراہٹ) بھی آتا ہے۔ کقوله تعالیٰ: فلماذهب عن ابراهيم الروع. اور یہ سمع سے بھی آتا ہے رَوْعًا بمعنی تعجب میں ڈالدینا اور اَرْوَعٌ بمعنی فَزَعٌ بھی مستعمل ہے۔

(۲)یُثِیْبُ: ازافعال اس کا مصدر اِثَابَۃٌ بمعنی بدلہ دینا،لوٹادینا،ثواب دینا۔مجرد ثَوْبًا نصر سے بمعنی لوٹنا،اور المثوبة بمعنی بدلہ دینا اچھے یا برے اعمال کا،مگراس کا استعمال اکثر خیر کیلئے ہوتا ہے۔

(۳)اَلْمُعْوِرُ: صیغہ اسم فاعل ازافعال اِعْوَارٌ مصدر سے بمعنی عیب والا بدکردار مجرد عَارَیَعُوْرُ(ن)عَوْرًا ایک چشم اورکانا ہونا،عَوِرَیَعْوَرُ (س)عَوَرًا بمعنی کانا ہونااور یہ "عِوَارٌ" سے مشتق ہے بمعنی عیب کے۔

(۴)یُخِیْبُ: یہ خَیْبَۃٌ سے ماخوذ ہے خَابَ(ض)خَیْبًا وخَیْبَۃً بمعنی محروم ہونا۔افعال سے بمعنی محروم کردینااس کی ضد فلاح ہے۔

(۵)اَلْحَلَاحِلُ:(بفتح الحاء) بمعنی سردار(بضم الحاء) بمعنی خاندان کا سردار"حلاحل"اصل میں اس کو کہتے ہیں جس کے پاس زیادہ مہمان آتے ہواوراس میں ایک حاءزائدہ ہے مبالغہ کیلئے۔

(۶)یُضِیْفُ: بمعنی مہمان داری کرنا ازافعال۔ضَیْفٌ بمعنی مہمان جمع ضُیُوْفٌ،اَضْیَافٌ،ضِیْفَانٌ،ضَیَّفَ تفعیل سے بمعنی مہمان بنانا،ضیافت کرنا۔ضَافَ(ض)ضَیْفًا بمعنی مہمان بننا۔مَضِیْفٌ ومَضِیْفَۃٌ بمعنی مہمان خانہ،گیسٹ ہاؤس۔

(۷)اَلْمَاحِلُ: صیغہ اسم فاعل ازسمع،فتح،مَحْلًاومُحُوْلًا مصدر ہیں بمعنی مکارودغاباز،سخت جھگڑالو۔یاوہ شخص جوقحط میں مبتلا ہے۔ یہاں مراد "بخیل،منحوس" ہے۔(ك)مَحَالَۃً بمعنی چغلی کھانا ومکاری کرنا۔

(۸)یُخِیْفُ: یہ خوف سے ماخوذ ہے بمعنی ڈرانا،ازافعال مجرد سمع سے بمعنی ڈرنا،قدمر تحقیقہ۔

(۹)اَلسَّمْحُ: بمعنی جواں مردی کرنا،سخاوت کرنا،جوکھانا کھلائے،یہ صیغہ صفت ہے سَمَحَ(ف)سَمْحًا۔اس سے مرادنوجوان سخی ہے۔

(۱۰)یُغْذِیْ: ازافعال اِغْذَاءٌ مصدر ہے بمعنی غذادینا،مجرد نصر سے بمعنی غذادینا۔اورغذا کی جمع اَغْذِیَۃٌ ہے۔

(۱۱)یُقْذِیْ: ازافعال مصدر اِقْذَاءٌ بمعنی تنکا ڈالنا،یا تنکا نکالنا،من الاضداد ہے مجرد سمع سے ہے،قدمر تحقیقہ۔

(۱۲)اَلْمَحِكُ: علی وزن کَتِفٌ بمعنی بہت زیادہ بخیل مَحَكَ(ف) مَحْكًا وسمع سے مَحَكًا بمعنی باتوں میں جھگڑا کرنا۔

☆......☆......☆

وَالْمِطَالُ يُشْجِيْ، وَالدُّعَاءُ يَقِيْ، وَالْمَدْحُ يُنْقِيْ، وَالْحُرُّ يَجْزِيْ، وَالْإِلْطَاطُ يُخْزِيْ، وَاطِّرَاحُ ذِيْ الْحُرْمَةِ غَيٌّ.

ترجمہ:۔ اور ٹال مٹول غمگین کر دیتا ہے اور دعا مصیبت سے بچاتی ہے اور تعریف پاک صاف کر دیتی ہے اور شریف آدمی اچھا بدلہ دیتا ہے اور نعمتوں کا چھپانا رسوا کر دیتا ہے اور عزت والے کو چھوڑنا گمراہی ہے۔

(۱)اَلْمِطَالُ: یہ مصدر ہے بمعنی ٹالنا، تاخیر کرنا از نصر مَطْلًا و مَطْلَةً بمعنی ٹالنا. مَطْلًا و مَطَالًا بمعنی کسی کے واجب حق کو ٹال دینا۔

(۲)يُشْجِيْ: اِشْجَاءً مصدر ہے بمعنی غمگین کر دینا، زخمی کر دینا از افعال اور یہ اضداد میں سے ہے بمعنی غمگین کر دینا و خوش کر دینا، نصر سے شَجْوًا شَجِيَ(س) شَجًا بمعنی غم واندوہ میں مبتلا کر دینا یا پریشان ہونا۔

(۳)اَلدُّعَاءُ: یہ دعاء کا مصدر ہے بمعنی دعا مانگنا۔ والجمع اَدْعِيَةٌ. دَعَا يَدْعُوْ(ن) دُعَاءً۔ پکارنا، بلانا اس میں ''الف، لام'' عوض مضاف الیہ ہے ای دعائی یادعاء الناس.

(۴)يَقِيْ: صیغہ مضارع از ضرب، وِقَايَةٌ مصدر ہے بمعنی نگاہ رکھنا، حفاظت کرنا۔ وقی یقی وقاية اور باب افعال سے غلط ہے۔ وفی القرآن: فوقاهم الله.

(۵)اَلْمَدْحُ: یہ مصدر ہے بمعنی تعریف کرنا۔ از فتح، قدمر تحقیقه۔

(۶)يُنْقِيْ: اِنْقَاءً افعال سے صاف کر دینا اور نَقِيَ يَنْقَى(س) نَقَاءً و نَقَاءَةً، نَقَاوَةً، نَقَايَةً مصادر ہیں بمعنی پاک کرنا، صاف کر دینا۔ ''نَقِيٌّ'' سے ماخوذ ہے بمعنی صاف ہونا. اور نَقَاوَةً لازمی ہے۔

(۷)اَلْحُرُّ: بمعنی شریف، آزاد، اس کی جمع اَحْرَار ہے۔ مر تحقیقه.

(۸)يُجْزِيْ: افعال سے اِجْزَاءً مصدر ہے بمعنی بدلہ دینا۔ جَزَءَ يَجْزِيْ(ض) جَزَاءً بمعنی بدلہ دینا۔

(۹)اِلْطَاطُ: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی حق سے انکار کرنا، چھپا دینا، نعمتوں کا چھپانا، بند کرنا۔ مجرد ضرب سے ہے بمعنی بند کرنا۔ لَطَّ يَلِطُّ لَطًّا بمعنی بند کرنا۔

(۱۰)يُخْزِيْ: یہ اِخْزَاءً مصدر افعال سے بمعنی ذلیل کر دینا، شرمندہ کر دینا، یہ ''خِزْيٌ'' سے مشتق ہے بمعنی رسوا کرنا(ض) خِزْيًا بمعنی شرمندہ ہو جانا اور ''خزی'' کا معنی ہے ذلیل ہو جانا۔ خَزْيًا(ض) بمعنی رسوا کرنا۔ سمع سے خِزْيًا. اور خُزْيٌ بمعنی ذلیل کرنا، اہانت کرنا، رسوا کرنا، بلا میں پھنسنا۔ وفی القرآن: من قبل ان نذل و نخزی.

(۱۱)اَلطِّرَاحُ: یہ اِطْرَاحٌ مصدر ہے از افعال بمعنی ڈال دینا، چھوڑ دینا۔ مجرد فتح سے ہے طَرْحًا اور والطراح ذی الحرمة یہ اضافت المصدر الی المفعول ہے فاعل اس کا اَحد ہوگا۔ ای اطراح احدذی الحرمه قال تعالیٰ: اقتلوا یوسف او اطرحوه

ارضا یخل لکم وجہ ابیکم.

(۱۲) ذِی الْحُرْمَةِ: ای ذی العزۃ بمعنی عزت والے اور اس کے معنی وہ چیز جس کی ادائیگی ضروری ہو اور جس کے اندر کوتاہی حرام ہو یا بمعنی حصہ و قابل حفاظت چیزیں جس کی پردہ دری حرام ہو والجمع حُرَامٌ و حُرُمَاتٌ. اور حُرْمَةٌ بمعنی عزت۔

(۱۳) غَیٌّ: بمعنی گمراہی، اصل میں غَوِیٌّ ہے سرکشی و گمراہی کو کہتے ہیں غَوٰی مصدر ہے از ضرب بمعنی گمراہ ہونا۔ اور غَیٌّ و غَوٰی مصدر سمع سے ہے۔ اور غَیًّا (ض) بمعنی گمراہ ہونا اور جو اپنے آپ کو ٹھیک راہ پر سمجھے۔

☆......☆......☆

وَمَحْرَمَةُ بَنِی الْاٰمَالِ بَغْیٌ، وَمَاضَنَّ اِلَّاغَبِیْنٌ، وَلَاغُبِنَ اِلَّاضَنِیْنٌ، وَلَاخَزَنَ اِلَّاشَقِیٌّ، وَلَاقَبَضَ رَاحَهُ تَقِیٌّ، وَمَافَتِیءَ وَعْدُكَ یَفِیْ.

ترجمہ:۔ اور محروم کر دینا امیدوار کو ظلم ہے اور نہیں بخیلی کرتا سوائے بے وقوف کے، اور نہیں نقصان پہنچایا جاتا ہے سوائے کنجوس کے اور نہیں جمع کیا ہے مال کو سوائے بد بخت کے (بد بخت کے علاوہ کوئی اپنا مال خزانہ میں محفوظ نہیں رکھتا) اور نہیں بند کیا کرتا ہے اپنی مٹھی (ہتھیلی) کو پرہیزگار (پرہیزگار اپنی مٹھی کو کبھی بند نہیں کرتا) اور ہمیشہ تیرا وعدہ پورا ہوتا رہتا ہے۔

(۱) مَحْرَمَةٌ: (بفتح الراء وضمها) بمعنی ہر وہ چیز جس کی پردہ دری جائز نہ ہو، والجمع مَحَارِمُ. حَرَمَ یَحْرِمُ (ض) بمعنی محروم کر دینا، ناامید کرنا۔

(۲) بَنِی الْاٰمَالِ: بمعنی امیدوار والجمع اٰمال اس کا واحد اَمَلٌ ہے، قد مر تحقیقہ۔

(۳) بَغْیٌ: بمعنی سرکشی کرنا، ظلم کرنا۔ یقال بغی علیه ای ظلم از ضرب سرکشی کرنا، باغی کی جمع بُغَاةٌ ہے۔ وفی القراٰن: ان قارون کان من قوم موسٰی فبغٰی علیهم.

(۴) ضَنَّ: از سمع بمعنی بخیلی کرنا، اس کے مصادر ضَنًّا و ضَنِیْنًا، ضِنًّا و ضِنَانَةً بمعنی بخیلی کرنا اور ضَنَّةٌ بمعنی اچھی چیزوں پر بخیلی کرنا۔ اور ضنین عام ہے بمعنی بخیلی و کنجوسی کرنا۔ والضنة هو البخل بالشیء النفیس. کمافی القراٰن: وماهو علی الغیب بضنین.

(۵) غَبِیْنٌ: بمعنی ضعیف الرای، ناقص العقل یہ غَبْنٌ سے ماخوذ ہے از سمع غَبَنًا بمعنی ناقص العقل ہونا اور غبن نقصان مالی کو بھی کہتے ہیں اور غَبْنٌ مصدر نصر سے بمعنی نقصان اٹھانا، دھوکہ دینا۔

(۶) غُبِنَ: صیغہ ماضی مجہول بمعنی دھوکہ دیا گیا، غَبْنًا مصدر ہے از نصر (بفتح الغین) بمعنی نقصان اٹھانا اور غبن (بسکون الباء) بمعنی نقصان خرید و فروخت از سمع و نصر اور غَبَن (بفتح الباء) کے معنی نقصان کے ہیں۔

(۷) ضَنِیْنٌ: بمعنی بخیلی و کنجوسی کرنا از سمع، قد مر تحقیقہ۔

(۸) خَزَنَ: از نصر بمعنی جمع کرنا، اسی سے خِزَانَةٌ (بالکسر) بمعنی خازن اور یہ لفظ "الخزانة والخزینة" اور "الخازن" مستعمل ہے اس کی جمع خَزَنَةٌ و خَازِنُوْنَ آتی ہیں۔ مافی القراٰن: وماانتم له بخازنین. اور یہ باب تفعیل و افتعال سے بھی آتا ہے بمعنی ذخیرہ

کرنا اور سمع سے بقول بعض اس کا معنی بدبودار ہونا ہے۔

(۹) شَقِيٌّ: بمعنی بدبخت وبدنصیب والجمع اَشْقِيَاءُ جیسے تقی کی جمع اتقیاء آتی ہے سمع سے شَقَا و شِقَاءَ ہیں بمعنی بدبخت ہونا، جوضد السعادۃُ ہے. وفی الفرقان: فمنهم شقی وسعید.

(۱۰) قَبَضَ: ازضرب بمعنی بند کرنا۔ قَبْضًا و قَبْضَۃً مصدر ہے۔ ای امسك یده عن البذل والانفاق. یقال قبض یده عن الشیء قبضا ای امسکه عنه.

(۱۱) رَاحَۃٌ: اس میں ہاء ضمیر ہے۔ رَاحَۃٌ کی جمع رَاحٌ ہے بمعنی ہتھیلی اس کے معنی صحن کے بھی آتے ہیں۔ رَوِحَ (س) رَوْحًا بمعنی کشادہ ہونا۔

(۱۲) تَقِيٌّ: بمعنی متقی و پرہیزگار یہ اصل میں تَقْوِیٌ تھا تضرب کے وزن پر ہے واو کو تاء سے بدل لیا پھر واو کو یاء سے بدل لیا اور قاف کو کسرہ سے بدل لیا والجمع اَتْقِيَاءُ جیسے ولی کی جمع اولیاء ہے۔

(۱۳) مَافَتِئَ: اس کے اندر تین لغات ہیں: (ا) مَا اَفْتَی (ب) مَافَتِیَٔ (ج) مَافَتَا بمعنی ہمیشہ ہونا یا ہمیشہ رہنا۔ از سمع اور فتح وضرب سے بھی آتا ہے اور سمع سے فتئ اور فتح سے مافتا ای مازال. ہمیشہ رہا، اس کے ماضی و مستقبل کے اور کسی میں مستعمل نہیں ہوتا ہے اور مافتی جملہ انشائیہ و جملہ خبریہ دونوں ہوسکتا ہے یہ اگر جملہ خبریہ ہے تو معنی ہے ''تیرا وعدہ ہمیشہ پورا ہوتا ہے'' انشائیہ کی صورت میں جملہ دعائیہ ہے تو ''تیرا وعدہ پورا ہوتا رہے'' ہٰکذا دیگر جملوں میں بھی۔

(۱۴) وَعْدٌ: مصدر بمعنی وعدہ کرنا۔ وَعَدَ یَعِدُ (ض) وَعْدًا بمعنی وعدہ کرنا، قد مر تحقیقه۔

(۱۵) یَفِيْ: وَفَاءٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی پورا کرنا، پورا ہونا، لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے ازضرب اور توفیہ تفعیل سے بمعنی کسی چیز کو پورا لے لینا. ای اخذ الشیء وافیاً.

☆......☆......☆

وَاٰرَائُكَ تَشْفِـيْ، وَهِلَالُكَ يُضِـيْ، وَحِلْـمُكَ يُغْضِـيْ، وَآلَاؤُكَ تُغْنِـيْ، وَاَعْدَائُكَ تُثْنِـيْ، وَحُسَامُكَ يُفْنِيْ، وَسُوْدَدُكَ يُقْنِيْ.

ترجمہ:۔ اور آپ کی رائے (تدبیر) شفاء دیتی رہتی ہے اور تیرا ماہ (جبین) روشن کرتا رہتا ہے اور آپ کا حلم چشم پوشی کرتا رہتا ہے اور تیری نعمتیں بے نیاز کر دیتی ہیں اور آپ کے دشمن بھی تعریف کرتے رہتے ہیں اور آپ کی تلوار فنا کر ڈالتی ہے (دشمن کو) اور تیری سرداری مالدار کر دیتی ہے۔

(۱) آرَاءُ: یہ رأی کی جمع ہے بمعنی اعتقاد و مستحکم رائے اس کی جمع آراء بھی آتی ہے بمعنی اعتقاد، رائے، صحیح تدبیر پر پہنچنا۔ رَأی یَرَأی (ف) رَأْیًا رُؤْیَۃً، رَاءَۃً، رِئْیَانًا بمعنی عقل یا آنکھ سے دیکھنا۔

(۲) تَشْفِيْ: یہ شَفَاءٌ مصدر سے ازضرب بمعنی شفاء پانا، اچھا ہونا، شفاء دینا۔ قال تعالیٰ: وشفاء لمافی الصدور.

(۳) هِلَالٌ: نیا چاند اس کی جمع اَهِـلَّۃٌ ہے اور بمعنی شروع مہینہ کی دو راتوں یا تین راتوں یا سات راتوں کے چاند کو ھــلال کہتے ہیں

بقول بعض (۲۶) اور (۲۷) تاریخ کے چاند کو بھی ھلال کہا جاتا ہے، یہاں ھلال سے مراد "خندہ پیشانی جمال اور دولت" ہے اور یہ ھال کا مصدر ہے اور اس کے علاوہ چاند کو قمر کہتے ہیں۔ وقال تعالیٰ: **یسئلونك عن الاھلة**.

(۴) **یُضِیْءُ**: یہ افعال سے اِضَاءَۃٌ مصدر ہے بمعنی روشن کرنا، یا ہونا۔ لازم ومتعدی دونوں آتا ہے، اس کا مجرد نصر سے ہے ضِیاءً، ضَوْءً بمعنی روشن ہونا یا روشن کرنا اور "ضَوْءٌ" کے معنی ہے ذاتی روشنی کرنا۔

(۵) **حِلْمٌ**: (بالکسر) یعنی نفس اور طبیعت کو غصہ کے بھڑکنے سے ضبط میں رکھنا۔ **والحلم ضبط النفس عن ھیجان الغضب**. یا بمعنی بردباری وعقل و **الجمع حُلُوْمٌ و اَحْلَامٌ** بمعنی تحمل و برداشت کرنا از کرم بمعنی حلیم ہونا، درگزر کرنا اور یہ ضد الطیش ہے اور حلیم کی جمع حُلَمَاءُ. او راَحْلَام اور مؤنث حَلِیْمَۃٌ ہے۔ وقال تعالیٰ: **ان ابراھیم لحلیم اواہ منیب**.

(۶) **یُغْضِیْ**: از افعال اِغْضَاءٌ مصدر سے بمعنی چشم پوشی کرنا، آنکھ بند کر لینا۔ غَضَّ (ن) غَضًّا بمعنی پست کرنا کما مر۔

(۷) **الائك**: آلَاءٌ بمعنی نعمت یہ جمع ہے اِلَی و اَلْاَوِلُ کی۔ **کمافی التنزیل: فاذکروا آلاء اللہ. ای نعمۃ اللہ.** اور اس کی واحد اَلْی ہے۔

(۸) **تُغْنِیْ**: از افعال مصدر اِغْنَاءٌ ہے بمعنی غنی کر دینا، مجرد سمع سے بمعنی غنی ہو جانا۔ غِنًی و غِنَاءٌ مصدر ہے۔

(۹) **اَعْدَاءُ**: یہ عدو کی جمع ہے بمعنی دشمن اور عَدُوٌّ کا اطلاق واحد جمع دونوں پر ہوتا ہے۔ عَدَا یَعْدُوْ (ن) عَدْوًا بمعنی دوڑنا۔

(۱۰) **تُثْنِیْ**: از افعال مصدر اِثْنَاءٌ ہے بمعنی تعریف کرنا یا تعریف کرتے رہنا، مطلب یہ کہ تیری خوبیوں کی تعریف کرنے والی اتنی بڑی جماعت ہے کہ تیرے دشمنوں کو تیری جرأت نہیں ہو سکتی اور تیرے دوستوں سے ڈرتے ہیں۔ ثَنٰی یَثْنِیْ (ض) ثَنْیًا بمعنی لپیٹنا، موڑنا۔

(۱۱) **حُسَامٌ**: (بضم الحاء) بمعنی کاٹنے والی تلوار، شمشیر براں۔ حَسَمَ (ض) یَحْسَمُ بمعنی کاٹنا یہ حَسْمٌ سے ماخوذ ہے بمعنی قطع کرنا، لوہے کو گرم کر کے داغ دینا۔ یقال **حُسَامُ السَّیْفِ** بمعنی تلوار کی دھار۔ قال تعالیٰ: **ثمانیۃ ایام حسوما**.

☆......☆......☆

وَمُوَاصِلُكَ یَجْتَنِیْ، وَمَادِحُكَ یَقْتَنِیْ، وَسَمَاحُكَ یُغِیْثُ، وَسَمَاؤُكَ تَغِیْثُ، وَدَرُّكَ یَفِیْضُ.

ترجمہ:۔ اور تجھ سے ملنے والا پھل (عطایا) حاصل کرتا ہے، اور تیری تعریف کرنیوالے، دولت کماتے ہیں، اور تیری جوانمردی (سخاوت) فریاد میں مدد کرتی رہتی ہے، اور تیرا آسمان (عطاء) برستا رہتا ہے اور تیرا دودھ (بھلائی) بہتا رہتا ہے اور تیرا واپس کرنا (سائل) کو خشک کر دیتا ہے (مصیبت میں ڈال دیتا ہے)۔

(۱) **مُوَاصِلٌ**: صیغہ اسم فاعل از مفاعلہ بمعنی ملنے والا، ملاقات کرنے والا۔ یہ وصل سے مشتق ہے بمعنی جوڑنا از ضرب۔

(۲) **یَجْتَنِیْ**: اِجْتِنَاءٌ مصدر سے ہے از افتعال بمعنی میوہ توڑنا، میوہ چننا یا اپنے لئے میوہ توڑنا اور ضرب سے جَنْیًا بمعنی غیر کیلئے میوہ توڑنا اور جِنَایَۃٌ (ض) بمعنی گناہ کرنا، جرم کرنا۔

(۳) **مَادِحٌ**: صیغہ اسم فاعل یہ مَدْحٌ سے ماخوذ ہے بمعنی تعریف کرنے والا از فتح، قد مر تحقیقہ۔

(۴) يَقْتَنِيْ: یہ اِقْتِنَاءٌ مصدر سے بمعنی اکتساب کرنا، کمانا، ذخیرہ اندوزی کرنا، جمع کرنا اور اسم فاعل کے معنی میں ہے کسب کرنے والا نصر وسمع سے بمعنی کسب کرنا يقتني اى يكتسب المال. وفي القران: قنوان دانية.

(۵) سَمَاحٌ: بمعنی سخاوت، جوان مردی، بخشش۔ سَمَاحًا (ف) بمعنی بخشش کرنا۔ واز کرم سَمَاحَةً و سُمُوْحَةً بمعنی سخی ہونا واز ضرب بمعنی بہنا و بہانا۔

(۶) يُغِيْثُ: از افعال اِغَاثَةٌ مصدر ہے بمعنی کسی کی فریاد کو پہنچنا۔ غَاثَ يَغُوْثُ (ن) غَوْثًا۔ مدد کرنا، اعانت کرنا۔

(۷) سَمَاءٌ: بمعنی آسمان، فضاء، ہر وہ چیز جو اوپر کی جانب ہو، چھت، بادل، بارش یہ مذکر و مؤنث دونوں طرح مستعمل ہے اس کی جمع سَمَاوَاتٌ، سمٰوٰتٌ ہیں۔ اور سَمَا يَسْمُو (ن) سُمُوًّا بمعنی بلند ہونا، یہاں بادل مراد ہے اور سماء سے الف کو کتابۃً حذف کر کے سُمَی و سِمَی بھی پڑھتے ہیں۔

(۸) تَغِيْثُ: غَاثَ يَغِيْثُ (ض) غَيْثًا بمعنی بارش برسانا، بارش نازل کرنا۔ قال تعالیٰ: كمثل غيث اعجب الكفار.

(۹) دَرٌّ: بمعنی دودھ یا دودھ کی زیادتی دَرٌّ کے معنی بھلائی، اچھائی کے بھی ہے۔ يقال لله دره.

(۱۰) يَفِيْضُ: فَيْضٌ مصدر سے از ضرب بمعنی بہنا۔ اَفَاضَ يُفِيْضُ اِفَاضَةً از افعال بمعنی بہانا۔ مر تحقیقہ

(۱۱) رَدٌّ: مصدر ہے بمعنی واپس کرنا، لوٹانا، دفع کرنا۔ از نصر لوٹانا اور "رَدُّكَ" یہ فاعل کی طرف مضاف ہے۔

(۱۲) يَغِيْضُ: غَاضَ يَغِيْضُ (ض) غَيْضًا بمعنی خشک کر دینا، یا خشک ہو جانا، یہاں مراد "مصیبت میں مبتلا کر دینا" مجازاً کم ہونا یا کم کر دینا یا معدوم ہونا۔ یہ لازم متعدی دونوں مستعمل ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

وَمُؤَمِّلُكَ شَيْخٌ، حَكَاهُ فَيْءٌ، وَلَمْ يَبْقَ لَهُ شَيْءٌ. أَمَّكَ بِظَنٍّ حِرْصُهُ يَشِبُّ، وَمَدَحَكَ بِنُخَبٍ مُهُوْرُهَا تَجِبُ، وَمَرَامُهُ يَخِفُّ.

ترجمہ:۔ اور آپ سے امید کرنے والا ایک ایسا بوڑھا ہے جس کی مثال سایہ جیسی ہے (سایہ کی مانند کمزور، فنا ہونے والا ہے) اور اس کے پاس کوئی چیز باقی نہیں رہی ہے اور قصد کیا اس نے تمہاری طرف ایسے گمان کے ساتھ جس کی حرص بڑھتی رہتی ہے (کودتی رہتی ہے) اور تعریف کی اس نے آپ کی (امیر کی) منتخب شعروں سے کہ جس کا مہر (قیمت) ادا کرنا تم پر واجب ہے اور اس کا مقصد ہلکا ہے (ذرا سا ہے)

(۱) مُؤَمِّلُكَ: یہ تَأْمِيْلٌ مصدر سے ہے بمعنی امید کرنا، امیدوار بنانا، دینا۔ مجرد نصر سے ہے مادہ "امل" ہے بمعنی امید کرنا۔

(۲) شَيْخٌ: بمعنی بزرگ، بوڑھا، معظم والجمع اَشْيَاخٌ، شُيُوْخٌ، شِيْخَانٌ و مَشِيْخَةٌ اور جمع مَشَائِخُ بھی آتی ہے از فتح بوڑھا ہونا۔

(۳) حَكَاهُ: حَكَا (ض) يَحْكِيْ حِكَايَةً بمعنی حکایت کرنا، مشابہ ہونا، نقل کرنا۔ حكى عليه چغلخوری کرنا، حكى عنه نقل کرنا۔

(۴) فَيْءٌ: بمعنی سایہ یا وہ سایہ جو زوال کے بعد ہو اور اس کے معنی مال غنیمت اور خراج کے بھی آتے ہیں والجمع اَفْيَاءٌ، فُيُوْءٌ.

فَاءَ يَفِيْءُ(ض)فَيْأً بمعنی لوٹنا۔ ''حکاہ'' یہ صفت ہے ''شیخ'' کی یہاں پر مصنف نے تشبیہ کا عکس مبالغہ کی وجہ سے کیا ہے۔

(۵)لَمْ يَبْقَ: بَقِيَ يَبْقٰى(س)بَقَاءً وبَقٰى(ض) يَبْقِىْ بَقْيًا بمعنی ہمیشہ رہنا، ثابت رہنا۔

(۶)شَيْءٌ: بمعنی چیز یا وہ چیز جس کے ساتھ علم وخبر کا تعلق ہو سکے والجمع اَشْيَاءُ وجمع الجمع اَشْيَاوَات، اَشَاوَاتٌ، اَشَايَا، اَشَاوٰى ہیں۔

(۷)اَمَّكَ: ای قصدك یعنی قصد کرنا۔ اَمَّ(ن)يَؤُمُّ اَمًّاوإمَامَةً بمعنی قصد کرنا، وامام بنانا۔

(۸)ظَنٌّ: بمعنی گمان کرنا، ز نصر ''بظن'' یا حال ہے یا سببیت کیلئے ہے، قدمر تحقیقہ۔

(۹)حِرْصَةُ: ازضرب یہ مصدر ہے بمعنی حریص ولالچی ہونا اور سمع سے بھی آتا ہے اور ''حرصه يثيب'' یہ پورا جملہ ''ظن'' کی صفت ہے اور حریص کی جمع حُرَصَاءُ وحِرَاصٌ، حُرَّاصٌ. مؤنث حَرِيْصَةٌ جمع حَرَائِصُ آتی ہے۔

(۱۰)يَثْبُ: وَثَبَ يَثِبُ(ض)وَثْبًا، وُثُوْبًا، وَثْبَانًا، وِثَابًا، ثِبَةً بمعنی کودنا، اچھلنا، اٹھنا کھڑا ہونا۔

(۱۱)مَدْحَكَ: مَدَحَ يَمْدَحُ(ف)مَدْحًا مصدر بمعنی تعریف کرنا، قدمر تحقیقہ۔

(۱۲)بِنُخَبٍ: نُخْبَةٌ کی جمع ہے بمعنی منتخب، چنی ہوئی چیز از نصر بمعنی چننا، وانتخاب کرنا، پسند کرنا یہاں مراد اس سے منتخب قصائد ہیں۔

(۱۳)مُهُوْر: یہ مہر کی جمع ہے یعنی وہ چیز جو عورت کو شوہر دیتا ہے از فتح ونصر بمعنی مہر دینا(مهرا) (صداق المرء ة) اور ''مهورها'' تَجِبُ یہ جملہ صفت ہے ''نخب'' کی۔

(۱۴)تَجِبُ: وَجَبَ يَجِبُ بمعنی واجب وضروری ہونا، قدمر تحقیقہ۔

(۱۵)مَرَامَهُ: بمعنی مطلب، مقصد والجمع مَرَامَاتٌ از نصر بمعنی قصد وارادہ کرنا اور یہ صیغہ اسم ظرف ہے۔ رَامَ يَرُوْمُ(ن)رَوْمًا مَرَامًا بمعنی قصد کرنا۔ کماقال الشاعر: تروم العزة ثم تنام ليلا. ورَامَ(ض)رَمْيًا بمعنی زائل ہونا۔ رَامَ يَرَامُ(س)محبت کرنا. رائم بمعنی قاصد جمع رَوَّامٌ ہے۔

(۱۶)يَخِفُّ: خَفَّ سے ماخوذ ہے بمعنی ہلکا ہونا، خفیف ہونا جو بھاری کی ضد ہے از ضرب خِفًّا وخِفَّةً مصدر ہیں یعنی مقصد اس کا ہلکا ہے یا یہ ''وخف'' سے ماخوذ ہے. وعدیعد کے وزن پر بمعنی ذلیل کرنا یعنی مقصد اس کا ذلیل کرنا رہتا ہے۔

☆......☆......☆

وَاَوَاصِرُهُ تَشِفُّ، وَاِطْرَاءُهُ يُجْتَذَب، وَمَلَامُهُ يُجْتَنَب، وَوَرَائَهُ ضَفَفْ، مَسَّهُمْ شَظَفْ، وَحَصَّهُمْ جَنَفْ، وَعَمَّهُمْ قَشَفْ.

ترجمہ:۔ اور اس کے وسائل (تعلقات واسباب مہربانی) بہت زیادہ ہیں اور اس کا مبالغہ فی المدح لوگوں کا پسندیدہ ہے (اس کی تعریف لوگوں کو پسند ہے) اور اس کی ملامت سے اجتناب کیا جاتا ہے اور اس کے پیچھے کثرت عیال وقلت مال ہے (ان پر بدحالی سوار ہے) چھوا ہے ان کو بدحالی یا تنگی نے اور متفرق کر دیا ان کو زمانے کے ظلم نے اور عام ہوگئی ان پر بدحالی۔

(۱) اَوَاصِرُ: یہ آصِرَۃٌ کی جمع ہے بمعنی مائل ہونے والا یا مائل کرنے والا ''مراد تعلقات'' ہیں صلہ رحمی کرنے والا۔ اَصَرَ یَاصِرُ (ض) اَصْراً مصدر ہے بمعنی مائل ہونا یا مائل کرنا۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اِصْرٌ بمعنی بوجھ۔ قال تعالٰی: ولا تحمل علینا اصرا کما حملته علی الذین من قبلنا.

(۲) تَشِفُّ: شَفَّ یَشِفُّ (ض) شَفًّا، شُفُوْفًا، شَفِیْفًا و شَفَافًا بمعنی صاف و شفاف ہونا یا زیادہ روشن و سفید ہونا یا کم ہونا۔ من الاضداد از نصر بمعنی دبلا کر دینا۔ مشفوف بمعنی لاغر از ضرب، زائد ہونا، کثیر ہونا۔

(۳) اِطْرَاءٌ: بمعنی مدح میں مبالغہ کرنا، کرم و فتح و سمع سے بمعنی تر و تازہ ہونا۔ طَرَاوَۃً، طَرَاءَۃً، طِرَاءً مطلب یہ ہے کہ وہ مرد فصیح ہے لوگ اس کی مدح کی طرف رغبت کرتے ہیں۔ طَرَا (ن) یَطْرُوْ و طَرْوًا بمعنی دور دراز سے آنا۔

(۴) یَجْتَذِبُ: یہ اِجْتِذَابٌ مصدر سے از افتعال بمعنی کھینچنا۔ یہ ''جذب'' سے ماخوذ ہے یا پسند کر کے حاصل کرنا مجرد ضرب سے ہے بمعنی کھینچنا، مدح کرنا، رغبت کرنا۔

(۵) مَلَامَۃٌ: یہ اضافت الی الفاعل یا الی المفعول ہے۔ ای ملام احدایاہ بمعنی گزشتہ عمل پر ملامت کرنا و ہجو کرنا۔ لَامَ یَلُوْمُ (ن) لَوْمًا و مَلَامَۃً اور عَزْلٌ کہتے ہیں آیندہ فعل سے روک کر فعل ماضی پر ملامت کرنا: ؎ عَذْلُ الْعَوَاذِلِ حَوْلَ قَلْبِی التَّائِہِ. وقال تعالٰی: فلا تلوموني ولاموا انفسکم.

(۶) یَجْتَنِبُ: یہ اِجْتِنَابٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی پرہیز کرنا۔ مجرد نصر سے بمعنی دور رکھنا وقال تعالٰی: فاجتنبوا الرجس من الاوثان واجتنبوا قول الزور. اور جنیبٌ بمعنی کوتل گھوڑا۔

(۷) وَرَاءَ ۃُ: یہ اضداد میں سے ہے آگے پیچھے دونوں معنی کیلئے مستعمل ہے کیونکہ وری کے معنی چھپانے کے ہے اور دونوں معنوں میں یہ صورت پائی جاتی ہے۔

(۸) ضَفَفٌ: بمعنی قلۃ المال و کثرۃ العیال اور اس کے معنی تنگی اور حاجت کے بھی ہے از نصر ازدحام کرنا۔ ای کثرت الایدی علی الطعام، یا ضَفَفٌ بمعنی کسی کام میں جلدی کرنا۔

(۹) مَسَّهُمْ: مَسَّ فعل ماضی از نصر بمعنی چھونا، پہنچنا۔ مَسًّا و مَسِیْسًا مصدر ہیں۔ قال تعالٰی: من قبل ان تمسوهن . اور دوسرے معنی سے۔ قوله تعالٰی: مستهم البأساء والضرآء.

(۱۰) شَظَفٌ: ای ضیق العیش مصدر ہے از نصر بمعنی روکنا۔ و از سمع بمعنی تنگی کرنا۔ والجمع شِظَافٌ اور سمع سے شَظَفًا مصدر ہے یقال شَظِفَ الْعَیْشُ عیش تنگ ہو گیا اور کرم سے شَظَافَۃٌ بمعنی سخت ہونا۔ یقال شَظُفَ الرَّجُلُ ای صلب.

(۱۱) حَصَّهُمْ: از نصر حَصًّا مصدر ہے بمعنی بالوں کو مونڈھ دینا یا حصہ دینا، و از سمع بالوں کا گرنا، کم ہونا، یا بال مڑ جانا یہاں اول معنی مراد ہے حَصَّ (س) حَصَصًا بمعنی بے بال ہونا، یا کم بال والا ہونا اور حِصَّۃٌ بمعنی حصہ والجمع حِصَصٌ.

(۱۲) جَنَفَ: از ضرب مصدر جُنُوْفًا بمعنی ظلم کرنا اور سمع سے جَنَفًا بمعنی مائل ہونا، ہٹ جانا۔ کما فی القران: فمن خاف من

موص جنفا.

(۱۳)عَـمَّهُمْ: عَـمَّ يَعُمُّ(ن) عَمًّا وعُمُوْمًا بمعنی عام ہونا، پھیلنا۔ عَـمَّـمَ وتَعَمَّمَ از تفعیل وتفعل بمعنی عام کرنا اور پگڑی باندھنا۔ عَمِيَ(س) عِمًى وتَعَمَّى بمعنی اندھا ہونا۔

(۱۴)قَشَفٌ: بمعنی پراگندہ صورت یا بدحال ہونا خستہ حالی از سمع وکرم قَشَفًا و قَشَافَةً مصدر ہیں۔

☆......☆......☆

وَهُوَفِيْ دَمْعٍ يَجِيْب، وَوَلَهٍ يُذِيْب، وَهَمٍّ تضَيَّف، وَكَمَدٍ نَيَّفٍ، لِمَأمُوْلٍ خَيَّبَ، وَاِهْمَالٍ شَيَّبَ، وَعَدُوٍّ نَيَّبَ.

ترجمہ:۔ اور وہ ایسے آنسو کے ساتھ ہے جو جواب دیتا ہے (وہ بوڑھا جو بدحالی میں گھرا ہوا ہے جب رونے کا ارادہ کرے تو رونا آجاتا ہے) اور وہ ساتھ ہے ایسے تحیر کے جو (گوشت) کو پگھلاتا رہتا ہے اور وہ ایسے غم میں مبتلا ہے جو زبردستی مہمان بن گیا ہے (ہر وقت اس کے ساتھ ہے) اور وہ ایسی اندرونی جلن میں ہے جو دم بدم زیادہ ہو رہی ہے بسبب اس امید کے جس سے ناامیدی ہو چلی ہے (غم اس لئے ہے کہ جو میری امید تھی وہ پوری نہیں ہو رہی) اور بسبب اس بیکاری کے جس نے بوڑھا کر دیا ہے اور بوجہ اس دشمن کے جو دانت پیس رہا ہے۔

(۱)دَمْعٌ: بمعنی آنسو، والجمع دُمُوْعٌ، قدمر تحقیقه مرارًا

(۲)يُجِيْبُ: بمعنی جواب دینا از افعال اِيْجَابٌ و اِجَابَةٌ مصدر ہیں، مجرد نصر سے، قدمر تحقیقه.

(۳)وَلَهٍ: بمعنی سخت غم کی وجہ سے متحیر ہونا۔ وَلَـهَ يَلِهُ(ض) سے اور وَلِـهَ(س) يَـلَهُ وَلَهًا بمعنی اتنا غمگین ہوجانا جس کی وجہ سے عقل زائل ہونے کے قریب ہوجائے۔

(۴)يُذِيْبُ: از افعال اِيْذَابٌ مصدر بمعنی غم میں اپنے آپ کو ایسا پگھلانا کہ گوشت جسم میں باقی نہ رہے ذَابَ(ن) يَذُوْبُ ذَوْبًا بمعنی پگھلنا۔

(۵)هَمٌّ: بمعنی غم وارادہ جس کی فکر کی جائے۔ والجمع هُمُوْمٌ، مجرد از نصر، قدمر تحقیقه.

(۶)تَضَيَّفَ: از تفعل بمعنی مہمان بننا، بتکلف مہمان بنانا، یہ ضَيْفٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مہمان، قدمر تحقیقه.

(۷)كَمَدٍ: وہ غم جو مرنے کے قریب ہوجائے، یا رنگ کا متغیر ہوجانا اور اس کی رونق کا جاتا رہنا، سخت غمگین ہونا، كَمْدٌ و كُمْدَةٌ بھی آتا ہے۔ كَمِدَ از سمع بمعنی رنگ کا متغیر ہونا۔

(۸)نَيَّفَ: از تفعیل تَنْيِيْفٌ مصدر ہے بمعنی زائد ہونا، بلند ہونا اور یہ "نَوْفٌ" سے ماخوذ ہے۔ نَافَ(ن) يَنُوْفُ نَوْفًا بمعنی بلند ہونا اور نیف اس زیادتی کو کہتے ہیں جو دو دہائیوں کے درمیان ہو، مثلاً دس سے بیس کے درمیان زیادتی کو نِيْف کہا جائے گا اس لئے اس کے معنی زیادہ ہونے کے آتے ہیں یعنی ایک دہائی سے دوسرے دہائی تک کی زیادتی کو نیف کہتے ہیں جیسے عشـرة ونیف ومـأة ونیف والف ونیف تو بولا جاتا ہے مگر خَمْسَةَ عَشَرَ ونیف نہیں بولا جاتا ہے، فافهم.

(۹)مَأمُوْل: صیغۂ اسم مفعول "اَمَلٌ" مصدر ہے از نصر بمعنی امید کرنا، قدمر تحقیقه.

(۱۰)خَیَّبَ: یہ تفعیل سے بمعنی محروم کر دینا، مجرد خَابَ یَخِیْبُ (ض) خَیْبًا و خَیْبَةً بمعنی محروم ہو جانا، ناامید ہو جانا، وقد مر تحقیقه۔

(۱۲)اِهْـمَـالٌ: مصدر از افعال بمعنی چھوڑ دینا، ترک کر دینا، جان بوجھ کر چھوڑ دینا یا بھولے سے چھوڑ دینا۔ مجرد ضرب و نصر سے ہے بمعنی آزاد چھوڑ دینا، یا آزادانہ پھیرنا۔ هَـمَـلَ یَهْـمِـلُ (ض) هَمْلًا یقال هملت الابل اور جب یہ نصر و ضرب سے آتا ہے تو اس کے معنی آنسو بہانے اور آہستہ آہستہ لگاتار برسنے کے آتے ہیں یقال: هَمَلَتْ عَیْنُهُ و هَمَلَتِ السَّمَاءُ.

(۱۳)شَیَّبَ: از تفعیل مصدر تَشْیِیْبٌ بمعنی بوڑھا کر دینا، مجرد بوڑھا ہونا۔ شَیْبًا (ض) مصدر ہے بمعنی سفید بالوں والا ہونا۔

(۱۴)عَدُوٌّ: بمعنی دشمن و الجمع اَعْدَاءٌ، واحد جمع دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے، وقد مر تحقیقه۔

(۱۵)نَیَّبَ: از تفعیل بمعنی دانتوں سے کاٹنا، مصدر نَیْبًا مجرد ضرب سے بمعنی دانتوں سے پکڑنا یا دانتوں کو درد پہنچانا یا دانت گاڑ دینا۔ نَابٌ کی جمع اَنْیَابٌ، نُیُوْبٌ و اَنْیُبٌ.

☆......☆......☆

وَهُـدُوٍّ تَـغَیَّبَ، وَلَمْ یَزِغْ وِدُّهُ فَیُغْضِب، وَلَاخَبُثَ عُوْدُهُ فَیُقْضَب، وَلَانَفَثَ صَدْرُهُ، فَیُنْفَض، وَلَانَشَزَ وَصْلُهُ، فَیُبْغَض.

ترجمہ:۔ اور بسبب اس سکون کے جو غالب ہو گیا ہے اور نہ ہی کجی آئی ہے (کھوٹ) اس کی دوستی میں کہ غصہ کیا جائے (یعنی جو محبت اس کے اور میرے درمیان ہے اس میں کوئی کجی نہیں آئی ہے کہ میں اس پر غصہ ہوں) اور نہ خراب ہوئی ہے اس کی لکڑی کہ کاٹ دیجائے (نہ اس کی محبت کی لکڑی خراب ہوئی ہے کہ اس کو کاٹ دیا جائے) اور نہ نکالی ہے کوئی بری بات اس کے سینہ نے تاکہ اس کو جھاڑا جائے (دور کیا جائے) اور نہیں نافرمانی کی ہے اس کی ملاقات نے کہ اس سے بغض رکھا جائے۔

(۱)هُدُوٌّ: بمعنی سکون و قرار۔ هَدَءَ یَهْدَءُ (ف) هَدْوًا و هُدُوًّا بمعنی سکون حاصل کرنا یا آرام لینا خواہ آواز میں ہو یا حرکت میں یا کسی اور شئے میں اور یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۲)تَغَیَّبَ: از تفعل بتکلف غائب ہو جانا یا بالکل غائب ہو جانا۔ مجرد غَابَ (ض) غَیْبًا، غِیَابًا، غَیْبَةً و غِیَابَةً و غُیُوْبَةً. غائب ہونا۔

(۳)لَـمْ یَـزِغْ: یہ واوی و یائی دونوں طرح مستعمل ہے واوی ہو تو نصر سے بمعنی جھکانے کے ہے، اور یائی کی صورت میں ضرب سے بمعنی ٹیڑھا ہونے کے آتا ہے۔ زَاغَ یَـزِیْـغُ (ض) زَیْغًا بمعنی مائل ہونا یا ٹیڑھا ہونا، کاٹنا، قطع کرنا۔ ضرب سے لازم ہے اور نصر سے لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے، مصادر ضرب زَیْـغٌ، زَیَـغَـانٌ، زَیْغُوْغَةٌ ہیں، نصر سے زَوْغٌ و زَوْغَانٌ ہیں۔ قـال تـعـالٰی: فاما الذین فی قلوبهم زیغ.

(۴)وُدٌّ: (بالحرکات الثلثة) بمعنی محبت و دوستی اس کی جمع وُدُوْدٌ، اَوْدَادٌ، اُوَدٌ. و منه الودود بمعنی بہت زیادہ محبت کرنے والا مجرد سمع سے بمعنی محبت کرنا۔ کمافی الحدیث: تزوجوا الولود الودود.

(۵) فَیَغْضَبُ: یہ غَضَبٌ سے مشتق ہے از سمع بمعنی غصہ کرنا، انتقام کیلئے چہرے کا متغیر ہونا یا انتقام کیلئے دل کے خون کا جوش میں آجانا، مبغوض رکھنا، بدلہ لینا چاہنا، وفی التنزیل: غضب اللہ علیھم.

(۶) خَبُثَ: (ك) خُبْثًا، خَبَاثَةً بمعنی پاکیزہ نہ ہونا، مکار ہونا، بدباطن ہونا، خبیث ہونا، خراب ہونا اور یہ ضد ہے ''طاب'' کا۔ کَمَاقَالَ تعالیٰ: لاتستوی الخبیث ولا الطیب.

(۷) عُوْدٌ: بمعنی لکڑی، کٹی ہوئی ٹہنی۔ والجمع اَعْوَادٌ، اَعْوُدٌ، وعِیْدَانٌ۔ اور ایک قسم کی خوشبو کو بھی کہا جاتا ہے جو کہ بطور بخور استعمال کی جاتی ہے اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی کو بھی کہتے ہیں۔

(۸) فَیُقْضَبَ: قَضَبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کاٹ دینا یا شاخ کاٹنا۔ از ضرب قَضْبًا و قَضِیْبًا مصادر ہیں بمعنی کاٹنا، قطع کرنا۔

(۹) نَفَثَ: از ضرب ونصر بمعنی منہ سے تھوکنا، نکالنا، یہاں مراد ''سینے کا درد ہونا اور بری بات نکالنا'' ہے اور یہ بمعنی رِیق قلیل کے پھینکنے کے بھی آتا ہے۔ قال تعالیٰ: ومن شر النَّفّٰثٰتِ فی العقد. از ضرب نکالنا، پھینکنا۔

(۱۰) صَدْرُہٗ: بمعنی سینہ والجمع صُدُوْر. از نصر وضرب بمعنی پیدا ہونا، جانا، پیش ہونا۔ افعال سے اَصْدَرَ بمعنی صادر کرنا. اعلم ان الصدر من الانسان والکرکرۃ من البعیر.

(۱۱) فَیَنْفَضَ: یہ نَفَضٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جھاڑ دینا، دور کر دینا۔ از نصر یہاں مراد ''دور کر دینا'' ہے۔

(۱۲) نَشَزَ: یَنْشُزُ (ض، ن) نُشُوْزًا بمعنی نافرمانی کرنا، مبغوض رکھنا، اور ارتفاع کے معنی میں بھی آتے ہیں اور ''زوجین'' میں سے ایک دوسرے کی نافرمانی کرنا۔

(۱۳) وَصْلُہٗ: وَصْلٌ مصدر ہے از ضرب بمعنی ملنا، ملاقات و دوستی کرنا۔ وَصْلًا، وَصْلَةً، وُصْلَةً مصادر ہیں۔

(۱۴) فَیَبْغَضَ: یہ بُغْضٌ سے مشتق ہے بمعنی دشمنی رکھنا، از نصر وسمع وکرم اور نفرت کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔ وفی القرآن: والقینا بینھم العداوۃ والبغضاء.

☆......☆......☆

وَمَايَقْتَضِیْ کَرَمُكَ نَبْذَحُرْمِهٖ، فَبِیِّضْ اَمَلَهٗ، بِتَخْفِیْفِ اَلَمِهٖ، یَنُثُّ حَمْدَكَ بَیْنَ عَالِمِهٖ، بَقِیْتَ لِاِمَاطَةِ شَجَبٍ.

ترجمہ:۔ اور نہیں تقاضا کرتا ہے تمہارا کرم کہ اس کی آبروریزی کی جائے، پس پورا کر تو اس کی امید کو اس کے غم کو ہلکا کرنے کے ساتھ، کیونکہ وہ پھیلائے گا تیری تعریف کو تمام مخلوق کے درمیان، اور آپ باقی رہے (خدا آپ کو باقی رکھے) واسطے دور کرنے مہلک غم کے (یا خدا آپ کو مہلک غم کے دور کرنے کے لئے ہمیشہ باقی رکھے)۔

(۱) یَقْتَضِیْ: یہ اِقْتِضَاءٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی تقاضا کرنے کے ہے۔ مر تحقیقہ

(۲) نَبْذٌ: یہ مصدر ہے از ضرب بمعنی پھینکنا۔ کمافی التنزیل: فنبذناہ فی الیم، کلا لینبذن فی الطمة. مر تحقیقہ.

(۳) حُرَمِهٖ: یہ حُرْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی عزت، آبرو، ذمہ، عہد یا احترام کے معنی میں بھی ہے یعنی جس کی عزت کرنا ضروری ہو۔

(۴) فَبَيِّضْ: ای حَسِّنْ (اچھا کر) صیغۂ امر حاضر از تفعیل اس کا مصدر تَبْيِيْض ہے بمعنی پورا کرنا، تحسین کرنا، اچھا کرنا۔ یقال بیض الله وجهه یعنی اللہ اس کی امید پوری کرے اور یہ "بیاض" سے مشتق ہے جس کے معنی کامیابی اور فلاح کے آتے ہیں۔

(۵) اَمَلٌ: (بفتح الميم والسكون) بمعنی امید کرنا والجمع آمال از نصر بمعنی امید باندھنا، آرزو کرنا۔ اَمْلٌ و اُمْلٌ بمعنی امید ہے۔

(۶) تَخْفِيْف: مصدر ہے از تفعیل بمعنی ہلکا کر دینا، قدمر تحقيقه.

(۷) اَلَمٌ: بمعنی تکلیف و دکھ والجمع آلام از سمع بمعنی دکھی ہونا۔ اَلَمٌ مصدر ہے، قدمر تحقيقه.

(۸) يَنُثُّ: از نصر و ضرب مصدر نَثٌّ ہے بمعنی خیر کا پھیلانا، ظاہر کرنا، بکھیرنا۔ قدمر تحقيقه.

(۹) عَالَمٌ: صیغۂ صفت ہے جس میں وصفیت اسمیت پر آ گئی ہے اس کے معنی ہے سارے مخلوق کے (سوائے مایعلم به الله) والجمع عَوَالَمُ، عَالَمُوْنَ، عَلَالَم.

(۱۰) بَقِيْتَ: بَقِيَ يَبْقَى (س) بَقَاءً بمعنی باقی رہنا اور بَقَى يَبْقِيْ (ض) بَقْيًا بمعنی انتظار کرنا۔ (لغت بنی طی میں ہے کہ ہر وہ لفظ جو ناقص یائی ہو تو وہ ماقبل مکسور العین میں تبدیل کرتے ہیں) اور حدیث معاذؓ میں ہے۔ بَقَيْنَا رسول ﷺ وقد تأخر الصلوة العتمةِ. ای اِنْتَظَرْنَا.

(۱۱) لِاِمَاطَةِ: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی دور کر دینا، زائل کر دینا و علیحدہ کرنا، مجرد مَاطَ (ض) مَيْطًا بمعنی روکنا، دفع کرنا۔ مر تحقیقہ

(۱۲) شَجَبٌ: بمعنی غم مہلک اس کی جمع اَشْجَابٌ از سمع بمعنی ہلاک ہونا۔ شَجْبًا، شُجُوْبًا (ن) غمگین کرنا، ہلاک ہونا یا ہلاک کر دینا۔ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے اور یہ صفت ہے موصوف محذوف کی ای حزن وهم.

☆......☆......☆

وَاِغْطَاءِ نَشَبٍ، وَمُدَاوَاةِ شَجَنٍ، وَمُرَاعَاةِ يَفَنٍ، مَوْصُوْلًا بِخَفَضٍ، وَسُرُوْرٍ غَضٍّ، مَاغُشِيَ مَعْهَدُ غَنِيٍّ، اَوْخُشِيَ وَهُمُ غَبِيٍّ، وَالسَّلَامُ.

ترجمہ:۔ اور زیادہ مال دینے کے لئے (خدا آپکو باقی رکھے) اور غم وملال کے دور کرنے کیلئے اور شیخ فانی کی رعایت کرنے کیلئے (خدا آپکی عمر بڑھائے) اور آپ ملے رہیں (ہمکنار رہیں) عیش وشادمانی کے ساتھ اور تازہ خوشی کے ساتھ جب تک ڈھانپا جائے دولتمند کی مجلس کو یا ڈرایا جائے غبی کے وہم سے (یعنی جب تک مالدار کا، مانگنے والوں سے ڈھانپا جائے اور جاہل کی غلطی سے خوف، (یہ دونوں چیزیں قیامت تک پائی جائیں گی) والسلام (اور تو سلامتی کے ساتھ رہے)

(۱) نَشَبٌ: بمعنی عمدہ مال یا مال کثیر خواہ جانور ہو یا جائیداد۔ نَشَبًا، نُشُوْبًا، نَشْبَةً (س) مصادر ہیں بمعنی لٹکنا، لگنا اور "نشب" سے مراد "مال ہے چاہے حیوانات میں سے ہو یا دوسرے اشیاء میں سے" کیونکہ مال کے ساتھ لوگوں کے دلوں کا لگاؤ اور تعلق ہوتا ہے۔

(۲) مُدَاوَاةٌ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی دوا کرنا، علاج کرنا۔ مجرد دَوِيَ از سمع بمعنی بیمار ہونا، مصدر دَوًى ہے۔ مر تحقیقہ

(۳) شَجَنٌ: بمعنی غم و پریشانی والجمع شُجُوْنٌ و اَشْجَانٌ. شَجَنَ (ن، س) شَجْنًا و شُجُوْنًا مصادر ہیں بمعنی پریشان ہونا یا

غمگین ہونا۔

(۴)مُرَاعَاةٌ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا بمعنی رعایت کرنا، انتظار کرنا، حفاظت کرنا، قدمر تحقیقه.

(۵)یَفَنٌ: بمعنی شیخ فانی، بہت بوڑھا (پیر فرتوت)۔ والجمع یُفنٌ. والیَفَنُ الشیخ الکبیر والقلعَمُ العجوز الکبیرة. ھکذافی فقه اللغة.

(۶)مَوْصُوْلًا: یہ وصل سے ماخوذ ہے بمعنی ملایا گیا۔ ازضرب اور موصولا "بقیت" فعل مذکور کے فاعل سے حال واقع ہوا ہے۔

(۷)بِخَفْضٍ: خَفْضٌ مصدر ہے بمعنی آسودگی وفراخی زندگی ازضرب وکرم واصل الخفض ضدالرفع کماقال تعالیٰ: خافضةالرافعة. خَفْضٌ کا اصلی معنی پست کردینا، مراد "آرام وراحت" ہے کیونکہ وہ پریشانی کو پست کردیتی ہے۔

(۸)غَضٌّ: بمعنی تروتازہ ہونا والجمع غِضَاضٌ. غَضًّا، غَضَاضَةً، غُضُوْضَةً(ض، س، ن) بمعنی پست کردینا۔ کمافی التنزیل: واغضض من صوتك.

(۹)مَاغُشِيَ: ای مادام ازسمع غَشْیًا وغِشَایَةً بمعنی ڈھانپ لینا یہاں پر مراد "مادام قصد" ہے یہ ماضی مجہول کا صیغہ ہے ازسمع یا ای مادام انه مجلس الامیر لاستخبار حوائجهم وھذاالامیر یوجدالی قیام الساعة.

(۱۰)مَعْهَدٌ: بمعنی ملاقات کی جگہ یا وہ جگہ جہاں لوگ بکثرت آتے جاتے ہوں یا وہ مکان جس میں لوگوں کا کسی چیز کے بارے میں عہدو میثاق کیا گیا ہو۔ والجمع مَعَاهِد ازسمع عهدو عهدالشیء بمعنی حفاظت کرنا۔ کمافی القران: ولقد عهدناالی آدم.

(۱۱)غَنِیٌّ: بمعنی مالدار، توانگر والجمع اَغْنِیَاءُ ازسمع مالدار ہونا استغنی عنه بمعنی بے نیاز ہونا۔ غنّی به بمعنی کسی کے گُن گانا، تعریف کرنا، مدح سرائی کرنا۔

(۱۲)خُشِيَ: (س) خَشْیًا، خَشْیَةً، خَشَایَةً مصادر ہیں بمعنی ڈرنا۔ افعال سے ڈرانا۔ اوخشی ای مادام یخاف احدٌمن وھم جاھلٍ اوخطاء وھذاالامریوجدالی قیام الساعة.

(۱۳)وَهْمٌ: مصدر ہے ازضرب بمعنی وہم کرنا وازسمع وَهَمًا یعنی غلط وسوسہ پیدا ہونا، یا وہ خطرات جو دل پر گزرتے ہیں اس کو وہم کہتے ہیں والجمع اَوْهَامٌ.

(۱۴)غَبِیٌّ: بمعنی کم سمجھ، جاہل والجمع اَغْبِیَاءُ ازسمع بمعنی جاہل ہونا مصدر غَبَاوَةً بمعنی ناواقف ہونا، نابلد ہونا وکند ذہن ہونا۔

(۱۵)وَالسَّلَامُ: یہ السلام علیکم کا مخفف ہے۔ ای علیك السلام اوالسلام علیکم. کماقاله شیخ الادبؒ. اور یہاں "واؤ" "مع" کے معنی میں ہے تقدیر عبارت یہ ہوگی۔ ماغشی معهدغبی مع السلام یاوھم غبی مع السلام.

☆......☆......☆

فَلَمَّافَرَغَ مِنْ اِمْلَاءِ رِسَالَتِهٖ، وَجَلّٰی فِیْ هَیْجَاءِ الْبَلَاغَةِ عَنْ بَسَالَتِهٖ، اَرْضَتْهُ الْجَمَاعَةُ فِعْلًا وَقَوْلًا.

ترجمہ:۔ پس جب وہ فارغ ہوا اپنے رسالہ کے لکھوانے سے اور ظاہر کیا بلاغت کے معرکے میں اپنی بہادری کو تو راضی کیا اس کو

جماعت نے (سب نے) اپنے قول اور فعل سے (یعنی تعریف اور بخشش سے)۔

(۱) فَرَغَ: اس کا مصدر فَرَاغ ہے بمعنی فارغ ہونا۔ فُرُوْغًا (ن، س) بھی مصدر ہے۔ کَمَاقَالَ تَعَالٰی: فاذافرغت فانصب.

(۲) اِمْلَاءٌ: مصدر از افعال بمعنی لکھوانا، قدمر تحقیقه.

(۳) رِسَالَةٌ: اس کی جمع رَسَائِلُ و رَسَالَاتٌ آتی ہیں، بمعنی خط و پیغام، قدمر تحقیقه.

(۴) جَلّٰی: از تفعیل مصدر تَجْلِیَةٌ ہے بمعنی اچھی طرح سے ظاہر کر دینا، سنوارنا وصیقل کرنا۔

(۵) هَیْجَاءُ: (بالمدو القصر) بمعنی جنگ ولڑائی۔ هَاجَ یَهِیْجُ (ض) هَیْجًا، هِیَاجًا و هَیْجَانًا مصادر ہیں بمعنی جوش میں آنا، بھڑک اٹھنا۔ والجمع هَیْجَاوَات. ومنه قوله تعالٰی: ثم یهیج فتراه مصفرا.

(۶) بَسَالَته: بمعنی شجاعت، بہادری۔ بَسُلَ (ك) بَسَالًا و بَسَالَةً مصدر ہے بمعنی بہادری یا غصہ کی وجہ سے ترش رو ہونا اور نصر بَسْلًا و بُسُوْلًا بمعنی شجاعت یا غضب کی وجہ سے ترش رو ہونا۔ قال تعالٰی: وذکربه ان تبسل نفس بما کسبت " اور بسل وحرام کے درمیان فرق یہ ہے کہ حرام عام ہے چاہے وہ چیز حکم کے ذریعہ ممنوع ہو یا بزور طاقت اور بسل کہتے ہیں زور کے ساتھ روک دینا۔ قال تعالٰی: اولئك الذین ابسلوا بما کسبوا" یعنی ثواب سے محروم بنائے جائینگے۔

(۷) اَرْضَتْهُ: از افعال اِرْضَاءٌ مصدر سے بمعنی راضی کرنا، خوش کرنا۔ مجرد سمع سے ہے، قدمر تحقیقه.

(۸) اَلْجَمَاعَاتُ: بمعنی گروہ، جماعت وقوم اس کا واحد جماعت ہے از فتح اور "الجماعات" اصل میں مصدر ہے مگر استعمال میں بمعنی فعل ہے۔ ای قوم مجتمعون.

(۹) فِعْلًا: بمعنی کام وعمل والجمع فِعَالٌ و اَفْعَالٌ وجمع الجمع اَفَاعِیْلُ. فَعَلَ (ف) فِعْلًا مصدر ہے بمعنی کام کرنا۔ والاسم منه الفعل اور "قولا وفعلا" یہ تمیز واقع ہوئے ہے۔ "ارضته الجماعات" کی نسبت سے۔

(۱۰) قَوْلًا: بمعنی کہنا مصدر ہے از نصر اور یہاں "تعریف مراد" ہے والجمع اَقْوَالٌ وجمع الجمع اَقَاوِیْلُ.

☆......☆......☆

وَاَوْسَعَتْهُ حفاوَةً وَطَوْلًا. ثُمَّ سُئِلَ مِنْ اَیِّ الشُّعُوْبِ نِجَارُهُ، وَفِیْ اَیِّ الشِّعَابِ وِجَارُهُ، فَقَالَ: (نظم)

ترجمہ:۔ اور وسیع کیا جماعت نے (بہت فضل واکرام کیا) اس کو باعتبار عزت واکرام کے پھر پوچھا گیا (دریافت کیا گیا) اس کا حسب کس قبیلہ سے ہے اور کون سی گھاٹی میں اس کا مکان ہے (آپ کا گھر کہاں ہے) اس پر اس نے جواب دیا۔

(۱) اَوْسَعَتْهُ: از افعال بمعنی فراخ وکشادہ بنانا، وسیع کر دینا، مجرد مصدر سَعَةً و سِعَةً (س، ح) ہیں۔ قال تعالٰی: انالموسعون.

(۲) حَفَاوَةً: مصدر ہے از سمع بمعنی بے انتہاء خوش ہونا، بہت زیادہ عزت واحترام کرنا حَفِیَ یَحْفَی (س) حَفَاوَةً و حِفَاوَةً و حِفَایَةً مصدر ہیں "انه کان بی حفیا" ای بَرًّا لَطِیْفًا.

(۳) طَوْلًا: (بفتح الطاء) مصدر ہے از نصر بمعنی مہربانی واکرام وانعام زیادہ۔ کما فی التنزیل: شدیدالعقاب ذی الطول.

مراد اس سے ''زیادتی انعام'' ہے۔

(۴) سُئِلَ: صیغہ ماضی مجہول از فتح سُؤَالٌ مصدر ہے بمعنی سوال کرنا، مانگنا و چاہنا۔ مرتحقیقہ

(۵) اَلشُّعُوْبُ: یہ شِعْبٌ (بفتح الشین و کسرها) کی جمع ہے بمعنی بڑا خاندان یا قبیلہ اس سے چھوٹا ہو تو ''عمارۃ'' اور بڑا ہو تو 'بطن'' ہے۔ کماجاء فی القرآن: وجعلناکم شعوبا وقبائل لتعارفوا. از فتح بمعنی متفرق ہو جانا۔

(۶) نِجَارٌ: (بکسر النون) بمعنی اصل، حسب، نسل ورنگ از نصر بمعنی شدت حرارت یا پانی گرم کرنا یا قصد کرنا۔

(۷) اَلشِّعَابُ: یہ جمع ہے شعب کی بمعنی گھاٹی، پہاڑی راستہ، پانی کا راستہ، بڑا قبیلہ اور اگر شَعْبٌ (بفتح الشین) ہو تو یہ مصدر ہے (از فتح) بمعنی دونوں کندھوں یا دونوں سینگوں کے درمیان کا فاصلہ اور اگر الشُّعْبَةُ (بضم الشین) ہو تو بمعنی فرقہ یا کسی چیز کا گروہ یا بڑا خاندان والجمع شَعَبٌ و شِعَابٌ یہاں گھاٹی و راستہ مراد ہے از فتح بمعنی متفرق کرنا کیونکہ موت سے زیادہ متفرق کرنے والی کوئی دوسری چیز نہیں ہے، اور (بفتح الشین و کسرها) بمعنی بڑا قبیلہ اس سے چھوٹا ہو تو قبیلہ کہتے ہیں۔

(۸) وِجَارٌ: بمعنی سوراخ، گوہ، بچھو، لومڑی وغیرہ کے رہنے کا بھٹ (سوراخ) سرنگ ہے یہاں اس سے مراد ''گھر'' ہے والجمع اَوْجِرَةٌ، وُجُرٌ. لومڑی یا بچھو کا سوراخ یا کسی اور جانور کا اور بعض نے کہا ہے اسی مناسبت سے گھر لیا جاتا ہے۔ (شیخ الادب ؒ)

(۹) فَقَالَ: صیغہ ماضی معروف ہے قول مصدر سے بمعنی کہنا از نصر لیکن یہاں مراد اس سے ''نظم کہنا'' ہے جو آرہی ہے اور تقریباً چودہ اشعار پر مشتمل ہے۔

☆......☆......☆

(۱) غَسَّانُ اُسْرَتِی الصَّمِیْمَه وَسَرُوْجُ تُرْبَتِیَ الْقَدِیْمَه

(۲) فَالْبَیْتُ مِثْلُ الشَّمْسِ اِشْ رَاقًا وَمَنْزِلَةً جَسِیْمَه

ترجمہ:۔ (۱) قبیلہ غسان میرا اصل خاندان ہے، اور مقام سروج، میری پرانی مٹی ہے (میرا قدیمی وطن سروج ہے یا جائے پیدائش ہے) (۲) پس میرا گھر مثل سورج کے ہے باعتبار چمکنے کے اور بڑے مرتبہ کے (یا میرا گھر اور میرے باغیچے مرتبہ و عزت کی وجہ سے سورج کے مانند ہیں)۔

(۱) غَسَّانُ: یہ یمن کا سب سے بڑا قبیلہ ہے جو حوران کے چشمہ غسان پر اترا تھا اس کی وجہ سے اس کا نام غسان پڑ گیا اور یہ لوگ ایک بڑی حکومت کے مالک ہو گئے تھے اور ان ہی میں سے ملوک غسان ہیں جس کا آخری بادشاہ جبلہ بن ایہم تھا جو حضرت عمرؓ کے زمانہ میں مسلمان ہو کر پھر مرتد ہو گیا تھا یہ فعال کے وزن پر ہے۔

(۲) اُسْرَةٌ: (بالضم) بمعنی اہل خانہ، قیدی کو باندھا جائے جس سے وہ محفوظ ہو جاتا ہے، اور ''اُسْرَةٌ'' میں (بفتح السین وضمها وسکون السین) تینوں طرح مستعمل ہیں لغت میں اور اُسَارٰی بمعنی قیدی جو جمع ہے اسیر کی و بمعنی خاندان و قبیلہ (محفوظ) مضبوط زرہ والجمع اُسَرٌ اور اس کے معنی رسی کے بھی آتے ہیں۔

(۳) اَلصَّمِیْمَہ: ای الخالصه بمعنی خالص اور صمیم وہ ہڈی ہے جس پر گوشت کا دارومدار ہو اور الصمیم من کل شیء خالصه اور یہ ہی معنی یہاں مراد ہے اور یہ واحد جمع دونوں کیلئے مستعمل ہے یقال رجل صمیم ورجال صمیم اور مؤنث صمیمة ہے۔

(۴) سَرُوْجُ: (بفتح السین) یہ ایک شہر کا نام ہے یہ مبتدا ہے اور غیر منصرف ہے بوجہ علمیت اور تانیث معنوی کے۔

(۵) تُرْبَتِیْ: (بضم التاء) بمعنی مٹی، قبرستان والجمع تُرَبٌ. یا بمعنی جائے پیدائش ومولد اور یہاں پر اس سے مراد "اس کی پیدائش کی جگہ اور پلنے بڑھنے کا مکان" ہے اور "تربتی" یہ "سروج" مبتدا کی خبر ہے۔

(۶) فَالْبَیْتُ: اس میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای بَیْتِیْ بمعنی میرا گھر والجمع بُیُوْتٌ وَاَبْیَاتٌ یہاں اس سے مراد "عزت وشرف" ہے۔ وقال شیخ الادب: فالبیت ای بیت عزتی وشرفی.

(۷) اَلشَّمْسُ: بمعنی سورج والجمع شُمُوْسٌ، قدمر تحقیقه.

(۸) اِشْرَاقًا: یہ مصدر ہے از افعال بمعنی روشن ہونا، بے عیب ہونا، چمکدار ہونا یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ شَرَقَ (ن) شَرْقًا وشُرُوْقًا مصادر ہیں، طلوع ہونا جو غروب کی ضد ہے ای ضیاءً ونقاءً من العیب.

(۹) مَنْزِلَةً: بمعنی اترنے کی جگہ، گھر از ضرب صیغہ اسم ظرف ہے اور "بلند مرتبہ ہی یہاں مراد" ہے، قدمر تحقیقه.

(۱۰) جَسِیْمَةً: ای عظیمة بمعنی بلند وبڑا ہونا، فربہ وموٹا ہونا، کرم سے مصدر جَسَامَةً بمعنی موٹا، بڑا ضخیم اور جسم والا ہونا اس کی صفت جسیم ہے والجمع جِسَامٌ (بکسر الجیم)۔

☆......☆......☆

(۳) وَالرَّبْعُ كَالْفِرْدَوْسِ مَطْ ... يَبَةً وَمَنْزِهَةً وَقِيْمَةً

(٤) وَاهًا لِعَيْشٍ كَانَ لِيْ ... فِيْهَا وَلَذَّاتٍ عَمِيْمَةً

(٥) اَيَّامَ اَسْحَبُ مُطْرَفِيْ ... فِيْ رَوْضِهَا مَاضِي الْعَزِيْمَةِ

ترجمہ:۔ (۳) اور میرا گھر یا مکان یا محلہ فردوس (جنت) جیسا ہے باعتبار پاکی اور صفائی کے اور باعتبار قیمت کے (۴) اور کیا خوب تھی میری زندگی اس شہر میں (سروج میں) اور وہ تمام لذتیں جو کہ عام تھیں (۵) وہ کیا دن تھے کہ میں کھینچتا تھا اپنی منقش چادریں سروج کے باغوں میں بالارادہ کھینچتا ہوا چلتا تھا۔

(۱) اَلرَّبْعُ: بمعنی گھر یا گھر کا صحن، محلہ، لوگوں کی جماعت والجمع رِبَاعٌ، رُبُوْعٌ، اَرْبُعٌ، اَرْبَاعٌ. یقال رَبَعَ بالمکان رَبْعًا ای اقام فتح سے بمعنی ٹھہرنا، فروکش ہونا، اور ربع ومربع میں فرق پہلے گزر چکا ہے (المربع) وہ مکان جو موسم ربیع میں بنایا جائے۔

(۲) اَلْفِرْدَوْس: بمعنی جنت الفردوس، باغ۔ ومنه جنت الفردوس جو سب سے اعلیٰ طبقہ کا جنت ہے نیز اس باغ کو بھی کہتے ہیں جس میں قسما قسم میوے ہوں اس کی جمع فرادیس ہے، نیز سبزہ زار کو بھی کہتے ہیں بقول بعض فردوس وہ باغ ہے جس میں مختلف اشجار ہو بعض کے نزدیک یہ لفظ عربی ہے وعند البعض یہ یونانی لفظ ہے اور اس کے معنی مطلق باغ یا وسط حصہ یا وسط جنت کے بھی آتے ہیں۔

(۳) مَطِیْبَةٌ: یہ طَیَّبٌ سے ماخوذ ہے ازضرب مصادر طَابًا، طَیْبًا، طِیْبَةً بمعنی اچھا ہونا۔ ومنہ الطیب وضدہ الخبیث کمافی القران: لیمیز الله الخبیث من الطیب.

(۴) مَنْزَهَةٌ: نُزْهَةٌ ونَزَاهَةٌ ایک ہے۔ پاکیزگی یا بمعنی پاک ہونا۔ ازسمع وکرم، قدمر تحقیقه.

(۵) قِیْمَة: بمعنی قدر و قیمت ہے اس کی جمع قِیَمٌ ہے اور "وقیمته" میں واو عاطفہ ہے"، قدمر تحقیقه.

(۶) وَاهًا: یہ کلمہ تعجب کیلئے ہے جو کسی چیز کے پسند آنے پر کہا جاتا ہے، بقول بعض یہ مفعول مطلق ہے مگر اس کا کوئی فعل من لفظہ نہیں آتا۔ اور آهًا و اِیْهًا یہ بھی تعجب کیلئے ہے مگر تھوڑا سا فرق ہے" آھا" اس وقت بولتے ہیں جبکہ وہ خود اپنے آپ بول کر تعجب کرے اور "اِیْهًا" اس وقت بولتے ہیں جہاں یہ اپنے مقصد کا اظہار کرے تو دوسرے لوگ اس پر اظہار افسوس کرے اور اس کے غم میں شریک ہو جائے۔

(۷) لِعَیْشٍ: یہ عَیْشٌ مصدر ہے بمعنی زندگی جو حیوان کے ساتھ مخصوص ہو ازضرب اور لفظ حیات عام ہے اسلئے کہ یہ حیوان اور باری تعالیٰ اور فرشتوں کیلئے مستعمل ہے اور یہ حیات سے خاص ہے۔ حیات اور عیش میں فرق: دونوں کے معنی زندگی کے ہے، لیکن دونوں تھوڑا سا فرق ہے کیونکہ عیش کہتے ہیں اس زندگی کو جو حیوان کے ساتھ مخصوص ہو۔ اور یہ حیات سے خاص ہے، کیونکہ حیات عام ہے اسلئے کہ یہ حیوان، انسان، باری تعالیٰ اور فرشتے سب کیلئے مستعمل ہے۔ (مسودۂ مؤلف، ص: ۲۸۱)

(۸) لَذَّاتٌ: یہ جمع ہے لَذَّةٌ کی بمعنی مزہ۔ لَذَّ یَلَذُّ (س) لَذَاذًا، لَذَاذَةً مصدر ہیں بمعنی لذیذ ہونا حسب خواہش ہونا جو کہ نقیض الالم ہے اور یہ عطف ہے "عیش" پر۔

(۹) عَمِیْمَہ: یہ عام سے ماخوذ ہے بمعنی عام جو بہت ہو، اس کا مجرد نصر سے آتا ہے عمیمة سے مراد وہ عورتیں ہیں جو عام تھیں۔

(۱۰) اَیَّامَ: یہ مبنی بر فتح ہے، اس لئے کہ جب ظرف کو جملہ کی طرف اضافت کیا جائے تو اس کی بناء جائز ہوتی ہے یا یہ "عیش و لذة" سے بدل ہے یا مفعول بہ ہے اذکر یا الذکر کا یا مفعول فیہ ہے "واھا" کے فعل محذوف کا۔ کمافی القران: یوم یسحبون فی النار. یہ یوم کی جمع ہے بمعنی دن، زمانہ یا تو اس کو الگ مفعول مان لیا جائے تو اس صورت میں اس کا فعل محذوف ہوگا یعنی اذکر ایاما یا کان لی کا ظرف بنائے یا یہ "عیش" کا ظرف ہے۔

(۱۱) اَسْحَبُ: سَحْبٌ مصدر ہے از فتح بمعنی کھینچنا۔ ومنہ السحاب ولا یستحب من طرف الی طرف. کمافی القران یوم یسحبون فی النار علی وجوھھم. اور "جذب" بمعنی اپنی طرف کھینچنا اور "سحب" بمعنی زمین کی طرف کھینچنا۔

(۱۲) مُطْرِفِیْ: (بکسر المیم وضمها) بمعنی وہ ریشمی چادر جس کے کناروں پر پھول ہو یا منقش چادر و الجمع مَطَارِفُ.

(۱۳) رَوْضِها: یہ رَوْضَةٌ کی جمع ہے بمعنی سبزازار، باغ، باغیچہ اس کی جمع رِیَاضٌ، رَوْضَاتٌ، رِیْضَانٌ، رِیَاضَاتٌ آتی ہیں، اور اس سے مراد "آزاد آدمی، اور پختہ ارادہ والا شخص" ہے۔

(۱۴) مَاضِیٌ: یہ مَضَاءٌ یا مُضُوٌّ سے مشتق ہے بمعنی مداومت کرنا، جاری رکھنا، پورا کرنا، ازضرب ونصر مَضِیًّا مصدر ہے بمعنی گزر جانا اور "ماضی العظیمة" یہ یا حال واقع ہے "یسحب" سے یا خبر ہے مبتدا محذوف کی "ایانا" ماضی۔

(۱۵) اَلْعَزِیْمَة: اس میں الف لام عوض مضاف الیہ ہے ای عزیمتی اور "عزیمة" یہ عَزْمٌ سے مشق ہے جس کے معنی پختہ ارادہ

کے ہیں والجمع عَزَائِمُ. عَزَمَ(ض)عَزْمًا وعَزِيْمَةً بمعنی پختہ ارادہ کرنا۔

☆......☆......☆

(٦) أَخْتَالُ فِيْ بُرْدِ الشَّبَا ب وَاَجْتَلِي النِّعَمَ الْوَسِيْمَه

(٧) لَااَتَّقِيْ نُوَبَ الزَّمَا ن وَلَاحَوَادِثَهُ الْمُلِيْمَهْ

ترجمہ:۔(٦) جوانی کی چادر میں اکڑ کر چلتا تھا (ناز سے چلتا تھا) اور دیکھتا تھا میں خوبصورت نعمتوں کو (٧) نہیں بچتا تھا میں زمانہ کے حوادثات سے (زمانے کے مصائب سے نہیں ڈرتا تھا) اور نہ ان حوادثات زمانہ سے جو قابل ملامت ہو۔

(١) اَخْتَالُ: یہ خِيَالٌ سے ماخوذ ہے اِخْتِيَال مصدر ہے از افتعال بمعنی گمان کرنا، فخر کرنا، اکڑ کر چلنا۔ مادہ خیال ہے اور مختال متکبر کو کہتے ہیں۔ کمافی القران: ان الله لايحب كل مختال فخور.

(٢) بُرْدٌ: (بضم الباء) بمعنی چادر، دھاری دار چادر، والجمع بُرُوْدٌ، اَبْرَادٌ، اَبْرُدٌ. بُرْدَةٌ کے معنی بھی چادر کے ہے جمع بُرَدٌ ہے۔

(٣) اَجْتَلِيْ: یہ اِجْتِلَاءٌ مصدر سے ہے از افتعال بمعنی غور سے دیکھنا، غور سے نظر کرنا، قدمر تحقيقه.

(٤) اَلنِّعَمُ: یہ نِعْمَةٌ کی جمع ہے بمعنی عمدہ حالت، نہایت خوشگوار حالت یہ فتح، کرم، سمع، نصر سے ہے۔ نِعْمَةً و مَنْعَمًا. خوشگوار زندگی، اور اس کی جمع اَنْعُمٌ، نِعَمَاتٌ آتی ہیں. قال تعالیٰ: وان تعدوا نعمت الله لاتحصوها.

(٥) اَلْوَسِيْمَة: بمعنی خوبصورت، اچھے، عمدہ، از کرم وَسْمًا وسَامَةً، وِسَامًا بمعنی حسین ہونا، خوبصورت چہرہ والا ہونا۔

(٦) لَا اَتَّقِيْ: بمعنی نہیں بچتا تا میں، واز افتعال مادہ "وقی" ہے۔ ازضرب وِقَايَةً مصدر ہے، قدمر تحقيقه.

(٧) نُوَبٌ: بمعنی مصائب وحوادث، اس کا واحد نَوْبَةٌ ہے بمعنی مصیبت، حادثہ۔ نَابَ(ن)يَنُوْبُ نَوْبًا بمعنی مصیبت پہنچنا۔

(٧) حَوَادِثُه: یہ جمع ہے حادثہ کی، اس کی ضد قدیم ہے۔ ازنصر بمعنی پیدا ہونا۔ حَدْثًا، حِدُوْثًا مصدر ہے از کرم حَادِثَةٌ مصدر ہے بمعنی نیا ہونا اور یہ عطف ہے "نوب" پر، افعال سے احداث بمعنی ایجاد کرنا اور استحداث کے معنی بھی ایجاد کرنا ہے، مفاعلہ سے حادث بمعنی بات چیت کرنا اور حَدَثٌ بمعنی واقع، بدعت، نوعمر، نوجوان جمع اَحْدَاثٌ ہے۔

(٨) اَلْمُلِيْمَةُ: یہ اجوف واوی ہے مصدر اِلام یا اِلامة ہیں از افعال. صیغہ اسم فاعل بمعنی ملامت کرنے کے قابل ہونا اور کرم سے بمعنی کمینہ ہونا، مجرد لَامَ يَلُوْمُ (ن) لَوْمًا، مَلَامًا، مَلَامَةً بمعنی ملامت کرنا، برا بھلا کہنا، جھڑکنا، سرزنش کرنا۔

☆......☆......☆

(٨) فَلَوْاَنَّ كَرْبًا مُتْلِفٌ لَتَلِفْتُ مِنْ كُرَبِيْ الْمُقِيْمَهْ

(٩) اَوْيُفْتَدِيْ عَيْشٌ مَضَى لَفَدَتْهُ مُهْجَتِيَ الْكَرِيْمَهْ

ترجمہ:۔(٨) پس اگر معلوم ہو کہ تحقیق کوئی سخت تکلیف ہلاک کرنے والی ہے تو میں ہلاک ہو جاتا اپنے غموں سے جو دائمی ہے (تو میں

یقیناً دائمی تکلیف کی وجہ سے ہلاک ہوجاتا)(۹) یا اگر فدیہ دیا جاسکتا گزشتہ زندگی کا تو میں البتہ فدیہ کر دیتا اپنی عزیز جان کو (یا میں اپنی عزیز جان کو اس کے فدیہ میں دے ڈالتا)۔

(۱) کَرْبٌ: بمعنی شدید غم، مصیبت والجمع کُرُوْبٌ و کُرُبَاتٌ. اَکْرَبَ ازافعال بمعنی جلدی کرنا۔ کَرَبَ(ن) کَرْبًا بمعنی پریشان کرنا، بے چین ہونا. اِکْتَرَبَ وانْکَرَبَ ازافتعال وانفعال بمعنی بے چین وپریشان ہونا غم میں مبتلا ہوجانا۔

(۲) مُتْلِفٌ: صیغۂ اسم فاعل بمعنی مہلک، ہلاک ہونے والا۔ اِتْلَافٌ مصدر ہے ازافعال، مجرد سمع سے بمعنی ہلاک ہونا۔

(۳) لَتَلِفْتُ: اس کا مصدر تَلَفٌ ہے بمعنی ہلاک ہونا۔ تَلِفَ(س) تَلَفًا بمعنی ہلاک ہونا، قدمر تحقيقه.

(٤) کُرَبِیْ: یہ کُرْبَةٌ کی جمع ہے بمعنی مشقت، تکلیف، غم والجمع کُرُوْبٌ، کُرُبَاتٌ بمعنی مشقت میں ڈالنا۔ وقدمرتحقیقہ۔

(۵) اَلْمُقِیْمَۃ: بمعنی دائمی ازافعال اَقَامَ اِقَامَةً بمعنی کھڑا ہونا، مجرد نصر سے ہے بمعنی کھڑا ہونا، قدمر تحقيقه.

(٦) یُفْتَدٰی: ازافتعال اِفْتِدَاءٌ مصدر ہے بمعنی فدیہ وصول کرنا، یا فدیہ دینا، اپنی جان کا یا غیر کی جان بچانے کیلئے، فَدٰی یَفْدِیْ (ض) فِدًی، فِدَاءً بمعنی قربان ہونا. قَالَ تَعَالٰی: وفديناه بذبح عظيم. اور یہ عطف ہے "ان کربا" پر۔

(۷) عَیْشٌ: یہ مصدر ہے ازضرب بمعنی زندگی، قدمر تحقيقه انفا.

(۸) مَضٰی: یہ مَضَاءٌ یا مُضُوٌّ سے مشتق ہے ازضرب ونصر بمعنی گزشتہ اور "مضٰی" یہ صفت ہے "عیش" کی۔

(۹) لَفَدَتْه: ازضرب بمعنی فدیہ دینا، قربان ہونا، فِدَاءٌ، فِدًی مصدر ہیں اگر اس کا صلہ "باء" ہو تو بمعنی فدیہ لینا یا دینا۔

(۱۰) مُهْجَةٌ: اس کی جمع مُهَجٌ و مُهْجَاتٌ، مَهِیْجٌ ہیں بمعنی نفس، روح، سیاہ خون، قلب کا خون۔ مَهَجَ(ف) مَهْجًا بمعنی خوبصورت شکل والا ہونا، یا بیماری کے بعد چہرہ کا خوبصورت ہوجانا اور خالص۔ کل شیء يقال مهج وجهه جب چہرہ کے داغ دبے صاف ہوجائے۔

(۱۱) اَلْکَرِیْمَۃ: بمعنی الشريفه، قدمر تحقيقه.

☆......☆......☆

(۱۰) فَالْمَوْتُ خَیْرٌ لِلْفَتٰی مِنْ عَیْشِهٖ عَیْشِ الْبَهِیْمَهْ

(۱۱) تَقْتَادُهُ بُرَةُ الصَّغَا اِلَی الْعَظِیْمَةِ وَالْهَضِیْمَهْ

ترجمہ: (۱۰)۔ پس موت بہتر ہے جوان کیلئے اس زندگی سے جو چوپائے کی زندگی کے مانند ہے۔ (۱۱) کھینچتی ہو اس کو ذلت کی نکیل بڑی مصیبت اور ناقابل برداشت مصیبت کی طرف۔

(۱) اَلْمَوْتُ: مصدر ہے بمعنی مرنا، یہ حیات کی ضد ہے ازسمع ونصر مَوْتًا بمعنی روح کا جسم سے آزاد ہونا، مرنا، زوال عیش۔

(۲) خَیْرٌ: یہ شر کی ضد ہے مصدر ازضرب بمعنی خیر ہونا اور اس کی نقیض شر ہے کماقال تعالیٰ: ونبلوکم بالشر والخير فتنة.

(۳) اَلْفَتٰی: بمعنی نوجوان، سخی، کریم، غلام تثنیہ فَتَیَانِ، فَتَوَانِ. والجمع فِتْیَانٌ، فِتْیَةٌ، فِتْوَةٌ، فُتُوٌّ فُتِیٌّ وفِتِیٌّ. فَتِیَ یَفْتٰی(س)

فتیً بمعنی نوجوان ہونا، ازنصر بمعنی سخاوت کرنا یا کرم میں غالب آنا. قال تعالی: اذاوی الفتیۃالی الکھف.

(۴)عَیْشٌ: مصدر ہے ازضرب بمعنی زندگی جو حیوان کے ساتھ مخصوص ہو، قدمر انفا.

(۵)اَلْبَھِیْمَۃُ: ای مالانطق لہ یعنی وہ جانور جس میں قوت گویائی نہ ہو اور ''البھیمہ'' یا یہ بدل ہے ''عیش اول'' سے یا یہ شبہ فعل ہونے کی وجہ سے ''عیش'' کا مفعول مطلق ہے بمعنی چوپائے اور جانور مثل گائے، بھینس وغیرہ قال تعالی: احلت لکم بھیمۃ الانعام. والجمع بَھَائِمُ اور یہ جانور خواہ ابی کا ہو خشکی کا، بشرطیکہ وہ پرندہ اور درندہ سے ہو۔

(۶)تقتادُہ: یہ اِقْتِیَادٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی کھینچنا، مجرد نصر سے قیادت کرنا اور ''تقتاد'' یہ حال ہے ''فتی'' سے۔

(۷)بُرَۃ: (بضم الباء) یعنی وہ حلقہ جو اونٹ کی ناک میں ڈالتے ہیں، کنگن، بالی وغیرہ جو عورتوں کے زیورات میں سے......و الجمع بُرًی، بُرَآتٌ، بُرِیْنٌ، بِرِیْنٌ. بَرَأَیَبْرُوُ (ن) بَرْءًا، بَرْوًا، بُرًی بمعنی ناک میں حلقہ ڈالنا اور بالوں کے حلقہ کو ''حزامۃ'' ہیں اگر لوہے یا تانبے کا ہو تو ''بُرَۃ'' اگر لکڑی کا ہو تو ''خشاش'' کہتے ہیں اگر رسی کا ہو تو ''غِرَانٌ'' کہتے ہیں۔

(۸)اَلصَّغَارُ: (بفتح الصاد) یعنی ذلت وخواری۔ صَغُرَ(ك) صَغَارًا بمعنی ذلیل ہونا اور اسم فاعل صَاغِرٌ وصَاغِرُوْنَ کمافی التنزیل: حتی یعطوا الجزیۃ عن یدوھم صاغرون بمعنی الذلۃ اور اگر (بکسر الصاد) ہو تو یہ جمع ہے صغیر کی بمعنی چھوٹا ہونا۔

(۹)اَلْعَظِیْمَۃُ: بمعنی مصیبت اس سے مراد ''بڑی مصیبت'' ہے ای المصیبۃ العظیمۃ. مر تحقیقہ.

(۱۰)اَلْھَضِیْمَۃ: اس کی جمع ھَضَائِمُ ہے بمعنی ناقابل برداشت مصیبت، تکلیف یا ظلم، یہ ''ھَضْمٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی توڑ دینا۔ ھَضَمَ (ض) ھَضْمًا بمعنی ظلم کرنا۔ قال تعالی: ولایخافون ظلماولاھضما.

☆......☆......☆

(۱۲) وَتَرَی السِّبَاعَ تَنُوْشُھَا	اَیْدَی الضِّبَاعِ الْمُسْتَضِیْمَۃ
(۱۳) وَالذَّنْبُ لِلْاَیَّامِ لَوْ	لَاشُؤْمُھَالَمْ تَنْبُ شِیْمَۃ
(۱۴) وَلَوِاسْتَقَامَتْ کَانَتِ الْ	اَحْوَالُ فِیْھَامُسْتَقِیْمَۃ

ترجمہ:۔(۱۲) اور دیکھتے ہو تم درندوں کو کہ پکڑتے ہیں اس کو بجوؤں کے ہاتھ (شریف لوگوں کو کمینہ لوگ دکھ پہنچاتے ہیں)۔(۱۳) اور گناہ زمانہ ہی کا ہے (حقیقت میں یہ زمانہ کا قصور ہے)۔(۱۴) اگر نہ ہوتی زمانہ کی بدبختی تو نہ مختلف ہوتی عادتیں (اگر زمانہ کی نحوست نہ ہوتی تو عادات بھی مختلف نہ ہوتیں) اور اگر زمانہ درست ہوتا تو لوگوں کی حالتیں بھی مستقیم ہوتیں (درست ہوتیں)۔

(۱)تَرٰی: یہ رُؤْیَۃٌ مصدر سے بمعنی دیکھنا از فتح۔ رَوَی یَرْوِیْ ضرب سے روایت کرنا، نقل کرنا، قدمر تحقیقہ.

(۲)اَلسِّبَاعُ: یہ جمع ہے سَبُعٌ کی بمعنی درندہ (پھاڑنے والے جانور) اور اس کی جمع اَسْبُعٌ، سِبَاعٌ، سُبُوْعٌ، سُبُوْعَۃٌ آتی ہیں، اس کا مؤنث سَبُعَۃٌ آتا ہے یہاں مراد اس سے ''شریف، کریم لوگ'' ہیں۔ سَبْعًا فتح سے بمعنی ساتواں ہونا۔

(۳)تَنُوْشُ: یہ نَوْشٌ مصدر سے۔ نَاشَ یَنُوْشُ (ن) نَوْشًا بمعنی دانتوں سے نوچنا، پکڑ لینا، کھالینا۔

(۴) اَیْدِیْ: یہ ید کی جمع ہے بمعنی ہاتھ یا ہتھیلی اور "ایدی السباع" یہ فاعل ہے۔ "تنوش" فعل کا، قدمر تحقیقہ.

(۵) اَلضِّبَاعُ: یہ ضَبُعٌ کی جمع ہے بمعنی بجو، ہنڈرا اور کفتار اس کی کنیت ام عامر ہے اور اس کی جمع اَضْبُعٌ. ضَبْعَانٌ، ضُبُعٌ، ضُبُوْعَةٌ، ضَبْعَاتٌ بھی ہیں، اور مادہ کو ضَبْعَة کہتے ہیں، از فتح ظلم کرنا، مصادر ضبعا و ضبعانا و ضبوعا ہیں مراد "کمینے لوگ" ہیں۔

(۶) اَلْمُسْتَضِیْمَہ: یہ ضَیْمٌ سے مشتق ہے بمعنی کسی کو ظلماً ذلیل کرنا، یا (سین، تاء) مبالغہ کیلئے بمعنی بہت زیادہ ظلم کرنا، مجرد ضَامَ یَضِیْمُ (ض) ضَیْمًا بمعنی ظلم کرنا، زبردستی کرنا، اور "مُسْتَضِیْمَہ" صفت ہے ایدی کی، یا یہ صفت ہے ضباع کی اور تنوشها حال ہے۔

(۷) اَلذَّنْبُ: بمعنی گناہ والجمع ذُنُوْبٌ وجمع الجمع ذُنُوْبَاتٌ. قال اللہ تعالیٰ: ومن یغفر الذنوب الا اللہ. اور "الذنب" مبتدا ہے یہ جب لام جنس کے ساتھ ملحق ہو تو خبر کے ساتھ قصر ہوگا ای ماالذنب الا للایام. کما: فاخذهم اللہ بذنوبهم.

(۸) شُؤْمٌ: بمعنی بدفالی، بدشگونی، بدبختی، بے برکتی۔ شَأَمَ یَشْأَمُ (ف) شَأْمًا بمعنی بدبختی اور بدشگونی کو کھینچنا۔ شَؤُمَ یَشْؤُمُ (ك) شُؤْمًا و شَأْمَةً بمعنی بدبخت ہونا، ناموافق ہونا، منحوس ہونا۔ ضده الیمن.

(۹) لَمْ تَنْبُ: نَبَا یَنْبُوْ (ن) نَبْوَةً و نُبُوًّا بمعنی دور رہنا، پیچھے ہٹنا، ناموافق ہونا۔ ومنہ "لکل سیف نبوة ولکل جوادٍ کبوة".

(۱۰) شِیْمَۃٌ: بمعنی اچھی عادت، طبیعت، خصلت والجمع شِیَمٌ اور شِیْمَةٌ یہ فاعل ہے "لم تنب" فعل کا یعنی اگر زمانہ کی نحوست نہ ہوتی تو عادتیں بخشش سے نفرت نہ کرتیں۔

(۱۱) اِسْتِقَامَۃٌ: ای الطباع والشیم. یہ استفعال سے اِسْتِقَامٌ مصدر ہے بمعنی سیدھا ہونا، مجرد نصر سے ہے بمعنی کھڑا ہونا۔

(۱۲) اَلْاَحْوَالُ: یہ حال کی جمع ہے بمعنی کیفیت، حالت، ہیئت اور حَالَۃٌ کی جمع حَالَاتٌ آتی ہے۔ یقال حالات الامر یعنی زمانہ کی گردشیں۔

(۱۳) مُسْتَقِیْمَہ: یہ اِسْتِقَامَۃٌ سے ماخوذ ہے از استفعال بمعنی درست ہونا، سیدھا ہونا، اور مستقیمةٌ یہ خبر ہے "کانت" فعل ناقص کی۔

☆......☆......☆

ثُمَّ اِنَّ خَبَرَہٗ نَمَا اِلَی الْوَالِیْ، فَمَلَأَ فَاہُ بِاللَّآلِیْ، وَسَامَہٗ اَنْ یَنْضَوِیَ اِلٰی اَحْشَائِہٖ، وَیَلِیَ دِیْوَانَ اِنْشَائِہٖ، فَاَحْسَبَہُ الْحِبَاءُ.

ترجمہ:۔ پھر اس کی خبر حاکم کو پہنچی پس بھر دیا اس کے منہ کو موتیوں سے، اور مجبور کیا کہ شامل ہو جائے وہ اس کے خادموں میں اور والی (منشی) ہو جائے اس کے دیوان انشاء کا (ادارہ تحریر کا والی، مہتمم یا ناظم بن جائے) پس کافی ہوگئی اس کو بخشش (یعنی جو عطیہ مل چکا ہے وہ اسکو کافی ہوگیا)۔

(۱) خَبَرَہٗ: بمعنی کسی چیز کو جاننا۔ والجمع اَخْبَار، قدمر تحقیقہ.

(۲) نَمَا: یَنْمُوْ (ن) نُمُوًّا بمعنی بڑھنا، زائد ہونا، پہنچنا اور یہ واوی و یائی دونوں طرح مستعمل ہے یائی ہو تو ضرب سے آتا ہے۔

(۳)اَلْوَالِیْ: بمعنی حاکم والجمع وُلَاۃٌ ازضرب وِلَایَۃٌ مصدر ہے،قدمر تحقیقه.

(۴)مَلَأ: یَمْلَأُ(ف)مَلَاءً بمعنی بھرنا، بھردینا، قدمر تحقیقه.

(۵)فَاهُ: بمعنی منہ(زبان)والجمع اَفْوَاهُ. فَاهَ یَفُوْهُ(ن)فَوْهًا بمعنی بات کرنا، گویائی قال تعالیٰ: ذالکم قولکم بافواهکم.

(۶)اَللَّآلِیْ: یہ جمع ہے لُوْ لُوءٌ کی بمعنی موتی اس کا واحد لُؤْلُؤَۃٌ ہے۔قَالَ تَعَالیٰ: یخرج منهااللؤلؤ والمرجان.

(۷)سَامَ: یَسُوْمُ(ن)سَوْمًا، سُوَامًا مصدر ہیں بمعنی تکلیف دینا، مجبور کرنا، عقد کرنا۔ کقوله تعالیٰ: یسومونکم سوء العذاب. اور "سامهٗ" یہ فاعل ہے "والی" کا اور "ہ" ضمیر مفعول ہے جو راجع ہے شخص کی طرف جس سے مراد "ابوزید" ہے۔

(۸)یَنْضَوِیْ: یہ انفعال سے ہے مصدر اِنْضِوَاءٌ ہے بمعنی شامل ہوجانا، ملجانا، ٹھکانا پکڑنا۔ مجرد ضَوٰی یَضْوِیْ(ض)ضَیًّا، ضُوِیًّا بمعنی ملجانا، ٹھکانا پکڑنا۔

(۹)اَحْشَاءُ: یہ حَشَاءٌ کی جمع ہے، یا حَشْوٌ کی، قاموس میں لکھا ہے جو کچھ پلیٹ میں ہو اس کو حَشَاء کہتے ہیں اس کے معنی قلب، خادم، بھرنے وغیرہ آتے ہیں اس کا اصلی معنی ہے بھرجانا، اور حَشَاءُ اس کو بھی کہتے ہیں جو پردے کے نیچے پیٹ میں جگر اور تل وغیرہ ہوتا ہے یا سینے کے ان پسلیوں کے درمیان جو پہلو کے آخر میں کوکھ تک ہوتی ہے یا بیرونی پیٹ۔

(۱۰)یَلِیْ: وَلِیَ یَلِیْ ضرب سے بمعنی والی ہونا، متوالی ہونا، قدمر تحقیقه.

(۱۱)دِیْوَانٌ: بمعنی دفتر، رجسٹر، رسالہ اس کی جمع دَوَاوِیْن ہے، قدمر تحقیقہ۔

(۱۲)اِنْشَاءُ: یہ مصدر افعال کا ہے بمعنی لکھوانا، تصنیف کرنا، وغیرہ۔

(۱۳)اَحْسَبَهٗ: ای اعطاه. اس کے مصادر حَسْبٌ وحِسْبَانٌ ہیں بمعنی گمان کرنا، کافی ہونا۔ یہ حِسْبَانٌ سے ماخوذ ہے یا حسب سے بمعنی کافی ہونا۔

(۱۴)اَلْحِبَاءُ: بمعنی عطیہ، کافی ہونا، عورت کا مہر، یہ واوی ہے۔ حَبَا یَحْبُوْ(ن)حَبْوًا بمعنی بلا معاوضہ دیدینا، یا ہاتھ اور پیٹ کے بل گسٹ کر چلنا، ہبہ کرنا۔ اگر عن صلہ ہو بمعنی منع کرنا، روکنا، جیسے حباہ عن کذا "الحباءُ" فاعل ہے بمعنی العطیه ہے منع کرنے کے معنی ازنصر بمعنی دینا۔ یقال حباه بکذا ای اعطاه ایاه.

☆......☆......☆

وَظَلَفَهٗ عَنِ الْوِلَایَۃِ الْاِبَاءِ. قَالَ الرَّاوِیْ: وَکُنْتُ عَرَفْتُ عُوْدَ شَجَرَتِهٖ، قَبْلَ اِیْنَاعِ ثَمَرَتِهٖ، وَکِدْتُ اُنَبِّهُ عَلٰی عُلُوِّ قَدْرِهٖ.

ترجمہ:۔ روک رکھا اسکو حکومت سے انکار کرنے نے (اس کے انکار نے اس کو سرداری سے باز رکھا) راوی کہتا ہے کہ پہچان لیا تھا میں نے اس کے درخت کی لکڑی کو اس کے پھل پکنے سے پہلے (میں نے اس کی حقیقت کو اس کے فضل کے ظاہر ہونے سے قبل ہی پہچان لیا تھا) اور قریب تھا کہ میں متنبہ کروں (لوگوں کو) اس کے بلند رتبہ سے۔

(۱)ظَلْفٌ: مصدر از ضرب بمعنی روکنا یا باز رکھنا، اور ظِلْف کی جمع اَظْلَافٌ و ظُلُوْفٌ ہیں بمعنی کھر کے ذریعہ روکنا یہاں مطلقاً روکنا مراد ہے۔

(۲)وِلَايَةٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی سرداری، ریاست، حکومت، حاکم، وقد مر تحقیقه۔

(۳)اَلْإِبَاءُ: بمعنی شدت کے ساتھ انکار کرنا، اعراض کرنا، روکنا، ذلت کے کام سے بچنا، اَبیٰ یَأبیٰ فتح سے انکار کرنا۔

(۴)اَلرَّاوِیْ: بمعنی روایت کرنے والا، نقل کرنے والا، از ضرب رِوَایَةٌ مصدر ہے۔

(۵)عَرَفْتُ: عَرَفَ (ض) عَرْفًا و عِرْفَانًا مصدر ہیں بمعنی پہچاننا، جاننا اور ''کنت عرفت'' ای عرفتُ قبل ان تکلم.

(۶)عُوْدٌ: (بضم العین) بمعنی لکڑی، کٹی ہوئی ٹہنی اور ایک قسم کی خوشبو، زبان کی جڑ کی ہڈیاں اور سارنگی و الجمع عِیْدَان، اَعْوَادٌ، اَعْوُدُ. عَادَ یَعُوْدُ (ن) عَوْدًا بمعنی لوٹنا اور ''عُوْدَ شَجْرَتِهٖ'' سے کنایہ ہے اس کی اصل سے۔

(۷)شَجَرَةٌ: بمعنی درخت و الجمع اَشْجَارٌ و شَجَرَاتٌ و شَجْرَاءُ. شَجَرَ (ن) شَجْرًا بمعنی کاٹ چھانٹ کرنا، مضبوط بنانا، سہارا دینا۔ شَاجَرَ و تَشَاجَرَ بمعنی باہم جھگڑنا۔ اس کی تصغیر شُجَیْرَةٌ ہے بمعنی چھوٹا درخت، پودا۔ جمع شُجَیْرَاتٌ آتی ہے۔ کما فی التنزیل: اذیبایعونك تحت الشجرة.

(۸)اِیْنَاعٌ: یہ مصدر افعال کا ہے بمعنی پھل نکلنا، پھلنا۔ یہ یَنَعٌ سے ماخوذ ہے مجرد فتح و ضرب سے بمعنی پھل توڑنے کے وقت کا آنا، پختہ ہو جانا۔ یَنَعَ یَیْنَعُ (ف) سے۔ یَنِیْعُ (ض) یَنْعًا، یُنْعًا، یُنُوْعًا بمعنی نہایت پاکیزہ اور پختہ ہو جانا۔ اور ''ایناع ثمرته'' یہ کنایہ اس کے فضل کے ظاہر ہونے سے قال تعالیٰ: انظروا الیٰ ثمره اذااثمر وینعه.

(۹)ثَمْرَةٌ: بمعنی پھل اس کی جمع ثمرات اور ثمر اس کی جمع ثِمَارٌ اور جمع الجمع اَثْمَارٌ و ثَمَرَاتٌ آتی ہیں اور ''ایناع ثمرة'' سے مراد تعظیم ہے۔

(۱۰)کِدْتُ: یہ کَادَ یَکَادُ سے افعال مقاربہ ہے بمعنی قریب ہونا اور تمام افعال مقاربہ قربت پر دلالت نہیں کرتے اور ''کدت'' یہ عطف ہے ''کنت'' پر۔

(۱۱)اُنَبِّهُ: تَنْبِیْهٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی خبردار کرنا یا خبردار ہونا، مجرد سمع سے ہے نَبِهَ ای فَطِنَ نَبَهًا و نَبَاهَةً بمعنی عقلمند ہونا، مشہور ہونا۔

(۱۲)عُلُوٌّ: بمعنی بلندی یہ سُفْلیٰ کی ضد ہے۔ عَلَا یَعْلُوْ (ن) عُلُوًّا بمعنی بلند ہونا، قدمر تحقیقه.

(۱۳)قَدْرِهٖ: بمعنی مرتبہ، مقدار، درجہ و الجمع اَقْدَارٌ. قَدَرٌ بمعنی تقدیر۔ فیصلہ خداوندی۔ قَدِرَ (س) قَدَرَ (ض) قُدْرَةً بمعنی قادر ہونا، طاقت رکھنا، قَدَّرَ تفعیل سے بمعنی مقدر کرنا، قسمت میں لکھنا، اندازہ لگانا، قیمت لگانا، اَقْدَرَ افعال سے بمعنی قادر بنانا، قدرت دینا۔

☆......☆......☆

قَبْلَ اِسْتِنَارَةِ بَدْرِهٖ، فَأَوْحیٰ اِلَیَّ بِاِیْمَاضِ جَفْنِهٖ، اَنْ لَّا اُجَرِّدَ عَضْبَهٗ مِنْ جَفْنِهٖ. فَلَمَّا خَرَجَ بَطِیْنَ الْخُرْجِ.

ترجمہ:۔ ماہ کامل کے ظاہر ہونے سے پہلے (اس کے بھیدوں کو ظاہر کردوں) پس اشارہ کیا ہے اس نے میری طرف آنکھ کے اشارہ کے ساتھ، یہ کہ نہ نکالوں میں تلوار کو اس کے نیام سے (غلاف سے) پس جبکہ نکلا وہ کہ اس حال میں بھرا ہوا تھا اس کا تھیلا۔

(۱) اِسْتِنَارَۃِ: ''س، ت'' مبالغہ کیلئے ہیں ''نور'' سے ماخوذ ہے بمعنی روشن ہونا۔ یقال استنارۃ الارض زمین روشن ہوگئی اور کبھی نَوْرٌ سے ہوتا ہے بمعنی شگوفہ، کلی۔ یقال استنار الشجر درخت شگوفہ والا ہوگیا۔ از استفعال۔

(۲) بَدْرٌ: ماہِ کامل، چودھویں رات کا چاند، وطبق والجمع بُدُوْرٌ، قدمر تحقیقه.

(۳) اَوْحٰی: ماضی کا صیغہ ہے از افعال بمعنی اشارہ کرنا، ایحاءٌ مصدر۔ مجرد ضرب سے ہے وَحٰی یَحْیِیْ وَحْیًا. وَحْیٌ کے اصلی معنی ہے الاشارۃ السریعة. قال تعالٰی: فاوحی الیه ان سبحوا بکرۃ و اصیلا.

(۴) اِیْمَاضٌ: اس کے اصلی معنی ہے چمکنا، یہ افعال کا مصدر ہے بمعنی نہایت خفیہ اشارہ کرنا، یا گوشہ چشم سے دیکھنا، ''وَمْضٌ'' سے ماخوذ ہے۔ وَمَضَ یَمِیْضُ (ض) وَمِیْضًا بمعنی خفیف اشارہ۔ یقال اومض الرجل جبکہ وہ کنایہ سے اشارہ کرے۔

(۵) جَفْنٌ: بمعنی پلک، آنکھوں کے پردے، تلوار کا نیام۔ والجمع اَجْفَانٌ، جُفُوْنٌ، اَجْفُنٌ. جَفَنَ (ن) جَفْنًا بمعنی ذبح کرنا۔ یقال جَفَنَ الناقة اور جَفْنَةٌ بمعنی پیالہ اس کی جمع جِفَانٌ و جَفَنَاتٌ آتی ہیں۔ وفی القران: وجفان کالجواب.

(۶) اُجَرِّدُ: تَجْرِیْدٌ مصدر ہے از افعال بمعنی ننگا کر دینا، نکال دینا۔ مجرد نصر سے ہے جَرْدًا مصدر ہے بمعنی ننگا کرنا، نکالنا۔

(۷) عَضْبَۃٌ: بمعنی کاٹنا، تیز تلوار، کاٹنے والی تلوار، شمشیر براں۔ عَضْبًا (ض) مصدر ہے بمعنی کاٹنا، قطع کرنا، یہ صیغہ صفت ہے بمعنی حلیف، قاطع۔

(۸) خَرَجٌ: بمعنی نکالنا، ظاہر ہونا، از نصر جو دَخَلٌ کی ضد ہے، قدمر تحقیقہ۔ قال تعالٰی: والله اخرجکم من بطون امهاتکم.

(۹) بَطِیْنٌ: یہ بطن سے ہے بمعنی جس کا پیٹ بڑا ہو، اور کھاتا کم ہو اور بِطَان و بطن جس کا پیٹ چھوٹا ہو، مگر کھاتا زیادہ ہو، یا مراد'' صرف بھرا ہوا پیٹ'' اور مَبْطُوْن وہ ہے جو پیٹ کا مارا گیا ہو یعنی حیضہ ہو جائے یا دست آنے لگے۔ اور بطین الخرج یہ حال واقع ہوا ہے خرج سے ای مملوا اخرجه.

(۱۰) اَلْخُرْجُ: (خُرْجِیْن) خَرِجَۃٌ کی جمع ہے بمعنی وہ تھیلی جو گھاس یا چنے وغیرہ بھر کر گھوڑے کے پیچھے رکھتے ہیں۔ خَرَجَ نصر سے بمعنی نکلنا، ظاہر ہونا یا گدھے کے اوپر جو بوجھ لادا جائے اس کا پلہ آدھا ادھر گرے اور آدھا اُدھر گرے اور سامان کی بوری ہو۔ ای وعاء معروف یوضع علی ظهر الدابة و آلات المسافر والجمع خرجة مثل غيبة.

☆......☆......☆

وَفَصَلَ فَائِزًا بِالْفُلْجِ، شَيَّعْتُهُ قَاضِيًا حَقَّ الرِّعَايَةِ، وَلَاحِيًا لَهُ عَلَى رَفْضِ الْوِلَايَةِ، فَاَعْرَضَ مُتَبَسِّمًا، وَاَنْشَدَ مُتَرَنِّمًا:

ترجمہ:۔ اور جدا ہوا وہ (لوگوں) سے اس حال میں کہ وہ کامیاب تھا کامیابی کے ساتھ (فائز المرام ہو کر لوگوں سے جدا ہوا) رخصت کیا میں نے اس کو (چلا میں اس کے ساتھ) حق رعایت کو ادا کرتے ہوئے اور ملامت کرتے ہوئے اس کو سرداری کے چھوڑنے پر پس منہ پھیر لیا اس نے مسکراتے ہوئے اور سریلی آواز میں (ترنم) میں یہ اشعار پڑھنے لگا:

(۱) فَصَلَ: مصدر ہے از نصر بمعنی جدا ہونا، نکلنا فَصْلًا و فُصُوْلًا مصدر ہیں، قدمر تحقیقه.

(۲) فَائِزًا: یہ فَوْزٌ سے مشتق ہے بمعنی کامیاب ہونا، ہلاک ہونا۔ من الاضداد فَازَ یَفُوْزُ (ن) فَوْزًا بمعنی کامیاب ہونا، ہلاک ہونا۔ قال تعالیٰ: فقدفاز فوزا عظیما. اور "فائزا" حال واقع ہوا ہے "فصل" فعل کی ضمیر سے۔

(۳) اَلْفُلْجُ: (بضم الفاء) بمعنی کامیابی، فتحمندی۔ فَلَجَ (ن، ض) فَلْجًا و فُلُوْجًا مصدر ہیں بمعنی کامیاب ہونا، فائز المرام ہونا اور فِلْجٌ (بکسر الفاء) بمعنی آدھا اور (بفتح الفاء) فَلْجٌ مصدر ہے بمعنی قدمین یا دانتوں کے درمیان فاصلہ ہونا۔ یا بمعنی صبح یا ندی۔

(۴) شَیَّعْتُه: از تفعیل اس کا مصدر تَشْیِیْعٌ ہے بمعنی رخصت کرنا یا مکان تک پہنچانے کیلئے ہمراہ جانا، رخصت کرنے کیلئے ساتھ جانا، جدا ہونا، چلنا، مجرد ضرب سے ہے شَیْعًا و شَاعًا بمعنی پیچھے چلنا۔

(۵) قَاضِیًا: یہ قَضَاءٌ مصدر سے بمعنی ادا کرنے والا، پورا کرنے والا، یہاں حق واجب ادا کرنے والا، از ضرب قَضَاءٌ مصدر ہے۔

(۶) حَقٌّ: مصدر ہے بمعنی سچائی، راستی، یقین وانصاف، ثابت شدہ حصہ و مال و ملک و ہوشیاری و فیصل شدہ معاملہ موت۔ والجمع حُقُوْق از نصر بمعنی ثابت ہونا۔

(۷) لَاحِیًا: لَحَاءٌ سے ماخوذ ہے بمعنی درخت کی چھال اور لَحَاء کے اصلی معنی ہے درخت سے چھال نکالنا، اس سے درخت عیب دار ہوا کرتا ہے ایسے ہی آدمی ملامت کرنے اور گالیاں دینے سے عیب دار ہو جاتا ہے۔ لَحَا یَلْحُوْ (ن) لَحْوًا و اِلْتِحَاءَ. الشَّجَرَ بمعنی درخت کو چھیلنا۔ لَحَی یَلْحِیْ (ض) لَحْیًا بمعنی گالیاں دینا، عیب لگانا، اور یہ واوی و یائی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۸) رَفْضَ: مصدر ہے نصر و ضرب سے بمعنی چھوڑنا، ترک کرنا۔ رَفَضَ رَفْضًا، قدمر تحقیقه.

(۹) اَلْوِلَایَةُ: (بکسر الواو) ہے بمعنی سرداری، حکومت، ریاست یہ مصدر ہے ضرب کا بمعنی والی یا حاکم ہونا، قدمر تحقیقہ۔

(۱۰) اَعْرَضَ: اِعْرَاضٌ مصدر ہے از افعال بمعنی اعراض کرنا، منہ پھیر لینا، روگردانی کرنا، پیٹھ پھیرنا۔ وقال تعالیٰ: ومن اعرض عن ذکری.

(۱۱) مُتَبَسِّمًا: صیغہ اسم فاعل از تفعل اس کا مصدر تَبَسُّمٌ بمعنی ہنسنا، مسکرانا، مجرد ضرب سے، مر تحقیقہ۔

(۱۲) مُتَرَنِّمًا: یہ صیغہ اسم فاعل ہے بمعنی گنگنانے والا، تَرَنُّمٌ باب تفعل کا مصدر ہے بمعنی گنگنانا، یا اچھی آواز کے ساتھ گانا۔ باریک آواز سے شعر پڑھنا، گیت گانا۔ مجرد، رَنِمَ یَرْنَمُ (س) رَنَمًا. بمعنی گانا۔

☆......☆......☆

(۱۵) لَجَوْبُ الْبِلَادِ مَعَ الْمَتْرَبَۃْ — أَحَبُّ اِلَیَّ مِنَ الْمَرْتَبَۃْ

(۱۶) لِأَنَّ الْوُلَاۃَ لَهُمْ نَبْوَۃٌ — وَمَعْتَبَۃٌ یَالَهَا مَعْتَبَۃْ

(۱۷) وَمَا فِیْهِمُ مَنْ یَرُبُّ الصَّنِیْعَ — وَلَا مَنْ یُشَیِّدُ مَا رَتَّبَۃْ

ترجمہ:۔ (۱۵) بے شک شہروں کا گھومنا فقر و فاقہ کے ساتھ زیادہ پسندیدہ ہے میرے نزدیک قدر و منزلت سے۔ (۱۶) اس لئے کہ حاکموں کے واسطے استقلال و ثبات نہیں ہے (غیظ و غضب ہے) اور ایک عتاب ہے کس قدر عظیم عتاب ہے (اے لوگو! اس عتاب پر

تعجب کرو)۔(۱۷) اور نہیں ہے ان حاکموں کے درمیان ایسا شخص جو احسان کی تربیت کرے (احسان کا اچھا بدلہ دے) اور نہ کوئی ایسا شخص ہے جو مضبوط کرے اپنے مرتب کردہ امور کو۔

(۱) لَجَوْبُ: لام برائے تاکید ہے جَوْبٌ مصدر ہے بمعنی قطع کرنا، گھومنا، از نصر جَابَ جَوْبًا ومنه الجواب لانه يقطع السؤال اور یہ مبتدا ہے "لَجَوْبُ الْبِلَادِ" اور اس کی خبر "احبُّ" ہے۔ وفي القران: الذين جابوا الصخر بالواد.

(۲) اَلْبِلَاد: یہ بَلْدٌ کی جمع بمعنی شہر، زمین اس کی جمع بُلْدَانٌ بھی آتی ہے، بَلُدَ(ك) بَلَادَةً بمعنی کند ذہن ہونا، ضعیف الرائے ہونا، بَلَدَ(ن) بُلُوْدًا بمعنی قیام کرنا، شہر بسانا، "لا اقسم بهذا البلد"

(۳) اَلْمَتْرَبَة: یہ تُرَابٌ سے مشتق ہے بمعنی مٹی یہاں "فقر و فاقہ" مراد ہے از سمع بمعنی محتاج ہونا وفي القران: اومسكينا ذا متربة.

(۴) أَحَبُّ: صیغۂ اسم تفضیل ہے اور یہ خبر ہے "لجوب البلاد" کی، قدمر تحقيقه.

(۵) اَلْمَرْتَبَةُ: بمعنی بلند جگہ، منزلت، مقام، عہدہ، منصب، جمع مَرَاتِبُ. رَتَبَ(ن) رُتُوْبًا اى ثبت. سیدھا کھڑا ہونا، ثابت ہونا، حرکت نہ کرنا۔ اور یہ "مع المرتبة" حال واقع ہوا ہے۔

(۶) اَحَبُّ: صیغۂ اسم تفضیل ہے اور یہ خبر ہے "لجوب البلاد" کی، قدمر تحقيقه.

(۷) اَلْوُلَاةُ: یہ جمع والی کی ہے بمعنی حاکم شہر از ضرب وِلَايَةٌ مصدر ہے بمعنی والی بننا۔

(۸) نَبْوَةٌ: مصدر ہے اور یہ ماخوذ ہے نبا المكان سے بمعنی ناموافق ہونا، نَبْوَةٌ بمعنی تلوار کا اچٹ جانا، مراد "بلند مرتبہ" ہے از نصر ظلم کرنا یا ناموافق ہونا۔ نَبْوًا و نَبْوَةٌ مصدر ہے۔

(۹) مَعْتَبَةٌ: یہ عِتَابٌ سے ماخوذ ہے بمعنی غصہ و عتاب از نصر بمعنی ملامت کرنا، قدمر تحقيقه.

(۱۰) يَالَهَا: میں یا حرف ندا ہے اور لام تعجب کیلئے اور "ها" ضمیر "معتبة" کی طرف راجع ہے اور اس کے معنی یہ ہے اى لهم معتبة يا اس کی تقدیر یہ ہے یاقوم تعجبوا لهذه المعتبة. یاقومی تعجبوا لها اى المعتبة.

(۱۱) يَرُبُّ: رَبٌّ مصدر ہے از نصر بمعنی پالنا یا کسی چیز کی آہستہ آہستہ پرورش کرنا حتی کہ وہ حد کمال کو پہنچ جائے اور رب کی جمع اَرْبَابٌ آتی ہے اور لفظ "رب" مطلقاً اللہ تعالیٰ کیلئے آتا ہے، اگر اضافت کیساتھ ہو تو اور چیزوں پر اس کا اطلاق ہوتا ہے جیسے: رب البيت، رب الدار.

(۱۲) اَلصَّنِيْعُ: بمعنی احسان یا مفعول کے معنی میں ہے بمعنی احسان کیا گیا از فتح بمعنی احسان کرنا۔

(۱۳) يُشَيِّدُ: از تفعیل مصدر تَشْيِيْدٌ ہے بمعنی بلند کرنا اور یہ ماخوذ ہے "شید" سے بمعنی گچ، مجرد ضرب سے۔ شَادَ يَشِيْدُ بمعنی بلند کرنا، مضبوط کرنا، وفي القران: في بروج مشيدة.

(۱۴) رَتَّبَ: یہ ترتیب مصدر ہے از تفعیل بمعنی ثابت کرنا، مجرد نصر سے ہے بمعنی ثابت ہونا اور "رَتَّبَه" کے آخر میں جو (ہ) ضمیر ہے وہ ضمیر ہائے مفعول ہے۔

☆......☆......☆

(۱۸) فَلَا یَخْدَعَنْكَ لُمُوْعُ السَّرَابِ وَلَا تَأْتِ اَمْرًا اِذَامَا اشْتَبَهْ

(۱۹) فَكَمْ حَالِمٍ سَرَّهُ حُلْمُهُ وَاَدْرَكَهُ الرَّوْعُ لَمَّا انْتَبَهْ

ترجمہ:۔(۱۸) پس نہ دھوکہ دے آپ کو ریت کی چمک (ریت کی چمک سے دھوکہ نہ کھائیے) اور نہ کرو (نہ جاؤ) کوئی کام جو مشتبہ ہو (کسی مشتبہ کام کے پاس نہ جاؤ) (۱۹) پس بہت سے خواب دیکھنے والوں کو مسرور کیا ہے اس کے خواب نے اور پکڑ لیا ان کو گھبراہٹ نے جس وقت وہ بیدار ہوئے (جیسے ہی بیدار ہوئے خوف، گھبراہٹ لاحق ہو گیا یعنی معاملہ اس کے برعکس تھا)۔

(۱) فَلَایَخْدَعَنْ: صیغہ نہی غائب ہے ای لایغرنك یہ خَدْعٌ سے مشتق ہے بمعنی دھوکہ دینا۔ از فتح۔

(۲) لُمُوْعٌ: یہ لَمَعَ یَلْمَعُ (ف) لَمْعًا، لُمُوْعًا، لِمْعَانًا مصادر ہیں بمعنی چمکنا، روشن ہونا، حرکت کرنا۔

(۳) اَلسَّرَابُ: (بفتح السین) بمعنی وہ ریت جو سامنے ہوتی ہے اور دیکھنے والا اس کو دور سے پانی سمجھتا ہے، پیاسا دور سے ریت کو پانی سمجھے یا وہ ریگستانی ریت جو دوپہر کے وقت دھوپ کی تیزی کی وجہ سے پانی جیسا نظر آتا ہے اور اس میں مکانوں اور درختوں کا سایہ عکس کی طرح معلوم ہوتا ہے جھوٹ اور مکروفریب کیلئے اس سے مثال دیجاتی ہے:

ذکرك للمشتاق خیر شراب ÷ وکل شراب دونه کسراب

(۴) لَاتَاْتِ: یہ اِتْیَانٌ مصدر سے بمعنی آنا، از ضرب، دور کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے، قدمر تحقیقہ۔

(۵) اَمْرًا: بمعنی کام والجمع اُمُوْرٌ. اَمَرَیَاْمُرُ (ن) اَمْرًا. کام کرنا، حکم کرنا، قدمر تحقیقہ۔

(۶) اِشْتَبَهْ: اس کا مصدر اِشْتِبَاہٌ ہے از افتعال بمعنی مشتبہ ہونا، شک کرنا، مادہ شبہ ہے مجرد از سمع۔

(۷) حَالِمٌ: حَلَمَ یَحْلُمُ (ن) حُلْمًا بمعنی خواب دیکھنے والا۔ حُلْمٌ بمعنی خواب، جمع اَحْلَامٌ اور حُلْم. براخواب کو کہتے ہیں اور ''رؤیا'' اچھے خواب کو کہتے ہیں اور سمع سے بھی آتا ہے اور ''کَمْ حَالِمٍ'' مبتدا ہے اور اس کی خبر ''سَرَّہٗ'' ہے۔

(۸) سَرَّ: یَسُرُّ (ن) سُرُوْرًا بمعنی مسرور ہونا، خوش کرنا، قدمر تحقیقہ۔

(۹) اَدْرَكَهُ: اِدْرَاكٌ مصدر ہے از افعال بمعنی پالینا۔ کقوله تعالیٰ: حتّٰی اِذَا اَدْرَکَهُ الْغَرَقُ.

(۱۰) اَلرَّوْعُ: بمعنی خوف، گھبراہٹ، از نصر گھبرانا، خوف کرنا. کقوله تعالیٰ: فلماذهب عن ابراهیم الروع.

(۱۱) اِنْتَبَهْ: اس مصدر اِنْتِبَاہٌ ہے از افتعال بمعنی بیدار ہونا، نیند سے جاگنا، اور ''لما انتبه'' میں شرط مؤخر ہے اور جزا مقدم ہے، مجرد سمع سے ہے بمعنی جاگنا۔

تمت المقامة السادسة بعون الله تعالیٰ وتوفیقه

یوم السبت قبیل اذان العشاء ١٧/٤/١٤١٥ھ

الموافق: ٢٤/٩/١٩٩٤ء

بسم الله الرحمن الرحيم.

اَلْمَقَامَةُ السَّابِعَةُ الْبَرْقَعِيْدِيَّةُ(۱)

''ساتواں مقامہ برقعید یہ یا برقعید کے متعلق ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں کل سترہ (۱۷) اشعار ہیں، اس مقامہ میں بھیک مانگنے کا ایک طریقہ جو کارڈ کی شکل میں ہے وہ ابوزید سروجی نے اختیار کیا ہے۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے شہر برقعید سے سفر کرنے کا پختہ ارادہ کرلیا تھا، اسی دوران عید کا چاند نظر آ گیا، لہذا میں نے وہاں سے جانا پسند نہیں کیا تو علامہ حریری عید کے دن عید کی نماز ادا کرتا ہے، اسی دوران ایک نابینا آدمی ایک بوڑھی عورت کو کچھ کارڈ دیتا ہے، پھر وہ بوڑھی عورت کارڈ کو نمازیوں کے درمیان تقسیم کرتی ہے، ان میں ایک کارڈ علامہ حریری کو بھی دیا۔ جس میں تیرہ اشعار لکھے ہوئے تھے، ان میں بڑے دردناک انداز میں شاعر اپنی بے کسی و بے بسی اور فقر و فاقہ کا بیان کرتا ہے، دوبارہ عورت کارڈ واپس لینے کیلئے حارث بن ہمام کے پاس جاتی ہے، تو وہ اس شرط پر رقم دینے کیلئے تیار ہے کہ عورت شاعر کا نام بتادے، تو اس کے جواب میں عورت کہتی ہے کہ یہ شعر سروجی کے ہیں، تو علامہ حریری سمجھ جاتا ہے کہ یہ ابوزید ہے۔ اور اس کے نابینا ہونے کے متعلق فکرمند ہوتا ہے، کہ اس کی بینائی کیسے ختم ہوگئی؟ تو حارث اس سے ملتا ہے اور کھانے کی دعوت دیتا ہے، تو وہاں جاکر وہ اپنی آنکھوں کو کھول دیتا ہے، جس سے پتہ چلتا ہے کہ شاعر کی بینائی سلامت ہے، اس کا اندھا بننا ایک دھوکہ ہے، پھر حارث معلوم کرتا ہے کہ آپ اندھے کیوں بنے؟ تو ابوزید کہتا ہے کہ جب زمانہ اندھا بن گیا تو میں بھی اندھا بن گیا۔ اور کھانے کے بعد ابوزید حارث بن ہمام سے دانت صاف کرنے کیلئے خلال اور ہاتھ صاف کرنے کیلئے صابن وغیرہ منگواتا ہے، اور حارث لانے کیلئے گھر جاتا ہے اسی دوران ابوزید بڑھیا کو لیکر غائب ہو جاتا ہے، حارث کو واپس آ کر معلوم ہوتا ہے کہ شاعر بھاگ گیا ہے۔

☆......☆......☆

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: اَزْمَعْتُ الشُّخُوْصَ مِنْ بَرْقَعِيْدَ، وَقَدْشِمْتُ بَرْقَ عِيْدٍ. فَكَرِهْتُ الرِّحْلَةَ عَنْ تِلْكَ الْمَدِيْنَةِ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کہ میں نے پختہ ارادہ کرلیا کوچ کرنے کا شہر برقعید سے (شہر برقعید سے چلے جانے کا مصمم ارادہ کرلیا) اور تحقیق کہ دیکھ لیا تھا میں نے عید کا چاند۔ پس نامناسب سمجھا میں نے کوچ کرنا اس شہر سے۔

(۱) بَرْقَعِيْدِيَّة: یہ برقعید کی طرف منسوب ہے جو دیار ربیعہ میں ایک قصبہ ہے اور موصل کے بالائی حصہ کی طرف واقع ہے اسکے اور موصل

کے درمیان بیس فرسخ (فی فرسخ ۳ میل) کا فاصلہ ہے۔

(۲) اَزْمَعْتُ: اِزْمَاعٌ مصدر سے از افعال بمعنی ظاہر کرنا، قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ مجرد (ف) سے "زَمَعٌ" سے ماخوذ ہے جلدی کرنا۔ اور زَمِعَ (س) سے بمعنی دہشت زدہ ہونا۔

(۳) شُخُوْصٌ: مصدر ہے (ف) بمعنی کوچ کرنا، بلند ہونا، واپس آنا۔ یا اس طرح دیکھنا کہ آنکھیں کھلی رہ جائیں۔ شخص مجسم جمع اَشْخَاص. قال تعالیٰ: تشخص فيه الابصار۔

(۴) بَرْقَعِيْد: ایک قصبہ وشہر کا نام ہے جو موصل کے بالائی حصہ کی طرف واقع ہے. مر انفا.

(۵) شِمْتُ: شَامَ يَشِيْمُ (ض) شَيْمًا مصدر ہے بمعنی غور سے دیکھنا۔ اس امید پر آسمان کی طرف دیکھنا شاید بارش ہوجائے از (ض) اسی مناسبت سے مطلقاً دیکھنے کے معنی ہوتے ہیں۔

(۶) بَرْق: بمعنی بجلی، یہاں مراد چاند ہے از (ن)۔

(۷) عِيْدٌ: بمعنی خوشی۔ یہ اصل میں عود تھا اس کی جمع اعیاد آتی ہے عید کو عید اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ عید کے دن ہر سال خوشی عود کرتی ہے لوٹ کر واپس آتی ہے یا اسلئے کہ جناب سیدنا آدم علیہ السلام کا هبوط الى الارض اور قبول توبہ کے بعد اس دن جنت میں واپس بلالئے گئے۔ اجوف واوی ہے واؤ ساکن ماقبل مکسور ہونے کی وجہ سے یاء سے بدل گیا۔

(۸) فَكَرِهْتُ: (س) كَرْهًا، كَرَاهَةً، كَرَاهِيَةً، مَكْرَهَةً مصادر ہیں بمعنی مکروہ سمجھنا۔ ناپسند کرنا (ضد الحب) قال تعالیٰ: عسى ان تكرهوا شيئاً وهو خير لكم۔ (البقرہ)

(۹) اَلرِّحْلَة: بمعنی کوچ کرنا۔ اور رِحْلَةٌ بمعنی ارتحال جیسے فعلۃ بمعنی افتعال ہے۔ مجرد (ف) سے۔

(۱۰) اَلْمَدِيْنَة: بمعنی شہر مدن ومدن ومدائن جمع ہیں۔ مَدَنَ (ن) مَدْنًا، مُدُوْنًا. بمعنی اقامت کرنا اور شہر میں آنا۔ اگر لفظ مدینہ سے مدینۃ الرسول (صلی اللہ علیہ وسلم) کی طرف منسوب ہو تو مدنی اور جب مدینۃ المنصور (مدین) کی طرف منسوب ہو تو مدینی۔ اگر مدینۃ الکسریٰ (مدائن) کی طرف منسوب ہو تو مدائنی کہا جاتا ہے اور مدائن، بغداد کے قریب ایک شہر کا نام ہے جس میں کسریٰ (یعنی نوشیرواں) کا محل تھا۔ اور نسبت کے وقت مدائنی بولتے ہیں۔ اور مدینی یہ بغداد کی طرف منسوب کر کے بولتے ہیں کیونکہ مدینۃ السلام بغداد کا نام ہے۔ واللہ اعلم

☆......☆......☆

اَوْ اَشْهَدَ بِهَا يَوْمَ الزِّيْنَةِ. فَلَمَّا اَظَلَّ بِفَرْضِهِ وَنَفْلِهِ. وَاَجْلَبَ بِخَيْلِهِ وَرَجْلِهِ. اِتَّبَعْتُ السُّنَّةَ فِيْ لُبْسِ الْجَدِيْدِ.

ترجمہ: یہاں تک کہ (یا تو) حاضر رہوں میں زینت (عید) کے دن پس جب کہ سایہ ڈالا (عید نے) اپنے فرض اور نفل کے ساتھ (یعنی صدقۂ فطر وصلوۃ عید یا صلوۃ فجر وعید) قریب آئی۔ اور کھینچا اس (عید) نے اپنے سواروں کو اور پیدلوں کو (تمام لوگوں کو)۔ تو پیروی کی میں نے سنت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی۔ نئے کپڑے پہننے میں (سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع میں میں نے بھی نیا جوڑا پہنا)۔

(۱) اَشْهَدَ: شَهِدَ (س) شُهُوْدًا بمعنی حاضر ہونا، دیکھنا۔ ومصدر شَهَادَةً بمعنی گواہی دینا۔ اور شاہد کی جمع شُهُوْدٌ، شُهَّدٌ، اَشْهَادٌ. اَشْهَدَو اسْتَشْهَدَ بمعنی شہید ہونا۔ از کرم شهادةً مصدر ہے اور ''او اشهد ''میں او بمعنی ''الی ان'' یا ''الاان اشهد'' کے، ای احضر. قوله تعالٰی: واستشهدوا اشهدين من رجالكم۔ (البقرہ)

(۲) يَوْمَ الزِّيْنَةِ: بمعنی زینت کا دن یہاں مراد عید ہے ای یوم العید. زَانَ يَزِيْنُ (ض) زَيْنًا بمعنی زینت کرنا۔ اسلئے کہ لوگ اس دن بناؤ سنگھار کرتے ہیں اور اچھے اچھے کپڑے پہنتے ہیں. وفی التنزيل: موعدكم يوم الزينة۔ (طٰہٰ)

(۳) اَظَلَّ: اس کا اِظْلَالٌ مصدر ہے از افعال بمعنی قریب ہونا وسایہ ڈالنا۔ یا دن کو کوئی کام کرنا اور اَظَلَّ بمعنی دن کو کوئی کام کرنا اور اَظَلَّ کا فاعل ''یومُ الزینة'' کی طرف راجع ضمیر ہے۔

(۴) بِفَرْضِهِ: یہاں پر فرض سے مراد یا تو صدقۂ فطر ہے یا نماز فجر ہے۔ فرض وہ چیز ہے جو اللہ تعالٰی نے بندوں پر ضروری قرار دی ہے، جمع فرائض۔ یا وہ چیز جو خود کوئی اپنے نفس پر لازم قرار دے۔ والجمع فُرُوْضٌ، فِرَاضٌ (ض) بمعنی فرض کرنا، اور ''بفرضه'' میں ضمیر مجرور راجع ہے ''یوم الزینة'' کی طرف۔ قال تعالٰی: سورة انزلناها وفرضناها. (نور)

(۵) نَفْلِهِ: نَفْلٌ بمعنی زیادتی۔ یا وہ عبادت جو نہ فرض ہو نہ واجب ہو، نَفَلَ (ن) نَفْلًا بمعنی بلا معاوضہ عطاء کرنا۔ اور نفل سے مراد نماز عید ہے کیونکہ نفل بھی زائد علی الضرورت ہوتا ہے نماز عید عند الشافعیؒ سنت ہے۔ وعند ابی حنیفہؒ واجب ہے. تنفل، وانتفل. تفعل و افتعال سے بمعنی نفل نماز پڑھنا۔ اور اس سے یہ بات مترشح ہوتی ہے کہ مصنف علامہ حریری، امام شافعیؒ کے مقلد تھے۔

(۶) اَجْلَبَ: از افعال اِجْلَابٌ مصدر ہے شور مچانا، کھینچنا۔ یہ جَلْبٌ سے ماخوذ ہے از (ض) اور (س، ن) سے اس کے معنی گناہ کرنے کے بھی آتے ہیں، اور اس کے معنی اکٹھا کرنا، شور مچانا، اکسانا، خشک ہونا، ہانک کرلانا۔ وغیرہ بھی آتے ہیں۔ اور یہاں ہانک کرلانا ہی مراد ہے۔

(۷) بِخَيْلِهِ: خیل گھوڑا، گھوڑوں کا گروہ۔ والجمع خُيُوْلٌ واَخْيَالٌ۔ اور اس کا اطلاق مجازاً سواروں پر بھی ہوتا ہے اور یہاں ''بخیله ورجله'' بول کر عموم مراد لیتے ہیں۔

(۸) رَجْلِهِ: رَجْلٌ (بفتح الراء) یہ رَاجِلٌ کی جمع ہے یعنی پا پیادہ، پاؤں پر چلنے والے۔ جو فارس کی ضد ہے۔ اور رِجْلٌ (بکسر الراء) بمعنی پاؤں جمع اَرْجُلٌ ہے۔ رَجُلٌ مرد، انسان۔ جمع رِجَالٌ، رُجُوْلَةٌ بمعنی مردانگی، قوت مردانہ، بہادری۔

(۹) اِتَّبَعَتْ: یہ اِتِّبَاعٌ مصدر سے از افتعال۔ مجرد (س) سے ہے۔

(۱۰) اَلسُّنَّةُ: (بضم السین) اس کی جمع سُنَنٌ آتی ہے سَنَّ (ن) سَنًّا وسُنَّةً بمعنی سنت جاری کرنا. قال تعالٰی: سنة الله فی الذين خلوا من قبل وكان امر الله الخ (احزاب) اور سنت کے معنی خصلت، طریقہ، طبیعت، شریعت و چہرہ اور اسکے معنی دائرہ کے بھی آتے ہیں اور یہاں اس سے مراد حدیث رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اقتداء ہے۔ سَنَّ وسَنَنَ (ن) سَنًّا بمعنی تیز کرنا. سَنَّ سُنَّةً بمعنی طریقہ جاری رکھنا۔ سِنٌّ (بکسر السین) بمعنی دانت و عمر، نوک قلم۔ جمع اَسْنَانٌ. سَنَةٌ (بفتح السین) بمعنی سال جمع

سُنُوْنٌ، سَنَوَاتٌ.

(۱۱) لُبْسٌ: (بضم اللام) مصدر ہے (از س) لُبْسًا بمعنی پہننا۔ لباس کی جمع اَلْبِسَةٌ ہے۔ (بفتح اللام) بمعنی خلط ملط کرنا۔ از (ض، ن) لَبْسًا. لَبَّسَ تفعیل سے مشتبہ بنانا، عیب چھپانا، دھوکہ دینا. تَلَبَّسَ تفعل سے بمعنی مشتبہ ہونا۔ اور افتعال سے اِلْتَبَسَ بمعنی مشتبہ ہونا۔ مفاعلہ سے لَابِسَةٌ مُلَابَسَةٌ بمعنی میل جول کرنا۔ قال تعالیٰ: ولباس التقویٰ۔ (اعراف)

(۱۲) اَلْجَدِیْد: بمعنی نیا، نو، جوضد القدیم ہے۔ جَدِیْدٌ، وجَدِیْدَةٌ، اسکی جمع جُدُوْدٌ و جُدَدٌ نیز جَدِیْدٌ و مَجْدُوْدٌ بھی بمعنی صاحب نصیب، جَدَّ یَجِدُّ (ض) جِدًّا بمعنی جدید ہونا، نیا ہونا۔ یہاں موصوف کو حذف کر کے صفت کو اسکے قائم مقام کردیا ہے ای فی لبس الثوب الجدید. قال تعالیٰ: بل هم فی لبس من خلق جدید ۔ (ق)

☆......☆......☆

وَبَرَزْتُ مَعَ مَنْ بَرَزَ لِلتَّعْیِیْدِ. وَحِیْنَ الْتَأَمَ جَمْعُ الْمُصَلّٰی وَانْتَظَمَ، وَاَخَذَ الزِّحَامُ بِالْكَظَمِ، طَلَعَ شَیْخٌ فِیْ شَمْلَتَیْنِ.

ترجمہ:۔ اور نکلا میں (گھر سے) ان لوگوں کے ساتھ جو نکلے عید منانے کیلئے۔ اور جس وقت بھر گئی جماعت عید گاہ کی۔ اور صف بستہ ہوگئی اور بھیڑ کی وجہ سے سانس گھٹنے لگی۔ تو ظاہر ہوا ایک بوڑھا دو چادروں میں۔

(۱) بَرَزْتُ: علی وزن نصرت، بَرَزَ (ن) بُرُوْزًا بمعنی نکلنا، ظاہر ہونا۔ از (ن) بَرَزَ لِلتَّعْیِیْدِ ای خرج لصلوۃ العید اور بَرَزَ موقع میں حال کے ہے۔

(۲) اِلْتَأَمَ: یہ باب افتعال سے ہے مصدر اِلْتِیَامٌ ہے بمعنی درست ہونا، ملا دینا، جمع ہو جانا، متفق ہونا، زخم بھر جانا، مجرد (ف) سے لَأَمَ یَلْأَمُ (ف) لَأْمًا مصدر ہے بمعنی ملنا، متصل ہونا۔ یعنی اتفاق، انضمام، انتظار وغیرہ۔

(۳) اَلْمُصَلّٰی: صیغہ اسم ظرف ہے بمعنی نماز پڑھنے کی جگہ۔ یہاں عید گاہ مراد ہے از تفعیل۔

(۴) اِنْتَظَمَ: یہ باب افتعال سے ہے مصدر اِنْتِظَامٌ ہے۔ بمعنی انتظام کرنا، پرونا، ترتیب وار ہونا۔ یہ نظم سے ماخوذ ہے۔

(۵) اَلزِّحَامُ: بمعنی بھیڑ، مجمع، انبوہ، اژدھام. زَحَمَ (ف) زَحْمًا، زِحَامًا بمعنی تنگی کرنا، دھکے دینا، دفع کرنا یا تنگ جگہ میں پھینکنا۔

(۶) اَلْكَظَمُ: بمعنی سانس نکلنے کی جگہ یعنی سانس کی نالی (مخرج النفس) والجمع اَكْظَامٌ، كِظَامٌ. كَظَمَ یَكْظِمُ (ض) كَظْمًا، كُظُوْمًا بمعنی غصہ کو روکنا، مجمع میں دم گھٹنے لگا، مجمع میں پہنچ جانا، مجمع میں غصہ کا ضبط کرنا۔ یہاں اس سے مراد مجلس کا بھر جانا ہے اور الكظم یہ مفعول بہ واقع ہوا ہے اخذ فعل کا۔ اگر كَظَم (بفتح الظاء) ہو تو اس کے معنی ہے منہ، حلق اور سانس کی نالی ہے یہاں پر (بفتح الظاء) ہی ہے. قال تعالیٰ: اذنادیٰ وهو مكظوم۔ (القلم)

(۷) فی شَمْلَتَیْنِ: ای بَیْنَ شَمْلَتَیْنِ یہ شَمْلَةٌ کا تثنیہ ہے جمع شَمَلَاتٌ بمعنی چوڑا کمبل (بڑی چادر) شَمِلَ (س) شَمَلًا، شُمُوْلًا بمعنی چادر سے ڈھانکنا (ن) سے بھی آتا ہے۔ اور (فی) بمعنی بین ہے یا مع کے ہے۔ اور (ن) سے شَمْلًا بمعنی شامل کرنا،

چادر بڑھانا۔ شَمِلَ (س) شُمُوْلًا بمعنی عام ہونا، وشَمِلَ واشْتَمِلَ علی بمعنی مشتمل ہونا، حاوی ہونا۔ شَمْلٌ بمعنی اتحاد، مجتمع چیز، متفرق چیز، شیرازہ۔ شِمِلَّةٌ بمعنی تیز رفتار اونٹنی۔ شَمَّلَ تفعیل سے بمعنی جلدی کرنا۔ شَمْلَلَ بمعنی جلدی کرنا۔

☆......☆......☆

مَحْجُوْبُ الْمُقْلَتَيْنِ. وَقَدِاِعْتَضَدَشِبْهَ الْمِخْلَاةِ. وَاسْتَقَادَالْعَجُوْزَ كَالسِّعْلَاةِ. فَوَقَفَ وَقْفَةَ مُتَهَافِتٍ. وَحَيَّا تَحِيَّةَ خَافِتٍ.

ترجمہ:۔ چھپی ہوئی تھیں اس کی دونوں آنکھیں (دونوں آنکھیں چھپائے ہوئے) اور بیشک کہ لٹکائی ہوئی تھی؛ اس کے بازو پر توبرہ (جھولی جیسی کوئی چیز) اور قائد بنایا تھا اس نے ایسی بڑھیا کو جو بھتنی جیسی تھی۔ پس کھڑا ہوا وہ مانند کھڑے ہونے گرنے والے کے (لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہوا) اور سلام کیا اس نے مانند سلام کرنے آہستہ سے بولنے والوں (خوف زادوں کے)۔

(۱) مَحْجُوْبٌ: ای مَسْتُوْر. پردہ ڈالا ہوا چہرہ ڈھکا ہوا. حَجَبَ (ن) حَجْبًا، حِجَابًا مصدر ہیں بمعنی ڈھانکنا، پردہ ڈالنا، چھپانا، جیسے: **کلا انهم عن ربهم یومئذلمحجوبون**۔ (المطففین)

(۲) مُقْلَةٌ: بمعنی آنکھ کی چربی، آنکھ کی سفیدی اور سیاہی، خود آنکھ مراد ہے اور محجوب المقلتین ای مستور العینین. یہ تثنیہ مقلتین ہے مُقْلَةٌ کا بمعنی آنکھ کی پتلی۔ والجمع مُقَلٌ. مَقَلَ (ن) مَقْلًا مصدر ہے بمعنی دیکھنا، نظر کرنا۔

(۳) اِعْتَضَدَ: اِجْتَنَبَ کے وزن پر از افتعال. اِعْتِضَادٌ مصدر ہے بمعنی بازو میں لینا، بازو میں کسی چیز کو ڈال دینا، بغل میں لینا۔ یہ عَضُدٌ سے ماخوذ ہے۔ بمعنی بازو کے ہیں یعنی قوی ہونا۔ مجرد (ن) سے بمعنی مدد کرنا۔

(۴) شِبْهٌ: بمعنی مانند، مثل والجمع اَشْبَاهٌ. شُبْهَةٌ بمعنی مشتبہ چیز جمع شُبَہٌ و شُبْهَاتٌ. اس میں تین لغتیں ہیں (بکسر الشین وسکون الباء۔ وفتح الشین وفتح الباء) شَبَّهَ تفعیل سے بمعنی مشابہ بنانا، تشبیہ دینا۔ تَشَبَّهَ تفعل سے بمعنی مشابہ ہونا، اِشْتَبَهَ افتعال بمعنی شک کرنا۔

(۵) اَلْمِخْلَاةُ: (بکسر المیم) بمعنی توبرہ۔ اس چیز کو کہتے ہیں جس میں گھاس دانہ وغیرہ رکھا جائے یا وہ تھیلا جس میں دانہ، گھاس وغیرہ بھر کر جانوروں کے گردن میں لٹکا دیتے ہیں، اس کی جمع مِخَالٍ ہے. خَلٰی یَخْلِیْ (ض) خَلْیًا مصدر ہے بمعنی کاٹنا۔ کیونکہ گھاس بھی کاٹی جاتی ہے۔

(۶) اِسْتَقَادَ: یہ استفعال سے ہے۔ اصل میں "اِسْتَقْوَدَ" تھا۔ یہ "قَوْدٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی ذلیل ہونا، عاجزی کرنا، پست ہونا، تابع فرمان ہونا، قائد بنانا۔ "س، ت" برائے تعدیہ ہے۔ مجرد قَادَ (ن) قَادًا، قِیَادَةً بمعنی کھینچنا، قیادت کرنا۔ قَوَّدَ تفعیل سے بمعنی رسی وغیرہ کو پکڑ کر کھینچا آگے سے۔

(۷) اَلْعَجُوْزُ: بمعنی بڑھیا عورت۔ والجمع عُجُزٌ، عَجَائِزُ (ن، ک) سے مستعمل ہے بمعنی بڑھیا ہونا۔ بڑھیا کو عجوز اسلئے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ بہت سے کاموں سے عاجز رہتی ہے۔ قال تعالیٰ: **الا عجوزا فی الغابرین**۔ (الصفت)

(۸) کَالسَّعْلَاۃِ: (سِعْلَاۃٌ، سِعْلٰی) بمعنی بھوتنی، مؤنث بھوت، بھوت پریت، جس کو چڑیل کہتے ہیں۔ والجمع سَعَالٌ وسِعْلَیَاتٌ۔

(۹) وَقَفَ: (ض) سے وَقْفًا، وُقُوْفًا. مصدر ہیں بمعنی ٹھہرنا، روکنا، چپ چاپ کھڑا ہونا، خاموش کھڑا رہنا۔ اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے "وَقْفَۃٌ" اسم مرۃ ہے بمعنی شک اور بمعنی ٹھہرنا ہے اور یہ مفعول مطلق ہے۔

(۱۰) مُتَهَافِتٌ: بروزن مُتَقَابِلٌ. صیغۂ اسم فاعل از تفاعل. تَهَافُتٌ مصدر ہے بمعنی ایک دم سے گر پڑنا، جھوم کر چلنا جس سے عنقریب گر جانے کا اندیشہ ہو۔ یا صرف گرنا مراد ہے۔ مجرد هَفَتَ (ض) هَفْتًا، هُفَاتًا. بمعنی گرنا، اڑنا۔ اسکا استعمال زیادہ تر شر میں ہوتا ہے۔

(۱۱) حَيّٰی: اس کا مصدر تَحِيَّۃٌ ہے بمعنی حَيَّاكَ اللّٰه کہنا (اللہ تمہاری عمر دراز کرے) اور تحیۃ کے تین معنی ہیں۔ ان میں سے دو معنی ہوسکتے ہیں۔ (۱) سلام کرنا (۲) حَيَّاكَ الله کہنا (۳) اور تعظیم کرنا۔ یہاں یہ نہیں ہوسکتے ہیں۔ وقال تعالٰی: واذاحییتم بتحیة فحیوا الخ۔ (النساء)

(۱۲) خَافِتٌ: (ن) خُفُوْتًا بمعنی چھپانا، پست ہونا، آہستہ آہستہ بولنا۔ اور اسکے معنی اچانک مرنے کے بھی آتے ہیں خَفْتًا و خِفَاتًا مصدر ہیں. قوله تعالٰی: ولاتجهر بصلاتك ولاتخافت بها ۔ (بنی اسرائیل)

☆......☆......☆

وَلَمَّافَرَغَ مِنْ دُعَائِهٖ، اَجَالَ خَمْسَتَهٗ فِيْ وِعَائِهٖ؛ فَابْرَزَمِنْهُ رِقَاعًاقَدْكُتِبْنَ بِاَلْوَانِ الْاَصْبَاغِ، فِيْ اَوَانِ الْفَرَاغِ.

ترجمہ:۔ اور جب فارغ ہوا وہ شخص اپنی دعا سے، تو گھمایا اس نے اپنی پانچوں انگلیوں کو اپنی جھولی میں۔ پس نکالا اس نے اس جھولی میں سے چند پرچوں کو۔ بیشک کہ لکھا گیا تھا ان پرچوں کو مختلف رنگوں سے، فرصت کے وقت۔

(۱) فَرَغَ: فِرَاغًا، فُرُوْغًا (ن، ف، س) بمعنی فارغ ہونا۔ قال تعالٰی: واصبح فؤادام موسٰی فارغا۔ (القصص)

(۲) دُعَائِهٖ: دُعَاءٌ مصدر ہے از (ن) بمعنی پکار والجمع اَدْعِیَۃٌ ۔ استعمال میں مراد وہ کلمات ہیں جن کے لوگ ایک دوسرے کو پکاریں۔

(۳) اَجَالَ: از افعال اِجَالَۃٌ مصدر ہے بمعنی چکر لگانا، گھومانا، ٹٹولنا، تلاش کرنا۔ مجرد (ن) سے مصادر جَوْلًا، جَوْلَۃً و جَوُوْلًا۔ بمعنی گھومنا۔

(۴) خَمْسَتَهٗ: بمعنی پانچ اس سے مراد پانچ انگلیاں ہیں خَمَسَ (ض، ن) خَمْسًا بمعنی پانچواں ہونا اور مذکر کیلئے خمسۃ کہیں گے، اور یہاں پر صفت محذوف ہے ای اصابعه الخمس۔

(۵) وِعَاءٌ: بمعنی برتن، یا ہر وہ چیز جس میں کسی شئے کو جمع کیا جائے اور حفاظت کی جائے والجمع اَوْعِیَۃٌ. وجمع الجمع. اَوَاعٍ ہے۔ وَعٰی یَعِيْ (ض) وَعْیًا بمعنی حفاظت کرنا، نگاہ رکھنا، جمع کرنا۔ تین لغتیں ہیں: (ا) وِعَاءٌ (ب) اِعَاءٌ (ج) وُعَاءٌ۔ اور وِعَاءٌ سے مراد مَایُوْعٰی بِهَا یعنی برتن۔ وفی التنزیل: فبدأباوْعیتهم قبل وعاءِ اخیهِ ۔ (یوسف)

(۶) فَابْرَزَ: یہ اِبْرَازٌ مصدر سے بمعنی نکالنا مجرد (ن) سے بمعنی نکلنا۔قدمر تحقیقہ۔

(۷) رِقَاعًا: رُقَعٌ۔ یہ رُقْعَةٌ کی جمع ہیں بمعنی پیوند لگانا۔ یا تحریر کا پرزہ۔ ٹکڑا۔ مجرد (ف) سے بمعنی پیوند لگانا، جوڑنا، سینا۔ اور تفعیل سے بمعنی اصلاح کرنا۔

(۸) اَلْاَصْبَاغُ: بمعنی رنگ. صِبْغٌ، صَبْغٌ بمعنی رنگ والجمع اَصْبَاغٌ، صِبَاغٌ. مجرد از (ن، ف، ض) ہے بمعنی رنگنا. قال تعالیٰ: صبغة اللہ ط ومن احسن من اللہ صبغة۔ (البقرہ)

(۹) اَوَانٌ: یہ جمع ہے اَوْنٌ کی بمعنی وقت از (ن) بمعنی نرمی کرنا، واز (ض) بمعنی وقت آجانا۔ والجمع ایضا اَوِنَةٌ.

(۱۰) اَلْفَرَاغُ: بمعنی بیکار رہنا۔ از (ن، س، ف) ہے۔ فارغ ہونا۔ قدمر تحقیقہ.

☆......☆......☆

فَنَاوَلَهُنَّ عَجُوْزَةً اَلْحَيْزَبُوْنَ، وَاَمَرَهَا بِاَنْ تَتَوَسَّمَ الزَّبُوْنَ، فَمَنْ آنَسَتْ نَدَى يَدَيْهِ، اَلْقَتْ مِنْهُنَّ وَرَقَةً لَدَيْهِ، قَالَ: فَاَتَاحَ لِيَ الْقَدْرُ الْمَعْتُوْبُ.

ترجمہ:۔ پس حوالہ کیا اس (بڈھے) نے ان پرچوں کو اپنی چالاک بڑھیا کے اور حکم دیا اس بڑھیا کو یہ کہ علامت دیکھ کر پہچان لے وہ بیوقوفوں کو (مالداروں کو)۔ پس جس شخص کو بھی اہل بخشش دیکھتی تھی تو ڈالدیتی تھی ایک رقعہ ان پرچوں میں سے اسکے سامنے۔ راوی کہتا ہے۔ پس مقدر کیا میرے لئے (ایک پرچہ کو) غضب آلود تقدیر نے (یعنی میرے بدقسمتی نے ایک پرچہ کو میرے سامنے مقرر کردیا)۔

(۱) فَنَاوَلَهُنَّ: از مفاعلہ بمعنی دینا۔ مجرد (ن) سے ہے بمعنی دینا، پانا، حوالہ کرنا، مرتحقیقہ۔

(۲) عَجُوْزٌ: بمعنی بوڑھی عورت۔ والجمع عُجُزٌ وعَجَائِزُ. اور ''عجوزہ'' یہ مفعول ثانی ہے ''ناولھن'' کا بڑھاپے کے پہلے درجہ میں عجوز کہتے ہیں۔ پھر شھرة، پھر حیزبون اور یہاں عجوز کی صفت حیزبون بطور مبالغہ ہے۔ ورنہ کیسے چلتی پھرتی ہے۔

(۳) اَلْحَيْزَبُوْنَ: بمعنی بہت بڑھیا عورت جو زیادہ چالاک ہو۔ (بڈھی مکار عورت)۔

(۴) تَتَوَسَّمَ: از تفعل اس کا مصدر تَوَسُّمٌ ہے بمعنی علامت دیکھ کر پہچاننا۔ یہ وِسْمٌ سے ماخوذ ہے بمعنی علامت۔ مجرد (ض) سے۔

(۵) اَلزَّبُوْنَ: کے اصلی معنی بخیل کے ہیں مگر اصطلاح میں بیوقوف مالدار کو کہتے ہیں کیونکہ وہ بھی فقیر کو دھکا دیتا ہے، دفع کرتا ہے۔ زَبَنَ (ن) زَبْنًا. از (ض) بمعنی دفع کرنا، جدا کرنا۔

(۶) اٰنَسَتْ: اِیْنَاسٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی دیکھنا۔ اور اُنْسٌ سے ماخوذ ہے بمعنی محبت۔ اَنِسَ (س) جو ضد النفور ہے. قال تعالیٰ: فان آنستم منهم رشدا۔ (النساء)

(۷) نَدٰی: بمعنی عطاء بخشش۔ از (س) سخاوت کرنا، تر ہوجانا۔ جمع، اَنْدَاءٌ، اَنْدِيَةٌ ہیں۔

(۸) يَدَيْهِ: یہ جو ید کا تثنیہ ہے بمعنی ہاتھ، (ہ) ضمیر کی طرف اضافت کی وجہ سے نون تثنیہ گر گیا۔ اور ضمیر راجع ہے من کی طرف۔

(۹) اَلْقَتْ: یہ اِلْقَاءٌ مصدر سے ہے بمعنی ڈالدینا۔ از افعال۔

(۱۰) وَرَقَةٌ: پرچہ، درخت کا پتہ۔ والجمع وَرَقَاتٌ، اَوْرَاق. وَرَق (ض) وَرْقًا بمعنی پتا نکلنا. قال تعالیٰ: وماتسقط من ورقةٍ الایعلمھاالخ۔ (انعام)

(۱۱) لَدَیْہِ: یہاں (ہ) ضمیر راجع ہے "مِنْ" کی طرف۔

(۱۲) فَاَتَاحَ: از افعال مصدر اِتَاحَةٌ ہے بمعنی مقدر کرنا، تیار کرنا۔ مجرد (ض) سے ہے یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۱۳) اَلْقَدْرُ: مصدر ہے (بفتح القاف) بمعنی اندازہ۔ تقدیر خداوندی۔ والجمع اَقْدَارٌ. وقِدْرٌ (بکسر القاف) بمعنی ہانڈی والجمع قُدُوْرٌ. وفی الفرقان: وماقدروا الله حق قدره۔ (الزمر)

(۱۴) اَلْمَعْتُوْبُ: صیغہ اسم مفعول از (ن،ض) مصدر عَتْبًا وعِتَابًا بمعنی ناراضگی ظاہر کرنا۔ اور ہر شخص تقدیر کی شکایت کرتا ہے۔ اس لئے "قدر المعتوب" کہا ہے۔

☆......☆......☆

رُقْعَةً فِیْهَا مَكْتُوْبٌ. فَقَالَ:

(۱) لَقَدْ اَصْبَحْتُ مَوْقُوْذًا بِاَوْجَاعٍ وَاَوْجَالٍ

(۲) وَمَمْنُوًّا بِمُخْتَالٍ وَمُحْتَالٍ وَمُغْتَالٍ

ترجمہ:۔ ایک ایسا پرچہ جس میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔ شعر (۱) تحقیق کہ ہو گیا ہوں میں ہارا ہوا۔ ساتھ دردوں (مصائب) اور خوفوں کے۔ (۲) اور مبتلا کیا گیا ہوں متکبروں، حیلہ گروں اور اچانک قتل کرنے والوں کے ساتھ۔

(۱) رُقْعَةً: بمعنی کاغذ کا ٹکڑا، تحریر کا پرزہ۔ والجمع رُقَعٌ، رِقَاعٌ. از (ف)۔

(۲) اَصْبَحْتُ: یہ اِصْبَاحٌ مصدر سے ہے از افعال ناقصہ بمعنی ہونا اور صبح کے وقت داخل ہونا۔ اور آدھی رات میں بیدار ہونے کے معنی بھی آتے ہیں۔

(۳) مَوْقُوْذًا: اس کا مصدر وَقْذٌ ہے بمعنی لاٹھی سے مارنا، سختی سے مارنا، پچھاڑ دینا، گرادینا۔ از (ض) گرانا، پچھاڑنا (شدید الضرب) اس کے اصلی معنی ہیں۔ وفی القرآن: والموقوذةُ۔ (المائدہ)

(۴) اَوْجَاعٌ: یہ وَجْعٌ کی جمع ہے بمعنی درد، مرض، دکھ، تکلیف۔ (س) وَجْعًا بمعنی درد والا ہونا، اور یوجع مضارع میں واؤ کو یاء اور الف سے بدل دیتے ہیں یعنی ییجع اور یاجع بھی استعمال کرتے ہیں۔

(۵) اَوْجَالٌ: یہ وَجَلٌ کی جمع ہے بمعنی خوف وڈر۔ وَجِلَ یَوْجَلُ (س) وَجَلًا مصدر ہے بمعنی ڈرنا اور اس کے مضارع میں بھی واؤ کو یاء اور الف سے تبدیل کر لیتے ہیں "ییجل، یاجل" پڑھتے ہیں۔ نیز پہلی یاء کو کسرہ کے ساتھ بھی استعمال کرتے ہیں. کقولہ تعالیٰ: وجلت قلوبھم۔ (انفال)

(٦) مُمْنُوًّا: مَنَا یَمْنُو (ن) مَنْوًا بمعنی مبتلا کرنا، آزمانا، مقدر کرنا بھی آتا ہے۔

(٧) بِمُخْتَالٍ: اس کا مصدر اِخْتِیَالٌ ہے از افتعال بمعنی تکبر کرنا، اور فخر سے چلنا۔ یہ اسم فاعل ہے. قال تعالیٰ: ان اللہ لایحب کل مختال فخور۔ (لقمٰن)

(٨) مُحْتَالٌ: یہ اِحْتِیَالٌ مصدر سے صیغۂ اسم فاعل۔ بمعنی حیلہ کرنے والا، مکر وفریب دینے والا. محتال بمعنی بہت حیلہ کرنے والا از افتعال. حَالَ یَحُوْلُ (ن) حِیْلَۃً مَحَالاً بمعنی حیلہ کرنا۔

(٩) مُغْتَالٌ: یہ اِغْتِیَالٌ مصدر سے ہے از افتعال بمعنی خفیہ طور پر قتل کرنا، اچانک پوشیدہ طریقہ سے قتل کرڈالنا۔ غَالَ (ن) غَوْلاً خفیہ طریقہ سے قتل کرڈالنا، اور یہ "غَیْلَۃٌ" سے ماخوذ ہے۔ اور یہ اجوف واوی اور یائی دونوں طرح مستعمل ہے۔ یائی ہوتو بمعنی ہلاکت۔ اور صاحب صحاح نے اس کو (غ، و، ل) میں درج کیا ہے۔

☆......☆......☆

(٣) وَخَــوَّانٍ مِــنَ الْإِخْــوَا ن قَــالٍ لِــي لِإِقْلَالِــيْ

(٤) وَاِعْــمَــالٍ مِنَ الْــعُــمَّــا لِ فِـيْ تَـضْـلِيْـعِ اَعْـمَـالِـيْ

(٥) فَـكَـمْ اُصْـلٰـي بِـاَذْحَـالٍ وَاَمْــحَــالٍ وَتَــرْحَــالٍ

ترجمہ:۔ (٣) اور مبتلا کیا گیا میں خیانت کرنے والوں کے بھائیوں سے۔ جو بغض رکھنے والے ہیں میری غربت کی وجہ سے۔ (٤) اور مبتلا کیا گیا میں ایسی کوششیں کا کرنے والے حکام کے ساتھ۔ جو میری محنتوں کے ٹیڑھا کرنے کے فکر میں ہیں۔ (٥) پس کب تک (آگ میں جلایا جاؤں گا) داخل کیا جاؤں گا میں دشمنوں، فاقوں، اور کثرت سفر میں۔

(١) خَوَّانٌ: یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی بہت خیانت کرنے والا. خَانَ (ن) خَوْنًا وخِیَانَۃً بمعنی خیانت کرنا، وعدہ توڑنا۔ اور یہ عطف ہے "مختال" پر. قال تعالیٰ: لاتخونوا اماناتکم. (انفال) فخانتاھما۔ (تحریم)

(٢) الْإِخْوَانُ: یہ اخ کی جمع ہے بمعنی بھائی، ساتھی، دوست۔ اور اَخٌ کی جمع اِخْوَۃٌ، اُخْوَۃٌ، اِخْوَانٌ، اُخْوَانٌ، واَخُوْنٌ، واِخَاءٌ ہیں۔ وفی التنزیل: واخوانھم یمدونھم۔ (اعراف) اور الاخوۃُ اس اَخٌ کی جمع ہے جو نسبی بھائی کے معنی میں ہے اور اخ کو نسبت کیلئے آخوی واَخِيٌّ بولا جاتا ہے۔

(٣) قَالٍ: صیغۂ اسم فاعل ہے بمعنی دشمنی وبغض وعداوت رکھنے والا. کمافی الفرقان: انی لعملکم من القالین. (الشعراء) قَلَا یَقْلُوْ (ن) قِلَاءً، قِلَاءً. قَلَا یَقْلِيْ (ض) قَلْیًا. قَلِيَ (س) قِلًی قَلَاءً، مَقْلِیَۃً بمعنی مبغوض رکھنا۔ اور یہ قلی سے مشتق ہے جس کے معنی ہے شدت بغض کے ہیں۔ اور یہ (ن، ض، س) سے آتا ہے۔

(٤) لِإِقْلَالِیْ: یہ قلت سے ماخوذ ہے بمعنی کم ہونا، مفلس ہونا محتاج ہونا، اِقْلَالٌ بمعنی افلاس ہے از افعال بمعنی کم مال والا ہونا یا محتاج ہونا۔ مجرد (ض) سے مصدر قِلَّۃٌ ہے بمعنی کم ہونا۔ نیز تفعیل سے بمعنی کم کرنا بھی آتا ہے۔ کمافی القرآن: ویقللکم فی اعینھم

الخ۔(الانفال)

(۵)اِعْمَالٌ: (بکسر الھمزۃ) مصدر ہے افعال کا بمعنی کام کرنا، کوشش کرنا۔ مجرد (س) سے ہے اوراس کا عطف ہے خوّان پر۔

(۶)اَلْعُمَّالُ: جمع عامل از سمع کام کرنے والے۔

(۷)تَضْلِيْعٌ: یہ مصدر ہے از تفعیل بمعنی ٹیڑھا کرنا، موڑنا، جھکا دینا، بوجھل کرنا۔ مجرد ضَلِعَ (س) ضَلَعًا، ضَلْعًا بمعنی پیدائشی طور پر ٹیڑھا ہونا، اور پسلیوں تک پیٹ بھر جانے کے بھی آتے ہیں۔ ضَلْعًا (ن، ف) بمعنی مائل ہونا کرم سے ضَلَاعَةً بمعنی قوی ہو جانا۔

(۸)اَعْمَالٌ: (بفتح الھمزۃ) یہ جمع ہے عمل کی بمعنی کام، مر تحقیقہ۔

ل۔ کم کی دو قسمیں ہیں۔(۱) استفہامیہ اس کا ممیّز منصوب ہوتا ہے۔ جیسے کم درھما لك. اوردوسرا کم خبریہ ہے جو کثیر کے معنی میں ہے اس کا ممیّز مجرور ہوتا ہے۔ جیسے کم عبدٍ اور عبید ملکت۔ یہاں پر کم استفہامیہ مبالغۃً تکثیر کے لئے ہے ای کم مرۃ اُصْلٰی.

(۹)اُصْلٰی: (ازس) صیغہ مضارع واحد متکلم کا ہے۔ بمعنی آگ میں جلایا جاتا ہوں میں. صَلٰی یَصْلِی (ض) صَلْیًا بمعنی بھوننا، آگ میں ڈالنا. وفی التنزیل: یصلونھا یوم الدین ۔(الانفطار) صَلِیَ یَصْلٰی (س) صِلًی، صِلِیًّا، صُلِیًّا. بمعنی آگ میں داخل ہونا یا جلنا۔ اور یہاں پر (س) سے معروف ہے اور افعال سے معروف ومجہول دونوں ہو سکتے ہیں۔ قال تعالٰی: فسوف نصلیه نارا۔(النساء)

(۱۰)بِاَذْحَالٍ: یہ جمع ہے ذَحْلٌ کی بمعنی کینہ، عداوت، گناہ اور جنایت کی مکافات طلب کرنا۔ اسکی جمع ذُحُوْلٌ بھی آتی ہے۔ از فتح۔

(۱۱)اَمْحَالٌ و مُحُوْلٌ: یہ جمع ہے مَحْلٌ کی بمعنی قحط سالی، مکر، فریب، دھوکہ، شیخی۔ مَحِلَ یَمْحَلُ (س، ف) مَحْلًا و مُحُوْلًا مصدر اور کرم سے مَحَالَۃً مصدر ہے بمعنی بارش نہ ہونیکی وجہ سے سوکھا پڑا ہونا یا زمین کا قحط زدہ ہونا۔ قال تعالٰی: وھو شدید المحال ۔(الرعد)

(۱۲)تَرْحَالٌ: یہاں (بفتح التاء) ہے۔ تاء مبالغہ کیلئے ہے اور یہ رَحْلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کثرت سفر۔ از (ف) اور باب تفعل ترحُّل آتا ہے، کماقال الشاعر: اذف الترحل غیران رکابنا. الخ.

☆......☆......☆

(۶) وَكَمْ اَخْطِرُ فِيْ بَالٍ	وَلَا اَخْطُرُ فِيْ بَالِ
(۷) فَلَيْتَ الدَّهْرُ لَمَّاجَا	رَاَطْفَالِيْ اَطْفَالِيْ
(۸) فَلَوْلَا اَنَّ اَشْبَالِيْ	اَغْلَالِيْ وَاَعْلَالِيْ
(۹) لَمَاجَهَزْتُ آمَالِيْ	اِلٰى اٰلٍ وَلَاوَالِيْ

ترجمہ:۔(۶) اور کب تک میں چلتا رہوں میں پرانے کپڑے میں (کب تک بسر کروں) اور نہ گذروں گا میں کسی کے دل میں (کسی

کے دل میں میرا خیال پیدا نہ ہوگا)۔(۷)پس کاش کہ زمانہ نے جب مجھ پر ظلم ڈھایا ہے تو میرے بچوں کو مار ڈالا ہوتا۔(۸) پس اگر نہ ہوتے میرے بچے میرے لئے طوق (قید) اور چھڑیاں۔(۹) تو کبھی سامان نہ لے جاتا میں اپنی امیدوں کا کسی رشتہ دار (عزیز و اقارب) اور نہ کسی حاکم کے پاس۔(یعنی میں کبھی بھی اپنی آرزوؤں کو کسی عزیز و اقارب اور حاکم کے سامنے نہ لے جاتا)۔

(۱) اَخْطِرُ: (اول) یہ (ض) سے آتا ہے مصادر خَطْرًا، خَطِیْرًا، خَطْرَانًا. بمعنی چلنا، ناز سے چلنا، حرکت کرنا۔ اور اَخْطِرُ (ثانی) خَطَرَ (ن) خَطْرًا، خُطُوْرًا بمعنی خطرہ گذرنا، بھولنے کے بعد یاد آنا۔

(۲) بَالٍ: اسم فاعل ہے اس کی صفت محذوف ہے ای فی ثَوْبٍ بَالٍ۔ اور یہ حال ہے اخطر کی ضمیر سے۔ بمعنی پرانا و بوسیدہ کپڑا۔ بَلِیَ (س) بَلِیً و بَلَاءً بمعنی پرانا ہونا۔ (ن) بَلْوًا و بَلَاءً بمعنی آزمائش کرنا۔ کما قال اللہ تعالیٰ: و اذابتلی ابراھیم الخ۔ (بقرہ) اور بَالٍ (ثانی) بمعنی قلب، دل۔ یہ اسم جامد ہے اور اس کے معنی حال اور شان کے بھی آتے ہیں۔

(۳) لَیْتَ: حرف تمنی ہے۔ اور فلیت الدھر. یہ جواب لَمَّا ہے۔

(۴) جَارَ: یَجُوْرُ (ن) جَوْرًا بمعنی ظلم کرنا، اور منحرف ہونا۔ یہاں اول مراد ہے۔ مر تحقیقہ۔

(۵) اَطْفَأَلِیْ: اوری ضمیر متکلم ہے۔ یہ ''اِطْفَاءٌ'' مصدر سے ماخوذ ہے از افعال۔ بمعنی بجھانا۔ یہ صیغۂ ماضی ہے۔ اس کا مجرد (ف) سے ہے بمعنی بجھانا۔ (س) سے بھی آتا ہے اور ''اطفاء'' سے یہاں پر مراد ''فناء کردینا'' ہے۔

(۶) اَطْفَالِیْ: یہ طِفْلٌ کی جمع ہے بمعنی بچہ لڑکا۔ اس میں یاء متکلم کی ہے از (ن) طُفُوْلًا بمعنی طفولیت میں داخل ہونا۔ اور جار کا مفعول بہ ہے. قال تعالیٰ: ثم یخرجکم طفلا۔ (المؤمن)

(۷) اَشْبَالِیْ: یہ جمع ہے شِبْلٌ بمعنی شیر کا بچہ. شَبَلَ (ن) شَبْلًا، شُبُوْلًا بمعنی ناز و نعمت میں پرورش پانا۔ اور ہاتھی کے بچہ کو ''وغضل'' اور اونٹنی کے بچہ کو ''جوار'' گھوڑے کے بچہ کو ''مھر'' گدھے کے بچے کو ''جحش'' گائے کے بچہ کو ''عجل''، بکری کے بچہ کو ''جدی'' ہرن کے بچہ کو ''خشن''، خنزیر کے بچہ کو ''خنوض''، لومڑی کے بچہ کو ''ھجرس''، کتے کہ بچہ کو ''جرو''، چوہے کے ''وبوص''، گوہ کے بچہ کو ''حسل'' بندر کے بچہ کو ''قشۃ''، خرگوش کے بچہ کو ''خرنق''، سانپ کے بچہ کو ''حربش'' کہتے ہیں۔ (فقہ اللغہ)

(۸) اَغْلَالٌ: یہ غِلٌّ کی جمع ہے بمعنی طوق، جو لوہے کا ہو اس کی جمع غُلُوْلٌ بھی آتی ہے۔ جو ہاتھ یا گردن میں باندھا جاتا ہے غَلَّ یَغُلُّ (ن) غَلًّا بمعنی طوق پہننا. قال تعالیٰ: اناجعلنافی اعناقھم اغلالا۔ (یٰسٓ) غلالۃ غلالۃ وہ شعار یعنی میلخوری جو کرتا یا زرہ کے نیچے پہنتے ہیں۔ جمع غَلَائِلُ اور (ض) سے غِلًّا بمعنی کینہ ور ہونا۔ غَلَّۃٌ اناج جمع غِلَالٌ.

(۹) اَغْلَالٌ: یہ غَلٌ کی جمع ہے بمعنی چچڑی، کلنی یعنی جو جانور کے ساتھ چپک جاتی ہے و الجمع عِلَالٌ.

(۱۰) جَھَّزْتُ: یہ تَجْھِیْزٌ مصدر ہے از تفعیل بمعنی سامان تیار کردینا۔ و منہ تجھیز المیت مجرد (ف) سے ہے بمعنی سامان اور یہ جوابِ ''لولا'' ہے جھاز (بفتح الجیم) بمعنی سامان، لغت ضعیفہ (بکسر الجیم) بھی کہی جاتی ہے۔ و الجمع اجھزۃ و اجھزات.

(۱۱) آمَالِیْ: یہ ''امل'' کی جمع ہے بمعنی امید۔

کے مصادر ہیں۔اوراس کی صفت کے صیغے ''تائق وتوّاق'' آتے ہیں۔

(۹)مُلْحِمُهَا: یہ اِلْحَامٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی بننا، یہاں مراد ''اشعار وغیرہ نظم کرنا'' ہے۔ مجرد (ف) سے ہے۔

(۱۰)رَاقِمٌ: صیغۂ اسم فاعل از (ن) بمعنی نقش کرنے والا، لکھنے والا ۔رَقْمًا مصدر ہے بمعنی نقطے اور حرکات وغیرہ لگانا۔

(۱۱)عَلَمُهَا: عَلَمٌ کی جمع اَعْلَامٌ آتی ہے بمعنی بڑا پہاڑ۔قوله تعالیٰ: وله الجوار المنشئت فی البحر کالاعلام. (الرحمن) بڑا عالم، پہاڑ کی چوٹی، پھول کپڑے کا نقشہ۔

☆......☆......☆

فَنَاجَانِی الْفِكْرُ بِاَنَّ الْوُصْلَةَ اِلَيْهِ الْعَجُوْزُ، وَاَفْتَانِی بِاَنَّ حُلْوَانَ الْمُعَرِّفِ يَجُوْزُ، فَرَصَدْتُهَا وَهِیَ تَسْتَقْرِئُ الصُّفُوْفَ صَفًّا صَفًّا، وَتَسْتَوْكِفُ الْاَكُفَّ كَفًّا كَفًّا.

ترجمہ:۔پس سرگوشی کی ہے میری فکر نے بے شک کی اس کی طرف پہنچنے کا وسیلہ یہ بڑھیا ہی ہے۔اور فتویٰ دیا مجھ کو (مجھے معلوم ہوا) بیشک کہ بتانے والے کی اجرت جائز ہے (بتانے والے کو اجرت دینا جائز ہے) پس انتظار کیا میں نے اس کا اس حال میں کہ وہ تلاش کر رہی تھی صفوں کو ایک صف کے بعد دوسری صف کو۔اور طلب کر رہی تھی ہاتھوں کو (ہاتھوں سے بخشش مانگ رہی تھی) ایک ایک ہاتھ کر کے (ایک ہاتھ کے بعد دوسرا ہاتھ)۔

(۱)فَنَاجَانِیْ: اس کا مصدر مناجات ہے از مفاعلہ بمعنی آہستہ سے بات کہنا سرگوشی کرنا۔

(۲)اَلْوُصْلَةُ: وسیلةای مایتوصل به الی الشیء یعنی جو چیز پہنچنے کا ذریعہ ہو اس لئے اس کا ترجمہ لفظ وسیلہ سے کر دیا جاتا ہے۔والجمع وُصَلٌ.

(۳)اَلْعَجُوْزُ: بمعنی بڑھیا اس کی جمع عُجُزٌ وعَجَائِزُ آتی ہیں. قدمر تحقیقه.

(۴)اَفْتَانِیْ: یہ فتویٰ سے ماخوذ ہے، شریعت کے حکم کو کہتے ہیں اور یہ ''فتی'' سے مشتق ہے جسکے معنی ہے قوی نوجوان اسلئے کہ مفتی بھی اپنے قوی دلائل سے مسائل کے شبہ کو دور کرتا ہے فتاوی کی جمع ''فُتْيَا'' ہے اور افتانی کے معنی ہیں فتویٰ دیا مجھے،افتایفتی افتاء از افعال، مجرد (ن) سے ہے بمعنی سخاوت وجوانمردی میں غالب ہونا اور (س) سے بھی بمعنی جوان ہونا۔

(۵)حُلْوَانٌ: یہ حَلَاوَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مٹھائی، اجیر، مزدوری (ن) سے بمعنی دینا، عطاء کرنا یا ایسی مٹھائی (اجرت) جو عرب میں کاہن کو کہانت کے وقت دیتے تھے اور یہ اب مطلق مزدوری کے معنی میں مستعمل ہے۔اور یہ اس حدیث کی طرف اشارہ ہے۔نهى رسول الله (ﷺ) عَنْ حُلْوَانِ الْكَاهِنِ. جسکے معنی مٹھائی کے ہیں، یعنی نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے کاہن کی مٹھائی سے منع فرمایا ہے۔

(۶)اَلْمُعَرِّفُ: از تفعیل، مصدر تعریف ہے، بمعنی پہچان کرانیوالا۔یہاں سے مراد کاہن (نجومی) اور ''رہبر'' ہے۔

(۷)فَرَصَدْتُهَا: یہ ''رَصَدٌ'' مصدر سے ہے بمعنی انتظار کرنا۔(ن) رَصَدًا۔گھات میں بیٹھنا، تاک میں بیٹھنا. والجمع رُصَّدٌ ورُصَدٌ.قال تعالیٰ: يسلك من بين يديه ومن خلفه رصدا ۔(الجن)

(۸) تَسْتَقْرِیْ: یہ اِسْتِقْرَاءٌ مصدر سے بمعنی تلاش کرنا، تتبع کرنا، ڈھونڈنا۔ از استفعال۔ مجرد (ض) سے قری قریا وقریا.
(۹) اَلصُّفُوْفُ: یہ صف کی جمع ہے بمعنی قطاریں، صَفَّ (ن) صَفًّا صَفًّا مصدر ہے بمعنی ہر چیز کا درست ہونا۔ لمبائی میں مرتب طور سے منظّم کرنا۔ صف بندی کرنا۔ في الحديث: سوّوا صُفُوْفَكم اوليخالفن اللهبين قلوبكم.
(۱۰) تَسْتَوْكِفُ: اس کا مصدر اِسْتِيْكَافٌ ہے۔ از استفعال بمعنی بارش طلب کرنا۔ موسلا دھار بارش۔ مجرد (ض) سے ہے ٹپکنا و بہنا۔
(۱۱) الاَكُفُّ: یہ كَفٌّ کی جمع ہے بمعنی ہتھیلی كُفُوْفٌ بھی جمع واِكْفَافٌ بھی ہے۔ كَفَّ (ن) كَفًّا مصدر بمعنی روکنا۔

☆......☆......☆

وَمَاإِنْ يَنْجَحُ لَهَاعَنَاءٌ، وَلَايَرْشَحُ عَلَى يَدِهَاإِنَاءٌ، فَلَمَّاأَكْدَى اِسْتِعْطَافُهَا، وَكَدَّهَامَطَافُهَا، عَاذَتْ بِالْاِسْتِرْجَاعِ.

ترجمہ:۔ اور نہیں کامیابی حاصل کی اس کی مشقت نے (لیکن ان کی مشقت کامیاب نہیں ہورہی تھی) اور نہ ٹپکتا تھا اس کے ہاتھ پر کوئی برتن۔ پس جب کہ بے فائدہ ثابت ہوا اس کا مہربانی چاہنا۔ مشقت میں ڈال دیا اس بڑھیا کو اس کے پھرنے نے (وہ چلنے سے تھکاوٹ اور تھکن محسوس کرنے لگی) پناہ پکڑی اس نے "انالله وانااليه راجعون" کے ساتھ (انالله الخ پڑھ کر واپس لوٹی)۔

(۱) يَنْجَحُ: اس کے مصادر نَجْحٌ ونِجَاحٌ آتے ہیں بمعنی کامیاب ہونا۔ از (ف) کامیاب وحاجت کا پورا ہونا "ماان" میں ما، نافیہ اور "ان" زائدہ ہے جو تاکید کیلئے ہے۔
(۲) عَنَاءٌ: بمعنی تھکن، مشقت اور تکلیف. عَنِيَ يَعْنٰى (س) عَنَاءً بمعنی تھکنا، درماندہ ہونا۔ اور عَنٰى يَعْنِيْ (ض) عَنْيًا۔ مراد لینا، قصد کرنا، ارادہ کرنا۔ عنايَعْنُوْ (ن) عَنْوًا بمعنی زبردستی لینا۔
(۳) يَرْشَحُ: از (ف) بمعنی ٹپکنا۔ مصادر رَشْحًا، ورَشْحَانًا ہیں بمعنی پسینہ کا ٹپکنا۔ يقال رشح رشحااى ندى بالعرق.
(۴) يَدٌ: بمعنی ہاتھ، ہتھیلی یہ کلمہ مؤنث ہے اس کا لام کلمہ محذوف ہے اصل میں یدی تھا۔ اس کا تثنیہ یدان ہے اس کی جمع اَيْدِيْ، يُدِيٌّ اور جمع الجمع اَيَادِيْ۔ لیکن اس کا اکثر استعمال نعمت کے معنی میں ہوتا ہے اور الایدی کی جمع الاَيْدِيْنَ بھی آتی ہے۔ اليد بمعنی نعمت واحسان والجمع يُدِيٌّ ويُدِيٌّ واِيْدِ. واليَدُ بمعنی جاہ اور مرتبہ اور قدرت وطاقت کے معنی میں بھی آتا ہے اور بھی معنی اسکے آتے ہیں۔
(۵) اِنَاءٌ: بمعنی برتن۔ والجمع آنِيَةٌ جمع الجمع اَوَانٍ، مرتحقیقہ۔
(۶) اَكْدٰى: از افعال مصدر اِكْدَاءٌ ہے بمعنی روک دینا، منقطع ہوجانا، محروم ہونا۔ یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ "كُدْيَةٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی وہ پتھر جو کنواں کھودنے کے وقت نکلے اس کی وجہ سے کھودنا بند ہوجائے۔ مجرد (ن) سے. كَدَايَكْدُوْ كَدْوًا. کاٹنا، روکنا۔ كَدَايَكْدِيْ (ض) كَدْيًا بمعنی روکنا۔
(۷) اِسْتِعْطَافُهَا: اس کا مصدر اِسْتِعْطَافٌ ہے از استفعال۔ بمعنی مہربانی چاہنا۔ اور یہ عَطْفٌ وعُطُوْفٌ سے ماخوذ ہے افعال سے اِعْطَافٌ ہے بمعنی مائل کرنا۔ اور مجرد (ض) سے بمعنی مائل ہونا۔

(۷)مُصَافِ: از مفاعلۃ۔اس کا مصدر مُصَافَاتٌ ہے بمعنی خالص دوستی، یا خالص معاملہ کرنا۔

(۸)مَعِیْنٌ: (بفتح المیم) بروزن فعیل بمعنی ماء جاری، چشمہ۔از (ف) بہتا ہوا چشمہ یا بہنا۔مادہ (م،ع،ن)۔ قال تعالیٰ: فمن یأتیکم بماءٍ معینٍ۔(الملک)

(۹)مُعِیْنٌ: یہ باب افعال سے ہے مصدر "اِعَانَۃٌ" ہے بمعنی مدد کرنیوالا۔یہ عَوْنٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مدد والجمع اَعْوَانٌ۔یہاں مراد سخی ہے۔

(۱۰)اَلْمَسَاوِیْ: یہ سُوْءٌ سے ماخوذ ہے۔خلاف قیاس جمع ہے بمعنی برائی جیسے حسن سے محاسن ہے اور یہ جمع ہے مَسَأَۃٌ کی بمعنی القبیح من القول او الفعل.سَاءَ یَسُوْءُ(ن) سَوَاءً بمعنی برا ہونا۔

(۱۱)بَدَا: از (ن) بمعنی ظاہر ہونا وشروع کرنا۔ومنہ ابتداء از افتعال شروع کرنا وہونا۔

(۱۲)اَلتَّسَاوِیْ: یہ تفاعل کا مصدر ہے بمعنی برابر ہونا۔سَوِیَ(س) سِوًی بمعنی سیدھا۔

(۱۳)أَمِیْنٌ: یہ امانت سے ماخوذ ہے والجمع اُمَنَاءُ ہے امانتدار ہونا۔از کرم ای ضد الخیانۃ۔آمین ہونا۔اَمْنًا(ض) بمعنی بھروسہ کرنا، اعتماد کرنا، اور افتعال سے ائتمان، امانت رکھنا. کمافی الحدیث: المستشار مؤتمن.

(۱۴)ثَمِیْنٌ: کرم سے بمعنی بیش قیمت ہونا. ثَمَانَۃٌ مصدر ہے۔باب مفاعلہ سے بھی استعمال ہے۔یہ ثَمَنٌ سے ماخوذ ہے بمعنی بیش قیمت ہونا۔ور بڑھیا چیز، وہ کلام جو اعلیٰ درجہ کا ہو. والجمع اَثْمُنٌ، اَثْمَانٌ، اَثْمِنَۃٌ.

☆......☆......☆

ثُمَّ قَالَ لَهَا: مَنِّي النَّفْسَ وَعِدِيْهَا، وَاجْمَعِي الرِّقَاعَ وَعُدِّيْهَا؛ فَقَالَتْ: لَقَدْ عَدَدْتُّهَا، لَمَّا اسْتَعَدْتُّهَا، فَوَجَدْتُّ يَدَالضِّيَاعِ، قَدْغَالَتْ اِحْدَى الرِّقَاعِ، فَقَالَ: تَعْسًا لَكِ يَالَكَاعِ!.

ترجمہ:۔پھر کہا اس بڈھے نے (اس عورت سے) امیدوار بنا تو اپنے نفس کو اور وعدہ کر تو اس سے (نفس سے) اور جمع کر تو پرچوں کو اور شمار کر تو ان پرچوں کو۔پس بوڑھیا نے جوابدیا بے شک گنا میں نے ان پرچوں کو جس وقت واپس لیا تھا میں نے ان پرچوں کو۔پس پایا میں نے ضائع کرنے کے ہاتھ کو تحقیق کہ کھودیا ہے اس ہاتھ نے ایک پرچہ۔(ان پرچوں میں سے ایک پرچہ کو) پس کہا اس بوڑھے نے ہلاکت ہو تیرے لئے (خدا تجھے غارت کرے) اے بدبخت یا اے کمینہ۔

(۱)مَنِّیْ: یہ صیغہ امر ہے از تفعیل۔مصدر "تَمْنِیَۃٌ" ہے بمعنی آرزو دلانا، امیدوار بنانا۔مجرد (ض) سے ہے۔قال تعالیٰ: القی الشیطان فی اُمْنِیَتِهٖ۔(الحج)

(۲)اَلنَّفْسُ: بمعنی روح، خون، بدن (بفتح الفاء) نَفَس بمعنی سانس۔والجمع نُفُوْسٌ، اَنْفَاسٌ، اَنْفُسٌ. نفس سے اگر روح مراد ہو تو یہ مؤنث ہے، اگر شخص مراد ہے تو یہ مذکر ہے۔

(۳)عِدِیْهَا: عِدِ صیغۂ امر معروف ہے۔مادہ عَدَدٌ ہے۔وَعْدٌ وعِدَۃٌ، مَوْعِدَۃٌ مصدر ہیں از ضرب مثال واوی ہے، مر تحقیقہ۔

(۴) اَجْمِعِیْ: یہ صیغہ امر حاضر ہے۔از افعال مصدر اجماع ہے، اتفاق کرنا وبمعنی جمع کرنا، اکٹھا کرنا۔ مجرد فتح سے آتا ہے۔

(۵) اَلرِّقَاعُ: یہ جمع ہے "رُقْعَةٌ" کی بمعنی پرچہ، کاغذ کا ٹکڑا، پرزۂ تحریر۔از (ف)۔مر تحقیقہ

(۶) عُدِّیْهَا: عُدِّی صیغہ امر واحد مؤنث حاضر۔عَدَّ یَعُدُّ (ن) عَدًّا. مادہ عَدَدٌ ہے۔بمعنی شمار کرنا، گننا. قال تعالیٰ: وان تعدوا نعمة الله لاتحصوها۔(ابراھیم)

(۷) فَقَالَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف قَوْلٌ مصدر سے از (ن) بمعنی کہنا۔ واز ضرب قیلولہ کرنا۔مر تحقیقہ

(۸) اِسْتَعَدْتُهَا: یہ استفعال سے ہے صیغہ واحد متکلم بمعنی لوٹانا، واپس لینا۔ مجرد (ن) سے ہے عَوْدٌ مصدر ہے۔

(۹) اَلضَّیَاعُ: یہ مصدر ہے مفاعلہ کا (بکسر الضاد و بفتحها) مصدر ہے (ض) کا بمعنی ہلاک ہونا، گم ہونا، ضائع کرنا۔ضَاعَ یَضِیْعُ (ض) ضَیْعًا، ضِیْعَةً، ضِیَاعًا بمعنی ہلاک ہونا، برباد ہونا گم ہونا، ناکارہ ومہمل ہونا اور افعال وتفعیل سے بھی مستعمل ہے۔قال تعالیٰ: وما کان الله لیضیع ایمانکم۔(البقرہ)

(۱۰) غَالَتْ: یہ غَوْلٌ مصدر سے بمعنی ہلاک کرنا، گم کرنا۔از (ن)۔

(۱۱) تَعْسًا لَكِ: مصدر ہے از (ف، وس) بمعنی ہلاک ہونا۔یا بمعنی پھسلنا اور منہ کے بل گرنا۔اور اس کی صفت کے تین صیغے آتے ہیں: (ا) تعیس (ب) تعس (ج) ماعس.

(۱۲) لَكَاعِ: یہ مبنی علی الکسر ہے بمعنی بدبخت، لئیم۔صرف ندا کے موقع پر استعمال کیا جاتا ہے۔ بمعنی لئیم بخت ہونا. لَكِعَ یَلْكَعُ (س) لَكَعًا لَكَاعَةً بمعنی لئیم ہونا، احمق ہونا۔یقال لکع علیه الوسخ یعنی اس پر میل جم گیا. یقال للرجل یالکع وللمرأة لکاع اور یہ دونوں صرف ندا کے وقت استعمال ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

اَنُحْرَمُ وَیْحَكِ الْقَنَصَ وَالْحِبَالَةَ، وَالْقَبَسَ وَالذُّبَالَةَ؛ اِنَّهَا لَضِغْثٌ عَلٰی اِبَّالَةَ. فَانْصَاعَتْ تَقْتَصُّ مَدْرَجَهَا.

ترجمہ:۔کیا ہم محروم کئے جائینگے؟ افسوس ہے (تیری حالت پر) تو شکار۔اور جال اور چراغ اور بتی (یعنی میں تو ان سب چیزوں سے ہم محروم ہوجائینگے؟) تحقیق کہ یہ تنکوں کا بوجھ ہے لکڑیوں کے بوجھ پر (لکڑیوں گٹھڑ پر گھاس کا بوجھ ہے گویا لات پر گھونسا ہوگیا ہے) یا اگر بوجھ ناقابل برداشت ہو تو تنکوں کا بوجھ بھی زیادہ ہوا کرتا ہے) پس جلدی سے لوٹی (بڑھیا) اس حال میں ڈھونڈتی تھی اپنے راستہ کو۔

(۱) اَنُحْرَمُ: ہمزہ استفہام کیلئے ہے برائے استفہام انکاری. حَرَمَ یَحْرِمُ (ض) بمعنی محروم کرنا۔اور (س) سے بھی آتا ہے۔

(۲) وَیْحَكِ: یہ کلمہ ترحم ہے یہ کبھی مدح اور تعجب کے موقع پر آتا ہے کبھی تحسر کیلئے بھی آتا ہے بمعنی ویل یعنی افسوس اور خرابی کے ہیں اور اظہار افسوس وترحم کے موقع پر بولتے ہیں۔لیکن صاحب ترمذیؒ نے دونوں کو (ویل، ویح) کو ایک معنی میں شمار کیا ہے. کما فی الحدیث: ویح یاعمار تقتلك الفئة الباغية.

(۳) اَلْقَنَصُ: (محرکة) بمعنی شکار کرنا، مصدر از (س) والجمع اَقْنَاصٌ. اور "اَلْقَنَصَ" یہ مفعول واقع ہوا ہے نُحْرَمُ فعل کا۔

(بحرکات ثلثه) و تِمَامَةً (بالکسر و الفتح) مصادر ہیں بمعنی کامل الاجزاء ہونا۔

☆......☆......☆

وَالْاَبْلَجِ الْهِمِّ، وَقَالَتْ: دَعْ جِدَالَكَ، وَسَلْ عَمَّا بَدَالَكَ، فَاسْتَطْلَعْتُهَا طِلْعَ الشَّيْخِ وَبَلْدَتِهٖ، وَالشِّعْرِ وَنَاسِجِ بُرْدَتِهٖ.

ترجمہ:۔اور کشادہ پیشانی والے بہت بوڑھے کی طرف (درہم) اور اس بڑھیا نے کہا چھوڑ و تم اپنے جھگڑے کو اور پوچھو جس بات کو چاہو (جو بات چاہو پوچھ لو) پس خبر پوچھی میں نے اس سے شیخ کی (خبر) اور اس کے شہر اور اشعار کے کہنے والے کے بارے میں (چادر بنانے والے)۔

(۱) اَلْاَبْلَجُ: صیغۂ صفت ہے بمعنی کشادہ پیشانی والا۔ یا وہ شخص جس کی بھنویں (حاجبین) جدا جدا ہوں۔ بَلَجَ (ن) بُلُوْجًا بمعنی روشن ہونا، چمکنا۔ بَلِجَ (س) بَلَجًا. بمعنی بلج الصدر انشراح صدر ہونا۔

(۲) اَلْهِمُّ: (بکسر الهاء) بمعنی بوڑھا، شیخ فانی۔ والجمع اَهْمَامٌ۔ از (ض) هَمًّا، وهُمُوْمَةً بمعنی بہت بوڑھا ہونا (بڈھا، کھوسٹ) هَمَّ يَهُمُّ (ن) هَمًّا بمعنی غمگین کرنا یا فتنہ میں ڈالنا۔ يُقَالُ شَيْخٌ هِمٌّ وعَجُوْزٌ هِمَّةٌ. اور یہاں کنایہ ہے درہم قدیم سے۔

(۳) دَعْ: صیغۂ امر حاضر معروف ہے۔ وَدْعٌ مصدر سے از (ف) بمعنی چھوڑنا۔ اس کا ماضی اور اسم فاعل استعمال نہیں ہوتا. قال تعالیٰ: ماودعك ربك وماقلٰى ۔ (الضحیٰ)

(۴) جِدَالٌ: یہ باب مفاعلہ کا مصدر ہے بمعنی لڑائی جھگڑا کرنا۔ مجرد (ن ض) سے ہے جَدْلًا بمعنی رسی کو بٹنا (س) جَدَلًا بمعنی سخت جھگڑا کرنا. قَالَ تَعَالٰى: ولاجدال في الحج. (البقرہ)

(۵) سَلْ: صیغۂ امر حاضر معروف ہے از (ف) سُؤَالٌ مصدر سے ہے بمعنی سوال کرنا۔

(۶) فَاسْتَطْلَعْتُهَا: یہ اِسْتِطْلَاعٌ مصدر سے از استفعال بمعنی خبر پوچھنا۔ مجرد (ن) سے ہے بمعنی مطلع ہونا، واقف ہونا۔

(۷) طِلْعٌ: یہ اسم ہے اطلاع کا۔ يقال اِطَّلَعَ طِلْعَ الْعَدُوِّ. یعنی وہ شخص دشمن کی حقیقت حال جان گیا۔ اور طُلْعٌ شگوفہ کے معنی میں بھی آتا ہے۔

(۸) بَلْدَتِهٖ: بمعنی ہر جگہ آباد و غیر آباد کو کہتے ہیں اور بَلْدَةٌ و بَلَدٌ دونوں کی جمع بِلَادٌ و بُلْدَانٌ آتی ہیں اور اس کے معنی شہر (وملک) کے بھی آتے ہیں۔ از (ن) قیام کرنا، شہر میں آنا۔

(۹) نَاسِجٌ: صیغہ اسم فاعل، نَسْجٌ مصدر سے بمعنی بُننا از (ن ض) یہاں ''نظم کرنا و پرونا'' مراد ہے۔

(۱۰) بُرْدَتِهٖ: (بضم الباء) بمعنی دھاری دار کپڑا، سیاہ صوف کی چادر یا صرف چادر۔ والجمع بُرَدٌ۔ اور بُرْدٌ بمعنی مخطط کپڑا۔ والجمع بُرُوْدٌ، بُرَادٌ و اَبْرُدٌ.

☆......☆......☆

فَقَالَتْ: اِنَّ الشَّیْخَ مِنْ اَهْلِ سَرُوْجَ، وَهُوَالَّذِیْ وَشَّی الشِّعْرَ الْمَنْسُوْجَ، ثُمَّ خَطِفَتِ الدِّرْهَمَ خَطْفَةَ الْبَاشِقِ، وَمَرَقَتْ مُرُوْقَ السَّهْمِ الرَّاشِقِ.

ترجمہ:۔پس کہا اس نے بیشک یہ بڈھا اہل سروج میں سے ہے (یہ بزرگ سروج کے رہنے والے ہیں) اور یہ وہ شخص ہے کہ جس نے مزین کیا ہے بُنے ہوئے شعر کو (کاغذ پر لکھا ہوا) پھر اچک لیا اس نے درہم کو مانند اچک لینے باز کے (جلدی سے درہم لے لیا) اور نکل گئی مانند نکلنے سیدھے تیر کے (جلدی نکل گئی)۔

(۱) وَشّٰی: از تفعیل مصدر تَوْشِیَةٌ۔ مجرد (ض) سے بمعنی منقش ومزین کرنا۔

(۲) اَلْمَنْسُوْجُ: صیغہ اسم مفعول نَسْجٌ مصدر سے ہے بمعنی بُنا. یقال نَسَجَ الثَّوْبُ. از (ن،ض) یہاں بمعنی منظوم ہے۔

(۳) خَطِفَتْ: از (ض) بمعنی اچکنا، جلدی سے لینا۔ مصدر خَطْفَةٌ ہے۔ سمع سے خَطْفًا مصدر ہے اور (ض) سے خَطْفَانًا مصدر ہیں بمعنی جلدی جلدی چلنا۔

(۴) اَلْبَاشِقُ: اس کی جمع بَوَاشِقُ ہے. یہ باشہ کا معرب ہے، یہ ایک قسم کا جانور ہے باز کی قسم میں سے یا یہ معرب ہے باز ہی کا۔ یا ایک چھوٹے باز کے برابر شکاری جانور (س،ض) بمعنی لکڑی یا لاٹھی سے مارنا۔

(۵) مَرَقَتْ: مَرَقَ (ن) مُرُوْقًا بمعنی نکلنا، گذرنا۔ ومنه یمرق من الدین کمایمرق السهم من الرمیة.(مسلم)

(۶) اَلسَّهْمُ: بمعنی تیر۔ والجمع سِهَامٌ، اَسْهَامٌ، اَسْهُمٌ۔ یا قرعہ اندازی کا تیر از (ن) اور (ف،ک) سے مصدر سُهُوْمًا، سُهُوْمَةً بمعنی تیراندازی میں غالب آنا۔ اَلسُّهمُ (بالضم) بمعنی آفتاب کی کرنیں، حرارت غالبہ. قال تعالٰی: فساهم فکان من المدحضین۔ (الصفت)

(۷) اَلرَّاشِقُ: صیغہ اسم فاعل از (ن) بمعنی پھینکنے والا۔ یقال: رَشَقَ بِالسَّهْمِ بمعنی تیر پھینکنا۔ یقال رشقه بلسانه بمعنی طعن وتشنیع کرنا. یقال: اِیَّاكَ وَرَشَقَاتَ اللِّسَانِ.

☆......☆......☆

فَخَالَجَ قَلْبِیْ اَنَّ اَبَازَیْدٍهُوَالْمُشَارُاِلَیْهِ، وَتَاَجَّجَ کَرْبِیْ لِمُصَابِهِ بِنَاظِرَیْهِ، وَاٰثَرْتُ اَنْ اُفَاجِیَهٗ وَاُنَاجِیَهٗ.

ترجمہ:۔پس خیال آیا میرے دل میں بیشک وہ ابوزید ہے کہ جس کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔ اور بھڑک اٹھی میری مشقت بسبب مصیبت زدہ ہونے اس کی دونوں آنکھوں کے (مجھے سخت غم ہوا) اور ترجیح دی میں نے اس بات کو کہ اچانک پہنچوں اس کے پاس اور اس سے سرگوشی کروں۔

(۱) خَالَجَ: ماضی کا صیغہ ہے از مفاعلہ مصدر خِلَاجٌ بمعنی دل میں کھٹکنا اور خیال ہونا، اور یا کسی فکر کو اپنی طرف متوجہ کرنا۔ اسی سے خلجان آتا ہے مجرد (ض،ن) سے ہے خَلَجَ خَلْجًا بمعنی کھینچنا، آنکھ سے اشارہ کرنا۔ افتعال سے اِخْتَلَجَ بمعنی خیال آنا. اختلج الْقَلْبَ۔ دل میں خیال یا اختلاج قلب ہونا۔ تفعل سے تَخَلَّجَ بمعنی مضطرب ہونا۔

(۵)فَسَدِکْتُ: اس میں فاء عطف کیلئے ہے" سَدِکْتُ" صیغہ واحد متکلم از(س)سَدَکٌ کا مصدر ہے بمعنی لازم پکڑنا، دوست رکھنا۔

(۶)بِمَکَانِیْ: بمعنی جگہ والجمع اَمَاکِنُ، اَمْکِنَۃٌ، اَمْکُنٌ ہیں، کمافی القراٰن: ورفعناہ مکاناعلیا۔(مریم)

(۷)شَخْصَہٗ:شَخْصٌ بمعنی انسان کا جسم، مجسمہ یا کوئی اور شئے جو دور سے نظر آئے والجمع اَشْخَاصٌ وشُخُوْصٌ، اَشْخُصٌ از (ف)شَخْصًاوشُخُوْصًا بمعنی دیکھنا، وبلند ہونا، اور"جعلت شخصہ الخ" میں قلب مکانی ہے اور اصل عبارت یہ ہے ای "جعلت عیانی قیدشخصہ" ہے۔

(۸)قَیْدٌ: بمعنی جانور کے پاؤں باندھنے کی رسی والجمع قُیُوْدٌ، اَقْیَادٌ اسکے معنی اندازہ کے بھی آتے ہیں۔ ومنہ القیاد: وہ رسی جس سے جانور کو کھینچا جائے۔

(۹)عِیَانٌ: یہ مصدر ہے بروزن فعال بمعنی دیکھنا، معاینہ کرنا۔ از مفاعلہ بمعنی ذات، شخصیت وغیرہ۔

(۱۰)اِنْقَضَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ہے، از انفعال بمعنی ختم ہونا، یافنا ہونا۔

☆......☆......☆

وَحَقَّتِ الْوَثْبَۃُ، فَخَفَفْتُ اِلَیْہِ، وَتَوَسَّمْتُہٗ عَلَی اِلْتِحَامِ جَفْنَیْہِ، فَاِذَاالْمَعِیَّتِیْ اَلْمَعِیَّۃُابْنِ عَبَّاسٍؓ، وَفِرَاسَتِیْ فِرَاسَۃُاِیَاسٍ.

ترجمہ:۔اور جائز ہوگئی کودنا۔(کود پھاند شروع ہوگئی) پس تیزی سے چلا میں اسکی طرف۔ اور پہچان لیا میں نے اسکو باوجود بند ہوجانے اسکی پلکوں کے۔ پس اس وقت میری ذکاوت ابن عباسؓ کی ذکاوت جیسی تھی اور میری سمجھداری ایاس کی سمجھ داری جیسی تھی۔

(۱)حَقَّتْ: ای ثبتت اووَجَبَتْ۔ ثابت ہونا، جائز ہونا۔(ض،ن) سے بھی آتی ہے۔

(۲)اَلْوَثْبَۃُ: مصدر ہے از(ض) بمعنی کودنا، اٹھ کھڑا ہونا۔ وَثَبَ یَثِبُ(ض)وَثْبًا، وُثُوْبًاوَثْبَۃً، وَثَبَانًا، وِثَابًا، وَثِیْبًا مصادر ہیں بمعنی کودنا۔ اٹھ کھڑا ہونا۔

(۳)فَخَفَفْتُ: صیغہ واحد متکلم از(ض)خَفًّا، وخُفُوْفًا بمعنی ہونا. وَخِفَّۃً بمعنی تیزی کے ساتھ چلنا۔ اور جب اس کا صلہ "الی" ہوتو بمعنی جلدی کرنا۔

(۴)تَوَسَّمْتُہٗ: صیغہ واحد متکلم از تفعل تَوَسُّمٌ مصدر ہے بمعنی پہچاننا۔ یہ وِسْمٌ سے ماخوذ ہے بمعنی نشان دیکھ کر پہچان لینا۔ مجرد(ض) سے ہے۔

(۵)اِلْتِحَامٌ: یہ افتعال کا مصدر ہے بمعنی دونوں پلکوں کا ملنا(بند ہونا) مجرد(ف) سے ہے لَحْمًا مصدر ہے۔ اور(ن) سے بھی آتا ہے۔

(۶)جَفْنَیْہِ: یہ جَفْنٌ کا تثنیہ ہے بمعنی آنکھ کی پلک۔ تلوار کا میان اس کی جمع اَجْفَانٌ، جُفُوْنٌ، اَجْفُنٌ آتی ہیں۔

(۷)اَلْمَعِیَّتِیْ:(اَلْمَعِیَّۃُ) بمعنی ذکاوت، عقل مندی، زیرکی۔ ومنہ المعی والمع بمعنی ذکی، زیرک۔"لَمْعٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی چمک. لَمَعَ(ف) لَمْعًا، لَمْعَانًا، لُمُوْعًا، لَمِیْعًا، تِلِمَّاعًا. مصدر ہیں: یقال: لَمَعَ الْبَرْقُ بجلی چمکی۔ اور یہ اصل میں "

المعیتی مثل المعیة" تھا "مثل" مضاف کو حذف کر کے مضاف الیہ کو اس کا اعراب دیدیا گیا ہے۔

(۸) ابن عباس: رضی اللہ عنہ سے مراد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما ہی ہیں حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے دیگر لڑکے مراد نہیں، کیونکہ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بڑے عالم، فقیہ اور ذکاوت میں مشہور تھے۔ ہجرت سے تین سال قبل مکہ میں پیدا ہوئے تھے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن عباس رضی اللہ عنہ کیلئے یہ دعا فرمائی تھی۔ اَللّٰھُمَّ فَقِّھْهُ فِی الدِّیْنِ وَعَلِّمْهُ الْحِکْمَةَ وَتَاوِیْلَ الْقُرْاٰن۔ آپ نہایت ذکی فصیح صحابی تھے۔ آپ کی فطانت ضرب المثل ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے عم زاد بھائی ہیں اور آپ کا ۶۸ھ بمقام طائف انتقال ہوا۔

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ بن عبدالمطلب بن ہاشم القرشی الہاشمی۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے چچازاد بھائی۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرمایا کرتے تھے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہ "فَتَی الْکُھُوْلِ لَهٗ لِسَانٌ سَئُوْلٌ، وَقَلْبٌ عَقُوْلٌ" اکثر مہمات میں عمر رضی اللہ عنہ ان سے مشورہ بھی لیا کرتے تھے۔

(۹) فِرَاسَتِیْ: فِرَاسَةٌ مصدر ہے از (ض) بمعنی دانائی، سمجھدار ہونا۔ ظاہری نظر سے باطن کا حال معلوم کرنا۔ قدمر تحقیقہ۔

(۱۰) اِیَاس: یہ بھی فراست و دانائی میں مشہور تھے یہ شافعی المذہب تھے ان کا اصلی نام ابو واثلہ بن معاویہ بن قرۃ (قرین) بن ایاس بن ہلال بن رباب قرنی رحمۃ اللہ علیہ ہے اور ایک کتاب بھی ان کی ذکاوت میں لکھی گئی ہے جس کا نام رکن ایاس ہے۔ حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ عنہ کے زمانہ حکومت میں بصرہ کے قاضی تھے۔ آپ کے بہت سے واقعات مشہور ہیں ان میں سے ایک واقعہ آپ کی ذہانت و فطانت ضرب المثل کے متعلق یہ ہے کہ ایک مرتبہ دو شخص معہ دو شالوں (ایک سرخ دوسری سبز تھی) کے متعلق جھگڑا کرتے ہوئے آپ کی خدمت میں حاضر ہوئے ان میں سے ایک شخص یہ دعویٰ کر رہا تھا کہ یہ دونوں میری ہیں دوسرا کہتا تھا کہ ان میں ایک میری ہے تو قاضی نے گواہ طلب کئے تو جواب دیا کہ گواہ کوئی نہیں اس پر انہوں نے کنگھا منگوایا۔ چنانچہ کنگھے کے ذریعہ ایک شخص کے سر سے سرخ اور دوسرے کے سر سے سبز ڈورے نکالے چنانچہ اس کے مطابق فیصلہ فرمادیا۔ (افاضات، ص: ۲۳۰)

ایک دفعہ کتے کی آواز سن کر فرمایا یہ کنویں کے منہ پر بھونک رہا ہے جا کر دیکھا گیا تو ایسا ہی تھا حالانکہ اس کو دیکھا تک نہیں تھا۔ اور آپ کا انتقال ۱۲۲ھ ھجری میں ہوا۔

☆......☆......☆

فَعَرَّفْتُه حِیْنَئِذٍ شَخْصِیْ، وَاٰثَرْتُهٗ بِاَحَدِ قُمْصِیْ، وَاَھَبْتُ بِهٖ اِلٰی قُرْصِیْ، فَھَشَّ لِعَارِفَتِیْ وَعِرْفَانِیْ، وَلَبّٰی دَعْوَةَ رُغْفَانِیْ.

ترجمہ: پس تعارف کرایا میں نے اس کو اس وقت اپنی ذات کا۔ اور ترجیح دی میں نے اس کو ایک کرتہ کے ساتھ (یعنی میں نے اس کو ایک کرتہ دیا) اور دعوت دی میں نے اس کو اپنی روٹیوں کی طرف (میں نے اسکی دعوت کی) پس خوش ہوا وہ میرے عطیہ اور میرے میرے پہچاننے سے اور لبیک کہا میری چپاتیوں کی دعوت کو۔ (میری دعوت منظور کرلی)۔

(۱) فَعَرَّفْتُه: یہ تَعْرِیْفٌ مصدر سے از تفعیل بمعنی پہچانوانا، واقف کرانا۔ مجرد (ض) سے ہے بمعنی پہچاننا۔ وفی التنزیل: **یعرفونه کمایعرفون ابنآء هم۔** (البقرہ)

(۲) حِیْنَئِذٍ: میں تنوین عوض مضاف الیہ ہے اور یہ مخفف ہے حین اذ کان کذا، تھا۔ کان کذاالخ کو حذف کر کے اس کے عوض میں اِذْ کی ''ذ'' کو تنوین مکسور دیدی گئی اس تنوین کو تنوین عوض کہتے ہیں۔ اب ''حینئذٍ'' ہو گیا۔ اس میں حین کی اضافت۔ ''اِذ'' کی طرف ہو رہی ہے، لہذا ''حین'' مضاف، اور ''اذ'' مضاف الیہ ہے۔

(۳) شَخْصٍ: بمعنی جسم، مجسم، وہ چیز جو دور سے نظر آئے۔ از (ف) بمعنی دیکھنا، وبلند ہونا۔ شخص کی جمع اَشْخَاصٌ، وشُخُوْصٌ، اَشْخُصٌ آتی ہیں۔

(۴) أَثَرْتُ: صیغہ واحد متکلم از افعال مصدر اِیْثَارٌ ہے بمعنی اپنے اوپر دوسرے کو ترجیح دینا مجرد از (ض، ن) فی القرآن: **لقداثرك الله علینا۔** (یوسف)

(۵) قُمْصِيْ: (بضم القاف) بمعنی کرتہ یہ قمیص کی جمع ہے۔ اور قُمْصٌ، اَقْمِصَةٌ، اَقْمُصٌ، قُمْصَانٌ جمع آتی ہیں. تَقَمَّصَ از تفعل۔ بمعنی قمیص پہننا، کرتہ پہننا۔ یہ مذکر مؤنث دونوں طرح سے مستعمل ہے۔

(۶) اَهَبْتُ: صیغہ واحد متکلم از افعال مصدر بمعنی بلانا، دعوت دینا۔

(۷) قُرْصِيْ: (بضم القاف) بمعنی چھوٹی روٹی کا ٹکڑا، والجمع اَقْرَاصٌ، قَرَاصَةٌ وقِرَاصٌ بمعنی ٹکیہ۔ قَرَصَ (ن) قَرْصًا بمعنی آٹا گوندھنا، ٹکیہ بنانا۔

(۸) فَهَشَّ: صیغہ ماضی معروف از (س، ض) هَشَاشًا وهَشَاشَةً مصدر ہیں بمعنی خوش ہونا و مسکرانا۔ اور (ن) سے بھی آتا ہے. قال تعالیٰ: **واهش بهاعلی غنمی۔** (طه)

(۹) عَارِفَةً: یہ عارف کا مؤنث ہے یہاں فاعل بمعنی مفعول کے ہیں۔ عارفہ بمعنی معروفہ بمعنی عطیہ، احسان. والجمع عَوَارِفُ.

(۱۰) لَبّٰی: صیغہ ماضی معروف از تفعیل تَلْبِیَةٌ مصدر سے لَبّٰی یُلَبِّیْ بمعنی تلبیۃ پڑھنا، جواب دینا، لبیک کہنا۔

(۱۱) دَعْوَةً: یہ مصدر ہے از (ن) بمعنی دعوت دینا، بلانا۔ یہاں یہ ''لبی'' فعل کا مفعول واقع ہو رہا ہے۔

(۱۲) رُغْفَان: (بضم الراء) بمعنی روٹیاں، چپاتیاں۔ یہ ''رَغِیْفٌ'' کی جمع ہے، اَرْغُفٌ، اَرْغِفَةٌ، رُغْفٌ، رُغُفٌ بھی جمع آتی ہیں۔ از (ف) آٹا گوندھنا، روٹی پکانا۔

☆......☆......☆

وَانْطَلَقَ وَيَدِیْ زِمَامُهٗ، وَظِلِّیْ اِمَامُهٗ، وَالْعَجُوْزُ ثَالِثَةُ الْاَثَافِیْ، وَالرَّقِیْبُ الَّذِیْ لَایَخْفٰی عَلَیْهِ خَافِیْ، فَلَمَّا اسْتَخْلَسَ وُكْنَتِیْ.

ترجمہ:۔ اور چلا (پھر چلا) اس حال میں کہ میرا ہاتھ اس کی لگام تھا۔ اور میرا سایہ اس کا امام تھا۔ (راستہ بتانے والا تھا) اور وہ

بڑھیا بمنزلہ چولھے کا تیسرا پتھر تھی۔ اور وہ نگہبان بھی تھا جس سے کوئی چیز پوشیدہ نہیں (خدا تعالیٰ) پس جب وہ اچھی طرح بیٹھ گیا میرے گھر میں۔

(۱) زِمَامُهٗ: (بکسر الزاء المعجمة) بمعنی باگ ونکیل لگام والجمع اَزِمَّةٌ. زَمَّ (ن) زَمًّا بمعنی باندھنا، مضبوط باندھنا۔

(۲) ظِلٌّ: بمعنی سایہ والجمع اَظْلَالٌ، ظِلَالٌ، ظُلُوْلٌ۔ از (س) ظَلَالَةٌ مصدر ہے بمعنی سایہ دار ہونا۔ دراز ہونا۔

(۳) اِمَامُهٗ: بمعنی سامنے۔ یا وہ رسی جس سے معمار عمارت کی سیدھ قائم کرتے ہیں، نمونہ، واضح راستہ۔ اِمَامٌ (بالکسر) بمعنی پیش امام جس کی اقتداء کی جاتی ہے اس لئے کہ وہ سب سے آگے ہوتا ہے۔ اَمَّ یَؤُمُّ (ن) اَمًّا بمعنی قصد کرنا. یقال ام القوم و بالقوم یعنی قوم کا امام یا پیشوا بننا۔ اور امام یہ مذکر و مؤنث دونوں کیلئے ہے والجمع آئمة. اور (ن) اِمَامًا و اِمَامَةً. امام بننا، پیشوا ہونا۔ اَمَامٌ (بالفتح) ہو تو بمعنی آگے اور یہ کلمہ تحذیر بھی ہے۔

(۴) اَلْعَجُوْزُ: بمعنی بڑھیا۔ والجمع عَجَائِزُ و عُجُزٌ.

(۵) اَلْاَثَافِیْ: یہ اُثْفِیَةٌ کی جمع ہے بمعنی چولھے کا بازو۔ یعنی وہ تین پتھر جس پر دیگچی رکھ کر پکاتے ہیں۔ اور چولھے کا پچھلا حصہ جس کے داہنے و بائیں دو حصہ اور ہوتے ہیں۔ اَثَفَ یَأْثُفُ (ن) اَثْفًا بمعنی پیچھا کرنا، طلب کرنا۔

(۶) اَلرَّقِیْبُ: بمعنی محافظ، منتظر، ونگہبان۔ والجمع رُقَبَاءُ۔ ماخوذ "رَقْبٌ" سے بمعنی انتظار کرنا۔ اور یہ اللہ اسمائے حسنیٰ میں سے بھی ہے۔

(۷) خَافِیْ: بمعنی پوشیدہ چیز، پوشیدگی۔ خَافِیْ، جسکے معنی جن کے بھی آتے ہیں۔ کیونکہ وہ بھی نظروں سے پوشیدہ ہوتے ہیں۔

(۹) اِسْتَحْلَسَ: صیغہ ماضی معروف۔ از استفعال. اِسْتِحْلَاسٌ. اور یہ حِلْسٌ و حَلَسٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ٹاٹ یا زین، یا کجاوہ کے نیچے بچھانے کا کپڑا اور قیمتی فرش کے نیچے بچھانے کا کپڑا۔ حَلَسَ (ض) حَلْسًا بمعنی حلس ڈالنا۔ (س، ت) مبالغہ کیلئے ہے بمعنی مقیم ہونا، چپک جانا۔ (س) بمعنی لازم پکڑنا۔ اور حِلْسٌ کی جمع اَحْلَاسٌ، حُلُوْسٌ، حِلَسَةٌ.

(۱۰) وُكْنَةٌ: (بحرکات الثلثة) بمعنی پرندے کا گھونسلا۔ جو دیوار یا پہاڑ وغیرہ پر ہو۔ والجمع وُكُنَاتٌ، وُكَنٌ، اُوْكُنٌ، وُكْنٌ، وُكُوْنٌ، اور مَوْكِنٌ، و مَوْكِنَةٌ بمعنی آشیانہ، گھونسلا۔ وَكَنَ (ض) وَكْنًا، وُكُوْنًا بمعنی آشیانہ میں داخل ہونا (ا) وکر: اس گھونسلے کو کہتے ہیں جو درخت پر ہو اور (ب) افحوص، اس گھونسلے کو کہتے ہیں ہیں جو زمین پر ہو۔ (ج) عش، وہ گھونسلے ہے جو دوسری جگہ پر ہو (۴) وکنة، اس گھونسلے کو کہتے ہیں جو پہاڑ پر ہو۔ اس سے وکنہ، وکر، عش اور افحوص کے درمیان فرق بھی واضح ہو گیا ہے۔

☆......☆......☆

وَاَحْضَرْتُهٗ عُجَالَةَ مُكْنَتِیْ، قَالَ لِیْ: یَاحَارِثُ! اَمَعَنَا ثَالِثٌ؟ فَقُلْتُ: لَیْسَ اِلَّا الْعَجُوْزُ، قَالَ: مَادُوْنَهَا سِرٌّ مَحْجُوْزٌ. ثُمَّ فَتَحَ اِحْدٰى كَرِیْمَتَیْهِ، وَرَاَرَأَبْتَوْاُمَتَیْهِ.

ترجمہ:۔ اور حاضر کیا میں نے اس کے سامنے جلدی میں تیار کیا ہوا اپنی طاقت کے موافق۔ تو کہا (اس بڈھے نے) اے حارث کیا ہمارے ساتھ کوئی تیسرا بھی ہے؟ پس میں نے کہا نہیں ہے سوائے اس بڑھیا کے (اس بڑھیا کے علاوہ اور کوئی نہیں ہے)۔ تو اس نے کہا کہ اس

سے کوئی راز پوشیدہ نہیں ہے پھر کھولا اس نے اپنی دونوں آنکھوں میں سے ایک کو، اور تیزی سے دیکھا اس نے اپنی آنکھوں سے۔

(۱) اَحْضَرْتُ: صیغۂ واحد متکلم از افعال بمعنی حاضر کرنا۔ مصدر اِحْضَارٌ ہے۔

(۲) عُجَالَةٌ: (بضم العین) یعنی وہ کھانا جو جلدی سے پکایا گیا ہو۔ اور بالضم زیادہ مستعمل ہے (ای مایعجل) یعنی جلدی کیا ہوا۔ اور یہ (بکسر العین) بھی مستعمل ہے اور یہ عُجْلَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی ماحضر من الطعام. عَجَلَةٌ (بالفتح) بمعنی گاڑی والجمع عَجَلَاتٌ۔

(۳) مُكْنَةٌ: بمعنی طاقت، قدرت، اور قوت کو کہتے ہیں۔ یائے متکلم کی ضمیر ہے۔

(۴) اَلْعَجُوْزُ: بمعنی بڑھیا۔ والجمع عَجَائِزُ و عُجُزٌ. وقدمر تحقیقه.

(۵) سِرٌّ: بمعنی بھید، راز، والجمع اَسْرَارٌ. اگر (بالفتح وضمها) ہو تو بمعنی خوش ہونا۔ سَرٌّ (ف، س) بمعنی خوش ہونا۔ سُرٌّ بمعنی ہتھیلی یا پیشانی کے خطوط جمع سِرَارٌ. سَرَّ (ن) سُرُوْرًا بمعنی خوش کرنا۔

(۶) مَحْجُوْزٌ: صیغہ اسم مفعول از (ن، ض) بمعنی روکا گیا۔ حَجْزٌ سے ماخوذ ہے بمعنی روکنا، منع کرنا۔ مصدر حَجْزًا، حِجَازَةً ہیں منع کرنا، روکنا، دفع کرنا۔

(۷) كَرِيْمَتَيْهِ: یہ کریم کا مؤنث ہے والجمع كَرِيْمَاتٌ، كَرَائِمُ، كِرَامٌ۔ بمعنی ہر شریف و محترم عضو جیسے ہاتھ، کان، وغیرہ یہاں مراد، دونوں آنکھیں ہیں۔ کمافی الحدیث: مامن عبداذهب الله كريمتيه الاكان ثوابه عندالله الجنةقالوا ماكريمتاه قال عيناه الخ.

(۸) رَأْرَأَ: بروزن بَعْثَرَ بمعنی آنکھ کی پتلی کو پھرا کر گھورنا، اور دیکھنا یا آنکھ کی پتلی کو گھمانا، نظر تیز کرنا۔

(۹) بِتَوْأَمَتَيْهِ: یہ تَوْأَمٌ کا تثنیہ ہے بمعنی وہ دو بچے جو ایک پیٹ سے پیدا ہوں (جڑواں) والجمع تَوَائِمُ اور یہاں تَوْأَمٌ سے مراد اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔

☆......☆......☆

فَاِذَا سِرَاجَا وَجْهِهٖ يَقِدَانِ، كَاَنَّهُمَا الْفَرْقَدَانِ، فَابْتَهَجْتُ بِسَلَامَةِ بَصَرِهٖ، وَعَجِبْتُ مِنْ غَرَائِبِ سِيَرِهٖ.

ترجمہ:۔ پس اچانک اسکے چہرے کے دونوں چراغ (آنکھیں) روشن ہو گئے گویا کہ وہ دونوں فرقدان تھے (دو روشن ستارے) پس خوش ہوا میں اس کی نظر کی سلامتی کی بناء پر۔ اور تعجب کیا میں نے اس کی عجیب عادتوں پر۔

(۱) سِرَاجَا: یہ سِرَاجٌ کا تثنیہ ہے نون تثنیہ اضافت کی وجہ سے گر گیا بمعنی چراغ والجمع سُرُجٌ. کمافی التنزيل: وسراجا منيرا. اور یہاں اس سے مراد اس کی دونوں آنکھیں ہیں۔

(۲) وَجْهِهٖ: وجه بمعنی چہرہ والجمع وُجُوْهٌ، اُجُوْهٌ، اَوْجُهٌ. وَجَهَ يَجِهُ (ض) وَجْهًا. بمعنی چہرہ پر مارنا۔ کرم سے وَجَاهَةً بمعنی وجیہ و صاحب مرتبہ و سردار قوم ہونا۔ قال تعالیٰ: ويبقیٰ وجه ربك ذوالجلال والاكرام ۔ (الرحمٰن)

(۳) یَقِدَانِ: یہ یَقِدُ کا تثنیہ ہے اور وقود سے ماخوذ ہے بمعنی آگ کا بھڑکنا یا روشن کرنا۔ وَقْدًا، وُقُوْدًا مصدر ہیں از (ض) یہ لازم و متعدی دونوں طرح مستعمل ہے باب افعال واستفعال بھی آتا ہے۔ وفی التنزیل: نار الله الموقدة۔ (الهمزه)

(۴) اَلْفَرْقَدَانِ: یہ تثنیہ ہے فرقد کا بمعنی ولد البقر اور بعضوں نے کہا ہے ولد البقرة الوحشية یعنی نیل گائے کا بچہ، جمع فراقدة ہے اور بعض نے کہا کہ یہ دو ستارے ہیں جو قطب شمالی کے قریب ایک روشن ستارہ ہے اور اسی کے پہلو میں ایک دوسرا ستارہ بھی ہے جو اس سے کم روشن ہوتا ہے یہ دونوں تارے فرقدان کہلاتے ہیں اور یہاں پر یہی مراد ہیں۔ فرقدان، قطب شمالی کے وہ ستارے جن سے راستہ وغیرہ معلوم کیا جاتا ہے دوسرا اس کے مد مقابل ہے۔

(۵) اِبْتَهَجْتُ: صیغہ واحد متکلم از افتعال مصدر اِبْتِهَاج ہے بمعنی خوش ہونا یا خوش کر دینا۔ اور مجرد (س، ف) سے مصدر بَهْجًا ہے خوش کرنا۔ کمافی القرآن: حدائق ذات بهجة (النمل)۔ کرم سے بَهَاجَةً و بُهْجَانًا بمعنی اچھا ہونا، خوش ہونا۔

(۶) بَصَرَهٗ: بمعنی نظر و الجمع اَبْصَار۔ اور بَصِیْرَةٌ کی جمع بَصَائِرُ آتی ہے بمعنی دل سے معلوم کرنا۔

(۷) غَرَائِبُ: یہ جمع ہے غَرِیْبَةٌ کی بمعنی عجیب، غریب وغیر مانوس باتیں اور غریب کی جمع غُرَبَاءُ ہے (ن) غُرُوْبًا مصدر بمعنی پردیسی ہونا۔ اور کرم سے غَرَابَةً مصدر ہے بمعنی عجیب ہونا۔

(۸) سِیَرٌ: یہ جمع سِیْرَةٌ کی ہے بمعنی عادات وسیرت اس سے مراد عجیب باتیں ہیں، جیسے: قوله تعالیٰ: سنعيدها سيرتها الاولى۔ (طٰہٰ) یہاں اضافت صفت کی موصوف کی طرف ہے۔ ای من سیرہ الغرائب۔
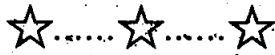
☆......☆......☆

وَلَمْ يَلْقَنِیْ قَرَارٌ، وَلَا طَاوَعَنِیْ اِصْطِبَارٌ، حَتّٰی سَاَلْتُهٗ: مَادَعَاكَ اِلَی التَّعَامِیْ، مَعَ سَیْرِكَ فِی الْمَعَامِیْ، وَجَوْبِكَ الْمَوَامِیْ.

ترجمہ:۔ اور مجھ سے صبر نہ ہو سکا (نہ ملا مجھے قرار) اور نہ تابعداری کی میرے صبر نے یہاں تک کہ پوچھ لیا میں نے اس سے کہ کس چیز نے بلایا ہے تجھ کو اندھا بننے کی طرف۔ (بتکلف اندھا بننے پر تجھے کس چیز نے مجبور کیا ہے) باوجود چلنا تیرا گمنام راستوں میں (غیر مشہور راستوں پر) اور تیرا گھومنا چٹیل میدانوں میں۔

(۱) لَمْ يَلْقَنِیْ: صیغہ نفی جحد بلم واحد مذکر غائب۔ لَقِیَ (س) لِقَاءً، ولِقَاءَةً، لِقَايَةً، ولَقْيَةً، ولُقًى (از سمع) بمعنی ملاقات کرنا۔

(۲) قَرَارٌ: بمعنی ٹھہرنے کی جگہ، وسکون واطمینان حاصل ہو جانے کی جگہ مصدر ہے از (ض، س) قَرَّ قَرَارًا، وقُرُوْرًا بمعنی ٹھہرنا۔

(۳) طَاوَعَنِیْ: از مفاعلہ اور طَوْعٌ سے مشتق ہے بمعنی تابعداری کرنا۔ طَاعَ يَطُوْعُ (ن) طَوْعًا۔ طَاعَ يَطَاعُ (ف) طَوْعًا۔ بمعنی فرمانبردار ہونا۔ جو ضد الکرہ ہے۔ اور اطاعة، انطاعا، وانطياعا کے معنی بھی وہی ہے جو مذکور ہوا۔

(۴) اِصْطِبَارٌ: یہ مصدر از افتعال بمعنی صبر کرنا۔ مجرد (ض) سے ہے۔

(۵) اَلتَّعَامِیْ: یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی بتکلف اندھا بن جانا۔ ماخوذ "عَمًى" سے ہے بمعنی اندھا ہونا۔ مجرد عَمِیَ يَعْمٰی

(س)عَمًى بمعنی آنکھ کا اندھا ہونا۔ دل کا اندھا ہونا، جاہل ہونا۔

(۶)اَلْمَعَامِیْ: یہ جمع مَعْمَاۃٌ یامَعْمِیَۃٌ کی ہے، اسم ظرف ہے۔ وقال بعض. مَعْمِیَۃٌ کی جمع ہے اسکے آخر میں تاء مبالغہ کے لئے لگادیتے ہیں۔ یعنی وہ جنگل جس سے کوئی واقف نہ ہو یا ناواقف جگہ۔

(۷)جَوْبٌ: مصدر ہے از (ن) بمعنی طے کرنا۔ جَوْبًا و جوابًا مصدر ہیں۔

(۸)اَلْمَوَامِیْ: اس کا واحد مَوْمَاۃٌ یا مَوْمَاءٌ ہے بمعنی جنگل، بیابان، بے آب وگیاہ جنگل۔

☆......☆......☆

وَاِیْغَالِكَ فِی الْمَرَامِیْ اِفْتَظَاهَرَ بِاللُّكْنَةِ، وَتَشَاغَلَ بِاللُّهْنَةِ، حَتّٰی اِذَاقَضٰی وَطَرَهٗ، أَتَارَاِلَیَّ نَظْرَهٗ؛ وَاَنْشَدَ.

ترجمہ:۔اور تیز چلنا شہروں میں (یعنی کس چیز نے تجھے ایسا کرنے پر مجبور کیا) پس مدد لی اس نے لکنت سے (لکنت سے مدد چاہی) اور مشغول ہوا وہ کھانے کے ساتھ۔ یہاں تک کہ جب پورا کیا اس نے اپنی حاجت کو (پیٹ بھر گیا) تو غور سے دیکھا اس نے میری طرف (یا مجھے بار بار دیکھا) اور یہ اشعار پڑھے۔

(۱)اِیْغَالٌ: مصدر ہے از افعال بمعنی جلدی کرنا۔ اور گھسنے میں جلدی کرنا۔ مجرد (ض) سے ہے۔ وَغَلَ یَغِلُ (ض) وُغُوْلًا، وَغْلًا. بغیر بلائے کسی کے پاس جا پہنچا، اور پہنچے گا۔

(۲)اَلْمَرَامِیْ: یہ جمع ہے مَرْمٰی کی بمعنی تیر پھینکنے کا آلہ اور مَرْمٰی مصدر میمی بھی ہے۔ بمعنی تیر پھینکنے کی جگہ۔ یہاں اس سے مراد مقاصد اور وہ شہر ہے جہاں سے دوسرے شہروں کو جایا جائے۔ از (ض)

(۳)تَظَاهَرَ: یہ باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی مدد چاہنا۔ اور ظاہر ہونا۔ مجرد (ف) سے ہے از ظہر بمعنی پیٹھ سے مجازاً مراد ہے بمعنی مدد طلب کرنا، مدد لینا۔

(۴)اَللُّكْنَةُ: یہ مصدر ہے (س) سے بمعنی ہکلا پن (ہکلا ہونا، تتلاہٹ) یعنی لکونت والا ہونا. لَكِنَ (س) لَكَنًا و لُكُوْنَةً و لَكْنَةً. جب کہ گفتگو میں وہ اٹکے اور ہکلائے۔

(۵)تَشَاغَلَ: از تفاعل۔ بمعنی مشغول ہونا۔ مصدر اَلتَّشَاغُلُ ہے۔

(۶)اَللُّهْنَةُ: بمعنی وہ تحفہ، ہدایا۔ جو مسافر سفر سے واپس آکر گھر والوں کو دے۔ یا وہ چیز جو مسافر کو سفر سے آنے کے بعد دی جائے یا ناشتہ کا کھانا. والجمع لُهَنٌ. اس کا ثلاثی مجرد نہیں ہے۔

(۷)وَطَرٌ: بمعنی حاجت، آرزو۔ والجمع اَوْطَارٌ (جیسے وتر بمعنی طاق جمع اوتار ہے). فلماقضٰی زیدمنهاوطرا۔ (احزاب)

(۸)اَتَارَ: بمعنی لگاتار دیکھنا، گھور کر دیکھنا۔ تیز نگاہ سے دیکھنا، از افعال۔ تَارَ یَتَارُ (ف) تَارًا بمعنی جھڑکنا۔

☆......☆......☆

(۱۶) وَلَمَّا تَعَامَی الدَّهْرُ وَهُوَ اَبُوالْوَرٰی عَنِ الرُّشْدِ فِی اَنْحَائِهٖ وَمَقَاصِدِهٖ

(۱۷) تَعَامَيْتُ حَتّٰى قِيلَ اِنِّي اَخُوْ عَمَى ۔۔۔ وَلَاغَرْوَاَنْ يَحْذُ والْفَتٰى حَذْوَ وَالِدِه

ترجمہ:۔(۱۶)اور جب بتکلف اندھا بن گیا زمانہ اور حالانکہ وہ مخلوق کا باپ ہے (زمانہ جو جہاں بھر کا باپ ہے وہ اپنی اغراض میں راہ راست سے ہٹ گیا) وہ سیدھے چلنے سے اپنے راستوں میں اور مقصدوں میں۔(۱۷) تو میں بھی اندھا بن گیا یہاں تک کہ کہا گیا بے شک کہ میں اندھا ہوں۔اور کوئی تعجب کی بات نہیں ہے کہ اقتداء کرے نوجوان اپنے باپ کی (زمانہ کی)۔

(۱)تَعَامِیْ: مصدر ہے از تفاعل بمعنی بتکلف اندھا بننا یہ "عَمیٌ" سے مشتق ہے۔

(۲)اَلــدَّهْــرُ: بمعنی زمانہ طویل، ولمبی مدت، دہر انسان یعنی انسان کی زندگی گذارنے کا زمانہ اور لفظ "دھر" عصر کا مرادف ہے۔ والجمع ادھر ودھور ۔ زمانہ اور دہر میں فرق: "لغت میں دونوں مترادف ہیں، اور کہا گیا کہ دہر غیر محدود زمانہ کا حصہ اور زمان رات دن کا گذرنا ہے، اور علامہ ازہریؒ نے فرمایا کہ دہر کا عرب والوں کے ہاں اطلاق ہوتا ہے زمانہ پر، سال کے موسموں میں سے کسی موسم پر اور اس سے کم پر اور پوری دنیا کی مدت پر بھی ہوتا ہے۔"

(۳)اَبُوْ الْوَرٰی: یہ کنیت ہے زمانہ کی۔اس لئے کہ بعض لوگ یہ کہتے ہیں کہ زمانہ مؤثر ہے اور یا اس لئے کہ زمانہ غالب ہے۔

(۴)اَنْحَاءٌ: یہ جمع ہے نحو کی بمعنی جانب، کنارہ، جہت، قصد۔از (ن) بمعنی قصد کرنا۔نَحْوًا مصدر ہے اور یہ نحو بطور ظرف یا اسم مستعمل ہے۔

(۵)مَقَاصِد: یہ جمع ہے مقصد کی بمعنی ارادہ ومکان وقصد۔قَصَدَ(ض) قَصْدًا۔درمیانی چال چلنا۔یا قصد کرنا. کمافی التنزیل: واقصد فی مشیتك الخ ۔(لقمٰن)

(۶)تَعَامَيْتُ: یہ صیغہ واحد مذکر حاضر از تفاعل بمعنی بتکلف اندھا بننا اور یہ "لَمَّا" کا جواب ہے۔

(۷)قِيْلَ: صیغہ ماضی مجہول از (ن) اصل میں قُوِلَ تھا اَلْقَوْلُ مصدر سے بمعنی کہنا۔

(۸)اَخُوْ عَمًى: جب نسبت سے بولا کرتے ہیں، تو اس سے مبالغہ مراد ہوتا ہے یا اس سے مراد اندھا ہونا ہے نہ کہ صاحب اندھا۔

(۹)لَاغَرْوَ: بمعنی لاعجب اور لاغروی بھی اسی معنی میں آتا ہے یعنی تعجب کرنا از (ن)۔

(۱۰)يَحْذُوْ: حَذْوٌ اور حِذَاءٌ مصدر ہے از (ن) اسکے اصلی معنی ہیں قطع کرنا، اقتدا کرنے کے معنی میں بھی آتا ہے۔

(۱۱)اَلْفَتٰى: بمعنی نوجوان ۔فِتْيَانٌ جمع ۔مر تحقیقہ۔

(۱۲)حَذْوَ: يَحْذُوْ بمعنی اقتداء کرنا۔قصد کرنا۔از (ن)۔

(۱۳)وَالِدٌ: بمعنی باپ جمع وَالِدُوْنَ۔اور "وَالِدَان" ماں باپ کو کہتے ہیں۔

☆......☆......☆

ثُمَّ قَالَ لِیْ: اِنْهَضْ اِلَى الْمُخْدَعِ فَاْتِنِیْ بِغَسُوْلٍ يَرُوْقُ الطَّرْفَ، وَيُنْقِی الْكَفَّ، وَيُنْعِمُ الْبَشْرَةَ، وَيُعَطِّرُ النَّكْهَةَ.

ترجمہ:۔پھر کہا اس نے مجھے اٹھ (چل) حجرے کی طرف۔پس لا تو میرے پاس ایسا صابون جو اچھا معلوم ہو آنکھوں کو (اچھا کرے نظر

کو)اور پاک صاف کرے ہتھیلی کو(ہاتھوں کو)اور ملائم کردے کھال کو۔اور معطر(خوشبودار) کردے منہ کی بو کو۔

(۱)اِنْهَضْ: اس کے مصادر نَهْضًا و نُهُوْضًا ہیں (ف) سے بمعنی کھڑا ہونا، اٹھنا۔ اگر "الٰی" صلہ ہو تو بمعنی جھپٹنا (جلدی کرنا)۔

(۲)اَلْمُخْدَعْ: (بضم الميم و كسرها و فتحها) بمعنی بڑے گھر کے اندر جو چھوٹا گھر ہوتا ہے (چھوٹا حجرہ جس میں غلے وغیرہ رکھتے ہیں) و الجمع اَلْمُخَادِعُ (بخاری)۔

(۳)يَرُوْقُ: صیغہ مضارع واحد مذکر غائب رَوْقٌ مصدر سے از (ن) بمعنی پسند آنا، خوش ہونا، اچھا معلوم ہونا، یا تعجب میں ڈالنا۔

(۴)اَلطَّرْفُ: (بفتح الطاء) بمعنی نظر۔ آنکھ و الجمع اَطْرَافٌ یا کسی چیز کا کنارہ. كمافي الفرقان: فيهن قاصرات الطرف الخ (الرحمن) از (ض) بمعنی دیکھنا (بكسر الطاء) بمعنی عمدہ گھوڑا. طُرْفَةٌ. چٹکلا، دلچسپ بات جمع طُرَفٌ۔

(۵)يُنْقِيْ: صیغہ مضارع معروف از افعال مصدر اِنْقَاءٌ ہے بمعنی پاک و صاف کر دینا۔ اور مجرد (س) سے ہے مصادر نَقَاءٌ، نَقَاوَةٌ، نِقَايَةٌ، نِقَاءَ ةٌ ہیں بمعنی پاک و صاف ہونا۔

(۶)اَلْكَفُّ: مصدر ہے بمعنی ہتھیلی مع انگلیوں کے یا صرف ہتھیلی و الجمع اَكُفٌّ، كُفُوْفٌ.

(۷)يُنَعِّمُ: از تفعیل مصدر تنعیم ہے بمعنی اچھا کرنا، نازک کر دینا۔ از کرم نَعُوْمَةٌ مصدر ہے نازک و نرم ہونا۔

(۸)اَلْبَشَرَةَ: بمعنی ظاہری جلد، چمڑا، کھال کا اوپر کا حصہ و الجمع بُشَرٌ (بضم الباء)۔

(۹)يُعَطِّرُ: صیغہ مضارع معروف از تفعیل مصدر تَعْطِيْرٌ ہے بمعنی خوشبودار کر دینا۔ معطر کر دینا. عَطِرَ (س) عَطْرًا بمعنی خوشبو لگانا، خوشبودار ہونا۔ عطر کی جمع عُطُوْر ہے۔

(۱۰)اَلنَّكْهَةُ: بمعنی منہ کی خوشبو، یا ایک مرتبہ منہ کی خوشبو سونگھنا، مہکنا۔ از (س، ف) نَكْهًا بمعنی سونگھنا۔

☆......☆......☆

وَيَشُدُّ اللِّثَّةَ، وَيُقَوِّى الْمِعْدَةَ، وَلْيَكُنْ نَظِيْفَ الظَّرْفِ، اَرِيْجَ الْعَرْفِ، فَتِيَّ الدَّقِ، نَاعِمَ السَّحْقِ.

ترجمہ:۔ اور مسوڑھوں کو مضبوط کر دے۔ اور قوت دیدے معدہ کو (معدہ کو قوی [illegible]) اور چاہیئے کہ وہ صابن صاف برتن والا ہو (صاف برتن میں ہو) اور خوشبو مہکتی ہو (تیز خوشبو ہو) نیا کاٹا ہوا ہو (بالکل [illegible]ک ہو اس کا گھسنا (عمدہ پسا ہوا ہو)۔ وہ صابون یا مسالہ۔

(۱)يَشُدُّ: یہ شد مصدر سے بمعنی مضبوط کر کے باندھنا۔ از (ن) اور شدت کا استعمال بدن میں و عقد میں اور قوی طاقت النفس۔ اور [illegible] کے بارے میں مستعمل ہے. كمافي القرآن: كانوا اشدمنهم قوة. وقوله تعالىٰ: وعلمه شديد القوىٰ۔(النجم)

(۲)اَللِّثَّةُ: (بكسر اللام) حرف اصلی (ل، ث، ی) ہیں بمعنی مسوڑھا۔ و الجمع لِثًى لِثَاتٌ، لُثِيٌّ یہ یائی ہے لَثِيَ يَلْثَى (س) لَثًى مصدر ہے بمعنی تھوڑا سا پانی پینا۔

(۳)يُقَوِّىْ: صیغہ مضارع واحد مذکر غائب تفعیل مصدر تَقْوِيَةٌ بمعنی قوت اور طاقت دینا، قوی کر دینا۔ مجرد (س) سے ہے قوۃ

مصدر ہے۔

(۴) اَلْمِعْدَۃُ: بمعنی جسم میں وہ جگہ جہاں کھانا ہضم ہوتا ہے (موضع ہضم طعام) والجمع مِعَدٌ، مَعِدٌ۔ مَعَدَ (ف) مَعْدًا بمعنی اچک لینا۔ جلدی سے کھینچ لینا۔ وھی للانسان بمنزلۃ الکرش للحیوانات۔

(۵) نَظِیْفٌ: (مؤنث نظیفۃ) بمعنی پاک وصاف، پاکیزہ ہونا۔ یہ صیغۂ صفت ہے از کرم مصدر نَظَافَۃً بمعنی پاکیزہ ہونا۔ جمع نُظَفَاءُ.

(۶) اَرِیْجٌ: بمعنی عمدہ خوشبو (مہک) والی یا عمدہ خوشبو کا مہکنا۔ اَرِجَ (س) اَرْجًا مصدر ہے، واریجا بھی ہے عمدہ خوشبو مہکنا۔ واریج صیغۂ صفت ہے۔

(۷) اَلْعَرْفُ: (بفتح العین) بمعنی مطلق خوشبو خواہ اچھی ہو یا بری۔ لیکن کثیر الاستعمال اچھی خوشبو کے معنی میں ہوتا ہے۔ یقال ما اطیب عرفہ. عَرُفَ (ک) عَرْفًا، عَرَافَۃً۔ خوشبو زیادہ ہونا، خوشبو کا پاکیزہ ہونا۔ عَرْفًا (س) سے بمعنی خوشبو کا ترک کرنا۔ عَرْفًا (ض) سے پہچاننا۔

(۸) فَتِیٌّ: بمعنی بہت زیادہ نئی چیز یا ہر شئے کا جوان وعمدہ ہونا۔ والجمع فِتَاءٌ وافْتَاءٌ۔ فَتِیَ (س) فَتًی بمعنی جوان ہونا۔

(۹) الدَّقِّ: بمعنی کوٹنا، وباریک ہونا۔ از (ن، ض) دِقَّۃً بمعنی باریک ہونا چھوٹا ہونا۔ (ضد الغلظۃ) دَقَّ الشَّیْءُ (ن) بمعنی توڑنا، دَقَّ الْبَابَ دروازہ کھٹکھٹانا۔

(۱۰) نَاعِمٌ: بمعنی نازک ہونا۔ از کرم نَعُوْمَۃً مصدر ہے۔ ناعم بمعنی نازک بدن مراد باریک ہے، قد مر تحقیقہ۔

(۱۱) اَلسَّحْقُ: یہ مصدر ہے از (س، ف) بمعنی خوب باریک پیسنا، ہلاک ہونا۔ یا (ف) بمعنی گھسنا (س) بمعنی دور ہونا۔ سَحْقًا مصدر، اور لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

☆......☆......☆

یَحْسَبُہُ اللَّامِسُ ذَرُوْرًا، وَیَخَالُہُ النَّاشِقُ کَافُوْرًا، وَاقْرُنْ بِہٖ خِلَالَۃً نَقِیَّۃَ الْاَصْلِ، مَحْبُوْبَۃَ الْوَصْلِ.

ترجمہ: محسوس کرے (گمان کرے) اس کو چھونے والا ذرور (ایک قسم کی خوشبو) اور خیال کرے اس کو سونگھنے والا کافور (اس کو سونگھنے والا کافور سمجھے) اور ملا تو اس کے ساتھ ایک خلال کو (دانت صاف کرنے کیلئے اس کے ساتھ خلال بھی ہو) جو پاکیزہ ہو اصل کے اعتبار سے۔ اور اس کی ملاقات پسندیدہ ہو (دانتوں میں داخل کرنا)۔

(۱) یَحْسَبُ: اگر (بفتح السین) ہو تو (س) سے کمافی القرآن: یحسب ان مالہ اخلدہ. اگر (بالکسر) ہے تو حسب سے ہے۔

(۲) اَللَّامِسُ: صیغۂ اسم فاعل لَمْسٌ مصدر سے بمعنی چھونا۔ از (ن، ض) اور مجازاً جماع کے معنی میں بھی آتا ہے کقولہ تعالی: او لامستم النساء. ایک قرأت لمستم بھی ہے۔

(۳) ذَرُوْرٌ: باریک سفوف، ایک قسم کی خوشبو ہوتی ہے جو نہایت باریک پسی ہوئی ہوتی ہے۔ والجمع اَذِرَّۃٌ، ذَرَائِرُ.

(۴) یَخَالُ: خَالَ یَخَالُ (ض) خَیْلًا، خَالًا، خِیَالًا بمعنی خیال کرنا، گمان کرنا۔ اس کا مضارع واحد متکلم اخال

مگر (بکسر الهمزه) زیادہ فصیح ہے۔ (بفتح الهمزه) بھی ہے مصادر خِیَلًا، خَیْلَةً، خَیْلَانًا، خَیْلُوْلَةً، مَخَالَةً، خِیَالًا ہیں۔ بمعنی گمان کرنا، خیال کرنا۔

(۵) اَلنَّاشِقُ: سونگھنے والا۔ صیغہ اسم فاعل، "نَشَقَ" سے مشتق ہے بمعنی سونگھنا۔ نَشِقَ (س،ف) نَشَقًا، ونَشْقًا مصدر ہیں بمعنی سونگھنا۔

(۶) کَافُوْرٌ: یہ ایک خوشبودار گھاس ہے (ہندی میں کپور کہتے ہیں) کافور کی جمع کوافر، کوافیر ہیں، اس کا مادہ کفر ہے جسکے اصلی معنی ہے چھپانا، ڈھانک لینا ہے اسی وجہ سے رات کو کافر کہتے ہیں۔ کیونکہ چیزوں کو چھپالیتی ہے یا اسلئے کہ اس کو خوشبو سب پر غالب آتی ہے اسلئے کافور کہتے ہیں۔ اور کھجور کے شگوفے کا غلاف اور خوشہ انگور کے نکلنے کی جگہ۔ قال تعالیٰ: کان مزاجها کافورا.

(۷) اِقْرِنْ: صیغہ امر حاضر ہے از (ض) بمعنی ملانا (ن) سے بھی آتا ہے اور قِرْنُ البعیر کہتے ہیں۔ دو اونٹوں کو ایک رسی میں باندھنا۔

(۸) خِلَالَةٌ: بمعنی وہ تنکا جس کے ذریعہ سے دانتوں کے درمیان سے کھانا وغیرہ دور کیا جائے، نکالا جائے۔ والجمع اَخِلَّةٌ وخَلَالَةٌ ہے از (ن) بمعنی خلال کرنا۔ اور دانتوں سے گوشت وغیرہ نکالنا ہی مراد ہے۔

(۹) نَقِیَّةٌ: اس کی جمع نَقَایَا ہے بمعنی پاک وصاف از (س) اور مؤنث نَقِی کی جمع ہے نِقَاءٌ، اَنْقِیَاءُ، نُقُوَاءُ.

(۱۰) اَلْاَصْلُ: یہ فرع کی ضد ہے بمعنی جڑ. والجمع اصول اور یہاں نقیۃ الاصل میں اضافت لفظیہ ہے ای نقية اصلها اور اسی طرح محبوبۃ الوصل میں بھی۔

(۱۱) مَحْبُوْبَةٌ: اور محبوبۃ الوصل میں بھی اضافت لفظیہ ہے ای محبوبة وصلها.

☆......☆......☆

اَنِیقَةَ الشَّکْلِ، مَدْعَاةً اِلَی الْاَکْلِ، لَهَا نَحَافَةُ الصَّبِّ، وَصَقَالَةُ الْعَضْبِ، وَآلَةُ الْحَرْبِ، وَلَدُوْنَةُ الْغُصْنِ الرَّطْبِ.

ترجمہ:۔ جو اچھی شکل والا ہو (خوب صورت ہو) جو کھانے کی طرف رغبت پیدا کرنے والا ہو (جو بلانے کا آلہ ہو کھانے کی طرف) اور لاغری عاشق جیسی ہو۔ (ایسا خلال جو عاشق جیسا لاغر ہو)۔ اور تلوار کی طرح صاف ہو۔ اور لڑائی کا آلہ ہو (اس کی نوک باریک ہو) اور تر شاخ کے مانند نرم ہو۔

(۱) اَنِیْقَةٌ: بمعنی عمدہ، خوب صورت۔ بمعنی خوش ہونا. اَنِقَ یَاْنَقُ (س) اَنَقًا بمعنی خوش ہونا۔ اور انیقۃ الشکل میں بھی اضافت لفظیہ ہے ای انیقة شکلها۔

(۲) اَلشَّکْلُ: بمعنی صورت ومشابہت۔ نظیر ومشکل، معاملہ، مقصد م ارادہ۔ والجمع اَشْکَالٌ، شُکُوْلٌ از (ن) بمعنی مشکل ہونا۔

(۳) مِدْعَاةٌ: صیغہ مبالغہ ہے تاء مبالغہ کیلئے ہے یا یہ مفعلۃ کے وزن پر مصدر ہے مگر یہ وزن سبب کیلئے آتا ہے یعنی ملانے کا سبب یا یہ صیغہ صفت ہے۔ یہ یا کھانے کی دعوت۔

(۴) نَحَافَةٌ: بمعنی لاغر و کمزور دبلا ہونا۔ مصدر ہے از (س، ك) قلیل اللحم ہونا جو خلقۃً ہو نہ کہ کمزوری کی بناء پر ہو۔ اسی وجہ سے نحیف کمزور کو کہتے ہیں۔ نَحِیفٌ کی جمع نُحَفَاءُ.

(۵) الصَّبُّ: بمعنی عاشق، دلدادہ ہونا۔ صیغہ صفت ہے اور صَبَابَةٌ (س) سے مصدر ہے اور صَبَّ یَصُبُّ (ن) صَبًّا بمعنی بہا دینا والجمع صُبُّوْنَ اور اِنْصِبَابٌ بمعنی بہانا۔ مؤنث صَبَّةٌ جمع صَبَّاتٌ۔

(۶) صَقَالَةٌ: بمعنی مَصْقُوْلٌ یعنی منجھا ہوا ہونا، صاف کیا ہوا ہونا۔ از (س) صَقْلًا مصدر ہے بمعنی مانجھنا، صاف کرنا۔

(۷) اَلْعَضْبُ: بمعنی تلوار قاطع، شمشیر براں۔ یہ صیغہ صفت ہے از (ض) عَضْبًا بمعنی کاٹنا۔

(۸) لُدُوْنَةٌ: مصدر ہے از کرم بمعنی نرم ہونا، لچکدار ہونا۔ مصادر لَدَانَةٌ و لُدُوْنَةٌ بمعنی نرم ہونا۔ والجمع لُدْنٌ۔

(۹) اَلْغُصْنُ: بمعنی شاخ و ٹہنی والجمع اَغْصَانٌ، وغُصُوْنٌ، غِصَنَةٌ۔ غَصَنَ (ض) غَصْنًا مصدر ہے بمعنی کاٹنا۔

(۱۰) الرُّطَبُ: بمعنی تر و تازہ مصدر ہے از (ن)۔ بمعنی تر و تازہ ہونا ٹہنی. ضده الیابس بمعنی عمدہ نرم، تر، تازہ ٹہنی۔ (س، ك) سے رَطْبًا و رَطَابَةً مصدر ہیں بمعنی تر ہونا۔

☆......☆......☆
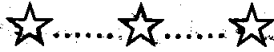
قَالَ: فَنَهَضْتُ فِیْمَا اَمَرَ، لِاَدْرَأَعَنْهُ الْغَمَرَ، وَلَمْ اَهِمْ اِلٰی اَنَّهٗ قَصَدَ اَنْ یَخْدَعَ، بِاِدْخَالِی الْمِخْدَعَ، وَلَا تَظَنَّیْتُ اَنَّهٗ سَخِرَمِنَ الرَّسُوْلِ.

ترجمہ:۔ راوی کہتا ہے (حارث بن ہمام) پس اٹھا میں تا کہ تعمیل کروں اس چیز کے سلسلہ میں جس کا حکم دیا تا کہ دور کروں میں اس سے چکنائی کو۔ اور نہیں وہم (گمان) کیا میں نے اس بات کا تحقیق کہ اس نے قصد کیا ہے دھوکہ دینے کا مجھے کمرے میں بھیج کر اور نہ گمان کیا میں نے اس بات کا بے شک مذاق کیا ہے (کرنے گا وہ) رسول سے (قاصد سے)۔

(۱) نَهَضْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم از (ف) نَهْضًا مصدر ہے بمعنی اٹھنا۔

(۲) اَمَرَ: صیغہ ماضی معروف از (ن) الامر مصدر ہے بمعنی حکم کرنا۔ اور "فیما امر" کے معنی ہے ای فی امتثال ماامر ہے۔

(۳) لَأدرأ: از (ف) بمعنی دفع کرنا. دَرَأَیَدْرَأُ (ف) دَرْأً و دَرْأَةً بمعنی سختی سے دفع کرنا۔ وفی التنزیل: ویدرؤون بالحسنة السیئة.

(۴) اَلْغَمَرُ: بمعنی ناتجربہ کاری، جاہل، کینہ، گوشت کی بدبو، اور گوشت کی چکناہٹ۔ والجمع اَغْمَارٌ و غُمُوْرٌ۔

(۵) لَمْ اَهِمْ: صیغہ واحد متکلم مضارع۔ وَهَمَ (ض) وَهْمًا مصدر ہے بمعنی ایسی چیز کی طرف وہم جانا جس کا ارادہ نہ ہو گمان کرنا۔

(۶) قَصَدَ: صیغہ ماضی معروف از (ض) بمعنی ارادہ کرنا، درمیانہ چلنا۔ قدم تحقیقہ۔

(۷) یَخْدَعَ: از (ف) خَدْعًا مصدر ہے بمعنی دھوکہ دینا۔

(۸) سَخِرَ: صیغہ ماضی معروف از (س) سَخْرًا، سُخْرًا، سُخْرَةً، مَسْخَرَةً بمعنی مذاق و ٹھٹھا کرنا۔ قال تعالٰی: ان تسخروا منا فانانسخر نکم.

(۹) اَلرَّسُوْلُ: بمعنی قاصد، مرسل والجمع رُسُلٌ، اَرْسُلٌ اور "رَسول" کا اطلاق واحد جمع سب پر آتا ہے۔ کقوله تعالیٰ: لقدجاء کم رسول من انفسکم۔ رَسِلَ (س) سے اور کبھی اس سے ملائکہ بھی مراد ہوتے ہیں اور کبھی انبیاء بھی ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

فِیْ اِسْتِدْعَاءِ الْخِلَالَةِ وَالْغَسُوْلِ، فَلَمَّا عُدْتُ بِالْمُلْتَمَسِ، فِیْ اَقْرَبَ مِنْ رَجْعِ النَّفَسِ، وَجَدْتُ الْجَوَّ قَدْ خَلَا.

ترجمہ:۔ خلال اور غسول (صابن) کے طلب کرنے میں۔ پس جب لوٹا میں۔ مطلوبہ چیز کے ساتھ (بڑھے کی مطلوبہ چیز لیکر) سانس کی واپسی سے بھی زیادہ جلدی (فورا) تو میں نے فضاء کو خالی پایا۔

(۱) اِسْتِدْعَاءٌ: یہ مصدر ہے استفعال کا بمعنی دعا کی درخواست کرنا۔ مجرد (ن) سے ہے۔

(۲) اَلْخِلَالَةُ: بمعنی خالی ہونا۔ خَلَا یَخْلُوْ خُلُوًّا. از (ن)، مر تحقیقه.

(۳) عُدْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم ہے از (ن) عَوْدٌ مصدر سے بمعنی لوٹنا۔ اور یہ لوٹنا عام ہے چاہے قول سے رجوع ہو یا ذات سے رجوع ہو یا اپنے عزم وارادہ سے رجوع ہو۔

(۴) مُلْتَمِسٌ: صیغہ اسم فاعل از افتعال مصدر اِلْتِمَاسٌ ہے بمعنی مانگنا، وطلب کرنا (مطلوب) اور یہ موقع میں حال کے ہے ای متلبسا بالملتمس بمعنی مطلوب۔

(۵) رَجَعَ: صیغہ ماضی۔ رَجَعَ (ض) رَجْعًا، رُجُوْعًا، رُجْعَانًا بمعنی لوٹانا، لوٹنا۔ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۶) اَلنَّفَسُ: (بلتحریك) بمعنی سانس جو زندوں کے منہ سے آئے اور جائے جمع اَنْفَاسٌ.

(۷) وَجَدْتُ: صیغہ واحد متکلم از (ض) بمعنی پانا۔ اَلْوَجْدُ وَالْوِجْدَانُ مصدر ہیں۔

(۸) اَلْجَوُّ: بمعنی فضاء، خلاء. والجمع جِوَاءٌ، اَجْوَاءٌ یعنی آسمان اور زمین کا درمیانی حصہ یا کشادہ میدان. یقال جو البیت. گھر کا اندرونی حصہ۔ جَوّ الماء۔ یعنی زمین کا وہ حصہ جو پانی کے لئے کھودا جائے۔

(۹) قَدْ خَلَا: صیغہ ماضی قریب۔ (ن) خُلُوًّا، وخَلَاءً بمعنی خالی ہونا۔

☆......☆......☆

وَالشَّیْخُ وَالشَّیْخَةُ قَدِ اجْفَلَا، فَاسْتَشَطْتُ مِنْ مَکْرِهٖ غَضَبًا، وَاَوْغَلْتُ فِیْ اِثْرِهٖ طَلَبًا، فَکَانَ کَمَنْ قُمِسَ فِی الْمَاءِ، اَوْ عُرِجَ بِهٖ اِلَی عَنَانِ السَّمَاءِ.

ترجمہ:۔ اور بڈھا اور بڑھیا جلدی سے جاچکے تھے۔ پس مشتعل ہوگیا میں ان کی دھوکہ سے از روئے غصہ کے (انکے دھوکہ دہی پر مجھے سخت غصہ آیا) اور تیزی سے چلا میں ان کے نقش قدم پر تلاش کرتے ہوئے، پس ایسے ہوگئے وہ جیسے کوئی ڈبو دیا گیا ہو پانی میں یا تو اٹھالیا گیا ہو آسمان کی طرف۔

(۱) اَجْفَلَا: یہ اِجْفَالٌ مصدر ہے از افعال بمعنی تیزی سے بھاگنا۔ مجرد (ن، ض) سے ہے جَفْلًا وجُفُوْلًا بمعنی بھاگنا، بدک جانا،

تیزی سے چلنا۔

(۲) فَاسْتَشَطْتُ: صیغہ واحد متکلم از استفعال اِسْتِشْطَاطٌ مصدر سے بمعنی بہت زیادہ بھڑک اٹھنا، غصہ سے بھڑک اٹھنا۔ وبر افروختہ ہونا۔ مجرد (ض) سے ہے بمعنی جل جانا۔ شَاطَ یَشِیْطُ (ض) شَیْطًا و شِیَاطَةً و شَیْطُوْطَةً مصدر ہیں۔

(۳) مَکْرٌ: مصدر ہے۔ مَکَرَ (ن) مَکْرًا، مکر وحیلہ یا خفیہ طریقہ سے نقصان پہنچانا۔ قال تعالیٰ: ومکروا ومکر الله والله خیر الماکرین.

(۴) غَضَبًا: مصدر ہے از (س) بمعنی غصہ ہونا۔ مبغوض رکھنا، انتقام لینا۔ قال تعالیٰ: فباؤ بغضب علی غضب.

(۵) اَوْغَلْتُ: از افعال اِیْغَالٌ مصدر ہے بمعنی کسی کے پیچھے جانا۔ اور دوڑنا۔ جلدی کرنا، تیزی سے چلنا۔ یقال اوغل فی السیر ایغالا. جب کہ وہ تیز چلے، قدم تحقیقہ۔

(۶) اَثَرٌ: (بفتح همزه) بمعنی مطلق نشان۔ اور اِثْرٌ (بکسر الهمزة) بمعنی نشان قدم۔ اور اثر کے معنی حدیث سنت اور مدت کے بھی آتے ہیں والجمع آثار و آثور اور اَثَرٌ (محرکة) کے معنی بھی نشان کے آتے ہیں۔

(۷) قُمِسَ: صیغہ ماضی مجہول۔ (ن، ض) قَمْسًا و قُمُوْسًا مصدر ہیں بمعنی پانی میں غوطہ لگانا، گھسنا۔ اور لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے (ڈبونا، ڈوب جانا) یہاں عبارت میں معروف و مجہول دونوں ہو سکتے ہیں۔

(۸) عُرِجَ: صیغہ ماضی مجہول۔ عُرُوْجٌ مصدر سے بمعنی بلندی پر جانا، اور چڑھنا۔ (ن، ض) عَرْجًا و عُرُوْجًا. کما فی القرآن: تعرج الملائکة والروح. عرج (س) بمعنی لنگڑا ہونا۔

(۹) عَنَانٌ: (بفتح العین) ماخوذ "عَنٌّ" سے ہے بمعنی ظاہر، بادل چونکہ بادل بھی ظاہر ہوتا ہے اور عَنَانَةٌ واحد ہے بمعنی بادل کا ٹکڑا یقال عنان السماء بمعنی آسمان کی بلندی یا آسمان کا وہ حصہ جو نظر آتا ہے و عَنَانُ الدَّارِ گھر کا کنارہ و عِنَانٌ (بکسر العین) بمعنی لگام۔ عَنٌّ بمعنی سامنے دکھائی دینا (ض، ن) عَنًّا و عَنَنًا، عُنُوْنًا بمعنی دکھائی دینا، معلوم ہونا۔

(۱۰) اَلسَّمَاءُ: بمعنی آسمان، فضاء واسع یا ہر وہ چیز جو تم سے اوپر ہو۔ والجمع سَمٰوات، اُسْمِیٌّ، اَسْمِیَةٌ آتی ہیں۔ از (ن) بلند ہونا، ومرتفع ہونا۔ سَمَا یَسْمُوْ (ن) سُمُوًّا. بلند ہونا۔

تمت المقامة السابعة. بعون الله تعالیٰ

من خلون ۱۴/جمادی الاولیٰ ۱۴۱۵ھ

الموافق: ۲۰/اکتوبر ۱۹۹۴ء

فی اشرف المدارس غلشن اقبال کراشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَۃُ الثَّامِنَۃُ الْمَعَرِّیَّۃُ (۱)

''آٹھواں مقامہ معریہ ہے''

اس مقامہ کا خلاصہ

''اس مقامہ میں کل تیئیس (۲۳) اشعار ہیں، اس میں علامہ حریریؒ نے ایک خاص ادبی صنعت کا مظاہرہ کیا ہے، اور وہ صفت توریہ ہے۔ ''صفت توریہ کی تعریف یہ ہے کہ ایک لفظ بیان کیا جائے جس کے دو معنی ہوں ایک معنی قریب ہوں دوسرا معنی بعید، تو قریب معنی اس سے مراد لئے جائیں''۔ نیز ایسے جملے لائے ہیں جو ذووجہین ہیں، قصہ صرف اتنا ہے کہ ابوزید سروجیؒ نے ایک لڑکے کو سوئی دی، اس سوئی کا ناکہ لڑکے سے ٹوٹ گیا، لڑکے نے رہن کے طور پر ابوزید سروجی کے پاس سلائی رکھوائی، دونوں مقدمہ وہاں کے قاضی کے پاس لے گئے، وہاں ابوزید نے اپنا مقدمہ ایسے الفاظ میں پیش کیا جو سوئی پر بھی فٹ ہو سکے اور باندی پر بھی، مقدمہ تو سوئی لینے اور اس کے ناکہ توڑنے کا ہے، لیکن الفاظ باندی پر منطبق ہوتے ہیں، اسلئے گویا ظاہراً اس نے باندی کو لے جا کر غلط طریقہ سے اسے استعمال کیا۔ تو جواباً اس لڑکے نے جو اپنا بیان دیا وہ بھی ایسے الفاظ میں ہے کہ جو سلائی پر بھی فٹ ہو سکتے ہیں، اور غلام پر بھی، مقدمہ تو سلائی کا ہے کہ وہ رہن کے طور پر اس نے ابوزید کے پاس رکھا۔ لیکن الفاظ ایسے استعمال کئے کہ وہ غلام پر بھی صادق آرہے ہیں کہ وہ رہن میں رکھا گیا ہے، قاضی صاحب کو جب کچھ سمجھ میں نہ آیا، تو کہا کہ صحیح طریقہ سے وضاحت کرو، ورنہ چلے جاؤ چنانچہ لڑکا بڑھا اور سات شعروں میں اپنی وضاحت کردی کہ اس کی سوئی مجھ سے خراب ہوگئی تھی اور میں نے رہن کے طور پر اس کے پاس اپنی سلائی رکھوائی، میرے پاس اتنی رقم نہیں کہ اس کو سوئی کی قیمت ادا کر کے اپنی سلائی وصول کرلوں، اس سے مری مسکینی کا اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔ پھر بوڑھا آگے بڑھا اور نو اشعار میں اس نے اپنا مدعا بیان کیا کہ اگر گنجائش ہوتی تو میں ضرور اس کو سلائی واپس کر دیتا، لیکن میری حالت اس سے بھی ناگفتہ بہ ہے۔ قاضی صاحب نے دونوں کی فصاحت بیانی سے متاثر ہو کر ایک دینار نکال کر انہیں دیا۔ تو بڈھے نے جھپٹ کر لے لیا اور کہا کہ قاضی صاحب نے ہم پر جو احسان کیا ہے، اس کے عوض میں آدھا تو میرا ہے، اور باقی آدھا تاوان کے طور پر میرا ہے، اور لڑکے سے کہا کہ اپنی سلائی لے لو۔ تو گویا لڑکے کو سلائی کے علاوہ کچھ نہ ملا، تو قاضی صاحب نے دوبارہ اپنی طرف سے کچھ ریزگاری دیکر رخصت کیا، پھر قاضی صاحب کو خیال آیا کہ شاید یہ دھوکہ ہو، اسلئے دوبارہ انہیں بلوایا۔ اور ان سے حقیقت حال پوچھی تو بڈھے نے سات شعروں میں اس کا جواب دیا کہ میں ابوزید سروجی ہوں اور یہ

میرا بیٹا ہے، کہ میں اس طرح کا فریب دیکر لوگوں سے رقم وصول کرتا ہوں، تو قاضی صاحب نے تنبیہ کی، تو ابوزید قاضی سے آئندہ دھوکہ نہ دینے کا وعدہ کر کے رخصت ہوا۔

☆......☆......☆

اَخْبَرَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ. قَالَ: رَأَيْتُ مِنْ اَعَاجِيْبِ الزَّمَانِ، اَنْ تَقَدَّمَ خَصْمَانِ، اِلَى قَاضِي مَعَرَّةِ النُّعْمَانِ.

ترجمہ:۔ خبر دی ہے حارث بن ہمام نے: اس نے کہا کہ دیکھا میں نے زمانہ کے عجائبات میں سے (زمانے کے عجیب غریب واقعات میں سے ایک یہ واقعہ دیکھا) کہ دو جھگڑا کرنے والے معرۃ النعمان کے قاضی کے پاس آئے (یا شہر معرہ کے قریب ہے کہ وہ نعمان کے اس کے قاضی کے پاس حاضر ہوئے)۔

(۱) اَلْمَعَرِّيَةُ: یہ ملک شام میں ایک شہر "معرة النعمان" کا نام ہے۔

(۲) اَعَاجِيْبُ: یہ اُعْجُوْبَةٌ کی جمع ہے یعنی وہ چیز جس پر تعجب کیا جائے۔ ای مايتعجب منه ويستغظم. مجرد (از س)۔

(۳) تَـقَـدَّمَ: صیغہ ماضی معروف از تفعل بمعنی مقدم ہونا، آگے ہونا۔ جو تاخر کی ضد ہے اور تقدیم تفعیل سے بمعنی آگے کرنا۔ واز (ن) قُدُوْمًا مُقَدَّمًا قَدِيْمًا بمعنی سبقت کرنا۔ از (س) سے بمعنی جرأت و بہادری کرنا. قَدُمَ (ك) قَدَامَةً بمعنی قدیم پرانا ہونا، قَدِمَ بمعنی لوٹنا۔

(۴) خَـصْـمَـان: یہ تثنیہ ہے خَصْمٌ کا بمعنی لڑنے والا، جھگڑا کرنے والا۔ والجمع خُصُوْمٌ، خِصَامٌ، اَخْصَامٌ. (ض) خَصْمًا مصدر ہے بمعنی جھگڑا کرنا۔ (خصومت میں غالب آنا)۔ اور کبھی جمع تثنیہ اور مؤنث کیلئے واحد کا ہی صیغہ استعمال کرتے ہیں۔

(۵) قَاضِي: بمعنی حاکم شرعی۔ والجمع قُضَاةٌ، قَاضُو، قُضَاءٌ. قَضَايَقْضِيْ (ض) قَضَاءً بمعنی فیصلہ کرنا، حکم کرنا۔

(۶) مَعَرَّةُ النُّعْمَان: یہ دو جگہ آئے ہیں۔ (۱) معرة ایک شہر کا نام ہے شام کے شہروں میں سے اور یا نعمان۔ ایک یہاں پہاڑ کا نام ہے جس کی شہر معرہ کے قریب ہونے کی وجہ سے اضافت کر دی گئی۔ اور بعض کہتے ہیں نعمان یہ نعمان بن المنذر الغسانی کی طرف منسوب ہے اس لئے کہ وہ اس جگہ سے گذر رہے تھے۔ اور بعضوں نے کہا ہے کہ یہ بغداد کے قریب ایک شہر ہے جو نعمان بن منذر غسانی کی طرف منسوب ہے۔

☆......☆......☆

اَحَدُهُمَا قَدْ ذَهَبَ مِنْهُ الْاَطْيَبَان، وَالْاٰخَرُ كَاَنَّهُ قَضِيْبُ الْبَان. فَقَالَ الشَّيْخُ اَيَّدَ اللهُ الْقَاضِي، كَمَا اَيَّدَ بِهِ الْمُتَقَاضِي.

ترجمہ:۔ ان میں سے ایک کا تحقیق کہ جاتی رہیں اس سے دونوں عمدہ چیزیں (لذت اکل و جماع یا جوانی، گویا وہ بڈھا ہو گیا) اور دوسرا وہ گویا بان درخت کی شاخ تھا (نوجوان تھا) پس بڈھے نے کہا کہ اللہ تعالیٰ مدد کرے قاضی کی۔ جیسا کہ مدد پہنچتی ہے اس قاضی کے ذریعہ سے طالب حق کو۔

(۱) اَحَدٌ: کی جمع آحاد ہے اور واحد کی جمع وُحْدَانٌ، اُحْدَانٌ. اور احد بمعنی یکتا جس کی کوئی نظیر نہ ہو اصل میں یہ وحد تھا واؤ کو ہمزہ سے

بدل لیا گیا ہے۔ وَحَدَ یَحِدُ (ض) وَحْدًا، وَحْدَةً، حِدَةً مصادر ہیں (ک) سے بھی آتا ہے۔

(۲) ذَهَبَ: صیغہ ماضی معروف از (ف) الذھب مصدر سے بمعنی جانا، چلنا، سیر کرنا، گذرنا۔ ذَهَابًا، ذُهُوْبًا، مَذْهَبًا مصادر ہیں۔ اذھب لے جانا، اذھاب مصدر سے افعال۔ ذھب سونے سے ملمع کرنا۔

(۳) اَلْاَطْیَبَانِ: یہ تثنیہ ہے اَطْیَب کا جمع اَطَایِبُ۔ مؤنث طوبیٰ جمع طُوبِیَاتٌ یہ اسم تفضیل ہے بمعنی شیریں تر ہونا، یالذیذ تر ہونا اور ذهب الاطیبان (یعنی پیرِ فرتوت سے یہ چیزیں جاتی رہی ہیں) سے مراد یہاں پر یا کھانا اور جماع ہے یا نیند اور جماع ہے یا بھوک اور پیاس اور اطیب (ض) سے بھی آتا ہے۔ طَیْبًا، طَابًا، طَیْبَةً، تَطْیَابًا مصدر ہیں۔ یقال طابت النفس نفس کا انشراح ہونا. طَابَ عَیْشُه اسودہ حال ہونا۔

(۴) قَضِیْبٌ: بمعنی کٹی ہوئی شاخ (ض) قَضْبًا مصدر ہیں بمعنی کاٹنا قطع کرنا. والجمع قُضْبَانٌ وقِضْبَانٌ. کماقال تعالیٰ: وانبتنا فیھا حبا وعنبا وقضبا.

(۵) اَلْبَانُ: معتدل القد، نرم قسم کا لانبا ایک درخت کا نام ہے۔ یہ ایک مشہور درخت ہے جسکے پتے بید کے پتے کی طرح ہوتے ہیں اور اس کے پھل سے خوشبودار تیل نکلتا ہے۔ اور بوجہ طویل ہونے کے اس سے جوانی، خوبی، راستی قد، کی طرف اشارہ ہوتا ہے اور اسی سے تشبیہ دیکر معشوق کے قد وقامت کی طرف اشارہ ہوتا ہے اس کا واحد بانۃ آتا ہے اور اس سے مراد مرد کی قوت رجولیت ہے اس کے معنی (سرو، بکائن، آزاد درخت)۔

(۶) اَیَّدَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر ''تَاْیِیْدٌ'' ہے بمعنی مدد کرنا، طاقت دینا۔ قوت دینا۔

(۷) اَلْقَاضِی: بمعنی فیصلہ کرنے والا (ض) حاکم شرعی، القاضی. ھو الحاکم الشرعی.

(۸) اَلْمُتَقَاضِی: صیغہ اسم فاعل از تفاعل بمعنی حق کو طلب کرنے والا، تقاضہ کرنا والا۔ اپنا حق. المتقاضی. ای الذی یطلب من القاضی قضاء دعوته علی خصمه.

☆......☆......☆

اِنَّهُ کَانَتْ لِیْ مَمْلُوْکَةٌ رَشِیْقَةُ الْقَدِّ، اَسِیْلَةُ الْخَدِّ، صَبُوْرٌ عَلَی الْکَدِّ، تَخُبُّ اَحْیَانًا کَالنَّهْدِ، وَتَرْقُدُ اَطْوَارًا فِی الْمَهْدِ.

ترجمہ:۔ تحقیق کہ شان یہ ہے (جناب! واقعہ یہ ہے) کہ میری ایک لونڈی تھی جو معتدل القامت (لطیف عمدہ قد والی) تھی کتابی چہرہ (نرم رخسارہ) تھا (یا منجھا ہوا چہرہ تھا) صبر کرنے والی تھی مشقت پر۔ (تکلیف برداشت کرتی تھی) دوڑتی تھی وہ کبھی تیز رو گھوڑے کی طرح۔ اور سوتی تھی وہ کبھی (بسا اوقات) گہوارے میں (سوئی دان میں)۔

(۱) اِنَّهُ کَانَتْ لِیْ: یہاں سے وہ اوصاف شروع ہوتے ہیں جو ایک لونڈی اور سوئی میں پائے جاتے ہیں لیکن اصل معاملہ سوئی کے متعلق ہے اس کو اس انداز سے بیان کیا ہے جس سے لونڈی کا شبہ ہوتا ہے۔

(۲)مَمْلُوْكَةٌ: بمعنی لونڈی۔ یہاں اس سے مراد سوئی ہے۔اور یہاں سے غلام اور جاریہ کے اوصاف شروع کرتے ہیں لیکن حقیقت میں سوئی اور سلائی کی صفات کا بیان کرنا مقصود ہے۔

(۳)رَشِيْقَةٌ: بمعنی پاکیزہ، خوب صورت، عمدہ اور سید حاقد کے بھی آتے ہیں۔رَشُقَ (ك)رَشَاقَةً بمعنی خوب صورت ہونا پاکیزہ ہونا۔

(۴)اَلْقَدُّ: انسان کا قد وقامت۔والجمع اَقُدٌّ،قُدُوْدٌ،قِدَادٌ،اَقِدَّةٌ.(ن)قَدًّا مصدر ہے بمعنی کاٹنا، چیرنا۔ مقدار قامت انسان۔ قدة بمعنی ہر چیز کا ٹکڑا، لوگوں کا گروہ، فرقہ .قال تعالیٰ: طرائق قددا.

(۵)اَسِيْلَةٌ: بمعنی لمبا و نرم، سیدھا، دراز اور چکنا۔یا وہ چہرہ جو کتابی ہو۔اَسُلَ اَسَالَةً (ك،ن)واَسِلَ(س)اَسَلًا　اور اَسِيْلَةٌ صیغۂ صفت ہے اس کی مؤنث اَسِيْلَةٌ ہے۔

(۶)اَلْخَدُّ: بمعنی رخسارہ، گال، چہرہ۔والجمع خُدُوْدٌ. از(ن)خَدًّا مصدر ہے بمعنی پھاڑنا، اثر کرنا۔اُخْدُوْدٌ(مستطیل گڑھا) لمبا گڑھا۔قال تعالیٰ: قتل اصحاب الاخدود. جمع الجمع اَخَادِيْدُ آتی ہے۔

(۷)صَبُوْرٌ: صیغۂ مبالغہ ہے "صابر" کا بمعنی بہت زیادہ صبر کرنے والا/ والی، بردبار. کمافی الحدیث: اللهم اجعلنی صبورا. صَبَرَ(ض)صَبْرًا مصدر ہے اس کی جمع صبر آتی ہے۔اور یہ اللہ تعالیٰ کے اسمائے حسنیٰ میں سے ہے۔

(۸)اَلْكَدُّ: مصدر ہے از(ن) بمعنی مشقت میں ڈالنا۔یا مشقت اٹھانا۔

(۹)تَخُبُّ: صیغہ مضارع واحد مؤنث غائب۔از(ن)خَبًّا مصدر ہے بمعنی تیزی سے دوڑنا یا جلدی سے چلنا خَبًّا، خَبَبًا۔مصادر ہیں۔

(۱۰)اَحْيَانًا: اس کا واحد حِيْنٌ ہے بمعنی وقت اور اس کی جمع الجمع اَحَايِيْنُ آتی ہے(ض) بمعنی وقت کا آنا۔

(۱۱)اَلنَّهْدُ: مصدر ہے بمعنی ابھری ہوئی چیز (بلند چیز) شیر درندہ، عمدہ، نہایت خوب صورت خوب موٹا تازہ گھوڑا،(عمدہ گھوڑا)نُهُوْدٌ جمع ہے۔نَهُدَ(ك)نُهُوْدًا ونُهُوْدَةً.

(۱۲)تَرْقُدُ: صیغہ مضارع معروف. رُقُوْدٌ مصدر سے از(ن) بمعنی سونا۔رَقْدًا، رِقَادًا، رُقُوْدًا. مصادر ہیں۔والجمع رُقُوْدٌ.
قال تعالیٰ: وتحسبهم ایقاضا وهم رقود۔(الکهف)

(۱۳)اَطْوَارًا: یہ جمع ہے طور کی بمعنی قدر، حد، مال، پیٹ، کبھی کبھی، اندازہ. وفی القران: وقدخلق لکم اطوارا.

(۱۴)اَلْمَهْدُ: بمعنی گہوارہ، پست زمین. والجمع مُهُوْدٌ. مَهَدَ(ف)مَهْدًا. بمعنی بچھونا۔ کنایہ ہے سوئی دان میں رکھتے وقت فراغت کے بعد۔اس سے مراد "تلے دانی" ہے جس میں سوئی رکھتے ہیں۔

☆......☆......☆

وَتَجِدُفِيْ تَمُّوْزَ مَسَّ الْبَرْدِ، ذَاتُ عَقْلٍ وَعِنَانٍ. وَحَدٍّ وَسِنَانٍ، وَ كَفٍّ بِبَنَانٍ، وَفَمٍ بِلَا اَسْنَانٍ.

ترجمہ۔اور پاتی تھی وہ گرمی کے موسم میں ٹھنڈک یا سوہان پر رگڑی جاتی تھی (تاکہ اس کا زنگ دور ہو جائے) اور عقل والی (گرہ) اور

لگام والی تھی (دھاگے والی) اور تیز نوک (دھار) والی تھی۔ اور ہتھیلی والی تھی مع پوروں کے (یالوگوں کی ہتھیلی میں رہنے والی تھی یا سیتے وقت سوئی ہتھیلی میں رکھنی ہوتی ہے اور منہ والی بغیر دانتوں کے تھی (منہ والی تھی بغیر دانتوں) کنایہ ہے شرم وحیاء سے۔

(۱) تَجِدُ: صیغہ مضارع (ض) وَجدًا، وَجْدَةً، وُجُوْدًا، وَجْدَانًا، وَاجْدَانًا. ہیں بمعنی پانا۔

(۲) تَمُوْز یا تَمُّوْز: بمعنی شمسی سال کا ساتواں مہینہ (جولائی) ہے، جس میں گرمی نہایت شدت سے پڑتی ہے جو ۳۱ دن کا ہوتا ہے۔ یا یہ فارسی مہینوں سے ایک مہینہ کا نام ہے جس میں نہایت گرمی پڑتی ہے۔ یا رومی زبان کے ایک مہینہ کا نام ہے۔

(۳) مَسَّ: صیغہ ماضی از (ن،س) مَسًّا، مَسِیْسًا، مَسِیْسٰی ۔ مصادر ہیں۔

(۴) عِنَانٌ: (بکسر العین) بمعنی لگام والجمع اَعْنِیَةٌ، وَعِنَنٌ. اس سے مراد دھاگہ (تاگہ)۔

(۵) حَدٌّ: بمعنی تلوار کی دھار، تیزی، اور کسی چیز کی انتہاء، اور سزا کے معنیٰ میں بھی مستعمل ہے یہاں مراد اول ہے۔

(۶) سِنَانٌ: (بکسر السین) بمعنی نیزے کا پھل (نوک) والجمع اَسِنَّةٌ۔ از (ن) بمعنی تیز کرنا، اور جاریہ اور سوئی میں دھار اور تیزی میں مناسبت ظاہر ہے۔

(۷) کَفٌّ: یہاں تنوین تعظیم کیلئے ہے بمعنی ہاتھ یا ہتھیلی مع انگلیاں والجمع اَکُفٌّ، و کُفُوْفٌ و کُفٌّ.

(۸) بِبَنَانٍ: یہاں اول میں ''باء'' مع کے معنی میں ہے اور بنان کے معنی پورے، انگلیوں کے اطراف کے ہیں اور انگلیوں کے معنی بھی آتے ہیں اس کا واحد بَنَانَةٌ جمع بَنَانَاتٌ. قال تعالیٰ: بَلٰی قادرین علٰی ان نسوی بنانه.

(۹) فَمٌ: بمعنی منہ۔ (بفتح الفاء وضمها و کسرها) یہ اصل میں "فَوْهٌ" تھا اور اس کا تثنیہ فَمَانِ، اور فَمَوَانِ، وفَمْیَانِ ہے اس کی جمع افواہ ہے اور باعتبار اصل وضع کے اور اَفْمَامٌ اور نسبت کیلئے فَمَوِیٌّ اور فَمِیٌّ کہتے ہیں۔ مراد اس سے سوئی کا سوراخ ہے۔

(۱۰) اَسْنَانٌ: یہ جمع سِنٌّ کی بمعنی دانت والجمع اَسِنَّةٌ، وَاَسُنٌّ اور جاریہ اور دانت کے درمیان مناسبت یہ ہے کہ بلا اسنان سے کنایہ ہے شدت حیاء سے کہ وہ حیاء کی وجہ سے زور سے نہیں ہنستی گویا اس کے دانت ہی نہیں ہیں۔

☆......☆......☆
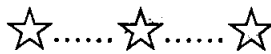
تَلْدَغُ بِلِسَانٍ نَضْنَاضٍ، وَتَرْفُلُ فِیْ ذَیْلٍ فَضْفَاضٍ، وَتُجْلٰی فِیْ سَوَادٍ وَبَیَاضٍ، وَتُسْقٰی وَلٰکِنْ مِنْ غَیْرِ حِیَاضٍ.

ترجمہ:۔ جو ڈستی تھی ہلنے والی زبان سے (زبان ہلا ہلا کر ڈستی تھی یعنی عاشق بنا لیتی تھی) اور ناز سے چلتی تھی وہ کشادہ دامن میں (لمبے دھاگے میں) اور نمودار ہوتی تھی وہ سیاہی اور سفیدی میں (یعنی سیاہ دھاگہ، یا سیاہ کپڑا، یا سفید دھاگہ یا سفید کپڑا) اور سیراب کی جاتی تھی اور حوض کے پانی کے علاوہ (بغیر حوض کے سیراب کی جاتی) یعنی سوئی بنانے والا اس کو آگ سے نکال کر پانی میں ڈبوتا ہے نہ کہ حوض میں۔

(۱) تَلْدَغُ: یہ لَدْغٌ مصدر سے از (ف) بمعنی کاٹنا ڈسنا۔ مؤنث لَادِغَةٌ ہے جمع لُدَّغٌ.

(۲) نَضْنَاضٌ: اور نَضْنَاضَةٌ۔ یہ دونوں صیغہ صفت ہے بمعنی سانپ جو اپنی زبان کو خوب نکال کر ہلائے یا وہ سانپ جو ایک جگہ نہ

ٹھہرے اور وہ سانپ جس کا کاٹا ہوا فوراً مرجائے۔ یقال: نَضْنَضَ لِسَانُهُ۔ اس نے اپنی زبان کو حرکت دی۔

(۳) تَرْفُلُ: صیغہ مضارع، رَفَلَ (ن) رَفْلاً، رُفُوْلاً، رَفَلاناً۔ مصدر ہیں بمعنی ناز و تکبر سے چلنا۔

(۴) ذَیْلٌ: بمعنی دامن۔ والجمع اَذْیَالٌ، ذُیُوْلٌ، اَذْیُلٌ، اور ذَیْلاً مصدر ہے از (ض) بمعنی دامن لمبا ہونا۔

(۵) فَضْفَاضٌ: بمعنی بہت زیادہ وسیع ہونا۔ چاہے وسعت ثوب ہو یا وسعت معیشت ہو۔ یہاں ذیل فضفاض سے مراد لمبا دھاگہ ہے (خیط طویل) فَضْفَضَ۔ از باب بَعْثَرَ.

(۶) تَجَلّٰی: صیغہ مضارع۔ از افعال ظاہر کرنا۔ جَلَا یَجْلُوْ (ن) جَلاءً، و جَلْوًا مصدر ہیں بمعنی ظاہر کرنا، یا ظاہر ہونا۔

(۷) سَوَادٌ: بمعنی سیاہی، جو سفیدی کی ضد ہے سَوِدَ (س) سَوْدًا و سَوَادًا بمعنی سیاہ ہونا۔

(۸) بَیَاضٌ: بمعنی سفیدی۔ جو سیاہی کی ضد ہے۔ بَاضَ یَبِیْضُ (ض) بَیْضًا بمعنی سفیدی میں غالب آنا۔ اور ''بیاض'' اور ''سواد'' سے مراد یہ ہے کہ یہ سوئی کبھی کالے دھاگہ یا سیاہ کپڑے میں اور کبھی سادہ کپڑے یا دھاگہ میں ظاہر ہوتی ہے۔

(۹) تُسْقٰی: صیغہ مضارع از (ض) بمعنی سیراب کرنا۔ سَقْیًا مصدر ہے. کقوله تعالیٰ: وسقاهم ربهم شرابا طهورا.

(۱۰) حِیَاضٌ: یہ جمع ہے حوض کی۔ بمعنی مجتمع الماء اس کی جمع اَحْوَاضٌ، حِیْضَانٌ بھی آتی ہیں از (ن) حَوْضًا مصدر ہے بمعنی کنواں بنانا۔

☆......☆......☆

نَاصِحَةٌ خُدَعَةٌ، خُبَأَةٌ طُلَعَةٌ، مَطْبُوْعَةٌ عَلَى الْمَنْفَعَةِ، وَمِطْوَاعَةٌ فِي الضِّيْقِ وَالسَّعَةِ، اِذَا قَطَعْتَ وَصَلَتْ.

ترجمہ:۔ وہ خیر خواہی کرنے والی ہے (سینے والی) اور بہت دھوکہ دینے والی ہے (یعنی اوپر کے ابرے کو سیتی ہے اور استر کو چھوڑ دیتی ہے) اور بہت چھپنے والی ہے (شرمیلی) اور بہت ظاہر ہونے والی ہے، پیدا کی گئی (بنائی گئی) ہے فائدے کے اوپر (نفع کی خاطر) اور تابعدار ہے تنگی اور فراخی میں (ہر حال میں تابعدار مطیع ہے) یعنی کپڑے میں دخول کے وقت چاہئے کپڑا موٹا ہو یا باریک) جب تو قطع تعلق کرے تو وہ اچھا سلوک کرتی ہے۔ (اگر سوئی ہے تو جب تو کپڑا اپھاڑ دے تو وہ سی دیتی ہے)۔

(۱) نَاصِحَةٌ: صیغہ اسم فاعل واحد مؤنث۔ از (ف) بمعنی نصیحت خیر خواہی کرنے والی، خالص محبت کرنا۔ یہ جاریہ کی اعتبار سے ہے یا سینے والی سوئی کے اعتبار سے ہے۔

(۲) خُدَعَةٌ: بمعنی بہت زیادہ مکار، بہت دھوکہ خَدَعَ (ف) خَدْعًا، خِدْعًا بمعنی دھوکہ دینا، فریب دینا۔ اور سوئی کا فریب یہ ہے کہ استر کو چھوڑ کر محض ابرے کو سی دیتی ہے۔

(۳) خُبَأَةٌ: یہ فعلة کے وزن پر بمعنی بہت زیادہ چھپنے والی چیز خَبَأَ یَخْبَأُ (ف) خَبْأً مصدر ہے بمعنی چھپانا، پوشیدہ کرنا یعنی سوئی سینے کی حالت میں کپڑوں کے اندر چھپ جاتی ہے یا اگر ''خُبَأَة'' کے معنی لڑکی کے، لئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ وہ بھی گھر میں چھپی بیٹھی رہتی ہے۔

(۴) طُلَعَةٌ: یہ فعلة کے وزن پر بمعنی بہت زیادہ ظاہر ہونے والی، نکلنے والی، از (ف)۔

(۵) مَطْبُوْعَةً: صیغہ اسم مفعول کا واحد مؤنث ڈھالی گئی. طُبِعَ عَلَیْهِ بمعنی مہر لگائی، بند کیا۔ طَبَعَ (ف) طَبْعًا و طَبِیْعَةً بمعنی فطرت والجمع طبائع.

(۶) اَلْمَنْفَعَةُ: یہ نَفْعٌ سے ماخوذ ہے بمعنی جس سے نفع حاصل کیا جائے والجمع منافع. از (ف)۔

(۷) مِطْوَاعَةً: بمعنی بہت تابعدار، اور یہ "طوعٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی اطاعت کرنا۔ از (ن) اطاعت کرنا. کقوله تعالیٰ: وله اسلم من فی السمٰوات والارض طوعا و کرها.

(۸) اَلضِّیْقُ: (بالکسر) بمعنی تنگی۔ یہ وسعت کی ضد ہے از (ض) ضَیْقًا مصدر ہے بمعنی تنگ ہونا۔ اور "الضیقُ و السعةُ" سے مراد موٹا کپڑا ہے۔

(۹) اَلسَّعَةُ: مصدر ہے بمعنی کشادگی۔ وَسِعَ (س) یَسَعُ سَعَةً وَسِعَةً بمعنی وسیع ہونا۔ یہ ضیق کی ضد ہے۔

(۱۰) قَطَعَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب از (ف) قَطْعٌ مصدر سے بمعنی قطع کرنا، یا قطع تعلق کرنا۔

☆......☆......☆

وَمَتٰی فَصَلْتَهَا عَنْكَ انْفَصَلَتْ، وَطَالَمَا خَدَمَتْكَ فَجَمَّلَتْ، وَرُبَمَا جَنَتْ عَلَیْكَ فَاَلَمَتْ وَمَلْمَلَتْ، وَاِنَّ هٰذَا الْفَتٰی اسْتَخْدَمَنِیْهَا لِغَرْضٍ.

ترجمہ:۔ اور جب تو جدا کرنا چاہے تو اس کو تو وہ جدا ہو جاتی تھی (جب سوئی دان میں رکھنا چاہے تو جدا ہو جاتی) اور بہت سے اوقات ایسی خدمت گذاری کی اس نے تیری پس بہت اچھی کی (بہت اچھا سیا) اور اگر جنایت کرتی ہے تجھ پر پس تجھے رنجیدہ اور بے قرار کرتی ہے (اگر سوئی لیتے وقت ہاتھ کو زخمی کر دیتی ہے) اور بے شک کہ اس جوان نے خدمت کیلئے مانگ لیا اس کو مجھ سے اپنی کسی ضرورت کیلئے۔

(۱) فَصَلْتَهَا: صیغہ واحد مذکر حاضر ماضی معروف یہ فَصْلٌ مصدر سے ہے بمعنی جدا کرنا از (ض)۔

(۲) اِنْفَصَلَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب از انفعال مصدر اِنْفِصَالٌ ہے بمعنی جدا ہونا۔

(۳) خَدَمَتْكَ: صیغہ واحد مؤنث غائب از (ن، ض) بمعنی خدمت کرنا، کام کرنا۔ خِدْمَةٌ مصدر از (ض) و خَدْمَةٌ بھی مصدر ہے۔ خَادِمٌ جمع خُدَّامٌ وَ خَدَمٌ ہیں۔

(۴) جَمَّلَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی از تفعیل بمعنی خوب صورت و جمیل بنانا، یا اچھا کرنا۔ مصدر تَجْمِیْلٌ بمعنی اچھا کام کرنا۔ مجرد (ک) سے جَمَالًا مصدر ہے بمعنی جمیل ہونا۔ خُلق میں اچھا ہونا۔

(۵) جَنَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی (ض) جِنَایَةٌ مصدر سے بمعنی گناہ کرنا۔

(۶) فَاَلَمَتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از افعال اِیْلَامٌ مصدر سے بمعنی تکلیف دینا، غمگین کرنا۔ اور یہ "اَلَمٌ" سے ماخوذ ہے اَلِمَ (س) اَلَمًا بمعنی تکلیف والا ہونا۔

(۷)مُلْمَلُتْ: بعثرت کے وزن پر ہے، اور ''مَلٌّ'' سے ماخوذ ہے بمعنی بے قرار کرنا، اور یہی معنی یہاں مراد ہے۔

(۸)اِسْتَخْدَمِیْنَهَا: استخدم صیغہ ماضی معروف واحد مذکر از استفعال اِسْتِخْدَامٌ مصدر سے بمعنی خدمت پر دینا یا خدمت پر مانگنا۔ یہاں ثانی مراد ہے یعنی خدمت طلب کرنا۔ ''س، ت'' طلب کیلئے ہے از افعال مصدر اِخْدَامٌ بمعنی خدمت کیلئے دینا۔

(۹)لِغَرَضٍ: ای لحاجة والجمع اَغْرَاضٌ. غَرِضَ اِلَیْهِ غَرَضًا (س) بمعنی مشتاق ہونا۔

☆......☆......☆

فَاَخْدَمْتُهُ اِیَّاهَا بِلَا عِوَضٍ، عَلٰی اَنْ یَجْتَنِیَ نَفْعَهَا، وَلَا یُکَلِّفَهَا اِلَّا وُسْعَهَا، فَاَوْلَجَ فِیْهَا مَتَاعَهُ، وَاَطَالَ بِهَا اِسْتِمْتَاعَهُ.

ترجمہ:۔ پس میں نے خدمت کیلئے دیدی (خادمہ بنادی) اس کو بغیر کسی عوض کے اس شرط پر کہ وہ نفع حاصل کرے گا وہ اس کا (لونڈی کا) اور نہ تکلیف دے گا اس کو (لونڈی یا سوئی کو) مگر اس کی طاقت کے موافق۔ پس داخل کیا اس نوجوان نے اپنے سامان کو اس میں (لونڈی میں) (دھاگے کو یا ذکر کو) اور لمبا کیا اس کے ساتھ فائدہ اٹھانے کو (اس سے بہت زیادہ فائدہ اٹھایا) دیر تک اس سے فائدہ حاصل کرتا رہا اگر عورت ہے تو جماع مراد ہے۔

(۱)اَخْدَمْتُهُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از افعال اِخْدَامٌ مصدر بمعنی خدمت کیلئے دینا۔

(۲)عِوَضٌ: بمعنی بدلہ والجمع اَعْوَاضٌ. عَاضَ یَعُوْضُ (ن) عَوْضًا، عِیَاضًا بمعنی بدلہ دینا، عوض دینا۔ اور تفعل سے تعوض کے معنی ہے عوض لینا۔

(۳)یَجْتَنِیْ: یہ اِجْتِنَاءٌ مصدر سے از افتعال بمعنی میوہ توڑنا (میوہ چننا) (ض) جِنَایَةٌ بمعنی جرم کرنا۔ جَنٰی یَجْنِیْ (ض) جَنْیًا بمعنی میوہ توڑنا۔ اس سے مراد نفع اٹھانا۔

(۴)لَا یُکَلِّفُ: یہ تکلیف مصدر سے از تفعیل بمعنی کسی کو مکلف بنانا، تکلیف دینا۔

(۵)وُسْعَهَا: محرکة. (بفتح الواؤ وکسرها وضمها)۔ بمعنی طاقت، قدرت، وَسِعَ (س) وسیع ہونا۔

(۶)اَوْلَجَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب۔ از افعال اِیْلَاجٌ مصدر سے بمعنی داخل کرنا۔ مجرد (ن) سے ہے بمعنی داخل ہونا۔

(۷)مَتَاعٌ: بمعنی سامان جس سے نفع حاصل کرتے ہیں، اسباب الدنیا. والجمع اَمْتِعَةٌ وجمع الجمع اَمَاتِعُ، وَاَمَاتِیْعُ (ف) سے۔ سوائے سونا چاندی کے (چاہے کم ہو یا زیادہ) قال تعالیٰ: وما الحیوة الدنیا فی الآخرة الا متاع.

(۸)اَطَالَ: از افعال صیغہ واحد مذکر غائب۔ ''اِیْطَالٌ'' مصدر سے بمعنی لمبا کر دینا، دراز کرنا۔ طَوْلٌ سے ماخوذ ہے مجرد از (ن) بمعنی لمبا ہونا۔

(۹)اِسْتِمْتَاعٌ: یہ مصدر از استفعال بمعنی نفع اٹھانا ''س، ت'' طلب کیلئے ہے مجرد مَتَعَ از (ف)

☆......☆......☆

ثُمَّ اَعَادَ هَا اِلَیَّ وَقَدْ اَفْضَاهَا، وَبَذَلَ عَنْهَا قِيْمَةً لَا اَرْضَاهَا. فَقَالَ الْحَدَثُ: أَمَّا الشَّيْخُ فَاَصْدَقُ مِنَ الْقَطَا، وَاَمَّا الْاِفْضَاءُ فَفَرَطَ عَنْ خَطَاءٍ.

ترجمہ:۔پھر واپس کیا نوجوان نے اسکو (لونڈی کو) میری طرف۔اس حال میں کہ مفضاۃ کر دیا تھا۔(یعنی اس کے سوراخ کو توڑ دیا تھا یا بکارت زائل کر دی تھی) اور خرچ کیا اس نے اس کے بدلے میں ایسی قیمت کو کہ جس کو میں پسند نہیں کرتا ہوں یعنی (اتنی قیمت پر میں راضی نہیں ہوں) پس کہا نوجوان نے بہر حال بوڑھا قطاء سے بھی زیادہ سچا ہے لیکن افضاء غلطی سے صادر ہوا ہے۔

(۱)اَعَادَ: یہ صیغہ ماضی از افعال اِیْعَادٌ، و اِعَادَۃٌ مصدر سے بمعنی لوٹانا۔اور یہ "عَوْدٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی لوٹنا از (ن)۔

(۲)اَفْضَاهَا: صیغہ ماضی از افعال یہ "مُفْضَاۃٌ" سے مشتق ہے بمعنی دو راستوں کو ایک کرنا۔اور وسیع کرنا، یا چوڑا کرنا۔یقال: اِمْرَاَۃٌ مُفْضَاۃٌ یعنی وہ عورت جس کے دونوں پیشاب و پاخانہ کے مقام ایک ہو گئے۔یہاں پر مراد سوئی کا سوراخ وغیرہ توڑ دینا۔مجرد فَضْوًا (ن) بمعنی وسیع ہونا۔اور افعال سے بمعنی لازمی بھی آتا ہے یعنی چوڑا ہونا۔اور یہ متعدی و لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے، یقال: وافضی الیھا. ای وصل ودخل.

(۳)بَذَلَ: صیغہ ماضی از (ن) بَذْلًا مصدر ہے بمعنی خرچ کرنا۔

(۴)قِيْمَةٌ: یہ قَام کا اسم نوع ہے بمعنی قیمت اور اس کی جمع قِيَمٌ آتی ہے۔

(۵)اَرْضَاهَا: صیغہ واحد متکلم مضارع رَضِیَ (س) سے ہے۔

(۶)اَلْحَدَثُ: (محرکۃ) بمعنی نوجوان والجمع اَحْدَاثٌ، وحُدْثَانٌ. حَدَثَ (ن) حَدْثًا، وحُدُوْثًا، وحَدَاثَةً مصادر ہیں نصر سے بمعنی حادث ہونا، یا واقع ہونا۔اور کرم سے حادث ہونا، نیا ہونا۔جو ضد ہے قدیم کی۔

(۷)اَلْقَطَا: یہ ایک پرندہ ہے جو سچ میں ضرب المثل ہے۔اُڑتا ہے اور چیختا ہے، تو یہ قطا قطا کہتا ہے یا یہ خود اپنا نام لیتا ہے یا ہمیشہ یہ پرندہ پانی دیکھ کر قطا قطا بولتا ہے، اور اس معاملہ میں یہ ہمیشہ سچا اترتا ہے۔جس کو عرب قبائل سنکر یہ سمجھ لیتے تھے کہ اس جگہ پانی ہے، اور یہ بات بالکل واقعہ کے مطابق ہوتی تھی اس وجہ سے یہ مثل سچ بولنے میں مشہور (ضرب المثل) ہوگئی. قَطَا يَقْطُوْ (ن) سے بمعنی چال میں ثقیل ہونا (ای ثقل فی المشی).

(۸)فَرَطَ: از (ن) بمعنی سبقت لے جانا، آگے بھیجنا، فَرْطًا، فُرُوْطًا مصدر ہیں۔

☆......☆......☆

وَقَدْ رَهَنْتُهُ عَنْ اَرْشٍ مَا اَوْهَنْتُهُ، مَمْلُوْكًا لِيْ مُتَنَاسِبَ الطَّرَفَيْنِ. مُنْتَسِبًا اِلَى الْقَيْنِ. نَقِيًّا مِنَ الدَّرَنِ وَالشَّيْنِ.

ترجمہ:۔اور تحقیق کہ رہن رکھ چکا ہوں میں اس کے پاس تاوان کے بدلے میں وہ چیز کے کہ ضعیف کر دیا تھا میں نے اس کو (میں خراب کردہ چیز کے بدلے میں ایک غلام کو ان کے پاس رہن رکھ چکا ہوں) ایک ایسا غلام کو جو میرا تھا (سلائی یا غلام) جس کی دونوں جانب متناسب (شریف النسب ہے) جو قبیلہ قین کی طرف منسوب ہے۔اور جو میل اور عیب سے (پاک صاف ہے میل کچیل سے)۔

(۱) رَهَنْتُ: صیغہ واحد متکلم رَهْنٌ مصدر سے ماخوذ ہے از(ف) بمعنی گروی رکھنا، یا گروی کرنا۔

(۲) اَرْشٌ: (بفتح الهمزة و کسرها) بمعنی دیت، تاوان، رشوت۔ والجمع اَرَاشٌ، و اُرُوْشٌ. اَرَشَ(ن) اَرْشًا مصدر ہے بمعنی دیت دینا، رشوت دینا۔

(۳) اَوْهَنْتُ: بمعنی افتدت "وَهْنٌ" مصدر سے ماخوذ ہے از(ض) بمعنی ضعیف ہونا، کمزور کر دینا، سست ہونا۔ اور(س) سے بھی آتا ہے۔ اور اَوْهَنَ افعال سے ہے بمعنی ضعیف کر دینا۔ قال تعالیٰ: رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ.

(۴) مَمْلُوْكٌ: صیغہ اسم مفعول ہے از(ض) ملك سے ماخوذ ہے بمعنی غلام و الجمع مَمَالِيْكُ اور یہاں سے وہ الفاظ شروع ہوتے ہیں جو غلام اور سرمہ لگانے کی سلائی دونوں کو جامع ہوں۔

(۵) مُتَنَاسِبٌ: بروزن مُتَقَابِلٌ از تفاعل ہے بمعنی برابر، مناسب ہونا۔ متناسب الطرفین کہتے ہیں جو شخص کہ ماں باپ دونوں کی طرف سے شریف النسب ہو اور سلائی کے دونوں جانب برابر ہوتے ہیں اور یہاں دونوں معنی مراد ہو سکتے ہیں۔

(۶) الطَّرَفَيْنِ: یہ طرف کا تثنیہ ہے اور متناسب الطرفین سے مراد دونوں طرف کا برابر ہونا۔ یعنی دائیں بائیں یا اوراوپر نیچے وغیرہ گویا ہمہ تن متناسب الاعضاء ہے۔

(۷) مُنْتَسِبًا: صیغہ اسم فاعل از افتعال مصدر اِنْتِسَابٌ ہے بمعنی منسوب ہونا، یا منسوب ہونے والا۔

(۸) اَلْقَيْنِ: نام قبیلہ، غلام، بوڑھا، گانے والا غلام اور ہر کاریگر کو بھی قین کہتے ہیں۔ اور یہ ایک قبیلہ کا نام بھی ہے جو بنی اسد سے ہے والجمع اَقْيَانٌ، وقُيُوْنٌ، قِيَانٌ. قَانَ(ض) قَيْنًا مصدر ہے بمعنی لوہے کو سیدھا کرنا۔ یا قبیلہ قین کی طرف منسوب ہو کر یہ معنی ہونگے۔ کہ نجیب الطرفین ہے۔ یا سلائی دونوں طرف سے سرمہ لگانے کے قابل ہے۔

(۹) نَقِيًّا: بمعنی پاک، صاف، لطیف، پاکیزہ مصدر ہے از(ض) بمعنی پاک صاف کرنا۔ والجمع نِقَاءٌ، اَنْقِيَاءُ، و نَقْوَاءُ، نَقْوًا مصدر ہیں۔

(۱۰) اَلدَّرَنُ: بمعنی میل۔ والجمع اَدْرَانٌ. دَرِنَ(س) دَرَنًا بمعنی میل جم جانا۔

(۱۱) اَلشَّيْنِ: شُيُوْنٌ از(ض) جو زینت کے خلاف ہے۔

☆......☆......☆

يُقَارِنُ مَحَلُّهُ سَوَادَ الْعَيْنِ. يُفْشِي الْإِحْسَانَ، وَيُنْشِئُ الْاِسْتِحْسَانَ، وَيُغْذِي الْإِنْسَانَ، وَيَتَحَامَى اللِّسَانَ.

ترجمہ:۔ متصل رہتی ہے یا ملی ہوئی ہے وہ آنکھ کی پتلی سے (جس کی جگہ آنکھ سے ملی ہوئی ہے یعنی سرمہ لگاتے وقت پتلی سے متصل رہتی ہے) سلائی (اگر غلام ہو تو محبوب مراد ہے یعنی آنکھ میں جگہ دینے کے لائق ہے۔ جو ظاہر کرتا ہے نیکی کو (سرمہ لگاتے وقت یا خدمت کرتے وقت) اور پیدا کرتا ہے اچھائی کو (ناظر کی نظر میں) اور غذا پہنچاتا ہے پتلی کو۔ (سلائی کے اعتبار سے، اور غلام کے اعتبار سے انسان کو) اور محفوظ رکھتا ہے زبان کو (یا خود ملامت نہیں کرتا یا ایسا کام نہیں کرتا جس سے لوگ ملامت کریں)۔

(۱)یُقَارِنُ: صیغہ مضارع از مفاعلہ مصدر مُقَارَنَۃٌ بمعنی نزدیک ہونا" قَرْنٌ" سے ماخوذ ہے۔
(۲)مَحَلٌّ: صیغہ اسم ظرف بمعنی اترنے کی جگہ۔یا مصدر میمی ہے بمعنی اترنا، والجمع مَحَالٌ ہے اور یہ حَلُوْلٌ سے مشتق ہے از حَلَّ(ن،ض)حَلًّا، حُلُوْلًا، حَالًا مصدر ہیں۔
(۳)سَوَادُالْعَيْنِ: بمعنی آنکھ کی پتلی۔یعنی آنکھ کا سیاہ حصہ۔یقال سَوَادُالْقَلْبِ دل کا سیاہ نقطہ۔ وسوادالعسکر ۔یعنی اسلحہ وسامانِ فوج۔ وسَوَادُالنَّاسِ. یعنی عام آدمی۔ وسَوَادُاللَّيْلِ یعنی پوری رات۔
(۴)یُفْشِيْ: یہ صیغہ مضارع از افعال مصدر اِفْشَاءٌ ہے بمعنی ظاہر کرنا، شہرت دینا۔مجرد(ن) سے بمعنی ظاہر ہونا، پھیلانا. فُشِيًّا، وفُشُوْاءً، فَشْوًا. مصادر ہیں ظاہر ہونا، پھیلانا، غلام کیلئے ظاہر ہے، سلائی کیلئے سرمہ لگانے کی بناء پر افشاء حسن ہوتا ہے۔
(۵)یُنْشِيْ: صیغہ مضارع معروف. اِنْشَاءٌ مصدر سے بمعنی پیدا کرنا، ایجاد کرنا، پرورش کرنا۔
(۶)اِسْتِحْسَان: مصدر ہے از استفعال بمعنی اچھا جاننا، یا حسن سے ماخوذ ہے بمعنی بہت زیادہ حسین ہونا۔اس میں ''س،ت'' طلب کیلئے ہے۔
(۷)یُغْذِيْ: صیغہ مضارع معروف از افعال اِغْذَاءٌ مصدر سے ہے بمعنی غذا دینا، جمع اَغْذِیَۃٌ مجرد(ن) سے اور غذا سے مراد سرمہ ہے۔
(۸)اَلْاِنْسَان: (بکسر الهمزة وفتحها) کسرہ کے ساتھ بمعنی پتلی. والجمع اَنَاسِيٌّ و اَنَاسٌ واَنَاسِيَۃٌ ۔اور انسان بمعنی آنکھ کی پتلی، اور بعضوں نے کہا ہے کہ انسان بالکسر بمعنی پتلی وآدمی۔ (بالفتح) بمعنی پتلی لیکن لغت میں یہ فرق کسی نے نہیں بیان کیا ہے۔انسان کا اطلاق مذکر ومؤنث دونوں پر ہوتا ہے اور یہاں انسان العین سے ''آنکھ کی پتلی'' مراد ہے۔
(۹)یَتَحَامَی: از تفاعل یہ تَحَامِيٌّ مصدر سے اور یہ حِمَایَۃٌ سے ماخوذ ہے بمعنی حفاظت کرنا، نگاہ رکھنا، وبچانا۔مجرد(س) سے ہے۔
(۱۰)اَللِّسَان: بمعنی زبان۔یہ مذکر ومؤنث دونوں میں مستعمل ہے لیکن زیادہ تر مذکر استعمال ہوتا ہے، لَسِنَ(س) والجمع اَلْسِنَۃٌ، وَاَلْسُنٌ، ولُسْنٌ، ولِسَانَاتٌ آتی ہیں۔

☆......☆......☆

اِنْ سُوِّدَجَادَ،وَاِنْ وَسَمَ اَجَادَ،وَاِذَازُوِّدَوَهَبَ الزَّادَ،وَمَتَى اسْتُزِيْدَ زَادَ،لَايَسْتَقِرُّبِمَغْنًى.

ترجمہ:۔اگر سردار بنایا جائے تو سخاوت کرے (یا اگر سیاہ کیا جائے) (سلائی کو) اور اگر جب وہ نشان کرتا ہے تو اچھا کرتا ہے (غلام کے اعتبار سے پھول وغیرہ نکالنا اور سلائی کے اعتبار سے سرمہ لگا کر نشان کرنا) اور جس وقت توشہ دیا جائے تو وہ اس کو ہبہ کردے۔اور جب زیادہ طلب کیا جائے گا تو وہ زیادہ کرے۔اور نہیں ٹھہرتا ہے ایک جگہ میں (ایک آنکھ میں)۔
(۱)سُوِّدَ: صیغہ ماضی مجہول از تفعیل تَسْوِيْدٌ مصدر سے ہے یا یہ سِیَادَۃٌ سے ماخوذ ہے بمعنی سرداری، سردار بنالینا۔یا سَوَادٌ سے ماخوذ ہے از(ن) بمعنی کالا ہونا، سیاہ کردینا۔اس لئے لکھنے کو مسودہ یا تسوید کہتے ہیں۔سَوِدَ(س) بمعنی سیاہ ہونا۔
(۲)جَادَ: یہ جَوْدٌ سے ماخوذ ہے، بمعنی سخاوت کرنا۔جُوْدًا مصدر(ن) بمعنی سخاوت کرنا۔

(۳)وَسَمَ: یہ وِسْمٌ سے ماخوذ ہے بمعنی علامت کرنا،نقش کرنا،نشان کرنا یانشان لگادینا۔از(ض)۔
(۴)اَجَادَ: صیغہ ماضی ازافعال بمعنی اچھا کرنا،عمدہ کرنا۔ومنہ الجید۔وقال بعض اَجَادَ. جُوْدَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اچھا کرنا، کھرا کردینا۔
(۵)زُوِّدَ: صیغۂ ماضی مجہول ازتفعیل تَزْوِیْدٌ مصدر سے بمعنی توشہ دینا۔زَادٌ سے مشتق ہے۔مجرد۔زَادَ یَزُوْدُ(ن)زَوْدًا بمعنی توشہ لینا،توشہ دینا۔اور(ض) سے بھی آتا ہے۔یعنی سلائی کوسرمہ دانی میں داخل کرکے سرمہ کوآنکھ میں ڈالنا اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔والجمع ازودة،ازواد۔
(۶)اَلزَّادَ: بمعنی توشہ وسفر کا کھانا،زادراہ۔والجمع اَزْوِدَةٌ،اَزْوَادٌ۔(ن)زَوْدًا بمعنی توشہ دینا۔
(۷)اُسْتُزِیْدَ: صیغۂ ماضی مجہول ازاستفعال بمعنی زیادہ طلب کرنا،یازیادہ مانگنا۔
(۸)زَادَ: صیغۂ ماضی معروف۔زَادَیَزِیْدُ(ض)زَیْدًا،زِیَادَةً،ومَزِیْدًا،وزَیْدَانًا۔بمعنی بڑھنا،زیادہ ہوناوزیادہ کرنا۔
(۹)یُسْتَقِرُّ: صیغہ مضارع معروف۔ازاستفعال۔اِسْتِقْرَارٌ مصدر ہے بمعنی قیام کرنا،ٹھہرے رہنا۔
(۱۰)مَغْنًی: بمعنی مکان،گھر،ٹھہرے کی جگہ،جائے اقامت،منزل۔والجمع مَغَانٍ.غَنِیَ(س) بمعنی ٹھہرنا۔

☆......☆......☆

وَقَلَّ مَایَنْكِحُ الْاَمْثَنٰی،یَسْخُوْبِمَوْجُوْدِهٖ،وَیَسْمُوْعِنْدَجُوْدِهٖ، وَیَنْقَادُمَعَ قَرِیْنَتِهٖ،وَاِنْ لَمْ تَكُنْ مِنْ طِیْنَتِهٖ.

ترجمہ:۔اور بہت کم نکاح کرتا ہے وہ مگر دوسے (دونوں آنکھوں میں سرمہ لگاتا ہے غلام کے اعتبار قوی ہونے کی بناء پر دوشادیاں کرتا ہے)اور سخاوت کرتا ہے وہ جو کچھ اپنے پاس موجود ہوتا ہے۔اور بلند ہوتا ہے بخشش کے وقت(سرمہ لگاتے وقت آنکھ میں)اور تابعدار(فرمانبردار)رہتا ہے وہ اپنی بیوی کے ساتھ(سرمہ دانی)اوراگرچہ وہ اس کی عادت میں سے نہیں ہے۔
(۱)یَنْكِحُ: صیغہ مضارع از(ض،ف) بمعنی شادی کرنا،نکاح کرنا۔نَكَاحًاو نَكْحًا مصادر ہیں،سلائی کادوسرا نکاح کرنا،یعنی سرمہ لگانے کیلئے دونوں آنکھوں میں استعمال کی جاتی ہے۔
(۲)مَثْنًی: بمعنی دو یہ غیر منصرف ہے جو مذکر ومؤنث دونوں کے لئے برابر مستعمل ہے۔
(۳)یَسْخُوْ: صیغہ مضارع معروف۔سَخَایَسْخُوْ(ن،س)سَخْوًا،سَخَاوَةً مصدر ہیں بمعنی بخشش کرنا،سخاوت کرنا.سَخِيَ(س) سَخُوَ(ك)سَخَاءً،سَخًا،سَخَاوَةً،سَخْوَةً بمعنی سخی ہونا۔
(۴)مَوْجُوْدَ: اسم مفعول کا صیغہ ہے۔وَجَدَیَجِدُ بمعنی پانا۔از(ض)۔
(۵)یَسْمُوْ: صیغہ مضارع از(ن) بمعنی بلند کرنا"سُمُوٌّ" سے ماخوذ ہے یعنی سرمہ لگاتے وقت سلائی آنکھ کی طرف بلند ہوتی ہے۔ اگرغلام مراد ہو تو سخاوت کے وقت ہمت بلند ہوتی ہے۔
(۶)جُوْدَ: مصدر ہے از(ن) بمعنی سخاوت کرنا۔قدمر۔

(۷)یَنْقَادُ: مضارع کا صیغہ ہے از افعال۔ ''اِنْقَادٌ'' مصدر سے بمعنی فرمانبردار ہونا، مجرد (ن) سے ہے بمعنی کھینچنا۔
(۸)قَرِیْنَتِهٖ: یہ قرین کا مؤنث ہے بمعنی ہم سفر، ہم نشین، بیوی۔ اس لئے کہ وہ ہمیشہ خاوند کے ساتھ رہتی ہے۔
(۹)طِیْنَتِهٖ: بمعنی عادت، خصلت، طبیعت، فطرت، یہ ''طِیْنٌ'' سے ماخوذ ہے جسکے معنی مٹی کے ہیں، از (ض) طِیْنًا۔

☆......☆......☆

وَيُسْتَمْتَعُ بِزِيْنَتِهٖ، وَاِنْ لَمْ يُطْمَعْ فِيْ لِيْنَتِهٖ، فَقَالَ لَهُمَا الْقَاضِيْ: اِمَّا اَنْ تُبِيْنَا، وَاِلَّا فَبِيْنَا، فَابْتَدَرَ الْغُلَامُ وَقَالَ:
ترجمہ:۔ اور فائدہ اٹھایا جاتا ہے اس کی زینت سے اگر چہ نہیں کوئی امید اس کے نرم ہونیکی، پس کہا قاضی نے (حاکم نے کہا) ان دونوں سے (شیخ اور جوان سے) یا تو تم صاف صاف بیان کرو وگرنہ تم دور ہو جاؤ۔ پس آگے بڑھا غلام (سبقت کی) اور یہ اشعار کہے۔
(۱)یُسْتَمْتَعُ: یہ صیغہ مضارع مجہول از استفعال اِسْتِمْتَاعٌ مصدر سے بمعنی فائدہ حاصل کرنا اور ''مَتَعٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی فائدہ اٹھانا۔
(۲)بِزِیْنَتِهٖ: (زینة) مصدر ہے۔ زَانَ یَزِیْنُ (ض) زَیْنًا وزِیْنَةً بمعنی زینت دینا۔
(۳)یُطْمَعُ: صیغہ مضارع نفی جحد بلم مجہول ہے از (س) طَمَعٌ مصدر سے بمعنی لالچ کرنا۔ **يقال طمع بالشئ اى حرص عليه .** اور طَمَاعًا بھی مصدر ہے اور اس کا صلہ ''ب'' اور ''فی'' دونوں آتے ہیں۔ بمعنی حرص کرنا، **وفى التنزيل العزيز: انا نطمع ان يغفر لنا ربنا. افتطمعون ان يؤمنوا الكم. خوفا وطمعا.**
(۴)لِیْنَتِهٖ: یہ خشونت کی ضد ہے بمعنی نرمی، از (ض) **يستعمل فى الاجسام ثم يستعار للخلق فيقال هو خشن وهو ليّن. ذما ومدحا.** اگر فعیل (لَیِّنَ) معنی میں مفعول کے ہو تو مذکر مؤنث برابر ہے تاء نہیں آتی۔ اگر (لیّن) فاعل کے معنی میں تو تاء اس کے آخر میں آتی ہے۔
(۵)اَلْقَاضِیْ: بمعنی شرعی حاکم، عدالت کا فیصلہ کرنیوالا۔ صیغہ اسم فاعل از (ض) بمعنی فیصلہ کرنا، پورا کرنا، ادا کرنا۔ **والجمع قُضَاةٌ، قضاء، قَاضُوْنَ۔**
(۶)تُبِیْنَا: صیغہ مضارع از افعال اِبَانَةٌ مصدر سے بمعنی ظاہر کرنا، وظاہر ہونا۔ اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ اور اس لفظ سے پانچ صیغے ایک معنی میں آتے ہیں: (ا) **بَانَ يَبِيْنُ** (ب) **اَبَانَ اِبَانَةً افعال** (ج) **تبيَّنَ. تفعُّل** (د) **بيَّنَ. تفعيل** (هـ) **اِسْتَبَانَ. استفعال.**
(۷)اِلَّا فَبِیْنَا: یہ اصل میں ان لم تبینا فبینا تھا۔ اور بِیْنًا بَیْنٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی جدا کرنا علیحدہ ہو جانا، جدا ہونا۔ از (ض) بینا صیغہ امر ہے لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے یہاں لازمی ہے۔
(۸)اِبْتَدَرَ: صیغہ ماضی از افتعال۔ اِبْتِدَارٌ مصدر سے بمعنی سبقت کرنا۔ یا ابتدر بمعنی اسرع، جلدی کی۔ **يقال: ابتدر القوم امرا.** یعنی بعض کا بعض سے سبقت کرنے کے لئے بڑھنا مجرد (ن) سے بُدُوْرًا ہے۔

☆......☆......☆

(۱) اَعَارَنِیْ اِبْرَۃً لِاَرْفُوَ اَطْ مَارًا عَفَاھَا الْبِلٰی وَسَوَّدَھَا

(۲) فَانْخَرَمَتْ فِیْ یَدِیْ عَلٰی خَطَأٍ مِنِّیْ لَمَّا جَذَبْتُ مِقْوَدَھَا

ترجمہ:۔(۱) عاریت پر دی مجھ کو (بڈھے نے) ایک سوئی تا کہ رفو کرلوں میں (اصلاح کروں) اپنی گدڑی (پرانی چادر) کو مٹادیا ہے اس کو کہنگی نے اور سیاہ کردیا (کہنگی نے اسے خراب اور سیاہ کردیا)۔(۲) پس ٹوٹ گیا (سوئی کا ناکا) میرے ہاتھ میں (میری غلطی سے) جس وقت کھینچا میں اس سوئی کے دھاگے کو۔

(۱) اَعَارَ: بمعنی عاریت پر دینا۔ از افعال اور یہ عَارٌ سے مشتق ہے بمعنی عیب یا عاریت سے ماخوذ ہے بمعنی مانگی ہوئی چیز لینا۔

(۲) اِبْرَۃٌ: (بکسر الھمزہ) بمعنی سوئی، سوزن، اور جمع اِبَرٌ، اِبَارٌ، و اِبْرَاتٌ آتی ہیں۔ از (ن، ض) اَبْرًا، اِبَارًا بمعنی کاٹنا، ڈنک مارنا، ہلاک کرنا۔

(۳) اَرْفُوْ: یہ رَفْوٌ مصدر سے ہے بمعنی رفو کرنا، سینا، درست کرنا۔ رَفَا یَرْفُوْ (ن) رَفْوًا. رفو کرنا، درست کرنا، سینا۔ اور "رَافٍ" کی جمع رُفَاۃٌ اور رفو کہتے ہیں اس طرح کپڑے کو سینا کہ اس کا عیب جاتا رہے۔

(۴) اَطْمَارًا: طِمْرٌ کی جمع ہے بمعنی بوسیدہ کپڑا، پرانی چادر اور عمدہ گھوڑے کے بھی آتے ہیں از (س) بمعنی پرانا ہونا طَمْرًا از (ض) بمعنی دفن کرنا، چھپانا۔ یا وہ جو کسی چیز کا مالک نہ ہو اور یہاں اس سے مراد "گدڑی" ہے۔

(۵) عَفَا: یَعْفُوْ (ن) عَفْوًا بمعنی مٹانا، معاف کرنا، یا مٹنا، خراب کردینا۔ یقال عفی اللہ عنہ یعنی اس کے گناہوں کو اللہ نے معاف کردے۔

(۶) البِلٰی: (بکسر الباء) بمعنی پرانا و بوسیدہ۔ از (س) اور (ن) سے بمعنی آزمائش کرنا۔

(۷) سَوَّدَھَا: ماضی کا صیغہ ہے از تفعیل تسوید اور سَوَادٌ سے مشتق ہے بمعنی سیاہ کرنا و کالا کرنا۔

(۸) فَانْخَرَمَتْ: از انفعال مصدر اِنْخِرَامٌ ہے بمعنی انکسر و انشقت بمعنی ٹوٹنا، ٹوٹ جانا، لازم ہے۔ اور (ض) سے بمعنی توڑ دینا، سوراخ کردینا۔ خَرْمًا مصدر ہے اور (ن) سے بمعنی سوراخ کرنا و توڑنا و شگاف ڈالنا۔

(۹) خَطَاءٍ: بمعنی گناہ خطی از (س) اور بقول بعضے غیر ارادی گناہ و غلطی کو کہتے ہیں۔ از (س) قدمر تحقیقہ۔

(۱۰) جَذَبْتُ: صیغہ واحد متکلم اور یہ جَذْبٌ مصدر سے بمعنی کھینچنا۔ از (ض) جَذْبًا.

(۱۱) مِقْوَدٌ: یہ صیغہ اسم آلہ ہے بمعنی کھینچنے کا آلہ ہے مراد دھاگہ والجمع مَقَاوِدُ۔ یا مہار اور جانور کے کھینچنے کی رسی کو بھی کہتے ہیں۔ سینے کی ڈور۔

☆......☆......☆

(۳) فَلَمْ یَرَ الشَّیْخُ اَنْ یُسَامِحَنِیْ بِاَرْشِھَا اِذْ رَاٰی تَاَوُّدَھَا

(٤) بَلْ قَالَ ھَاتِ اِبْرَۃً تُمَاثِلُھَا اَوْ قِیْمَۃً بَعْدَ اَنْ تُجَوِّدَھَا

ترجمہ:۔(۳) پس نہیں مناسب سمجھا اس بوڑھے نے اس بات کو کہ درگذر کرے (معاف کردے) مجھے تاوان کے بدلے میں بھی) تاوان

لیکر بھی جس وقت دیکھا اس نے (شیخ نے) اس (سوئی) کو ٹوٹا ہوا۔ (۴) بلکہ وہ کہنے لگا یا تو لاؤ اس جیسی سوئی۔ یا پھر پوری قیمت ادا کرو۔ (یا قیمت سلائی کی بعد اسکے کہ درست کرلے تو اس کو (پوری قیمت) ادا کرے تو۔

(۱) یُسَامِحُ: مثل یقاتل از مفاعلہ مصدر مُسَامَحَةٌ ہے بمعنی درگذر کرنا۔

(۲) اَرْشٌ: بمعنی دیت، تاوان اور بدلہ نفس، اور کسی شئے کا بدلہ، اور زخم کا بدلہ۔ و الجمع اَرَاشٌ و اَرُوْشٌ. اَرَشَ (ن) اَرْشًا مصدر ہے بمعنی دیت دینا۔

(۳) تَاَوَّدَ: از تفعل۔ صیغہ ماضی بمعنی کجی، ٹیڑھا پن، شاق گذرنا، ٹیڑھا ہونا۔ مراد ٹوٹ جانا۔ از (س) ٹیڑھا ہونا۔ اَوِدَ یَاْوَدُ (س) اَوَدًا. ٹیڑھا ہونا۔ اور یہ "اَوَدٌ" سے مشتق ہے۔

(۴) هَاتِ: اسم فعل ہے بمعنی لائیے۔ اس کی گردان بھی آتی ہے۔

(۵) اِبْرَةٌ: بمعنی سوئی، نیشن، سوزن، جمع اِبْرَاتٌ، و اِبَرٌ، و اِبْرَاتٌ آتی ہیں۔

(۶) تُمَاثِلُهَا: از مفاعلہ اس کا مصدر مُمَاثَلَةٌ ہے بمعنی مشابہت دینا، تشبیہ دینا۔ اور یہ مثل سے ماخوذ ہے از (ن) بمعنی مانند ہونا۔

(۷) قِيمَةٌ: بمعنی دام، قیمت۔ اور یہ قام کا اسم نوع ہے بمعنی مایقوم بہ الشیء. و الجمع قِيَمٌ. اور "اوقیمۃ" یہ بمعنی او تعطینی قیمة جیدة کے ہے۔

(۸) تُجَوِّدُهَا: از تفعیل مصدر تَجْوِيْدٌ ہے بمعنی اچھا بنانا، وخوب صورت بنانا۔

☆......☆......☆

(۵) وَاعْتَاقَ مِيْلِيْ رَهْنًا لَدَيْهِ وَنَا ... هِيْكَ بِهَا سُبَّةٌ تَزَوَّدَهَا

(۶) فَالْعَيْنُ مَرْهَي لِرَهْنِهِ وَيَدِيْ ... تَقْصُرُ عَنْ اَنْ تَفُكَّ مِرْوَدَهَا

ترجمہ:۔ (۵) اور روک لیا اس نے میری سلائی کو بطور رہن اپنے پاس اور کافی ہے تجھے از روئے گالی کے کہ ساتھ اس کے توشہ حاصل کیا اس بڈھے نے (آپ کے سامنے بڈھے کا ایک عیب بیان کردینا کافی ہوگا)۔ (۶) پس میری آنکھ خراب ہوگئی (بے سرمہ ہونے کی وجہ سے) اس سلائی کے رہن ہونے کی وجہ سے۔ اور میرا ہاتھ عاجز ہے اس سلائی کے چھڑانے سے۔

(۱) اِعْتَاقَ: از افتعال مصدر اِعْتِيَاقٌ ہے بمعنی اپنے نفع کیلئے کسی چیز کو روکنا۔ یا عَوْقٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کسی چیز کو اپنے پاس رکھ لینا یا روکنا، منع کرنا از (ن) اور اسی سے عَوَائِقُ آتا ہے۔

(۲) مِيْلِيْ: (بالکسر) بمعنی سرمہ لگانے کی سلائی. و الجمع اَمْيَالٌ، مُيُوْلٌ، اَمْيُلٌ.

(۳) نَاهِيْكَ: بمعنی كَافِيْكَ یا حَسْبُكَ اور یہ تعجب کا صیغہ ہے جو مدح کیلئے ہے یہاں پر یہ تعجب کیلئے استعمال ہوا ہے جس سے مبالغہ بھی سمجھا جاتا ہے۔

(۴) سُبَّةٌ: یہ "سَبٌّ" سے ماخوذ ہے یعنی وہ شخص جس کو لوگ بہت زیادہ برا بھلا کہیں از (ن) بمعنی گالی گلوچ کرنا، یا گالی دینا۔ سَبًّا

مصدر ہے. کقولہ تعالیٰ: ولاتسبوا الذین یدعون من دون اللہ فیسبوا اللہ عدوا بغیر علم.

(۵)تَزَوَّدَهَا: تزود. صیغہ ماضی از تفعل تَزَوُّدٌ مصدر ہے بمعنی توشہ لینا اور یہ "زَوْدٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی توشہ لینا۔ مجرد از (ن،ض)۔

(۶)فَالْعَيْنُ: میں الف ولام۔ عوض مضاف الیہ ہے ای عینی.

(۷)مَرْهٰی: یہ صفت کا صیغہ ہے فعلیٰ کے وزن پر یعنی وہ آنکھ جو سرمہ نہ لگانے کی وجہ سے خراب ہوگئی ہو، یقال مرهت عینه. یعنی اس کی آنکھ سرمہ نہ لگانے کی وجہ سے خراب ہوگئی۔ از (س) بمعنی تکبر کرنا، اور فاسد ہونا، اور بگڑ جانا۔ یہاں آخری دونوں معنی ہو سکتے ہیں۔

(۸)لِرَهْنِهٖ: یہ "رَهْنٌ" مصدر سے ہے از (ف) بمعنی گروی رکھنا۔

(۹)تَقْصُرُ: صیغہ مضارع از (ن) قُصُوْرًا بمعنی قاصر ہونا، عاجز رہنا، کوتاہ ہونا۔

(۱۰)تَفُكُّ: صیغہ مضارع (ن) فَكًّا، فِكَاكًا، فَكَاكًا مصدر ہیں بمعنی چھڑا لینا، رہا کرالینا۔ قال تعالیٰ: فك رقبة.

(۱۱)مِرْوَدٌ: (بالکسر) بمعنی سرمہ لگانے کی سلائی والجمع مَرَاوِدُ (ن) مصدر رَوْدًا، رِيَادًا ہیں بمعنی کسی چیز کی طلب میں آنا جانا، چکر لگانا۔ چونکہ سلائی بھی آنکھ میں چکر لگاتی ہے اسی وجہ سے اس کو مرود کہتے ہیں یعنی کبھی آنکھ میں کبھی ہاتھ میں چکر لگاتی رہتی ہے:

☆......☆......☆

(۷) فَاسْبُرْ بِذَا الشَّرْحِ غَوْرَ مَسْكَنَتِيْ وَارْثِ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ تَعَوَّدَهَا

فَأَقْبَلَ الْقَاضِيْ عَلَى الشَّيْخِ وَقَالَ: إِيْهٍ بِغَيْرِ تَمْوِيْهٍ، فَقَالَ:

ترجمہ:۔ (۷) پس آزما! تو میری اس شرح سے (بیان سے) میری بے چارگی کی گہرائی کو (انتہائی فقر وفاقہ کو قیاس کر لیجئے) اور رحم فرمائیے اس شخص پر جو اس فقر وفاقہ کا عادی نہیں ہو، (یہ سن کر) پس متوجہ ہوا قاضی اس بڈھے کی طرف اور کہا (پورا بیان کر بغیر ملمع سازی کے (بغیر جھوٹ ملائے سچ سچ واقعہ بتاؤ یا سناؤ یا بیان کرو) پس بڈھے نے یہ اشعار پڑھے)۔

(۱)فَاسْبُرْ: یہ سَبْرٌ مصدر سے بمعنی آزمانا، امتحان لینا۔ از (ن،ض) یا زخم کی گہرائی، گہرائی کی آزمائش کرنا۔

(۲)غَوْرٌ: بمعنی گہرائی، گڑھا، وغار، پست زمین۔ از (ن،ض) بمعنی رحم کرنا۔

(۳)مَسْكَنَتِيْ: بمعنی فقیری، مسکینی، ذلت وکمزوری۔

(۴)إِرْثِ: یہ واوی اور یائی دونوں طرح پر مستعمل ہے۔ یہ مصدر ہے از (ض) رحم کرنا۔ یہاں صیغۂ امر ہے اور (ن) سے بھی ہے۔ رَثْوًا مصدر رَثْيًا، رِثَاءً، رَثَاثَةً، ومَرْثَاةً، ومَرْثِيَةً. مصادر ہیں بمعنی میت پر رونا یا میت کے محاسن کے اشعار پڑھنا۔ (مرثیہ کے اشعار پڑھنا)۔

(۵)تَعَوَّدَ: مصدر از تفعل بمعنی بہت زیادہ عادی ہو جانا یا بیمار پرسی کرنا۔ اور یہاں پر عادی ہونا ہی مراد ہے۔

(۶)أَقْبَلَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب از افعال مصدر إِقْبَالٌ ہے بمعنی متوجہ ہونا، آگے بڑھنا۔

(۷)اَلْقَاضِيْ: بمعنی حاکم شرعی، والجمع قُضَاةٌ ۔ از (ض) بمعنی فیصلہ کرنا۔

(۸) اَلشَّیْخ: بمعنی بڈھا، عمر رسیدہ۔ والجمع شُیُوْخٌ وشَیْخَانٌ.

(۹) اِیْهِ: اسم فعل ہے (بسکون الهاء) بمعنی هَاتِ یا زیادہ بات کا دریافت کرنا، کچھ اور کھویا کرو یا سناؤ یا بمعنی بات کے ہے۔ یعنی کسی معہود بات کی زیادتی طلب کرنے کیلئے آتا ہے اور اِیْهٍ (مع التنوین) کے معنی ہیں۔ ایت بکلام ما یعنی کوئی بھی کلام کر، کیونکہ اس میں تنوین تنکیر کیلئے ہے۔ اِیْهَ (بفتح الهاء) بمعنی اکفف یعنی رک جانے کے ہیں۔

(۱۰) تَمْوِیْه: بمعنی ملمع سازی کرنا، جھوٹ وافتراء باندھنا، کذب کی آمیزش کے ہیں۔ اس کے حروف اصلی مَوْہ ہیں۔

☆......☆......☆

(۸) اَقْسَمْتُ بِالْمَشْعَرِ الْحَرَامِ وَمَنْ ضَمَّ مِنَ النَّاسِكِیْنَ خَیْفُ مِنًی

(۹) لَوْسَاعَفَتْنِیَ الْاَیَّامُ لَمْ یَرَنِیْ مُرْتَهِنًا مِیْلَهُ الَّذِیْ رَهَنَا

ترجمہ:۔ (۸) قسم کھاتا ہوں میں مزدلفہ (محرمہ) کی اور ان لوگوں کی، کہ ملایا (جمع کیا) عبادت کرنے والوں میں سے جو خیف منیٰ میں (جمع ہوتے ہیں یا جن کو خیف منیٰ نے جمع کیا ہے یا جو مقام خیف منیٰ میں جمع ہوتے ہیں)۔ (۹) اگر میری موافقت کرتا زمانہ (زمانہ میری مدد کرتا) تو ہرگز نہ دیکھتے آپ مجھے رہن رکھنے والا اس کی سلائی کا جس کو میں نے رہن رکھا ہے۔

(۱) اَقْسَمْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف بمعنی قسم کھانا۔

(۲) اَلْمَشْعَرِ الْحَرَام: سے مراد مزدلفہ ہے اور اس کو مشعر اس وجہ سے کہتے ہیں یہ علامات حج میں سے ہے، اور علامات حج کو شاعر حرام کہتے ہیں۔ اور منسک بدنتہ کے ذبح کرنے کی جگہ کو کہتے ہیں اور حرام بمعنی محترم ہے جس کو ہمارے یہاں یادگار کہتے ہیں۔

(۳) ضَمَّ: (ن) ضَمًّا مصدر سے بمعنی جمع کرنا، ملانا۔

(۴) اَلنَّاسِکِیْنَ: یہ جمع ہے ناسک کی بمعنی عبادت کرنے والا، حاجی، عابد، زاہد، وافعال حج ادا کرنے والا، اس کی جمع نُسَّاكٌ بھی آتی ہے۔ نَسَكَ (ن) نَسْکًا نُسُوْکًا، ونَسَکَۃً، ومَنْسِکًا مصادر ہیں، بمعنی عبادت کرنا لیکن زیادہ تر اس کا استعمال اعمال حج (ذبح وغیرہ) میں ہوتا ہے۔

(۵) خَیْفَ: (بفتح الخاء) یہ ضم کا فاعل ہے یہ ایک مسجد کا نام ہے جو منیٰ میں ہے اس کے اصلی معنی ہے، مکانِ نشیب از کوہ، یا جائے بلند از آب رو کے ہیں۔

(۶) سَاعَفَتْ: صیغہ واحد مؤنث از مفاعلہ مصدر مُسَاعَفَۃٌ بمعنی موافقت کرنا، مدد کرنا، کامیاب کرنا۔

(۷) اَلْاَیَّامُ: یہ یَوْم کی جمع ہے، بمعنی دن، وقت اور اس کی جمع الجمع اَیَاوِیْمُ آتی ہے۔

(۸) لَمْ یَرَنِیْ: صیغہ مضارع نفی جحد بلم ''رُؤْیَۃٌ'' مصدر ہے از باب فتح۔

(۹) مُرْتَهِنًا: از افتعال ''اِرْتِهَانٌ'' مصدر ہے ''رِهْنٌ'' سے ماخوذ ہے بمعنی گروی رکھنا مجرد فتح سے ہے، افتعال سے بمعنی گروی لینا۔

(۱۰) مِیْلٌ: بمعنی سرمہ لگانے کی سلائی والجمع اَمْیَالٌ، مُیُوْلٌ، اَمْیُلٌ۔

☆......☆......☆

(۱۰) وَلَاتَصَدَّيْتُ اَبْتَغِي بَدَلًا مِنْ اِبْرَةٍ غَالَهَا وَلَا ثَمَنَا
(۱۱) وَلٰكِنَّ قَوْسَ الْخُطُوْبِ تَرْشُقُنِيْ بِمُصْمِيَاتٍ مِنْ هٰهُنَا وَهُنَا
(۱۲) وَخُبْرُ حَالِيْ كَخُبْرِ حَالَتِهٖ ضُرًّا وَبُؤْسًا وَغُرْبَةً وَضَنِي

ترجمہ:۔(۱۰)اورنہیں چاہتا (درپے ہوتا) کہ میں طلب کروں سوئی کا بدلہ جس کواس نے توڑا ہے اور نہ اس کی قیمت طلب کرتا ہوں (۱۱) لیکن مصائب کی کمان تیراندازی کررہی ہے ہرطرف سے (ساتھ ایسی تیروں کے جونشانہ پر پہنچنے والے ہیں) سخت تیروں کا نشانہ بنارہی ہے (۱۲) اور میرا باطنی حال اس نوجوان شخص کے حال کے مانند ہے جو از روئے تکلیف وضرر کے اور از روئے بدحالی سختی کے اور از روئے مسافرت وپردیسی ہوئے اور کمزوری میں (لاغر ہونے میں)۔

(۱) تَصَدَّيْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از تفعل بمعنی درپے ہونا اصل میں تَصَدَّدْتُ خلاف قیاس دال کو یاء سے بدل لیا بعض نے کہا کہ یہ مستقل لفظ ہے۔

(۲) اِبْرَةٌ: بمعنی سوئی والجمع اِبَرٌ، اِبَارٌ، اِبْرَاتٌ.

(۳) غَالَ: غَوْلٌ مصدر سے از نصر بمعنی ہلاک وتباہ کرنا، یا اچانک قتل کرڈالنا۔

(۴) ثَمَنٌ: (متحرکہ) بمعنی بیع شدہ چیز کا بدل وقیمت، اس کی جمع اَثْمَانٌ، اَثْمِنَةٌ واَثْمُنٌ ہیں۔

(۵) قَوْسٌ: بمعنی کمان، یہ مؤنث ہے کبھی مذکر بھی استعمال کرتے ہیں اس کی تصغیر قُوَيْسَةٌ اور قُوَيْسٌ آتی ہے والجمع قِسِيٌّ، قُسِيٌّ، اَقْوَاسٌ، قِيَاسٌ، اَقْيَاسٌ، اَقْوُسٌ ہیں۔

(۶) اَلْخُطُوْبُ: خَطْبٌ کی جمع ہے، بمعنی حوادث مصائب اور یہ مصدر ہے بمعنی حالت ومعاملہ خواہ بڑا ہو یا چھوٹا، عموماً بڑے ناپسندیدہ معاملہ کیلئے مستعمل ہوتا ہے۔

(۷) تَرْشُقُ: صیغہ مضارع رَشَقَ (ن) رَشْقًا بمعنی تیر مارنا یا تیراندازی کرنا، ای رماہ بہ.

(۸) مُصْمِيَاتٌ: بمعنی وہ تیر جونشانہ پہ ٹھیک پہنچے اور خطانہ کرے از نصر اور یہاں اصل عبارت یہ ہے۔ای بسهام مصميات ۔اور صَمٰی (ض) يَصْمِيْ صَمْيًا.

(۹) هٰهُنَا وَهُنَا: بمعنی ''ازایں جا وآنجا'' اور مراد اس سے چاروں طرف یا ہر طرف ہے۔

(۱۰) خُبْرٌ: (بالضم) مصدر ہے، امتحان، آزمائش، اور اندرونی حالات یا تجربہ سے معلوم کرنا۔ خَبَرَ يَخْبُرُ (ن) خُبْرًا، خِبْرَةً اور کرم و فتح سے بھی آتا ہے وخُبْرُ حَالِيْ ای باطنُ حالي، خَبِيْر کی جمع خُبَرَاءُ ہے، وفي القران: والله خبير بما تعملون.

(۱۱) ضَرًّا: مصدر ہے از نصر، بمعنی تنگی یا ضرر ونقصان وبری حالت بوجہ مال کے نہ ہو کے ہو یا علم وفضل کے نہ ہونے کے ہو اور یہ نفع کی ضد ہے۔

(۱۲) بُؤْسًا: (بضم الباء) بمعنی حاجت محتاج ہونا وسختی ہونا، ازسمع وکرم، یا ماخوذ من "باساءۃ" اور "بؤس" اسی معنی میں ہے کرم سے باسا بمعنی بہادر ہونا۔

(۱۳) غُرْبَۃً: (بضم الغین) مصدر ہے از نصر بمعنی وطن سے علیحدہ ہونا، غریب الوطن، مسافر ہونا، گھر سے نکلنا غَرْبًا و غَرَابَۃً بمعنی پردیسی ہونا۔

(۱٤) ضِنًی: (بالکسر) ضَنِیَ (س) ضَنیً مصدر از سمع بمعنی مرض کی بناء پر لاغر و کمزور ہونا۔

☆......☆......☆

(۱۳) قَدْعَدَلَ الدَّهْرُ بَيْنَنَا فَانَا نَظِيْرُهُ فِي الشَّقَاءِ وَهُوَانَا

(۱٤) لَاهُوَيَسْتَطِيْعُ فَكَّ مِرْوَدِهٖ لَمَّا غَدَافِيْ يَدَيَّ مُرْتَهِنًا

ترجمہ:۔ (۱۳) تحقیق کہ انصاف کیا ہے زمانہ نے ہمارے درمیان (وہ اور میں دونوں ایک جیسے ہیں) پس میں اس کے مشابہ ہوں بدبختی میں اور وہ میرے مشابہ ہے)۔ (۱۴) نہ وہ طاقت رکھتا ہے اپنی سلائی چھڑانے کا، جبکہ وہ (سلائی) میرے دونوں ہاتھوں میں (میرے پاس) مرہن ہوگئی ہے۔

(۱) عَدَلَ: يَعْدِلُ (ض) عَدْلاً بمعنی برابری کرنا، سیدھا کرنا، ومنه الْعَادِلُ بمعنی انصاف کرنے والا، واز کرم بمعنی گواہی کے قابل ہونا اور سمع سے بمعنی ظلم کرنا۔

(۲) الدَّهْرُ: بمعنی زمانہ، وقت، والجمع دُهُوْرٌ، اَدْهُرٌ.

(۳) نَظِيْرُ: بمعنی مثل ومانند، مثال، والجمع نُظَرَاءُ، اور اس کا مؤنث نَظْرَۃٌ ہے والجمع نَظَائِرُ۔

(٤) اَلشَّقَاءُ: بمعنی بدبختی مصدر از سمع جو سعادت کے خلاف ہے، شَقِيَ (س) يَشْقَى شَقَاءً، شِقْوَۃً (بالفتح والکسر) وشِقَاوَۃً بمعنی بدبخت ہونا، صفت کا صیغہ شقی ہے والجمع اَشْقِيَاءُ. کمافی التنزیل: فلایضل ولایشقی.

(۵) فَكَّ: يَفُكُّ (ن) فَكًّا، فَكَاكًا، فِكَاكًا مصادر ہیں بمعنی چھڑانا، کقوله تعالیٰ: فك رقبة او اطعام في يوم الخ.

(٦) مِرْوَدٌ: بمعنی میل، سلائی، والجمع مَرَاوِدُ. قد مر تحقیقہ۔

(۷) غَدَا: افعال ناقصہ سے ہے، بمعنی صار، یہ مبتدا کو رفع اور خبر نصب دیتا ہے۔

(۸) يَدَيَّ: اس سے مراد، دونوں ہاتھ ہیں۔

(۹) مُرْتَهِنًا: یہ صیغہ اسم فاعل ہے از افتعال، مصدر "اِرْتِهَانٌ" ہے بمعنی گروی لینا اور یہ "رِهْنٌ" سے ماخوذ ہے، جو فتح سے آتا ہے۔

☆......☆......☆

(۱۵) وَلَامَجَالِيْ لِضِيْقِ ذَاتِ يَدِي فِيْهِ اِتِّسَاعٌ لِلْمَعْفُوْحِيْنَ جَنٰی

(۱۶)　فَهٰذِهٖ قِصَّتِيْ وَقِصَّتُه　　فَانْظُرْ اِلَيْنَا وَبَيْنَنَا وَلَنَا

ترجمہ:۔(۱۵) اور نہ میرے لئے کوئی طاقت ہے میری تنگ دستی کی وجہ سے (نہ میں اپنی تنگ دستی کی وجہ سے معاف کرسکتا ہوں) کہ اس میں گنجائش ہو معافی جبکہ وہ کوئی قصور (جنایت) کرے، (۱۶) پس یہ میرا اور اس کا قصہ ہے، پس غور سے دیکھیے (ہماری طرف متوجہ ہوں) اور انصاف کیجئے ہمارے درمیان، اور رحم کیجئے ہم پر۔

(۱) لَامَجَالِيْ: مَجَالٌ کے اصلی معنی ہے چکر لگانے کی جگہ، صیغہ اسم ظرف، جَالَ يَجُوْلُ (ن) جَوْلاً، وجُوْلاً و جُوُوْلاً و جَوْلَانًا و جِيْلَانًا مصادر ہیں بمعنی چکر لگانا، گھومنا، یقال: جال في المكان. گھر کا چکر لگانا، نصر۔

(۲) ضِيْقٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی تنگی ہونا، یا تنگ ہونا یہ وسعت کی ضد ہے اور یہ فقر غم اور بخل وغیرہ میں استعمال ہوتا ہے۔

(۳) ذات یدی: ای ماتملکه الید۔ میری تنگی وجہ سے۔

(۴) اِتِّسَاعٌ: یہ مصدر ہے از افتعال بمعنی وسیع ہونا، کشادہ ہونا، صاحب وسعت و مالدار ہونا، گنجائش ہونا۔

(۵) اَلْعَفْوُ: یہ مصدر ہے، بمعنی معاف کرنا. عَفَا (ن) يَعْفُوْ عَفْواً.

(۶) حِيْنٌ: بمعنی وقت، زمانہ، از ضرب "اَحْيَانٌ" جمع ہے اور جمع الجمع اَحَايِيْن آتی ہے۔

(۷) جَنٰى: يَجْنِيْ جِنَايَةً از ضرب بمعنی گناہ، قصور کرنا، اور صفت کا صیغہ "جَانٌ" آتا ہے والجمع جُنَاةٌ، اَجْنَاءَةٌ، جَنَّاءٌ، اور مؤنث جَانِيَةٌ ہے والجمع جَوَّانٌ و جَانِيَاتٌ.

(۸) قِصَّةٌ: بمعنی واقعہ، داستان، والجمع قِصَصٌ جمع الجمع اَقَاصِيْصُ از نصر بمعنی قصہ بیان کرنا، کقوله تعالٰی: نحن نقص عليك احسن القصص ۔

(۹) فَانْظُرْ: صیغہ امر از نصر و سمع نَظْراً مصدر بمعنی دیکھنا، نَظْرَاناً، مَنْظَراً، مَنْظَرَةً، نَظْرَانًا بمعنی دیکھنا، نَظَرَ اِلَيهِ غور سے دیکھنا اور نظر کی تین قسمیں ہیں جو یہاں بیان کیا گیا ہے، (الف) مخلص دوست پر نظر شفقت کرتا ہوں (ب) کتاب میں دیکھتا ہوں (ج) محتاج و فقیر کو عطا کرتا ہوں۔

(۱۰) اِلَيْنَا: رمی بالعين اور بالشفقة بيننا، اى بالحكيم، ولنا، اى بالعطية. اور یہاں مصنفؒ نے نظر کی تین قسموں کو اس مصرع میں جمع کردیا ہے (۱) اي نظر الينا بالعين او بالشفقة (۲) انظر بيننا بالحكيم (۳) انظر لنا بالعطية.

☆......☆......☆

فَلَمَّا وَعَى الْقَاضِيْ قَصَصَهُمَا وَتَبَيَّنَ خَصَاصَتَهُمَا وَتُخَصُّصَهُمَا اَبْرَزَ لَهُمَا دِيْنَارًا مِنْ تَحْتِ مُصَلَّاهُ، وَقَالَ لَهُمَا اِقْطَعَا بِهِ الْخِصَامَ وَافْصِلَاهُ.

ترجمہ:۔پس جبکہ محفوظ کرلیا قاضی نے ان دونوں کے قصے کو (واقعہ کو) اور ظاہر ہوگئی ان دونوں کی محتاجی اور علم و فضل کی برتری (فضائل مرتبہ) تو نکالا ان دونوں کے لئے ایک دینار کو اپنے مصلی کے نیچے سے، اور کہا ان دونوں سے ختم کرو تم اپنے جھگڑے کو اس کے

ذریعہ (دینار سے) اور فیصلہ کرلو تم اس کو (یعنی تقسیم کرلو)

(۱) وَعَی: صیغہ ماضی ہے "وَعْیٌ" مصدر سے از ضرب بمعنی حفاظت کرنا۔

(۲) قَصَصٌ: یہ (بفتح القاف) مصدر ہے بمعنی بیان کرنا، از نصر اور قصص یہ جمع ہے قصۃ کی ہے اور جمع الجمع اَقَاصِیْصُ آتی ہے۔

(۳) تبیَّن: صیغہ ماضی از تفعل، بمعنی ظاہر ہونا، واضح ہونا۔

(۴) خَصَاصَۃٌ: بمعنی فقر محتاجی، از سمع بمعنی تنگدست ہونا، وفی التنزیل: ولو کان بھم خصاصۃ. خَصَّ (س) یَخَصُّ خَصَاصَۃً، خَصَاصاً و خَصَاصَاءً، محتاج ہونا، خَصًّا (ن) خُصُوْصًا و خُصُوْصَۃً۔ بمعنی خاص کرنا۔

(۵) تَخَصُّصٌ: یہ مصدر ہے از تفعل بمعنی خاص ہونا، اور تخصص میں ان دونوں کا خاص ہونا یا تو ادب اور فضیلت کی وجہ سے یا خاص ہونا زیادہ حاجت کی وجہ سے۔

(۶) اَبْرَزَ: بروزنِ اَکْرَمَ از افعال مصدر اِبْرَازٌ ہے بمعنی ظاہر کرنا اور نکالنا۔

(۷) دِیْنَارٌ: روپیہ، چاندی یا سونے کا سکہ و الجمع دَنَانِیْرُ.

(۸) مُصَلَّاۃٌ: یہ واوی و یائی ہے دونوں طرح مستعمل ہے اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی نماز پڑھنے کی جگہ، از تفعیل۔

(۹) اِقْطَعَا: صیغہ تثنیہ امر حاضر معروف ہے قطع مصدر سے بمعنی کاٹنا، ختم کرنا، از فتح۔

(۱۰) اَلْخِصَامَ: یہ مصدر ہے از مفاعلۃ بروزن فعال، بمعنی دشمنی و جھگڑا اور یہ "خَصْمٌ" کی جمع ہے۔

(۱۱) اِفْصِلَا: صیغہ تثنیہ امر حاضر معروف یہ فصل مصدر سے از ضرب بمعنی جدا کرنا، فیصلہ کرنا، قطع کرنا، تقسیم کرو، چکانا، ومنہ قولہ تعالیٰ: ھذا یوم الفصل.

☆......☆......☆

فَتَلَقَّفَہُ الشَّیْخُ دُوْنَ الْحَدَثِ وَاسْتَخْلَصَہُ عَلٰی وَجْہِ الْجِدِّ لَا الْعَبَثِ وَقَالَ لِلْحَدَثِ: نِصْفُہُ لِیْ بِسَھْمِ مَبَرَّتِیْ.

ترجمہ:۔ پس جھپٹ کرلے لیا بڈھے نے اشرفی کو (نہ کہ نوجوان نے) (نوجوان دیکھتا رہ گیا) اور خالص کرلیا اس کو اپنے لئے واقعی طور پر نہ بطور مذاق (یعنی مذاق کے طور پر نہیں بلکہ سچ مچ اپنا بنالیا) اور کہا جوان سے اس کا نصف حصہ میری بھلائی کے بدلے میں ہے (یعنی آدھا حصہ تو مجھے قاضی نے عنایت کیا ہے)۔

(۱) تَلَقَّفَ: فعل ماضی ہے از تفعل بمعنی اچک لینا، جلدی سے لے لینا یا جھپٹا مارنا، مجرد از سمع لَقْفاً، لَقَفَاناً مصدر ہیں۔

(۲) دُوْنَ: کے اصلی معنی ہے تجاوز کرنا، آگے بڑھنا۔ یہ لفظ اضداد میں سے ہے۔

(۳) اَلْحَدَثُ: بمعنی نوجوان و الجمع اَحْدَاثٌ، حَدَثَ (ن) یَحْدُثُ، حَدَثاً، و حُدُوْثاً بمعنی واقع ہونا، و حَدُثَ (ك) حَدَاثَۃً بمعنی نیا ہونا۔

(۴) اِسْتَخْلَصَ: صیغہ ماضی واحد مذکر غائب از استفعال مصدر اِسْتِخْلَاصٌ ہے بمعنی پاک صاف کرنا، خالص کردینا، اور افعال

سے اخلاص کے معنی بھی خالص کر دینا ہے،، مجرد نصر سے بمعنی خالص ہونا، ملنا، کقولہ تعالیٰ: ونحن له مخلصون.

(۵) اَلْجِدُّ: (بکسر الجیم) ضد الهزل، واقعی، سچ مچ، یقینی. کما فی الحدیث: ثلٰث جدهن جدٌ وهزلهن جد، ازضرب بمعنی کوشش کرنا، یقال من جد، سنجیدگی سے یا واقعیت سے۔

(۶) اَلْعَبَثُ: مصدر ہے از سمع بمعنی بے فائدہ کام کرنا۔ یقال: هزل ولعب عبثا اور عبث، وہ کام ہے، جس میں کوئی غرض ہو مگر شرعی نہ ہو اور جو فائدے سے خالی ہو اس میں نقصان وغرض نہ ہو، اور ضرب سے عَبْثًا بمعنی ملانا: افحسبتم انما خلقنکم عبثا وانکم الینا لا تُرجَعُوْنَ.

(۷) نِصْفُهٗ: بمعنی آدھا، والجمع اَنْصَافٌ، یقال: نَصَفَ (ن، ض) یَنْصُفُ نَصْفًا.

(۸) سَهْمٌ: بمعنی حصہ اسکی جمع سَهْمَانٌ آتی ہے اور جب اس کے معنی تیرے کے ہوں تو اس وقت اس کی جمع سِهَامٌ، اَسْهُمٌ آتی ہیں سَاهَمَ مفاعلہ سے بمعنی قرعہ اندازی کرنا، اَسْهَمَ افعال سے مجرد از فتح وکرم بمعنی حصہ دینا۔

(۹) مَبَرَّتِیْ: یہ مصدر میمی ہے بمعنی بھلائی کرنا، احسان کرنا، نیکی پر ابھارنا وعطیہ۔ والجمع مبرَّاتٌ ومِبَارٌ، بِرٌّ کی جمع اَبْرَارٌ. ازنصر وضرب۔

☆......☆......☆

وَسَهْمُكَ لِیْ عَنْ اَرْشِ اِبْرَتِیْ، وَلَسْتُ عَنِ الْحَقِّ اَمِیْلُ، فَقُمْ وَخُذِ الْمِیْلَ، فَعَرَی الْحَدَثُ لِمَاحَدَثَ اِكْتِئَابٌ.

ترجمہ:۔ اور آپ کا حصہ میرے لئے میری سوئی کے تاوان میں ہے (سوئی کے تاوان میں تیرا حصہ بھی میرا ہوگیا ہے) اور میں حق بات سے منہ موڑنے والا نہیں ہوں، پس کھڑا ہو جا اور اپنی سلائی لے، پس پیش آیا اس نوجوان کو سخت رنج وغم بسبب اس چیز کے کہ جو پیش آیا (یعنی بسبب اچک لینے شیخ کے درہم کو)۔

(۱) سَهْمٌ: بمعنی حصہ والجمع سَهْمَانٌ اور سَهْمٌ کے معنی تیر ہوں تو اس کی جمع سِهَامٌ واَسْهُمٌ ہیں۔

(۲) اَرْش: بمعنی دیت، رشوت وتاوان والجمع اَرَاشٌ، اُرُوْشٌ.

(۳) اِبْرَةٌ: بمعنی سوئی، والجمع اِبَرٌو، اِبَرَاتٌ، اِبَارٌ، آتی ہیں۔

(۴) اَمِیْلُ: صیغہ مضارع واحد متکلم، بمعنی مائل ہونا، مَالَ (ض) یَمِیْلُ، مَیْلاً، مَیَلَانًا، مَیْلُوْلَةً، ومَمَالًا، مَمِیْلاً. مصدر ہیں۔

(۵) قُمْ: صیغۂ امر حاضر معروف واحد مذکر ہے از نصر، بمعنی کھڑا ہو مصدر قِیَامٌ ہے۔

(۶) خُذْ: صیغہ امر واحد مذکر حاضر معروف ہے از نصر مہموز فاء ہے، الاَخْذُ مصدر سے بمعنی لینا۔

(۷) اَلْمِیْلُ: بمعنی سلائی والجمع اَمْیَالٌ۔

(۸) عَرٰی: ناقص واوی ہے یا ناقص یائی ہے، عَرٰی (ن) یَعْرُوْ (واوی) عَرْوًا بمعنی پیش آنا، آگے آنا، عَرِیَ (س) یَعْرٰی، عَرْیًا سے بمعنی ننگا ہونا اور اس کا فاعل ''اکتیاب'' ہے۔

(۹) اَلْحَدَثُ: بمعنی نوجوان والجمع اَحْدَاثٌ وحُدْثَانٌ، قدمر تحقیقه.

(۱۰)حَدَثَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب، حَدِثَ(س) حَدَثاً،حُدُوْثاً، واقع ہونا۔

(۱۱)اِكْتِئَابٌ: مصدر ہے ازافتعال بمعنی، رنج وغم کا پیش آنا، یہ عَرَیٰ فعل کا فاعل ہے، مجرد سمع سے بمعنی انتہائی رنج میں ہونا، کَئِبَ (س) یَكْئَبُ كَائِبًاوَ كَآبَةً بمعنی غم و بدحالی اور انتہائی رنج میں ہونا۔

☆......☆......☆

وَاكْفَهَرَّ عَلٰی سَمَاءِہٖ سَحَابٌ وَجَمَ لَهُ الْقَاضِیْ وَهَيَّجَ اَسَفَهُ عَلَی الدِّيْنَارِ الْمَاضِیْ اِلَّا اَنَّهُ جَبَرَ بَالَ الْفَتٰی وَبِلْبَالَهُ.

ترجمہ:۔اور چھا گیا بادل (تاریکی وسیاہی) اس کے آسمان پر (امید پر) اور غمگین ہوا اس کیلئے قاضی (یعنی اس کی وجہ سے قاضی کو سخت رنج ہوا) اور برانگیختہ کیا اس کے غم کو (اس واقعہ نے) گذرے ہوئے دینار پر () مگر تحقیق کہ جوڑا اس نے جوان کے دل کو اور اس کے غم کو (قاضی نے چند درہم دیکر نوجوان کے غم کی مرہم پٹی کی)۔

(۱)اِكْفَهَرَّ: یہ صیغہ ماضی از افعلال بمعنی بادل کا تہ بتہ ہونا، یا چھا جانا، منہ ترش کرنا، سیاہ ہونا، یا بہت زیادہ تاریک ہوجانا، یقال اكفهر السحاب. بعض بعض پر سوار ہیں اور سیاہ ہیں سخت تاریک ہونا۔اِكْفَهَرَّ اللَّيْلُ.

(۲)وَجَمَ: صیغہ ماضی ہے ازضرب بمعنی بہت زیادہ غمگین ہونا، شدت غم کی وجہ سے کلام کرنے سے عاجز وخاموش رہنا۔وَجَمَ (ض) وَجْمًاوُجُوْمًا گھونسا مارنا، یا انتہائی خوف کی بناء پر کلام کرنے سے عاجز رہنا، یا وَجْمٌ کہتے ہیں، شکوہ عند الغضب کو۔اور بعض کہتے ہیں کہ شکوہ مع الحزن کو کہتے ہیں۔

(۳)هَيَّجَ: صیغہ ماضی معروف از تفعیل بمعنی بھڑکا دینا، برانگیختہ کرنا، مصدر، تَهْيِيْجًا ہے۔

(۴)اَسِفَ: صیغہ ماضی (س،ض) اَسَفاً بمعنی غمگین ہونا۔وفی التنزيل: فلمارجع الی قومه غضبان اسفًا.

(۵)جَبَرَ: صیغہ ماضی معروف، جَبَرَ (ن) جَبْرًا جُبُوْرًا جِبَارَةً بمعنی ٹوٹی ہوئی ہڈی کو جوڑنا، درست کرنا یا ٹوٹی ہوئی چیز کو جوڑنا، اصلاح کرنا۔

(۶)بَالَ: بمعنی دل یا حالت، حال یا شان، آسودہ حال، یا امر ذو بال یعنی ایسا کام جو قابل اہتمام ہو، یا معاملہ، بَلِیَ (س) بَلًى وبَلَاءً بمعنی پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا۔بَلٰی يَبْلِیْ (ض) بَلْيًا بمعنی آزمائش میں ڈالنا، پرانا کرنا، گرفتار مصیبت کرنا۔

(۷)بَلْبَالٌ: بمعنی شدت غم۔یقال: بلبل القوم، اس نے قوم کو سخت غم میں ڈال دیا، یا قوم کو بھڑکایا (بلبل، بلبلة، بلبالاً، بروزن بعثر)

☆......☆......☆

بِدُرَيْهِمَاتٍ رَضَخَ بِهَالَهُ، وَقَالَ لَهُمَا اِجْتَنِبَا الْمُعَامَلَاتِ، وَادْرَآ الْمُخَاصَمَاتِ، وَلَاتَحْضُرَانِّیْ فِی الْمُحَاكَمَاتِ، فَمَا (الفاء للتعليل) عِنْدِیْ كِيْسُ الْغَرَامَاتِ.

ترجمہ:۔چند درہموں کے ساتھ کہ دیا ہے قاضی نے (ان درہموں کو) (اس نوجوان کے لئے) اور کہا (قاضی نے) ان دونوں سے بچو تم

(آئندہ) معاملات سے اور دور رہو تم مقدمات سے (لڑائی، جھگڑے) اور مت حاضر ہو تم میرے پاس عدالتوں میں (مقدمہ لیکر) پس نہیں ہے میرے پاس تھیلی تاوان کی کیوں کہ میرے پاس تاوان کے لئے تھلیاں نہیں ہے۔

(۱) دُرَیْهِمَاتٌ: یہ تصغیر ہے دِرْهَمٌ کی اس کی جمع دَرَاهِم، دِرْهَمَاتٌ بھی آتی ہے۔

(۲) رَضَخَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر از فتح بمعنی اپنے مال کثیر میں سے، بہت تھوڑا دینا، اور رَضَخَ (ن، ض) سے بھی آتا ہے بمعنی بخشش کرنا، اور رَضَخٌ کے اصلی معنی ہے توڑ دینا مجازاً تھوڑا دینا مراد ہے۔ رضخ له من ماله رضخةً.

(۳) اِجْتَنِبَا: صیغہ تثنیہ مذکر امر حاضر معروف از افتعال مصدر اِجْتِنَابٌ ہے بمعنی بچنا، پرہیز کرنا۔

(٤) مُعَامَلَاتِ: یہ جمع ہے معاملة کی از مفاعلہ بمعنی آپس میں لین دین کرنا، مجرد سمع سے ہے۔

(۵) اِدْرَءَا: صیغہ تثنیہ مذکر حاضر امر حاضر معروف، از فتح بمعنی دفع کرنا اور دور کرنا۔

(٦) اَلْمُخَاصَمَاتِ: یہ جمع ہے مُخَاصَمَةٌ کی بمعنی جھگڑا کرنا، قدمر تحقیقه.

(۷) لَاتَحْضُرَا: صیغہ تثنیہ نہی حاضر معروف، حَضَرَ (ن) حُضُوْرًا بمعنی حاضر ہونا جو غیبت کی ضد ہے۔

(۸) اَلْمُحَاكَمَاتِ: مُحْكَمَةٌ کی جمع ہے، یا محاکمة کی، بمعنی نالش کرنا، یہ اسم ظرف کا صیغہ ہے بمعنی اجلاس و دربار یا حاکم کے پاس دفع خصومت کیلئے جانا، یہاں مراد عدالت یا کچہری۔

(۹) كِيْسٌ: بمعنی تھیلی والجمع اَكْيَاسٌ، كِيْسَةٌ یعنی وہ تھیلی جس میں دراہم وغیرہ رکھے جاتے ہیں۔

(۱۰) اَلْغَرَامَاتِ: یہ جمع ہے غَرَامَةٌ کی، غرم یعنی وہ مال جو تاوان میں دیا جائے یا وہ مال جو بادل نخواستہ دیا جائے، یعنی تاوان اور ڈنڈ غَرِمَ (س) غَرْماً، غُرْماً، غَرَامَةً، مَغْرَماً مصادر ہیں بمعنی تجارت میں نقصان ہونا۔

☆......☆......☆

فَنَهَضَا مِنْ عِنْدِهٖ، فَرِحَيْنِ بِرِفْدِهٖ، مُفْصِحَيْنِ بِحَمْدِهٖ، وَالْقَاضِيْ مَا يَخْبُوْ ضَجْرُهٗ، مُذْبَضَّ حَجَرُهٗ، وَلَايَنْصُلُ كَمَدُهٗ.

ترجمہ۔ پس کھڑے ہوئے وہ دونوں قاضی کے پاس سے خوش ہوتے ہوئے اس کی عطاء کی وجہ سے، ظاہر کرنے والے اس کے افعال حمیدہ کو (تعریف کرتے ہوئے) اور قاضی (قاضی کا حال یہ ہے) کہ نہیں بجھتی تھی اس کی بے قراری (وہ بے چین تھا) اس وقت سے جب سے ٹپکا تھا اس کا سخت پتھر (ہتھیلی) اور نہیں زائل ہوا باطنی غم۔

(۱) نَهَضَا: صیغہ تثنیہ ماضی معروف، نَهَضَ (ن) نَهْضاً و نُهُوْضاً بمعنی اُٹھنا۔

(۲) فَرِحَيْنِ: یہ تثنیہ ہے فَرِحٌ کا، بمعنی خوش ہونا از فتح، قدمر تحقيقه.

(۳) رِفْدٌ: (بکسر الراء) بمعنی بڑا ضخیم پیالہ، عطیہ والجمع اَرْفَادٌ و رُفُوْدٌ (بفتح الراء) ہو تو یہ مصدر ہے، رَفَدَ (ض) رَفْدًا بمعنی عطاء کرنا۔ کمافی التنزیل: بئس الرفد المرفود.

(۴) مُفْصِحَيْنِ: یہ صیغہ تثنیہ اسم فاعل از افعال مصدر اِفْصَاحٌ بمعنی فصاحت سے بیان کرنا اور خوش بیانی کرنا، ظاہر کرنا بہت اچھی طرح سے ظاہر کرنا۔

(۵) یَخْبُوْ: ناقص واوی ہے صیغہ مضارع جمع مذکر غائب۔ خَبَا (ن) یَخْبُوْ خَبْوًا و خُبُوًّا بمعنی آگ کا بجھانا یا آگ کا بجھ جانا۔

(۶) ضَجِرٌ: (بالتحریك) بمعنی بے قراری، دل کی تنگی، و بے چینی. ضَجِرَ (س) ضَجْراً بمعنی دل تنگ ہونا، ای القلق والاضطراب. بمعنی قلق واضطراب کا ہونا تنگدل ہونا۔

(۷) بَضَّ: صیغہ ماضی، بَضَّ (ض) بَضًّا، بُضُوْضًا، بَضِيْضًا بمعنی تھوڑا پانی ٹپکنا، بہنا، اور آہستہ آہستہ پانی ٹپکنا، پسینہ، فلان مایبض حجرہ. مراد بخیل ہے۔

(۸) حَجَرٌ: (بالتحریك) بمعنی پتھر، والجمع اَحْجَارٌ، حِجَارٌ، حِجَارَةٌ و اَحْجُرٌ. حَجَرَ (ن) حَجْرًا و حُجْرًا، حِجْرَانًا منع کرنا، روکنا، مصادر ہیں۔

(۹) لَایَنْصُلُ: صیغہ مضارع منفی، نَصَلَ (ن) نَصْلًا و نُصُوْلًا بمعنی زائل نہ ہونا اور غم نہ جانا، فتح سے بھی آتا ہے۔

(۱۰) کَمَدٌ: بمعنی سخت غم، ملال اور رنج، از سمع بمعنی بہت زیادہ رنجیدہ ہونا، کَمَدَ الثَّوْبُ، بوسیدہ ہونا اور رنگ بدل جانا۔

☆......☆......☆

مُذْرَشَحَ جَلْمَدُهٗ، حَتّٰى اِذَا اَفَاقَ مِنْ غَشْيَتِهٖ، اَقْبَلَ عَلٰى غَاشِيَتِهٖ، وَقَالَ قَدْ اُشْرِبَ حِسِّىْ، وَنَبَّانِىْ حَدْسِىْ.

ترجمہ:۔ جب سے ٹپکا تھا اس کا سخت پتھر (سخت دل) یہاں تک کہ جب افاقہ ہوا اس کو اپنی بیہوشی سے تو متوجہ ہوا وہ اپنے خادموں کی طرف اور کہنے لگا، تحقیق کہ داخل کردی گئی تھی میری عقل میں (میری عقل گم ہوگئی تھی) اور خبر دی مجھ کو میری ذکاوت (قیاس) نے۔

(۱) رَشَحَ: صیغہ ماضی معروف، رَشْحٌ مصدر ہے، معنی ٹپکنا، از فتح اور "رَشْحًا و رَشْحَانًا" بھی مصدر ہیں۔ اور "نض" اور "رشح" میں فرق یہ ہے کہ "نض" کے معنی ہے ٹپکنا، مگر "رشح" میں "نض" سے زیادہ ہوتا ہے۔

(۲) جَلْمَدٌ: بمعنی سخت پتھر جمع جَلَامِدُ و جُلْمُوْدٌ اور جمع الجمع "جَلَامِيْدُ" آتی ہے، یہ کنایہ ہے "دستِ بخیل" سے۔ کیونکہ مال کے عطا کرنے میں اس کا ہاتھ مثل پتھر کے سخت ہوتا ہے۔

(۳) اَفَاقَ: صیغہ ماضی ہے از افعال معنی افاقہ ہونا، یا حواس کا ٹھیک ہونا، مصدر اِفَاقَةٌ ہے۔

(۴) مِنْ غَشْيَتِهٖ: ای من اِغمائِهٖ۔ غاشیہ کا دوسرا معنی خدام وملاقاتی دوست واحباب ہیں جو بار بار آئیں۔

(۵) غَاشِيَةٌ: صیغہ اسم فاعل بمعنی ڈھانپنے والا، اصل میں اس کا موصوف محذوف ہے: ای الجماعة الغاشیة یعنی وہ جماعت جو اس کو ڈھانکنے والی تھی یعنی خدام، نوکر۔ یا غَاشِيَةٌ بمعنی خدام وملاقاتی اور دوست واحباب ہیں۔

(۶) اُشْرِبَ: صیغہ ماضی مجہول (ای ادخل او دخل فی فهمی وخولط فی عقلی) از افعال مصدر اِشْرَابٌ ہے بمعنی پلادینا۔ یہ ماخوذ ہے "شرب" سے یا "شراب" سے، بمعنی بہنے والی رقیق چیز کو پینا، مجرد سمع سے ہے. قوله تعالٰی: واشربوا فی

قلوبھم العجلَ.

(۷)حِسِّیْ: (بکسر الحاء) یعنی وہ چیز جس کا ادراک قوت حاسہ سے ہو اور اس کی ضد عقلی ہے اور حسی مفعول مالم یسم فاعلہ ہے ''اشرب'' کا اور ''اشرب حسی'' سے مراد ''خولط عقلی'' ہے۔

(۸)نَبَّانِیْ: یہ نبأ سے ماخوذ ہے معنی خبر دینا یعنی اخبر، اس کی جمع اَنْبَاءُ ہے۔ جیسے: عم یتساء لون عن النبأ العظیم.

(۹)حَدَسِیْ: یہ ''حَدَسٌ'' مصدر سے ہے بمعنی تیزی وذکاوت، یا جلدی سے نکال لینا،

ای سرعة الانتقال فی الفهم و الاستنتاج ۔حَدَسَ (ن، ض) حَدَسًا سے گمان کرنا وہم کرنا۔

☆......☆......☆

اَنَّھُمَا صَاحِبَا دَھَاءٍ، لَا خَصْمَا اِدِّعَاءٍ، فَکَیْفَ السَّبِیْلُ اِلٰی سَبْرِھِمَا، وَاسْتِنْبَاطِ سِرِّھِمَا، فَقَالَ لَهٗ نِحْرِیْرُ زُمْرَتِهٖ.

ترجمہ:۔ کہ بیشک یہ دونوں (اب مجھے معلوم ہوا کہ) مکار و چالاک ہیں، نہ دعوی کے جھگڑے کرنے والے ہیں، پس کونسا راستہ ہے؟ ان کی آزمائش کرنے کا اور ان کے راز معلوم کرنے کا، پس کہا قاضی سے اس کی جماعت کے بڑے عالم نے۔

(۱)دَھَاءٌ: بمعنی اچھی رائے، جودت رائے، زیرکی، چالاکی، ومہارت وحیلہ اور مکر۔ دَھِیَ یَدْھٰی (س) دَھْیًا، دَھَاءً مکر وحیلہ کرنا، فھو داہٍ، جمع دُھَاۃٌ، اور داہٍ کی جمع دَاھُوْنَ اور دَاھِیَۃٌ کی جمع دَوَاہٍ. اور دَاھِیَۃٌ میں تاء مبالغہ کیلئے ہے۔

(۲)لَا خَصْمَا: یہ تثنیہ ہے خَصْمٌ کا بمعنی لڑائی، جھگڑے میں مد مقابل ومخالف وجھگڑا کرنے والا، اور یہ تثنیہ، جمع اور مؤنث سب کیلئے مستعمل ہے والجمع خُصُوْمٌ و اَخْصَامٌ۔

(۳)اِدِّعَاءٌ: (مصدر ہے) بمعنی حق یا باطل کا دعوی کرنا از افتعال (اصل اِدْتِعَاءَ تھا) اور ادعی به یعنی اپنی طرف نسبت کرنا، ادعیٰ علیه جبکہ مقدمہ کرے، اِدَّعٰی الٰی غیر ابیه، جبکہ وہ باپ کے علاوہ دوسرے کی طرف منسوب ہو، ادعی الشیء جبکہ وہ تمنا کرے، ادعی فی الحرب جبکہ وہ حریف کے سامنے اپنا نام پیش کرے۔

(۴)اَلسَّبِیْلُ: بمعنی راستہ والجمع سُبُلٌ، اَسْبُلٌ، اَسْبِلَۃٌ. یہ سُبُلٌ سے ماخوذ ہے بمعنی لٹکانا، اور راستہ بھی ادھر اُدھر سے لٹکا ہوتا ہے دوسرا معنی ہے نگل لینا، گویا راستہ آدمی کو نگل لیتا ہے۔

(۵)سَبْرٌ: مصدر ہے، سَبَرَ (ن، ض) سَبْرًا بمعنی آزمائش کرنا، تجربہ کرنا۔

(۶)اِسْتِنْبَاطٌ: یہ مصدر ہے استفعال کا بمعنی نکالنا، اور اس کے اصلی معنی ہے کنویں سے پانی نکالنا۔ نَبَطَ (ن) نَبْطاً. ای خرج.

(۷)نِحْرِیْرٌ: یہ مبالغہ کا صیغہ ہے بمعنی ہوشیار، ماہر، ذکی، عقلمند، راسخ فی العلم کو کہتے ہیں، والجمع نَحَارِیْرُ. نَحَرَ (ف) نَحْراً ونَحَارًا بمعنی مقابلہ کرنا۔

(۸)زُمْرَۃٌ: بمعنی جماعت، گروہ، فوج، والجمع زُمَرٌ۔ (بالضم). قال اللّٰہ تعالٰی: وسیق الذین اتقوا ربھم الی الجنة زمراً ۔

☆......☆......☆

وَشَرَارَةُ جَمْرَتِهٖ، اِنَّهٗ لَنْ يَتِمَّ اسْتِخْرَاجُ خَبْئِهِمَا اِلَّا بِهِمَا، فَقَفَّاهُمَا عَوْنًا لِيُرْجِعَهُمَا اِلَيْهِ، فَلَمَّا مَثَلَا بَيْنَ يَدَيْهِ .

ترجمہ:۔اور اسکی بھڑکی ہوئی آگ کی چنگاری نے (نہایت عقلمند ہوشیار نے) جو بیشک کہ ہرگز پورا نہیں ہوگا نکالنا ان دونوں کا مخفی بھید، سوائے ان دونوں کے (دونوں کو حاضر کرنے کے علاوہ) پس انکے پیچھے دوڑایا، ایک سپاہی کو قاضی نے (تاکہ لوٹا کر لائے ان دونوں کو پس جب کھڑے ہوئے وہ دونوں قاضی کے سامنے۔

(۱)شَرَارَةُ:(بفتح الشين) بمعنی چنگاری، والجمع شَرَرٌ، في التنزيل: بشرر كالقصر .

(۲)جَمْرَةِ: بمعنی، چنگاری، روشن آگ کرنا، والجمع جُمَرٌ.

(۳)لَنْ يَتِمَّ: مضارع نفی تاکید بلن کا صیغہ ہے۔

(۴)اِسْتِخْرَاجُ: مصدر ہے از استفعال، مجرد نصر سے ہے۔

(۵)خَبْءٌ: بمعنی پوشیدہ، بھید، راز اور یہ مفعول کے معنی میں ہے، از فتح قال تعالیٰ: يخرج الخبأ.

(۶)فَقَفَّا: از تفعیل مصدر تَقْفِيَةٌ ہے بمعنی پیچھے کردینا، یہ قَفَاءٌ سے ماخوذ ہے پیچھے چلنا۔

(۷)عَـوْنًـا: بمعنی مددگار، خادم، سپاہی جو قاضی کے پاس ہوتے ہیں اس کا اطلاق واحد جمع، مذکر مؤنث سب پر ہوتا ہے، کبھی کبھی، عَوْنٌ کی جمع اَعْوَان بھی آتی ہے۔

(۸)يُرْجِعُ: یہ افعال اور ضرب دونوں سے ہوسکتا ہے، رَجَعَ، رَجْعاً، بھی متعدی ہے، اور رُجُوْعاً لازمی ہے۔

(۹)مَثَلَا: و مُثُوْلًا مصدر ہے از نصر و کرم بمعنی ٹھہرنا، کھڑا ہونا، (یعنی سیدھا کھڑا ہوجانا) يقال مثل بين يديه فلان یعنی وہ اس کے سامنے سیدھا ہوگیا، اور یدیہ، یہ مفعول ہے مثلاً کا، اور تقدیر عبارت یوں ہے، فقفاهما عونا. كما قال الله تعالىٰ: كمثل الحمار يحمل اسفاراً.

☆......☆......☆

قَالَ لَهُمَا: اُصْدُقَانِيْ، سِنَّ بَكْرِكُمَا، وَلَكُمَا الْاَمَانُ مِنْ تَبِعَةِ مَكْرِكُمَا، فَاَجْحَمَ الْحَدَثُ وَاسْتَقَالَ، وَاَقْدَمَ الشَّيْخُ وَقَالَ:

ترجمہ:۔تو کہا قاضی نے ان دونوں سے، سچ سچ بیان کرو تم دونوں عمرا پنے نوجوان اونٹ کی (یعنی دونوں اپنا اصل واقعہ بیان کرو) اور تم دونوں کیلئے امن ہے برے انجام سے اور مکروفریب سے (دھوکہ دہی کی پاداش سے) پس پیچھے ہٹا جوان اور معافی مانگنے لگا (معافی چاہی) اور آگے بڑھا شیخ اور یہ اشعار پڑھے۔

(۱)اُصْدُقَانِيْ: یہ صدقٌ سے ماخوذ ہے اور صدق کا تعلق اقوال سے ہے اور کبھی فعل سے بھی ہوتا ہے، از نصر۔

(۲)سِنٌّ: (بالحركات الثلثة) یہ یا منصوب بنزع الخافض ہے یا مضاف الیہ کو مضاف کی جگہ قائم مقام کرکے اس کا اعراب دیدیا گیا ہے اور یہ اصل میں یوں تھا ''اصدقاني خبر سن بكركما'' سِنٌّ (بکسر السین) بمعنی دانت والجمع اَسْنَانٌ و اَسُنٌّ، اور سَنٌّ

(بفتح السین) بمعنی، دھار رکھنا، طریقہ (بکسر السین) جاری کرنا۔ ای سَنَّ سنة بمعنی سال جمع سُنُوْنٌ و سَنَوَاتٌ. سُنَّةٌ (بضم السین) طریقۂ خاص، ضابطہ، جمع سُنَنٌ۔ (افاضات، ص: ۲۵۰)

(۴) بَکْرٌ: (بالحرکات الثلثة) بمعنی جوان اونٹ، بقول بعض وہ اونٹ کا بچہ جس کی عمر پانچ سال سے نو سال تک کی ہو۔ جمع اَبْکُرٌ، بُکْرَانٌ، بِکَارٌ، بِکَارَةٌ اور اصدقنی سن بکر کما یعنی اونٹ کی عمر سچ سچ بتاؤ۔ مطلب یہ ہے کہ حقیقت حال بیان کرو، اور بکر کا مؤنث بکرة ہے اور بِکْرٌ (بکسر الباء) بمعنی جوان گائے، دوشیزہ لڑکی جمع اَبْکَارٌ، ومنه قوله تعالیٰ: فجعلنهن ابکارا. اور بُکْرَةٌ (بضم الباء) بمعنی صبح سویرے، صبح کے اول وقت، آئندہ کل، بَکَرَ (ن) بُکُوْراً بمعنی سویرے اٹھنا۔

(۵) تبِعَةٌ: بمعنی انجام بد، نقصان وتاوان و الجمع تبِعَاتٌ۔ اور تبَاعَةٌ کی جمع تبَاعَاتٌ ہیں۔

(۶) مَکْرٌ: بمعنی فریب، دھوکہ، یا فریب یا دھوکہ کی سزا، از نصر۔

(۷) فَاَجْحَمَ: (بتقدم الجیم علی الحاء) صیغہ ماضی از افعال۔ اِجْحَامٌ مصدر سے بمعنی روکنا، کھڑا ہونا۔ مجرد ضرب و نصر، پھیرنا، موڑنا، یقال: جَحَمَ طَرْفَه عَنْه، اور صاحب اقرب الموارد میں بمعنی تقدم کے ہیں۔

(۸) اَلْحَدَثُ: بمعنی نوجوان و الجمع اَحْدَاثٌ و حِدْثَانٌ.

(۹) اِسْتِقَالٌ: مصدر ہے از استفعال، "س، ت" طلب کیلئے ہے بمعنی معافی کا چاہنا، طلب عفو، ماخوذ ہے اِقَالَةٌ یعنی معافی طلب کرنے سے۔

(۱۰) اَقْدَمَ: صیغہ ماضی از افعال مصدر اِقْدَامٌ ہے بمعنی آنا، آگے بڑھنا، مجرد سمع سے ہے یقال اقدم فلاناً، جبکہ وہ آگے بڑھے اور اس کا مجرد سمع سے آتا ہے بمعنی آنا واپس ہونا اور قصد کرنا۔

☆......☆......☆

(۱۷) اَنَا السَّرُوْجِيُّ وَهٰذَا وَلَدِي	وَالشِّبْلُ فِي الْمَخْبَرِ مِثْلُ الْاَسَد
(۱۸) وَمَا تَعَدَّتْ يَدُهُ وَلَا يَدِي	فِيْ اِبْرَةٍ يَوْمًا فِيْ مِرْوَدِ
(۱۹) وَاِنَّمَا الدَّهْرُ الْمُسِيْءُ الْمُعْتَدِيْ	مَالَ بِنَا حَتّٰى غَدَوْنَا نَجْتَدِيْ

ترجمہ:۔ (۱۷) میں سروجی ہوں اور یہ میرا بیٹا ہے، اور شیر کا بچہ، آزمائش کے وقت شیر کی طرح ہوتا ہے، اور نہیں تجاوز کیا اس کے ہاتھ نے (ظلم نہیں کیا)۔ (۱۸) اور نہ میرے ہاتھ نے، سوئی میں کسی دن نہ سلائی میں کسی دن (نہ میرے ہاتھ نے نہ اس کے ہاتھ نے کسی دن سوئی یا سلائی پر ظلم کیا ہے)۔ (۱۹) اور لیکن (سوائے اس کے نہیں) بدکار ظالم زمانہ متوجہ ہوا (حملہ کیا) ہم پر (ہماری طرف) یہاں تک ہو گئے ہم کہ بھیک مانگتے پھرتے ہیں۔

(۱) اَلسَّرُوْجِيُّ: نسبت شہر کی طرف، یا ابو زید سروجی، قدمر تحقیقه.

(۲) وَلَدِيْ: (بفتح الواو و کسرها وبسکون اللام) بمعنی بچہ مذکر اور مؤنث تثنیہ جمع سب پر اطلاق ہوتا ہے اور یہ لفظ مذکر ہے اور

کبھی اولاد اور وِلْدَةٌ اور وِلْدَانٌ اور وُلْدٌ کے اوزان پر جمع لاتے ہیں۔

(۳) الشِّبْلُ: (بکسر الشین) بمعنی شیر کا بچہ، جبکہ وہ شکار کرنے کے قابل ہو جائے والجمع اَشْبَالٌ و شِبَالٌ و اَشْبُلٌ و شُبُوْلٌ بمعنی شیر۔

(۴) اَلْمَخْبَرُ: امتحان، آزمائش، آگاہی، جو خبر یا آزمائش کے بعد حاصل ہوا، مَخْبَرَةٌ کے معنی بھی یہی ہیں اور "فی المخبر" میں "فی" بمعنی عند کے ہے۔

(۵) اَلْاَسَدُ: بمعنی شیر، درندہ اس کا استعمال مذکر و مؤنث دونوں میں برابر ہے والجمع اُسُدٌ، اُسُوْدٌ، اُسْدٌ، آسُدٌ، آسَادٌ. از سمع بمعنی اپنے اخلاق میں شیر جیسا ہونا، شیر کو دیکھ کر خوف کھانا، اور شیرنی کو "لبؤة" کہتے ہیں اَسَدَ (ض) یَاْسِدُ اَسْداً بمعنی بھڑکانا یا چھوڑنا۔

(۶) تَعَدَّتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب اس کا مصدر تعدی ہے از تفعل، بمعنی تجاوز کرنا اور یہ عدوان سے مشتق ہے از نصر بمعنی ظلم کرنا۔

(۷) اِبْرَةٌ: بمعنی سوئی، اِبَرٌ، اِبْرَاتٌ. مر تحقيقه.

(۸) مِرْوَدٌ: (بکسر المیم) بمعنی وہ سلائی جس سے سرمہ لگایا جائے۔ والجمع مَرَاوِدُ اور "اِنَّمَا" کا کام یہ ہے کہ مسند الیہ کو مسند پر محصور کر دے۔

(۹) اَلْمُسِیْءُ: صیغہ اسم فاعل از افعال اِسَاءَةٌ مصدر ہے بمعنی برائی کرنا، جو احسان کی ضد ہے مجرد نصر سے بمعنی برائی کرنا یہ متعدی و لازم دونوں طرح مستعمل ہے۔

(۱۰) اَلْمُعْتَدِیْ: صیغہ اسم فاعل از افتعال مصدر اِعْتِدَاءٌ ہے بمعنی ظلم کرنا و تجاوز کرنا یا تجاوز کرنے والا یا حد سے گذرنے والا۔

(۱۱) مَالَ: صیغہ ماضی۔ مَالَ (ض) مَیْلاً، تَمِیْلاً، مَیْلَانًا، مُیُوْلَةً، مَمَالاً و مَمِیْلاً بمعنی مائل ہونا، رغبت کرنا۔

(۱۲) غَدَوْنَا: افعال ناقصہ میں سے ہے بمعنی "صرنا" اور "صرفنا"، اگر یہ صار کے معنی میں مستعمل ہوتا ہے تو فعل ناقص ہوتا ہے تو یہ مبتدا کو رفع اور خبر کو نصب کرتا ہے۔

(۱۳) نَجْتَدِیْ: صیغہ جمع متکلم از افتعال مصدر اِجْتِدَاءٌ ہے بمعنی عطاء طلب کرنا حاجت روائی کا سوال کرنا، جَدْوًا از نصر بخشش کرنا و از ضرب جَدْیًا بمعنی بخشش مانگنا۔

☆......☆......☆
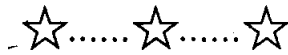
(۲۰) كُلَّ نَدِى الرَّاحَةِ عَذْبَ الْمَوْرِد ــــ وَكُلَّ جَعْدِ الْكَفِّ مَغْلُوْلَ الْيَد

(۲۱) بِكُلِّ فَنٍّ وَبِكُلِّ مَقْصَدِ ــــ بِالْجِدِّ اِنْ اَجْدٰى وَ اِلَّا بِالدَّدِ

ترجمہ:۔ (۲۰) ہر سخی (تر ہتھیلی) یا ایسے شخص سے جو سخی ہے، اور شیریں چشمہ ہے اور ہر بند مٹھی اور بندھے ہوئے ہاتھ سے (بخیل)۔

(۲۱) اور ہر ہر فن سے (ہر ترکیب و طریقہ سے) اور ہر مقصد کے ٹھیک طریقہ سے، اگر وہ نفع بخش ہو یا نفع دے (اگر حق طریقہ سے کام نکلا تو ٹھیک) وگرنہ باطل اور کھیل کود کے طریقہ سے (بہروپیا بن کر، بہروپ)

(۱) نَدِیُّ الرَّاحَةِ: ای کریم الکف بمعنی سخی، تر ہتھیلی نَدِیَ (س) یَنْدَی نَدًی ونَدَاوَةً، ونُدُوَّةً ای ابتل یعنی تر ہوا۔

(۲) عَذْبٌ: مصدر ہے بمعنی میٹھا، شیریں، پاکیزہ، جمع اَعْذُبٌ۔

(۳) اَلْمَوْرِدُ: بمعنی گھاٹ، پانی کی طرف کا راستہ والجمع مَوَارِدُ اور اس میں اضافت لفظیہ ہے، ای موردھا.

(۴) جَعْدُ الْکَفِّ: سے مراد بخیل ہے یا مفلس ہے اور جَعْدٌ، گھونگروالے بال۔ جَعُدَ (ك) جَعَادَةً، جُعُوْدَةً اور اس کا عطف کل ندی الرحة پر ہے یعنی یَجْتَدِیْ کا مفعول بہ ہے اور جَعْدٌ یہ صیغہ صفت ہے۔

(۵) مَغْلُوْلٌ: صیغہ اسم مفعول غِلٌّ سے ماخوذ ہے بمعنی طوق سے بندھے ہوئے ہاتھ اور مغلول الید سے مراد بخیل ہے اس میں اضافت لفظیہ ہے ای مغلول یدہ. قولہ تعالیٰ: وقالت الیھود ید اللہ مغلولۃ. الآیۃ.

(۶) بِکُلِّ فَنٍّ: یہ متعلق ہے نجتدی کے ساتھ باء استعانت کیلئے ہے یا حال ہے، اور فن کے معنی ہے کسی چیز کی قسم، نوع، حالت، جمع اَفْنَانٌ، فُنُوْنٌ، جمع الجمع، اَفَانِیْنُ آتی ہیں از نصر فَنٌّ مصدر ہے یقال فن الشیء کسی چیز کو درست کیا یا سنوارا۔

(۷) مَقْصَدٌ: بمعنی جائے قصد، صیغہ اسم ظرف ہے والجمع مَقَاصِدُ از ضرب، قصد و ارادہ۔

(۸) اَلْجِدُّ: (بکسر الجیم) بمعنی کوشش، سنجیدگی، جلدی، واچھی طرح ثابت شدہ، راستی۔

(۹) اَجْدَی: از افعال بمعنی نفع دینا، قدمر تحقیقہ.

(۱۰) بِالدَّدِ: اَلدَّدُ، اس کا لام کلمہ مثل عد کے واؤ محذوف ہے اور کبھی واؤ کو الف سے بدل کر کہا جاتا ہے جیسے بمعنی کھیل کود، لھو لعب، اس کے آخر سے واؤ حذف کر دیا گیا ہے اور بعض کے نزدیک یہ غد کی طرح واؤ آخر سے حذف ہے، اور دد بمعنی وقت ہے یقال مضی ددمن الدھر.

☆......☆......☆

(۲۲) لِنَجْلِبَ الرَّشْحَ اِلَی الْحَظِّ الصَّدِیْ ۔ وَنُنْفِدَ الْعُمْرَ بِعَیْشٍ اَنْکَدِ

(۲۳) وَالْمَوْتُ مِنْ بَعْدُ لَنَا بِالْمَرْصَدِ ۔ اِنْ لَمْ یُفَاجِ الْیَوْمَ فَاجِیْ فِیْ غَدِ

ترجمہ:۔ (۲۲) تا کہ کھینچیں ہم تھوڑے قطرہ کو (عطاء کو) پیاسے نصیب کی طرف، اور ختم کریں ہم اپنی عمر کو بری زندگی کیساتھ۔ (۲۳) اور موت اسکے بعد ہمارے انتظار میں ہے (ہماری تاک میں یا گھات میں ہے) اگر وہ آج نہ آئی (اچانک آج نہ آئی) تو کل ضرور اچانک آئے گی۔

(۱) لِنَجْلِبَ: صیغہ مضارع جمع متکلم جَلْبٌ مصدر از نصر و ضرب بمعنی کھینچنا۔

(۲) اَلرَّشْحُ: بمعنی مَرْشُوْحٌ، وہ پانی جو ٹپکایا گیا ہو یا بمعنی تھوڑا پانی و پسینہ مراد عطاء قلیل ہے از فتح مصادر رَشْحًا و رَشَحَاناً.

(۳) اَلْحَظُّ: زیادہ تر اس کا اطلاق فضل و خیر کے موقع پر ہوتا ہے اور کبھی نصیب شر پر بھی اطلاق کیا جاتا ہے اور سیر و سعادت کو بھی حظ کہتے ہیں جمع حُظُوْظٌ و حِظَاظٌ، اَحَاظِی، (س) حَظًّا سے بمعنی صاحب نصیب ہونا۔ بمعنی حصہ نصیب و عمدہ تقدیر۔ نیک بختی اور

دولت مندی پر اطلاق ہوتا ہے۔

(۴) اَلصَّدِیْ: صیغہ صفت ہے بمعنی بہت سخت پیاس وآواز بازگشت یعنی گونج وتعرض و الجمع اَصْدَاءٌ. صَدِیَ (س) یَصْدَی ، صُدًی بمعنی بہت زیادہ پیاسا ہونا۔

(۵) نُنْفِدُ: صیغہ مضارع جمع متکلم از افعال۔ اِنْفَادٌ مصدر سے ہے بمعنی پورا ہونا، ختم ہونا، فنا کرنا، مجرد سمع سے ہے۔

(۶) اَلْعُمْرَ: بمعنی حیات، طول، حیات، حقیقت میں اس کا اطلاق چالیس سال پر آتا ہے، عَمَرَ (ن، ض) عَمْراً، عِمَارَةً سمع سے عَمْراً و عَمَارَةً بمعنی زیادہ زمانہ تک زندہ رہنا، کرم وسمع سے عَمَارَةً بمعنی زیادہ ہونا۔

(۷) اَنْکَدَ: صیغہ صفت ہے بمعنی، سخت، وناگواری والا آدمی، والجمع نُکْدٌ. دشوار از سمع بمعنی تنگدستی کا ہونا، ناخوش ہونا، وفی القران: والذی خبث لایخرج الانکدا.

(۸) اَلْمَرْصَدُ: بمعنی گھات، صیغہ اسم ظرف والجمع مَرَاصِدُ و مَرَاصِیْدُ از نصر بمعنی گھات میں بیٹھنا یا تاک میں بیٹھ جانا، انتظار کرنا۔ قوله تعالیٰ: واقعدوا لهم کل مرصد.

(۹) مِنْ بَعْدُ: ای من بعدھٰذا.

(۱۰) اِنْ لَمْ یُفَاجِ: یہ مہموز اللام ہے ہمزہ اخیر سے بسبب لم کے ساکن ہوا اس کے بعد ماقبل کسرہ ہونے کی وجہ سے اس ہمزہ کو (ی) سے بدل دیا، اصل میں "لم یفاجیء" تھا، ہمزہ یاء سے بدل کر گرادیا گیا ای ان لم یأت فجأۃً یہ مفاجأۃ مفاعلہ سے ہے، مجرد از سمع وفتح، بمعنی اچانک آنا۔

(۱۱) فاجی: اصل میں "فَاجأ" تھا ہمزہ کو خلاف قیاس الف سے بدلا گیا ہے۔

(۱۲) غَدٍ: بمعنی آئندہ کل اور دو چار دن جس کا انتظار ہو اور نسبت کے وقت غَدِیٌّ اور غَدَوِیٌّ کہتے ہیں۔

☆......☆......☆

فَقَالَ لَهُ الْقَاضِیْ: لِلّٰهِ دَرُّكَ، فَمَا اَعْذَبَ نَفَثَاتِ فِیْكَ، وَوَاهًا لَكَ، لَوْلَا خِدَاعٌ فِیْكَ، وَاِنِّیْ لَكَ لَمِنَ الْمُنْذِرِیْنَ، وَعَلَیْكَ مِنَ الْحَذِرِیْنَ، فَلَا تُمَاكِرْ بَعْدَهَا الْحَاكِمِیْنَ.

ترجمہ:۔ پس کہا اس سے قاضی نے، بھلا ہو تیرے واسطے (کیا خوب سبحان اللہ) پس کس قدر شیریں ہیں تیرے منہ کی باتیں (تیرا کلام کس قدر پاکیزہ ہے) تعجب ہے تیرے لئے (تیری تعریف ہے) اگر نہ ہوتا تجھ میں دھوکہ (اگر آپ دھوکہ دہی نہ کرتے، تو کیا اچھا ہوتا) اور بیشک کہ میں تجھ کو ڈراتا ہوں اور تیرے حال پر ترس کھاتا ہوں، پس مت دھوکہ کر (اس واقعہ کے بعد) حاکموں سے۔

(۱) لِلّٰهِ دَرُّكَ: یہ کلمہ تحسین کیلئے ہے اور دَرٌّ کے معنی بھلائی کے ہیں اور اصلی معنی جاری ہونے کے ہیں، چونکہ دودھ بھی جاری ہوتا ہے لہٰذا اس کو در کہتے ہیں، اور بہترین غذا ہے اس لئے کلمہ تحسین قرار پایا دودھ چونکہ اہل عرب کے نزدیک بہت محبوب ہے اسی وجہ سے اس کے معنی خیر کثیر کے معنی میں ہونے لگے۔

(۲) فَمَا اَعْذَبَ: یہ صیغہ تعجب ہے یا فعل تعجب ہے عَذْبٌ سے ماخوذ ہے بمعنی کس قدر شیریں ہے، یا بمعنی پاکیزہ ولطیف۔

(۳) نَفَثَاتٌ: یہ نَفْثَۃٌ کی جمع ہے بمعنی منہ سے نکلے ہوئے جھاگ، یا ایک بار تھوکنا، از نصر وضرب بمعنی جادو کرنا کقولہ تعالٰی ومن شر النفثٰت فی العقد. اور اس سے مراد کلام ہے۔

(۴) فِیْكَ: میں دو صورتیں ہیں (۱) یا تو حرف جار ہے (۲) یا اسم ہے بمعنی منہ۔

(۵) وَاھًالَكَ: اَیْ عَجَبًا لَكَ یعنی شاباش ہے تجھے، یا مبارک ہے تجھے اور یہ خوبی کیلئے آتا ہے اور یہ کلمہ تعجب ہے اور، عَجَبًا لَكَ اور کبھی اظہار افسوس کیلئے بھی مستعمل ہے جیسے واھا علی مافات.

(٦) خِدَاعٌ: یہ مصدر ہے از مفاعلہ بروزن قِتَالٌ بمعنی دھوکہ یا مکر وفریب مجرد از فتح۔

(۷) مُنْذَرِیْنَ: صیغہ اسم فاعل از افعال مصدر اِنْذَارٌ ہے بمعنی ڈرانا، خوف دلانا، یا یہ مُنْذِرٌ مُنْذِرِیْن کی جمع ہے بمعنی ڈرنے والا مجرد نصر وضرب سے بمعنی نذر کرلینا۔ نَذِرَ (س) نَذرًا بمعنی بتلانا، ڈرانا، ومنہ النذیر والجمع نذر.

(۸) اَلْحَذِرِیْنَ: جمع ہے حَذِرٌ کی صیغہ صفت ہے بمعنی ڈرانے والا، یا پرہیز کرنا، بچنا وغیرہ بھی معنی آتے ہیں از سمع کما قال تعالٰی: ان من ازواجکم واولادکم عدوًا لکم فاحذروھم، سمع حَذَرًا وحَذْرًا، مَحْذُوْرَۃً بمعنی بچنا، پرہیز کرنا۔

(۹) فَلَا تُمَاکِرْ: صیغہ نہی از مفاعلہ مصدر مُمَاکَرَۃٌ ہے بمعنی باہم مکر کرنا اور تماکر اور مکر دونوں ایک ہیں صرف مبالغہ کا فرق ہے۔

(۱۰) اَلْحَاکِمِیْنَ: یہ حاکم کی جمع ہے بمعنی قاضی وحکم نافذ کرنے والا۔ والجمع حُکَّامٌ وحَاکِمُوْنَ.

☆......☆......☆

وَاتَّقِ سَطْوَۃَ الْمُتَحَکِّمِیْنَ، فَمَا کُلُّ مُسَیْطِرٍ یُقِیْلُ، وَلَا کُلُّ اَوَانٍ یُسْمَعُ الْقِیْلُ، فَعَاھَدَہُ الشَّیْخُ عَلٰی اِتِّبَاعِ مَشُوْرَتِہٖ، وَالْاِرْتِدَاعِ عَنْ تَلْبِیْسِ صُوْرَتِہٖ.

ترجمہ:۔ اور بچ تو حکام کی پکڑ دھکڑ سے، پس نہیں ہے ہر حاکم معاف کرنے والا، اور نہ ہر وقت پر کسی کی بات سنی جاتی ہے، پس معاہدہ (وعدہ) کیا شیخ نے اس (قاضی) سے یہ کہ پیروی کرے گا اس کے مشورہ کی، اور دھوکہ دہی کی صورت بنانے سے رکنے کا۔

(۱) اِتَّقِ: اِتِّقَاءٌ مصدر سے بمعنی پرہیز کرنا یا پرہیزگار رہنا، از افتعال، مجرد ضرب سے ہے۔

(۲) سَطْوَۃً: بمعنی حملہ کرنا، زبردستی کرنا، سخت پکڑنا، سختی کرنا، حملہ سخت کرنا، سَطَا (ن) یَسْطُوْ سَطْوًا وسَطْوَۃً مصادر ہیں۔

(۳) اَلْمُتَحَکِّمِیْنَ: یہ مُتَحَکِّمٌ کی جمع ہے اسم فاعل کی جمع از تفعل، بمعنی زبردستی سے حکم کرنے والا، یا زیادہ سختی کے ساتھ حکم کرنے والا، اپنی رائے سے فیصلہ کرنا وحکم جاری کرنا، خواہش کے مطابق تصرف کرنا۔

(۴) مُسَیْطِرٌ: صیغہ اسم فاعل از باب بعثر، بمعنی داروغہ وحاکم، نگہبان، حفاظت کرنے والا، یا حالات واعمال کا محافظ، کقولہ تعالٰی: لست علیھم بمسیطر، سَیْطَرَ (از باب فیعلہ یہ ثلاثی مزید جو رباعی مجرد کے ملحق ہیں اس میں سے پانچواں باب ہے، باء کی زیادتی فاء وعین کے درمیان ہے، (از منشعب) سَیْطَرًا وسَیْطَرَۃً نصر سے بمعنی مسلط ہونا یا مسلط کرنا، مجرد نصر سے سَطْرًا بمعنی لکھنا، کاٹنا، پچھاڑنا۔ وفی التنزیل: اساطیر الاولین.

(۵) یُقِیْلُ: صیغہ مضارع از افعال اِقَالَۃٌ مصدر ہے بمعنی عقد کا فسخ کرنا، یا درگذر کرنا اور یہاں معاف کرنے کے معنی میں ہے۔

(۶)اَوانٌ: بمعنی وقت، زمانہ جمع آوِنَۃٌ کی یا آوِنِیَۃٌ کی مثل زمان سے اَزْمِنَۃٌ ہے۔
(۷)عَاھَدَ: صیغۂ ماضی از مفاعلہ مصدر معاہدہ ہے بمعنی عہد کرنا، تفعل سے تعھُّدًا بمعنی نگرانی کرنا باب استفعال سے استعھدمنہ بمعنی عہد لینا، وعدہ لینا، عہد، وعدہ، وفاداری، ضمانت، جمع عُھُوْدٌ، مجرد سمع سے ہے دیکھ بال کرنا، نگہداشت کرنا، جانا، پانا۔
(۸)اِتِّبَاعٌ: مصدر ہے از افتعال بمعنی حکم بجالانا اور افعال سے بھی آتا ہے بمعنی باعتبار جسم کسی کے پیچھے لگادینا، مجرد سمع سے ہے۔
(۹)مَشْوَرَتِہٖ: بمعنی مشورہ ونصیحت، والجمع مَشْوَرَاتٌ اور مشورہ وشوریٰ، دونوں کے معنی ایک ہیں، بمعنی رائے لینا، کقولہ تعالیٰ: وامرھم شوریٰ بینھم اور یہ ماخوذ ہے شرت العسل فاتخذتہ من موضعہ استخرجتہ منہ والشوریٰ الامر الذی یتشاور فیہ. وفی التنزیل: وامرھم شوریٰ بینھم.
(۱۰)اِرْتِدَاعٌ: مصدر ہے از افتعال بمعنی روکنا، مجرد فتح سے ہے۔
(۱۱)تَلْبِیْسٌ: مصدر ہے بمعنی کتمان حقیقت واخفاء حقیقت، یا تلبیس بمعنی تغیر ہے۔
(۱۲)صُوْرَتِہٖ: یہ جمع ہے صَورت کی بمعنی شکل وہیئت اس کی جمع صور بھی آتی ہے صور تفعیل کے معنی صورت بنانا نقش ونگار کرنا، تصور تفعل سے خیال کرنا، متصور کرنا۔

☆......☆......☆

وَفَصَلَ عَنْ جِھَتِہٖ، وَالْخَتَرُ یَلْمَعُ مِنْ جَبْھَتِہٖ. قَالَ الْحَارِثُ بْنُ ھَمَّامٍ: فَلَمْ اَرَاَعْجَبَ مِنْھَافِی تَصَارِیْفِ الْاَسْفَارِ، وَلَاقَرَاْتُ مِثْلَھَافِی تَصَانِیْفِ الْاَسْفَارِ.

ترجمہ:۔اور جدا ہوا قاضی کی جانب سے (علیحدہ ہوگیا چلا گیا) اور حال یہ ہے کہ دھوکہ دہی چمک رہی تھی اسکی پیشانی سے (حارث بن ہمام نے کہا) پس نہیں دیکھی میں نے زیادہ تعجب خیز بات سفروں کی گردش میں اور نہ پڑھا میں نے اس جیسا واقعہ تصنیف شدہ کتابوں میں۔
(۱)فَصَلَ: صیغۂ ماضی از ضرب فصل مصدر سے بمعنی جدا کرنا وعلیحدہ کرنا، اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔
(۲)جِھَتِہٖ: بمعنی طرف والجمعُ جِھاتٌ، جَھَاتٌ، جُھَاتٌ.
(۳)وَالْخَتَرُ: مصدر ہے از ضرب ونصر بمعنی بہت زیادہ بدعہدی وبے وفائی کرنا، یا بہت بری طرح سے دھوکہ دینا، وھی اقبح. انواع الخداع کمافی الآیۃ، خَتَرَ (ن، ض) خَتْرًا وخُتُوْرًا بمعنی خبیث وفاسد ہونا۔ وفی التنزیل: ان اللہ لایحب کل ختار کفور.
(۴)یَلْمَعُ: صیغۂ مضارع از فتح، بمعنی چمکنا، روشن ہونا، لَمَعَ (ف) لَمْعًا، لُمُوْعًا، لَمْعَانًا، لِمِیْعًا وتَلْمَاعًا مصادر ہیں بمعنی روشن ہونا، چمکنا۔
(۵)جَبْھَتِہٖ: بمعنی چہرہ، پیشانی، یعنی وہ حصہ جو سجدہ میں لگے، والجمع، جِبَاہٌ وجَبَھَاتٌ۔ جَبَہَ (ف) جَبْھًا بمعنی پیشانی مارنا، جَبَّھَہٗ باب تفعیل سے بمعنی سرنگوں یا اوندھے منہ کردیا. قال تعالیٰ: فتکویٰ بھاجباھم وجنوبھم.

(٦) لَمْ اَرَ: یہ صیغۂ نفی جحد بلم فعل مضارع ہے رُؤیَۃٌ مصدر سے بمعنی دیکھنا۔ از باب فتح۔

(٧) اَعْجَبُ: صیغۂ اسم تفضیل بمعنی سب سے زیادہ عجیب۔

(٨) تَصَارِیْفُ: یہ جمع تَصْرِیْفٌ کی بمعنی گردش زمانہ یا حوادثات زمانہ یقال تصاریف الدهر. مصائب زمانہ۔

(٩) اَسْفَارٌ: یہ جمع ہے سَفَرٌ (محرکہ) جو ضد ہے حضر کی، بمعنی قطع مسافت، سفر کرنا، از نصر لکھنا، سَفْرًا سُفُوْرًا مصدر ہیں، سفر کرنا، سفر کو نکلنا، دیکھنا، سفر بمعنی بڑی کتاب اس کی جمع اَسْفَارٌ ہے، سِفْر (بکسر السین و فتحہا) دونوں کی جمع اَسْفَارٌ ہے اَسْفَرَ افعال سے روشن ہونا، سفر تفعیل سے سفر پر بھیجنا، مسافر بنانا، مال روانہ کرنا۔ کمافی الأیة: کمثل الحمار یحمل ازسفاراً.

(١٠) اَلْاَسْفَارُ: (دوسرا اسفار) یہ جمع سِفْرٌ کی (بکسر السین) بمعنی مطلق کتاب یا بڑی کتاب یا تورات کے اجزاء میں سے ایک جزء، از ضرب بمعنی لکھنا اور سفر کے معنی، کھلنا، اور لکھنا دونوں آتے ہیں. سَفَرَ (ن) سُفُوْرًا و سَفْرًا بمعنی مسافر ہونا، عورت کا چہرہ کھلنا، جلوہ گر ہونا، بے نقاب ہونا، سَفَرَۃٌ: دسترخوان جمع سُفَرٌ. سِفَارَۃٌ، نمائندگی، سفارت خانہ، سُفُوْرٌ، نقاب کشائی، رونمائی، سَفِیْر. قاصد، ایلچی، جمع سُفَرَاءُ۔

تمت المقامة الثامنة

بعون الله تعالیٰ: وتوفیقه

یوم الاحد صباحاً فی الساعة الثامنة خمس واربعین دقیقة.

تاریخ: ٢٤/جمادی الاولیٰ ١٤٢٥ھ۔

الموافق: ٣٠/ اکتوبر ١٩٩٤ء

العبد نور حسین قاسمی غفر الله له ولوالدیه

ولمن له حق علیه. غلش اقبال کراتشی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ التَّاسِعَةُ الْاِسْكَنْدَرَانِيَّةُ

(نواں مقامہ جو اسکندریہ یا اسکندرانیہ سے مشہور ہے)

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں کل ۳۳، اشعار ہیں، یہاں بھی ابوزید سروجی نے قاضی کو دھوکہ دیکر رقم وصول کی ہے، علامہ حریری حاکم اسکندریہ کے پاس بیٹھا ہوا تھا ایک عورت بچے والی ایک آدمی کو عدالت میں لیکر آئی اور کہنے لگی کہ میں ایک معزز اور خوشحال گھرانے سے تعلق رکھتی ہوں، میرے والد نے بڑے بڑے رشتے ٹھکرادیئے تھے، اور انہوں نے فیصلہ کیا تھا کہ میرا رشتہ کسی صاحب ہنر آدمی سے کریں گے، یہ آئے اور میرے والد سے کہنے لگے میں صاحب ہنر ہوں اور آپ کی شرطوں پر پورا اترتا ہوں، اسلئے اپنی بیٹی کا نکاح مجھ سے کرادیں، میں موتی پروتا ہوں اور دینار کے ایک تھیلہ کے عوض اسے فروخت کرتا ہوں۔ میرے والد صاحب اس کے دھوکہ میں آگئے، اور میرا نکاح اس سے کرادیا، جب میں اس کے پاس آگئی تو اس کا معاملہ برعکس تھا، یہ نکما آدمی ہے، کسی کام کا نہیں، میرے جہیز کا سارا سامان فروخت کرچکا ہے، میں اس سے کمانے کیلئے کہتی ہوں تو کہتا ہے میرا ہنر ادب ہے جو کساد بازاری کا شکار ہے، اس کی قدر وقیمت ختم ہوچکی ہے۔ لہذا آپ فیصلہ کردیجئے، قاضی صاحب اس کی طرف متوجہ ہوکر کہتے ہیں کہ صحیح بتادو ورنہ تمہیں قید کردیتا ہوں، تو اس نے کچھ دیر سوچنے کے بعد ۳۱، اشعار میں اپنی صفائی کا بیان دیا جس کا خلاصہ یہ ہے کہ میں نے کوئی دھوکہ نہیں دیا، موتی پرونے سے میری مراد، نظم واشعار تھے، ایک زمانہ میں وہ میرا ذریعۂ معاش تھا، لیکن اب ادب کا کوئی پرسان حال نہیں، ادب کے سکے اب بازار میں کھوٹے ہوچکے ہیں، اسلئے میں نے بڑی مجبوری اور بے کسی کی وجہ سے اس کا جہیز فروخت کیا ہے، قاضی کو اس کے دردناک اشعار سنکر رحم آیا، تو عورت کو صبر وقناعت کی تلقین کی اور کچھ درہم انہیں دیدیتا ہے۔ حارث بن ہمام نے آتے ہی ابوزید کو پہچان لیا اور مصلحتاً خاموش رہا، ابوزید کے جانے کے بعد ابن ہمام قاضی صاحب سے کہتا ہے کہ اگر کوئی اس کی حقیقت حال معلوم کرکے ہمیں بتادے تو کیا ہی اچھا ہو تو قاضی صاحب ایک آدمی کو اس کے پیچھے بھگاتا ہے، تو وہ کچھ دیر کے بعد ہنستے ہوئے واپس آتا ہے اور کہتا ہے کہ جب سے وہ بوڑھا یہاں سے نکلا تو وہ ناچ کرگاتا رہا کہ میں ایک بے حیا عورت کی وجہ سے مصیبت میں گرفتار ہوجاتا اگر اسکندریہ کے حاکم نہ ہوتے، قاضی صاحب بھی سنکر ہنسنے لگے اور کہا اگر وہ میرے پاس آجاتا تو میں اس کو بہترین چیز عطا کرتا۔

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ طَحَابِیْ مَرَحُ الشَّبَابِ، وَهَوَی الْاِکْتِسَابِ، اِلٰی اَنْ جُبْتُ مَابَیْنَ فَرْغَانَةَ وَغَانَةَ، اَخُوْضُ الْغِمَارَ.

ترجمہ:۔حارث بن ہمام نے کہا، لے گئی مجھ کو جوانی کی خوشی اور کمائی کی خواہش (مجھے کہیں چلنے پر مجبور کردیا) یہاں تک کہ میں نے مسافت طے کرنا شروع کردی (گھر سے نکلا) شہر فرغانہ اور غانہ کے درمیان، اور گھس جاتا تھا میں گھرے پانی میں (مطلب براری کیلئے خطرناک جگہوں تک جاتا تھا)۔

(۱) اِسْکَنْدَرَانِیَّة: یہ ایک شہر کا نام ہے جس کو اسکندریہ کہا جاتا ہے سکندر اعظم کی طرف منسوب ہے کیونکہ انہوں نے اس کو بنوایا تھا، جو ملک مصر کا بڑا مشہور شہر ہے اور زمین کے اندر انہوں نے بہت عمدہ مکانات صاف وشفاف بنوائے تھے یعنی سب سے زیادہ عجیب بات اس شہر کی تعمیر میں تھی کہ جس طرز کی عمارت زمین کے اوپر آباد کی گئی تھی اسی طرح زمین کے اندر بھی تھی۔دوسری روایت یہ ہے کہ اسکندر ذوالقرنین نے سفید پتھر سے ستر سال کی مدت میں اس شہر کو آباد کیا تھا اس شہر کی نسبت یہ بات مشہور تھی کہ رات کو چراغ کی ضرورت اس کی چمک دمک کی وجہ سے نہ پڑتی تھی۔

(۲) طَحَا: طَحَا (ن) طَحْواً (ناقص واوی ہے) بمعنی دور ہونا، ہلاک ہونا، دفع کرنا، اور (یائی) ضرب سے بھی آتا ہے طَحیٰ، یَطْحِی بمعنی کسی چیز کو پھیلانا، لے جانا "ذهب بی" طَحی یَطْحِي (ف) طَحْواً.

(۳) مَرَحْ: (محرکة) بمعنی شدت خوشی ونشاط جوانی از سمع بمعنی بہت زیادہ خوشی میں ہونا، تکبر کرنا، اکڑ کر چلنا اور اترانا۔ کقوله تعالیٰ: ولاتمش فی الارض مرحًا. مرح کی جمع مرحی اور مَرِیْح کی جمع مَرِیْحُوْنَ.

(۴) اَلشَّبَابُ: بمعنی جوانی، شَبَّ (ض) یَشِبُّ، شبًّا، شبوباً بمعنی جوان ہونا والجمع شبان، وشباب، شببة مؤنث شابة و شبة جمع شابات، شبات، شواب، شبائب اور شَابٌّ، جوان. وفی الحدیث: الشباب جنون.

(۵) هَــوِی: بمعنی خواہش ومائل ہونا، از ضرب، عشق ہونا، چاہے خیر ہو یا شر، محبوب ومعشوق محمود ہو یا مذموم مگر اس میں غیر محمود کا غلبہ ہے (غیر محمود میں کثرت استعمال ہے)۔

(۶) اِکْتِسَــابٌ: یہ مصدر ہے از افتعال بمعنی حاصل کرنا، اس میں (س، ت) طلب کیلئے ہے یہاں مال حاصل کرنا مراد ہے یعنی کمائی اور اکتساب (کمائی) یہ اپنی ذات کیلئے ہے اور کسب چاہے اپنے لئے ہو یا غیر کیلئے۔

(۷) جُبْتُ: صیغہ واحد متکلم "جَوْب"، مصدر از نصر بمعنی قطع کرنا، طے کرنا۔

(۸) فَرْغَانَـة: یہ بلادِ مشرق میں سے ایک شہر ہے جو اقصائے خراسان میں واقع ہے، سمرقند سے ترپن (۵۳) فرسخ کے فاصلہ پر واقع ایک شہر ہے۔

(۹) غانَه: یہ بلادِ سوڈان میں سے ایک شہر ہے جو اقصائے بلاد مغرب میں ہے۔آج کل اردو میں اس کو "گھانا" کہا جاتا ہے۔اور فرغانہ وغانہ شہر کے درمیانی مسافت ساڑھے چار ماہ کی ہے، مراد "مغرب سے مشرق تک" ہے۔

(۱۰)اَخُوْضُ: یہ، خَوْضٌ، خِیَاضٌ مصدر سے اجوف واوی ہے از نصر بمعنی داخل ہونا، غوطہ لگانا۔
(۱۱)اَلْغِمَارُ: یہ غَمْرَۃٌ کی جمع ہے یا غمر کی جمع ہے بمعنی بہت پانی، آب کثیر اور غمور بھی جمع آتی ہے از نصر بمعنی ڈھانک لینا۔ غمر (ك) غمارة، وغمورة بمعنی زیادہ ہونا اور اس کی جمع غَمَرَاتٌ و غُمَرٌ بھی آتی ہے۔

☆......☆......☆

لِاَجْنِیَ الثِّمَارَ، وَاَقْتَحِمَ الْاَخْطَارَ، لِکَیْ اُدْرِکَ الْاَوْطَارَ، وَکُنْتُ لَقِفْتُ مِنْ اَفْوَاہِ الْعُلَمَاءِ، وَثَقِفْتُ مِنْ وَصَایَاالْحُکَمَاءِ.

ترجمہ:۔ تاکہ توڑوں میں پھلوں کو اور زبردستی داخل ہوتا تھا (مطلب پورا ہونے کیلئے خطروں تک جاتا تھا) میں خطروں میں تاکہ پاؤں میں اپنی حاجتوں کو (اپنی حاجات پوری کروں) اور میں نے لپک لیا تھا عالموں کے منہ سے کلام اور پایا تھا میں نے عقلمندوں کی وصیتوں کو (یعنی میں نے علماء کی زبان سے اور حکیموں کی نصیحتوں سے یہ بات حاصل کی تھی)۔

(۱)لِاَجْنِیَ: جَنٰی (ض) یَجْنِیْ جَنْیًا بمعنی پھل توڑنا۔ یقال: جنی الثمر درخت سے پھل توڑنا۔ ای لآخذ الفواکة.
(۲)اَلثِّمَارُ: یہ جمع ہے ثَمْرَۃٌ کی بمعنی پھل اور کبھی اس کی جمع ثَمَرَاتٌ و ثُمَرٌ بھی آتی ہیں۔
(۳)اَقْتَحِمَ: صیغہ ماضی ہے از افتعال اقتحام مصدر ہے بمعنی شدت میں گھس جانا، مشقت میں ڈالنا، داخل ہونا، سختی میں پڑنا، قَحَمَ (ن) قَحْماً، قُحُوْمًا بمعنی قطع کرنا، قَحَمَ اِلَیْہِ نزدیک ہوا۔
(۴)اَخْطَارٌ: یہ جمع ہے خطر کی بمعنی خطرہ یا خطرناک اور ہلاکت کے قریب ہونا نصر وضرب سے خَطِیْرًا، خُطُوْرًا بمعنی پیش آنا۔
(۶) اَوْطَارٌ: یہ جمع ہے وَطَرٌ کی بمعنی مقصود، حاجت، ضروری مراد، از ضرب، حاجت روائی کرنا۔ کما فلما قضی زید منها وطرا.
(۷)لَقِفْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی کا، مصدر لَقْفٌ ہے بمعنی جلدی سے پکڑ لینا، اچکنا، از سمع حاصل کرنا۔
(۸)اَفْوَاہُ: یہ جمع ہے فوہ کی بمعنی منہ، اس سے مراد کلام ہے فَاہَ (ن) یَفُوْہُ فَوْھًا بمعنی تھوکنا، مجازاً کلام کرنا مراد ہے۔
(۹)ثَقِفْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف ثَقْفٌ مصدر سے بمعنی پانا اور کامیاب ہونا، ثَقْفًا (س) پالینا، فائز المرام ہونا۔ واقتلوهم حیث ثقفتموهم ای
(۱۰)وَصَایَا: یہ جمع ہے "وَصِیَّۃٌ" کی بمعنی وصیت کرنا، خواہ عام چیز کی ہو یا خاص چیز کی ہو، خواہ میت کی طرف سے ہو یا کسی اور کی طرف سے ہو، یا مسافر جاتے وقت جو ہدایت کرے "وصایا اللہ" وہ امور جن کو خداوند تعالیٰ نے اپنے بندوں پر لازم وضروری قرار دیا ہے۔ ضرب سے وَصْیًا۔ حکم کرنا۔ کما قال تعالیٰ: او صانی بالصلوٰۃ والزکوٰۃ مادمت حیاً بمعنی متصل ہونا، ملانا، اوصی از افعال ایصاء بمعنی وصیت کرنا۔ (۱۱)اَلْحُکَمَاءُ: یہ حکیم کی جمع ہے بمعنی دانا، عالم۔

☆......☆......☆

اَنَّهُ يَلْزَمُ الْاَدِيْبَ الْاَرِيْبَ، اِذَادَخَلَ الْبَلَدَالْغَرِيْبَ، اَنْ يَسْتَمِيْلَ قَاضِيَهُ، وَيَسْتَخْلِص مَرَاضِيَهُ، لِيَشْتَدَّ ظَهْرُهُ عِنْدَالْخِصَامِ.

ترجمہ:۔ تحقیق شان یہ ہے کہ لازم ہے عقلمند آدمی کیلئے جب داخل ہووہ کسی اجنبی شہر میں یہ کہ مائل کرے وہ اس شہر کے قاضی کو (اپنی طرف) اوراسکی خوشنودی حاصل کرے، تاکہ مضبوط ہوجائے اسکی کمر لڑائی جھگڑے کے وقت۔

(۱) يَلْزَمُ: صیغہ مضارع معروف، لَزِمَ (س) لُزُوْمًا ولِزَامًا مصدر بمعنی لازم وملزوم کرنا۔

(۲) دَخَلَ: صیغہ ماضی معروف، دَخَلَ (ن) دَخْلاً، دُخُوْلاً مصدر بمعنی داخل ہونا۔

(۳) اَلْبَلَدُ: بمعنی شہر، والجمع بِلَادٌو بُلْدَانٌ. بَلَدَ (ن) يَبْلُدُ بَلْدًا اَو بُلُوْدًا یعنی شہر کو لازم پکڑنا، یا شہر میں رہنا۔ وفی التنزیل: لااقسم بهذاالبلد.

(۴) اَلْغَرِيْبُ: بمعنی مسافر اور وطن سے دور اجنبی مسافر، جمع غُرَبَاءُ اور غریب کے معنی عجیب وغیر مانوس کے بھی آتے ہیں یقال: الغريبُ من الكلام، یعنی جس کا سمجھنا دشوار ہو والمؤنث غريبة والجمع غرائب۔

(۵) يَسْتَمِيْلُ: صیغہ مضارع معروف از استفعال مصدر استمالۃ ہے بمعنی کسی شخص کو اپنی طرف مائل کرنا، مجرد ضرب سے، اس میں (س،ت) طلب کیلئے ہے۔ مائل کرنا، مہربان بنانا، جھکانا۔

(۶) قَاضِيَه: قَاضِيْ صیغہ اسم فاعل ہے بمعنی حاکم شرعی والجمع قُضَاةٌ ومنه قاضی القضاة یعنی قاضیوں کا رئیس (چیف جسٹس)۔

(۷) يَسْتَخْلِصُ: از استفعال مصدر اِسْتِخْلَاصٌ بمعنی خلوص طلب کرنا (س،ت) طلب کیلئے ہے مجرد نصر سے ہے۔

(۸) مَرَاضِيْ: یہ جمع ہے مرضی کی بمعنی پسندیدہ یا مَرَاضِيَةٌ، یہ مَرْضَاةٌ کی جمع ہے اور یہ رضا سے مشتق ہے بمعنی راضی ہونا، جو سخط کی ضد ہے از سمع۔

(۹) لِيَشْتَدَّ: صیغہ مضارع معروف از افتعال مصدر اِشْتِدَاد ہے بمعنی قوی ومضبوط ہونا مجرد نصر سے ہے۔

(۱۰) ظَهْرٌ: بمعنی پیٹھ، والجمع اظهر، ظهور، ظهران ہیں از فتح ظَهْرًا، پس پشت ڈالنا، کرم سے ظَهَارَةٌ بمعنی قوی الظهر ہونا سمع سے ظَهْرًا بمعنی پیٹھ میں بیماری یا دکھ کا ہونا۔

(۱۱) خِصَامٌ: مصدر ہے، از مفاعلہ بمعنی جھگڑا کرنا، خِصَامًا و مُخَاصَمَةً مصدر ہیں۔ اور افتعال سے بھی مستعمل ہے۔ كقوله تعالى: ويوم القيمة عندربكم تختصمون.

☆......☆......☆
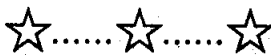
وَيَأْمَنَ فِي الْغُرْبَةِ جَوْرَالْحُكَّامِ، فَاتَّخَذْتُ هٰذَاالْاَدَبَ اِمَامًا، وَجَعَلْتُهُ لِمَصَالِحِيْ زِمَامًا، فَمَادَخَلْتُ مَدِيْنَةً، وَلَاوَلَجْتُ عَرِيْنَةً.

ترجمہ:۔اور مطمئن ہوجائے پردیس میں حاکموں کے ظلم سے، پس بنایا میں نے اس طریقہ کو اپنے لئے امام (طریقۂ نصیحت کو پیشوا بنایا) اور کیا میں نے اسکو اپنی مصلحتوں کیلئے لگام، پس نہیں داخل ہوا میں کسی شہر میں اور نہیں گھسا میں کسی بن میں (شیر کچھار میں)۔

(۱) یَأمَنُ: صیغہ مضارع معروف از سمع، بمعنی مامون ہونا، ماخوذ ''امن'' سے ہے۔

(۲) جَوْرٌ: (بفتح الجیم) مصدر ہے از نصر بمعنی ظلم کرنا، سیدھے راستہ سے ہٹ جانا۔

(۳) فَاتَّخَذْتُ: صیغہ واحد متکلم از افتعال مصدر اِتِّخَاذٌ ہے بمعنی بنانا، پکڑنا۔ مادہ ''اخذ'' ہے۔

(۴) اِمَامًا: (بکسر الھمزۃ) بمعنی پیشوا، مقتدی۔ والجمع ائمۃ از نصر امام بننا، امام وہ ہے جن کے اقوال وافعال پر اقتداء کی جاتی ہو: قال تعالیٰ: یوم ندعوا کل اناس بامامھم.

(۵) جَعَلْتُ: صیغہ واحد متکلم، از فتح بمعنی کرنا، بنانا۔

(۶) لِمَصَالِحِیْ: جو صلاح پر برانگیختہ کرے اور نیکی پر، از کرم، فتح نصر، یہ جمع مَصْلَحَۃٌ کی جو صلاح سے ماخوذ ہے، جو فساد کی ضد ہے صلاح و نیکی پر برانگیختہ کرے۔

(۷) زِمَامٌ: (بکسر الزاء) جمع ہے اَزِمَّۃٌ کی بمعنی لگام، باگ ڈور۔ وزمام النعل بمعنی جوتے کا تسمہ (جوتے کا فیتا) از نصر بمعنی باندھنا۔

(۸) مَدِیْنَۃٌ: بمعنی شہر، اقامت کرنے کی جگہ، والجمع مُدُنٌ ومَدَائِنُ از کرم بمعنی جمع ہونا۔

(۹) وَلَجْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی کا ''وُلُوْجٌ'' مصدر سے از ضرب بمعنی داخل ہونا۔

(۱۰) عَرِیْنَۃٌ وعَرِیْنٌ: بمعنی جھاڑی، جہاں شیر رہتے ہوں اور سانپ، بھیڑیا اور بچھو بھی وہاں رہتے ہوں والجمع عَرَائِنُ.

☆......☆......☆

اِلَّا وَامْتَزَجْتُ بِحَاکِمِهَا امْتِزَاجَ الْمَاءِ بِالرَّاحِ، وَتَقَوَّیْتُ بِعِنَایَتِهٖ تَقَوِّیَ الْاَجْسَادِ بِالْاَرْوَاحِ، فَبَیْنَمَا اَنَا عِنْدَ حَاکِمِ الْاِسْکَنْدَرِیَّةِ، فِیْ عَشِیَّةٍ عَرِیَّةٍ.

ترجمہ:۔مگر یہ کہ مل گیا میں اس شہر کے حاکم سے، مانند مل جانے پانی کے شراب کیساتھ، اور قوی ہوگیا میں ان کی عنایت سے، جیسے جسم روح سے (قوی ہونا جسموں کا روحوں کیساتھ) پس اسی درمیان میں اسکندریہ کے حاکم کے پاس موجود تھا (ایک روز کا واقعہ ہے) شام کے وقت جب ٹھنڈی ہوائیں چل رہی تھیں۔

(۱) اِمْتَزَجْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی کا اِمْتِزَاجٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی پانی کا ملانا شراب میں یا اختلاط کرنا، مجرد نصر سے ہے۔

(۲) حَاکِمٌ: قاضی، فیصلہ کرنے والا والجمع حاکمون وحُکَّامٌ، حکم کرنے والے۔

(۳) اَلْمَاءُ: بمعنی پانی، والجمع اَمْوَاهٌ ومِیَاهٌ. مَاهَ (ن) یَمُوْهُ مَوْهًا۔ قدمر تحقیقہ۔

(۴) الرَّاحُ: (بفتح الراء) مصدر ہے از نصر بمعنی شراب، راحت، نشاط، یقال یوم راح بمعنی سخت ہوا کا دن، بہت تیز وتند۔ رَاحَ (ن) رَوَاحًا، رَاحًا، رَاحَۃً ورِیَاحَۃً مصادر ہیں اور ''راح'' شراب کے سو سے زائد ناموں سے ایک ہے۔

(۵) تَقَوَّیْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی کا از تفعل تَقَوِّی مصدر ہے بمعنی قوت حاصل کرنا اور قوت سے ماخوذ ہے جو صفت کی ضد ہے، مجرد سمع سے ہے۔

(۶) عِنَایَةٌ: بمعنی مہربانی وتوجہ، مشغول کرنا، اہتمام کرنا، عنایت۔ عَنَی (ض) عَنْیًا، و عِنَایَةً قصد کرنا، اہتمام کرنا، وارادہ کرنا۔ عَنَا (ن) عَنْواً بمعنی زبردستی لینا، عنَالَةٌ بمعنی تابع ہونا، مطیع ہونا، عَنِیَ (س) عَنَاءً بمعنی تھکنا، تکلیف اٹھانا۔ مفاعلہ سے عَانٰی مُعَانَاةً بمعنی تکلیف اٹھانا، اعتنٰی بہ افتعال سے بمعنی حفاظت کرنا تعنّٰی تفعل سے تھکنا، تکلیف اٹھانا۔

(۷) اَجْسَادٌ: یہ جمع ہے جسد کی بمعنی جسم انسان، جَسَدَ (س) جَسَداً. وفی القرآن: وماجعلنا جسدالایأ کلون.

(۸) اَرْوَاحٌ: یہ جمع ہے روح کی، اور یہ اللہ تعالیٰ کے علم ذات ہے، جیسا کہ لفظ اللہ اسم ذات ہے اور باقی اسماء صفات ہیں۔ قال اللہ تعالیٰ: قل الروح من امرربی وما اوتیتم من العلم الاقلیلا.

(۹) فَبَیْنَمَا اَنَا: ای فَبَیْنَمَا اَنَا جَالِسٌ ہے۔ مر تحقیقہ۔

(۱۰) اِسْکَنْدَرِیَّة: نام شہر ملک مصر میں، جس کو سکندر اعظم نے بنایا تھا اس لئے اسکندریہ کہا جاتا ہے، انہوں نے زمین کے اندر بہت عمدہ مکانات صاف شفاف بنوائے تھے اور اس میں عمدہ قسم کے پتھر لگوائے تھے اور بہت دنوں میں یعنی تقریباً ستر سال میں یہ تیار ہوا تھا۔

(۱۱) عَشِیَّةٌ: بمعنی شام جو زوال شمس سے صبح تک ہے اور اس کی جمع عشی، عشایا، عیشات، آتی ہیں زوال سے رات تک کے وقفہ کو کہتے۔ عندالجمہور، اور یہ خلاف للبعض، ابتدائے تاریکی، ابتدائے شب ثلث اول تک یا مطلق شب۔ نیز عشیة بمعنی بادل عشا یعشو (ن) عَشْوًا بمعنی رات کو قصد کرنا یا رات کو چرانا یا رات کو کھانا کھلانا۔

(۱۲) عَرِیَّة: بمعنی ٹھنڈی ہوا، والجمع عَرَایَا، از سمع بمعنی ننگا ہونا۔ عَرا (ناقص واوی) از نصر بمعنی پیش آنا اور ضرب سے بمعنی ہوا کا ٹھنڈا ہونا۔

☆......☆......☆

وَقَدْ اَحْضَرَ مَالَ الصَّدَقَاتِ، لِيَفُضَّهُ عَلٰى ذَوِى الْفَاقَاتِ، اِذْ دَخَلَ شَيْخٌ عِفْرِيَةٌ تَعْتِلُهُ اِمْرَأَةٌ مُصْبِيَةٌ فَقَالَتْ اَيَّدَاللّٰهُ الْقَاضِیَ.

ترجمہ: اور بیشک منگوایا (جمع کیا) انہوں نے صدقے کا مال، تاکہ تقسیم کریں وہ محتاجوں پر، اچانک داخل ہوا ایک بڈھا (شیخ) بہت عمر والا (مکّار خبیث) کھینچ رہی تھی اسکو ایک بچہ والی عورت، پس عورت نے کہا، خدا قاضی کی مدد کرے۔

(۱) اَحْضَرَ: افعال مصدر اِحْضَارٌ بمعنی حاضر کرنا، از نصر حُضُوْرًا، حاضر ہونا۔

(۲) اَلصَّدَقَاتُ: یہ صَدَقَةٌ کی جمع ہے (بفتح الدال) یعنی وہ مال جو خدا کی رضامندی حاصل کرنے کیلئے خرچ کیا جاتا ہے، اگر صدقات (بضم الدال) ہو تو اس کے معنی مہر کے ہیں۔ کقولہ تعالی: واتوهن صَدُقَاتِهِنَّ نحلة.

(۳) لِيَفُضَّهُ: یہ فض مصدر ہے از نصر بمعنی توڑنا (اچھی طرح توڑنا)، تقسیم کرنا، تفریق کرنا، ٹکڑا ٹکڑا کرنا، فَضًّا مصدر ہے از نصر۔

(۴) اَلْفَاقَاتُ: یہ فَاقَۃٌ کی جمع ہے بمعنی فقر وفاقہ، حاجت محتاج ومفلس ہونا اس سے مراد سائلین اور فقراء ہیں، فَاقَ یَفُوْقُ(ن) فُوَاقًا، فُؤُقًا. فاق الرجل اس کی جان نکلنے والی ہے، مرگیا. فَاقَ(ن) فَوْقًا بمعنی توڑنا۔

(۵) عِفْرِیَۃٌ: (بتخفیف الیاء و تاء للمبالغة) اور یہ "عَفْرٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی مکار وشیطان کے ہیں، اس میں تاء مبالغہ کیلئے ہے بمعنی سخت مصیبت، چالاک، بہت زیادہ خبیث، عَفَرَ(ض) عَفْرًا بمعنی لوٹانا، چھپانا یعنی وہ شخص جو مٹی کے ساتھ ملا ہوا ہو۔ جمع عَفَارِیَۃٌ، یاعَفَارِی اور امام فراء کی رائے ہے کہ اس میں دو لغت ہیں اول، عفریت (بکسر العین و سکون الیاء) اس کی جمع عَفَارِیْت آتی ہے دوم، اگر (بفتح الیاء) ہو تو اس کی جمع عَفَارِی آتی ہے۔

(٦) تَعْتِلُہٗ: ای ذات صبیان. یقال اصبی الرجل اذا کان بہ صبی ازنصر جمع صبیان، صبیة، اصبیة. اصبت المرأة، ای اذا صارت ذات صبیٍ او صبیة. صَبَا یَصْبُوْ(ن) صَبْوًا صُبْوَۃً، صِبًا و صِبَاءً. یقال صبا الیہ بمعنی حسُنَ الیہ، و اشتاق الیہ، اصباء کے معنی مشتاق کرنا، آرزومند ہونا، طفلانہ حرکتیں کرنا یہاں پر سب معنی بن سکتے ہیں یعنی نوعمر تھی۔ قَالَ تَعَالٰی: کیف نکلم من کان فی المھدصبیا.

(۷) اَیَّدَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَاْیِیْدٌ ہے بمعنی قوی کرنا، ثابت کرنا یہ جملہ "اید اللہ القاضی" جملہ دعائیہ ہے۔

☆......☆......☆

وَاَدَامَ بِہِ التَّرَاضِیْ، اِنِّیْ اِمْرَأَۃٌ مِنْ اَکْرَمِ جُرْثُوْمَۃٍ وَ اَطْھَرِ اَرُوْمَۃٍ، وَاَشْرَفِ خُؤُلَۃٍ وَعُمُوْمَۃٍ، مِیْسَمِیَ الصَّوْنُ.

ترجمہ:۔ اور ہمیشہ ان (قاضی) سے فریقین (مدعی ومدعی علیہ) کو آپس میں راضی رکھے، (واقعہ یہ ہے) تحقیق کہ میں ایک عورت ہوں، شریف ترین قبیلہ کے اعتبار سے اور زیادہ پاکیزہ ہوں اخلاق کے اعتبار سے اور زیادہ شریف ہوں ماموؤں کے اعتبار سے اور چچاؤں کے اعتبار سے (یعنی نجیب الطرفین ہوں) یا (ددھیال اور ننھیال دونوں طرف سے) اور میری علامت (میری پہچان) پاک دامنی (حفاظت نفس) ہے۔

(۱) اَدَامَ بِہٖ: ہمیشہ رکھے اس کے ذریعہ یعنی قاضی کے ذریعہ، اگر یہ جملہ "ادام بہ" کے بجائے "بَیْنَھُمَا" ہو تو زیادہ مناسب معلوم ہوتا ہے کیونکہ "ھُمَا" سے مدعی اور مدعی علیہ مراد ہیں۔

(۲) اَلتَّرَاضِیْ: ای تراض الفریقین. تراضی باب تفاعل کا مصدر ہے بمعنی آپس کی خوشی ورضامندی۔

(۳) جُرْثُوْمَۃٌ: اس کی جمع جَرَاثِیْم ہے ہر شئے کی اصل اس کے اصلی معنی ہیں "درخت کی جڑ میں جو مٹی جمع ہوجائے" اور اب یہ حسب ونسب کے معنی میں استعمال ہوتا ہے۔

(۴) اَطْھَرُ: پاکترین، پاکیزہ تر۔ طَھَرَ(ن، ك) طَھْرًا و طُھُوْرًا و طَھَارَۃً بمعنی پاک ہونا، طاہر کی جمع اَطْھَار. طَھِرٌ کی جمع طَھِرُوْنَ ہے اور طَھِیْرٌ جمع طَھَارٰی۔

(۵) أُرُوْمَۃ: (بفتح الھمزۃ وضمھا) بمعنی درخت کی جڑ، والجمع اُرُوْمٌ یہ کنایہ ہے حسن نسب اوراخلاق حسنہ سے، اَرَمَ یَأرِمُ، (ض) اَرْماً. اَرَمَ مَاعَلَی الْمائِدَۃِ بمعنی سب کھا گیا اور کچھ نہیں چھوڑا۔

(۶) اَشْرَفَ: صیغۂ اسم تفضیل ہے، بمعنی بہت زیادہ شریف، شَرُفَ (ک) شَرَفاًو شَرَافَۃً مصدر ہیں یعنی اپنی یا دنیوی حیثیت میں بزرگ یا صاحب شرف ہونا، شرف سمع سے بمعنی بلند ہونا، واز نصر شَرَفاً بمعنی شرافت و بزرگی میں غالب رہنا۔

(۷) خُؤُلَۃ: یہ جمع ہے خال کی بمعنی ماموں اس کی جمع اَخْوَالٌ، خُؤُلٌ آتی ہیں، واَخْوِلَۃ، خُوَّلٌ یعنی جمع ہیں۔ خَالَ(ن) خَوْلاً و خَالاً بمعنی تدبیر کرنا یا کفالت کرنا۔

(۸) عُمُوْمَۃ: واَعْمَامٌ یہ جمع ہیں عم کی بمعنی چچا یا تایا، باپ کا بھائی اور اس کی جمع اعم بھی آتی ہے یعنی وہ شخص جو ماں، باپ دونوں طرف سے شریف النفس ہو۔

(۹) مِیْسَمٌ: بمعنی علامت، نشان، حسن، خوبصورتی، یا داغ لگانے کا آلہ والجمع مَیَاسِمٌ۔

(۱۰) اَلصَّوْنُ: مصدر ہے از، نصر، بمعنی نگاہ رکھنا، حفاظت کرنا، صَانَ(ن) صَوْناً، صِیَاناً، صِیَانَۃً مصادر ہیں۔

☆......☆......☆

وَشِیْمَتِیْ اَلْھَوْنُ، وَخُلُقِیْ نِعْمَ الْعَوْنُ، وَبَیْنِی وَبَیْنَ جَارَاتِیْ بَوْنٌ، وَکَانَ اَبِیْ اِذَاخَطَبَنِیْ بُنَاۃُ الْمَجْدِوَاَرْبَابُ الْجَدِّ.

ترجمہ:۔ اور میری عادت نرمی کرنیکی ہے اور میری طبیعت (فطرت) ایک اچھی مددگار ہے، اور میرے اور میرے پڑوسیوں کے درمیان بڑا فرق ہے (مجھ جیسی عورتوں میں درجے میں بہت بڑا فرق ہے، یا میں غریب الوطن ہوں) اور میرے باپ کا یہ طریقہ تھا، جب کوئی پیغام دیتے تھے (پیغام نکاح) میرے بارے میں، بزرگی کی بنیاد رکھنے والے (بانصیب اور دولت مند لوگ) اور اچھی تقدیر والے۔

(۱) شِیْمَتِیْ: شِیْمَۃٌ بمعنی عادت، طبیت، وخصلت، والجمع شِیَمٌ.

(۲) اَلْھَوْنُ: بمعنی آمان وسہل ہونا، وقار، عزت، سکینۃ، نصر سے مصدر، ھَوْناً، وھَوَاناً، مُھَانَۃً ہیں بمعنی سہل، وآسان ہونا۔ مصدر نصر سے ذلیل وحقیر ہونا. قال تعالٰی: وعبادالرحمن الذین یمشون علی الارض ھونا.

(۳) خُلُقٌ: (بضم الخاء) بمعنی اخلاق، فطرت، طبیعت، مروت والجمع اخلاق۔

(۴) نِعْمَ: افعال مدح میں سے ہے بمعنی کیا ہی اچھا۔

(۵) اَلْعَوْنُ: بمعنی مددگار، دوست، رفیق، خادم، از نصر، جمع اَعْوَانٌ. وَالْعَوْنُ مصدر ہے نصر کا بمعنی مدد کرنا، وخادم اور یہ واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کیلئے مستعمل ہے۔

(۶) جَارَاتِیْ: یہ جَارَۃٌ کی جمع ہے جو جار کا مؤنث اور جار کے معنی پڑوسی، ساتھی والجمع جِیْرَانٌ، جِیْرَۃٌ، جِوَارٌ، اَجْوَارٌ آتی ہیں اور

جارۃٌ کی جمع جارات آتی ہے بمعنی پڑوسن، سوتن، ساتھن ہے. کقوله تعالیٰ: والجار ذی القربیٰ.

(۷) بَوْنٌ: (بفتح الباء وضمها) بمعنی جدائی، دوری، فرق عظیم، دو چیزوں کے درمیان فرق اور بونٌ میں تنوین تعظیم کیلئے ہے ای فصل عظیم، بَانَ یَبُوْنُ (ن) بَوْنًا بمعنی جدائی (فصل) اور زیادتی میں غالب آنا۔

(۸) خَطَبَنِیْ: خَطَبَ (ن) خَطْباً، خِطْبَۃً (بکسر الخاء) بمعنی، نکاح کا پیغام دینا، منگنی کرنا، خَطُبَ (ك) خِطَابَۃً و خِطْبَۃً خطاب کرنا، تقریر کرنا، وعظ کہنا، خاطب، وتخاطب، تفاعل و مفاعلہ سے بات چیت کرنا، خط و کتابت کرنا، خِطْبَۃٌ و خُطُوْبَۃً بمعنی منگنی کرنا، پیغام شادی، صفت خطیب، لکچرار جمع خطباء۔

(۹) بُنَاۃٌ: یہ جمع ہے بانی کی ہے (جیسے قاضی کی جمع قضاۃ) بمعنی بنیاد رکھنے والا، بَنٰی یَبْنِیْ (ض) بِنَاءً، بنیاً، بُنْیَانًا، بِنَایَۃً، بِنْیَۃً مصادر ہیں بمعنی بنانا جو ھَدَمَ کی ضد ہے۔ یقال بنی البیت گھر تعمیر کیا، مؤنث بَانِیَۃٌ ہے جمع بَوَانِیْ۔

(۱۰) اَلْمَجْدُ: بمعنی عزت، بزرگی، بلندی والجمع اَمْجَادٌ اور مَجَدَ (ن) مَجْداً بمعنی ذوالمجد و گرامی قدر ہونا، اور کرم سے بھی آتا ہے مَجَادَۃً بمعنی ذوالمجد و معظم ہونا۔ صفت مَاجِدٌ و مَجِیْدٌ ہے جمع اَمْجَادٌ ہے۔ کمافی التنزیل: بل ھو قران مجید.

(۱۱) اَرْبَابٌ: رُبُوْبٌ، یہ جمع ہے ''رَبٌّ'' کی بمعنی مالک، سید، پالنے والا، رَبٌّ: اللہ تعالیٰ کے ناموں میں سے ایک نام ہے، ربّ (ن) رَبًّا بمعنی پرورش کرنا۔ رب الولدُ اور رب الامرُ بمعنی درست کیا۔

(۱۱) اَلْجَدُّ: (بفتح الجیم) نصیب ورزق ہے، مالداری، حصہ، سمع سے جَدًّا و جُدًّا بمعنی صاحب نصیب ہونا۔

☆......☆......☆
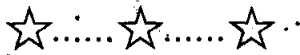
سَكَّتَهُمْ وَبَكَّتَهُمْ وَعَافَ وُصْلَتُهُمْ وَصِلَتَهُمْ، وَاحْتَجَّ بِاَنَّهٗ عَاهَدَ اللهَ تَعَالٰى بِحِلْفَةٍ اَنْ لَّا يُصَاهِرَ غَيْرَ ذِيْ حِرْفَةٍ.

ترجمہ:۔ چپ کروا دیتے تھے ان کو جھڑک دیتے تھے (ذلیل کر دیتے تھے) اور ناگوار سمجھتے تھے ان سے ملنے جلنے کو اور انکی عطایا کو: اور دلیل پکڑتے تھے (دلیل بیان کرتے یا بتا دیتے تھے) کہ انہوں نے عہد کیا ہے اس بات کا کہ داماد نہیں بنائیں گے (اس بات سے کہ بیشک کہ عہد کیا ہے اس نے اللہ تعالیٰ سے قسم کیساتھ (خدا نے تقسیم حلفیہ یہ عہد کیا ہے) کہ یہ کہ وہ نہیں داماد بنائے گا (کسی کو) سوائے صاحب ہنر کے (ہنر والے کے علاوہ کسی سے دامادی رشتہ نہیں کرے گا)۔

(۱) سَكَّتَهُمْ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَسْكِيْتٌ ہے بمعنی خاموش کرنا، سکوت کرنا، مجرد نصر سے ہے بمعنی چپ ہونا، سَكْتًا، سُكُوْتاً، سُكَاتاً، سَاكُوْتَۃً مصدر ہیں چھپانا، خاموش کرنا، مرنا۔

(۲) بَكَّتَ: صیغہ ماضی معروف از تفعیل مصدر تَبْكِيْتٌ ہے بمعنی عاجزی سے چپکا کرنا، اصلی معنی ہے ذلیل کرنا، یا ذلیل کر کے چپ کر دینا، مجرد نصر و ضرب سے بَكْتًا بمعنی سختی سے پیش آنا، بَكْتًا تلوار یا ڈنڈے سے مارنا، حجت میں غالب رہنا۔

(۳) عَافَ: صیغہ ماضی، عَافَ (ض، س) يُعَافُ عَيْفًا، عِيَافاً، عِيَافَۃً، عِيَفَانًا مصدر ہیں بمعنی برا سمجھنا، مکروہ سمجھنا۔

(۴) وُصْلَۃٌ: (بضم الواو) یہ واصل سے ہے اس میں واوٗ اصلی ہے بمعنی ملنا از ضرب۔

(۵) وَصِلَةٌ: میں واؤ عطف کا ہے اور صِلَةٌ بمعنی عطیہ یا احسان وانعام ہے و الجمع صلات اور یہاں اس سے مراد مہر نکاح ہے۔
(۶) اِحْتَجَّ: صیغہ ماضی معروف از افتعال مصدر اِحْتِجَاجٌ ہے بمعنی دعویٰ کرنا اور دلیل پیش کرنا و احتج بالشیء بمعنی دلیل یا عذر بنانا۔
(۷) عَاهَدَ: صیغہ ماضی ہے از مفاعلہ مُعَاهَدَةٌ مصدر ہے بمعنی آپس میں عہد وقول کا اقرار کرنا۔ فی التنزیل: الذین عهدت منهم.
(۸) بِحِلْفِهٖ: حِلْفٌ بمعنی سچی قسم وسچا عہد، و حِلْفَةٌ (بکسر الحاء) بمعنی عہد، سچی دوستی۔ جمع احلاف. حَلَفَ (ض) حَلْفًا، مَحْلُوْفًا، مَحْلُوْفَةً قسم کھانا، یا وہ دوست جو اپنے ساتھ اس بات کی قسم کھائے کہ وہ کبھی وعدہ خلافی نہ کریگا۔ قال الله تعالیٰ: یحلفون بالله ماقالو.
(۹) یُصَاهِرُ: صیغہ مضارع معروف از مفاعلہ مصدر مُصَاهِرَةٌ ہے بمعنی داماد بنانا، رشتہ کرنا، اور صہر کے اصلی معنی قرابت، داماد یا بہنوئی کے ہیں، و الجمع اَصْهَارٌ و صُهَرَاءُ مؤنث صِهْرَةٌ. صَهَرَ (ف) صَهْرًا بمعنی قریب یا نزدیک ہونا. قَالَ تعَالیٰ: فجعله نَسبًا وَصِهْرًا.
(۱۰) حِرْفَةٌ: جمع حِرَفٌ بمعنی صناعت، کاریگری، پیشہ، طریقہ، کسب و پیشہ۔ حَرَفَ (ض) حَرْفًا بمعنی کسب معاش کرنا۔

☆......☆......☆
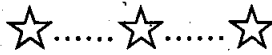
فَقَيَّضَ الْقَدْرُ لِنَصَبِیْ. وَوَصَبِیْ اَنْ حَضَرَ هٰذَا الْخُدَعَةُ نَادِیَ اَبِیْ. فَاَقْسَمَ بَيْنَ رَهْطِهٖ اَنَّهٗ وَفْقُ شَرْطِهٖ.

ترجمہ:۔ پس مقدر کیا ہے تقدیر خداوندی نے میرے رنج وبیماری کے واسطے (اس بات کو) کہ یہ مکار (دھوکہ باز) حاضر ہوا میرے باپ کی مجلس میں، پس قسم کھائی اس دھوکہ باز نے میرے باپ کی قوم کے سامنے، بے شک کہ وہ اس کی (باپ کی) شرطوں کے موافق ہے۔
(۱) قَيَّضَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَقْيِيْضٌ ہے (اجوف یائی) بمعنی مقدر کرنا وسبب ہونا اللہ تعالیٰ کی تقدیر کا مجرد ضرب سے ہے، قَاضَ يَقِيْضُ (ض) قَيْضًا مصدر ہے بمعنی پھاڑ دینا، برابر یا ہم مثل کرنا۔ و قوله تعالیٰ: وقیضنالهم قرناءَ الخ.
(۲) نَصَبٌ: (مُحَرَّكَةٌ) اس کی جمع انصاب آتی ہے بمعنی سخت رنج، مشقت وتکلیف از سمع بمعنی تعب میں پڑنا، اعلم ان النصب شدة التعب. قوله تعالیٰ: فاذافرغتَ فانصب.
(۳) وَصَبٌ: بمعنی بیماری اور ہمیشہ کی تکلیف اور دکھ، جمع اَوْصَابٌ از سمع بمعنی بیمار و نجیدہ ہونا، قوله تَعَالیٰ: ولهم عذاب واصب.
(۴) حَضَرَ: صیغہ ماضی از نصر حُضُوْرًا مصدر ہے بمعنی حاضر ہونا۔
(۵) اَلْخُدَعَةُ: (بفتح الدال) وہ شخص جو بہت دھوکہ دینے والا ہو، اگر (بسکون الدال) ہو جو جمع ہے "خَادِعٌ" کی تو معنی ہے وہ شخص جو بہت دھوکہ دینے والا ہے۔ اگر خُدَعَةٌ ہو یعنی (بضم الخاء وفتح الدال) ہو تو معنی ہے بہت دھوکہ باز۔
(۶) نَادِیٌ: صیغہ اسم فاعل بمعنی مجلس جب تک لوگ اس میں موجود ہوں و الجمع اَنْدِيَةٌ و نَوَادٍ اور جمع الجمع اَنْدِيَاتٌ۔
(۷) اَقْسَمَ: از افعال بمعنی قسم کھانا، یا قسم دلانا، یہاں اول مراد ہے۔
(۸) رَهْطٌ: آدمیوں کی وہ جماعت یا جو دس سے کم ہو اور بعضوں نے چالیس تک بیان کی ہے اور بعضوں نے تین سے سات تک بیان کی ہے بمعنی چھوٹا قبیلہ، قوم جو کم از کم تین سے دس تک ہوں (بشرطیکہ اس میں کوئی عورت نہ ہو) اس کی جمع اَرْهَاطٌ، وَاَرْهُطٌ اور جمع الجمع اَرَاهِطُ وَاَرَاهِيْطُ ہیں اور اس لفظ کا کوئی واحد نہیں ہے. و کان فی المدینة تسعة رهط.

(۹)وَفَقَ: بمعنی موافقت کرنا یا موافق ہونا، یا دو چیزوں کی مطابقت کرنا وفق مصدر ہے ازضرب۔

(۱۰)شَرْطٌ: (بسکون الراء) بمعنی شرط کرنا، جمع شُرُوْطٌ. شَرَطٌ (بفتح الراء) بمعنی علامت، والجمع اَشْرَاطٌ ہے ازضرب ونصر سے بھی آتے ہیں. کمافی القرآن: وقدجاء اشراطها.

☆......☆......☆

وَادَّعٰی اَنَّهٗ طَالَمَانَظَمَ دُرَّةًاِلٰی دُرَّةٍ، فَبَاعَهُمَابِبَدْرَةٍ، فَاغْتَرَّ اَبِیْ بِزَخْرَفَةِ مُحَالِهٖ، وَزَوَّجَنِیْهِ قَبْلَ اخْتِبَارِ حَالِهٖ.

ترجمہ:۔اور دعویٰ کیا اس نے تحقیق کہ بسا اوقات پرویا ہے اس نے ایک موتی کو (کلمہ بلیغ کو) دوسرے موتی کی طرف (ایک کلمہ بلیغہ کو دوسرے سے نظم کیا) پس بیچا (فروخت کیا) اس نے ان دونوں کو ایک تھیلی کے بدلہ میں، پس دھوکہ کھایا میرے باپ نے اس کے مزین کلام (جھوٹے ملمع شدہ کلام) سے اور میرا نکاح کرادیا اس مکار سے، تحقیق حالات سے قبل (اس کے حالات آزمائے بغیر)

(۱)اِدَّعٰی: ازافتعال صیغہ ماضی اصل میں اِدْتَعٰی تھا۔

(۲)طَالَمَا: طَالَ فعل کے بعد "مَا" داخل ہے، ای کثیرًامًّا.

(۳)نَظَمَ: صیغہ ماضی ہے ازضرب نَظْمٌ مصدر سے بمعنی موتی پرونا، وآراستہ کرنا، موزوں کرنا، ترتیب دینا۔

(۴)بَدْرَةٍ: بمعنی بڑا موتی والجمع دُرَرٌ اور یہاں اس سے مراد "کلمہ فصیح وبلیغ" ہے۔

(۵)بَاعَ: صیغہ ماضی معروف بَیْعٌ مصدر ہے ازضرب بمعنی بیچنا وخریدنا۔

(۶)بَدْرَةٍ: بمعنی مال کی تھیلی، یا وہ تھیلی جس میں زیادہ مال ہو بعض کہتے ہیں وہ تھیلی جس میں دس ہزار درہم ہوں یا زیادہ مال، والجمع بِدَرٌ وبُدُوْرٌ.

(۷)فَاغْتَرَّ: یہ صیغہ ماضی معروف ہے ازافتعال اِغْتِرَارٌ مصدر ہے بمعنی دھوکہ کھانا، مجرد نصر سے بمعنی دھوکہ دینا۔

(۸)زُخْرَفُ: (بضم الزاء) بمعنی جھوٹ سے آراستہ کی ہوئی گفتگو یا سونا، چیز کی خوبصورتی والجمع زَخَارِفُ. زَخْرَفَ بَعْثَرَ سے بمعنی مزین کرنا جو اچھی چیز نہیں، اس سے زخرف الدنیا ہے۔

(۹)مُحَالٌ: (بضم المیم) بمعنی مشکل، باطل وٹیڑھا، غیر ممکن اور حیلہ کے معنی میں بھی آتا ہے مُحَالٌ صیغہ اسم مفعول ہے ازافعال اصلی معنی سے پھیرا گیا۔

(۱۰)زَوَّجَ: صیغہ ماضی ازتفعیل مصدر تَزْوِیْجٌ ہے بمعنی شادی کرادینا۔

(۱۱)اِخْتِبَارٌ: یہ مصدر ہے ازافتعال بمعنی آزمانا، جانچنا اور حقیقت سے واقف ہونا، آزمائش کرنا، امتحان کرنا۔

☆......☆......☆

فَلَمَّا اسْتَخْرَجَنِیْ مِنْ کِنَاسِیْ وَرَحَّلَنِیْ مِنْ اُنَاسِیْ، وَنَقَلَنِیْ اِلٰی کِسْرِهٖ. وَحَصَّلَنِیْ تَحْتَ

اَسْرِہٖ. وَجَدْتُہٗ قُعْدَۃً جُثَمَۃً.

ترجمہ:۔ پس جس وقت نکالا اس نے مجھے، میرے گھر سے اور جدا (رخصت) کرا ہے مجھے میرے رشتہ داروں سے اور منتقل کیا مجھ کو اپنی جھونپڑی کی طرف، اور داخل کیا مجھ کو نیچے اپنی قید میں، تو پایا میں نے اس کو بہت زیادہ بیٹھنے والا (دن رات بیٹھا رہتا ہے) گھٹنے کے بل بیٹھنے والا (صاحب فراش) سونے والا۔

(۱) کِنَاسٌ: بمعنی ہرن کے رہنے کی جگہ یہاں اس سے مراد گھر ہے والجمع اکنسۃ، کنس آتی ہیں، کَنَسَ (ض) کُنُوْسًا بمعنی کناس میں داخلہ ہونا۔ یقال: کنس الظبی کنوساای دخل فی بیتہ یعنی ہرن کا اپنے گھر میں داخل ہونا، یا ہرن کی جھاڑی یا ہرن کے رہنے کیلئے جگہ بنانا، وفی القرآن: فلا اقسم بالخنس الجوار الکنسْ.

(۲) رَحَّلَنِیْ: صیغۂ ماضی معروف از تفعیل مصدر تَرْحِیْلٌ ہے بمعنی کوچ کرانا و منتقل کرانا اور مجرد فتح سے بمعنی نقل کرنا، کوچ کرنا۔

(۳) اُنَاسٌ: (بضم الھمزۃ) بمعنی اہل قبیلہ والے، جو وحشی کی ضد ہے یعنی پالتو، گھریلو قبیلہ دالجمع اناسی، رشتہ دار. وفی القرآن: وَاناسی کثیرا.

(۴) نَقَلَنِیْ: بمعنی رَحَلَنِیْ یعنی سفر کرنا منتقل ہونا اور نقل ہونا۔

(۵) کِسْرٌ: (بفتح الکاف و کسرھا) بمعنی مکسور یعنی ٹوٹا ہوا گھر، جھونپڑی، والجمع کُسُوْرٌ و اَکْسَارٌ یا گھر کا کنارہ مراد ہے، از فتح بمعنی ٹوٹنا، اور ضرب سے آتا ہے۔

(۶) اَسْرِہٖ: مصدر ہے بمعنی قید۔ اور اسر کے معنی قید میں مقید کرنا از ضرب۔ حصلنی: ای جعلنی۔

(۷) قُعْدَۃٌ: (بضم القاف) ای کثیر القعود. بہت زیادہ بیٹھنے والا، یا وہ جانور جو زیادہ بیٹھنے والا ہو، نصر وضرب اور اس کے معنی اپاہج، جو کام نہ کرتا ہو۔

(۸) جُثَمَۃٌ: (بضم الجیم) بمعنی ہر وقت زمین پر پڑا رہنے والا، ہر وقت سونے والا جَثَمَ (ن، ض) جَثْمًا، جَثِیْمًا و جُثُوْمًا بمعنی گھٹنے کے بل بیٹھنا، یا گھٹنے پر سر رکھ کر بیٹھنا. وفی التنزیل: فاصبحوا فی دیارھم جاثمین.

☆......☆......☆

وَاَلْفَیْتُہٗ ضُجَعَۃً نُوَمَۃً وَکُنْتُ صَحِبْتُہٗ بِرِیَاشٍ وَزِیٍّ وَاَثَاثٍ وَرِیٍّ، فَمَا بَرِحَ یَبِیْعُہٗ فِیْ سُوْقِ الْھَضْمِ.

ترجمہ:۔ اور پایا میں نے اسکو بہت زیادہ کروٹ لینے والا (کاہل، سست) اور بہت زیادہ سونے والا (سوائے پڑے رہنے اور سونے کے کچھ نہیں کرتا) اور میں اسکے (مکان کے) ساتھ چلی، ساتھ عمدہ لباس کے اور اچھی صورت کے اور عمدہ سازو سامان کے اور اچھی حالت رونق (کیساتھ پس ہمیشہ فروخت کرتا رہا ان سامانوں کو، توڑنے کے بازار میں نقصان سے اور سستے داموں میں)

(۱) اَلْفَیْتُہٗ: ای وجدت از افعال اِلْفَاءٌ مصدر سے۔

(۲) ضُجَعَۃٌ: (بضم الضاد) یعنی بہت زیادہ لیٹنے والا (کاہل) از فتح، ماخوذ ضَجْعٌ سے ہے، بمعنی کروٹ پر لیٹنے والا۔

(۳) نُوَمَةً: (بضم النون) بمعنی بہت زیادہ سونے والا، گمنام، غافل۔ نَامَ (س) يَنَامُ، نَوْمًا نِيَامًا بمعنی سونا یا اونگھنا۔

(۴) رِيَاشٌ: یہ جمع ہے رِيْشٌ کی بمعنی پرندے کے پر اور رِيْشٌ یہ جمع رِيْشَةٌ کی بمعنی کبوتر کا پر اس سے مراد عمدہ لباس۔ رَاشَ يَرِيْشُ (ض) رَيْشًا۔ مال جمع کرنا، کپڑا پہننا، مدد کرنا، اس کی جمع اَرْيَاش بھی ہے، چونکہ اس سے جانوروں کی ستر پوشی وخوبصورتی حاصل ہوتی ہے اس وجہ سے مجازاً لباس مراد ہے، بڑھیا، عمدہ لباس، و مال و دولت۔ کقولہ تعالیٰ: وریشا ولباس التقوی۔

(۵) زِيٌّ: (بالکسر وفتحها) بمعنی لباس کی خوبصورتی، اس کے اصلی معنی ہیئت کے ہیں اب لباس کی ہیئت وصورت وعمدگی میں مستعمل ہونے لگا ہے، اس کی جمع، اَزْيَاءٌ، زِيَاءَةٌ۔

(۶) اَثَاثٌ: بمعنی گھر کا سامان، مال واسباب، واحد اسکا ''اَثٌّ'' بمعنی لپٹنا، وزیادہ ہونا۔ اَثَّ (ن، س، ض) اثاثا، اثوثا، اثوثة، اثاثة مصادر ہیں۔ کقَوْلِهٖ تَعَالٰی: من قرن ھم احسن اثاثا ورءیا۔

(۷) رِئْيٌ: (بکسر الراء) بمعنی رونق، خوش منظر، اچھی حالت، ہیئت، یہ ماخوذ ہے رَوَاءٌ سے۔ رَوِيَ يَرْوَى از سمع بمعنی اچھی حالت والا ہونا، یا اچھی صورت والا ہونا۔

(۸) اَلْهَضْمُ: ضرب مصدر ہے بمعنی توڑنا، ظلم کرنا، غصہ کرنا، یہاں ایک سے مراد ''نقصان اور گھاٹا'' ہے۔ هَضِمَ (س) هَضَمًا بمعنی بھوکا ہونا، و پسلیوں اور کوکھ کا بھوک سے دبلا ہونا۔ یہاں پر سب معنی ہو سکتے ہیں۔ اور ''هَضْمٌ'' کے معنی نقصان وخسارہ کے بھی ہیں یعنی میرا مال نقصان کیساتھ کم قیمت پر بیچا لیکن اپاہج پڑے رہنے کے، تیسرا معنی زیادہ مناسب ہے، مؤنث هَضْمَاءُ جمع هُضْمٌ۔

☆......☆......☆

وَيُتْلِفُ ثَمَنَهٗ فِي الْخَضْمِ وَالْقَضْمِ اِلٰى اَنْ مَزَّقَ مَالِيْ بِاَسْرِهٖ وَاَنْفَقَ مَالِيْ فِيْ عُسْرِهٖ، فَلَمَّا اَنْسَانِيْ طَعْمَ الرَّاحَةِ۔

ترجمہ:۔ اور اس کی قیمتوں کو برباد کرتا رہا، بہت کھانے میں اور تھوڑے کھانے میں (کھانے پینے میں) یہاں تک کہ اس نے ٹکڑا ٹکڑا کر دیا ہے میرے تمام مال کو، اور خرچ کر ڈالا جو کچھ میرے پاس تھا، اپنی تنگ دستی میں (میرے تمام مال کو اپنی تنگ دستی میں خرچ کر لیا) پس جبکہ بھلا دیا ہے اس نے میرے آرام وآسائش کے مزے کو۔

(۱) يُتْلِفُ: صیغہ مضارع از افعال مصدر اِتْلَافٌ ہے بمعنی برباد کرنا، تلف کر دینا۔

(۲) ثَمَنَهٗ: بمعنی قیمت و بیع شدہ چیز کا تبادلہ والجمع اَثْمَانٌ، واَثْمِنَةٌ، اَثْمُنٌ۔

(۳) اَلْخَضْمُ: بمعنی کھانا یا تر چیزوں کا منہ سے کھانا، از ضرب وسمع یا ڈاڑھ سے کھانا۔

(۴) اَلْقَضْمُ: مصدر ہے از ضرب وسمع بمعنی داڑھ سے خوب چبانا، دانتوں سے کاٹ کر کھانا، سمع سے بھی آتا ہے۔

(۵) مَزَّقَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَمْزِيْقٌ بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا، جدا کرنا، خراب کرنا، مجرد نصر، ضرب سے بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کرنا، پھاڑنا۔ قَالَ تَعَالٰی: وَمَزَّقْنٰهُمْ كُلَّ مُمَزَّقٍ۔

(۶) بِاَسْرِهٖ: ای بتمامه یقال بذلك باسره، ای بتمامه ۔

(۷) اَنْفَقَ: صیغہ ماضی از افعال مصدر اِنْفَاق ہے بمعنی خرچ کرنا۔

(۸) مَالِيْ: اس میں (ثانی) مَالِيْ: میں ''ما'' موصولہ ہے اور ''لی'' ضمیر مجرور متصل برائے متکلم ہے جو ما موصولہ کا صلہ واقع ہو رہا ہے، یا ءنسبت کی ہے، یہ ''مالی'' مرکب اضافی یعنی میرا مال، یہ اول مالی ہے۔

(۹) عُسْرَةٌ: (بضم العین) بمعنی تنگدستی، محتاجی، از سمع (وَالْعُسْرُ ضدُّ الْيُسْرِ) عَسِرَ (س) عَسْراً و عسر، عسراً، وعِسَارَةً یعنی ضدِ یَسِیر و سھل، کرم سے۔

(۱۰) اَنْسَانِيْ: اَنْسَاءَ صیغہ واحد مذکر غائب از افعال اِنْسَاءٌ مصدر ہے بمعنی بھلا دینا، مجرد سمع سے۔ قَالَ تَعَالٰی: وَمَا اَنْسَانِيْهُ إِلَّا الشَّيْطَانُ.

(۱۱) طَعْمٌ: اس کی جمع طُعُوْمٌ ہے سمع کا مصدر ہے (بفتح الطاء) بمعنی مزہ وخوشی، عمدہ عیش، طَعْمًا، وطَعَامًا بمعنی کھانا (والطعم مایدرک الذوق، کالحلاوۃ والمرارۃ) طَعِمَ سمع سے بمعنی چکھنا، وکھانا. افعال سے کھلانا، استطعم، استفعال سے کھانا طلب کرنا، طَعْمٌ بمعنی ذائقہ، مزہ، طِعْمٌ بمعنی خوش ذائقہ۔

(۱۲) اَلرَّاحَةُ: مصدر ہے از نصر بمعنی آرام وسکون جو تعب کی ضد ہے اور سمع سے بھی آتا ہے الراحۃ (ثانی) بمعنی ہتھیلی والجمع رَاحَاتٌ، رَوِحَ (س) رَوْحًا بمعنی اتسع۔

☆......☆......☆

وَغَادَرَبَيْتِيْ اَنْقٰى مِنَ الرَّاحَةِ، فَقُلْتُ لَهٗ يَاهٰذَا اِنَّهٗ لَامَخْبَاءَ بَعْدَ بُؤْسٍ وَلَاعِطْرَبَعْدَعُرُوْسٍ، فَانْهَضْ لِلْاِكْتِسَابِ بِصِنَاعَتِكَ.

ترجمہ:۔ اور چھوڑ دیا اس نے میرے گھر کو زیادہ صاف ہتھیلی سے (خالی کر دیا) پس کہا میں نے اس سے اے شخص! (ناکارہ) تحقیق شان یہ ہے کہ نہیں ہے چھپانا سختی کے بعد (سختی کے بعد علم وہنر کو چھپانا اچھا نہیں ہے) اور نہیں ہے عطر، شادی کے بعد (دولھا بننے کے بعد عطر لگانا بیکار ہے) پس اُٹھو تم اپنے پیشہ (کاریگری کے ذریعہ) سے کمائی کے لئے۔

(۱) غَادَرَ: صیغہ ماضی از مفاعلہ جو غَدْرٌ سے ماخوذ ہے بمعنی چھوڑنا، غِدَاراً، مُغَادَرَةً مصدر ہیں. قولہ تعالیٰ: لایغادر صغیرۃ ولا کبیرۃ الا احصٰھا. مجرد نصر وضرب سے بمعنی خیانت کرنا وعدہ خلافی کرنا۔

(۲) اَنْقٰى: صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی بہت زیادہ صاف، یہ نَقْوَةٌ سے ماخوذ ہے بمعنی چیز کا عمدہ حصہ اور صاف اور اس کا مؤنث نقویٰ آتا ہے، یا یہ نقی سے ماخوذ ہے بمعنی زیادہ صاف۔

(۳) مَخْبَاءَ: یا یہ مصدر میمی ہے یا اسم ظرف ہے بمعنی چھپا دینا یا اسم ظرف ہے بمعنی چھپانے کی جگہ، خَبَأَ (ف) يَخْبَأُ خَبْأً بمعنی چھپانا۔

(۴) بُؤْسٌ: بمعنی محتاجی، شدت، والجمع اَبْؤُسٌ اور بَؤُسَ (ك) بُؤْسًا، بَأْسًا بمعنی سخت اور شجاع ہونا اور بَئِسَ (س) بؤسا. بؤسی بمعنی شدت سے محتاج اور فقیر ہونا، زیادہ محتاج وفقیر ہونا، اور بَأْسٌ کے معنی لڑائی اور بھوک کے آتے ہیں اور صیغہ

صفت "بائس" ہے والجمع بؤوس ہے۔وفی القران: واطعموا البائس الفقیر.

(۵) عِطْرَ: (بکسر العین) بمعنی مطلق خوشبو۔جمع عُطُوْرٌ،عَطِرَ(س)عَطْرًا. ای تطیب یعنی خوشبولگانا،یاخوشبودارہونا تفعیل تعطیر بمعنی خوشبودار بنانا،تعطر تفعل سے بمعنی لڑکی کا شادی نہ کرنا،تعطرت البنت،عطارۃ،خوشبوئیں،عطار،عطرفروش۔

(۶) عُرُوْسٌ: یعنی دولہا اور دلہن دونوں کیلئے بولا جاتا ہے۔یقال الرجلُ عروس والمرأۃعروس اور جمع کیلئے ھُم عرس،وھن عرائیس بولا جاتا ہے،اورالتباس کورفع کرنے کیلئے عورت پرعروسہ کا اطلاق ہوا ہے،عروساً(ن)اورعرسًاسمع سے ہے اور "ولاعطربعد العروس" کی اصل وجہ یہ بیان کی جاتی ہے،کہ مسماۃاسماء بنت عبداللہ العذویہ کی شادی برادری میں ہوئی تھی، شوہر کا نام عروس تھا لیکن اتفاق سے شوہر کا جلدی انتقال ہوگیا اسکے بعد اس کی شادی "نوفل" سے ہوئی جو عروس کا بھائی تھا اور گندہ دہن (اسکے منہ سے بدبو آتی تھی) ہونے کیساتھ بخیل بھی تھا ایک مرتبہ اثناء سفر،اس کا گذر مع اپنی عورت کے عروس کی قبر پر ہوا،اور اس کی بیوی اُتری اور اپنے پہلے خاوند کی قبر پر وہ بہت روئی اور اسکے عمدہ اوصاف بیان کئے اور اپنے نئے شوہر پر اس نے تعریف کی اس پر اس کے نئے شوہر نے کہا کہ اُٹھو جب وہ اُٹھی تو اس کی عطر کی شیشی وہاں گر پڑی تو اس کے خاوند نے کہا تم اپنی عطر کی شیشی تو اُٹھالو! تو اس نے برجستہ یہ کہا کہ "لاعطربعدالعروس" اب یہ ضرب المثل ہے ایسے کام کرنے والوں کیلئے جہاں کام کرنے کا موقع نہ ہو۔(افاضات،۱/۲۶۰)

(۷) فَانْھَضَ: نَھْضًاونُھُوْضًا مصدر ہیں ازفتح بمعنی اُٹھنا وکھڑا ہونا۔یقال:نَھَضَ نَھْضًاونُھُوْضًاعن مکانہ جبکہ وہ اُٹھے ونھض اِلٰی عدوہ جبکہ وہ جلدی سے حملہ کرے،ونھض للامر جبکہ وہ مستعد ہو،ونھض الطائر جبکہ پرندہ اُڑنے کیلئے بازو ہلائے۔

(۸) اِکْتِسَابٌ: مصدر ہے ازافتعال بمعنی حاصل کرنا،کمانا،مادہ "کَسْبٌ" ہے۔مرتحقیقہ

(۹) صِنَاعَۃٌ: (بکسر الصاد وفتحھا) بمعنی،پیشہ،وعلم،وہنر،کاریگری،ازفتح بمعنی بنانا،کقولہ تعالٰی: واصنع الفلک اور جو مزاولت عمل سے حاصل ہو جیسے درزی کا کام وغیرہ یا وہ علم جس کا تعلق کیفیت عمل سے ہو جیسے،علم منطق وغیرہ،اور صَنَاعَۃٌ کا استعمال محسوسات میں ہوتا ہے اور صِنَاعَۃٌ(بالکسر) کا استعمال معانی میں ہوتا ہے والجمع صَنَاعَاتٌ،وصَنَائِعُ.

☆......☆......☆

وَاجْتَنِ ثَمَرَۃَبَرَاعَتِكَ،فَزَعَمَ اَنَّ صَنَاعَتَہٗ قَدْرُمِیَتْ بِالْكَسَادِلِمَاظَھَرَفِی الْاَرْضِ مِنَ الْفَسَادِ وَلِیْ مِنْہُ سُلَالَۃٌ كَاَنَّہٗ خِلَالَۃٌ .

ترجمہ:۔اور حاصل کرو تم اپنی مہارت کا پھل (جودت تدبیر سے) پس کہا اس نے تحقیق کہ اس کا پیشہ مارا گیا ہے غیر رائج ہونے کیوجہ سے (کساد بازاری کیوجہ سے) یا (میرا پیشہ غیر رائج قرار دیا گیا) بوجہ اس چیز کے کہ جو ظاہر ہوئی زمین میں یعنی فساد وخرابی،اور میرے پاس اس سے ایک بچہ بھی ہے،گویا کہ وہ خلال ہے (انتہائی بھوک کیوجہ سے وہ خلال کی طرح دبلا پتلا یا ضعیف اور کمزور ہے)۔

(۱) اِجْتَنِ: صیغہ امر حاضر ازافتعال مصدر اِجْتِنَاءٌ ہے بمعنی چننا،حاصل کرنا،توڑنا،لے لینا۔

(۲)ثَمرَۃٌ: بمعنی پھل والجمع اَثْمَارٌ وثِمَارٌ. ثَمَرَ(ن)یَثْمُرُ ثَمْرًا، ثُمُوْرًا بمعنی پھل کا ظاہر ہونا۔

(۳)بَرَاعَتِکَ: ای علمک وفضلک. بَرَاعَۃٌ بمعنی فوقیت لیجانا، از نصر وضرب بمعنی علم وفضل کے اعتبار سے فائق واعلیٰ ہونا، اور سمع وکرم سے بھی آتا ہے۔

(۴)زَعَمَ: صیغہ ماضی زَعَمَ(ن، ف)زِعْماً زُعْماً، زَعْمًا، مَزْعَماً بمعنی کہنا، خواہ حق ہو یا باطل لیکن زیادہ اس کا استعمال کذب صریح یا شک کیلئے آتا ہے، قَالَ تَعَالیٰ: زعم الذین کفروا۔ اور زَعَمَ بمعنی قال بھی آتا ہے جیسے کمازعم ابو حنیفۃؒ ای قال ابو حنیفۃؒ۔

(۵)صَنَاعَۃٌ: (بکسر الصاد وفتحها) بمعنی پیشہ، ہنر، کاریگری، علم، از فتح، قدمر۔

(۶)رُمِیْتُ: صیغہ ماضی مجہول از ضرب ''رمیٌ'' مصدر سے ہے۔ مرتحقیقہ

(۷)اَلْکَسَادُ: یہ مصدر ہے بمعنی عدم الانفاق۔ کَسَدَ(ن، ك) کَسَادًا و کُسُوْدًا بمعنی غیر رائج ہونا، رواج پذیر ہونا، بازار کا مندا ہونا، کھوٹا ہونا، مال کی نکاسی نہ ہونا۔

(۸)اَرْضٌ: بمعنی زمین، اَرَاضٍ و اَرْضُوْنَ جمع تصغیر اُرَیْضَۃٌ آتی ہے، مرتحقیقہ۔

(۹)سُلَالَۃٌ: بمعنی ہر وہ چیز جو کسی سے کھینچی جائے، یا نسل، خلاصہ، بیٹا اور بچہ، از نصر بمعنی آہستہ سے کھینچنا اور یہ مبتدا موخر ہے ''ولی منہ'' خبر مقدم ہے۔

(۱۰)خِلَالَۃٌ: بمعنی وہ لکڑی یا تنکا جسکے ذریعہ سے دانت سے گوشت وغیرہ صاف کیا جائے، یا باریک لکڑی جس سے دانتوں میں خلال کیا جائے اس سے مراد دبلا پتلا ہے۔

☆......☆......☆

وَکِلَانَا مَا یَنَالُ مَعَہٗ شُبْعَۃً وَلَاتَرْقَالَہٗ مِنَ الطَّوٰی دَمْعَۃٌ وَقَدْقُدْتُہٗ اِلَیْکَ وَاَحْضَرْتُہٗ لَدَیْکَ لِتَعْجَمَ عُوْدَ دَعْوَاہُ.

ترجمہ:۔ اور ہم دونوں (میاں بیوی یا بیوی اور بچہ) نہیں پاتے اس کیساتھ پیٹ بھر کر کھانا، (پیٹ بھر کر روٹی بھی نہیں ملتی) اور رکتے نہیں ہیں اسکے بھوک کیوجہ سے آنسو (بچہ کے آنسو) اور تحقیق کہ کھینچ کر لائی ہوں میں اسکو آپ کے پاس، اور حاضر کیا میں نے اس کو آپکے سامنے، تاکہ آزمائیں آپ اس کے دعویٰ کی لکڑی کو (یعنی اس نے اپنی صناعت کا جو دعویٰ کیا ہے)۔

(۱)کِلَانَا: ای کُلُّ واحدٍ من الزوجین.

(۲)مَایَنَالُ: ای لایحصل ولایصیب. مضارع معروف کا صیغہ ہے نَیْلٌ مصدر سے از سمع بمعنی پانا۔ نَیْلًا و نَالًا و نَالَۃً اور ضرب سے بھی آتا ہے۔

(۳)شُبْعَۃٌ: فُعلۃٌ کے وزن پر بمعنی پیٹ بھر کھانا، مقدار آسودگی، سیرابی سیری، از سمع، سیراب ہونا، ای مقدار مایشبع مرۃ.

(۴)تَرْقَأُ: یہ مہموز لام ہے صیغہ ماضی ہے از فتح بمعنی خشک ہونا، منقطع ہونا، ٹھہرنا۔ مصدر رَقْأً، رُقُوْءً بمعنی بند ہونا، تھم جانا (خشک ہونا) لاترقأ ای لاتنقطع.

(۵) اَلطَّوٰی: بمعنی بھوک، اوراسکے اصلی معنی لپیٹنے کے بھی آتے ہیں۔ طوِیَ (س) یَطْوٰی طَوًی مصدر ہے بمعنی بھوکا ہونا۔
(۶) دَمْعَۃٌ: بمعنی آنسو، والجمع دُمُوْعٌ، اَدْمُعٌ. دَمَعَ (س، ف) دَمْعاً و دَمْعَاناً و دَمُوْعاً مصادر ہیں بمعنی آنسو بہانا۔
(۷) قُدْتُ: صیغہ واحد متکلم، معنی آگے بڑھنا، آگے سے کھینچنا۔ قَوْدٌ سے ماخوذ ہے جیسے قَادَ یَقُوْدُ (ن) قَوْدًا، قِیَادَۃً، قِیَادًا، قَیْدُوْدَۃً مصادر ہیں جب کہ چوپائے کو آگے سے کھینچے۔
(۸) اَحْضَرَتْہ: ازافعال صیغہ ماضی معروف بمعنی حاضر کرنا، اِحْضَارٌ مصدر ہے۔ مرتحقیقہ
(۹) لِتَعْجُمَ: صیغہ ماضی بمعنی آزمانا، امتحان لینا، عَجَمَ (ن) عَجْمًا و عُجُوْمًا ہیں، مرتحقیقہ
(۱۰) عُوْدٌ: (بضم العین) بمعنی لکڑی، والجمع عِیْدَانٌ، عَوَادٌ (بفتح العین) اَعْوَادٌ، اعود.
(۱۱) دَعْوَاہُ: اسم ہے ادعاء کیلئے اوراس کی جمع دعاوی ہے دَعَا (ن) یَدْعُوْ. قد مرتحقیقہ۔

☆......☆......☆

وَتَحْكُمَ بَيْنَنَا بِمَا اَرَاكَ اللهُ، فَاَقْبَلَ الْقَاضِىْ عَلَيْهِ وَقَالَ لَهُ قَدْوَعَيْتُ قِصَصَ عِرْسِكَ، فَبَرْهِنْ الْآنَ عَنْ نَفْسِكَ وَاِلَّا كَشَفْتُ عَنْ لَبْسِكَ.

ترجمہ:۔ اور فیصلہ کریں آپ ہمارے درمیان اس سے کہ جو دکھلایا ہے آپ کو اللہ تعالیٰ نے (یعنی خدا نے جو کچھ آپ کو سکھایا ہے) حکم خداوندی میں سے، پس متوجہ ہوا قاضی بڈھے کی طرف، اور کہا اس سے تحقیق کہ محفوظ کرلیا میں نے تیری بیوی کا قصہ (سن لیا) پس اب دلیل پیش کر اپنی طرف سے (اپنی صفائی پیش کر) وگرنہ ظاہر کردونگا میں تیری مکاری کو۔
(۱) اَقْبَلَ: ماضی کا صیغہ ازافعال اِقْبَالٌ مصدر ہے بمعنی آگے بڑھنا سامنے آنا۔
(۲) وَعَیْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم وعی مصدر سے ازضرب بمعنی حفاظت کرنا، نگاہ رکھنا۔ یقال وعی الشیء وعیاً جبکہ وہ جمع کرے، ووعی الحدیث، جبکہ وہ قبول کریاور غور کرے اور یاد کرے، ووعی الاذان جبکہ سننے۔
(۳) قِصَصَ: (بکسر القاف) یہ جمع ہے قِصَّۃٌ کی بمعنی قصہ واقعہ اور حکایت بیان کرنا اس کی جمع الجمع اَقَاصِیْصُ، قصص (بفتح القاف) مصدر ہے بمعنی قصہ بیان کرنا ازنصر۔
(۴) عِرْسٌ: (بکسرالعین) بمعنی بیوی والجمع اَعْرَاسٌ اور عرس کا اطلاق مرد اور عورت دونوں پر ہوتا ہے۔
(۵) بَرْهِنْ: صیغہ امر حاضر معروف ہے بمعنی دلیل بیان کر یہ ماخوذ ہے برہان سے (حجت) ازباب بعثر. قال تعالیٰ: قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ الخ.
(۶) نَفْسٌ: بمعنی ذات، ازجانب خود، والجمع نُفُوْسٌ یقال جاءنی هو فی نفسه وبنفسه یعنی وہ خود ہی آیا۔
(۷) كَشَفْتُ: صیغہ واحد متکلم کَشْفٌ مصدر سے بمعنی کھولنا و ظاہر کرنا، ازضرب۔
(۸) لَبْسٌ: مصدر ہے ازضرب بمعنی ڈھانکنا، مکاری کرنا، اختلاط کرنا۔ قال تعالیٰ: و لاتلبسوا الحق بالباطل. اورلبس بمعنی

التباس ہے بمعنی مکر وحیلہ۔

☆......☆......☆

وَاٰمُرُ بِحَبْسِكَ،فَاَطْرَقَ اِطْرَاقَ الْاُفْعُوَانِ ثُمَّ شَمَّرَ لِلْحَرْبِ الْعَوَانِ. فَقَالَ:(شعر)

(۱) اِسْمَعْ حَدِيْثِيْ فَاِنَّهُ عَجَبٌ ۔۔۔ يُضْحِكُ مِنْ شَرْحِهٖ وَيُنْتَحَبُ

ترجمہ:۔اور حکم دوں گا میں تجھے قید کرنیکا، پس گردن جھکائی اس نے مانند گردن جھکانے سانپ کے، پھر تیار ہوا وہ سخت لڑائی کیلئے (دوبارہ لڑائی کیلئے تیار ہوا) اور یہ اشعار کہے، اشعار:(۱) سن تو میری بات کو اسلئے کہ وہ بہت عجیب ہے ہنسی آتی ہے اسکے بیان سے اور رونا بھی۔

(۱) اٰمُرُ: صیغہ مضارع واحد متکلم، از نصر، اَمْراً مصدر ہے بمعنی حکم کرنا۔ کقوله تعالیٰ: ان الله يأمر بالعدل و الاحسان.

(۲) حَبْسٌ: بمعنی قید کرنا، از ضرب، يقال حبسه، حبساً اى سجنهٗ۔

(۳) اَطْرَقَ: صیغہ ماضی معروف از افعال اِطْرَاقٌ مصدر ہے بمعنی سرنگوں ہونا اور خاموش ہونا، گردن جھکا لینا، گردن جھکا کر نیچے دیکھنا، اى امال رأسه الى الارض ساكتاً.

(۴) اُفْعُوَان: بمعنی زہریلا مذکر سانپ یا اژدہا جمع افاع اور سب سے زہریلا سانپ افعیٰ۔

(۵) شَمَّرَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَشْمِيْرٌ ہے بمعنی تیار ہونا، مستعد ہونا۔

(۶) اَلْحَرْبُ: بمعنی لڑائی، والجمع حُرُوْبٌ، مر تحقيقه.

(۷) اَلْعَوَان: بمعنی وہ لڑائی جس میں دوبارہ مقاتلہ کی نوبت آئے، نہایت سخت گھمسان کی لڑائی، عَوَانٌ جمع عَوْنٌ ادھیڑ عمر، درمیانی عمر، کقوله تعالیٰ: لافارض ولابكر عوان بين ذالك. اور اگر پہلی دفعہ لڑائی ہوتو اس کو حرب بکر کہیں گے، اور الحرب العوان سے مراد سخت گھمسان لڑائی، عَانَ(ن) عَوْناً بمعنی ادھیڑ عمر کا ہونا۔ والجمع عون.

(۸) حَدِيْثٌ: بمعنی خبر وبات، والجمع حدثان، احاديث، حدثان، اور اسی سے علم الحدیث نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اقوال وافعال واحوال بتانے والا علم، ومنه الحديث یعنی بہت گفتگو کرنے والا۔

(۹) عَجَبٌ: اس میں تنوین تعظیم کیلئے ہے بمعنی تعجب حیرانی، یا وہ انفعال نفسانی ہے جو انسان کو باعظمت سمجھنے نادر سمجھنے یا کسی اور امر کے وارد ہونے پر اس کے انکار سے پیش آتا ہے، عَجِبَ(س) عَجَباً ہے، والعجب من الله بمعنی رضامندی والجمع اعجاب. قال تعالیٰ: أكان للناس عجباان اوحينا الى رجل.

(۱۰) يُضْحِكُ: از افعال مصدر اِضْحَاكٌ بمعنی ہنسانا اور ضَحِكَ(س) ضَحِكاً، ضَحِيْكاً بمعنی ہنسنا اور یہ بکا کی ضد ہے اور "ضحك" کہتے ہیں، اس طرح ہنسنا جس سے دانت ظاہر ہوجائیں. وفى القران: فليضحكوا قليلاً وليبكوا كثيراً.

(۱۱) شَرْحٌ: بمعنی تفصیل، وضاحت اور بیان، یہ مصدر ہے از فتح۔

(۱۲) يُنْتَحَبُ: صیغہ مضارع مجہول از افتعال مصدر اِنْتِحَابٌ ہے بمعنی آواز سے رونا، خوب رونا، گہری گہری سانس کھینچنا، ٹھنڈی سانس کھینچنا

ضرب، فتح سے بمعنی چیخ کررونا، مصدر نَحْبًا و نَحِیْبًا.

☆......☆......☆

(۲) وَاَنَاامْرَؤٌ لَیْسَ فِیْ خَصَائِصِهٖ عَیْبٌ وَلَافِیْ فَخَارِهٖ رَیْبٌ

(۳) سَرُوْجُ دَارِیْ الَّتِیْ وُلِدْتُّ بِهَا وَالْاَصْلُ غَسَّانُ حِیْنَ انْتَسِبُ

ترجمہ:۔(۲) میں ایک ایسا شخص ہوں جس کے فضائل میں نہ کوئی عیب ہے نہ اس کے فخر میں کوئی شک ہے، (۳) سروج میرا گھر ہے (جہاں) میں پیدا ہوا (میری پیدائش ہوئی) اور میری اصل (قبیلہ) غسان ہے جس وقت کہ میں نسب بیان کرتا ہوں۔

(۱) خَصَائِصُ: یہ جمع ہے خَصِیْصَةٌ، خاصیة، کی جمع بمعنی مایختص بالشیء یقال خصه بالشیء خصوصًاوخصوصة .و خصائص یہ جمع ہے خَاصِیَّةٌ کی یعنی شئے مختص یہاں اس سے مراد فضائل ہیں اور اس کی جمع خاصیات بھی آتی ہے، خَصَّ (ن) خَصًّا، خُصُوْصًا، خصوصة، خصوصية مصادر ہیں بمعنی خاص کرلینا اور دوسروں پر ترجیح دینا. وفی القران: والله یختص برحمته من یشاء .

(۲) عَیْبٌ: بمعنی عیب، نقص، نقصان، برائی، والجمع عُیُوْبٌ، عَابَ (ض) یَعِیْبُ عَیْبًا بمعنی عیب والا ہونا یا عیب دار کرنا، لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے، یقال عاب الشیء عیبًا ای صَارَ ذَاعیب.

(۳) فِخَارٌ: (بکسرالفاء) یہ فخر کی جمع ہے اور (بفتح الفاء) یہ فخر کا اسم ہے بمعنی فخر کرنا، یا فخر میں غالب آنا، فَخَرَ (ف) فَخْرًا فُخُوْرًا فَخَارَةً فَخِیْرَةً مصادر ہیں اور سمع سے بھی آتا ہے جس کے معنی تکبر کرنے کے ہیں یا ناک بھوں چڑھانا۔ قَالَ تَعَالیٰ: ان الله لا یحب من کان مختالا فخورا.

(۴) رَیْبٌ: رَیْبَةٌ کی جمع ہے بمعنی شک، وتہمت، حاجت، گمان، رَابَ (ض) یَرِیْبُ رَیْبًا بمعنی شک میں ڈالنا یا کسی شخص سے بری بات دیکھنا، یا کہنا، "ریب المنون" زمانہ کی گردش اور ریبة بمعنی شک اور تہمت اور نفس کا اضطراب وقلق، جمع ریب.

(۵) سَرُوْجٌ: نام شہر، یمن میں، جہاں ابوزید سروجی رہائش پذیر تھا۔

(۶) دَارٌ: بمعنی گھر، منزل، شہر، وجمع دیار، دور، دوور، ادوار، دررات، دیارات، ودیارة. وفی التنزیل: وقد اخرجنا من دیارنا. اور منزل اس جگہ کو کہتے ہیں جس میں چھت والا کمرہ ہو اور صحن، باورچی خانہ اور اس میں کوئی شخص اپنے اہل وعیال کے ساتھ رہتا ہو "بیت" صرف چھت والی جگہ کو کہتے ہیں، چاہے دہلیز ہو یا نہ ہو اس کو بیت کہتے ہیں۔ اس میں رات گذاری جاتی ہے۔ اور "دار" اس جگہ کا نام ہے جس میں کمرے اور کوٹھے ہوں، اندر بغیر چھت کا صحن ہو اور خانہ ہر جائے قیام کو کہتے ہیں چاہے چھوٹی ہو یا بڑی ہو۔ اور "دار" یہ منزل سے عام ہے اور حجرہ زمین کے قطعہ کا نام ہے۔ اس سے منزل، بیت اور "دار" کے فرق بھی واضح ہوگیا ہے۔

(۷) وُلِدْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی مجہول کا وَلْدًا، وِلَادَةً مصدر ہے از ضرب بمعنی جننا۔

(۸) اَلْاَصْلُ: اس کی جمع اصول ہے جو فرع کی ضد ہے بمعنی اصل ہونا علمی ہونا از کرم مصدر اِصَالَةٌ ہے بمعنی شریف ہونا۔

(۹) غَسَّان: یہ ایک بڑا قبیلہ کا نام ہے جو یمن میں ہے، جس سے "ابوزید سروجی" کا تعلق ہے۔

(۱۰) اَنْتَسِبُ: صیغہ واحد متکلم ماضی از افتعال مصدر اِنْتِسَابٌ ہے بمعنی نسب بیان کرنا، یا نسبت کرنا، یا نسب ظاہر کرنا، مجرد نصر و ضرب، سے نسبۃ جمع نسب بمعنی اوسب (تناسب) بمعنی رشتہ داری والجمع نسباء و انسباء بمعنی تعلق، موافقت، سبب، سلسلہ، درست، قَالَ تَعَالٰی: وجعله نسباً وصهرًا.

☆......☆......☆

(٤) وَشُغْلِي الدَّرْسُ وَالتَّبَحُّرُ فِي — الْعِلْمِ طِلَابِيْ، وَحَبَّذَا الطَّلَبُ

(٥) وَرَأْسُ مَالِيْ سِحْرُ الْكَلَامِ الَّذِيْ — مِنْهُ يُصَاغُ الْقَرِيْضُ وَالْخُطَبُ

ترجمہ:۔(۴) اور میرا کام پڑھنا پڑھانا ہے اور تبحر فی العلم میرا مقصود ہے (میرا مطلب علم کی زیادتی وفضیلت حاصل کرنا ہے) اور کس قدر اچھا ہے میرا مقصود (۵) اور میرا رأس المال (اصل پونجی) وہ جادو بیانی ہے کہ جس سے بنائے جاتے ہیں شعر اور خطبے (نظم ونثر)۔

(۱) شُغْلِيْ: الشغل بمعنی مشغول ہونا، جو فراغ کی ضد ہے یعنی کام میں لگا رہنا، مصدر از فتح، والشغل ای ضد الفراغ، اور شغل کی جمع اشغال وشغول. وفی القران: فی شُغُلٍ فاكهون.

(۲) اَلدَّرْسُ: مصدر ہے از نصر بمعنی پڑھنا، پڑھانا، متوجہ ہونا، یاد کرلینا، سبق وغیرہ، لازم ومتعدی دونوں مستعمل ہے دَرَسَ (ن) دَرْسًا ودِرَاسَةً بمعنی یاد کرنا۔

(۳) اَلتَّبَحُّرُ: مصدر ہے تفعل کا، بمعنی علم کی گہرائی میں پہنچنا اور وسیع المعلومات ہونا مجرد سمع سے بمعنی متحیر ہونا اور گھبراہٹ میں بدحواس ہونا اور فتح سے بَحَرَ (ف) بَحْرًا بمعنی پھاڑنا، چیرنا، اور بحر سمندر جو ''بر'' کی ضد ہے جمع اس کی بُحُوْرٌ، اَبْحُرٌ، بِحَارٌ آتی ہیں۔

(۴) طِلَابٌ: یہ فعال کے وزن پر مصدر ہے اور مفعول کے معنی میں ہے یعنی مطلوب۔

(۵) حَبَّذَ: یہ افعال مدح میں سے ہے بمعنی کیا ہی اچھا ہے، حَبَّذَا الطَّلَبُ بمعنی کیا ہی عمدہ طلب ہے، یا بہت ہی عمدہ طلب ہے۔

(۶) اَلطَّلَبُ: بمعنی طلب کرنا، تلاش کرنا، طَلَبَ (ن) اِلَيْهِ راغب ہوا۔ از سمع معنی دور ہونا۔

(۷) رَاْسُ مَالِی: بمعنی اصل مال، پونجی، سرمایہ۔ مرتحقیقه

(۸) سِحْرٌ: (بکسر السین) جادو کرنا، جمع اَسْحَارٌ، سُحُوْرٌ. اس کے معنی دھوکا دینا بھی آتا ہے، سَحَرَ (ف) سَحْرًا دھوکا دینا، جادو کرنا، سَاحِرٌ (اسم فاعل) جمع سحرة، سحار، ساحرون، مؤنث ساحرة جمع ساحرات وسواحر۔

(۹) يُصَاغُ: مضارع مجہول کا صیغہ ہے، صَاغَ (ن) يَصُوْغُ صَوْغًا، صبغوغة، صِيَاغَةً وصِيْغَةً مصادر ہیں بمعنی بنانا، ڈھالنا، عمل کرنا۔

(۱۰) اَلْقَرِيْضُ: بمعنی تراشا ہوا شعر، قَرَضَ (ض) قَرْضًا بمعنی کاٹنا، کترنا۔ یقال قرض الشعر جبکہ وہ شعر کہے اور قرض کے معنی کاٹنے کے بھی ہے۔ یقال قرض الشیء جبکہ وہ قطع کرے اور کترائے۔ کما، القرض مقراض المحبة.

(۱۱) اَلْخُطَبُ: یہ جمع خُطْبَةٌ کی بمعنی خطبہ، تقریر، وعظ کہنا۔ مرتحقیقه

☆......☆......☆

(٦) اَغُوْصُ فِيْ لُجَّةِ الْبَيَانِ، فَاَخْتَا رُ الْآلِيَ مِنْهَا وَاَنْتَخِبُ

(٧) وَاَجْتَنِيْ الْيَانِعَ الْجَنِيَّ مِنَ الْقَوْلِ وَغَيْرِيْ لِلْعُوْدِ يَحْتَطِبُ

ترجمہ:۔(٦) غوطہ لگاتا ہوں میں دریائے فصاحت (خوش بیانی کی گہرائی) میں پس نکالتا ہوں موتیوں (کلمۂ فصیح) کو اور اس سے انتخاب کرلیتا ہوں (٧) اور چن لیتا ہوں میں تازہ تازہ میوے کو کلام میں سے (عمدہ وفصیح قول کو لکھتا ہوں) اور میرے علاوہ (دوسرے شاعر) خشک لکڑیاں چنتے ہیں (غیر فصیح قول کو لیتے ہیں)

(١) اَغُوْصُ: صیغہ واحد متکلم مضارع، غَاصَ (ن) غَوْصًا، غِيَاصًا، غِيَاصَةً بمعنی غوطہ لگانا پانی میں، گھسنا داخل ہونا۔ غَوَّصَ تَغْوِيْصٌ بمعنی غوطہ دینا، ڈبونا۔

(٢) لُجَّةٌ: (بضم اللام) ای معظم الماء بمعنی پانی کی گہرائی، جماعت کثیرہ والجمع لجج، لُجج، لِجَاجٌ (ض، س) لَجَاجًا، لَجَجًا، لَجَاجَةً مصادر ہیں (قیاس) بمعنی خوب لڑنا، جھگڑنا وفعل منہی عنہ کو (بوجہ دشمنی) عناداً کرنا. قال تعالیٰ: بل لجوا فی عتو ونفور.

(٣) فَاَخْتَارَ: صیغہ ماضی از افتعال مصدر اختیار ہے بمعنی پسند کرنا، نکالنا، حاصل کرنا، مجرد ضرب مصدر "خَيْرٌ" ہے۔

(٤) اَللَّآلِيْ: یہ جمع ہے لُؤْلُؤٌ (دو ہمزوں کے ساتھ) کی بمعنی موتی، اور لؤلؤ ۃ کے معنی بھی موتی ہے۔

(٥) اَنْتَخِبُ: صیغہ مضارع معروف واحد متکلم، از افتعال مصدر انتخاب ہے بمعنی چن لینا، چھانٹ لینا، پسند کرنا، مجرد (ن،ض) سے، قدم تحقیقہ۔

(٦) اَجْتَنِيْ: صیغہ مضارع معروف واحد متکلم از افتعال مصدر اِجْتِنَاءٌ بمعنی چننا، یا جن لینا، یا میوہ کا توڑنا، مجرد ضرب۔

(٧) اَلْيَانِعُ: اسم فاعل بمعنی میوہ کا پک جانا، خوش ذائقہ ہونا، توڑنے کے وقت کا آپہنچنا، سرخ ہونا، اور سمع سے بمعنی پھل کا سرخ ہونا یا پختہ پھل کو کہتے ہیں، اور یہ ضرب سے بھی آتا ہے، يَنَعَ يَيْنَعُ (س،ف) يَنَعاً، ينعاً يُنُوْعًا مصادر ہیں والجمع اليانع ويَنَعٌ (محركة) اور ہر چیز کے سرخ ہونے کو بھی یانع کہتے ہیں۔

(٨) اَلْجَنِيْ: بمعنی تازہ چنا ہوا پھل، والجمع اَجْنِيَاءُ. ازضرب۔

(٩) اَلْعُوْدُ: (بضم العين) بمعنی لکڑی، کٹی ہوئی ٹہنی، ایک قسم کی خوشبو جس کو بطور بخور استعمال کیا جاتا ہے، والجمع عيدان، اعواد، اعود. اور زبان کی جڑ کی ہڈی اور سارنگی کو بھی کہتے ہیں۔

(١٠) يَحْتَطِبُ: صیغہ مضارع از افتعال مصدر اِحْتِطَابٌ بمعنی اپنے لئے لکڑی یا ایندھن کا جمع کرنا، چننا، مجرد ضرب سے اور حطب سے ماخوذ ہے۔ وفی التنزیل: حمالة الحطب.

☆......☆......☆

(٨) وَآخُذُ اللَّفْظَ فِضَّةً فَاِذَا مَا صُغْتُهُ قِيْلَ اِنَّهُ ذَهَبٌ

(۹) وَكُنْتُ مِنْ قَبْلُ امْتَرِیْ نَشَبًا بِالْاَدَبِ الْمُقْتَنٰی وَاَجْتَلِبُ

ترجمہ:۔(۸) اور لیتا ہوں میں الفاظ کو چاندی ہونیکی حیثیت سے (وہ لفظ بمنزلہ چاندی کے ہوتا ہے) پس جبکہ میں زرگری کرتا ہوں (یعنی نظم ونثر کے سانچے میں ڈھالتا ہو) تو کہا جاتا ہے بیشک کہ وہ سونا (عمدہ کلام) ہے۔(۹) اور اس سے پہلے میری یہ حالت تھی کہ میں حاصل کرتا تھا مال کو علم وادب کے ذریعہ سے جو ذخیرہ کیا ہوا تھا اور کمایا ہوا تھا (یعنی علم وادب کو جمع کرتا اور مال کماتا تھا)۔

(۱) آخُذُ: مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے اسم فاعل کا صیغہ ہے اَخْذٌ مصدر ہے بمعنی لینا از نصر، اور اس کے معنی سزا دینے کے بھی ہے یقال: اخذہٗ بذنبہ.

(۲) اَللَّفْظُ: مصدر ہے از ضرب بمعنی وہ کلمات جو بولے جاتے ہیں اور کلام کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع الفاظ آتی ہے۔

(۳) فِضَّةٌ: (بکسر الفاء) بمعنی چاندی۔ قال تعالیٰ: وحُلُّوْا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَةٍ.

(۴) صُغْتُ: یہ قُلْتُ کے وزن پر صَاغَ (ن) یَصُوْغُ صَوْغًا. بنانا، زرگری کرنا، ڈھالنا۔

(۵) ذَهَبٌ: (مُحَرَّكة) مصدر ہے از فتح کبھی مؤنث بھی بولتے ہیں یا ذَهَبٌ بمعنی سونا، طلاء والجمع اَذْهِبُ، اذهاب، ذهوب، وذهبان اور سونے کے ایک ٹکڑے کو ذہب کہتے ہیں اور ذہب کا اطلاق مؤنث پر بھی ہوتا ہے، اور ذہب کے معنی انڈے کی زردی کے بھی آتے ہیں والجمع ذِهَابٌ، اذهاب، جمع الجمع اَذَاهِيْبُ آتی ہے اور سمع سے ذَهَبًا بمعنی معدن میں سونا بکثرت پایا جانا. ان الذين يكنزون الذهب والفضة.

(۶) اَمْتَرِیْ: اِمْتِرَاءٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی دودھ کا نکالنا تھن سے، دودھ دوھنا، باہر نکلنا، مجرد مَرٰى يَمْرِىْ (ض) مَرْيًا۔

(۷) نَشَبٌ: بمعنی مال خواہ جاندار ہو یا غیر جاندار اس کے اصلی معنی گاڑ دینے کے ہیں از سمع نَشَبًا، نُشُوْبًا، نشبة بمعنی ٹکنا، مال کی محبت چونکہ دل میں گڑی ہوئی ہوتی ہے اس وجہ سے مجازاً مال کو کہا جاتا ہے۔

(۸) اَلْمُقْتَنٰى: از افتعال مصدر اِقْتِنَاءٌ ہے بمعنی ذخیرہ کرنا، جمع کرنا، پالنا، پرورش کرنا، اور حاصل کرنے کے معنی میں بھی مستعمل ہے صیغۂ مفعول ہے۔

(۹) اَجْتَلِبُ: یہ مضارع واحد متکلم مصدر اِجْتِلَابٌ بمعنی کھینچنا، کمانا اور یہ جَلْبٌ سے ماخوذ ہے اور بعض نسخوں میں یہ احتلب ہے (بالحاء الحطی) ہے اس کا مصدر اِحْتِلَابٌ ہے یا یہ حَلِيْبٌ سے مشتق ہے بمعنی دودھ دوہنا۔

☆......☆......☆

(۱۰) وَيَمْتَطِیْ اَخْمَصِیْ لِحُرْمَتِهٖ مَرَاتِبًا لَيْسَ فَوْقَهَا رُتَبٌ

(۱۱) وَطَالَمَا زُفَّتِ الصِّلَاتُ اِلٰی رَبْعِیْ فَلَمْ اَرْضَ كُلَّ مَنْ يَهَبُ

ترجمہ:۔(۱۰) اور سوار ہوتے تھے میرے تلوے (پاؤں)، اسکی عزت کیوجہ سے ایسے بلند مرتبوں پر کہ نہیں ہے ان کے اوپر کوئی مرتبہ (وہ مرتبے ومقام میرے پاؤں کے نیچے تھے جن سے بلند کوئی مرتبہ نہیں تھا۔(۱۱) اور بسا اوقات بنا و سنگھار کر کے بھیجے گئے ہدیئے

انعامات (بہت زیادہ انعامات) میرے گھر، پس نہیں پسند کیا میں نے ہر اس شخص کا ہدیہ جو ہبہ کرتا تھا۔

(۱) یَمْتَطِیْ: اِمْتِطَاءٌ سے صیغہ مضارع از افتعال بمعنی سواری بنانا، سواری پر سوار ہونا یہ "مطی" سے ماخوذ ہے بمعنی وہ جانور جس پر سوار ہوا جائے (مذکر مؤنث دونوں پر اطلاق ہوتا ہے) یقال بعیر مطیة وناقة مطیة. وقال بعض مطیة جمع مطی جو مشتق ہے "مطاء" سے بمعنی اونٹ کی پیٹھ پر سوار ہونا۔ مَطَا (ن) مَطْوًا بمعنی جلدی جلدی چلنا۔ اور سمع سے بھی آتا ہے۔ کمافی الحدیث: سَمِّنُوا ضَحَایَاکُمْ فَاِنَّهَا عَلَی الصِّرَاطِ مَطَایَاکُمْ.

(۲) اَخْمَصُ: بمعنی (تلوا) یعنی پاؤں کے نیچے کا وہ حصہ جو زمین پر نہیں لگتا مجازاً اس سے کبھی پورا قدم ہی مراد لیتے ہیں والجمع اَخَامِصُ اور اس کے معنی اصلی پیر کے اندر جو گڑھا ہوتا ہے اس کے ہیں یعنی (تلوا)

(۳) مَرَاتِبًا: یہ جمع ہے مَرْتَبَةٌ کی بمعنی مرتبہ، عالی مقام، اور "رواتب" جمع ہے "رتبة" کی بمعنی منزلت، مرتبہ، قدر۔ رَتَبَ (ن) رَتْبًا رُتُوْبًا بمعنی ثابت رہنا اور حرکت نہ کرنا۔

(۴) زُفَّتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب بمعنی دلہن کو بناؤ سنگار کر کے شوہر کے پاس بھیجنا۔ زَفَّ (ن) زَفًّا، زُفَافًا بمعنی دلہن کو شوہر کے پاس بھیجنا۔ زف (ض) زفا، زفوفاً، زفیفاً، جلدی کرنا، قال تعالیٰ: اقبلوا الیه یزفون.

(۵) اَلصِّلَاتُ: یہ صِلَةٌ کی جمع ہے بمعنی عطیہ، احسان، وانعام۔ مر تحقیقہ

(۶) رَبْعٌ: بمعنی گھر، مکان، منزل والجمع اَرْبَاعٌ، رُبُوْعٌ، رِبَاعٌ، اَرْبُعٌ آتی ہیں از فتح، یقال ربع بالمکان ربعاً ای اقام یعنی ٹھہرنا۔

(۷) فَلَمْ اَرْضَ: اس کا مصدر رَضِیَ (س) رِضْوَانًا، مَرْضَاةً بمعنی خوش ہونا، وراضی ہونا۔

(۸) یَهَبُ: وَهَبٌ مصدر سے صیغہ مضارع معروف، وَهَبَ (ف) یَهَبُ وَهْبًا، وَهْبَةً بمعنی ہبہ کرنا، اور بعضوں نے کہا کہ لفظ "وَهَبَ" دو مفعولوں کی طرف متعدی بنفسہ نہیں ہوتا، مگر اس وقت کہ جعل کے معنی کو متضمن ہو تو تب متعدی بنفسہ ہوتا ہے۔ قال تعالیٰ: ویهب لمن یشاء.

☆......☆......☆

(۱۲) فَالْیَوْمَ مَنْ یَعْلِقُ الرَّجَاءَ بِهٖ	اَکْسَدُ شَیْءٍ فِیْ سُوْقِهٖ الْاَدَبُ
(۱۳) لَا عِرْضَ اَبْنَائِهٖ یُصَانُ وَلَا	یُرْقَبُ فِیْهِمْ اِلٌّ وَّلَا سَبَبُ

ترجمہ:۔ (۱۲) پس آج وہ کون شخص ہے جو لگائے اپنی امید کو اسکے ساتھ (علم وادب کے ساتھ متعلق کرے) اسلئے کہ وہ سب سے زیادہ ناقص چیز علم وادب ہے اس کے بازار میں۔ (۱۳) نہ آبرو (عزت) ادب والوں کی محفوظ کی جاتی ہے (نہ رعایت کی جاتی ہے علم ادب والوں کی) نہ قرابت داری اور نہ شناسائی کا لحاظ کیا جاتا ہے۔

(۱) یَعْلِقُ: صیغہ مضارع اس کا مصدر عَلَقٌ ہے از سمع بمعنی تعلق کرنا، لگانا، معلق کرنا۔

(۲) اَکْسَدُ: صیغہ اسم تفضیل ہے بمعنی ناقص، کھوٹا، غیر رائج۔ یقال کسدت السوق بازار مندا پڑ گیا (کساد بازاری) از نصر

وکرم یہ سوق کی صفت کیلئے استعمال ہوتا ہے شئے کی صفت کیلئے کاسد اور کسید مستعمل ہوتا ہے۔

(۳) عِرْضِیْ: (بکسر العین) بمعنی آبرو، عزت، جان ونفس والجمع اَعْرَاضٌ عرض اگر (بفتح العین) ہوتو اس کے معنی ہے "چوڑائی" جوطول کی ضد ہے، اگر عرض (بضم العین) ہوتو معنی مال واسباب، کمافی الحدیث: ان اعراضکم حرام کحرمة یومکم هذا ۔ یا عَرْضٌ (بالفتح) بمعنی مال ودولت والجمع عُرُوْضٌ آتی ہے۔ اور "عَرُوض" شعر کے وزن کو کہتے ہیں جمع اَعَارِیْض۔

(۴) یُصَانُ: صیغہ مضارع، صَانَ (ن) یَصُوْنُ صَوْناً، صِیَانَةً بمعنی محفوظ رکھنا، نگاہ رکھنا، حفاظت کرنا۔

(۵) لَایُرْقَبُ: صیغہ نفی مضارع، بمعنی حفاظت کرنا، نگاہ کرنا، انتظار کرنا، مصدر رَقَبَ (ن) رُقُوْباً و رَقْباً۔

(۶) اِلٌّ: (بالکسر) بمعنی عہد، مراتب، پڑوسی، قال تعالٰی: لایرقبون فی مؤمن الا ولا ذمة. بمعنی صاف شفاف ہوا اِلّا مصدر ہے از نصر۔

(۷) سَبَبٌ: بمعنی وسیلہ وذریعہ، سبب، راستہ، رسی والجمع اَسْبَاب. کمافی القرآن: لعلی ابلغ الاسباب، اسباب السموات فاطلع الی اله موسٰی.

☆......☆......☆

(۱۴) کَاَنَّهُمْ فِیْ عِرَاصِهِمْ جِیَفٌ یُبْعَدُ مِنْ نَتْنِهَا وَیُجْتَنَبُ

(۱۵) فَحَارَ لُبِّیْ لِمَا مُنِیْتُ بِهٖ مِنَ اللَّیَالِیْ وَصَرْفُهَا عَجَبُ

ترجمہ:۔(۱۴) گویا وہ (اہل ادب) اپنے میدانوں میں (ویران گھر میں) مردار ہیں (پلید پڑے ہیں) دور آجاتا ہے بوجہ اس کی بدبو کے اور بچا جاتا ہے (گندگی اور بدبو کی وجہ سے)۔(۱۵) پس متحیر وحیران ہوگئی میری عقل ان مصائب (حوادث زمانہ) کی وجہ سے کہ جس میں مبتلا کیا گیا میں راتوں میں سے اور راتوں کی گردش بھی عجیب ہے۔

(۱) عِرَاصٌ: یہ عُرْصَةٌ کی جمع ہے بمعنی گھر کا میدان یا ہر وہ جگہ جہاں پر عمارت نہ ہو یعنی صحن خانہ والجمع اعراص و عرصات۔

(۲) جِیَفٌ: یہ جِیْفَةٌ کی جمع ہے بمعنی بدبودار ہونا وسڑنا، اس کی جمع اَجْیَافٌ بھی آتی ہے۔ جَافَ یَجِیْفُ (ض) جِیْفًا مصدر ہے مردار ہونا، بدبودار ہونا۔

(۳) نَتْنٌ: مصدر بمعنی بدبودار ہونا، بدبو، گندگی از ضرب سمع نَتْناً۔ کرم، سمع سے مصادر نَتْنًا، نُتُوْنَةً و نَتَانَةً ہیں بمعنی بدبودار ہونا، سڑنا۔

(۴) یَجْتَنِبُ: یہ صیغہ مضارع از افتعال مصدر اِجْتِنَابٌ ہے بمعنی دور ہونا، پرہیز کرنا اور بچنا۔ اور مجرد جَنَبَ ہے۔

(۵) فَحَارَ: صیغہ ماضی معروف ہے از سمع بمعنی متحیر ہونا، اصل میں حیرٌ تھا، اجوف یائی ہے۔

(۶) لُبِّیْ: لُبٌّ (بضم اللام) بمعنی خالص عقل، ہر چیز کا خلاصہ، تیز عقل۔ وتیز فہمی، جمع الباب، البوالبب کرم سے بھی آتا ہے اور لب گودہ (مغز) کو بھی کہتے ہیں جیسے بادام وغیرہ میں ہوتا ہے، جمع لُبُوْبٌ آتی ہے۔ لَبَّ (ن) لَبًّا. یقال: لب اللوزة. بادام کو توڑ کر مغز

نکالا، لَبِبَ(س) لَبَبًا، لَبِيْبًا، لَبَابَةً بمعنی سمجھدار و عقلمند ہونا اور یہ مضاعف میں نادر استعمال ہوتا ہے۔

(۷)مُنِيْتُ: بمعنی "ابتلیت". مَنٰى يَمْنِيْ(ض) مَنْيًا بمعنی مقدر کرنا، آزمائش کرنا۔ اور اس کے معنی آرزومند ہونے کے بھی آتے ہیں۔

(۸)اَللَّيَالِيْ: یہ جمع ہے لَيْلٌ بمعنی رات۔ مجازاً مصیبت و حوادثات مراد لئے جاتے ہیں کیونکہ حوادث وغیرہ کا رات میں وقوع پذیر ہونا اہل عرب سمجھتے ہیں۔

(۹)صَرْفٌ: بمعنی گردش، پھرنا، گردش زمانہ، مصدر ہے، ازضرب۔

(۱۰)عَجَبٌ: بمعنی حیرانی، تعجب والجمع اَعْجَابٌ از باب سمع. کماقال تعالیٰ: ان هذالشیء عجاب.

☆......☆......☆

(۱۶) وَضَاقَ ذَرْعِيْ لِضِيْقِ ذَاتِ يَدِيْ	وَسَاوَرَتْنِيْ الْهُمُوْمُ وَ الْكُرَبُ
(۱۷) وَقَادَنِيْ دَهْرِيْ الْمُلِيْمُ اِلٰى	سُلُوْكِ مَايَسْتَشِيْنُهُ الْحَسَبُ

ترجمہ:۔(۱۶) اور تنگ ہوگیا میرا دل، بسبب تنگ ہونے میرے مال کے (مال کم ہونے کیوجہ سے) اور حملہ کیا مجھ پر غموں نے اور مشقتوں نے (یعنی غم اور مصیبتیں مجھ پر ٹوٹ پڑی ہیں)۔(۱۷) اور کھینچا مجھ کو میرے قابل ملامت زمانہ نے یہ کہ اختیار کروں (چلوں) ایسے راستہ کی طرف، جس کو معیوب سمجھتی ہے شرافت بزرگی، عزت، عظمت (بیوی کے مال کھانے) یعنی مجھے ایسا پیشہ اختیار کرنے پر مجبور کیا جس کو عزت و شرافت معیوبِ مردانگی سمجھتی ہے)۔

(۱)ضَاقَ: صیغہ ماضی ازضرب بمعنی تنگ ہونا ضِيْقٌ مصدر ہے جو سَعَةٌ کی ضد ہے اور ضيقةٌ کا استعمال فقر اور بخل اور غم میں کیا جاتا ہے۔

(۲)ذَرْعِيْ: ذَرْعٌ بمعنی قلب، سینہ، نیز طاقت اور بدن کے معنی بھی آتے ہیں اور ہاتھ کا پھیلاؤ بدن و طاقت۔

(۳)سَاوَرَتْنِيْ: صیغہ ماضی ازمفاعلہ بمعنی حملہ کرنا، کودنا، چڑھنا، غالب آنا، مصادر مُسَاوِرَةً، اَسْوَارًا ہیں۔ سَارَ(ن) يَسُوْرُ سَوْرًا بمعنی کودنا، چڑھنا، سَوْرًا وسُؤُرًا بمعنی کودنا، وحملہ کرنا. قَالَ تَعَالیٰ: اذاتسوَّرُالمحراب.

(۴)اَلْكُرَبُ: یہ جمع ہے كُرْبَةٌ کی بمعنی شدید غم ورنج، تکلیف، دکھ، اندوہ اور کرب کی جمع كُرُوبٌ آتی ہے۔ كَرَبَ(ن) كَرْبًا بمعنی مشقت میں ڈالنا۔

(۶)قَادَنِيْ: "اى جَرَّنِيْ" قَادَيَقُوْدُ(ن) قَوْدًا، قِيَادَةً، مَقَادَةً، وقَيْدُوْدَةً مصادر یعنی کھینچنا آگے سے۔ یا چوپائے کو آگے سے کھینچنا وَقَادَالْجَيْشَ قِيَادَةً یعنی جبکہ وہ سالارِ جیش ہو۔

(۷)مُلِيْمٌ: صیغہ اسم فاعل ازافعال یعنی وہ شخص جو قابل ملامت ہو، یہ "لَوْمٌ" سے ماخوذ ہے بمعنی ملامت کرنا، اور یہ لفظ صفت فاعل کیلئے "ملیم" اور صفت مفعول کیلئے "ملام" آتا ہے اور اس کا اسم "ملامۃ" ہے مجرد. لَامَ(ن) يَلُوْمُ لَوْماً، مَلَامًا و مَلَامَةً مصادر ہیں، اور اس کی صفت فاعلی "لائم" اور صفت مفعولی "ملوم" آتی ہے۔

(۸)سُلُوْكٌ: یہ مصدر ہے بمعنی چلنا، داخل ہونا سَلَكَ(ن) سَلْكًا سُلُوْكاً مصدر ہیں۔

(۹) یَسْتَشِیْنُ: صیغہ مضارع از استفعال اِسْتِشَانَۃٌ مصدر ہے بمعنی عیب دار سمجھنا، اس میں "س، ت" طلب کیلئے ہے بمعنی عیب دار کرنا، اور یہ شین سے ماخوذ ہے بمعنی عیب، شَانَ (ض) شَیْنًا بمعنی غضب ناک کر دینا۔

(۱۰) اَلْحَسَبُ: بمعنی اصلی شرافت، اور بزرگی اور خاندانی شرافت، آباء واجداد کے مفاخر والجمع اَحْسَاب. حَسُبَ (ك) حَسَبًا و حَسَابَۃً مصدر ہیں بمعنی صاحب حسب اور بزرگ ہونا، شریف الاصل ہونا، صفت "حسیب" جمع حسباء۔

☆......☆......☆

(۱۸) فَبِعْتُ حَتّٰی لَمْ یَبْقَ لِیْ سَبَدٌ وَلَابَتَاتٌ اِلَیْہِ اَنْقَلِبُ

(۱۹) وَادَّنْتُ حَتّٰی اَثْقَلْتُ سَالِفَتِیْ بِحَمْلِ دَیْنٍ مِنْ دُوْنِہِ الْعَطَبُ

ترجمہ:۔ (۱۸) پس بیچا میں نے (بیوی کے جہیز کو) یہاں تک کہ نہ باقی رہا میرے پاس تھوڑا مال اور نہ توشہ (جانور) کہ اسکی طرف لوٹ سکوں۔ (۱۹) اور قرض لیا میں نے یہاں تک کہ بوجھل کی میں نے (جھک گئی) اپنی گردن ساتھ اٹھانے ایسے قرضہ کے کہ اس سے کم درجہ ہے ہلاکت (میری گردن قرضہ کے بوجھ سے جھک گئی ہے اس سے تو مر جانا ہی بہتر ہے)

(۱) بِعْتُ: صیغہ ماضی متکلم از ضرب "بَیْعٌ" مصدر سے بمعنی بیچنا، وخرید وفروخت کرنا، دونوں معنی آتے ہیں مگر یہاں اول مراد ہے۔

(۲) لَمْ یَبْقَ: صیغہ مضارع نفی جحد بلم ہے از سمع بقاء مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی باقی رہنا، جو فنا کی ضد ہے۔ وماعنداللہ خیر وابقٰی.

(۳) سَبَدٌ: بمعنی تھوڑا مال، المال القلیل، یقال مالہ سَبَدٌ وَلَبد یعنی نہایت محتاج اور اس سے مقصد بھیڑ بکریوں اور اونٹوں کا بھی نہ ہونا ہے اور ای لاشعر ولاصوف. قال سبدت الشعر یعنی بال منڈوانا. سَبَدَ (ن) سَبْدًا بمعنی بال مونڈنا، از ضرب لبدًا، بمعنی چپکانا، یہ اس شخص کیلئے کہا جاتا ہے جس کے پاس کچھ بھی نہ ہو وہ بہت محتاج اور ضرورت مند ہو۔

(۴) بَتَاتٌ: بمعنی توشہ، وسامان گھر، بَتَّ (ن، ض) بَتًّا و بِتَاتًا. بمعنی توشہ وسامان والجمع ابتۃ اور اس کے معنی کاٹنے کے بھی ہے اور توشہ کو بتات اس لئے کہا جاتا ہے کیونکہ وہ منقطع کرتا ہے گھر کے سامان کو اور ختم کرتا ہے۔

(۵) اَنْقَلِبُ: اِنْقِلَابٌ مصدر ہے از انفعال بمعنی الٹا ہو جانا، اندھا ہونا اور واپس ہونا۔ یہاں واپس ہونا ہی مراد ہے۔

(۶) اَدَّنْتُ: ای استقرضتُ صیغہ ماضی از افتعال بمعنی کسی سے قرض لینا یہ "دین" سے مشتق ہے بمعنی قرض، مجرد۔ دَانَ (ض) دَیْنًا بمعنی قرض دینا، اس کا صفت فاعلی "دائن" اور صفتِ مفعولی "مدیون" آتی ہے اور یہ لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے۔ قال تعالیٰ: اذا تداینتم بدین.

(۷) اَثْقَلْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم از افعال مصدر اِثْقَالٌ ہے بمعنی بوجھل کر دینا یا بھاری بوجھ دلانا، یہ ثِقل سے ماخوذ ہے بمعنی بھاری اور بوجھ کے ہیں مجرد از کرم ہے۔ وفی التنزیل: فلما اثقلت دعوا اللہ.

(۸) سَالِفَۃٌ: صیغہ صفت ہے بمعنی گردن کا وہ بالائی حصہ جو بندے (بالی گوشوارے) وغیرہ لٹکنے کی جگہ ہے اور سالفۃ الفرس کے معنی

ہے گردن کا اگلہ حصہ، یا گردن کا کنارہ والجمع سَوَالِفُ. سَلَفَ (ن) سَلَفًا، سُلُوْفًا مصدر ہے بمعنی گذرنا، آگے ہونا۔

(۹) حَمْلِ: ای حَمْلِی مصدر ہے جو مفعول کی طرف مضاف ہے، از ضرب اور حِمْلٌ (بکسر الحاء) بمعنی بوجھ والجمع اَحْمَال وحُمُوْلٌ۔

(۱۰) دَیْنٌ: بمعنی قرض والجمع دُیُوْنٌ، اَدْیُنٌ افتعال سے قرض لینا ضرب سے قرض دینا. اذا تداینتم بدین. اور "من دونہ" یہ فوق کی ضد ہے بمعنی نیچے "ھو دونہ" وہ اس سے کم مرتبہ میں ہے، اور "دُوْنٌ" کے معنی حقیر، گھٹیا، کم مرتبہ کے بھی آتے ہیں اور یہ کبھی شریف کے معنی میں ہے۔ دَانَ (ن) یَدُوْنُ دُوْنًا بمعنی گھٹیا ہونا، کمزور ہونا، کمافی القرآن: لاتتخذو ابطانۃمن دونکم ای ممن لم یبلغ منزلہ منزلتکم.

(۱۱) اَلْعَطَبُ: (مُحَرَّکَۃٌ) بمعنی ہلاکت مصدر ہے از سمع بمعنی ہلاک ہونا، سخت برہم ہونا۔

☆......☆......☆

(۲۰) ثُمَّ طَوَیْتُ الْحَشٰی عَلٰی سَغَبٍ خَمْسًا فَلَمَّا اَمَضَّنِیْ السَّغَبُ

(۲۱) لَمْ اَرَ اِلَّا جِهَازَهَا عَرَضًا اَجُوْلُ فِیْ بَیْعِهٖ وَاَضْطَرِبُ

ترجمہ:۔(۲۰) پھر لپیٹا میں نے باطن کو بھوک پر (انتڑیوں کو بھوک پر لپیٹا) پانچ دن تک پس جبکہ جلایا بھوک نے مجھ کو۔ (۲۱) تو نہیں دیکھا میں نے (کوئی سامان اسباب) سوائے اسکے جہیز کے کہ گشت کروں (چکر لگاؤں) میں اسکے بیچنے کیلئے، اور سخت بے قرار ہوتا تھا میں (یا سخت تردد میں تھا)

(۱) طَوَیْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم از ضرب بمعنی لپیٹنا، طَیًّا مصدر ہے اس کی ضد نشر ہے۔ واز انفعال لپٹنا۔

(۲) اَلْحَشٰی: بمعنی قلب، باطن والجمع اَحْشَاءُ.

(۳) سَغَبٌ: (محرکۃ) ای الجوع بمعنی بہت زیادہ بھوکا ہونا، تھکن کے ساتھ۔ بعضوں نے کہا کہ پیاس کے ساتھ بھوک ہو، یا صرف بھوکا ہونا، اس کے مصادر سَغَبَ (ن، س) سَغَبًا، سَغْبًا، سُغُوْبًا، سَغَابَۃً، مَسْغَبَۃً بمعنی بھوکا ہونا۔ کقولہ تعالیٰ: فی یومٍ ذی مسغبۃٍ. مؤنث سغبیٰ جمع سِغَابٌ.

(۴) خَمْسًا: یہ ممیز ہے اس کی تمیز محذوف ہے یعنی لیل اویوم ای خمسۃ لیالٍ او خمسۃ ایام.

(۵) اَمَضَّنِیْ: اِمْضَاضٌ ہے از افعال بمعنی تکلیف پہنچانا اور جلانا، شاق گذرنا، سوزش کا ہونا، مجرد مَضَّ (س، ن) مَضًّا، مَضِیْضًا بمعنی دردمند کرنا، دردناک کرنا۔

(۶) لَمْ اَرَ: صیغہ واحد متکلم مضارع نفی جحد بلم ہے از فتح "رؤیۃ" مصدر ہے۔

(۷) جِهَازٌ: (بکسر الجیم وفتحہا) بمعنی جہیز وضروری سامان یا سامان دلہن، یا وہ سامان جو لڑکی کو اپنے والدین کی طرف سے ملتا ہے والجمع اجہزۃ، اجہزات او جہزۃ. جَهَزَ (ف) جَهْزاً۔

(۸) عَـرَضٌ: بمعنی سامان، متاع البیت، والجمع اَغْرَاض اور اس کے معنی بخشش اور غنیمت کے بھی آتے ہیں۔ وجاء فی القرآن: یریدون عرض الدنیا۔

(۹) اَجُوْلُ: صیغۂ مضارع واحد متکلم جَالَ (ن) جَوْلًا بمعنی چکر لگانا، گھومنا، جَوْلًا، جُوْلًا، جُوُوْلًا، جَوْلَانًا، جِیْلَانًا مصادر ہیں۔

(۱۰) بَیْعٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی خرید و فروخت کرنا، دونوں معنی مستعمل ہیں۔

(۱۱) اَضْطَرِبُ: صیغۂ واحد متکلم از افتعال مصدر اِضْطِرَابٌ ہے بمعنی بے قرار ہونا یا متردد ہونا۔

☆......☆......☆

(۲۲) فَجُلْتُ فِیْهِ وَالنَّفْسُ كَارِهَةٌ وَالْعَیْنُ عَبْرٰى وَالْقَلْبُ مُكْتَئِبُ

(۲۳) وَمَا تَجَاوَزْتُ اِذْعَبِثْتُ بِهٖ حَدَّالتَّرَاضِیْ فَیَحْدُثُ الْغَضَبُ

ترجمہ:۔ (۲۲) پس چکر لگایا میں نے اسکے (جہیز) بیچنے کیلئے اور حال یہ ہے کہ میرا نفس اس کو مکروہ سمجھنے والا تھا، اور میری آنکھیں آنسو بہا رہی تھیں اور میرا دل غمگین تھا۔ (۲۳) اور نہیں تجارت کی میں نے (اسکے مال میں) جبکہ کھیلا میں (اسکے مال سے) رضامندی کی حد سے، پس (کہ) پیدا ہو اسکا غصہ (یعنی جس سے آپس میں غصہ پیدا ہو)

(۱) جُلْتُ فِیْهِ: ای فی البیع. یہ جَوْلٌ مصدر سے از نصر بمعنی چکر لگانا۔ "فِیْهِ" کی ضمیر راجع ہے "بَیْعٌ" کی طرف۔

(۲) اَلنَّفْسُ: بمعنی روح، خون، بدن والجمع اَنْفُسٌ، ونُفُوْسٌ. یقال ھو عظیم النفس وہ بڑے جسم کا ہے اور اس کے معنی ہمت عظمت، عزت، ارادے، رائے، عیب، سزا کے بھی آتے ہیں، اور نفس سے مراد اگر روح ہو تو یہ مؤنث ہے اور اگر شخص مراد ہو تو مذکر ہے۔

(۳) كَارِهَةٌ: بمعنی ناپسند کرنے والا۔ صیغۂ اسم فاعل از سمع۔

(۴) اَلْعَیْنُ: یہ مصدر ہے بمعنی آنکھ اور آنکھ کے ڈیلے پر بھی بولا جاتا ہے اور یہ کلمہ مؤنث ہے والجمع اَعْیُنٌ وعُیُوْنٌ واَعْیَانٌ وجمع الجمع اَعْیُنَاتٌ اور اس کی تصغیر عُیَیْنَةٌ آتی ہے۔

(۵) عَبْرٰی: یہ صیغۂ صفت ہے بمعنی آنسو کا بہنا، گریاں، رونا۔ عَبِرَ (س) عَبَرًا ای جری دمعه یعنی آنسو کا بہنا اور مذکر و مؤنث دونوں کیلئے عَابِرٌ مستعمل ہے۔ عَبَرَ (ن) عَبْرًا بمعنی غم کی وجہ سے آنسوؤں کا جاری ہونا۔

(۶) مُكْتَئِبٌ: صیغۂ اسم فاعل ہے از افتعال مصدر اِكْتِئَابٌ بمعنی غمگین ہونا، مشقت اٹھانا، مجرد سمع سے ہے اور یہ "كَئِبٌ" سے ماخوذ ہے سمع سے بمعنی غمگین ہونا۔

(۷) تَجَاوَزْتُ: صیغۂ ماضی از تفاعل بمعنی تجاوز کرنا، اور مجرد نصر سے ہے جَوْزًا وجَوَازًا مصدر ہیں۔

(۸) عَبِثْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم ہے از سمع عَبَثًا مصدر بمعنی کھیلنا، مذاق کرنا۔ جیسے: افحسبتم انما خلقنا کم عبثا.

(۹) حَدَّالتَّرَاضِیْ: یہ ترکیب میں مفعول واقع ہو رہا ہے تجاوزت فعل کا۔

(۱۰) فَیَحْدُثُ: صیغۂ مضارع۔ حَدَثَ (ن) حُدُوْثًا وحَدَاثَةً. پیدا ہونا، پیش آنا، واقع ہونا، یا نو ایجاد ہونا، نو پیدا۔ بالنصب

پڑھا جائے گا، کیونکہ نفی کے تحت واقع ہونے کی وجہ سے اَن کو مقدر کردیا گیا ہے۔ حَـدُثَ(ك) حَـداثَةً بمعنی نیا ہونا اور نوعمر ہونا، احداث و استحداث افعال واستفعال سے بمعنی ایجاد کرنا، وجود میں لانا، سبب بننا، حدث، واقعہ، بدعت، نوجوان، جمع اَحْداثٌ اور حادثة واقعہ، مصیبت، جمع حَوَادِث۔ وفی التنزیل: وعلمنی من تأویل الاحادیث.

☆......☆......☆

(۲۴) فَـاِنْ يَّكُنْ غَـاظَهَـا تَوَهُّـمُهَـا اَنَّ بَنَـانِـيْ بِـالنَّظْمِ تَكْتَسِبُ

(۲۵) اَوْاَنَّـنِـيْ اِذْعَـزَمْـتُ خِـطْبَتَهَـا زَخْـرَفْـتُ قَـوْلِيْ لِيَنْجَحَ الْاَرَبُ

ترجمہ:۔(۲۴) پس اگر غصہ دلایا اس عورت کو اس کے وہم نے تو بیشک کہ میری انگلیاں موتی پرو کر کما سکتی ہے (یعنی اگر اس کو اس خیال نے غضب ناک کردیا ہے کہ میری انگلیاں نظم لکھ کر کمائی کرتی ہیں)۔(۲۵) یا تو تحقیق کہ میں نے پکا ارادہ کرلیا تھا ان سے شادی کرنے کا، تو مزین کیا تھا میں نے اپنے قول کو تاکہ کامیاب ہوجاؤں میں اپنے مقصد میں (یعنی یہ صرف مطلب براری کے لئے چکنی چپڑی باتیں بنائی تھیں)

(۱) غَـاظَهَـا: ای اغضبها، یعنی غصہ کرنا یا غصہ دلانا، ماخوذ من "الـغـيـظ" غَـاظَ(ض) يَـغِيْظُ غَيْظاً بمعنی غصہ دلانا۔ کـقـولـه تعالیٰ: قل موتوا بغیضکم .

(۲) تَوَهُّمَ: باب تفعل کا مصدر بمعنی گمان کرنا و خیال کرنا۔ وَهْمٌ: خیال، غلطی، تصور۔

(۳) بَـنَانٌ: بمعنی انگلیاں یا انگلیوں کے پورے یہ "بَـنَانَةٌ" کی جمع ہے، انگلیوں کے سر کے معنی میں بھی آتا ہے، جیسے: بَلٰی قادرین علی ان نسوی بنانهٗ.

(۴) بِالنَّظْمِ: ای بنظم المرواريد۔

(۵) تَـكْتَسِبُ: صیغہ مضارع از افتعال مصدر اِكْتِسَابٌ بمعنی حاصل کرنا، طلب کرنا، کمانا۔ مادہ "کسب" ہے اور اس کے معنی مال یا علم حاصل کرنے اور اس کے معنی طلب کرنے اور کمائی کرنے کے بھی آتے ہیں از ضرب۔

(۶) عَزَمْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از ضرب بمعنی پختہ ارادہ کرنا اور اس کے مصادر عَـزْمًـا، مَـعْـزَمًـا، عَزِيْمًا، عَزْمَةً، عَزِيْمَةً وعَزْمَانًا ہیں۔

(۷) خِطْبَةٌ: (بکسر الخاء) بمعنی منگنی کرنا یا وہ عورت جس سے منگنی کی جائے۔ مر تحقیقہ

(۸) زَخْرَفْتُ: صیغہ ماضی معروف، اس کا مصدر " زخرف " ہے بمعنی ملمع کرنا اور آراستہ کرنا، خوبصورت بنانا، بناؤ سنگار کرنا، و زخرف الکلام جبکہ وہ جھوٹ سے گفتگو کو آراستہ کریا۔

(۹) لِيَنْجَحَ: يَنْجَحُ صیغہ مضارع از فتح بمعنی کامیاب ہونا یا حاجت پوری ہونا. نَجْحًا و نَجَاحًا مصدر ہیں۔

(۱۰) اَلْاَرَبُ: (مُحرکة) بمعنی حاجت، مقصد، والجمع آرَابٌ. اَرِبَ(س) اَرَبًا بمعنی محتاج ہونا۔ یقـال ارب الی کذا اربا

واربۃً وماربۃً بمعنی محتاج ہونا وفی التنزیل: ولی فیھامآربُ اُخریٰ.

☆......☆......☆

(۲۶) فَوَالَّذِیْ سَارَتِ الرِّفَاقُ اِلٰی . کَعْبَتِہٖ تَسْتَحِثُّھَاالنُّجُبُ

(۲۷) مَاالْمَکْرُبِالْمُحْصَنَاتِ مِنْ خُلُقِیْ وَلَاشِعَارِیْ التَّمْوِیْہُ وَالْکَذِبُ

ترجمہ:۔(۲۶) پس قسم ہے اس ذات کی (خدا کی) کہ چلتے ہیں مسافر (حجاج) جس کے کعبہ کی طرف، اس حال میں تیز دوڑاتی ہیں (اکساتی ہیں) ان کو عمدہ اچھی نسل کی اونٹنیاں۔(۲۷) نہیں ہے مکاری کرنا پاک دامن عورتوں کے ساتھ میری عادت (پاک دامن عورتوں سے مکاری دھوکہ بازی کرنا میری عادت نہیں ہے) اور نہ میرا طریقہ ملمع سازی کرنا اور نہ جھوٹ بولنا ہے۔

(۱) وَالَّذِیْ: واؤ قسم ہے، الذی جواب ہے "ان یکن" کا۔

(۲) سَارَتْ: صیغۂ واحد مؤنث از ضرب بمعنی سیر کرنا، سفر کرنا۔

(۳) اَلرِّفَاقُ: یہ رفیق کی جمع ہے بمعنی ساتھی اور یہ رفقۃ، رِفَاقَۃٌ بمعنی دوستوں کی جماعت، جو سفر میں ساتھ ہو، نرمی کرنا یہاں مراد حجاج ہیں والجمع رِفَقٌ، رُفَقٌ، اَرْفَاقٌ، رِفَاقٌ اور رفیق بمعنی ساتھی، نرمی کا برتاؤ کرنے والا جمع رُفَقَاءُ آتی ہے۔ رَفُقَ (ك) رِفَاقَۃً بمعنی ساتھی ہونا۔

(۴) کَعْبَتِہٖ: اس کی جمع کِعَابٌ و کعبات آتی ہیں بمعنی ہر مربع، چوکور گھر، قبلہ، بیت اللہ، جو مکہ شریف میں واقع ہے، فتح سے مستعمل ہے بمعنی ظاہر ہونا۔ کَعَبَ (ن،ض) کُعُوْبًا و کُعُوْبَۃً، کِعَابَۃً. یقال کعبت الجاریۃ. جاریہ کا پستان ابھرا، صفت کاعب والجمع کواعب.

(۵) تَسْتَحِثُّھَا: صیغۂ مضارع از استفعال اس کا مصدر اِسْتِحْثَاثٌ ہے بمعنی جلدی کرنا، اکسانا، برآنگیختہ کرنا، نصر سے مجرد آتا ہے حَثَّ (ن) حَثًّا بمعنی برآنگیختہ کرنا، اکسانا، اور اس میں (س) مبالغہ کیلئے ہے۔

(۶) اَلنُّجُبُ: یہ جمع ہے نجیب کی بمعنی شریف، اس کی جمع نُجَبَاءُ، اَنْجَابٌ بھی آتی ہے اور نجیب عمدہ نفیس اور فٹ کو بھی کہتے ہیں نَجَابَۃً کرم سے، ای کریم الحسب یعنی جس کے قول و فعل پسندیدہ ہوں مؤنث نَجِیْبَۃٌ والجمع نَجَائِبُ.

(۷) اَلْمَکْرُ: بمعنی دغابازی کرنا، لیکن اس کے اصلی معنی ہیں کسی کو خفیہ طریقہ سے نقصان پہنچانا اور "المکرُ" میں "ما" کلمہ نافیہ ہے اور یہ جواب قسم ہے۔

(۸) اَلْمُحْصَنَاتُ: یہ مُحْصَنَۃٌ کی جمع ہے بمعنی پاک دامن عورتیں، یا شادی شدہ عورتیں، پاک دامن ہونا، حَصُنَ (ك) حَصْنًا و حَصَانَۃً بمعنی پاک دامن و عفیفہ ہونا۔

(۹) خُلُقِیْ: ای عادتی (بضم اللام و بسکون اللام) والجمع اَخْلَاقٌ (بضم اللام و بسکون اللام) دونوں طرح مستعمل ہے بمعنی عادت، طبیعت، خصلت، مروت سب کیلئے مستعمل ہے۔

(۱۰) اَلتَّمْوِیْہُ: مصدر ہے بمعنی جھوٹی بات، خلاف واقعہ سنانا، کلام کو مزین کرنا، ملمع کرنا اور ہانڈی میں پانی بڑھانے کے اور پانی

والے ہونے کے بھی آتے ہیں۔

(۱۱) اَلْکِذْبُ: (بکسر الذال و سکون الذال و کسر الکاف) دونوں لغت ہیں مصدر از ضرب بمعنی جھوٹ بولنا۔

☆......☆......☆

(۲۸) وَلَایَدِیْ مُذْنَشَأْتُ نِیطَ بِهَا ۔۔۔ اِلَّامَوَاضِیْ الْیَرَاعِ وَالْکُتُبُ

(۲۹) بَلْ فِکْرَتِیْ تَنْظِمُ الْقَلَائِدَلَا ۔۔۔ کَفِّیْ وَشِعْرِیْ الْمَنْظُوْمُ لَاالسُّخُبُ

ترجمہ:۔(۲۸) اور نہ میرے ہاتھ سے جب سے میں پیدا ہوا ہوں (یا جوان سمجھدار) کہ معلق کیا گیا (لٹکایا) ہوا اس کے ہاتھ کے ساتھ، مگر جاری ہونے قلموں اور کتابوں کے ساتھ (یعنی جب سے پیدا ہوا میرا ہاتھ سوائے روانی قلموں اور کتابوں اور نظم لکھنے کے علاوہ کسی چیز سے متعلق نہیں ہوئے)۔(۲۹) بلکہ میری فکر پرویا کرتی ہے ہار کو نہ کہ میری ہتھیلی، اور میرے اشعار پروئے ہوئے (تار) ہوتے ہیں نہ کہ گلے کی مالا۔

(۱) نَشَأْتُ: ماضی کا صیغہ واحد متکلم از فتح بمعنی ولدت یعنی پیدا ہوا ہوں میں نَشاءَ (ك) نُشُوْءً ا، نَشَائَۃً بمعنی نیا پیدا ہونا اور جوان ہونے کے معنی میں بھی آتا ہے یہاں اس کے معنی پیدا ہونے کے ہیں۔

(۲) نِیطَ: صیغۂ مجہول بروزن قِیْلَ، نَاطَ یَنُوْطُ (ن) نَوْطًا نِیَاطًا بمعنی لٹکانا، معلق کرنا۔یقال نیط علیه الشیء اس پر کوئی چیز معلق کی گئی یا لٹکادی گئی۔

(۳) مَوَاضِیْ: یہ جمع ہے مَاضِیَۃٌ کی بمعنی گذر جانے والی، چلنے والی یا بمعنی المسرعة فی الکتاب.

(۴) اَلْیَرَاعُ: یہ یَرَاعَۃٌ کی جمع ہے بمعنی قلم، بے بنا ہوا قلم (نرکل) بانسری (نَے) اس کے معنی بزدل، کمزور، بے عقل اور چھوٹے چھوٹے بھیڑ بکری کے بھی آتے ہیں یہاں اول معنی ''قلم مراد'' ہے)۔

(۵) اَلْکُتُبُ: یہ کتاب کی جمع ہے یعنی جس میں لکھا جائے، اور اس کے معنی خط، صحیفہ، فرض، اندازہ اور ہر وہ کتاب جو منزل من اللہ ہو اس کو بھی کہتے ہیں کَتَبَ (ن) کَتْبًا بمعنی لکھنا۔

(۶) فِکْرَتِیْ: (فِکْرَۃٌ) بمعنی سوچنا، غور وفکر کرنا۔

(۷) تَنْظِمُ: صیغۂ مضارع معروف از ضرب، نَظْمٌ مصدر ہے بمعنی پرونا۔

(۸) اَلْقَلَائِدَ: یہ قَلَادَۃٌ کی جمع ہے اور اس کی جمع قلاد بھی آتی ہے بمعنی گردن بند، گلوبند، ہار، قَلَدَ (ض) قَلْدًا۔

(۹) شِعْرِیْ المنظوم: ای المنظوم شعری۔

(۱۰) اَلسُّخُبُ: یہ جمع ہے سِخَابٌ کی بمعنی لونگ وغیرہ کا ہار جس میں قیمتی موتی وجواہر وغیرہ نہ ہوں، گلے کی مالا (ہار) یا وہ موتی جن کو اکثر کم درجہ کی عورتیں پہنتی ہیں۔

☆......☆......☆

(۳۰) فَهٰذِهِ الْحِرْفَةُ الْمُشَارُ اِلٰی مَا كُنْتُ اَحْوِیْ بِهَا وَاَجْتَلِبُ
(۳۱) فَأْذَنْ لِشَرْحِیْ كَمَا اَذِنْتَ لَهَا وَلَا تُرَاقِبْ وَاحْكُمْ بِمَا يَجِبُ

ترجمہ:۔(۳۰) پس یہ میرا پیشہ ہے جو اشارہ کیا گیا (جسکی طرف اشارہ کیا گیا) کہ میں جسکے ذریعہ مال جمع کرتا ہوں اور کسب معاش کرتا ہوں۔(۳۱) پس غور سے سنئے آپ میری شرح کو (میرے حال کو) جیسا کہ غور سے سنا ہے (کان لگا کے عورت کی بات کو) اس عورت کے بیان کو (یا عورت کیلئے) اور مت رعایت کیجئے (کسی کی) اور فیصلہ دیجئے اس چیز کیساتھ جو واجب ہے یعنی عدل وانصاف کے ساتھ فیصلہ فرما دیجئے۔

(۱) اَلْحِرْفَةُ: (بکسر الحاء) بمعنی پیشہ، صناعت، کاریگری۔(۲) اَلْمُشَارُ: صیغہ اسم مفعول از افعال مصدر اِشَارَةٌ۔(۳) اِلٰی مَا: جس کی طرف۔

(۴) اَحْوِیْ بِهَا: از ضرب صیغہ بمعنی جمع کرنا "بِهَا" میں با زائد ہے اس لئے کہ یہ متعدی بنفسہ ہوتا ہے اور یہ اصل میں " اجوبها" تھا بمعنی جمع کرنا، از ضرب۔

(۵) اَجْتَلِبُ: یہ اِجْتِلَابٌ مصدر ہے از افتعال بمعنی حاصل کرنا، کمانا، لانا، مادہ جلب ہے۔

(۶) فَأْذَنْ: صیغہ امر از سمع أذن مصدر ہے بمعنی کان لگا کرسن، یقال اذن الیه و له یعنی کان لگا کر سنا، یہ اذان سے ماخوذ ہے، باب افعال، استفعال اور تفعل سے بھی مستعمل ہے۔ کقوله تعالی: و اذ تأذن ربکم الخ.

(۷) شَرْحٌ: بمعنی کھل کر بیان کرنا مصدر ہے از فتح۔ انفعال و تفعیل سے بھی بکثرت مستعمل ہے۔ مرتحقیقہ

(۸) تُرَاقِبْ: صیغہ مضارع واحد مذکر حاضر از مفاعلہ مصدر مُرَاقَبَةٌ ہے بمعنی مراقبہ کرنا، نگہبانی کرنا، حفاظت کرنا، پہرہ دینا، خوف کھانا، یہاں رعایت اور انتظار کرنے کے معنی میں ہے، مجرد. رَقَبَ (ن) رُقُوْبًا رَقُوْبًا رَقَابَةً، رُقْبَانًا مصدر ہیں۔

(۹) وَاحْكُمْ: صیغہ امر حاضر معروف از باب نصر بمعنی حکم کرنا۔ مرتحقیقہ

(۱۰) يَجِبُ: صیغہ مضارع معروف از ضرب وُجُوْبًا مصدر ہے بمعنی تحقیق نیز وَجَبَ کے معنی دل کا بے قرار ہونا بھی ہے اس کا مصدر "وَجِيْبٌ" ہے۔

☆......☆......☆

قَالَ فَلَمَّا اَحْكَمَ مَاشَادَهٗ وَاَكْمَلَ اِنْشَادَهٗ عَطَفَ الْقَاضِیْ اِلَی الْفَتَاةِ بَعْدَ اَنْ شُغِفَ بِالْاَبْيَاتِ، وَقَالَ اَمَا اَنَّهٗ قَدْ ثَبَتَ عِنْدَ جَمِيْعِ الْحُكَّامِ.

ترجمہ:۔کہا (حارث بن ہمام نے) پس جبکہ مضبوط کیا (اس بوڑھے نے) اپنی تعمیر کو (دعویٰ کو) اور مکمل کرلیا اپنی شعرخوانی کو، تو قاضی متوجہ ہوا اس نوجوان عورت کی طرف، بعد اسکے کہ عاشق ہو گیا تھا وہ اسکے اشعار پر اور قاضی نے کہا، خبردار تحقیق کہ شان یہ ہے کہ ثابت ہو چکا ہے تمام حاکموں کے نزدیک۔

(۱)اَحْکَمَ: صیغہ ماضی از افعال بمعنی مضبوط کرنا۔ مرتحقیقہ

(۲)شَادَہٗ: یَشِیْدُ از ضرب بمعنی بنانا، مضبوط کرنا، تعمیر کرنا، بلند کرنا، وشَادَالْحَائِط جبکہ وہ دیوار پر گچ کرے۔

(۳)اَکْمَلَ: صیغہ ماضی معروف از افعال مصدر اِکْمَالٌ بمعنی مکمل کرنا، تمام کرنا۔

(۴)اِنْشَادٌ: مصدر ہے از افعال بمعنی اشعار پڑھنا۔ مرَّ مرارا.

(۵)عَطَفَ: صیغہ ماضی معروف از ضرب بمعنی مائل ہونا، جھکنا، متوجہ ہونا، عَطْفًا، عُطُوْفًا مصدر ہیں، یقال عطف الیه، مائل ہونا، وعَطَفَ عَلَیْهِ بمعنی لوٹنا عطف عنه، پھیر جانا۔

(۶)قَاضِیْ: قَضٰی(ض)قَضَاءً، پورا کرنا، قاضی اسم فاعل ہے بمعنی فیصلہ کرنے والا۔

(۷)اَلْفَتَاۃِ: بمعنی نوجوان عورت، باندی، والجمع فتیات، فتوات، فَتِیَ(س)فَتًی بمعنی نوجوان ہونا. کقوله تعالٰی: ولاتکرھوا فتیاتکم علی البغاء.

(۸)شُغِفَ: صیغہ ماضی مجہول، شغف، وہ محبت ہے جو دل کا پردہ چھپالے، از فتح بمعنی فریفتہ ہونا واز سمع بمعنی دل کی جھلی تک کسی بات کا پہنچ جانا، عاشق وفریفتہ ہوجانا، ماخوذ ہے "شِغَاف" سے بمعنی قلب کی جھلی (ف)شَغْفًا، شغاف، قلب میں پہنچنا، (س)شَغَفًا بمعنی فریفتہ ہونا. وفی التنزیل: قدشغفھا حبا.

(۹)اَلْاَبْیَاتُ: یہ بَیْتٌ کی جمع بمعنی اشعار۔ اور بَیْتٌ بمعنی گھر جمع بُیُوْتٌ آتی ہے۔

(۱۰)اَلْحُکَّام: یہ جمع ہے حاکم کی اور اس کی جمع حَاکِمُوْنَ بھی آتی ہے۔

☆......☆......☆

وَوُلَاۃِ الْاَحْکَامِ، اِنْقِرَاضُ جِیْلِ الْکِرَامِ، وَمَیْلُ الْاَیَّامِ اِلَی اللِّئَامِ وَ اِنِّیْ لَاَخَالُ بَعْلَكِ صَدُوْقًا فِی الْکَلَامِ، بَرِیْئًا مِنَ الْمَلَامِ.

ترجمہ:۔اور تمام اصحاب فرامین کے نزدیک (یہ ثابت ہے) کہ ختم ہوجانا شریفوں کی جماعت کا (جماعت شرفاء کی تباہی) اور مائل ہوجانا زمانہ کا کمینوں کی طرف (کمینوں کی طرف زمانہ کا رجحان) ثابت ومسلم ہے۔ اور بیشک میں تیرے شوہر کو سچ کہنے والا، اور ملامت سے بری خیال کرتا ہوں۔

(۱)وُلَاۃٌ: یہ جمع ہے وَالِیْ کی بمعنی حاکم، سردار، قاضی۔ مرتحقیقہ

(۲)اَحْکَامٌ: یہ جمع ہے حکم کی بمعنی فیصلہ، حَکَمَ یَحْکُمُ(ن) حَکْمًا بمعنی فیصلہ کرنا۔

(۳)اِنْقِرَاضٌ: یہ مصدر ہے انفعال کا بمعنی ختم ہونا، منقطع ہوجانا، مجرد ضرب سے بمعنی کاٹنا۔ یقال القرض مقراض المحبة.

(۴)جِیْلِ: (بکسر الجیم) بمعنی لوگوں کا گروہ اور ایک زمانے کے لوگ والجمع اَجْیَالٌ، جُیُوْلٌ، جِیَالٌ، وجِیْلَانٌ. ہم خیال جماعت کو بھی کہتے ہیں۔

(۵)مَیْلٌ: مَالَ یَمِیْلُ(ض)مَیْلاً بمعنی جھکنا، مائل ہونا۔مرتحقیقہ

(۶)اَللِّئَامُ: یہ جمع ہے لَئِیْمٌ کی بمعنی کمینہ شخص، نالائق اور کمینہ کی طرح باتیں کرنا، از کرم۔

(۷)لَاِخَالُ: صیغہ مضارع واحد متکلم ہے(بکسر الهمزة) زیادہ فصیح ہے اور(بفتح الهمزة) بھی جائز ہے، موافق قیاس اور اس کا مصدر خیال باب ضرب سے، لام تاکید کیلئے ہے۔

(۸)بَعْلٌ: بمعنی شوہر اس کی جمع بعولة آتی ہے، کقوله تعالیٰ: وبعولتهن احق بردهن. از فتح، اس کی جمع بِعَالٌ بھی آتی ہے اور عورت کو بَعْلَةٌ بعلٌ کہیں گے، بَعَلَ(ن) بَعَالَةٌ و بُعُوْلَةً. بَعَلَ الرَّجُلُ، خاوند ہوا، بَعَلَتِ الْمَرْأَةُ شوہر والی ہوئی۔

(۹)صَدُوْقٌ: یہ مبالغہ ہے صادق کا بمعنی بہت زیادہ سچ بولنے والا۔مرتحقیقہ

(۱۰)بَرِیًّا: یہ یا تو ''بَرَاۃٌ'' سے ماخوذ ہے مہموز ہے یا ناقص ہے بمعنی مقطوع، اگر بریا. یائی سے ماخوذ ہے، لیکن یہ مشہور نہیں ہے۔

(۱۱)اَلْمَلَامُ: ای ملامك، لَوْماً، مَلَاماً، و مَلَامَةً از نصر بمعنی ملامت کرنا۔

☆......☆......☆

وَهَاهُوَقَدِاعْتَرَفَ لَكَ بِالْقَرْضِ وَصَرَّحَ عَنِ الْمَحْضِ وَبَيَّنَ مِصْدَاقَ النَّظْمِ وَتبيَّنَ اَنَّهٗ مَعْرُوْقُ الْعَظْمِ وَاِعْنَاتُ الْمُعْذَرِ مَلَامَةٌ.

ترجمہ:۔اور خبردار ہو کہ تحقیق کہ اقرار کیا ہے اس نے تیرے قرضہ کا اور ظاہر کر دیا ہے صحیح واقعات کو(اصلی حالت کو) اور بیان کر دیا ہے اس نے نظم کا مصداق، اور ظاہر ہو گیا ہے کہ وہ مثل چوسی ہوئی ہڈی ہے(مفلس ہے) اور مشقت میں ڈالنا معذور کو قابل ملامت ہے(یا مجھے لوگ ملامت کریں گے)۔

(۱)اِعْتَرَفَ: صیغہ ماضی از افتعال مصدر اِعْتِرَافٌ ہے۔

(۲)اَلْقَرْضُ: بمعنی دین، قرض، والجمع قُرُوْضٌ اور اس سے مراد ''جہیز کا ثمن'' ہے۔

(۳)صَرَّحَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَصْرِيْحٌ بمعنی، صاف صاف بیان کرنا، واضح کرنا، ظاہر کرنا یعنی امر واقعی کو ظاہر کرنا، مجرد فتح سے صَرْحًا ظاہر کرنے اور واضح کرنے کے آتے ہیں، بیان کرنا کھولنا، کرم سے صَرَاحَةً و صُرُوْحَةً بمعنی صاف، ظاہر اور خالص ہونا، صفت ''صریح'' ہے جمع صرحاء، مؤنث ''صَرِيْحَةٌ''.

(۴)اَلْمَحْضُ: بمعنی خالص چیز، ٹھیک واقعات، جمع مِحَاضٌ اور خالص دودھ کے معنی بھی آتے ہیں۔از کرم بمعنی خالص ہونا۔

(۵)بَيَّنَ: صیغہ ماضی۔از تفعیل تَبْیِيْنٌ مصدر ہے۔مرتحقیقہ

(۶)مِصْدَاقٌ: بمعنی کسی کی سچائی کا گواہ یقال انه ذو مَصْدَق و ذو مِصْدَق یعنی وہ بہادر ہے، جنگجو ہے یا تیز دوڑنے والا ہے۔

(۷)مَعْرُوْقٌ: بمعنی خالص ہڈی، جس ہڈی پر گوشت باقی نہ رہے یعنی چوسی ہوئی ہڈی، عرق سے ماخوذ ہے اور یہاں اضافة لصفت الی الموصوف ہے اصل میں، انه العظم المعروق تھا اور مفلس و نادار کے معنی بھی آتے ہیں. عرقاً، معرقاً(ن).

(۸) اَلعَظْمُ: بمعنی ہڈی والجمع عِظَامٌ. مر تحقیقہ
(۹) اِعْنَاتٌ: از افعال بمعنی کسی کو مشقت میں ڈالنا، ہلاکت میں واقع ہونا، یہ عَنَتٌ سے ماخوذ ہے بمعنی مشقت از سمع عَنَتًا بمعنی امر شاق واقع ہونا سختی اور ہلاکت سے ہم کنار ہونا، گناہ کرنا، عنت الشیء بمعنی خراب ہوگئی۔
(۱۰) اَلْمُعْذِرُ: صیغہ اسم فاعل بمعنی عذر کرنے والا۔
(۱۱) مَلَامَةٌ: بمعنی قابل ملامت، برا، کرم سے لَوْمًا، مَلَامَةً، لَامَةً مصدر ہیں اور صفت لَئِيْمٌ ہے جمع لِئَامٌ و لُؤَمَاءُ.

☆......☆......☆

وَحَبْسُ الْمُعْسِرِ مَأْثَمَةٌ وَكِتْمَانُ الْفَقْرِ زَهَادَةٌ، وَانْتِظَارُ الْفَرَجِ بِالصَّبْرِ عِبَادَةٌ، فَارْجِعِيْ إِلٰى خِدْرِكِ وَاعْذِرِيْ اَبَا عُذْرِكِ.

ترجمہ:۔ اور تنگ دست کو قید کرنا گناہ ہے، اور فقیری کو چھپا دینا پرہیز گاری ہے (زہد ہے) اور انتظار کرنا کشادگی کا (فراخی) صبر کے ساتھ عبادت ہے، پس واپس جا تو اپنے گھر کو، اور معذور سمجھ تو اپنے شوہر کو (اپنے شوہر کے عذر کو قبول کر)۔

(۱) حَبْسٌ: بمعنی قید کرنا، منع کرنا، مصدر ہے از ضرب۔
(۲) اَلْمُعْسِرُ: بمعنی مفلس، تنگدست ہونا، العسر وہ شخص جو قرض ادا کرنے سے معذور ہو، یہ عسر سے مشتق ہے جو یسر کی ضد ہے، کقولہ تعالیٰ: ان مع العسر یسراً. یقال عَسِرَ (س) عَسْراً و عَسْراً و عسراً (ك) عسراً و عِسَارَةً بمعنی تنگ دست ہونا۔
(۳) کِتْمَانٌ: و کَتْمَاناً، کَتْمًا از نصر بمعنی چھپانا، جیسے: و لاتکتموا الشهادة۔ (القرآن)
(۴) اَلْفَقْرُ: بمعنی فقیر ہونا، یقال فَقُرَ (ك) فَقَارَةً بمعنی محتاج ہونا، اسم فاعل فقیر ہے و الجمع فُقَرَاءُ.
(۵) زَهَادَةٌ: بمعنی پرہیز گاری مصدر از نصر و سمع و کرم و ضرب، بمعنی بے رغبت ہونا، چھوڑ دینا، اور زہادۃ اور زہد میں فرق ہے کہ زہادۃ، یہ ہے کہ دنیا کی مرغوبات کو چھوڑ دینا اور زہد، یہ ہے کہ صرف خدا کیلئے آخرت کے لذائذ کو چھوڑ دینا، زَهَدَ (ن، ض، س) زَهْدًا و زِهَادَةً بمعنی چھوڑنا اور صفت زاهد ہے اس کی جمع زَاهِدُوْنَ و زهاد و زهد۔
(۶) اِنْتِظَارٌ: مصدر ہے از افتعال بمعنی انتظار کرنا۔ مجرد نَظَرٌ نصر سے، دیکھنا، نظر کرنا۔
(۷) اَلْفَرْجُ: بمعنی انکشاف الغم (یعنی کشادگی، کھلنا) مصدر از ضرب اگر (بسکون الراء) ہو تو بمعنی شرم گاہ و الجمع فروج، افراج ہیں اور "انتظار الفرج بالصبر عبادة" یہ حدیث شریف کا اقتباس ہے۔
(۸) عِبَادَةٌ: مصدر ہے از نصر بمعنی اطاعت و عبادت کرنا، کمافی التنزيل: الا تعبدوا الا اياه.
(۹) اِرْجِعِيْ: صیغہ امر ہے مصدر از ضرب بمعنی لوٹنا، مر تحقیقہ۔
(۱۰) خِدْرٌ: (بکسر الخاء) بمعنی پردہ، و الجمع اخدار و خدور جمع الجمع اَخَادِيْر لیکن اس سے مراد "مکان مسکونہ" ہے۔
(۱۱) اَبَا عُذْرِكِ: اس سے مراد اس کا شوہر اول (جس نے پردۂ بکارت کو زائل کیا ہو) یا صرف شوہر ہی مراد ہے۔

وَنَهْنِهِيْ عَنْ غَرْبِكِ، وَسَلِّمِيْ لِقَضَاءِ رَبِّكِ، ثُمَّ اِنَّهٗ فَرَضَ لَهُمَا فِي الصَّدَقَاتِ حِصَّةً، وَنَاوَلَهُمَا مِنْ دَرَاهِمِهَا قُبْضَةً، وَقَالَ لَهُمَا: تَعَلَّلَا بِهٰذِهِ الْعُلَالَةِ.

ترجمہ:۔اور باز رہ تو اپنی تیز زبانی سے (یا رونے سے، آنسو بہانے سے) اور راضی رہ تو اپنے پروردگار کے فیصلے پر، پھر تحقیق کہ مقرر کیا (قاضی نے) ان دونوں کیلئے صدقات میں سے کچھ حصہ اور حوالہ کیا (دیا) ان دونوں کو صدقات کے درہموں میں سے ایک مٹھی بھر (یا ہتھیلی بھر) اور کہا ان دونوں سے دل بہلاؤ تم اس تھوڑی سی رقم کے ساتھ (یعنی) تھوڑا تھوڑا خرچ کرو۔

(۱) نَهْنِهِيْ: (نهنهة عن الشیء) قول یا فعل سے روکنا یا جھڑکنا یا یہ نہی سے ماخوذ ہے بمعنی باز رہنا روکنا یہ لازم اور متعدی دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔ از باب بعثر۔

(۲) غَرْبٌ: بمعنی تیز دھار، زبان کی تیزی، مستئی شباب، آنسو، رونا، والجمع غروب یہاں پر سب معانی مراد ہو سکتے ہیں۔

(۳) سَلِّمِيْ: صیغہ امر حاضر واحد مؤنث از تفعیل مصدر تسلیم ہے، مر تحقیقہ۔

(۴) قَضَاءٌ: بمعنی فیصلہ، حکم نامہ، تقدیر، مر تحقیقہ۔

(۵) فَرَضَ: صیغہ ماضی معروف از ضرب، بمعنی قطع کرنا، مقدر کرنا، فَرْضًا مصدر ہے۔ وفی التنزیل: ماکان علی النبی من حرج فیما فرض الله له.

(۶) اَلصَّدَقَاتِ: یہ جمع ہے صَدَقَةٌ کی ہے اور اصل میں یہ نفل صدقہ اور زکوۃ واجبہ کیلئے ہے لیکن کبھی اس کو صدقہ واجبہ کیلئے بھی مستعمل ہے انما الصدقات للفقراء.

(۷) حِصَّةٌ: بمعنی حصہ، نصیب، والجمع حِصَصٌ، مر تحقیقه.

(۸) نَاوَلَ: بمعنی اَعْطٰی، ناولهما ای اعطاهما بمعنی عطیہ، بخشش، نَاوَلَ از مفاعلہ ہے اس کا مجرد نصر سے ہے۔

(۹) دَرَاهِمَ: یہ جمع ہے درہم کی بمعنی یہاں عبارت میں اس سے مراد ''صدقات'' ہیں۔

(۱۰) قُبْضَةٌ: (بضم القاف وبالصاد المهملة) بمعنی وہ چیز جس پر قبضہ ہو، اور مٹھی بھر کر ہو، یا وہ چیز جو انگلیوں کی پوروں سے پکڑی گئی ہو مراد شئے قلیل ہے از ضرب، قبضہ کرنا، پوروں سے پکڑنا، دوسرا، قبضة (بالضاد المعجمة) یعنی ہر وہ شئے جو ہتھیلی میں رکھ کر انگلیوں سے مضبوط پکڑی گئی ہو (مٹھی بھر) جیسے: فقبضت قبضة من اثر الرسول. (القرآن)

(۱۱) تَعَلَّلَا: یہ صیغہ امر ہے از تفعل بمعنی مشغول رہنا، دل بہلانا، مر تحقیقه.

(۱۲) اَلْعُلَالَةُ: (بضم العین) بمعنی تھوڑی چیز، یا وہ چیز جس سے دل بہلایا جائے اور اور پہلی مرتبہ دودھ دوہنے کی مہلت کے بعد دوہا ہوا دودھ اور بقیہ دودھ۔

☆......☆......☆

وَتَنَدَّيَا بِهٰذِهِ الْبَلَالَةِ وَاصْبِرَا عَلٰی كَيْدِ الزَّمَانِ وَكَدِّهٖ، فَعَسَى اللهُ اَنْ يَّاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ

فَنَهَضَا وَلِلشَّيْخِ فَرْحَةُ الْمُطْلَقِ مِنَ الْإِسَارِ وَهِزَّةُ الْمُوْسِرِ بَعْدَ الْإِعْسَارِ.

ترجمہ:۔اور سیرابی حاصل کرو تم اس تھوڑی تری سے اور صبر کرو تم زمانہ کے مکر اور سختی پر، پس امید ہے کہ عنقریب اللہ تعالیٰ کشادگی سے ہم کنار کرے گا یا کوئی صورت پیدا کرے گا پس دونوں اٹھے اس حال میں کہ بوڑھا ایسا خوش تھا جیسا کہ چھوڑ دیا گیا ہو قید سے اور ایسا خوش ہوا جیسے تنگدستی کے بعد مالدار ہوا ہو۔

(۱) تَنَدَّيَا: صیغہ تثنیہ ہے یہ ''ندی'' سے ماخوذ ہے بمعنی تر ہو جانا از تفعل یہاں مراد سیراب ہوتا (تروی)۔

(۲) اَلْبَلَالَةُ: بمعنی برتن کا بچا ہوا پانی، بقیہ، وہ پستان کا دودھ جو بچے کے پینے کے بعد رہ ہے مراد ''شیئ قلیل''۔

(۳) كَيْدٌ: اس کی جمع كُيُوْدٌ بروزن قیود اور كِيَادٌ، كَيْدٌ بمعنی مکر وحیلہ، خباثت اور لڑائی، از ضرب كَادَةً، كَيْدًا بمعنی دھوکہ دینا۔

(۴) كَدٌّ: مصدر ہے از نصر بمعنی مشقت میں ڈالنا یا تکلیف میں۔

(۵) فَعَسَى اللّٰهُ اَنْ يَاْتِيَ بِالْفَتْحِ اَوْ اَمْرٍ مِّنْ عِنْدِهٖ الخ: یہ کلام مجید کی آیت سے اقتباس ہے۔

(۶) نَهَضَا: صیغہ تثنیہ ہے ماضی کا، از فتح، نَهْضًا و نُهُوْضًا مصدر ہیں بمعنی اٹھنا۔

(۷) فَرْحَةٌ: بمعنی خوشی، خوش ہونا مصدر ہے سمع کا، مر تحقیقه.

(۸) اَلْمُطْلَقُ: صیغہ اسم مفعول، مصدر اس کا اِطْلَاقٌ ہے بمعنی چھوڑ دینا از افعال مجرد اس کا نصر سے ہے بمعنی چھوٹ جانا۔

(۹) اَلْإِسَارُ: بمعنی وہ رسی یا وہ تسمہ جس سے قیدی کو باندھتے ہیں اور یہ ''اسیر'' سے ماخوذ ہے جس کے معنی قیدی کے ہیں۔

(۱۰) هِزَّةٌ: (بکسر الهاء) بمعنی خوشی سے جھومنا، نشاط، راحت، از نصر هَزًّا بمعنی حرکت دینا، ہلا دینا، اور خوشی میں بھی حرکت ہوتی ہے اور ضرب و افتعال سے بھی آتا ہے۔

(۱۱) اَلْمُوْسِرُ: یہ يُسْرٌ سے ماخوذ ہے اصل میں میسر تھا بمعنی توانگر، خوش حال، مالدار، جو ضد ہے عسر کی، از ضرب۔

(۱۲) اَلْإِعْسَارُ: یہ مصدر ہے افعال کا بمعنی تنگ دست ہونا، عُسْرٌ سے ماخوذ ہے۔وفي القران: وان كان ذو عسرةٍ.

☆......☆......☆

قَالَ الرَّاوِيْ وَكُنْتُ عَرَفْتُ اَنَّهٗ اَبُوْزَيْدٍ سَاعَةَ بَزَغَتْ شَمْسُهٗ وَنَزَغَتْ عِرْسُهٗ وَكِدْتُ اُفْصِحُ عَنْ اِفْتِنَانِهٖ وَاَثْمَارِ اَفْنَانِهٖ.

ترجمہ:۔راوی (حارث بن ہمام) کہتا ہے اور پہچان لیا تھا میں نے تحقیق کہ وہ ابوزید ہے جس وقت اسکا سورج چمکا تھا، اور جھگڑا (لڑنا) شروع کر دیا تھا اس کی بیوی نے، اور قریب تھا کہ میں ظاہر کر دوں اس کے رنگ برنگ ہونے کو (ہر فن سے واقف ہونے کے، زیادہ مکار ہونے کو) اور پھلدار ہونے اس کی شاخوں کے (اس کی شاخوں کے بار آور ہونے کو یا بڑے عالم ہونے)

(۱) عَرَفْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از ضرب، مر تحقیقه.

(۲) سَاعَةً: اس کی جمع ساعات آتی ہے بمعنی جزء من اجزاء الزمان بمعنی وقت، نیز اس کے معنی قیامت کے بھی آتے ہیں. قال

تعالیٰ:یسئلونك عن الساعة. اور ساعۃ یہ ظرفیت کی بناء پر منصوب ہے اور جملہ کی طرف اس کی اضافت ہے۔

(۳)بَـزَغَـتْ: صیغہ واحد مؤنث غائب ہے ازنصر بمعنی ظاہر ہونا، طلوع ہونا۔ بَـزَغَ(ن) بَـزَغًـا و بُزُوْغًـا مصدر ہیں: قَـالَ تَعَالیٰ:فَلَمَّارأی الشمس بازغةً.

(۴)شَمْسٌ: بمعنی سورج اور اس کی جمع شُمُوْسٌ آتی ہے، مرتحقیقہ۔

(۵)نَـزَغَـتْ: صیغہ واحد مؤنث ماضی، نَـزَغَ(ف) نَـزَغًـا بمعنی عیب لگانا، غیبت کرنا، طعنہ دینا۔ اور سمع سے بھی آتا ہے، قـال تعالیٰ:ان الشیطان ینزغ بینهم.

(۶)عِرْسٌ: بمعنی دلہن، بیوی، والجمع عُرُوْسٌ۔(۷)كِدْتُ: یہ افعال مقاربہ میں سے ہے۔

(۸)اُفْصِحُ: ای ظهر مع الفصاحة یعنی......

(۹)اِفْتِنَانٌ: یہ مصدر ہے افتعال کا بمعنی قسم بقسم یا رنگ برنگی باتیں کرنا، یا اس طرح کی باتیں ہونا، یقال: افتن الحديث جبکہ وہ اچھے طریقہ سے بیان کرے۔

(۱۰)اَثْمَارٌ: یہ مصدر ہے افعال کا بمعنی پھلدار ہونا، یُقال اَثْمَرَالشجرُ درخت پھلدار ہوا اور ثَمْرَةٌ کی جمع ثمار آتی ہے اور اس کی جمع الجمع اثمار اور ثمر آتی ہے اور جمع الجمع میں زبر ہے اور یہاں بالکسر ہے نہ کہ جمع۔

(۱۱)اَفْنَانٌ: اس کا واحد ہے فَنن بمعنی درخت کی شاخ، یا سیدھی شاخ و جمع الجمع اَفَانِيْن ہے. قال تَعَالیٰ: ذواتاافنان.

☆......☆......☆

ثُـمَّ اَشْـفَـقْـتُ مِنْ عُثُوْرِالْقَاضِیْ عَلٰی بُهْتَانِهٖ وَتَزْوِيْقِ لِسَانِهٖ فَلَایَرٰی عِنْدَ عِرْفَانِهٖ اَنْ يُرَشِّحَهٗ لِاِحْسَانِهٖ فَاَحْجَمْتُ عَنِ الْقَوْلِ اِحْجَامَ الْمُرْتَابِ.

ترجمہ:۔ پھر خوف کیا میں نے بوجہ مطلع ہونے قاضی کے اسکے بہتان پر (اس کی زبان کے بناوٹی بات پر مطلع ہونے سے ڈرا) اور اس کی زبان کے مزین ہو جانے سے پس نہ دیکھے لیں قاضی (لائق مت شمار کرے) اسکو (شیخ کو) پہچاننے کے وقت، یہ کر ٹپکا دے اس پر اپنے احسان کو (احسان کے لائق شمار نہ کرلے) پس پیچھے ہٹا میں بات کرنے سے مانند پیچھے ہٹنے شک کرنے والے کے۔

(۱)اَشْـفَـقْـتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی از سمع شَـفَـقًـا بمعنی ڈرنا، اس کا صلہ اگر ''علیٰ'' یا ''من'' ہو تو بمعنی خوف کرنا و حرص کرنا اور کسی سے چوکنا رہنا۔

(۲)عُثُوْرٌ: مصدر ہے بمعنی مطلع ہونا (بھید پر) ٹھوکر کھانا، اس کا مصدر عَـثَـرَ (ن، ض، ك) عَثْـرًا و عُثُوْرًا و عِثَـارًا بھی آتے ہیں. قال تَعَالیٰ:فان عثر علی انهما استحقااثما.

(۳)بُهْتَانٌ: (بـالضم) مصدر ہے بمعنی تہمت لگانا، متحیر کردینا، کذب، افتراء، جھوٹ باندھنا، مصدر از فتح بهتـنـا یـقـال: بهتهٗ بهْتًا، و بُهْتَانًا بمعنی کسی پر جھوٹ باندھنا. قال تعالیٰ:سبحانك هذابهتان عظيم.

(۴)تَزْوِيْق: یہ مصدر ہے تفعیل کا، بمعنی مزین کرنا،نقش ونگار بنانا،خوشی بنانا،او زاؤق (بروزن طاؤس) ماخوذ ہے بمعنی، پارہ، جھوٹی، زینت ،اس کا ثلاثی مجرد مستعمل نہیں ہوتا ہے۔

(۵)لَا يَرِىٰ: مضارع غائب کا صیغہ ہے منفی، رویۃ مصدر ہے از فتح۔(۶)عِرْفَانٌ: مصدر ہے ازضرب، بمعنی پہچانا۔

(۷)يُرَشِّحُ: یہ تَرْشِيْحٌ مصدر سے ہے تفعیل، بمعنی ٹپکانا، مجرد فتح سے بمعنی ٹپکنا۔

(۸)فَاَحْجَمْتُ: صیغہ واحد متکلم ازافعال مصدر اِحْجَام ہے بمعنی ہٹ جانا، اعراض کرنا، پیچھے ہٹنا، اس کا مجرد (ن،ض) سے ہے یقال: حجمه عن الشیء جبکہ وہ منع کرے وحجم طرف عینه جبکہ وہ نگاہ پھیرے۔

(۹)اَلْمُرْتَابُ: صیغہ اسم فاعل ازافتعال بمعنی شک کرنے والا، ''رَيْبٌ'' سے ماخوذ ہے ازافتعال۔

☆......☆......☆

وَطَوَيْتُ ذِكْرَهُ كَطَيِّ السِّجِلِّ لِلْكِتَابِ، اِلَّا اَنِّيْ قُلْتُ بَعْدَمَا فَصَلَ وَوَصَلَ اِلٰى مَاوَصَلَ، لَوْاَنَّ لَنَامَنْ يَنْطِقُ فِيْ اَثْرِهٖ لَاتَأْنَابِفَصِّ خَبْرِهٖ وَبِمَايُنْشَرُمِنْ حِبْرِهٖ۔

ترجمہ:۔اور لپیٹا میں نے اسکے ذکر کو (پوشیدہ رکھا) مانند لپیٹنے سجل کے، کتاب کو (جیسا کہ فرشتہ نامہ اعمال کو لپیٹتے ہیں) لیکن تحقیق کہ کہا میں نے اسکے جدا ہونے کے بعد (چلے جانے کے بعد) اور عطایا بخشش کے ملنے کے بعد، کاش ہمارے لئے کوئی ایسا شخص ہوتا جو اسکے پیچھے جاتا، تاکہ لے آتے وہ ہمارے پاس خالص خبر (حقیقت حال کو) اور اس چیز کو کم جو پھیلائی جاتی ہے اس کی منقش چادروں سے (مسجع کلام سے، حسن کلام سے)

(۱)طَوَيْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی ''طَيٌّ'' مصدر سے بمعنی لپیٹنا۔

(۲)اَلسِّجِلُّ: بمعنی معاہدات کا رجسٹر، قاضی کا رجسٹر، جس میں دعویٰ اور احکام وغیرہ لکھے جاتے ہیں، تاکہ قاضی کے پاس محفوظ رہے یا وہ صحیفہ جس میں کتاب ہو، والجمع سِجِلَّاتٌ عند بعض نبی کریم ﷺ کے کاتب کا نام تھا، بعض کے نزدیک تیسرے آسمان پر ایک فرشتہ کا نام ہے جو ہر پنجشنبہ ودوشنبہ کو اعمال پیش کرتا ہے۔ازباب نصر قال سَجَلَ الْمَاءَ یعنی پانی بہانا۔

(۳)فَصَلَ: صیغہ ماضی ازضرب فَصْلٌ مصدر ہے۔(۴)وَصَلَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر ازضرب وَصْلٌ مصدر ہے۔

(۵)يَنْطِقُ: صیغہ مضارع ازانفعال مصدر اِنْطِلَاقٌ ہے۔(۶)اَثَرٌ: بمعنی نشانِ قدم، والجمع آثارٌ۔

(۷)اَتَانَا: یہ ''اِتْيَانٌ'' مصدر ہے، ازضرب بمعنی آنا، اَتیٰ بِهٖ. لانا۔

(۸)فَصٌّ: (بحركات ثلثة لكن بالفتح افصح) بمعنی وہ نگینہ جو انگوٹھی وغیرہ پر لگاتے ہیں۔یہاں پر مراد ''اصل حقیقت ہے وحقیقت حال امر'' ہے والجمع فصوص وفصاص وافص۔

(۹)يُنْشَرُ: صیغہ مضارع مجہول بمعنی يظهر يقال نشر الثوب، نَشْرًا ای بسط خلاف الطیُّ ازنصروضرب۔وفی الفرقان: واذاالصحف نشرت. پھیلانا و کھولنا۔

(۱۰) خِبَرٌ: یہ خِبَرَۃٌ کی جمع ہے بمعنی یمنی چادر، اس سے مراد مسجع کلام ہے جو خوبصورت چادر کے مشابہ ہے (یعنی منقش چادر)

☆......☆......☆

فَاتْبَعَهُ الْقَاضِيْ اَحَدَ اُمَنَاءِهٖ وَ اَمَرَهُ بِالتَّجَسُّسِ عَنْ اَنْبَاءِهٖ فَمَالَبِثَ اَنْ رَجَعَ مُتَدَهْدِهًا وَقَهْقَرَ مُقَهْقِهًا.

ترجمہ:۔ پس اسکے پیچھے دوڑایا قاضی نے ایک شخص کو اپنے معتمدین میں سے (ایک معتمد کو دوڑایا) اور حکم دیا اسکو اسکے حالات کی تفتیش کرنے کا، پس نہیں ٹھہرا یہ کہ وہ لوٹا (تھوڑی ہی دیر میں وہ دوڑ کر واپس آیا) اس حال میں کہ وہ دوڑتا ہوا اور ٹھٹھے مارتا ہوا (قہقہے لگاتا ہوا)۔

(۱) اِتْبَعَ: صیغہ ماضی از افعال مصدر اِتْبَاعٌ ہے۔

(۲) اُمَنَاءِہٖ: یہ جمع ہے امین کی بمعنی آمین ہونا، از کرم مصدر اَمَنَۃٌ ہے امانتدار ہونا یعنی یا وہ شخص جسکے پاس امانت رکھی جائے، یا وہ شخص جو کسی کے پاس امانت رکھے۔

(۳) اَلتَّجَسُّسُ: یہ مصدر ہے تفعل کا بمعنی تلاش و جستجو تفتیش کرنا، یا پہچاننے کیلئے ہاتھ سے چھونا، مجرد از نصر بمعنی ہاتھ لگا کر ٹٹولنا، ضرب سے پہچاننا، معلوم کرنے کیلئے ہاتھ سے چھونا۔

(۴) اَنْبَاءُ: یہ جمع ہے نَبَاءٌ کی بمعنی خبر۔ (۵) لَبِثَ: صیغہ ماضی معروف از سمع ای مکث بمعنی ٹھہرنا، لبثا و لبثاً مصدر ہیں۔

(۶) رَجَعَ: صیغہ ماضی معروف از ضرب بمعنی لوٹنا۔

(۷) مُتَدَهْدِهًا: (مصدر بعثر، یبعثر یا تسربل سے) صیغہ اسم فاعل بمعنی جلدی کرنیوالا اس کے اصلی معنی ہے اوپر سے کسی چیز کو گرا دینا، ماضی کا صیغہ ہے "دَهْدَہَ" بروزن بعثر ہے یا گول چیز کے لٹکانے کے ہیں اب اسکے معنی ہے تیزی سے چلنے کے ہوئے۔

(۸) قَهْقَرَ: صیغہ ماضی از بعثر، بمعنی پیچھے کے جانب لوٹنا، یا الٹے پیروں واپس آنا۔

(۹) مُقَهْقِهًا: صیغہ اسم فاعل، باب بعثر. قَهْقَهَۃٌ مصدر ہے بمعنی زور سے ہنسنا یا ٹھٹا مار کر ہنسنا، قہقہہ لگانا، کھکھلا کر ہنسنا۔

☆......☆......☆

فَقَالَ لَهُ الْقَاضِيْ مَهْيَمْ يَا اَبَا مَرْيَمَ فَقَالَ لَقَدْ عَايَنْتُ عَجَبًا وَسَمِعْتُ مَا اَنْشَأَ لِيْ طَرَبًا فَقَالَ لَهُ مَاذَا رَأَيْتَ وَمَا الَّذِيْ مَا وَعَيْتَ قَالَ لَمْ يَزَلِ الشَّيْخُ مُذْ خَرَجَ.

ترجمہ:۔ پس کہا اس سے قاضی نے اے ابو مریم! کیا خبر لائے ہو، پس کہا اس نے تحقیق کہ دیکھا میں نے ایک عجیب غریب واقعہ، اور سنا میں نے ایسی بات کو جس نے پیدا کیا ہے میرے لئے خوشی کو (وجد) پس کہا (قاضی نے) اس سے کیا چیز دیکھی تو نے؟ اور کس چیز کو محفوظ رکھا، تو اس شخص نے کہا کہ ہمیشہ رہا شیخ کہ جب سے یہاں سے نکلا۔

(۱) مَهْيَمْ: یہ کلمہ استفہامیہ ہے بمعنی (ماحالك وماشأنك وماخبرك) اور مبرد کے نزدیک یہ اسم فعل ہے بمعنی اجزنی کے ہے اور عند البعض مَاهِيَ کا ترمیم شدہ لفظ ہے اور اُدباء یہ کہتے ہیں کہ یہ ظرف ہے اور بعض کہتے ہیں کہ یہ مرکب ہے یعنی ما احدث

لك شیء غرض یہ ہے کہ یہ اصل میں ''مَهْ یامَنْ'' تھا اور کلمۂ استفہام ہی صحیح ہے۔
(۲) اَبَامَرْیَمْ: یہ کنیت ہے اس شخص کی جس کو قاضی نے جاسوس بنا کر بھیجا تھا یا مجازاً ہر اس شخص کو کہتے ہیں جو امر عجیب وخبر غریب لائے جیسے مریم علیہا السلام سے ایک امر عجیب یعنی بغیر باپ کے بیٹے کا پیدا ہونا سرزد ہوا تھا اور ابا مریم یہ لفظ سریانی ہے۔
(۳) عَایَنْتُ: صیغہ ماضی متکلم از مفاعلہ مصدر مُعَایَنَةً بمعنی دیکھنا، یا معاینہ کرنا، عِیَاناً و مُعَایَنَةً مصدر ہے۔
(۴) عَجَباً: مصدر ہے از سمع بمعنی تعجب خیز۔ (۵) اَنْشَأَ: یُنْشِئُ اِنْشَأً بمعنی پیدا کرنا، از افعال قد مر تحقیقہ۔
(۶) طَرَبًا: مصدر ہے از سمع بمعنی خوشی یا رنج میں اضطراب یا بے چینی پیدا ہونا، حرکت پیدا ہونا، غمگین ہونا، اور خوش ہونا، یہاں خوشی مراد ہے۔
(۷) رَأَیْتَ: صیغہ ماضی واحد مذکر حاضر از فتح رؤیة مصدر سے بمعنی دیکھنا۔
(۸) وَعَیْتَ: صیغہ واحد مذکر حاضر از ضرب وَعْیٌ مصدر ہے بمعنی حفاظت کرنا، قد مر تحقیقہ۔
(۹) لَمْ یَزَلْ: صیغہ مضارع نفی جحد بلم، زَالَ یَزُوْلُ (ن) زَالًا وزَوَالًا سے۔
(۱۰) مُذْخَرَجَ: ''مُذْ'' حرف جر اور خرج فعل ماضی معروف از نصر خُرُوْجًا مصدر ہے۔

☆......☆......☆

یُصَفِّقُ بِیَدَیْهِ وَیُخَالِفُ بَیْنَ رِجْلَیْهِ وَیُغَرِّدُ بِمِلَاءِ شِدْقَیْهِ وَیَقُوْلُ:

(۳۲) کِدْتُ اُصْلٰی بِبَلِیَّهْ مِنْ وَقَاحٍ شَمَّرِیَّهْ
(۳۳) وَاَزُوْرُ السِّجْنَ لَوْلَا حَاکِمُ الْاِسْکَنْدَرِیَّهْ

ترجمہ:۔ تالیاں بجاتا رہا وہ اپنے دونوں ہاتھوں سے اور مخالفت کرتا تھا وہ اپنے دونوں پاؤں کے درمیان (پیروں سے ناچتا، کودتا رہا) اور گاتا رہا وہ اپنے دونوں جبڑے بھر بھر کر (منہ بھر کر خوب زور زور سے گاتا رہا) اور یہ اشعار پڑھ رہا تھا۔ (۳۲) قریب تھا کہ میں جلایا جاتا مصیبت میں ایک بے حیا و بے شرم عورت کیوجہ سے۔ (۳۳) اور زیارت کرتا میں جیل خانہ کی اگر حاکم اسکندریہ نہ ہوتا۔
(۱) یُصَفِّقُ: صیغہ مضارع از تفعیل مصدر تَصْفِیْقٌ ہے بمعنی تالیاں بجانا، مجرد (ن،ض) صَفْقًا سے بمعنی صفق بالبیع ہاتھ پر ہاتھ مارا، یہ اتمام بیع کی علامت ہے اور صَفْقَةٌ اس طرح مارنا کہ جس سے آواز نکلے زور سے بند کرنا۔ جیسے صفق الباب۔
(۲) یُخَالِفُ: صیغہ مضارع از مفاعلہ مصدر مُخَالَفَةٌ و خِلَافٌ ہیں۔
(۳) یُغَرِّدُ: صیغہ مضارع معروف از تفعیل مصدر تَغْرِیْدٌ بمعنی گانا، خوشی سے جھومنا، پوری آواز کے ساتھ گانا، اور تغرید اور غناء کے معنی بھی گانا مگر غناء عام ہے خواہ کم آواز سے گائے یا زیادہ آواز سے، غرد (س) واغرد افعال سے غرد تفعیل سے بمعنی پرندہ کا گانا، چہچہانا۔
(۴) مَلَأَ: جمع املاء ہے بمعنی بھرنا، مَلَأً مصدر ہے از فتح۔
(۵) شِدْقَیْهِ: (بفتح الشین و کسرها) یہ شِدْقٌ کا تثنیہ ہے بمعنی شگاف دہن یا منہ کا شگاف باچھیں، منہ کا کونا (کنارہ) وجبڑا،

والجمع اَشداق، شَدِقَ(س) شَدَقاً بمعنی وسیع ہونا، کھلا ہونا اس کا مؤنث شدقاء ہے جمع شُدُوْق۔

(٦) أُصْلٰی: صیغہ واحد متکلم بمعنی آگ میں داخل ہونا۔ صَلِیَ(س) صَلیً، صِلیً، صُلْیاً، صِلِیًّا ہیں یقال صلی النار صلقوصلیً وصلیاً جبکہ وہ آگ کی گرمی کو برداشت کرے یا آگ میں جلے۔

(٧) بَلِیَّۃٌ: بمعنی مصیبت، والجمع بَلَایَا اور "بلیة" اس اونٹنی کو بھی کہتے ہیں جو کہ عرب کے دستور کے مطابق بغیر گھاس پانی دیئے کسی کی قبر پر باندھ دی جائے اور اس طرح مرجائے، نصر سے مستعمل ہے۔

(٨) وَقَـاحٍ: بمعنی بے حیاء، بے شرم اس میں مذکر ومؤنث دونوں برابر ہیں والجمع وقح، وقح. وَقَحَ(ض) وَقْحاً قحةً. وَقِحَ(س) وَقَحاً. وَقُحَ(ك) وَقَاحَةً، وُقُوْحَةً بمعنی بے حیاء ہونا قلیل الحیاء وقبائح پر جری ہونا۔

(٩) شَمَّرِیَّةٌ: یہ مؤنث ہے "شمری" کا بمعنی تجربہ کار، آزمودہ کار، جلدباز، محنت سے کام کرنے والا، کوشش کرنے والا، بے باک، مجرد نصر وضرب بمعنی جلدی سے دھوکہ دیکر چلے جانا۔

(١٠) أَزُوْرُ: زِیَارَۃٌ مصدر سے مضارع واحد متکلم کا صیغہ ہے از نصر بمعنی ملاقات کے لئے آنا، بقصد تعظیم۔

(١١) اَلسِّجْنُ: بمعنی قید خانہ، جیل خانہ، والجمع سُجُوْنٌ، اَسْجَانٌ. سَجَنَ(ن) سَجْنًا بمعنی قید کرنا، قال تعالٰی: رب السجن احب الیَّ مِمَّا یدعوننی الیه.

☆......☆......☆

فَضَحِكَ الْقَاضِیْ حَتّٰی هَوَتْ دِنِّیَّتُهٗ وَذَوَتْ سَكِیْنَتُهٗ فَلَمَّا فَاءَ اِلَی الْوَقَارِ وَعَقَّبَ الْاِسْتِغْرَابَ بِالْاِسْتِغْفَارِ.

ترجمہ:۔ پس قاضی ہنسا یہاں تک کہ گرگئی اس کی ٹوپی، اور زائل ہوگیا اس کا سکون (وقار) پس جبکہ لوٹا وہ اپنے وقار کی طرف سے، اور پیچھے لایا (قاضی) زیادہ ہنسنے کے، استغفار کو (زیادہ ہنسنے کے بعد قاضی نے استغفار پڑھا)۔

(٢) هَوَتْ: ای سَقَطَتْ بمعنی اوپر سے نیچے گرنا، یُقَالُ هوالشیء یَهْوِیْ(ض) هویاً وهویًا، هویاناً جبکہ وہ اوپر سے نیچے گرے، الهَوی (بفتح الهاء) بمعنی ارتفاع اور الهُوی (بضم الهاء) بمعنی انحدار کے ہے۔

(٣) دِنِّیَّةٌ: (بکسر الدال وتشدید النون والیاء) یہ ایک خاص قسم کی ٹوپی ہوتی ہے جس کو عراق کے قاضی وغیرہ استعمال کرتے ہیں جو بوجہ طول اور گولائی کے (دِنٌّ) سے مشابہ ہوتی ہے اور "دن" بمعنی مٹکا، والجمع دنان بڑی ٹوپی جس میں گولائی اور طول زیادہ ہو، یعنی ایک خاص قسم کی گول ٹوپی کو کہتے ہیں اور یہ "دِنٌّ" سے ماخوذ ہے بمعنی مٹکا، یا وہ ٹوپی جو اونچائی اور گولائی میں مٹکے کے مشابہ ہوتی ہے والجمع، دنان، دَنَّ (س) دَنَنًا بمعنی کوزہ پشت ہونا، کبڑا ہونا۔

(٤) ذَوَتْ: بمعنی زائل ہونا، ذَوِیَ یَذْوِیْ(ض) ذَوًی. یَذْوَی(س) ذَوِیًا. یقال ذوی النبات یعنی ای زالت اور نصر سے بھی آتا ہے بمعنی زائل ہونا، بھاگنا، پژمردہ ہونا۔

(٥) فَاءَ: صیغہ ماضی از ضرب بمعنی لوٹنا، قوله تعالٰی: فان فاء ت فاصلحوا. الفیئ الرجوع الی حالةمحمودة۔

(۶) اَلْوَقَارُ: بمعنی حلم، بردبار، بڑائی، وقار، سکون، وَقَرَ (ض، ك) وَقَاراً، وَقَارَۃً بمعنی صاحب وقار ہونا، بھاری بھرکم ہونا، فی التنزیل: مالکم لا ترجون للہ وقارًا.

(۷) عَقَّبَ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَعْقِیْبٌ ہے بمعنی پیچھے لانا، مجرد نصر سے ہے۔ عقب الرجل عقبًا وعقوبًا وعاقبۃً بمعنی بعد میں آنا، کقولہ تعالیٰ: لہ معقبات ای ملائکۃ یتعاقبون.

(۸) اَلِاسْتِغْرَابُ: مصدر ہے استفعال کا بمعنی بہت زیادہ ہنسنا (زور سے قہقہہ لگانا، جس سے آنکھوں میں آنسو بھر آئیں)۔

☆......☆......☆

قَالَ اَللّٰھُمَّ بِحُرْمَۃِ عِبَادِكَ الْمُقَرَّبِیْنَ، حَرِّمْ حَبْسِیْ عَلَی الْمُتَاَدِّبِیْنَ ثُمَّ قَالَ لِذٰلِكَ الْاَمِیْنِ عَلَیَّ بِہٖ فَانْطَلَقَ مُجِدًّا فِیْ طَلَبِہٖ.

ترجمہ:۔ تو کہنے لگا اے اللہ! اپنے مقرب بندوں کے طفیل حرام کر دیجئے میری قید کو ادیبوں پر (اے خدا بندوں پر میری قید کو حرام کر دے) پھر کہا قاضی نے اپنے معتمد سے لاؤ اس کو میرے پاس، پس چلا وہ امین تیزی سے اس کی تلاش میں۔

(۱) اَللّٰھُمَّ: اصل میں یا اللہ تھا یا حرف ندا کو حذف کر کے آخر میں میم مشدد عوض میں زائد کر دیا گیا یہ نزد بصریین ہے اور کوفیین کے نزدیک (اللھم) اس کی اصل یَا اَللہُ اُمَّنَا بِخَیْرٍ ہے۔ (ھات بہ اسم فعل)

(۲) بِحُرْمَۃِ: بمعنی عزت، یا قابل حفاظت چیز جس کے اندر کوتاہی حرام ہو، والجمع حرم، حرماء. فی التنزیل: ومن یعظم حرمات اللہ فھو خیر لہ، والجمع حرم وحرماء.

(۳) اَلْمُقَرَّبِیْنَ: یہ مقرب کی جمع ہے بمعنی اچھا کام کرنے والا۔

(۴) حَرِّمْ: صیغہ امر از تفعیل صرف کے وزن پر مصدر تَحْرِیْمٌ ہے بمعنی حرام کرنا جو حلال کی ضد ہے۔ کقولہ تعالیٰ: یا ایھا النبی لم تحرم ما احل اللہ لك.

(۵) حَبْسٌ: (بفتح الحاء) مصدر بمعنی قید کرنا، مقید کرنا، از ضرب (بکسر الحاء) بمعنی پلنگ پوش، جمع اَحْبَاسٌ۔

(۶) اَلْمُتَاَدِّبِیْنَ: یہ جمع متادب کی ہے بمعنی بہت بڑا ادیب، یا ادب سکھانے والا (۷) اَمِیْن: بمعنی امانتدار، معتمد، جمع اُمَنَاءُ.

(۸) عَلَیَّ بِہٖ: یہ اسم فعل ہے بمعنی امر یعنی تو اس کو میرے پاس لا، اور ادباء فرماتے ہیں کہ یہ اطلبو عَلَیَّ سے ماخوذ ہے "اطلبوا" کو حذف کر کے عَلَیَّ کو اس کے قائم مقام کر دیا گیا ہے۔

(۹) اِنْطَلَقَ: صیغہ ماضی ہے از انفعال مصدر انطلاق ہے بمعنی چلنا۔

(۱۰) مُجِدٌّ: یہ ماخوذ ہے جدۃ سے بمعنی کوشش کرنا، وسعی کرنے والا، از نصر وضرب۔

☆......☆......☆

ثُمَّ عَادَ بَعْدَ لَاْیٍ مُخْبِرًا بِنَاْیِہٖ فَقَالَ لَہُ الْقَاضِیْ اَمَا اِنَّہٗ لَوْ حَضَرَ لَکُفِیَ الْحَذَرَ ثُمَّ لَاَوْلَیْتُہٗ مَا ھُوَ بِہٖ اَوْلٰی

وَلَاَرَیْتُہٗ اَنَّ الْاٰخِرَۃَ خَیْرٌ لَّہٗ مِنَ الْاُوْلٰی. (ای الدنیا)

ترجمہ:۔ پھر واپس آیا بہت دیر کے بعد خبر دینے والا تھا اسکے (ابوزید) دور جانے کی پس کہا قاضی نے اس سے، خبردار، بیشک کہ اگر وہ حاضر ہو جاتا تو کفایت کیا جاتا وہ ڈر سے (تو وہ خوف سے محفوظ رہتا) پھر دیتا میں اس کو وہ چیز جو اس کیلئے مناسب ہے (شایان شان یا لائق ہے) اور ضرور دکھلاتا میں اس کو تحقیق کہ پچھلا عطیہ بہتر ہے اس کیلئے پہلے عطیہ سے۔

(۱) لَأْیٍ: (لایۃ). (ای بعدبطئہ) لائی یلائی (ف) لأیاً بمعنی دیر کرنا، رکے رہنا، تاخیر کرنا۔

(۲) مُخْبِرًا: صیغۂ اسم فاعل از افعال مصدر إخبارٌ ہے بمعنی خبر دینے والا یا خبر لانے والا۔

(۳) بِنَأْیِہٖ: ای ببعدِہٖ، نائی یناء (ف) نأیاً بمعنی دور ہونا، اسم فاعل ''ناءٍ'' ہے مؤنث نائیۃ ہے۔ وفی القرآن: ونأی بجانبہ.

(۴) حَضَرَ: صیغۂ ماضی ہے حُضُوْرٌ سے مشتق ہے بمعنی حاضر ہونا، ازنصر اس کی ضد غیبت ہے۔

(۵) اَلْحَذَرَ: بمعنی بچنا، واحتیاط کرنا، حَذِرَ (س) حَذْرًا وَمَحْذَرَۃً بمعنی بچنا، پرہیز کرنا، چوکنا رہنا۔ اس کی صفت کے صیغے حذِر و حذور آتے ہیں۔

(۶) لَاَوْلَیْتُہٗ: ای لاعطیتہٗ، ازافعال یقال: اولاہ معروفاً جب وہ کسی پر احسان کرے اور اسی سے جو تعجب کے موقع پر بولا جاتا ہے مااولاہ المعروف یعنی وہ کتنا فیاض ہے اور یہ شاذ ہے کیونکہ یہ ثلاثی مزید سے نہیں آتا اس کا مجرد سمع سے ہے، یقال: ولی الرجل بمعنی جبکہ وہ محبت کرے۔

(۷) اَوْلٰی: بمعنی زیادہ حقدار اور زیادہ لائق اس کا تثنیہ اَوْلَیَانِ والجمع الاولون، الاء الی اور اس کا مؤنث وُلْیا اس کا تثنیہ وُلْیَیَانِ، والجمع وُلٰی، وُلْیَیَاتٌ. (۸) رَأَیْتُ: صیغۂ واحد متکلم، فتح سے بمعنی دیکھنا، یہ افعال سے بمعنی دکھلانا۔

☆......☆......☆

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ فَلَمَّا رَأَیْتُ صَغْوَ الْقَاضِیْ اِلَیْہِ، وَفَوْتَ ثَمْرَۃِ التَّنْبِیْہِ عَلَیْہِ غَشِیَتْنِیْ نَدَامَۃُ الْفَرَزْدَقِ حِیْنَ اَبَانَ النَّوَارَ وَالْکُسَعِیُّ لَمَّا اِسْتَبَانَ النَّهَارُ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام کہتا ہے پس جبکہ دیکھا میں نے قاضی کا میلان اس شیخ کی طرف ہے، اور فوت ہو جانے تنبیہ کے ثمرات کو اس پر (قاضی کے اسکے حال پر آگاہ کرنے ثمرہ کو بیکار فوت ہونا دیکھا) تو ڈھانپ لیا مجھ کو فرزدق کی ندامت نے جبکہ طلاق دیدی تھی اس نے مسماۃ نوار کو (اپنی بیوی کو) اور جیسے کسعی صبح دیکھ کر پشیمان ہوا تھا، (ندامت ہوتی تھی)۔

(۱) صَغْوٌ: مصدر ہے، صَغَا یَصْغُوْ (ن) صَغْا مائل ہونا، متوجہ ہونا. صَغَا یَصْغٰی (ف) صَغِیَ یَصْغٰی (س) صَغًی، صَغْیًا بمعنی مائل ہونا، متوجہ ہونا۔ کماجاء فی التنزیل: ولتصغٰی الیہ افئدۃ الذین لایؤمنون بالاخرۃ. اور افعال سے بھی آتا ہے بمعنی کان لگا کر سننا یا مائل کر دینا، جھکا دینا، مصدر اِصْغَاءٌ ہے۔

(۲) فَوْتٌ: مصدر ہے بمعنی فوت ہو جانا، یقال فَاتَ (ن) یَفُوْتُ فَوْتًا فَوَاتًا. ای ذھب وقت فعلہ والفوت بعدالشیء عن

الانسان یتعذر ادراکہ۔

(۳) ثَمرَۃَ التَّنْبِیْہِ: ای تنبیہ القاضی علی ابی زید و ثمرۃ ھذا التنبیہ کثرۃ الاحسان علیہ.

(۴) غَشِیَۃً: بمعنی ڈھانپ لینا، گھیر لینا، ڈوب جانا، از سمع۔

(۵) اَلْفَرَزْدَقُ: ایک بہت بڑے شاعر کا لقب ہے اس کا نام ہمام بن غالب داری اور یہ بہت ہی زیادہ کریہہ المنظر اور بدصورت تھا اس کی چچازاد بہن مسماۃ ''نوار'' جو اپنے حسن و جمال میں یکتا اور بہت ہی زیادہ پاکیزہ سیرت تھی، حضرت ابن زبیرؓ نے ان دونوں کا نکاح آپس میں کرادیا، لیکن یہ آپس میں توافق نہ ہونے کی وجہ سے نوار نے عبید کے ذریعہ طلاق مانگی فرزدق نے سیدنا امام حسنؓ کے سامنے تین طلاقیں دیدیں، اتفاق سے ایک دن راستہ میں دونوں کی ملاقات ہوگئی فرزدق نے فرط محبت میں آکر بوسہ لے لیا، اس پر مسماۃ نوار نے طلاق یاددلائی، مگر فرزدق نے انکار کیا تو نوار نے سخت سست سنایا اور کہا کہ حضرت حسنؓ سے سزا دلواؤنگی، تو فرزدق نہایت خائف ہوا اور یہ اشعار کہے: (فرزدقؒ نے ۱۱۰ھ میں انتقال کیا)

ندمت ندامۃ الکسعی لما	غدت منی مطلقۃ نوار
وکانت جنتی فخرجت منھا	کآدم حین اخرجہ الضرار
ولوانی ملکت یدی ونفسی	لأصبح لی علی القدر اختیار
وکنت کفاقیٔ عینیہ عمداً	فاصبح مایضیٔ لہ نھار

ترجمہ:۔میں کسعی کی طرح نادم ہوا جب نوار مجھ سے مطلقہ ہوئی، وہ میری جنت تھی جس سے میں نکلا، جیسا کہ آدمؑ کو (اللہ کے حکم کی) مخالفت نے نکالا۔ اگر میں اپنے معاملہ اور نفس پر قادر ہوتا تو مجھے فیصلہ پر اختیار ہوتا (لیکن مغلوب الغضب ہونے کی وجہ سے میں اپنے اوپر قادر نہیں تھا)۔ میں اس آدمی کی طرح ہوں جو اپنی دونوں آنکھیں قصداً پھوڑ دے جس کے نتیجہ میں دن کی روشنی بھی اس کو دکھائی نہ دے۔''

(۶) وَالْکُسَعِیُّ: یہ قبیلہ کا نام ہے یمن میں جو کسع کی طرف منسوب ہے اس کا نام محارب بن قیس یا محامر بن قیس یا عامر بن حارث ہے، اس نے نبع درخت پرورش کر کے ایک دفعہ تیر تیار کئے وہ ایک کمان اور پانچ تیر نبع (نبع درخت کے تیر، بہت عمدہ ہوتا ہے) سے تیار کر کے ایک رات خرگوش کے شکار کیلئے تاک میں بیٹھ گیا، پانچوں تیر یہ خیال کر کے ختم کرڈالے کہ میرا نشانہ غلط ہے، آخر غصہ میں آکر کمان کو بھی توڑ ڈالا حالانکہ حقیقت میں نشانہ بالکل ٹھیک تھا وہ تیر برابر خرگوش کو چھید کر کے پتھر میں لگ جاتے تھے، رات ختم ہونے کے بعد صبح کو جب اس نے خرگوش کو مرا ہوا دیکھا تو شرمندہ ہو کر یہ اشعار کہے:

نَدِمْتُ نَدامَۃً لَوْاَنَّ نَفْسِیْ	تُطَاوِعُنِیْ اِذًا لَقَطَعْتُ خَمْسِیْ
تَبَیَّنَ لِیْ سَفَاہُ الرَّأیِ مِنِّیْ	لَعَمْرُاَبِیْکَ حِیْنَ کَسَرْتُ قَوْسِیْ

ترجمہ:۔میں اس طرح نادم ہوا کہ اگر میرا جی میری موافقت کرتا تو میں اپنی پانچوں انگلیاں کاٹ ڈالتا۔ میری رائے کی حماقت اس وقت ظاہر ہوئی جب میں نے اپنی کمان توڑ ڈالی۔ ''وَالْکُسَعِیُّ لَمَّا اسْتَبَانَ النَّھَارُ'' سے علامہ حریریؒ نے اس واقعہ کی طرف اشارہ

کیا ہے۔ تو اس طرح یہ شعر ضرب المثل ہے ندامت میں۔
(۷) اِسْتَبَانَ: ای تَبَیَّنَ، وظَهَرَ.

تمت المقامة التاسعة

بعون الله تعالى وكرمه صباح يوم الاحد

التاريخ: ۸/جمادى الثانية ۱٤۱٥ھ

الموافق: ۱۳/ نومبر ۱۹۹٤ء.

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَلْمَقَامَةُ الْعَاشِرَةُ الرَّحْبِيَّةُ

''دسواں مقامہ جو مشہور ہے رحبیہ سے''

اس مقامہ کا خلاصہ

اس مقامہ میں کل بارہ (۱۲) اشعار ہیں، یہاں علامہ حریریؒ نے اپنی طرف سے ایک قسم کی ترتیب دی ہے جس میں انسانی چہرے کے محاسن اور برائیوں کو بیان کیا ہے، اس کیساتھ ایک قاضی صاحب کے امرد پرستی کا ذکر، پھر اس کو نصیحت ہے، اور قصہ یوں بیان کیا ہے کہ علامہ حریری مشہور شہر ''رحبہ مالک'' میں گئے، وہاں ایک خوبصورت لڑکے کو دیکھا کہ بڈھا نے اس کو آستین سے پکڑا ہوا ہے، اور دعویٰ کیا کہ اس نے اس کے بیٹے کو قتل کیا ہوا ہے، جب کہ وہ لڑکا انکار کر رہا ہے، بالآخر دونوں شہر کے حاکم کے پاس جو خود بھی امرد پرستی کا مریض تھا، وہاں جا کر بوڑھا اپنا دعویٰ بیان کرتا ہے، حاکم بوڑھے سے کہتا ہے کہ اگر آپ کے پاس دو عادل گواہ موجود ہیں تو ٹھیک ورنہ آپ اس سے قسم لے لیں۔ بوڑھا کہتا ہے کہ اس نے میرے بیٹے کو تنہائی میں قتل کیا ہے تو میں کہاں سے گواہ لاؤں؟ اسلیئے میں اسے قسم دلاتا ہوں اور میرے ہی قسم کے الفاظ اس کو دہرانے ہوں گے، لڑکا ان کے الفاظ کو دہرانے سے انکار کرتا ہے۔ لیکن وہ حاکم کو اپنا گرویدہ بنالیا تھا اور اشاروں سے کہدیا تھا کہ اگر حاکم اس کو چھڑادے تو بعد میں اس کی خواہش پوری کرنے کیلئے تیار ہوگا، چنانچہ حاکم اپنی طرف سے سو دینار پر فیصلہ کر دیتا ہے اور بوڑھے سے کہتا ہے کہ آپ سو دینار پر راضی ہو جائے اور لڑکے کو چھوڑ دے، بیس دینار تو ابھی لے لیں اور باقی کل ادا کر دونگا۔ لیکن بوڑھا کہتا ہے کہ جب تک آپ مکمل ادا نہیں کرین گے اس وقت تک لڑکا میرے پاس ہی رہے گا چنانچہ حاکم چلا جاتا ہے۔ اور حارث بن ہمام اس دوران ابو زید سروجی کو پہچان لیتا ہے، اور اسے قسم دیکر کہتا ہے کہ کیا آپ ابو زید ہیں؟ تو جواب میں ابو زید کہتا ہے جی ہاں میں ابو زید ہوں، دونوں وہ رات قصہ گوئی میں گزارتے ہیں اور صبح ہونے سے پہلے پہلے علامہ سروجی حارث بن ہمام کے ہاتھ ایک رقعہ تھمادیتا ہے، اور کہتا ہے کہ جب میں فرار ہو جاؤں تو یہ رقعہ حاکم کو دیدینا، جس میں حاکم کو تنبیہ کی گئی ہے، آنکھوں کی حفاظت اور عشق، محبت سے اجتناب کی نصیحت ہوتی ہے، اس طرح ابو زید حاکم سے رقم لیکر وہ چلا جاتا ہے۔

☆......☆......☆

حَكَى الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ، قَالَ: هَتَفَ بِي دَاعِي الشَّوْقِ، إِلَى رَحْبَةِ مَالِكِ بْنِ طَوْقٍ، فَلَبَّيْتُهُ

مُمْتَطِیًّاشِمِلَّۃً.

ترجمہ:۔حارث بن ہمام نے بیان کیا ہے کھینچ کرلایا ہے مجھے داعی شوق نے مالک بن طوق کے شہر رحبہ کی طرف، پس لبیک کہا میں نے (اس شوق کے داعی کو) اس حال میں کہ سواری بنانے والا تھا تیز رفتار اونٹنی کو۔

(۱)اَلرَّحْبِیَّۃُ: یہ رحب کی طرف منسوب ہے ومنہ رحب بمعنی وسیع از سمع وکرم، جسکے معنی وسعت کے ہیں۔ یہ ایک شہر کا نام ہے جو ساحل فرات پر واقع ہے رحب اور حلب کے درمیان پانچ دن کی مسافت ہے، مالک بن طوق (جس کی کنیت ابوکلثوم تھی) نے اس شہر کو بسایا تھا، اس کو رحبۃ الشام بھی کہتے ہیں اسکے اور دمشق کے درمیان آٹھ روز کی مسافت ہے۔

(۲)هَتَفَ: صیغہ ماضی معروف ہے از ضرب بمعنی پکارنا اس طریقہ سے پکارنا کہ سامع کو پتہ نہ چلے، هَتْفًاهُتَفًا، هِتَافًا، مصادر ہیں آواز نکلنا، یا لمبی آواز نکلنا، اور غیب سے آواز دینے والے کے بھی اسکے معنی آتے ہیں از ضرب، ومنه هَاتِف.

(۳)دَاعِیْ: صیغہ اسم فاعل از نصر دَعْوَۃٌ مصدر ہے۔

(۴)اَلشَّوْقِ: ای میل النفس بمعنی نفس کی خواہش، خواہش کا حرکت کرنا، هو میل النفس. والجمع اَشْوَاقٌ. شَاقَ(ن)شَوْقًا، تشْوَاقًا بمعنی ہیجان واضطراب پیدا کرنا۔

(۵)لَبَّیْتُہٗ: یہ تَلْبِیَۃٌ مصدر تفعیل سے بمعنی جی ہاں کے۔

(۶)مُمْتَطِیًا: صیغہ اسم فاعل از افتعال اس کا مصدر اِمْتِطَاءٌ ہے بمعنی سواری بنانا اور یہ مَطِیَّۃٌ سے ماخوذ ہے بمعنی اونٹ۔ مَطَایَمْطُو (ن) مَطْوًا بمعنی جلدی جلدی چلنا، یا سفر تیزی سے کرنا، مَطِیَ (س) مطیًا۔

(۷)شِمِلَّۃٌ: بمعنی تیز رفتار اونٹنی، صفت کا صیغہ ہے، از نصر واز سمع وکرم شَمَالاً، شَمْلاً و شُمُوْلاً بمعنی تیز چلنا۔

☆......☆......☆

وَمُنْتَضِیًاعَزْمَۃًمُشْمَعِلَّۃً، فَلَمَّااَلْقَیْتُ بِهَاالْمَرَاسِیْ، وَشَدَدْتُ اَمْرَاسِیْ، وَبَرَزْتُ مِنَ الْحَمَّامِ بَعْدَسَبْتِ رَأْسِیْ.

ترجمہ:۔اور کھینچنے والا تھا جلدی ارادوں کا پس جبکہ ڈال دیا میں نے اس شہر رحبہ میں لنگر (لنگر انداز ہوا) اور باندھیں میں نے اپنے خیمہ کی رسیاں (خیمہ زن ہوگیا، مقیم ہوگیا،) اور نکلا میں حمام (غسل وغیرہ کے بعد ب) سے سر منڈوانے کے بعد۔

(۱)مُنْتَضِیًا: صیغہ اسم فاعل اس کا مصدر اِنْتِضَاءٌ ہے از افتعال بمعنی نکالنا، کھینچنا، سونتنا، مجرد نَضٰی یَنْضِیْ (ض) نَضْیًا بمعنی سونتنا۔ نضا یَنْضُوْ (ن) نَضًّا. السیف من غمده. میان سے تلوار نکالی۔

(۲)مُشْمَعِلَّۃٌ: یہ اِشْمِعْلَالٌ مصدر سے ماخوذ ہے بمعنی جلدی سیر کرنا، اور چلنے میں بہت کوشش کرنے والی، باب افشعر سے ہے۔

(۳)اَلْقَیْتُ بِهَا: ای فیها. صیغہ واحد متکلم اِلْقَاءٌ مصدر از افعال۔

(٤)مَرَاسِیْ: یہ (بکسر المیم وفتحها) مرساۃ کی جمع ہے اور کشتی یا جہاز کی رسی (لنگر) جس سے باندھا جاتا ہے۔ رَسَایَرْسُوْ (ن) رَسْوًا اور رُسُوًّا بمعنی ثابت وراسخ ہونا مؤنث رَاسِیَۃٌ جمع رَوَاسٍ ورَاسِیَاتٌ آتی ہیں۔ قال تعالیٰ: وقدور الراسیات.

(۵) شَدَدْتُ: واحد متکلم کا صیغہ، یہ "شَدٌّ" سے ماخوذ ہے بمعنی مضبوط باندھنا، از نصر۔
(۶) اَمْرَاسِیْ: یہ مرس کی جمع ہے اور یہ مرسۃ کی بھی جمع ہے بمعنی رسی (طناب) خیمہ باندھنے کی یا جہاز کے طناب (رسی) قال الحریری: شددتُ امراسی یعنی ٹھہرنے کی تیاریاں شروع کی۔
(۷) اَلْحَمَّام: بمعنی غسل خانہ، یہ حمیم سے ماخوذ ہے بمعنی گرم پانی، والجمع حماما ت. حَمَّ(ن) حَمًّا بمعنی گرم کرنا۔ یقال حم التنور اور سمع سے حَمَمًا بمعنی گرم ہونا۔
(۸) سَبْتِ: بمعنی سر کا منڈوانا، نصر وضرب سے سَبْتاً مصدر ہے بمعنی کاٹنا قطع کرنا، یقال: سبت الرأس. ومنه سبت شعرهٗ ای حلقه، وسمي يوم السبت لانه مقانى قطع عمل خلق السموات والارض فى هذااليوم الذى ابتداء هافى يوم الاحد.

☆......☆......☆

رَأَيْتُ غُلَامًا قَدْ اُفْرِغَ فِيْ قَالِبِ الْجَمَالِ، وَاُلْبِسَ مِنَ الْحُسْنِ حُلَّةَ الْكَمَالِ. وَقَدِ اعْتَلَقَ شَيْخٌ بِرُدْنِهٖ، يَدَّعِيْ اَنَّهٗ فَتَكَ بِابْنِهٖ.

ترجمہ: تو دیکھا میں نے ایک ایسے نوجوان (لڑکے) کو کہ جوڑا لا گیا تھا خوبصورتی کے سانچے میں، اور پہنایا گیا اس کو حسن سے کمال کا لباس (انتہائی حسن کا لباس پہنایا گیا) اور حال یہ ہے کہ تحقیق کہ پکڑے تھے ایک بڈھے نے اسکی آستین کو جو دعویٰ کر رہا تھا کہ اس لڑکے نے اچانک قتل کیا اپنے بیٹے کو۔
(۱) غُلَامًا: بمعنی نوجوان (لڑکا)، غلام مزدور، سبز خط، والجمع غِلْمَانٌ، اَغْلِمَةٌ، وغِلْمَةٌ از سمع غُلْمًا مصدر ہے بمعنی شہوت پرست ہونا۔ اغتلم افتعال سے بھی یہی معنی ہے غلمة بمعنی شہوت۔
(۲) اُفْرِغَ: واحد متکلم مجہول ہے از افعال مصدر اِفْرَاغٌ ہے بمعنی ڈالنا، پانی کا بہانا سمع سے ہے۔
(۳) قَالِبٌ: (بفتح اللام وبکسرها) بمعنی سانچہ والجمع قَوَالِبُ وقَوَالِيْبُ یعنی جس میں جواہر وغیرہ ڈالے جاتے ہیں۔
(۴) اَلْجَمَالِ: ای الحسن خِلْقًا وخُلْقًا از کرم پیدائشی خوبصورتی کو کہتے ہیں۔
(۵) اُلْبِسَ: صیغہ ماضی مجہول از افعال مصدر اِلْبَاسٌ ہے بمعنی پہنادیا گیا۔
(۶) اَلْحُسْنِ: بمعنی خوبصورتی یا خوبصورت ہونا، از کرم، صیغہ صفت ہے۔
(۷) حُلَّةَ: (بضم الحاء) بمعنی چادر، ازار، والجمع حُلَلٌ وحِلَالٌ ہر نیا کپڑا، عام کپڑا، یا وہ کپڑا جو تمام بدن کو چھپالے۔
(۸) اِعْتَلَقَ: صیغہ ماضی از افتعال مصدر اِعْتِلَاقٌ ہے بمعنی تعلق ولزوم، پکڑنا۔
(۹) رُدْنِهٖ: بمعنی چوڑائی آستین، والے یا صرف آستین کو کہتے ہیں وکم تنگ آستین کو کہتے ہیں۔ رَدَنَ(ض) رَدْنًا بمعنی تہ بتہ کرنا، والجمع اَرْدَانٌ اور چونکہ اہل عرب آستین میں درہم اور دنانیر رکھتے ہیں، جیب بنالیا کرتے تھے اس میں سے وہ اپنے روپے پیسے رکھا کرتے تھے، اسی وجہ سے یقال ثَقُلَ ردنهٗ یعنی مالدار ہوگیا۔

(۱۰)فَتَكَ: صیغہ ماضی بمعنی اچانک مارڈالنا غفلت میں یا گرفت کومضبوط کرنا۔ در فتكَ(ن،ض)فَتْكا (بحرکات الثلة) فُتُوكا مصادر ہیں۔

☆......☆......☆

وَالْغُلَامُ يُنْكِرُ عِرْفَتَهُ، وَيُكْبِرُ قِرْفَتَهُ، وَالْخِصَامُ بَيْنَهُمَا مُتَطَايِرُ الشَّرَارِ، وَالزِّحَامُ عَلَيْهِمَا يُجْمَعُ بَيْنَ الْأَخْيَارِ وَالْأَشْرَارِ، إِلَى أَنْ تَرَاضَيَا بَعْدَ اشْتِطَاطِ اللُّدَدِ.

ترجمہ:۔اورنوجوان انکارکرتا تھااس کی معرفت کو(جان پہچان کو) لڑکا بیخ پا اور اس کی تہمت کے الزام کو بڑا سنگین واقع سمجھتا تھا،اور جھگڑا ان دونوں کے درمیان اڑنے والا چنگاریوں کا تھا(باہم دشمنیاں چنگاری اڑارہی تھی) اور جھگڑا ان دونوں پر جمع کررہا تھا درمیان اچھا اور بروں کے(اچھے برے لوگ جمع ہوگئے تھے) یہاں تک کہ راضی ہوگئے وہ دونوں خوب لڑنے جھگڑنے کے بعد۔

(۱)عِرْفَةٌ:بمعنی یہ مصدر ہےاورفعلة کے وزن پر ضرب سے۔یقال عرف الشیء عرفة وعرفانا ومعرفةً جبکہ وہ چیز کو پہچانے یا جانے۔یعنی معرفة والضمیر للدین.

(۲)يُكْبِرُ: صیغہ مضارع از افعال مصدر اِكْبَارٌ ہے بمعنی بڑا سمجھنا،اور"کبر" سے مشتق ہے جو صغر کی ضد ہے۔كَبُرَ (ك) كِبْراً وكِبَارَةً بمعنی بڑا ہونا۔فلمارأينهٔ اكبرنهٔ وقطعن ايديهن.

(۳)قِرْفَةٌ: بمعنی تہمت،ازضرب قرفًا. جھوٹ بولنا،بمعنی تہمت لگانا،جھوٹ بولنا،اِقْتِرَافٌ افتعال سے بمعنی حاصل کرنا،کمانا،کسب کرنا سيجزون بما كانوا يقترفون.

(۴)مُتَطَايِرُ: یہ طَيْرٌ سے ماخوذ ہے صیغہ اسم فاعل بمعنی بہت زیادہ اُڑنے والا۔

(۵)اَلشَّرَارُ:(بفتح الشين) یہ شرارةٌ کی جمع ہے بمعنی چنگاری۔

(۶)اَلزِّحَامُ: مصدر ہے از مفاعلہ بمعنی مزاحمت یا انبوہ کثیر۔زَحَمَ(ف)زَحْماً وزِحَاماً.

(۷)اَلْأَخْيَارُ: یہ خَيْرٌ کی جمع ہے بمعنی نیکی وبھلائی اور کسی کا اپنے کمال کو پہنچنا و مال کو بھی کہتے ہیں اس کی جمع خیار آتی ہے۔

(۸)اَلْأَشْرَارُ: یہ شَرٌّ کی جمع ہے یا شَرِيْرٌ کی جمع ہے بمعنی کمینہ، برے لوگ، یا برائی۔

(۹)اِشْتِطَاطِ: مصدر ہے افتعال کا بمعنی حد سے تجاوز کرنا،ظلم کرنا۔شَطَّ يَشُطُّ(ن)شَطًّا، شَطَطًا، شُطُوْطاً بمعنی دور ہونا،ظلم کرنا، شَطَطًا(ض) بمعنی حق سے دور ہونا.قال تعالیٰ:لقدقلنا اذاشططا،ای بعيداًعن الحق.

(۱۰)اَللُّدَدِ:(محركة) بمعنی خصومت،سخت جھگڑا،ازنصر بمعنی بہت زیادہ جھگڑا کرنا.لَدَّ(س)لَدًّا. بہت زیادہ جھگڑالو ہونا.قال تعالیٰ:هو الدالخصام.

☆......☆......☆

بِالتَّنَافُرِ اِلٰی وَالِی الْبَلَدِ، وَکَانَ مِمَّنْ یُزَنُّ بِالْهَنَاتِ، وَیُغَلِّبُ حُبَّ الْبَنِیْنَ عَلَی الْبَنَاتِ، فَاَسْرَعَا اِلٰی نَدْوَتِهٖ، کَالسُّلَیْكِ فِیْ عَدْوَتِهٖ.

ترجمہ:۔ ساتھ دعویٰ کرنے (مقدمہ دائر کرنے) حاکم شہر کے پاس، اور تھا حاکم شہر، ان لوگوں میں تھے جو بری عادتوں سے متہم تھے، اور ترجیح دیتا تھا وہ لڑکوں کی محبت کو لڑکیوں کی محبت پر پس جلدی کی ان دونوں نے ان کی مجلس (عدالت) کی طرف مانند سلیک کے دوڑنے میں۔

(۱) اَلتَّنَافُرُ: بمعنی مقدمہ دائر کرنا (نالش کرنا) مصدر ہے تفاعل کا بمعنی دعویٰ کرنا مجرد ضرب بمعنی کوچ کرنا، فخر کرنا۔ نَفَاراً، نُفُوْرًا ونَفِیْرًا. دور ہونا، الگ ہونا۔ قَالَ تَعَالٰی: ومازادهم الانُفُوْرًا.

(۲) یُزَنُّ: صیغہ مضارع ہے۔ از نصر بمعنی تہمت لگانا، متہم کرنا۔

(۳) اَلْهَنَاتُ: (اَلْهَنُ) یہ جمع ہے یاهَنَةٌ کی بمعنی بری عادت، شرمگاہ یہاں پر جرم خلاف وضع وفطرت یعنی لواطت مراد ہے۔ ''الهن'' میں کبھی نون تخفیف کیساتھ ہے کبھی اس میں نون کو تشدید پڑھا جاتا ہے۔ یہاں اس سے مراد بری عادت یعنی خلاف وضع فطرت یعنی لواطت کے ہیں ویقال هذاهنك یعنی یہ تمہاری چیز ہے اور اس کی تصغیر هُنَیٌّ ہے اس کا مؤنث هَنَةٌ ہے اس کا اعراب بالحروف ہے اس کا استعمال خیر میں نہیں ہوتا ہے۔

(۴) اَلْبَنِیْنَ: یہ جمع ہے اِبْنٌ کی بمعنی لڑکا، اس کی جمع اَبْنَاءٌ ہے اور تصغیر بُنَیٌّ.

(۵) اَلْبَنَاتُ: یہ جمع ہے بِنْتٌ کی بمعنی لڑکی اور بِنْتٌ کیلئے بُنَیّتی ؟؟، اور بنوی مستعمل ہے۔

(۶) فَاَسْرَعَا: یہ سُرْعَةٌ (جلدی) سے ماخوذ ہے جو بطوء کی ضد ہے از کرم. کمافی القراٰن: وسارعوا الٰی مغفرة. اور سرعت کا استعمال اجسام وافعال میں کیا جاتا ہے۔

(۷) نَدْوَتِهٖ: بمعنی مجلس، جماعت، اسم مرۃ ہے، اس کی جمع ندوات آتی ہے، مر تحقیقہ۔

(۸) اَلسُّلَیْكُ: ایک آدمی کا نام ہے جو بہت تیز رفتار مشہور تھا عرب میں چار شخص کی تیز رفتاری ضرب المثل ہے (ا) تأبط شراً (ب) شَنْفَرِی، یااَسنفَرِی (ج) عمرو ابن امیہ ضمری اور (د) سُلَیْكٌ اور یہ بہت بڑا شاعر بھی تھا، ایک مرتبہ کا واقعہ ہے یا ایک مشہور واقعہ ہے کہ بنو بکر کی لشکر نے بنو تمیم کی لوٹ مار کا قصد کیا سلیک جو بنو تمیم میں سے تھا، بنو تمیم کو خبر پہنچانے کے لئے جھپٹا جب بنو بکر کو اس صورت حال کا علم ہوا تو دو شخص کو نہایت تیز رفتار گھوڑوں پر سوار کرا کر ''سلیک'' کی گرفتاری کیلئے روانہ کئے لیکن وہ دونوں سلیک کی گرد پا کو بھی نہ پا سکے اور ناکام واپس آگئے سلیک نے بنو تمیم کو مفصل حالات سے مطلع کیا لیکن انہوں نے اتنی زیادہ مسافت کو اس قدر تھوڑے زمانہ میں طے کرنا از قبیل محالات سمجھ کر جھٹلایا یہاں تک کہ بے خبری میں بنو بکر کا لشکر بنو تمیم میں جا پڑا اور خوب لوٹ مار کا بازار گرما گیا۔

(۹) عَدْوَتِهٖ: بمعنی دوڑنا، اَعْدای فلان علی فلانٍ مدد کی اور قوت پہنچائی۔

☆......☆......☆

فَلَمَّاحَضَرَاهُ، جَدَّدَالشَّيْخُ دَعْوَاهُ، وَاسْتَدْعٰى عَدْوَاهُ، فَاسْتَنْطَقَ الْغُلَامَ، وَقَدْفَتَنَهُ بِمَحَاسِنِ غُرَّتِهِ.

ترجمہ:۔ پس جبکہ حاضر ہوئے وہ دونوں، ازسرنو اپنا دعویٰ پیش کیا ہے شیخ نے اور طلب کیا اسکی مدد (حاکم سے مدد چاہا) پس گویائی طلب کی حاکم نے غلام سے (حاکم نے لڑکا سے بیان لینا چاہا) اور تحقیق کہ فتنہ میں ڈالا تھا (فریفتہ بنادیا تھا) اس غلام نے (حاکم کو) اپنے چہرے کی خوبصورتی اور پاکیزگی کی وجہ سے۔

(۱) حَضَرَاهُ: ای جاء الشیخ و الغلام الیٰ الوالی. صیغہ تثنیہ مذکر حاضر معروف۔ حَضَرَ (ن) حُضُوْرًا حاضر ہونا، جوضد ہے غائب کی۔

(۲) جَدَّدَ: صیغہ ماضی از تفعیل اس کا مصدر تَجْدِيْدٌ ہے بمعنی نیا کرنا، لوٹانا، مجرد ضرب سے بمعنی نیا ہونا، اور یہاں نیا کرنے اور لوٹانے کے ہیں۔

(۳) دَعْوَاهُ: یہ مفعول ہے جدد کا دَعْوًا مصدر ہے بمعنی مقدمہ و دعویٰ کرنا۔

(۴) اِسْتَدْعٰى: بمعنی طلب کرنا، مقدمہ دائر کرنا، اور آواز کرنے کے بھی آتے ہیں مطلب یہ ہے کہ زور سے چیخ کر بیان کیا۔

(۵) عَدْوَاهُ: بمعنی مدد طلب کرنا۔ یقال استعدی الامیر ای استعانه فاعداهٗ ای اعانه و الاسم العدویٰ۔

(۶) فَاسْتَنْطَقَ: ای طلب الوالی نطق الغلام۔ صیغہ ماضی از استفعال اِسْتِنْطَاقٌ مصدر ہے ای طلب النطق بمعنی گویائی طلب کرنا، یا تقریر کرنا، مجرد ضرب سے ہے، یعنی تقریر کرنا مراد ہے۔

(۷) اَلْغُلَامُ: نوجوان، لڑکا، غلام، مزدور جمع اَغْمِلَةٌ، غِلْمَةٌ، غِلْمَانٌ آتی ہیں از سمع۔

(۸) فَتَنَهُ: صیغہ ماضی، فَتَنَ (ض) فَتْنًا و فُتُوْنًا یعنی تعجب میں ڈالنا، بہلانا، پھلانا، متحیر کرنا، فتنہ میں ڈالنا، فتنہ میں پڑنا، یہ لازمی اور متعدی دونوں مستعمل ہے، والجمع فتان۔

(۹) مَحَاسِنُ: یہ جمع ہے حسن کی بمعنی خوبصورتی، حَسُنَ از کرم، مر تحقیقہ۔

(۱۰) غُرَّةٌ: (بضم الغین) معنی گھوڑے کی پیشانی کی سفیدی، یا پوری پیشانی کا چمکنا۔ یقال: غرة من کل شیء یعنی ہر چیز کا ابتدائی و معظم حصہ وغرة من القوم بمعنی شریف، وغرة من الرجل بمعنی چہرہ اور یہی معنی یہاں مراد ہیں اور اس کے معنی روشنی اور صبح کے بھی آتے ہیں۔

☆......☆......☆

وَطَرَّ عَقْلَهُ بِتَصْفِيْفِ طُرَّتِهِ، فَقَالَ: اِنَّهَا اَفِيْكَةُ اَفَّاكٍ، عَلٰى غَيْرِ سَفَّاكٍ؛ وَعَضِيْهَةُ مُحْتَالٍ، عَلٰى مَنْ لَيْسَ بِمُغْتَالٍ، فَقَالَ الْوَالِيْ لِلشَّيْخِ:

ترجمہ:۔ اور اچک لیا تھا اس نے (حاکم کی) عقل کو اپنے بالوں کی آراستگی سے، پس کہا غلام نے تحقیق کہ یہ دعویٰ جھوٹ ہے (یہ تہمت بالکل جھوٹا الزام ہے) ایسے شخص پر جو ظالم اور خون ریز نہیں ہے اور تہمت تراشی ہے حیلہ گر کی (کھلی ہوئی تہمت) ایک ایسے شخص پر جو اچانک قتل کرنے والا نہیں ہے، پس حاکم نے شیخ سے کہا (بڈھے)۔

(۱)طَرَّ: صیغہ ماضی معروف (ن ض) بمعنی چلا جانا، دھتکارنا، قطع کرنا، اچک لینا، کاٹنا، لوٹ لینا، اور بال چھیننا. یقال طره ای سبله.

(۲)بِتَصْفِيْفِ: یہ باب تفعیل کا مصدر ہے بمعنی پٹی جمانا، صف بندی کرنا، مجرد نصر سے ہے صَفًّا مصدر ہے بمعنی درست کرنا، مراد بالوں کو درست کرنا، یقال: صفه صفاای نظمه طولا مستقیماً.

(۳)طُرَّتِهٖ: (بالضم) بمعنی پیشانی بمعنی عَلَمُ الثَّوْبِ وطرف كل شيء وحاشية الكتاب والجمع طرار وجبین یا مانگ نکالنا، جو بالوں کے وسط میں خوبصورتی کی غرض سے بنالیتے ہیں والجمع طرات، طرر، اطرار، طرار۔

(۴)اَفِيْكَةُ: بمعنی تہمت لگانا، الزام، جھوٹ، بہت ہی بڑا جھوٹ، والجمع اَفَائِكُ. اَفَكَ (ض) افكًا، اُفُوْكًا بمعنی جھوٹ بولنا، وتہمت لگانا، وَمِنْهُ اَفَّاكٌ یعنی بہت ہی گھنی جھوٹ بولنے والا، مبالغہ کیلئے ہے۔ اَفِكَا (س) جھوٹ بولنا، اور افيك کی جمع افكاء. في التنزيل: اجئتنالتأفكناعن آلهتنا.

(۵)سَفَّاكٌ: صیغہ مبالغہ ہے بمعنی قتل کرنے والا اور خون ریزی کرنے والا یا مارنے والا، سفك (ض) سَفْكًا خون بہانا. قوله تعالیٰ: من يفسدفيهاويسفك الدماء.

(۶)عَضِيْهَةُ: یہ فیعلة کے وزن پر ہے اور اس کے حروف اصلی (ع ض، و) ہیں بمعنی بہتان، افتراء، بدگوئی، تہمت والجمع عضاء ه. عَضَهَ (ف) عَضْهاً، عِضْهاً بمعنی چغلی کھانا، جادو کرنا، جھوٹ بولنا و از سمع تہمت لگانا۔

(۷)مُحْتَالٌ: صیغہ اسم فاعل از افتعال مصدر اِحْتِيَالٌ بمعنی حیلہ کرنے والا مجرد نصر سے۔

(۸)مُغْتَالٌ: صیغہ اسم فاعل از افتعال مصدر اِغْتِيَالٌ ہے بمعنی اچانک قتل کرنے والا، یقال: غَالَ (ن) يَغُوْلُ غَوْلَةً، وغَالَةً، اِغْتَالَه جبکہ وہ اس کو ہلاک کرے اور بے خبری میں اس کو آدبوچے۔

☆......☆......☆

اِنْ شَهِدَلَكَ عَدْلَانِ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ، وَاِلَّا فَاسْتَوْفِ مِنْهُ الْيَمِيْنَ، فَقَالَ الشَّيْخُ: اِنَّهٗ جَدَّ لَهٗ خَاسِيًا، وَاَفَاحَ دَمَهٗ خَالِيًا، فَاَنّٰى لِيْ شَاهِدٌ، وَلَمْ يَكُنْ ثَمَّ مُشَاهِدٌ.

ترجمہ:۔ اگر شہادت دے تیرے لئے دو گواہ مسلمانوں میں سے (تو قصاص کا حکم دونگا) وگرنہ پوری لے لے تو اس لڑکے سے قسم (ورنہ لڑکے سے قسم کھلوائے) پس بڈھے نے کہا تحقیق اس نوجوان نے زمین پر گرایا اس کو اس حال میں کہ وہ ذلیل تھا، اور یہایا ہے اس کا خون اس حال میں یہ نوجوان خالی تھا، (لوگوں سے دور لے جا کر قتل کیا جہاں کوئی نہ تھا) پس کہاں سے لاؤں میں گواہوں کو! اور وہاں کوئی دیکھنے والا بھی نہیں تھا۔

(۱)شَهِدَ: صیغہ ماضی معروف از سمع شَهَادَةٌ مصدر ہے یقال: شَهِدَ (س) شَهَادَةً له اوعليه عندالحاكم اى ادى عنده من الشهادة.

(۲)عَدْلَانِ: یہ عدل کا تثنیہ ہے ای رجلان عدلان والجمع اَعْدَالٌ بمعنی انصاف کرنا برابر کرنا۔ یقال: عَدَلَ (ض) يَعْدِلُ

عَدْلاً ای سوی بینهما.

(۳) وَاِلَّا: ای وَاِنْ لَمْ یَشْتَهِدْلَكَ عَدْلَانِ　(۴) فَاسْتَوْفِ: صیغۂ امر حاضر از استفعال مصدر استیفاء بمعنی پورا کرنا مجرد ضرب سے۔

(۵) اَلْیَمِیْنَ: بمعنی قسم، سیدھا ہاتھ (دست راست) والجمع اَیْمَانٌ. وفی التنزیل: لایؤاخذکم اللّٰہ باللغو فی ایمانکم۔

(۶) جَدَّلَهُ: جَدَّلَ صیغۂ ماضی معروف ہے مصدر تَجْدِیْلٌ ہے بمعنی زمین پر پچھاڑ دینا، یا زمین پر پچھاڑنا، جَدَلَ (ن، ض) جَدْلاً. زمین پر پچھاڑنا، سمع سے جَدَلاً، معنی سخت لڑائی جھگڑا کرنا۔

(۷) خَاسِیًا بمعنی دھتکارا ہوا، ہانکایا ہوا، جھڑکایا ہوا، دور کیا ہوا، از فتح بمعنی کتے کو دھتکارنا، جھڑکنا، دور کرنا، خَسَأَ (ف) یَخْسَأُ خَسْئًا، جھڑکنا، دھتکارنا۔ خَسِیَٔ (س) یَخْسِیُٔ خَسْئًا بمعنی دوری ہونا، اور خَاسِیًا یہ ضمیر مفعول سے حال واقع ہے اور یہ متعدی و لازم دونوں طرح مستعمل ہوتا ہے۔

(۸) اَفَاحَ: صیغہ ماضی از افعال بمعنی بہا دینا، خوف بہانا اور فَاحَ (ن) یَفُوْحُ فَوْحًا مصدر ہے بمعنی بہنا، جوش دینا۔

(۹) خَالِیًا: ای منفرداً لیس مع احد. یعنی تنہا و اکیلا۔ خَلَا (ن) یَخْلُوْ. یقال خلی معه علی خلوة وخلا الرجل خلوا وخلاء ای انفرو فی مکان ومن الاول، قوله تعالیٰ: واذا خلوا الی شیاطینهم۔

(۱۰) ثَمَّ: (بفتح التاء) یہ حرف عطف نہیں ہے، بمعنی وہاں یعنی یہ اشارہ بعید کے لئے ہے۔

(۱۱) مُشَاهِدٌ: (بضم المیم) بمعنی دیکھنے والا صیغۂ اسم فاعل از مفاعلہ شَاهِدًا و مُشَاهِدًا مصدر ہیں بمعنی دیکھنا آنکھوں سے معائنہ کرنا، شَهِدَ سمع سے ہے۔

☆......☆......☆

وَلٰكِنْ وَلِّنِي تَلْقِيْنَهُ الْيَمِيْنِ، لِيَبِيْنَ لَكَ: اَيَصْدُقُ اَمْ يَمِيْنُ اِفَقَالَ لَهُ: اَنْتَ الْمَالِكُ لِذٰلِكَ، مَعَ وَجْدِكَ الْمُتَهَالِكَ، عَلٰى اِبْنِكَ الْهَالِكِ.

ترجمہ:۔ اور لیکن اختیار (اجازت) دیجئے مجھے اس کو قسم کھلانے کی، تاکہ ظاہر آپ پر آیا وہ سچا ہے (سچ بول رہا) یا جھوٹ پس کہا قاضی نے اس سے (شیخ نے) تو مالک ہے اس واقع کا، باوجود ہونے تجھ کو انتہائی رنج وغم تیرے مقتول بیٹے پر۔

(۱) وَلِّنِیْ: صیغہ ماضی از تفعیل مصدر تَوْلِیَةٌ ہے بمعنی حاکم بنانا و اختیار دینا۔

(۲) تَلْقِیْنَهُ الْیَمِیْنِ: ای القاء الیمین یقال لقن الکلام فلان، لقناً ولقانةً وتلقن منه الکلام ای اخذ عنه مشافهةً وفهمه ولقنه ای فهمهٔ مشافهةً از سمع۔

(۳) اَلْیَمِیْنُ: مَانَ (ض) یَمِیْنُ مَیْنًا سے جبکہ وہ جھوٹ بولے۔ مصدر مَیْنٌ ہے اور یہ ماخوذ اَیْمَنٌ سے بمعنی جھوٹ بولنا۔

(۴) وَجْدٌ: مصدر ہے از ضرب بمعنی پانا، غمگین ہونا، یا غضبناک ہونا، وَجْدًا، جِدَةً، مَوْجِدَةً، وِجْدَانًا مصادر ہیں جبکہ وہ غضبناک ہو۔

(۵) اَلْمُتَهَالِكُ: صیغۂ اسم فاعل ہے از تفاعل بمعنی ہلاک ہونے والا، هَلَكَ (ض، س، ف) هَلْكًا اور فتح سے اس کا معنی ہے فنا

ہونا، مرنا، ہلاک ہونا، اورهلاك علیه و الیه هلاكاً کے معنی ہے، لالچی ہونا و بہت خواہش مند ہونا۔

(٦)هَالِكٌ: صیغہ اسم فاعل از ضرب بمعنی ہلاک ہونے والا۔قال تعالیٰ: كل شيء هالك الاوجهه.

☆......☆......☆

فَقَالَ الشَّيْخُ لِلْغُلَامِ، قُلْ: وَالَّذِيْ زَيَّنَ الْجِبَاهَ بِالطُّرَرِ، وَالْعُيُوْنَ بِالْحَوَرِ، وَالْحَوَاجِبَ بِالْبَلَجِ، وَالْمَبَاسِمَ بِالْفَلَجِ.

ترجمہ:۔پس شیخ نے کہا غلام سے (لڑکے) کہہ تو قسم ہے اس ذات کی جس نے زینت دی ہے پیشانیوں کو زلفوں سے اور آنکھوں کو سخت سیاہی اور سفیدی سے مزین کیا ہے، اور ابروؤں کو (ہواؤں کو) کشادگی سے اور دانتوں جھریوں سے (جدا کشادہ ہونے)۔

(۱)زَيَّنَ: صیغہ ماضی ہے از تفعیل مصدر "تَزْيِيْنٌ" ہے بمعنی مزین کرنا، زینت دینا۔

(۲)اَلْجِبَاهَ: یہ جَبْهَةٌ کی جمع ہے بمعنی پیشانی، چہرہ اس کی جمع جَبْهَاتٌ بھی آتی ہے۔

(۳)اَلطُّرَرُ: یہ طُرَّةٌ کی جمع ہے بمعنی گیسو (زلف) وهي اعتدال الشعر علی الجبهة۔

(۴)اَلْعُيُوْنُ: یہ عین کی جمع ہے بمعنی آنکھ۔

(۵)اَلْحَوَرِ: بمعنی آنکھوں کی سفیدی اور سیاہی کا زیادہ ہونا بعض کہتے ہیں بڑی آنکھ والا ہونا و الجمع حور، واحوار. حَارَ (س)حَوْراً. يقال حورت العين آنکھ کی سیاہی و سفیدی حصہ کا خوب چمکدار ہونا، یا حور وہ شخص ہے جس کی آنکھ کی سیاہی و سفیدی خوب چمکتی ہو اس کی حور آتی ہے۔

(٦)اَلْحَوَاجِبُ: یہ حاجب کی جمع ہے بمعنی آبروں، بھوروں اس کی جمع حَوَاجِيْبُ بھی آتی ہے اور اس کے معنی آفتاب کی شعائیں، یا کسی چیز کا کنارہ، آفتاب کا کنارہ جو طلوع ہونے کے وقت ابتداء ظاہر ہو، دربان ہونا، اور ابلج وہ شخص ہے جس کے بھوں کے بال علیحدہ علیحدہ ہوں اور سمع سے بھی آتا ہے بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔

(۷)اَلْمَبَاسِمُ: یہ مبسم کی جمع ہے بمعنی مسکرانے کی جگہ یعنی دانت یہاں مجازاً ہونٹ مراد ہے۔بَسَمَ(ن،ض) يَبْسِمُ بَسْمًا بمعنی تبسم کرنا، مسکرانا۔

(۸)اَلْفَلَجُ: دانتوں کی کشادگی لغوی معنی پھاڑنا، تقسیم کرنا، فَلَجَ(ن،ض) فَلْجًا و فُلُوْجًا بمعنی اپنے مقصد میں کامیاب ہونا، اور دانتوں کا فاصلہ طویل ہونا اور "تفرق اسنان" عربوں کے نزدیک پسندیدہ ہے۔فَلَجًا و فَلْجَةً(س) سے بمعنی دانتوں، قدموں، یا ہاتھوں کے درمیان کشادگی، و بعد کا ہونا یا طویل ہونا، اور فلج اس شخص کو کہتے ہیں جس کے دانتوں میں نہ زیادہ فصل ہو اور نہ زیادہ وصل ہو۔

☆......☆......☆

وَالْجُفُوْنَ بِالسَّقَمِ، وَالْاُنُوْفَ بِالشَّمَمِ، وَالْخُدُوْدَ بِاللَّهَبِ، وَالثُّغُوْرَ بِالشَّنَبِ، وَالْبَنَانَ بِالتَّرَفِ،

وَالْخُصُوْرَ بِالْهَيَفِ.

ترجمہ:۔(اور قسم ہے اس ذات کی جس نے زینت دی ہے) پلکوں کو باریکی سے اور ناکوں کو بلندی سے اور رخساروں کو (گال کو) سرخی سے اور دانتوں کو چمکنے (آب وتاب) سے اور پوروں کو نازک (نرم) ہونے سے اور کمروں پتلے پن سے۔

(۱)اَلْجُفُوْنُ: جَفْنٌ کی جمع ہے بمعنی پلک(غطاء العين)۔

(۲)اَلسَّقَمُ: بیماری، دکھ، باریکی، یہاں مراد شدت حیاء ہے اور نزاکت ہے. سَقُمَ (ك،س)سَقْمًاو سِقْمًا،سَقَامًاو سَقَامَةً بیمار ہونا، بیماری کا ممتد ہونا، ضرب سے بمعنی بیمار ہونا، صفت سَقِيْم ہے جمع سِقَامٌ و سُقَمَاءُ۔ وفي القرآن: قال اني سقيم.

(۳)اَنُوْفٌ: یہ اَنْفٌ کی جمع ہے بمعنی ناک اور پہاڑ کا نکلا ہوا گوشت، وانف كل شيء۔ ہر چیز کی ابتداء۔

(۴)اَلشَّمَمُ: بمعنی بلندی شَمٌّ بمعنی سونگھنا، اور شَمَّ (ن،س)شَمًّا، شَمَمًا، بلند ہونا۔

(۵)اَلْخُدُوْدُ: یہ خَدٌّ کی جمع ہے بمعنی رخسارہ، گال۔

(۶)اَللَّهَبُ: بمعنی شعلہ، لپٹ، یہ سرخی رخسار سے کنایہ ہے، لَهِبَ يَلْهَبُ(س) لَهْبًاو لَهِيْبًاو لَهَابًاو لَهْبَانًا بمعنی بھڑکنا، شعلہ اٹھنا۔ سيصلىٰ نارا ذات لهب.

(۷)اَلثُّغُوْرُ: یہ ثَغْرَةٌ کی جمع ہے بمعنی دانت اور لگانٹی؟؟ کے معنی بھی آتے ہیں۔

(۸)اَلشَّنَبُ: بمعنی تروتازگی، رونق، دانتوں کا چمکدار ہونا، دانتوں کی تازگی، شَنِبَ(س)شَنَبًا بمعنی صاف وحسین ہونا، تیزی، خوش آبی۔

(۹)اَلْبَنَانُ: یہ بَنَانَةٌ کی جمع ہے بمعنی انگلی کے پور اور اس کا کنارہ. قَالَ تَعَالىٰ: بَلىٰ قادرين علىٰ ان نسوى بنانه.

(۱۰)اَلتَّرَفُ: بمعنی نرمی، نازکی بلب؟؟؟ سمع سے بمعنی نازک بدن ہونا۔ تَرِفَ(س) تَرَفًا بمعنی صاحب نعمت ہونا۔

(۱۱)اَلْخُصُوْرُ: یہ خَصْرٌ کی جمع ہے بمعنی کمر، کوکھ، کولھا۔

(۱۲)اَلْهَيَفُ: بمعنی پتلی کمر کا ہونا، باریک پیٹ ہونا، هَافَ(س) هَيَفًا، هِيْفًا بمعنی شکم اندر کو دبا ہوا ہونا، اور "اهيف" اس شخص کو کہتے ہیں جس کی کمر دبلی یا باریک کمر والا ہو، کمر کا باریک ہونا، مؤنث هَيْفَاءُ جمع هيف۔

☆......☆......☆

اِنَّنِيْ مَاقَتَلْتُ اِبْنَكَ سَهْوًا وَلَاعَمَدًا، وَلَاجَعَلْتُ هَامَتَهُ لِسَيْفِيْ غَمَدًا؛ وَاِلَّافَرَمَى اللّٰهُ جَفْنِيْ بِالْعَمَشِ، وَخَدِّيْ بِالنَّمَشِ، وَطُرَّتِيْ بِالْجَلَحِ.

ترجمہ:۔ تحقیق کہ نہیں قتل کیا میں نے تیرے بیٹے کو نہ بھول کر کے نہ قصداً (تیرے بیٹے کو نہ قصداً مارا ہے نہ بھول کر کے) اور نہ بنایا میں نے اس کی کھوپڑی کو اپنی تلوار کا نیام (نہ میں نے اپنی تلوار کو اس کی کھوپڑی میں داخل کیا) وگرنہ پس مارے (یا تبدیل کردے) اللہ تعالیٰ (یعنی اگر مارا ہو تو خدا) میری پلکوں کو گرنے سے (یا ضعف بصر سے) اور میرے رخسار کو (گال کو) داغوں سے (کالی سفید دھبہ سے) میرے بال (گیسو) کو گرنے سے۔

(۱)سَهْوًا: یہ مصدر ہے ازنصر بمعنی بھول کر، مصدر سَهْوًا و سُهُوًّا بمعنی بھول جانا اور دوسری طرف متوجہ ہونا۔
(۲)عَمْدًا: یہ مصدر ہے ازضرب بمعنی جان بوجھ کر۔(۳)هَامَةٌ: سر، کھوپڑی، والجمع هَامٌ، هَامَاتٌ۔
(۴)سَيْفٌ: سَيْفِیْ بمعنی تلوار والجمع اَسْيَاف، سُيُوْف، اَسْيُفٌ. سَافَ(ض)سَيْفًا بمعنی مارنا تلوار سے۔
(۵)غِمْداً: (بکسرالغین وفتحها) بمعنی تلوار کی نیام یا تلوار کا میان۔ والجمع غُمُوْدٌ، اَغْمَادٌ و اَغْمِدَةٌ. غَمَدَ(ن، ض)غَمْدًا بمعنی چھپالینا، تلوار کو نیام میں رکھنا۔
(۶)جَفْنٌ: پلک، آنکھ والجمع جُفُوْنٌ۔(۷)فَرَمَی اللّٰهُ: جزا ہے۔ جزا اگر ماضی ہوتو فاء لانا جائز ہے لیکن جملہ دعائیہ ہونیکی وجہ سے لائی گئی ہے۔
(۸)اَلْعَمَشُ: بمعنی ضعف بصر ہونے کی وجہ سے ہر وقت آنکھو سے آنسو بہنا یا برابر جاری رہنا، عَمِشَ(س)عَمَشًا بمعنی ضعف بصر ہونا۔ اور "اَعْمَش" وہ شخص ہے جس کی آنکھ سے اکثر اوقات آنسو بہتے ہو، مؤنث عمشاء جمع عميش، **يقال الاعمشت العين عمشًا اى ضعف البصر مع سيلان الدمع فى اكثر الاوقات۔**
(۹)خَدِّیْ: بمعنی رخسارہ، گال والجمع خُدُوْدٌ(۱۰)اَلنَّمَشُ: بمعنی سیاہ وسفیدی کا داغ کا پڑ جانا. نَمِشَ(س)نَمَشًا بمعنی نمش کا ہونا۔
(۱۱)طُرَّتِیْ: (بالضم) بمعنی پیشانی اور پیشانی کے بال اور کپڑے کا نقش ونگار و کنارہ کتاب کا حاشیہ و نہر کا کنارہ، ووادی کا کنارہ وبادل کا لمبا ٹکڑا والجمع طرر، طرار، واطرار یہاں بال مراد۔
(۱۲)اَلْجَلَحُ: بمعنی بالوں کا جھڑنا، عندالبعض پیشانی کے بالوں کا گر جانا، جَلِحَ(س) جَلَحًا بمعنی سر کی دونوں جانبوں سے بالوں کا جھڑنا بعض نے کہا کہ سر کے اگلے حصہ کے بالوں کا گرنا، اور یہ طُرَّةٌ کے مناسب ہے۔

☆......☆......☆

وَطَلْعِیْ بِالْبَلَحِ، وَوَرْدَتِیْ بِالْبَهَارِ، وَمِسْكَتِیْ بِالْبُخَارِ، وَبَدْرِیْ بِالْمُحَاقِ، وَفِضَّتِیْ بِالْاِحْتِرَاقِ؛ وَشُعَاعِیْ بِالْاِظْلَامِ، وَدَوَاتِیْ بِالْاَقْلَامِ.

ترجمہ:۔ اور میرے دانتوں کو زردی سے اور گلاب جیسا چہرہ کو زرد رنگ کے پھول سے اور میرے منہ کی خوشبو کو بد بو(گندہ دھنی سے)اور میرے چاند جیسے (بدر کامل) چہرہ کو تاریکی سے (اندھیرے)اور میری چاندی جیسے (سفید) بدن کو سیاہ ہو جانے سے اور میری روشنی کو اندھیرے سے (چہرے کی خوبصورتی کو متفرق ومنتشر ہو جانے سے)اور میری دوات کو قلم سے (ملوث کردے)(کنایہ ہے درکو ذکر سے اور لواطت سے)
(۱)طَلْعِیْ: یہاں مراد دانت ہے "طَلْعٌ" پھول کی کلی کو کہتے ہیں۔
(۲)اَلْبَلَحُ: اور سر کے دونوں طرف کے بال کا گرنا اور سمع سے بھی ہے، بمعنی زرد یا سبز رنگ ہونا، یا دانتوں کا سبز ہو جانا، از فتح زرد ہو جانا، اور "اَبْلَحُ" اس شخص کو کہتے ہیں جس کے دانت زرد ہوں اور وہ مانجتا نہ ہو۔

(۳)وَرْدَتِيْ: بمعنی گلاب کے پھول کو کہتے ہیں یہاں مراد''رخسارہ'' ہے۔
(۴)بِالْبَهَارِ: یہ زرد رنگ خوشبو کے ایک پھول کا نام ہے(نرگس) زردی مراد ہے یا ایک گھاس کو کہتے ہیں جس کو عین البقر کہتے ہیں جو زرد رنگ کی ہوتی ہے یہاں یا زردی رنگ سے کنایہ ہے،اس کا فارسی نام گاؤچشم ہے۔
(۵)مِسْكَتِيْ:(بالکسر)ای قطعةمن المسك اس سے مراد منہ کی خوشبو ہے والجمع میسك ۔
(۶)بِالْبُخَارِ: گندہ دہن، بدبودار منہ بَخَرَ(ف)بَخْرًا بمعنی بخارات کا اُٹھنا۔بَخِرَ(س)بَخَرًا بمعنی بدبو آنا،والجمع اَبْخِرَةٌ۔
(۷)اَلْمُحَاقُ:(بالحرکات الثلثۃ) بمعنی وہ قمری مہینہ کی آخیر تین راتیں، جہاں روشنی نہیں رہتی، یہاں مراد اس کی تاریکی ہے، فتح سے بمعنی بالکلیہ مٹا دینا،محو کرنا، باطل کرنا۔
(۸)اَلْاِحْتِـرَاقُ: مصدر ہے باب افتعال بمعنی جلنا،مراد یہاں''سیاہ ہو جانا ہے'' کیونکہ جب چاندی کو پگھلایا جاتا ہے تو وہ کالی ہو جاتی ہے مجرد نصر سے ہے۔
(۹)شُعَاعِيْ: شُعَاعٌ سورج کی کرن(روشنی) کو کہتے ہیں، یا سورج کی روشنی والجمع اَشِعَّةٌ،شعاع،شعع آتی ہیں مراد''اس سے چہرے کی خوبصورتی'' ہے،ازضرب بمعنی متفرق ہونا، منتشر ہونا.شَاعَ(ض)شعاو شِعَاعاً.وشَاعَ(ن)شَاعًاوشعاً ؟؟؟بمعنی متفرق کرنا۔
(۱۰)بِالْاَظْلَامِ: مصدر افعال کا بمعنی اندھیرا ہونا۔لازم ومتعدی دونوں طرح مستعمل ہے مجرد سمع سے وجعل الظلمات والنور.
(۱۱)دَوَاتِيْ: بمعنی میری دوات اور''بالاقلام'' سے یہ کنایہ ہے''لواطت'' سے۔
(۱۲)اَقْلَامٌ: یہ جمع ہے قلم کی اور یہ یہاں قلم سے کنایہ ہے''ذکر وعضو تناسل'' یا اور''دواتی بالاقلام'' کنایہ ہے''لواطت'' سے۔

☆......☆......☆

فَقَالَ الْغُلَامُ:اَلْاِصْطِلَاءَ بِالْبَلِيَّةِ،وَلَاالْاِيْلَاءَ بِهٰذِهِ الْاَلِيَّةِ،وَالْاِنْقِيَادُبِالْقَوْدِ؛وَلَااَحْلِفُ بِمَالَمْ يَحْلِفْ بِهٖ اَحَدٌ،وَاَبَى الشَّيْخُ اِلَّا تَجْرِيْعَهُ الْيَمِيْنَ اللَّتِيْ اِخْتَرَعَهَا.

ترجمہ:۔پس غلام(لڑکے) نے کہا، داخل ہو جانا بلاء کی آگ میں یا مصیبت میں منظور ہے(مجھے پسند یا ممکن ہے) اور نہیں ہے قسم ایسی ان قسموں کیساتھ(اس طرح قسم مجھے نہ منظور ہے) اور قصاص کیلئے اطاعت ہو سکتی ہے اور ایسی قسم نہیں کھا سکتا ہوں جو(آج تک) کسی نے نہیں کھائی ہے، اور شیخ نے انکار کر دیا(ہر چیز سے) سوائے اپنی اس قسم کے گھونٹ گھونٹ پلائی جائے اس قسم کو اس نے ایجاد کیا ہے(شیخ اپنی ایجاد کردہ قسم حرف بحرف کھانے پر مصر رہا)۔
(۱)اَلْاِصْطِلَاءُ: مصدر ہے افتعال کا اور یہ صلی سے ماخوذ ہے بمعنی آگ میں داخل ہونا، مفعول بہ واقع ہے اس لئے منصوب ہے فعل محذوف ہے اِخْتَارَ اصل عبارت یہ ہے اختار الاصطلاء،بالبلیته والاختیار الایلاء بهذ الایة.
(۲)اَلْبَلِيَّةُ: بمعنی مصیب والجمع بَلَايَا اور مراد''اس سے باطل دعویٰ'' ہے جو شیخ نے غلام پر دعویٰ کیا ہے۔

(۳) اَلْاِیْلَاءُ: بمعنی قسم کھانا، اور یہ الایلاء یہ بھی فعل محذوف کا مفعول واقع ہوا ہے، الیٰ، ایلاء، و تالّی، و ائتلی، قسم کھائی (جبکہ وہ قسم کھائے)

(۴) اَلِیَّۃُ: بمعنی قسم و الجمع الایا، الوۃ، الوۃ بھی الیۃ کے معنی میں ہیں۔

(۵) اَلْاِنْقِیَادُ: یہ مصدر ہے انفعال کا بمعنی تابعداری کرنا، عاجزی کرنا، اور یہ بھی فعل محذوف کا مفعول ہے۔

(۶) اَلْقَوَدُ: (محرکۃ) بمعنی قصاص یعنی مقتول کے بدلے میں قاتل کو قتل کرنا۔

(۷) اَحْلِفُ: صیغہ واحد متکلم مضارع از ضرب بمعنی قسم کھانا۔ یقال حلف باللہ حلفاً ای اقسم.

(۸) اَبیٰ: صیغہ ماضی معروف از فتح بمعنی انکار کرنا، اباء و اباوۃ ہے، ردکرنا، ناپسند کرنا۔

(۹) تَجْرِیْعَہٗ: ماخوذ تَجرعَۃٌ بمعنی گھونٹ، مجرد جَرَعَ (ف) جَرْعًا، و جَرِعَ (س) جَرْعًا بمعنی اگلنا یہ مصدر ہے تفعیل کا بمعنی گھونٹ گھونٹ پلانا، اس سے مراد ''ضد کرنا'' کہ تم کو قسم کھانی پڑے گی قولہ تعالیٰ: یتجرعہ و لا یکاد یسغۃ.

(۱۰) اِخْتَرَعَ: صیغہ ماضی معروف از افتعال مصدر اِخْتِرَاعٌ ایجاد کرنا، پیدا کرنا، پھاڑنا، از فتح و الضمیر فی قولہ، اخترعھا للیمین.

☆......☆......☆

وَامْقَرَلَہٗ جُرَعَھَا. وَلَمْ یَزَلِ التَّلَاحِیْ بَیْنَھُمَا یَسْتَعِرُ، وَمَحَجَّۃُ التَّرَاضِیْ تَعِرُ، وَالْغُلَامُ فِیْ ضِمْنِ تَاَبِّیْہِ، یَخْلُبُ قَلْبَ الْوَالِیْ بِتَلَوِّیْہِ.

ترجمہ:۔ اور کڑوا کر دیئے اس بڈھے نے نوجوان کیلئے اسکے گھونٹ کو، اور ان دونوں کے درمیان خوب گالی گلوچ کی آگ بھڑکتی رہی (خوب ہوئی) اور رضامندی کا راستہ دشوار ہو رہا تھا، اور غلام (لڑکا) اپنے انکار کے زمانہ میں (ضمن میں) فریفتہ کر رہا تھا قاضی کے دل کو اپنی نزاکت و ناز و انداز سے۔

(۱) اَمْقَرَ: صیغہ ماضی معروف ہے از افعال مصدر اِمْقَارٌ ہے بمعنی کڑوا کرنا کسی چیز کو، مجرد از سمع بمعنی کڑوا و تلخ ہونا و از نصر مَقْرًا بمعنی ڈنڈے سے مارنا۔

(۲) جُرَعَھَا: (بضم العین) بمعنی گھونٹ اور اس کا پینا یہاں اس سے مراد ''لفظ کہنا'' ہے اور یہ جُرْعَۃٌ کی جمع ہے اور جرعتھا میں ''ھا'' ضمیر ''یمین'' کی طرف راجع ہے۔

(۳) اَلتَّلَاحِیْ: بمعنی آپس میں ایک دوسرے کو برا بھلا کہنا، یا گالی گلوچ کرنا اور آپس میں جھگڑا کرنا، لَحَا (ن) یَلْحُوْ لَحْیاً گالی دینا، مجرد از ضرب بمعنی گالی دینا، عیب لگانا، لَحٰی یَلْحِیْ (ض) لَحْیاً اور یہ فتح سے بھی آتا ہے۔

(۴) یَسْتَعِرُ: صیغہ مضارع واحد غائب از افتعال مصدر اِسْتِعَارٌ ہے بمعنی آگ کا بھڑکنا مجرد فتح یسعرًا سے ہے آگ کا روشن کرنا، بھڑکانا، اور سَعِیْرٌ کی جمع سعر ہے بمعنی آگ کی لپیٹ۔ قال تعالیٰ: و اذا الجحیم سعرت.

(۵)مَحَجَّةُ:(بفتح المیم) بمعنی راستہ کا درمیان، یاصرف راستہ، والجمع محجات، محاج از نصر بمعنی قید کرنا۔
(۶) تَعِزُ: مضارع واحد حاضر کا صیغہ ہے ازضرب بمعنی سخت ہونا، دشوار ہونا ماخوذ ''وعزٌ'' سے، کسی کو اس کی حاجت سے روکنا۔
(۷) تَأَبِّيهِ: یہ تفعیل سے، اَبٰی (ف) یَابٰی سے مشتق ہے بمعنی بہت سختی سے اِنکار کرنا، بہت زیادہ انکار کرنا، سرکشی کرنا، اور یہ ''ابیٰ'' سے ماخوذ ہے، اباء و اباوۃ مصدر ہیں، رد کرنا، ناپسند کرنا، انکار کرنا جیسے: اَبٰی وَاسْتَکْبَرَ و کان من الکافرین.
(۸) يَخْلُبُ: صیغہ مضارع معروف ازضرب ونصر، بمعنی اچک لینا، کھینچ لینا، فریفتہ کرنا یقال خلب الفتی یعنی جوان کے دل کو اس نے چھین لیا اور مبتلا کر دیا اور اس کے معنی خراش لگانے اور زخمی کرنے کے بھی آتے ہیں۔
(۹) بِتَلَوِّيهِ: یہ تفعل کا مصدر ہے بمعنی لپیٹنا، مائل کرنا اور نزاکت سے اپنی طرف جھکانا، مجرد لَوٰی یَلْوِیْ (ض) لَیًّا، لَوِیًّا، بٹنا، مڑنا، لپٹنا۔ وفی التنزیل: ولووا رؤسهم هی امالو ومعنی لسانه: بکذا کنایة عن الکذب.

☆......☆......☆

وَيُطْمِعُهُ فِيْ اَنْ يُلَبِّيهِ، اِلٰى اَنْ رَانَ هَوَاهُ عَلٰى قَلْبِهِ، وَاَلَبَّ بِلُبِّهِ، فَسَوَّلَ لَهُ الْوَجْدُ الَّذِيْ تَيَّمَهُ، وَالطَّمَعُ الَّذِيْ تَوَهَّمَهُ.

ترجمہ: اور للچا رہا تھا (گرویدہ بنا رہا تھا) یہ کہ حسب منشاء جواب دے (دل کے موافق فیصلہ دے) یہاں تک کہ غالب آگئی اس لڑکے کی محبت قاضی کے دل میں، اور ٹھہر گئی اس کی عقل میں، پس مزین کر دیا ہے قاضی کیلئے اسکی (لڑکے) محبت نے اس بات کو کہ جس کا وہ قصد کر رہا تھا اور اس لالچ نے جس کا قاضی خیال کرتا تھا۔
(۱) يُطْعِمُهُ: صیغہ مضارع از افعال طَمْعٌ سے ماخوذ ہے بمعنی لالچ دلانا مجرد سمع سے ہے اور طَمْعٌ یہ خوف کی ضد ہے۔
(۲) يُلَبِّيهِ: مضارع کا صیغہ ہے از تفعیل مصدر تَلْبِيَةٌ ہے بمعنی لبیک کہنا و جواب دینا۔
(۳) رَانَ: صیغہ ماضی ۔رَانَ یرن (ن) رَيْنًا، رُيُوْنًا بمعنی بہت زیادہ مضبوط ہونا، غالب آنا۔ وفی التنزیل: کلا بل ران علی قلوبهم.
(۴) اَلَبَّ: صیغہ ماضی از افعال بمعنی مقیم ہونا، قیام کرنا، مجرد، لَبَّ يَلُبُّ (ن) لَبًّا. اقامت کرنا یا ''الب'' بمعنی عقل والجمع الباب، یقال لب بالمکان لبا جبکہ وہ اقامت کرے۔
(۵) لُبٌّ: (بضم اللام) بمعنی ہر چیز کا خالص یا خالص عقل جو وہم وغیرہ سے پاک ہو والجمع الباب. تیز فہمی، مگر لب پر عقل کا اطلاق تو ہوگا لیکن عقل پر لب کا اطلاق ضروری نہیں ہے والجمع الباب، والب اور البب ہیں۔
(۶) سَوَّلَ: ای زینت. صیغہ ماضی از تفعیل تَسْوِيْلٌ مصدر ہے بمعنی زینت دینا، مزین کرنا، کسی بری چیز کو اچھا کر کے دکھلانا، کقوله تعالٰی: بل سولت لکم انفسکم امراً.
(۷) اَلْوَجْدُ: بمعنی عشق، محبت، یا غم محبت، وَجَدَ (ض) وُجُوْدًا. پانا۔

(۸)تَیَّم: صیغۂ مضارع از تفعیل اس کا مصدر تَیْمِیْمٌ ہے بمعنی غلام بنانا، ذلیل خوار کرنا۔ تَامَ یَتِیْمُ(ض) تَیْمًا ہے۔ ماخوذ ہے "تیمه" سے نیز اس کے معنی عبارت کرنے کے بھی آتے ہیں۔

(۹)تَوَهَّمَ: مصدر ہے باب تفعل کا بمعنی وہم اور شک میں ڈالنا۔

☆......☆......☆

اَنْ يُخَلِّصَ الْغُلَامَ وَيَسْتَخْلِصَهُ، اَنْ يُنْقِذَهُ مِنْ حِبَالَةِ الشَّيْخِ ثُمَّ يَقْتَنِصَهُ، فَقَالَ لِلشَّيْخِ: هَلْ لَكَ! فِيْمَا هُوَ بِالْاَقْوٰى، وَاَقْرَبُ لِلتَّقْوٰى! فَقَالَ: اِلَامَ تُشِيْرُ لَاَقْتَفِيْهِ، وَلَا اَقِفُ لَكَ فِيْهِ؟

ترجمہ:۔ یہ کہ رہا کردے اس غلام کو (مقدمہ سے بری کردے) اور اپنے لئے مخصوص کرلے، اور چھڑا لے اس کو (غلام کو) شیخ کے پھندے سے (مقدمہ سے) پھر اس کا (خود) شکار کرلے، پس حاکم نے شیخ سے کہا کیا تجھے مرغوب ہے ایسی چیز جو صاحب قوت کے مناسب ہو، اور پرہیزگاری کے زیادہ قریب ہو، پس شیخ نے کہا کس چیز کی طرف تیرا اشارہ ہے تا کہ میں اس کی اتباع کروں۔ اور نہ توقف کروں میں اس میں تیرے لئے۔

(۱)یُخَلِّصَ: صیغۂ مضارع از تفعیل مصدر "تَخْلِیْصٌ" ہے بمعنی چھڑانا، خلاصی دلانا، مجرد اس کا نصر سے ہے۔

(۲)یَسْتَخْلِصَهُ: صیغۂ مضارع از باب استفعال مصدر اِسْتِخْلَاصٌ ہے بمعنی خالص کر لینا، چن لینا۔

(۳)یُنْقِذُ: صیغۂ مضارع مجہول از افعال بمعنی رہائی دلانا، مصدر اِنْقَاذٌ ہے مجرد نصر سے ہے۔

(۴)حِبَالَةٌ: (بکسر الحاء) بمعنی رسی، جال، پھندا، والجمع حَبَائِلُ۔

(۵)یَقْتَنِصُ: صیغۂ مضارع معروف از افتعال مصدر اِقْتِنَاصٌ بمعنی اپنے لئے شکار کرنا، مجرد ضرب سے یقال اقتنص الطیر والظبیٔ جبکہ وہ پرندہ یا ہرن کا شکار کرے۔

(۶)هَلْ لَكَ: ہل کے بعد اگر لام ہو تو اکثر مبتدا محذوف ہوتا ہے یہاں پر بھی مبتدا محذوف ہے اصل میں "هل لك رغبة" تھا اور "فیما" اسی کے متعلق ہے۔

(۷)اَقْوٰی: زیادہ قوی ہونا، اور اقویٰ، موصوف محذوف ہے اصل میں بالرجال الاقویٰ تھا۔

(۸)لِلتَّقْوٰی: بمعنی پرہیزگاری، اللہ کا خوف اور اس کی اطاعت کے مطابق عمل کرنا۔

(۹)اِلَامَ: یہ اصل میں "اِلٰی" حرف جار اور "مَا" استفہامیہ سے مرکب ہے، ای الیٰ ایّ شیٔ تشیر اس پر جب الیٰ یا حتی داخل ہوتے ہیں تو "مَا" استفہامیہ کے آخر کا الف گر جاتا ہے۔

(۱۰)تُشِیْرُ: صیغہ مضارع معروف از افعال مصدر اِشَارَةٌ ہے بمعنی اشارہ کرنا۔

(۱۱)اَقْتَفِیْهِ: صیغۂ مضارع واحد متکلم بمعنی اتباع کرنا۔ قَفَا یَقْفُوْ (ن) قَفْوًا۔ اس کا مصدر اِقْتِفَاءٌ ہے از افتعال بمعنی اتباع کرنا، پیروی کرنا، پیچھے چلنا۔

(۱۲) لَا اَقِفُ: صیغۂ مضارع واحد متکلم از ضرب بمعنی واقف ہونا، جاننا۔ مر تحقیقہ

☆......☆......☆

فَقَالَ: اُرٰی اَنْ تُقْصَرَ عَنِ الْقِیْلِ وَالْقَالِ. وَتَقْتَصِرَ مِنْهُ عَلٰی مِأَةِ مِثْقَالٍ. لَا تَحَمَّلَ مِنْهَا بَعْضاً وَاَجْتَنِیْ الْبَاقِیْ لَکَ عُرْضًا.

ترجمہ:۔ پس حاکم نے کہا کہ اس سمجھتا ہوں میں اس بات کو کہ باز رہے تو سوال و جواب سے (گفتگو اور جھگڑنے سے) اور اقتصار (قناعت) کرئے گا تو سو مثقال پر (غلام سے یا غلام کے عوض) تو سو مثقال پر راضی ہو جائے گا تا کہ برداشت کروں میں خود اس میں سے کچھ (ابھی نقد دیتا ہوں) اور باقی جہاں سے ہو سکے گا فراہم کرونگا (یا مختلف جگہ سے جمع کرونگا)۔

(۱) اُرٰی: ای اظن واحد متکلم مضارع ہے یہ مجہول زیادہ فصیح ہے، از فتح رؤیة مصدر سے۔ مر تحقیقہ

(۲) تُقْصِرُ: صیغہ مضارع از افعال مصدر اِقْصَارٌ ہے بمعنی قصر کرنا، کوتاہی کرنا یعنی قدرت کے باوجود رک جانا اور قصر کے معنی چھوڑنے کے بھی آتا ہے از نصر بقول بعض ضرب سے بھی آتا ہے۔ کقولہ تعالٰی: فی التنزیل: لیس علیکم جناح ان تقصروا عن الصلٰوة.

(۳) تَقْتَصِرُ: صیغۂ مضارع معروف از افتعال مصدر اِقْتِصَارٌ ہے بمعنی بس کرنا، وقناعت کرنا اور اقتصار واختصار میں فرق یہ ہے اختصار میں الفاظ کم اور معنی زیادہ، اور اقتصار میں الفاظ زیادہ اور معنی کم ہوتے ہیں۔

(۴) مِثْقَالٍ: بمعنی تولنے کے اوزان جو عرفاً ڈیڑھ درہم کا یا کبھی اس سے کم وپیش کا بھی ہوتا ہے والجمع مَثَاقِیْلُ: یقال مثقال الشیء چیز کا وزن یا چیز کی ترازو۔

(۵) قَالَ قِیْلَ: یا تو مصدر ہے قال بعض ماضی مجہول اور معروف ہے جو بصورت مصدر مستعمل ہے، سوال وجواب، لڑنا جھگڑنا۔

(۶) مِنْهَا بَعْضًا: "منها" حال واقع ہے "بعضًا" سے۔

(۷) اَجْتَنِیْ: صیغۂ مضارع واحد متکلم معروف از افتعال مصدر اِجْتِنَاءٌ ہے بمعنی حاصل کرنا لینا مجرد جَنٰی (ض) جَنْیاً بمعنی پھل توڑنا، خوشہ چینی کرنا، حاصل کرنا، وجَنٰی (ض) جِنَایَةً بمعنی ارتکاب جرم کرنا، تجنی علیہ بمعنی اس پر الزام لگانا، اسے مجرم گرداننا، جنایۂ قصور، گناہ جمع جنایات، جنینة باغیچہ، جمع جنینات۔ جُرم اور جِنَایۃ میں فرق: واضح ہو کہ ان دونوں کے درمیان یہ فرق بیان کیا جاتا ہے کہ جرم وہ گناہ ہے جو اپنے نفس سے تعلق رکھے اور جنایت وہ گناہ ہے جس سے دوسرے کو نقصان پہنچے۔

(۸) عُرْضًا: (بضم العین وسکون الراء) اور (بضم العین) ہونے کی صورت میں مطلب یہ ہوگا کہ سو مثقال نقد اور بقیہ مختلف جگہ سے جمع کردونگا بمعنی اطراف، ناحیہ اور اس صورت میں یہ "اَجْتَنِیْ" فعل کا ظرف ہوگا، اس وقت اسکا مطلب یہ ہوگا سو مثقال نقد اور بقیہ سامان واسباب پورا کرو، اگر عَرْضاً (بفتح العین وسکون الراء) ہو تو معنی ہے، اسباب، سامان (غنیمت) متاع، جو درہم ودنانیر کے علاوہ ہو ہر چیز کو عرض کہتے ہیں والجمع عروض، اعراض، عراض اگر "بفتح العین" ہو تو یہ "عرض" حال ہوگا اجتنی فعل سے۔

☆......☆......☆

فَقَالَ الشَّیْخُ: مَامِنِّیْ خِلَافٌ ،فَلَا یَکُنْ لِوَعْدِكَ اِخْلَافٌ ،فَنَقَدَهُ الْوَالِیْ عِشْرِیْنَ ،وَوَزَّعَ عَلٰی وَزَعَتِهٖ تَکْمِلَةَ خَمْسِیْنَ .وَرَقَّ ثَوْبُ الْاَصِیْلِ.

ترجمہ:۔پس (اس پر) شیخ نے کہا نہیں ہوگا میری طرف سے کوئی اختلاف (جھگڑا یا انکار نہیں) پس چاہیے کہ نہ ہو تمہاری طرف سے وعدہ خلافی (تمہارا وعدہ بھی خلاف نہیں ہونا چاہئے) پس نقد دیدیئے ہیں والی نے (شیخ کو) بیس مثقال (اشرفیاں) اور تقسیم کر دیا ہے اپنے ماتحتوں پر (اس وزن کو) کہ جو پورا پچاس مثقال کو، اور پتلا ہو گیا شام کا لباس (دن ختم ہو گیا اسی دوران)۔

(۱) خِلَافٌ: مصدر ہے از نصر بمعنی وعدہ خلافی کرنا۔(۲) وَعْدٌ: مصدر ہے، بمعنی وعدہ کرنا، الوعد وہ ہے جس میں خیر اور شر دونوں ہوتا ہے اور الوعید، صرف شر کے لئے استعمال ہوتا ہے لفظ وعد عام ہے اور لفظ وعید خاص ہے۔

(۳) اِخْلَافٌ: مصدر ہے از افعال بمعنی وعدہ کا پورا کرنا، مجرد نصر سے آتا ہے قدم۔

(۴) نَقَدَ: صیغہ ماضی معروف، نَقَدَ (ن) نَقْدًا مصدر ہے بمعنی پرکنا، جانچنا، یقال نقد الکلام، جبکہ کلام کے عیوب ومحاسن کو ظاہر کرے، نقد الدراھم جبکہ اس کے پرکھے، نقد الثمن جبکہ وہ نقد ادا کرے۔

(۵) وَزَّعَ: صیغہ ماضی معروف از تفعیل مصدر تَوْزِیْعٌ ہے بمعنی تقسیم کرنا، دینا اور ضرب سے بمعنی روک دینا منع کرنا۔وَزَعَ (ف) یَزَعُ وَزْعًا بمعنی مرتب کرنا منع کرنا، روکنا۔

(۶) وَزَعَتِهٖ: یہ جمع وَازِعٌ کی بمعنی بادشاہ کے مددگار، محافظ، سپاہی اور اللہ کے محارم سے باز رکھنے والے والی، فتح سے بمعنی روکنا منع کرنا، قال تعالٰی: رب اوزعنی ان اشکر نعمتك.

(۷) تَکْمِلَةَ: یہ مفعول لہ ہے "وَزَعَ" فعل کا یا مصدر بمعنی فاعل ہے۔(۸) رَقَّ: صیغہ ماضی از ضرب، رقا، رقۃً مصدر بمعنی باریک ہونا اس کی ضد غلیظ ہے اور پتلا ہونا اس کی ضد ہے "ثخن" ہے رَقَّ لہ. رحم کرنا، دل نرم ہونا، وترقق، ورق لہ، شفقت کرنا۔

(۹) اَلْاَصِیْلِ: عصر ومغرب کے درمیان کے وقت کو کہتے ہیں والجمع اصل، آصال، واصائل، اصلان جس میں سورج کی روشنی بھی ہو، فی القران: وبالغدو الآصال.

☆......☆......☆

وَانْقَطَعَ لِاَجْلِهٖ صَوْبُ التَّحْصِیْلِ ،فَقَالَ لَهٗ: خُذْ مَارَاجَ ،وَدَعْ عَنْكَ اللَّجَاجَ ،وَعَلَیَّ فِیْ غَدٍ اَنْ اَتَوَصَّلَ ،اِلٰی اَنْ یَنِضَّ لَكَ الْبَاقِیْ وَیَتَحَصَّلَ.

ترجمہ:۔اور منقطع کر دیا (بند ہو گئی) شام ہونے کی وجہ سے فراہمی چندہ (یا تحصیل وصول ملتوی رہی) پس والی نے شیخ سے کہا کہ جو کچھ حاضر ہے وہ لے لے، اور ختم کر دے تو جھگڑا کو (چھوڑ دے تو اپنی طرف سے جھگڑے کو) اور مجھ پر واجب ہے (یا لازم ہے) آئندہ کل بقیہ مال یہ کہ وسیلہ بنوں اس بات کی طرف کہ نقد ہو جائے تیرے لئے بقیہ مال اور حاصل ہو جائے (تجھے بقیہ مال بھی مل جائے)۔

(۱) اِنْقَطَعَ: صیغہ ماضی از انفعال "اِنْقِطَاعٌ" مصدر ہے۔(۲) لِاَجْلِهٖ: ای رقته (ثوب) الاصیل.

(۳) صَوْبٌ: بمعنی مہینہ، بارش مراد اس سے "عطیہ" ہے از نصر بمعنی پانی کا برسنا، صَابَ یَصُوْبُ (ن) صَوْبًا بمعنی بارش برسنا، یہ اضداد میں سے ہے کبھی اس کے معنی خطاء بھی ہوتا ہے اور صَبَبٌ کے معنی بارش والے بادل کے بھی آتے ہیں۔

(۴) رَاجَ: صیغہ ماضی از نصر رَوْجًا و رَوَاجًا مصدر ہیں بمعنی رائج ہونا، آسان ہونا۔

(۵) اَللَّجَاجَ: (بفتح اللام) مصدر ہے از سمع و ضرب بمعنی بہت زیادہ جھگڑالو ہونا، چمٹ جانا۔ لَجَّ (ض س) یَلِجُّ لَجَاجًا، لَجَجًا، و لَجَاجَةً بمعنی بہت زیادہ جھگڑالو ہونا، یا دشمنی میں مداومت کرنا۔

(۶) عَلَيَّ: ای وجب عَلَيَّ یہ خبر مقدم ہے اور فی غدان اتوصل مبتدا ہے۔

(۷) یَنِضُّ: صیغہ مضارع معروف، نَضَّ (ض) نَضِیْضٌ مصدر ہے بمعنی سانپ کا زبان ہلانا، حاصل ہونا، آسان ہونا۔

(۸) یَتَحَصَّلُ: بروزن یتقبل صیغہ مضارع معروف از تفعل توصل الیہ بمعنی ذریعہ بننا، پہنچنے کی کوشش کرنا۔

☆......☆......☆

فَقَالَ الشَّیْخُ: اَقْبَلُ مِنْكَ عَلٰی اَنْ اُلَازِمَهٗ لَیْلَتِیْ، وَیَرْعَاهُ اِنْسَانُ مُقْلَتِیْ، حَتّٰی اِذَا اَعْفٰی بَعْدَ اِسْفَارِ الصُّبْحِ، بِمَا بَقِیَ مِنْ مَالِ الصُّلْحِ.

ترجمہ:۔ پس شیخ نے کہا قبول کرتا ہوں میں تم سے اس شرط پر کہ چمٹا رہوں گا میں آج رات اس غلام سے (یعنی یہ غلام آج رات میرے پاس رہے گا) اور حفاظت کریگی اس کو میری آنکھ کی پتلی، یہاں تک کہ جب پورا کرینگے صبح روشن ہونے کے بعد بقیہ صلح مال میں سے۔

(۱) اَقْبَلُ: صیغہ مضارع واحد متکلم از سمع بمعنی قبول کرنا، قُبُوْلاً مصدر۔ قَالَ تعالٰی: و لاتقبلوا الهم شهادة ابداً، قبول سے ماخوذ ہے۔

(۲) اُلَازِمُهٗ: صیغہ مضارع واحد متکلم "ہٗ" ضمیر مفعول ہے جو راجع ہے "غلام" کی طرف۔

(۳) یَرْعَاهُ: ای یحفظهٗ صیغہ مضارع معروف از فتح بمعنی حفاظت کرنا "ہٗ" ضمیر غلام کی طرف راجع ہے۔

(۴) اِنْسَانُ: (بکسر الهمز و فتحها) بمعنی آنکھ کی پتلی، یقال انسان العین آنکھ کی پتلی۔

(۵) مُقْلَتِیْ: مُقْلَةٌ بمعنی آنکھ کی سیاہی، پتلی، یا صرف آنکھ، مراد ہیں و الجمع مُقَلٌ از باب نصر بمعنی، دیکھنا۔

(۶) اَعْفٰی: اِعْفَاءٌ مصدر سے ہے از افعال بمعنی زیادہ کرنا، ادا کرنا، دینا، عطا کرنا، یہ عفو سے ماخوذ ہے بمعنی پورا کرنا، عَفَا (ن) یَعْفُوْ عَفْوًا۔ عَفٰی یَعْفِیْ (ض) عَفْیًا بمعنی سدھرنا۔ یقال اعفی الرجل جبکہ وہ دے و اعفی المریض جبکہ بیمار اچھا ہو، اعفی الشعر جبکہ بالوں کو بڑھنے کیلئے چھوڑ دے و اعفی الرجل جبکہ بہت مالدار ہو۔

(۷) اِسْفَارٌ: مصدر از افعال بمعنی روشن ہونا مجرد نصر سے ہے (۸) بَقِیَ: صیغہ ماضی از سمع، اور بما بقی، نائب فاعل ہے اعفی فعل کا۔

(۹) اَلصُّلْحُ: (بضم الصاد) بمعنی صلاح کرنا، جو فساد کی ضد ہے مصدر ہے از نصر و کرم و فتح، یہ صلاح سے ماخوذ ہے بمعنی سلامتی، و دوستی، کقوله تعالٰی: فاصلحوا بین اخویکم و الصلح خیر.

☆......☆......☆

تَخَلَّصَتْ قَائِبَةٌ مِنْ قُوبٍ، وَبَرِئَ بَرَاْءَةَ الذِّئْبِ مِنْ دَمِ ابْنِ يَعْقُوبَ. فَقَالَ لَهُ الْوَالِي: مَا أَرَاكَ سُمْتَ شَطَطًا، وَلَا رُمْتَ فَرَطًا.

ترجمہ:۔ تو رہائی پائیگا یہ مانند رہائی پانے انڈے کے چوزے سے (یا مرغی کا چھلکا بچہ سے) اور بری ہو جائے گا (یہ غلام) مانند بری ہونے بھڑیئے کے یوسف علیہ السلام کے خون سے (ابن یعقوب) پس کہا والی نے اس بڈھے سے کہ نہیں سمجھتا ہوں میں تجھ کو کہ حد سے تجاوز کرنے والا، اور نہ قصد کیا ہے تم نے ظلم کا۔

(۱) تَخَلَّصَتْ: صیغہ ماضی معروف، از تفعل مصدر "تَخَلُّصٌ" ہے بمعنی رہائی پانا، نجات پانا، اور جدا ہونا، یقال تخلص منه جبکہ وہ نجات پائے، تخلص من كذا جبکہ وہ منتقل ہو۔

(۲) قَائِبَةٌ: وقَابَةٌ بمعنی انڈا، چوزہ، قَابَ يَقُوْبُ (ن) قَوْبًا بمعنی انڈہ کو توڑنا، قَوْبٌ بمعنی پرندے کا بچہ (چھوٹا سا حیوان کا بچہ) والجمع أَقْوَابٌ اور مثال "تخلصت قائبة او قابته". میں قوب یعنی انڈا کا چوزے سے جدا ہونا اس موقع پر کہا جاتا ہے جبکہ کوئی ساتھی سے جدا ہو جائے۔

(۳) قُوْبٍ: بمعنی چوزہ اور پرندے کا بچہ والجمع أَقْوَابٌ اس کا اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک اعرابی کو کسی تاجر نے نگہبانی پر مقرر کیا اس اعرابی نے تاجر سے کہا: اذا بلغت بك مكان كذا برئت من قوب یعنی میں تیری محافظت سے آزاد ہو جاؤنگا اور یہ مثال مقلوب ہے اس لئے کہ جو کچھ علیحدہ اور خارج ہو وہ چوزہ ہے اور یہ ماخوذ ہے تقوب الشيء سے جبکہ وہ منتشر ہو۔

(۴) بَرِئَ: ای مسلم صیغہ ماضی معروف از سمع وفتح، بَرَاْءَةٌ مصدر ہے بمعنی بری ہونا، صحیح وسلامت یا سالم ہونا یا الگ جدا ہونا، في القرآن: برأة من الله ورسوله.

(۵) اَلذِّئْبُ: بمعنی بھیڑیا، شیر والجمع، ذِئَابٌ، آذوب، ذوبان، مؤنث ذئبة بھیڑے کی مادہ یعنی بھڑن، ذَئِبَ (س) يَذْئَبُ ذَأَبًا بمعنی بھیڑیا جیسا ہونا، ذَؤُبَ (ك) يَذْؤُبُ ذَأَبَةً. فاكله الذئب.

(۶) اِبْنِ يَعْقُوْبَ: سے مراد حضرت سیدنا یوسف علیہ السلام ہیں یعنی جس طرح یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب آپ کو کنویں میں ڈال کر ایک (خصی) بھیڑے سے کو پکڑ کر خون میں (ذبح کرے آپ کے کرتے کو) لتھیڑ کر اور جناب حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے پیش کر دیا کہ اس بھیڑئے نے ہماری بکریوں اور بھائی کو پھاڑ ڈالا بھیڑئے میں جناب یعقوب علیہ السلام کی دعا سے قوتِ گویائی پیدا ہو گئی چنانچہ بھیڑیئے نے اپنے چہرے کو یعقوب علیہ السلام کے زانوئے مبارک میں رکھ کر عرض کیا خدا کی قسم نہ تو میں نے یوسف علیہ السلام کو دیکھا ہے نہ باتیں کی ہے میں مسافر ہوں آج مصر سے اپنے گمشدہ بھائی کی تلاش میں یہاں پہنچا ہوں یہ لوگ مجھے گرفتار کر کے آپکی خدمت میں لے آئیں ہیں، یعقوب علیہ السلام نے اپنے بھائیوں سے فرمایا کہ بھیڑیا تم سے زیادہ اپنے بھائی کے وفادار ہے۔ دوسرا واقعہ یہ ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیوں نے جب آپ کو کنویں میں ڈالا اور ایک بکرے خصی کو محلے میں لے جا کر ذبح کیا اور آپکے کرتہ کو جو اُتار لیا تھا اسکے خون میں تر کیا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس رات کو روتے

ہوئے آئے، حضرت یعقوب علیہ السلام نے جب بیٹوں کے رونے کی آواز سنی تو آپ پریشان ہوکر گھر سے نکلے اور فرمایا بیٹوں! کیا ہوا! یوسف کہاں ہے؟ تو وہ بولے ہم جنگل گئے اور ہم نے یوسف (علیہ السلام) کو اپنے اسباب کے پاس چھوڑ دیا تھا بھیڑیا نے آپکو کھا گیا، یہ کرتہ خون میں لتھڑا ہوا موجود ہے۔ تو جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے خون میں بھرا ہوا کرتہ دیکھا تو اسکو شک پیدا ہوا، کیونکہ کرتے کے کنارے ثابت تھے تو آپ نے فرمایا کہ وہ بھیڑیا تھا کہ یوسف (علیہ السلام) کو تو وہ کھا گیا انکے کرتے کو تو وہ پھاڑا تک نہیں، پھر آپنے فرمایا کہ جو کہہ رہے ہو یہ غلط ہے بلکہ بات بنا کر لائے ہو میں تعجب خدا پر صابر و شاکر ہوں (ھکذا فی التفاسیر)

(۷) سُمْتَ: صیغہ ماضی معروف از نصر، میں طاقت وہمت سے زیادہ تکلیف دینا بروزن قلت، بمعنی تکلیف دینا، کقولہ تعالیٰ: یسومونکم سوء العذاب. اوراس کے معنی ذلیل کرنا، بھاؤ کرنا، قصد کرنا، یہاں آخری معنی مراد ہے سام یسوم(ن) سوماً، سواماً بمعنی تکلیف دینا۔

(۸) شَطَطًا: مصدر ہے از نصر وضرب بمعنی تجاوز کرنا، حق سے دور ہونا، کقولہ تعالیٰ: لقدقلنااذاشططا بمعنی زیادتی۔

(۹) رُمْتَ: صیغہ ماضی معروف ''ای قصدت واردت'' رَوْمٌ و مَرَامٌ مصدر ہیں، از نصر رَوْماً بمعنی رَامَ یَرُوْمُ۔ قصد کرنا، وارادہ کرنا، دم پردم کرنا، اور ضرب سے بمعنی زائل کرنا یہاں یہی معنی مراد ہے۔

(۱۰) فُرُطًا: مصدر ہے (بضم الفاء) وفُرُوْطًا، فَرْطًا از نصر بمعنی ظلم کرنا، حد سے تجاوز کرنا، فَرَطَ(ن) یَفْرُطُ فَرْطًا وفُرُوْطًا. آگے بڑھنا ومقدم ہونا، وکان امرہ فرطاً۔

☆......☆......☆

قَالَ الْحَارِثُ بْنُ هَمَّامٍ: فَلَمَّارَاَیْتُ حُجَجَ الشَّیْخِ کَالْحُجَجِ السُّرَیْجِیَّۃِ، عَلِمْتُ اَنَّہٗ عَلَمُ السَّرُوْجِیَّۃِ. فَلَبِثْتُ اِلٰی اَنْ زَھَرَتْ نُجُوْمُ الظَّلَامِ.

ترجمہ:۔ حارث بن ہمام کہتا ہے پس جبکہ دیکھا میں نے شیخ کے دلائل کو مانند دلائل سریجیہ کے (شیخ کے دلائل شریجیہ کے دلائل کی طرح بہت مضبوط و بہتر ہے) تو میں سمجھا کہ بیشک یہ قبیلہ سروجیہ کا سردار ہے، پس ٹھہرا رہا یہاں تک کہ روشن ہوگئے تاریکی کے ستارے (رات کو ستارے چمکنے لگے، ٹھہرا رہا یا انتظار کیا)۔

(۱) حُجَجَ: یہ حُجَّۃٌ کی جمع ہے بمعنی دلائل. ''فللہ الحجۃ البالغۃ''

(۲) کَالْحُجَجِ السُّرَیْجِیَّۃِ: یہ منسوب ہے امام ابوالعباس احمد بن عمرو بن سریج کی طرف جو امام شافعیؒ کے کبار اصحاب میں سے تھے۔ آپ تیسیری صدی کے مجدد تھے آپ کے دلائل بہت بہتر ہوا کرتے تھے آپ کو فن مناظرہ میں بھی کمال حاصل تھا آپ کی تبحر علمی کی وجہ سے آپ کا لقب، البازی الاشہب اور شافعی ثانی تھا۔

(۳) عَلَمُ: (مُحرکۃ) بمعنی کپڑے کا نقش، جھنڈا، قوم کا سردار، علامت، پہاڑ کی چوٹی، یہاں مراد سردار ہی ہے والجمع اعلام.

(۴) اَلسَّرُوْجِیَّۃُ: ای الجماعۃ المنسوبۃ الٰی بلدۃ سروج اگر سروجیۃ میں تائے مصدری لی جائے تو اس وقت ترجمہ یہ ہوگا کہ سروجی ہونے کی علامت ہے دوسری صورت یہ ہے کہ علم السروجیۃ میں اگر علم کے معنی سردار کے، لیئے جائیں تو مطلب یہ ہوگا کہ قبیلہ

سروجی کا سردار۔

(۵) لَبِثْتُ: صیغہ واحد متکلم ماضی معروف از سمع لَبثٌ مصدر ہے بمعنی ٹھہرنا۔

(۶) زَهَرَتْ: ماضی واحد مؤنث غائب کا صیغہ ہے، زَهَرَ (ف) زَهْرًا وزُهُوْرًا مصدر ہے بمعنی چمکنا وروشن ہونا، زہرت یقال زهر الوجه زهوراأای اضاء وتلألأ۔

(۷) نُجُوْمٌ: یہ نَجْمٌ کی جمع ہے بمعنی ستارے، اس کی جمع اَنْجُمٌ، اَنْجَامٌ. نَجَمَ (ن) نَجْمًا، نُجُوْمًا بمعنی ظاہر ہونا، طلوع ہونا، یقال نجم النجوم نجوما، ای اطلع۔

(۸) اَلظَّلَامُ: (بفتح الظاء) بمعنی تاریکی، اندھیرا، ومنه لیلة ظلما یعنی بہت تاریک رات، وابتدائی رات، اور (بکسر الظاء و ضمها) بھی مستعمل ہے بمعنی وہ حقوق جو کسی سے زبردستی چھین لئے گئے ہوں۔

☆......☆......☆

وَانْتَشَرَتْ عُقُوْدُالزِّحَامِ، ثُمَّ قَصَدْتُ فِنَاءَ الْوَالِیْ، فَاِذَاالشَّیْخُ لِلْفَتٰی کَالِی، فَنَشَدْتُهٗ أَهُوَ اَبُوْزَیْدٍ؟ فَقَالَ: اِیْ وَمُحَّلِ الصَّیْدِ.

ترجمہ:۔ اور منتشر ہوگئیں بھیڑ بھاڑ (یا مجمع بھیکرنے یا علیحدہ ہونے تک انتظار کیا) پھر قصد کیا میں نے والی (حاکم) کے صحن کا (میں حاکم کے صحن میں گیا) پس اچانک دیکھا میں نے کہ شیخ نوجوان کی حفاظت کر رہا ہے پس قسم دی میں نے اس کو (اللہ کی قسم دے کر اس سے پوچھا) کیا! وہ ابوزید ہے (کیا! تو ابوزید ہے) پس اس نے جواب دیا ہاں خدا کی قسم کرنے والی کی اور شکار کرنے حلال۔

(۱) اِنْتَشَرَتْ: بروزن اجتنبت صیغہ واحد مؤنث غائب ماضی معروف از افتعال مصدر اِنْتِشَارٌ ہے بمعنی بکھر جانا، متفرق ہو جانا، پھیل جانا، منتشر ہو جانا، مجرد نَشَرَ (ن، ض) نَشْرًا ونِشَارًا مصدر ہے مجرد سے متعدی ہے اور افتعال سے لازمی ہے۔ کما فی التنزیل: و اذا الکواکب انتشرت.

(۲) عُقُوْدٌ: یہ عَقْدٌ کی جمع ہے بمعنی ہار۔ (۳) اَلزِّحَامُ: (بکسر الزاء) بمعنی اژدہام، بھیڑیا، رش، مجمع، ہجوم، (یہ زحم کی جمع ہے) اور اژدہام کے معنی بھی رش و بھیڑ کے ہیں۔

(۴) قَصَدْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم معروف ہے از ضرب قَصْدًا مصدر ہے۔

(۵) فِنَاءٌ: (بکسر الفاء) بمعنی صحن، وصحن دار، چوک، گھر والجمع اَفْنِیَةٌ. اگر (بفتح الفاء) ہو تو فَنَاء ہو جانا، مر جانا۔

(۶) اَلْفَتٰی: بمعنی نوجوان، لڑکا والجمع فِتْیَانٌ۔ (۷) کَالِیْ: ای حافظات. اس کا مصدر کَلَاءٌ ہے اس کے ہمزہ کو یاء سے بدل لیا ہے از فتح، صیغہ اسم فاعل ہے یہ مہموز لام ہے کَلَاءٌ مصدر ہے کَلَاءَ (ف) یَکْلَاءُ کَلَاءً و کَلَاءَةً بمعنی حفاظت کرنا، اسم فاعل میں ہمزہ کو یاء سے بدل لیا ہے۔ قوله تعالٰی: من یکلؤکم باللیل والنهار.

(۸) نَشَدْتُ: واحد متکلم ماضی معروف۔ نَشَدَ (ن) نِشْدَةً مصدر ہے بمعنی قسم دینا، یا قسم کھلوانا۔

(۹)اَیْ: حرف ایجاب ہے،ای نعم انا ابو زید. اسکے استعمال کیلئے قسم ضروری ہے یہ اصل میں ای و اللہ تھا تخفیف کر کے "اَیْ" کہا جاتا ہے۔

(۱۰)مُحِلٌّ: صیغۂ اسم فاعل از افعال مصدر اِحْلَالٌ ہے بمعنی حلال کر دینے والا اور یہ حلول سے مشتق ہے مجرد از ضرب بمعنی اُتارنا، حلال کرنا اور حل میں پہنچنا، یقال حل الشیء ، جبکہ حلال ہو۔ وحل الدین جبکہ ادائیگی کا وقت ہو۔ وحل الیمین جبکہ قسم پوری ہو، وحل الرجل جبکہ احرام سے نکلے۔

(۱۱)اَلصَّیْدُ: بمعنی شکار، مصدر، از ضرب بمعنی شکار کرنا۔ یقال صاده صَیْداً، ای اقتصنه .

☆......☆......☆

فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا الْغُلَامُ، اَلَّذِیْ هَفَتْ لَهُ الْاَحْلَامُ، قَالَ: فِی النَّسَبِ فَرْخِیْ وَقَالَ فِی الْمُکْتَسَبِ فَخِّیْ، قُلْتُ: فَهَلَّا اِکْتَفَیْتَ بِمَحَاسِنِ فِطْرَتِهٖ.

ترجمہ:۔ پس میں نے پوچھا کہ یہ کون لڑکا ہے؟ جس کیوجہ سے (حسن کیوجہ سے) عقلیں اڑ گئیں ہیں، تو شیخ نے کہا کہ یہ نسب میں میرا بیٹا ہے اور کمائی کے (موقع پر) یہ میرا جال ہے، تو کہا میں نے ان سے، پس کیوں نہیں اکتفاء کیا تو نے اس کی پیدائشی خوبیوں پر۔

(۱)هَفَتْ: ای طارت لاجله. صیغۂ واحد مؤنث غائب ماضی معروف۔ هَفَا(ن) هَفْوًا هَفْوَةً، هَفَوَانًا. مصادر ہیں بمعنی ہلکا ہونا، جاری کرنا، اڑنا، یہاں اڑنا مراد ہے۔

(۲)اَلْاَحْلَامُ: وَالْحُلُوْمُ یہ حِلْم کی جمع ہے (بکسر الحاء) بمعنی عقل اگر (بضم الحاء) ہو تو حلم کے معنی خواب کے ہیں قوله تعالیٰ: ام تأمرهم احلامهم بهذا. حَلُمَ (ك) حَلْمًا بمعنی درگذر کرنا، معاف کرنا، بردبار ہونا، صفت حلیم ہے جمع حلماء، مؤنث حَلِیْمَه ہے۔ وفی القرآن: تأمرهم احلامهم بهذا.

(۳)فِی النَّسَبِ: ای فی القرابة یعنی رشتہ داری میں نسب کی جمع اَنْسَابٌ آتی ہے۔ کمافی القرآن: وجعله نسباً و صهراً . یقال نَسَبَهٗ (ن، ض) نَسْبًا. نسب کا ذکر کرنا۔

(۴)فَرْخِیْ: اَلْفَرْخُ بمعنی چڑیا کا بچہ، چھوٹا جانور، چھوٹی گھاس، چھوٹا حیوان، والجمع فراخ و افراخ، افرخ، افرخة، فرخان، فروخ ہیں فرخ بمعنی نہایت کمزور اور ذلیل انسان کو بھی کہتے ہیں اور یہاں اس سے مراد لڑکا ہے۔

(۵)اَلْمُکْتَسِبِ: (بضم المیم) یہ مصدر میمی ہے بمعنی الاکتساب یعنی کمانے کی جگہ از افتعال اور (بفتح المیم) بھی مستعمل ہے۔

(۶)فَخِّیْ: (فَخٌّ) بمعنی جال یعنی وہ جال جس سے شکار وغیرہ پکڑتے ہیں اور شبکہ اس جال کو کہتے ہیں جو دھاگہ (تاگہ) وغیرہ سے بنایا جاتا ہے اور (شرک) وہ جال ہے جس سے ہاتھی وغیرہ پکڑتے ہیں یا صرف جانور پکڑتے ہیں والجمع فخوخ و فِخَاخٌ.

(۷)اِکْتَفَیْتُ: صیغۂ واحد مذکر حاضر ماضی معروف از افتعال مصدر اِکْتِفَاءٌ ہے۔

(۸)مَحَاسِنُ: یہ محسن، یا حسن کی جمع ہے، خلاف قیاس جمع ہے، بمعنی جمال و خوبصورتی، حسن، از کرم۔

(۹) فِطْرَۃٌ: (بکسر الفاء) بمعنی وہ صفت جو ہر انسان میں پیدائش کے وقت موجود ہوں، یا طبعی حالت، سنت دین، طریقہ، پیدائش، خلقت، والجمع فطر.

☆......☆......☆

وَ كَفَيْتَ الْوَالِيَ الْإِفْتِنَانَ بِطُرَّتِهٖ، فَقَالَ: لَوْلَمْ تُبْرِزْ جَبْهَتُهُ السِّيْنَ، لَمَا قَنْفَشْتُ الْخَمْسِيْنَ، ثُمَّ قَالَ: بِتِ اللَّيْلَةَ عِنْدِيْ لِنُطْفِيَ نَارَ الْجَوٰى.

ترجمہ:۔ اور کیوں کافی کیا تو نے حاکم کو اسکے (غلام کے) زلوں سے مفتون (فریفتہ) کرایا (یعنی اس کی بناوٹ سجاوٹ سے حاکم کو فریفتہ کرانے کی کیوں کوشش کی؟) پس شیخ نے کہا اگر نہ ظاہر کرتی اس کی پیشانی حرف سین جیسے گیسوؤں کو، تو میں بیشک نہیں جمع کر سکتا تھا پچاس اشرفیاں، پھر بڈھے نے (یعنی مجھ سے) کہ رات گذار تو آج میرے پاس تا کہ بجھائیں ہم آتش غم کو (اندرونی آگ کو ٹھنڈا کریں)۔

(۱) كَفَيْتَ: صیغہ واحد مذکر حاضر از ضرب بمعنی کافی ہونا۔ فقال: ای الشیخ (۲) اِفْتِنَان: بمعنی فتنہ میں مبتلا کرنا، یا ہونا، فریفتہ کرنا۔

(۳) طُرَّۃٌ: (بالضم) بمعنی زلف، گیسو، پیشانی کے بال، والجمع طرر، طرار، اطرار، وطرات ہیں کپڑے کا نقش ونگار و کنارہ و کتاب کا حاشیہ، ونہر کا کنارہ، وادی کا کنارہ، بادل کا ٹکڑا۔

(۴) لَمْ تُبْرِزْ: صیغہ نفی جحد بلم در فعل مضارع معروف از افعال مصدر اِبْرَازٌ ہے بمعنی ظاہر کرنا، ونکالنا، مجرد از نصر ظاہر ہونا۔

(۵) جَبْهَۃٌ: بمعنی پیشانی والجمع جباہ وجبہاۃ. (۶) اَلسِّيْنُ: یہ حروف تہجی میں سے بارہواں حرف ہے یعنی پیشانی کے بالوں کو حرف سین سے اسلئے تشبیہ دی جاتی ہے کہ ان کو (بالوں) اسی شکل میں سنوارتے ہیں۔

(۷) قَنْفَشْتُ: ای جمعت بسرعۃ صیغہ ماضی واحد متکلم ہے اس کا مصدر قنفشۃ ہے کمانا، جمع کرنا بمعنی جلدی سے جمع کرنا، یا کسی چیز کو جلدی سے اکٹھا کرنا، یقال قنفشہ قنفشۃ جبکہ وہ جلدی جمع کرے۔

(۸) بِتْ: صیغہ امر حاضر معروف، واحد مذکر حاضر ہے، بَاتَ (ض) بَيْتًا بَيْتُوْتَۃً، مبيتاً، مَبَاتاً بمعنی رات گذارنا وشب باشی کرنا۔

(۹) لِنُطْفِيْ: ای لنذهب ونزيل ونخمد صیغہ جمع متکلم ماضی معروف ہے از افعال مصدر اِطْفَاءٌ ہے بمعنی بجھانا، یا آگ کا بجھانا، مجرد سمع سے ہے، قَالَ تَعَالٰی: يريدون ان يطفؤ نور الله.

(۱۰) اَلْجَوٰى: یہ مصدر ہے از سمع بمعنی انتہائی غم، یا محبت، فراق، مبتلائے اور سینہ کا مرض اور مرض کی طوالت، سوزش عشق، جَوِیَ (س) يَجْوٰى جَوًى بمعنی غم یا عشق کی جان کا پہنچنا۔

☆......☆......☆

وَنُدِيْلُ الْهَوٰى مِنَ النَّوٰى. فَقَدْ اَجْمَعْتُ عَلٰى اَنْ اَنْسَلَّ بِسُحْرَۃٍ. وَاُصْلِيَ قَلْبَ الْوَالِيْ نَارَ حَسْرَۃٍ. قَالَ: قَضَيْتُ اللَّيْلَۃَ مَعَهٗ فِيْ سَمَرٍ.

ترجمہ:۔اور بدلیں ہم محبت کو طول فراق سے (یعنی ہم محبت کو جدائی کا بناویں یا جدائی کے بدلے میں محبت کی تجدید کریں) پس مصمم کرلیا میں نے اس بات کا کہ چپکے سے نکل جاؤں صبح سویرے اور داخل کردوں حاکم کے دل میں حسرت کی آگ کو (یعنی میں نے پختہ ارادہ کرلیا ہے کہ حاکم کے دل میں حسرت و پشیمانی کی آگ لگا کر داخل کر کے صبح سویرے چلا جاؤنگا) راوی کہتا ہے پس پورا کیا میں نے اسی رات کو ابوزید کیساتھ ایسی باتوں اسی باتوں میں قصہ کہانیوں میں۔

(۱) نُـدِیْـلُ: صیغہ جمع متکلم از افعال مصدر اِدَالَةٌ بمعنی بدلنا، الٹنا، پلٹنا، بدلہ دینا بمعنی ایک حال سے دوسرے حال کی طرف پلٹا کھانا، دَالَ(ن) یَدُوْلُ دَوْلَةً و دالاً.

(۲) اَلنَّوٰی: بمعنی دوری، فراقت، جدائی، نَوًی مصدر ہے از نصر نوی (ض) یَنْوِیْ نیةً و نوًی بمعنی دور ہونا۔

(۳) اَجْمَعْتُ: بروزن اَکْرَمْتُ افعال سے بمعنی عَزَمْتُ یعنی مصمم ارادہ کرلینا، اور اتفاق کرلینا۔

(۴) اَنْسَلُّ: اسکا مصدر اِنْسَلَالٌ ہے از انفعال بمعنی چپکے سے نکل جانا۔ سَلَّ(ن) سَلاًّ بمعنی کھینچنا، اگر سل کا مطاوع ہے بمعنی کھینچ جانا، و چپکے سے نکل جانا. وفی القران: ویتسلاون منکم لواذاً.

(۵) بِسُحْرَةٍ: (بضم السین) صبح کاذب یعنی اول صبح، از سمع، سَحْرًا. ای بکراً.

(۶) اُصْلِیْ: بمعنی آگ میں داخل کردینا، مر تحقیقہ۔ (۷) قَضَیْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم از ضرب۔ معہ: ای مع ابی زید.

(۸) سَمَرٌ: (محرکة) بمعنی قصہ گوئی، افسانہ، رات کی بات، یا رات کو باتیں سنانے والا والجمع اَسْمَارٌ و رات کی تاریکی و چاند کا سایہ اور زمانہ اور رات کو باتیں کرنے والو کی مجلس۔

☆......☆......☆

اٰنَقُ مِنْ حَدِیْقَةِ زَهَرٍ، وَخَمِیْلَةِ شَجَرٍ، حَتّٰی اِذَا لَأْلَأَ الْاُفُقَ. ذَنْبُ السِّرْحَانِ، وَاٰنَ اِنْبِلَاجُ الْفَجْرِ وَحَانَ.

ترجمہ:۔ جو زیادہ عمدہ تھیں پھولوں کے باغیچہ سے اور گھنے درختوں سے (یعنی ہم نے ایسے عمدہ عمدہ افسانوں (قصہ کہانیوں) میں رات گذاری جو گلستان کے باغ اور درختوں کے باہر بھی زیادہ تعجب خیز تھے) یہاں تک کہ جب حرکت دی افق (کنارہ آسمان) کو بھیڑیے کی دم نے (صبح کاذب نے) یعنی جب کنارہ آسمان پر صبح کاذب ظاہر ہوئی اور صبح صادق کا وقت قریب ہوا۔

(۱) اٰنَقُ: بمعنی اَحْسَنُ اسم تفضیل کا صیغہ ہے، آنق، یأنق، انقاً (مفاعلہ) بمعنی خوش ہونا، خوبصورت یا عمدہ دیکھ کر، یا عجیب، زیادہ، دل لبھانا، یقال آنق الشیء ای کان آنقاً و مونقاً ای حسناً معجباً یقال روضی انیق وانیقة و آنق۔ مجرد أَنِقَ (س) أَنَقًا بمعنی خوبصورت ہونا۔

(۲) حَـدِیْـقَة: بمعنی وہ باغ جس کے چاروں طرف احاطہ کھینچا ہوا ہو، یا وہ باغ جس میں کھجور یا ببول کے درخت ہوں اور جہاں چار دیواری بھی ہو۔ قوله تعالٰی: حَدَائِقَ ذَاتَ بَهْجَة.

(۳) زَهَرٌ: بمعنی کلی، شگوفہ، والواحدة، زَهْرَةٌ و زهرة، یقال زَهْرَةُ الدُّنْیَا. دنیا کی تروتازگی اور رونق والجمع اَزْهَرٌ، اَزْهَارٌ،

زُهُوْرٌ، جمع الجمع اَزَاهِرُ، اَزَاهِيْرُ. زَهَرَ (ف) زَهْرًا و زُهُوْرًا بمعنی چمکنا، روشن ہونا۔

(۴) خَمِيْلَةٌ: (ای الموضع الكثير الشجر) بمعنی وہ مقام جہاں درخت زیادہ ہوں، پست زمین، یا وہ باغ جس میں درخت بکثرت و گھنے ہوں، والجمع خَمَائِلُ. خَمَلَ (ن) خَمْلًا بمعنی چھپا دینا.

(۵) لَأْ لَأَ: (بروزن بَعْثَرَ) بمعنی روشن ہونا، چمکنا، حرکت دینا، اور کبھی متعدی بھی استعمال ہوتا ہے یہاں متعدی مراد ہے یقال: لَأْ لَأَ لألأة. النجم والبرق، جبکہ ستارے یا بجلی چمکے ولألأت النار جبکہ آگ روشن ہو وبھڑکے اور تلألأ کے بھی یہی معنی آتے ہیں۔

(۶) شَجَرٍ: (محرکۃ) نباتات کی وہ درخت جس کی شاخیں ہوں اس کا واحد شَجَرَةٌ اس کی جمع اَشْجَارٌ ہے۔

(۷) الأُفُقُ: بمعنی کنارہ، یا کنارۂ آسمان، اور ہواؤں کے چلنے کی جگہ۔ والجمع آفاق. الافق مفعول ہے لألأ فعل کا اور ذَنْبُ السِّرْحَانِ فاعل ہے یا اسکے برعکس ہے۔

(۸) ذَنَبٌ: بمعنی دم والجمع اَذْنَابٌ (ن، ض) ذَنْبًا مصدر ہے بمعنی اتباع کرنا اور پیچھا نہ چھوڑنا۔

(۹) السِّرْحَانُ: (بکسر السین) بمعنی بھیڑیا، شیر، حوض کا وسط، والجمع سَرَاحٌ، سِرَاحٌ، وسَرَاحِيْنُ اور ذنب السرحان سے مراد ''صبح کاذب'' ہے۔

(۱۰) آنَ: صیغہ ماضی، بمعنی وقت کا آنا۔ یقال: آنَ (ض) اَیْنًا وقت کا آنا۔ یقال: آن لك ان تفعل كذا، یعنی تمہارے لئے ایسا کرنے کا وقت آ گیا۔

(۱۱) اِنْبِلَاجٌ: بمعنی روشن ہونا، مصدر ہے انفعال کا اور مجرد نصر سے ہے بمعنی روشن ہونا، ایک ہی معنی میں آتا ہے یقال: اِنْبَلَجَ الصُّبْحُ جبکہ صبح روشن ہو۔

(۱۲) اَلْفَجْرُ: فجر کے معنی کسی چیز کو پھاڑنا، از نصر اور کبھی صبح کیلئے بھی فجر کا استعمال کیا جاتا ہے قال تعالیٰ: والفجر وليال عشر.

(۱۳) حَانَ: صیغہ ماضی معروف از ضرب بمعنی قریب ہونا، وقت آنا۔ یقال حان الشیء حيناً وحينونة جبکہ وقت ہو وحان له ان يفعل كذا جبکہ وقت قریب آئے۔

☆......☆......☆

رَكِبَ مَتْنَ الطَّرِيْقِ، وَاَذَاقَ الْوَالِيْ عَذَابَ الْحَرِيْقِ، وَسَلَّمَ اِلَيَّ سَاعَةَ الْفِرَاقِ، رُقْعَةً مُحْكَمَةَ الْاِلْصَاقِ، وَقَالَ: اِدْفَعْهَا اِلَى الْوَالِيْ اِذَا سُلِبَ الْقَرَارُ.

ترجمہ:۔ تو سوار ہوا وہ (ابوزید) راستہ کی پیٹھ پر (یعنی اپنا راہ لیا) اور چکھایا اس نے حاکم کو جلنے کا عذاب (یعنی قاضی کو جلتی ہوئی آگ کا مزہ چکھایا) اور سونپا (سپرد کیا) میری طرف جاتے وقت ایک رقعہ، جو مضبوط چپکا ہوا تھا (یعنی جاتے وقت اس نے مجھے ایک مضبوط (سربمہر) یا مضبوطی سے بند کیا ہوا خط دیا) اور کہا دے تو (حوالہ کر) اس رقعہ کو قاضی کی طرف جس وقت قاضی کا صبر و قرار جاتا رہے۔

(۱)رَکِبَ: صیغۂ ماضی معروف واحد مذکر غائب از سمع۔ صفت رَاکِبٌ والجمع رُکُوْبٌ۔

(۲)مَتْن: بمعنی پیٹھ والجمع متان، مُتُوْنٌ. مَتُنَ(ك)مَتَانَةً بمعنی زیادہ سخت اور قوی ہونا، اور متن الطریق سے (جو کنایہ ہے سفر سے) وسط طریق مراد ہے یہ مذکر ومؤنث دونوں طرح مستعمل ہے۔ مَتَنَ یَمْتِنُ(ن،ض) مَتْنًا بمعنی بیٹھ پر مارنا۔ قال تعالیٰ: ان الله هو الرزاق ذو القوة المتين.

(۳)اَذَاقَ: صیغۂ ماضی معروف از افعال بمعنی چکھانا۔ ذَاقَ(ن) ذَوْقًا مصدر بمعنی چکھنا۔ واصل الذوق وجود الطعم اذا كان قليلاً وان كان كثيراً فهو الاكل.

(۴)اَلْحَرِیْقُ: بمعنی جلنا، جلادینا حَرَقَ(ن،ض) حَرْقًا. والحریق بمعنی آگ کی بھڑک وآگ کا شعلہ وجلا ہوا والجمع حَرَائِقُ.

(۵)سَلَّمَ: صیغۂ ماضی از تفعیل مصدر تسلیم ہے سَلَّمَ اِلَیْهِ بمعنی سونپنا، دینا، حوالہ کردینا، مرتحقیقہ۔

(۶)رُقْعَةٌ: بمعنی کاغذ کا ٹکڑا والجمع رُقَعٌ ورقاع. رَقَعَ (ف) رَقْعًا بمعنی پیوند لگانا، والرقعة بقطعة من الورق يقال: رقع الثوب رقعاً اصلحة۔

(۷)اِلْاِلْصَاقُ: مصدر ہے افعال کا بمعنی چپکانا، بندھا ہوا ہونا، مجرد سمع سے ہے بمعنی چپکنا۔

(۸)اِدْفَعْ: صیغۂ امر حاضر معروف از فتح بمعنی دفع کرنا، دینا. کمافی التنزیل: فادفعوا اليهم احوالهم.

(۹)سُلِبَ: صیغۂ ماضی مجہول از نصر بمعنی کھینچا گیا یا ظلم کی گیا، چھینا، لے لینا۔ سَلْبًا وسلبًا مصدر ہے لے لینا دوسرے سے، قال تعالیٰ: وان يسلبهم الذباب.

(۱۰)اَلْقَرَارُ: مصدر ہے از ضرب بمعنی صبر کرنا، سکون حاصل کرنا، قال تعالیٰ: وجعل لكم الارض قرارً.

☆......☆......☆

وَتَحَقَّقَ مِنَّا الْفِرَارُ. فَفَضَضْتُهَا فِعْلَ الْمُتَمَلِّسِ، مِنْ مِثْلِ صَحِيْفَةِ الْمُتَلَمِّسِ، فَإِذَا فِيْهَا مَكْتُوْبٌ. (شعر)

ترجمہ:۔ اور ثابت ہو جائے ہماری طرف سے بھاگنا (ہمارا چلا جانا یا یہ تحقیق کو پہنچ جائے) پس توڑا میں نے اس خط کو (یا خط کی مہر کو) مانند توڑنے اس شخص کے جو رہائی پانے والا ہو یا چھٹکارا حاصل کرنے والا ہو، ایسے خط سے جیسے متلمس شاعر کے خط سے چھٹکارا حاصل چاہئے، پس اس میں یہ اشعار لکھے ہوئے تھے۔

(۱)اَلْفِرَارُ: مصدر ہے از ضرب بمعنی بھاگنا۔ قال تعالیٰ: لن ينفعكم الفرار.

(۲) فَفَضَضْتُ: نَصَرْتُ کے وزن پر از نصر صیغہ واحد متکلم ماضی معروف بمعنی توڑنا، کھولنا، ٹکڑا ٹکڑا کردینا، فَضٌّ مصدر ہے یقال فض الشیء جبکہ توڑ کر ٹکڑے ٹکڑے کرے وفض ختم الکتب وختم عن الکتاب یعنی جبکہ وہ مہر توڑے۔

(۳)اَلْمُتَمَلِّسِ: صیغۂ اسم فاعل از تفعل بمعنی ای المتخلص من الشیء بسهولة کالشیء الاملس یقال ملس ملاسة ای ضد خشن رہائی پانے والا اتملس مصدر ہے از نصر کھینچنا یا جڑ سے اکھاڑ پھینکنا، ای متخلص، یہ ماخوذ ہے ملس سے بمعنی رہائی پانا، چھوٹ جانا۔

(۴) صَحِیْفَة: بمعنی خط، پرچہ، چٹھی، والجمع صَحَائِفُ وصحیف. قال اللہ تعالٰی: یتلو اصحفاً مطھرة.
(۵) اَلْــمُـتَـلَـمِّـس: یہ زمانۂ جاہلیت کے مشہور شاعر جریر بن عبدالمسیح کا لقب ہے اس کا قصہ یہ ہے کہ متلمس، اور طرفہ یہ دونوں یعنی ماموں اور بھانجہ متلمس زمانہ جاہلی کا مشہور شاعر ہے بدفالی کے موقع پر اس کا نام بطور مثل کے مشہور ہو گیا ہے جس کا واقعہ یوں ہے کہ متلمس اور طرفہ یہ دونوں عمرو بن منذر کے پاس گئے عمرو نے ان سے یہ کہا کہ تم میرے بھائی قابوس کی خدمت کرو اور قابوس شکار و لہو لعب میں بہت مبتلا رہتا تھا اور یہ دونوں شاہ حیرہ اور عمرو بن منذر کے مصاحب ہو گئے ایک دن قابوس نے مجلس شراب آراستہ کی اور یہ دونوں صبح سے شام تک موجود رہے اور ان تک نہ پہنچ سکے طرفہ کو غصہ آیا تو اس نے ایک قصیدہ عمرو بن منذر اور قابوس کے ہجو میں لکھا عمرو تو پہلے ہی اس سے کینہ رکھتا تھا اور عمرو بہت بد خلق اور بد کردار تھا اور یہ لوگ چند دنوں تک اسی حالت میں رہے اور اپنے اوقات کو گذارتے رہے ایک دن اس نے طرف و متلمس شاعر سے یہ کہا کہ تم اپنے بال بچوں کا شوق تو بہت ہوگا اور وطن سے جدا ہوئے تمہیں عرصہ ہو گیا ہے اسکے جواب میں طرفہ و متلمس شاعر نے کہا ہاں دل تو بہت چاہتا ہے بادشاہ نے کہا کہ میں عامل بحرین کو خط لکھتا ہوں اور یہ خط اسی کے حوالہ کرنا تو تم کو خوب انعامات پاؤ گے اور میں نے تمہارے لئے بہت کچھ لکھ دیا ہے یہ دونوں خوشی خوشی وہاں سے چل دیئے اور خط میں یہ مضمون تھا کہ جب یہ دونوں تمہارے پاس پہنچیں تو تم ان دونوں کو مار ڈالنا مگر متلمس شاعر جو بہت بوڑھا، تجربہ کار تھا اس نے اپنے صحیفہ کو راستہ میں کھول کر پڑھا اور اسکے مضمون کو پڑھ کر خط پھاڑ دیا اور ملک شام چلا گیا لیکن طرفہ شاعر جو نوجوان تھا اس نے متلمس شاعر کے کہنے کو نہ مان کر اپنے خط کو نہ کھولا اور نہ پڑھا جب وہ صحیفہ کو لیکر وہاں پہنچا تو اس کو قتل کر دیا گیا اسکے بعد متلمس کی مثل بدنامی میں عرب میں مشہور ہوئی۔ (اضافات، ص:۲۹)

☆......☆......☆

(۱) قُلْ لِوَالٍ: غَادَرْتُهُ بَعْدَ بَیْنِي ۔۔۔ سَادِمًا نَادِمًا یَعَضُّ الْیَدَیْنِ
(۲) سَلَبَ الشَّیْخُ مَالَهُ وَفَتَاهُ ۔۔۔ لُبَّهُ فَاصْطَلٰی لَظٰی حَسْرَتَیْنِ

ترجمہ:۔ (۱) کہہ دو تم اس حاکم سے کہ چھوڑا میں نے اس کو اپنی جدائی کے بعد، شرمندہ اور غمگین جو کاٹتا ہے اپنے دونوں ہاتھوں کو (یعنی وہ کف افسوس ملتا رہے گا اور غمزدہ اور رنجیدہ رہے گا)۔ (۲) چھین لیا ہے شیخ نے اسکے مال کو اور نوجوان (لڑکے) نے اسکی عقل کو پس داخل ہو وہ دو حسرتوں کی آگ میں (یعنی اسی وجہ سے وہ دو حسرتوں میں جل رہا ہے)

(۱) غَادَرْتُ: صیغۂ ماضی واحد متکلم بمعنی ای تَرَکْتُ یہ صفت ہے والی کی از مفاعلہ مجرد نصر و ضرب سے یہ غَدْرٌ سے مشتق ہے.
بینی ای فراقی.
(۲) سَادِمًا: ای حَزِیْنًا صیغۂ اسم فاعل از سمع سدمًا مصدر ہے بمعنی غمگین ہونا، ندامت کے ساتھ غمگین ہونا، یا غضبناک ہونا۔
(۳) نَادِمًا: صیغہ اسم فاعل از سمع بمعنی شرمندہ یا نادم ہونے والا یہ "ندامت" سے ماخوذ ہے۔
(۴) یَعَضُّ: صیغۂ مضارع واحد مذکر غائب. عَضَّ (س) عَضًّا وعَضِیْضًا بمعنی کاٹنا، دانتوں سے کاٹنا۔ کقولہ تعالٰی: یوم

یعض الظالم عَلٰی یدیہ اور یعض الیدین یہ صفت ہے "والی" کی۔

(۵) سَلَبَ: صیغۂ ماضی واحد مذکر غائب از نصر بمعنی کھینچنا، ظلم کرنا، چھیننا، لے لینا۔ قال اللہ تعالٰی: وان یسلبھم الذباب.

(۶) لُبَّہٗ: (بضم اللام) بمعنی عقل، والجمع اَلْبابٌ. کقولہ تعالٰی: ومایذکر الا اولو الالباب. لَبَّ (س) لَبًّا، لَبَبًا، لَبَابَۃً مصادر ہیں ای صار لَبِیْبًا۔ لب اور عقل میں فرق: ان دونوں میں فرق یہ ہے کہ اللب: ذات کی تمام صفات میں سے سب سے خالص صفت کو کہا جاتا ہے۔ جبکہ العقل: ذات کے تمام معلومات کا احاطہ کرتا ہے۔ پس اس حیثیت سے دونوں میں فرق ہو گیا۔

(۷) فَاصْطَلٰی: صیغۂ ماضی از افتعال مصدر اِصْطِلَاءً ہے بمعنی آگ میں جلنا۔

(۸) لَظٰی: صیغۂ ماضی لَظٰی (س) یَلْظٰی لَظًی بمعنی آگ یا آگ کی بھڑک، لپٹ، وفی التنزیل: نارًا تلظّٰی. ای تتلظّٰی وانھا لظی. یقال نظیت النار لظی ای التھبت.

(۹) حَسْرَتَیْنِ: یہ تثنیہ کا صیغہ ہے حَسْرَۃٌ کا یعنی دو حسرتیں (ا) مال کی حسرت (ب) غلام کی حسرت۔

☆......☆......☆

(۳) جَادَ بِالْعَیْنِ حِیْنَ اَعْمٰی ھَوَاہُ	عَیْنَہٗ فَانْثَنٰی بِلَا عَیْنَیْنِ
(۴) خَفِّضِ الْحُزْنَ یَا مُعَنّٰی فَمَا یُجْـ	ـدِیْ طِلَابُ الْاٰثَارِ مِنْ بَعْدِ عَیْنٍ

ترجمہ:۔ (۳) سخاوت کیا اس نے سونے کیلئے (لڑکے کی محبت کیوجہ سے اس نے بخشا جبکہ اندھا کر دیا لڑکے کی محبت نے اسکی آنکھ کو پس لوٹا وہ بغیر دونوں آنکھوں کے (یعنی سونا اور آنکھ کے)۔ (۴) ہلکا کر تو اپنے غم کو اے مصیبت میں پڑنے والے اس لئے کہ نہیں نفع دیتا ہے نشانات کا ڈھونڈھنا اصل چیز کے بعد (یعنی اصل چیز کے (رات) بعد نشانوں کی تلاش سے کچھ فائدہ نہیں دیتی)

(۱) جَادَ: صیغۂ ماضی، جَادَ (ن) جُوْدًا مصدر ہے بمعنی سخاوت کرنا۔ یقال: جَادَہٗ جُوْدًا جبکہ وہ بخشش میں غالب ہو، وجادہ ھوی جبکہ غالب ہو۔ وجَادَ جُوْدًا علیہ جبکہ وہ بخشش کرے اور صفت کیلئے جَوَّادٌ آتا ہے جَادَ بِالْمَالِ جبکہ وہ مال خرچ کرے۔

(۲) اَلْعَیْنُ: یہاں بمعنی سونے یا آنکھ کے ہیں والجمع اَعْیُنٌ وعُیُوْنٌ، قد مر تحقیقہ۔

(۳) اَعْمٰی: یہ عمی سے مشتق ہے اگر افعال سے تو معنی ہے اندھا کر دینا۔ مجرد سمع سے ہو تو بمعنی اندھا ہونا اور دل کا اندھا ہونا، جاہل ہونا۔

(۴) فَانْثَنٰی: صیغۂ ماضی از انفعال بمعنی لوٹنا، مجرد ضرب سے ہے بمعنی موڑنا۔

(۵) بِلَا عَیْنَیْنِ: یہ تثنیہ ہے عین کا بمعنی آنکھ یا سونا والجمع اَعْیُنٌ وعُیُوْنٌ، قد مر تحقیقہ۔ یہاں اس سے مراد "بے زر و بے چشم" ہے۔

(۶) خَفِّضْ: صیغۂ امر حاضر معروف مصدر تَخْفِیْضٌ ہے بمعنی کم کرنا، ہلکا کرنا اور خفضٌ سے ماخوذ ہے جو رفع کی ضد ہے از ضرب۔

(۷) اَلْحُزْنُ: مصدر ہے سمع کا بمعنی غم، پریشانی، اور یہ فرح و سرور کی ضد ہے۔ یقال حَزِنَ (س) لَہٗ وعَلَیْہِ حَزَنًا وحُزْنًا جبکہ وہ غمگین ہوا۔

(۸) مُعَنّٰی: بمعنی ای مبتلی بالعناء یعنی اے وہ شخص جو مشقت میں مبتلا، یا پڑا ہوا ہے۔ از سمع عَنَاءً سے مشتق ہے جسکے معنی مشقت اور تکلیف کے ہیں۔ یقال عنی عناءً ای تعجب.

(۹) فَمَایُجْدِیْ: ای فماینفع ازافعال بمعنی فائدہ دینا، فائدہ پہنچانا۔ یقال اجدی الأمر جبکہ نفع دے ویقال مایجدی عنك هذا یعنی تم کو یہ فائدہ نہیں دے گا۔

(۱۰) طُلَّابُ: بروزن فُعَّالٌ بمعنی طلب کرنا، اور طلاب الآثار من بعد عين الخ اس وقت استعمال ہوتا ہے جب کوئی چیز فوت ہو جائے اسکے بعد اسکے نشانات تلاش کرے جو بے فائدہ و بے کار ہے اور اسکی کھاوت کی اصل واقعہ یہ ہے کہ مالک بن عمرو نے کسی عامل کو اپنے بھائی کے قاتل کا پتہ لگانے پر مامور کیا جب قاتل پکڑا گیا، جس کا نام سماک تھا تو لوگوں نے سفارش کی اور کہا کہ سو اونٹ دیت کے طور پر لے لیجئے اور اس کو چھوڑ دیجئے تو اس نے کہا "لا اطلب اثرًا بعد عين" یعنی اصل چیز کو چھوڑ کر محض لکیر پیٹنے سے کیا فائدہ چنانچہ سماک کو قتل کرادیا۔

☆......☆......☆

(۵) وَلَئِنْ جَلَّ مَاعَرَاكَ كَمَا جَلَّ	لَدَى الْمُسْلِمِيْنَ رُزْءُ الْحُسَيْنِ
(٦) فَقَدِاعْتَضْتَ مِنْهُ فَهْمًا وَحَزْمًا	وَاللَّبِيْبُ الْأَرِيْبُ يَبْغِيْ ذَيْنِ

ترجمہ:۔ (۵) خدا کی قسم اگر تجھ کو اتنی ہی بڑی مصیبت پیش آئی ہے (کیونکہ) جیسا کہ مسلمانوں کے نزدیک (خیال میں) حضرت حسینؓ کی مصیبت ہے۔ (٦) پس (اس لئے کہ) حاصل کیا تو اس کے عوض میں دانائی اور تجربہ کاری کو اور عقلمند صائب الرائے طلب کرتا ہے ان دونوں کو۔

(۱) وَلَئِنْ: میں واؤ قسمیہ ہے، جل: ای عظم صیغہ ماضی معروف از ضرب بمعنی بڑا ہونا۔ یقال: جل جلالًا و جلالةً جبکہ وہ بڑے مرتبہ والا ہو۔

(۲) مَاعَرَاكَ: جو تجھے پیش آیا، ای مااصابك وماعرضك. عَرَءَ(ن) يَعْرُؤُ عَرْوًا. یقال عراهٗ امر عروًا ای الم به.

(۳) رُزْءُ: (بضم الراء) بمعنی بہت بڑی مصیبت والجمع اَرْزَاءُ ۔

(۴) اِعْتَضْتَ: صیغہ واحد مذکر حاضر ماضی معروف مصدر افتعال سے اعتیاض ہے بمعنی عوض میں لینا، بدلے میں لینا، مجرد نصر سے ہے عَوْضًا مصدر ہے بمعنی عوض دینا، بدلہ دینا، یقال عاضهٗ من کذاعوضًا وعوضًا وعیاضًا، ای اعطاه وبدله واعتاض واستعاض فلانًا جبکہ بدلہ مانگے۔

(۵) حَزْمًا: مصدر ہے، حَزُمَ(ك) حَزْمًا وحزامةً بمعنی ہوشیار ہوا، جبکہ دوراندیشی سے کام لے، دانشمند ہوی، یا پختہ کاری یا دوراندیشی سے کام لینا، یا خوب سمجھ کر کام کرنا اور حَازِم کی جمع اَحْزَامٌ، حزم، حزمة آتی ہیں اور حزیم کی جمع حزماء.

(٦) اَللَّبِيْبُ: بمعنی عقلمند والجمع اَلْبَابٌ اس کا مؤنث اللبيبة آتا ہے یقال رجل لبيب جبکہ وہ کام سے چمٹا رہے اور اس میں وہ سستی نہ کرے۔

(۷) اَلْاَرِيْبُ: بمعنی ذکی، ماہر، ہوشیار۔ اَرِبَ(س) اَرَبًا و اَرُبَ(ك) اَرَابَةً بمعنی ماہر ہونا۔

(۸) ذَیْنِ: یہ اسم اشارہ تثنیہ ہے جو حالت نصبی وجری میں اس کا اعراب یہی ہوتا ہے یعنی یاء ماقبل مفتوح آخر میں نونِ مسکورہ، اس سے مراد سمجھ اور ہوشیاری ہے۔ ای الفھم و الحزم.

☆......☆......☆

(۷) فَاعْصِ مِنْ بَعْدِهَا الْمَطَامِعَ وَاعْلَمْ — اَنَّ صَیْدَ الظِّبَاءِ لَیْسَ بِهَیْنِ

(۸) لَاوَلَا کُلُّ طَائِرٍ یَلِجُ الْفَخَّ — وَلَوْ کَانَ مُحْدَقًا بِاللُّجَیْنِ

ترجمہ:۔(۷) پس نافرمانی کر تو اس مصیبت کے بعد اپنی خواہشوں کی اور خوب سمجھ لے کہ ہرنوں کا شکار کرنا آسان نہیں ہے۔(۸) نہ ہر پرندہ جال میں پھنس جاتا ہے (یعنی نہ یہ سہل ہے نہ یہ ضروری ہے کہ ہر پرندہ جال میں پھنس جایا کرے) اگر چہ اس میں گھیرا ہوا کیوں نہ ہو خالص چاندی (یعنی اگر چہ جال میں چاندی کے دانے کیوں نہ پڑے ہو)

(۱) فَاعْصِ: ماخوذ مَعَاصِیَۃٌ سے بمعنی گناہ کرنا، حکم کے خلاف کرنا، از ضرب صیغۂ امر حاضر معروف ہے از ضرب بمعنی حکم کے خلاف کرنا، عَصْیًا و مَعْصِیَۃً مصدر ہیں. قال تعالیٰ: فَعَصٰی فرعونَ الرَّسُوْلَ.

(۲) بَعْدَهَا: ای مصیبۃٍ اس میں ''ھا'' ضمیر مفہوم ماقبل کی طرف راجع ہے ای من بعد ھذہ المصیبۃ.

(۳) اَلْمَطَامِعُ: یہ مَطْمَعٌ کی جمع ہے جو طَمْعٌ سے ماخوذ ہے بمعنی لالچ و خواہش از سمع۔

(۴) صَیْدٌ: بمعنی شکار مصدر از ضرب بمعنی شکار کرنا، یا حیلہ سے پکڑنا. صَیْدًا.

(۵) اَلظِّبَاءُ: یہ جمع ہے ظَبْیٌ کی بمعنی ہرن و ہرنی، دونوں پر مذکر و مؤنث کا اطلاق ہوتا ہے والجمع اظب، ظبی، ظبیات آتی ہیں۔

(۶) بِهَیْنِ: یہ هَیِّنٌ کے معنی میں ہے بمعنی نرم، آسان ہے اور یہ هَیْنٌ کا مخفف ہے از نصر والجمع هَیْنُوْنَ، اھوناء اس کا مؤنث هینۃ آتا ہے۔

(۷) طَائِرٌ: بمعنی پرندہ: والجمع، طیر، طُیُوْرٌ، جمع الجمع اَطْیَارٌ بمعنی اڑنا۔

(۸) یَلِجُ: صیغۂ مضارع از ضرب وُلُوْجاً مصدر ہے بمعنی داخل ہونا۔

(۹) اَلْفَخُّ: بمعنی جال، پھندا والجمع فخاخ، فُخُوْخٌ یا وہ آلہ جس سے شکار کرتے ہیں (جال) وغیرہ۔ شَبَکَۃٌ اور فَخٌ میں فرق: فَخٌّ کے معنی جال یعنی وہ جال جس سے شکار وغیرہ کو پکڑتے ہیں اور شَبَکَۃٌ وہ جال ہے جو دھاگہ وغیرہ سے بنا جاتا ہے۔

(۱۰) مُحْدَقًا: صیغۂ اسم مفعول ہے از افعال اِحْدَاقٌ مصدر ہے بمعنی گھیرا ہوا، احاطہ کیا ہوا، مجرد ضرب سے ہے۔ یقال حدق به حدق واحدق به ای اطاف.

(۱۱) اَللُّجَیْنِ: بمعنی چاندی یا خالص چاندی، ہمیشہ مصغر ہی مستعمل ہوتا ہے اور ہمیشہ تصغیر (بالضم) استعمال ہوتے ہیں۔

☆......☆......☆

(۹) وَلَكُمْ مَنْ سَعٰی لِیَصْطَادَ فَاصْطِـ ــــــ ـیدَ وَلَمْ یَلْقَ غَیْرَ خُفَّیْ حُنَیْنِ

(۱۰) فَتَبَصَّرْ وَلَا تَشِمْ كُلَّ بَرْقٍ　　رُبَّ بَرْقٍ فِيهِ صَوَاعِقُ حَيْنٍ

ترجمہ:۔(۹) اور بے شک کہ بہت سے وہ لوگ جنہوں نے شکار کرنیکی کوشش کی لیکن وہ خود شکار ہو گئے (یعنی نا کام و نامراد رہے) اور نہیں ملا سوائے حنین کے دو کلو موزوں کے (یعنی سوائے حسرت و محرومی کے اور کچھ حاصل نہیں ہوا)۔(۱۰) پس صاحب بصیرت بن جا (یعنی عبرت حاصل کر) اور مت دیکھ تو ہر بجلی کو، کیونکہ بہت سی بجلیوں میں گرجیں ہیں ہلاکت کی (یا بہت سی بجلیوں میں ہلاکت پوشیدہ ہے یا انتہائے ہلاکت موجود ہے یا ہلاکت کی آگ ہے)۔

(۱) لَكَمْ: لام تاکید کے لئے ہے اور کم خبریہ ہے۔

(۲) لِيَصْطَادَ: صیغہ واحد مذکر غائب امر کے از افتعال مجرد صَادَ (س، ض) صَيْداً بمعنی شکار کرنا اور افتعال سے بھی یہی معنی ہے، صَيْدٌ بمعنی شکار جمع صُيُوْدٌ و صیاد، و صَائِدٌ بمعنی شکاری صیادة بمعنی غلیل مصیدة پھندا، جال جمع مَصَائِدُ، مصیدة بمعنی شکار گاہ مصیدة الفیران، چوہے دان۔

(۳) فَاصْطِيْدَ: صیغہ ماضی مجہول از افتعال ماخوذ صَيْدٌ سے ہے، مر تحقیقہ۔

(۴) وَلَمْ يَلْقَ غَيْرَ الخ: یہ ایک ضرب المثل ہے "لَمْ يَلْقَ غَيْرَ خُفَّيْ حُنَيْنٍ" یعنی بجز حنین کے دونوں موزوں کے اور کچھ نہیں ملا، یہ مثال اس وقت بولا جاتا ہے جب کوئی شخص انتہائی کوشش کے بعد نا کام ہو جائے اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک اعرابی موزہ خریدنے لے کئے حنین (جو ہیرہ رہنے والا تھا) کے پاس گیا بھاؤ پر جھگڑا ہو گیا اعرابی نے موزے نہیں خریدا اور واپس چلا گیا حنین کو سخت صدمہ و غصہ آیا، اعرابی نے دھوکہ دینے کی ٹھان لی۔

(۵) خُفَّيْ حُنَيْنٍ: یہ ضرب المثل ہے حنین ایک بوڑھا شخص کا نام ہے جو ہیرہ کا رہنے والا تھا چالا کی اور ذہانت میں مشہور تھا بمعنی چرمی موزہ اور اونٹ و شتر مرغ وغیرہ کی ٹاپ والجمع اَخْفَافٌ و خِفَافٌ اور (غیر خفی حنین) سے نامراد یعنی سوائے حنین کے دونوں موزوں کے اور میرے کچھ ہاتھ نہ آیا یہ ایک کہانی و کہاوت ہے۔ جو ناکامی کے لئے استعمال کی جاتی ہے اور بعض نے کہا یہ ایک لوہار کا نام ہے (حنین) جو چالاکی اور ذہانت میں مشہور تھا اصل واقعہ یہ ہے کہ ایک اعرابی چمڑے کے موزہ خریدنے کیلئے حنین کی دوکان پر گیا (جو ہیرہ کا رہنے والا تھا اور موچی تھا) (یا چمڑے کا موزہ خریدنے کیلئے گیا) اور اس نے اس پر بھاؤ دام طے کرنے میں دونوں میں جھگڑا ہو گیا، اس لئے اعرابی موزہ خریدے بغیر واپس چلا گیا، تو حنین کو سخت غصہ آیا اس نے اعرابی کو دھوکہ دینے کی کوشش کی (بدلہ لینے کی تدبیر سوچی) بدلہ لینے کی تدبیر سوچی، چنانچہ حنین نے اعرابی کے راستہ میں ایک موزہ ڈال دیا اور کچھ فاصلہ پر دوسرا موزہ ڈالا اور خود چھپ کر بیٹھ گیا اور اعرابی جب ادھر سے گذرتے وقت ایک موزہ کو پڑا ہوا دیکھا تو یہ اگر دوسرا بھی مل جاتا تو میں اس کو بھی لے لیتا "فاشبه هذا الخف حنين ولو كان معهُ آخر لاخذته" کہتا ہوا آگے چلدیا جب آگے جا کر دوسرا موزہ دیکھا تو اس کو بہت افسوس ہوا پہلے موزہ چھوڑنے پر، چنانچہ اس نے اونٹنی کو وہیں باندھا اور پہلا موزہ اٹھانے کیلئے چل دیا جبکہ اتنے میں حنین کو موقع مل گیا، چنانچہ اس نے چپکے سے اس کی اونٹنی کو مع اسباب کے لیکر روانہ ہو گیا اور بیچارہ اعرابی جب واپس آیا تو اونٹنی کو نہ پایا اور مجبوراً پیدل وطن

جانا پڑا، جب وطن پہنچ گیا تو لوگوں نے اس سے دریافت کیا کہ سفر سے کیا لائے تو اس نے جواب دیا۔ قال جئتکم بخفی حنین. اس کے بعد یہ مثال مشہور ہوئی اور جو بطور نامرادی و ناکامی کیلئے استعمال کیا جاتا ہے۔

(۶) تَبَصَّرَ: صیغہ ماضی از تفعل مصدر تَبَصُّرٌ ہے بمعنی غور سے دیکھنا بمعنی صاحب بصیرت بننا، عبرت حاصل کرنا، یقال تبصر الشیء جبکہ وہ غور سے دیکھے، وتبصر فی الشیء جبکہ سوچے اور غور کرے اور یہ مجرد سمع و کرم سے ہے۔

(۷) لَاتَشِمْ: ای لاتنظر صیغہ مضارع۔ شَامَ (ض) یَشِیمُ شَیْمًا جبکہ وہ بادل کی طرف نظر اٹھا کر دیکھے، یقال شام ابرق جبکہ بجلی کے چمکنے اور برسنے کی طرف کو وہ دیکھے افعال و تفعیل سے شَمَّمَ و اشمّ بمعنی شونگھنا، شَمَّ (ن) شَمًّا. افتعال سے اِشْتَمَّ بمعنی سونگھنا، شَمَّ (س) شَمًّا بمعنی تکبر کرنا۔

(۸) صَوَاعِقَ: یہ جمع ہے صَاعِقَةٌ کی بمعنی کڑک بجلی کی جو بادلوں میں ہو، بادلوں کی کڑک یا عذاب مہلک از سمع صَعَقًا. وفی القراٰن: فصعق من فی السمٰوات.

(۹) حَیْنٌ: (بفتح الحاء) بمعنی ہلاکت۔ حَانَ (ض) حَیْنًا بمعنی ہلاک ہونا. یقال حَانَ حَیْنًا ای هلك اور حِیْنٌ (بکسر الحاء) بمعنی وقت، زمانہ، موقع جمع اَحْیَان. یقال حان الوقت حینًا ضرب سے، وقت آنا و یقال: حان الشیء حینًا و حینونة جبکہ وقت ہو و حان له ان یفعل کذا، جبکہ وقت قریب آئے۔

☆......☆......☆

(۱۱) وَاغْضُضِ الطَّرْفَ وَتَسْتَرِحْ مِنْ غَرَامٍ	تَكْتَسِيْ فِيْهِ ثَوْبَ ذُلٍّ وَشَيْنٍ
(۱۲) فَبَلَاءُ الْفَتٰى اِتِّبَاعُ هَوَى النَّفْسِ	وَبَذْرُ الْهَوٰى طُمُوْحُ الْعَيْنِ

ترجمہ:۔ (۱۱) اور اپنی نظر کو پست کر (آنکھ بند کر لے) اور راحت پائیگا تو ایسے عشق سے پہننا پڑتے ہیں اس میں ذلت اور عیب کے کپڑے۔ (۱۲) پس نوجوان کی مصیبت خواہشات نفسانی کی تابعداری ہے (یا خواہشات نفسانی کی تابعداری نوجوان کیلئے مصیبت ہے) اور خواہشات نفسانی کا بیج آنکھ کو اٹھا کر دیکھنا ہے۔

(۱) وَاغْضُضْ: صیغہ امر حاضر معروف غَضَّ (ن) غَضًّا مصدر یہ "غض" سے ماخوذ ہے بمعنی آنکھ کو بند کر دینا یا نظر کو نیچی کرنا، اور غَضَّ (ض) غَضًّا و غَضَاضَةً بمعنی تر و تازہ ہونا یا تازگی، غضة و غضاضة بمعنی ذلت و عیب۔

(۲) اَلطَّرْفَ: بمعنی آنکھ، کنارہ، ہر چیز کا آخری حصہ، نوک جمع اطراف، طَرَفَ بِعَیْنِهٖ (ض) طَرْفًا. پلک جھپکنا، طرفہ تفعیل سے بمعنی کنارہ پر کر دینا، بطرف ومنه متطرف بمعنی انتہا پسند، حد سے زیادہ بڑھنا، انتہا پسندی، طرف بمعنی پارٹی، جماعت، طریقہ، انوکھی بات، تحفہ، ہدیہ، جمع طَرَائِف، طرفة، چٹکلا، دلچسپ بات، جمع طُرَف۔

(۳) تَسْتَرِحْ: صیغہ مضارع واحد مذکر حاضر از اِسْتِرَاحَةً. سَرَحَ (ف) سَرْحًا بمعنی مویشی کو چرانے کیلئے جانا۔ سَرِحَ (س) سَرَحًا بمعنی ضروریات کیلئے کہیں جانا، تفعیل رہا کرنا۔

(۴)غَرَامٌ: غَرِیْمٌ بمعنی قرض خواں، قرض دار، مقابل جمع مغرماء، مغرم بمعنی نقصان، خسارہ، جمع مَغَارِمٌ(بفتح الغین) غرامی بمعنی عشقیہ، عشق، محبت، سیفتگی، اور وہ محبت جو عذاب میں پھنسائے، اور اس کے معنی ہلاکت وعذاب کے بھی ہے، غرم، واغرم، افعال، تفعیل سے بمعنی جرمانہ کرنا، تفعل سے تغرم بمعنی جرمانہ ادا کرنا۔ غَـرِمَ(س) غَـرَامَةٌ بمعنی نقصان اٹھانا، جرمانہ ادا کرنا، تاوان دینا، غرم بمعنی تاوان، نقصان، غرامة، جرمانہ۔

(۵)تَکْتَسِیْ: صیغہ واحد مذکر مضارع از افتعال مصدر اِکْتِسَاءٌ بمعنی کپڑے پہننا، مجرد نصر سے۔

(۶)ذُلٌّ: (بضم الذال) مصدر ہے از ضرب بمعنی ذلت، تابعداری، وسہولت، ونرمی، وتواضع، یقال ذل، ذلیل کرنے والا یا بڑی ذلت یقال: ذل، ذلا، وذلة، ومذلة. ای ضد العزة ازضرب، والفراق بین الذل والذل بضم الذال ای ماکان عن قهرو (الذال بالکسر) ماکان بغیر قهر ذلیل بمعنی حقیر جمع اذلاء۔

(۷)شَیْنٌ: بمعنی عیب مصدر ہے۔ شَانَ(ن، ض) یَشِیْنُ شَیْنًا بمعنی عیب لگانا، ضرب سے عیب دار ہونا۔ یقال یشینه شینًا جبکہ وہ عیب لگائے۔

(۸)فَبَلَاءٌ: بمعنی مصیبت، بَـلیٰ(ض) بَلْیًا بمعنی آزمائش میں ڈالنا، گرفتار مصیبت کرنا، پرانا کرنا، بَـلِیَ(س) بَلًی وبَلَاءً بمعنی پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا، اِبْلَاءٌ افعال سے پرانا کرنا، افتعال سے اِبْتِلَاءٌ بمعنی آزمائش میں ڈالنا، پرانا، بوسیدہ، بدبودار۔

(۹)بَـذْرٌ: بمعنی بیج، دانہ جو تخم ریزی کیلئے ہو، بَـذَرَ(ن) بَـذْرًا بمعنی بیج ڈالنا یا تخم ریزی کرنا اور اس کے معنی نسل کے بھی ہے جمع اس کی بذور، وبذار ہے، یقال بذر الحب بذرًا جبکہ بولے ای القاهٗ فی الارض.

(۱۰)طُمُوْحٌ: مصدر ہے بمعنی کسی اچھی چیز کی طرف دیکھنا یا آنکھ کا اوپر کی طرف اٹھانا۔ طَـمَـحَ(ف) طَـمْـحًا، طُمُوْحًا، طِمَاحًا، مصادر ہیں اور طَامِحٌ کی جمع طَوَامِحُ ہے یُـقَـالُ: طـمـح بصرهٗ اليه طمحًا وطَمَاحًا، وطُمُوحًا جبکہ اس کی نگاہ اٹھے، ویقال طمح ببصره اليه جبکہ وہ بلندی کی طرف دیکھے۔

☆......☆......☆

قَالَ الرَّاوِیْ: فَمَزَّقْتُ رُقْعَتَهٗ شَذَرَمَذَرَ: وَلَمْ اُبَلْ اَعَذَلَ اَمْ عَذَرَ .

ترجمہ:۔ راوی کہتا ہے پس ٹکڑے ٹکڑے کردیا میں نے اس پرچہ کو (یعنی دیکھ کر یا پڑھ کر) اور کچھ خیال نہیں کیا میں نے کہ (ابوزید یا قاضی) مجھے ملامت کرے گا یا معذور سمجھے گا۔

(۱)قَالَ: بمعنی کہنا، بیان کرنا، صیغہ واحد مذکر غائب ماضی معروف۔ اَلْقَوْلُ مصدر سے بمعنی کہنا، از نصر وضرب، افعال سے بھی آتا ہے۔

(۲)اَلرَّاوِیْ: بمعنی روایت کرنے والا، حکایت بیان کرنے والا یہاں اس سے مراد صاحب کتاب ہے یعنی حارث بن ہمام ہیں۔

(۳)فَـمَزَّقْتُ: صیغہ ماضی واحد متکلم ہے از تفعیل صَرَّفْتُ کے وزن پر ہے مصدر تَـمْزِیْقٌ ہے بمعنی ٹکڑے ٹکڑے کردینا، یقال مزق الثوب مزقًا ای شقه. مَزَقَ(ن، ض) مَزْقًا سے کَمَافِیْ قَوْلِهٖ تَعَالٰی: ومزقناهم کل ممزقٍ.

(۴)رُقْعَتَهٗ: بمعنی خط، پرچہ۔ جمع رقع ورِقَاعٌ ہیں از فتح پیوند لگانا، قد مر تحقیقه۔

(۵)شَذَرَمَذَرَ: شَذَرٌ بمعنی متفرق کردینے کے ہیں، یہ دونوں لفظ مہمل کے تابع ہوا کرتا ہے، اسے متفرقہ کے کلام سے لیا گیا ہے، یہ دونوں مثل خمسة عشر کے مرکب بنائی ہے یعنی اصل میں شذر و مذر تھا واؤ کو حذف کر دونوں مرکب بنائی اصل میں حال واقع ہے اور شذر کے معنی ہے اور یہ اصل میں حال واقع ہیں اور شذر کے معنی ہے متفرق کر دینے کے ہیں اور مذر کے معنی ہے تابع مہمل اور دونوں کے معنی ہے متفرق کلام کے ہیں دونوں سمع سے ہے اور یہ دونوں "شذر و مذر" مہمل کے تابع ہوا کرتا ہے اور اسی طرح استعمال ہوا کرتا ہے جیسے پانی پانی۔ یقال تفرقوا شذرٌ و مذرٌ و شذر و مذر یعنی وہ سب بکھ گئے اور ہر یک نے اپنی راہ لی دونوں لفظ مبنی بر فتح (مرکب بنائی ہے) جیسے خمسة عشر ہے۔

(۶)مَذَرَ: صیغہ ماضی معروف از سمع مَذْرًا مصدر ہے یقال: مذرة البیضة، انڈا خراب ہوگیا، مذر الشیء ٹکڑا ٹکڑا ہوگئی یا متفرق ہوگئی۔

(۷)لَمْ اُبَلِ: یہ صیغہ مضارع واحد متکلم نفی جحد بلم ہے اور یہ مُبَالَاتٌ سے ماخوذ ہے بمعنی پروا کرنا، خیال کرنا، یقال بالی الامر و بالامر مبالاة و بلاءً و مبالة و بالاً یعنی جبکہ وہ پرواہ کرے۔ بَلِیَ (س) بَلیً و بَلَاءً بمعنی پرانا ہونا، بوسیدہ ہونا۔ بَلیٰ (ض) بلیاً، آزمائش میں ڈالنا، گرفتار مصیبت کرنا، پرانا کرنا۔ اِبْلَاءٌ افعال سے پرانا کرنا، افتعال سے ابتلاء بمعنی آزمائش میں ڈالنا، بالٍ، بوسیدہ، پرانا، بدبودار، گلا ہوا۔

(۸)عَذَلَ: صیغہ ماضی معروف واحد مذکر غائب ہے از نصر و ضرب عَذْلاً مصدر ہے بمعنی ملامت کرنا اور عَاذِلٌ کی جمع عذل، عذال، عَذَلَةٌ و عاذِلُوْنَ ہیں مؤنث عَاذِلَةٌ اس کی جمع عَوَاذِلُ، عَاذِلَاتٌ آتی ہیں۔ یقال عذل عذله عذلاً جبکہ وہ ملامت کرے۔

(۹)عَذَرَ: صیغہ ماضی معروف ہے واحد مذکر غائب ہے۔ عَذَرَ (ض) عُذْرًا بمعنی عذر قبول کرنا یا الزام سے بری ہونا، تَعَذُّرٌ تفعل سے بمعنی دشوار ہونا، ممتنع ہونا، ناممکن الحصول ہونا۔ عَذْرًا، مَعْذِرَةً، معذور۔ اِعْتِذَارٌ افتعال سے یعنی اعتذار من و عن بمعنی معذرت کرنا، مجبوری ظاہر کرنا، استفعال سے استعذار اِلَیْهِ عذر پیش کرنا، عذر، بہانہ، وہ دلیل جس کے ذریعہ مجبوری ظاہر کی جائے جمع اَعْذَارٌ، عذراء بمعنی کنواری جمع عذرایٰ۔

تم الكتاب بحمدلله وفضله وكرمه وتوفيقه
فى الساعةالواحدةالاخمس عشرةدقيقاً
ليلة يوم الثلاثاء من خلون
۱۷/جمادى الثانى: ۱۴۱۵ھ و ۲۲ نوفمبر: ۱۹۹۴ء
جامعه اشرف المدارس غلشن اقبال، ۲ كراتشى.